عشق میں تیرے

صائقہ رند

وائیٹ ٹوپ کے ساتھ بلیو جینز پہن کر بالوں میں ہائی ٹیل پونی کیے لائیٹ سا میک اپ کیے وہ شیشے کے سامنے کھڑی تھی اس کا خوبصورت وجود اس وائٹ ٹاپ میں دمک رہا تھا۔

اج اس نے اپنی دوست کی برتھ ڈے پارٹی میں جانا تھا جو کہ بڑے سے ریسٹورنٹ میں رکھا گیا تھا اور وہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی اس کے ساتھ اس کی دوستی بہت گہری تھی کیونکہ وہ جب سے یہاں ائی تھی اس کی ایک ہی فرینڈ بنی تھی اور وہ تھی مریم۔

پاکستان سے ائے ہوئے چار سال ہو گئے تھے وہ نہیں جانتی تھی اس کا باپ اسے کیوں اچانک ہی دبئی لے ایا تھا لیکن جب سے اس کی ماں کی ڈیتھ ہوئی تھی اس کے باپ نے ہی اسے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔

اس کی ہر ضروت کا خیال رکھتا تھا اسے کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے لیکن اس کی ماں کے انتقال کے بعد وہ اسے پاکستان سے یہاں لے آیا تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی اس کا بات کیا کرتا ہے اور نہ ہی اسے ضرورت محسوس ہوئی تھی یہ جانے کی ابھی وہ پندرہ سال کی تھی کچھ دنوں بعد اس کا برتھ ڈے بھی تھا وہ اس وقت دسویں کلاس میں پڑھتی تھی۔

اس نے اپنا بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالا تھا ٹوپ اتنی تنگ تھی کہ وجود کا ہر حصہ نمایا ہو رہا تھا لیکن شاید اس کی تربیت ہی ایسی کی گئی تھی اسے بتایا ہی نہیں گیا تھا کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔

ابھی وہ باہر نکل رہی تھی کہ مریم کی کال آئی تھی اس نے مسکراتے ہوئے مریم کی کال ریسیو کی تھی۔

کہا ہو یار کب تک آؤ گی سب لوگ آ گئے ہیں بس تمھارا ہی انتظار ہے" مریم " کال اٹھاتے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی اس کی اس عادت پر وہ کھل کر مسکرائی تھی۔

بس پہنچ رہی ہوں تم صبر رکھو تم تو جانتی ہو نا بابا مجھے گھر سے نکلنے نہیں دیتے" بہت مشکل سے اجازت ملی ہے"نور نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا تھا۔

"ایک تو پتہ نہیں کیا مسلہ ہے انکل کے ساتھ بھی اچھا بتاؤ کب تک آؤ گی" مریم نے پھر سے پوچھا۔

"بس آ رہی ہوں دس منٹ تک میں تمھارے پاس ہوں گی" نور سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی وہاں ہی سیاہ پینٹ کوٹ میں 38 سال کا مرد کھڑا کال پر بات کر رہا تھا۔

"اچھا پہنچ کر بات ہو گی" اس نے کہہ کر کال رکھ دیا تھا اور نیچے اتر کر شہزاد مالک کے گلے لگی تھی۔

"بابا جانی آج آپ نے فائنلی میرے لیے ٹائم نکال ہی لیا" نور بہت خوش تھی شہزاد ملک بھی اپنی شہزادی کو دیکھ مسکرایا تھا۔

اچھا اچھا میری گڑیا اب جلدی کرو مجھے بھی عابد کی کالز آ چکی ہوں کب لے کر " آرہے ہو نور کو مریم انتظار کر رہی ہے "شہزاد ملک نے اپنے دوست کا ذکر کرتے ہوئے کہا اور وہ مریم کے بابا بھی تھے۔

ٹھیک ہے بابا "نور نے مسکراتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے کہا تھا اور وہ دونوں " پارٹی کے لیے نکال گئے تھے۔

ooooooooooooooooooooooooooo

سر میٹنگ کینسل ہوگئی ہے اج کی " نعمان شیخ نوک کر کے اندر داخل ہوا تھا " اور کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا تھا۔

کائزان شاہ نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تھا وہ آج بہت مشکل سے اپنا ٹائم نکال کر دبئی آیا تھا میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لیے اور ویسے بھی مخالف پارٹی بہت فورس کر رہی تھی۔

لیکن اب یوں اچانک ہی میٹنگ کینسل ہونا اسے غصہ دلا گیا تھا اس نے بہت کم عمر میں ہی اپنا بزنس بنالیا تھا اور اب اس کا بزنس نہ صرف پاکستان میں پھیلا ہوا تھا بلکہ دبائی اور ٹرکی میں بھی اس کا اپنا بزنس تھا۔

" سارے کنٹریکٹ ختم کر دو اس کمپنی سے اور میری آج رات کی فلائیٹ بوک کروادو پاکستان کی " اسنے اسے بنا دیکھے ہی کہا تھا نعمان شیخ بھی سر ہاں میں ہلاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"جب میٹنگ کرنی نہیں تھی تو میرا وقت کیوں ضائع کیا" کائزان شاہ کو غصہ ایا تھا حد سے بھی زیادہ۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ اس وقت اپنی دوست کے ساتھ کھڑی فوٹو شوٹ کروا رہی تھی اس کے سوشل اکاؤنٹس پر بھی بہت سارے فولور تھے ٹک ٹوک پر اس کے پانچ ملین سے زائد فولور تھے۔

اور انسٹا پر ابھی کچھ دن پہلے ہی اس کا ایک ملین مکمل ہوا تھا یوٹیوب وہ زیادہ یوز نہیں کرتی تھی لیکن کبھی کبھار پھر ولاگ اپلوڈ کر دیتی تھی۔

ہائے کتنی خوبصورت لگ رہی ہو یار اتم "نور نے مریم کو ڈارک بلیو فراک میں " دیکھ کر کہا تھا جو پاؤں کو چھو رہی تھی لیکن سلیولس تھی۔

" تم بھی تو قیامت ڈھا رہی ہو سب لوگوں کی نظریں تم پر ہیں اسپیشلی ینگ لڑکوں کی اوپر سے اسکول میں آئے دن تمھارا کرش نکل اتا ہے" مریم نے ہنستے ہوئے اسے تنگ کیا تھا۔

" کہا ہے نا مریم مجھ سے ایسی باتیں نہ کیا کرو" نور نے منہ بنایا تھا اس کی ایسی باتیں اسے پسند نہیں آتی تھی یہ سچ تھا لڑکے اسے مڑ مڑ کر دیکھتے تھے اس نے کسی کو بھی آج تک گھاس نہیں ڈالی تھی آج بھی کتنی نظریں اس پر تھی۔

" اچھا نہ اب منہ نہیں بنانا" مریم نے اس کا اتار چہرہ دیکھ کر کہا پارٹی اپنے عروج پر تھی لڑکیوں نے تو تقریباً ایسے ہی کپڑے پہنے تھے جو کہ پہنے کے لائق نہیں تھے۔

شراب بھی وہاں عام تھا لیکن بچوں کے لیے سوفٹ ڈرنک کا بھی انتظام تھا ڈانس بھی جاری تھا پارٹی ریسٹورنٹ کے اوپری فلور پر رکھی گئی تھی نیچے کا پورشن ویسے

ہی لوگوں کے لیے کھلا ہوا تھا اور یہ دبائی کا سب سے بہترین ریسٹورنٹ تھا زوما ریسٹورنٹ۔

ooooooooooooooooooooooooo

آج رات دس بجے کی اس کی فلائیٹ تھی وہ اس وقت زومار ریسٹورنٹ میں بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا وہ جب بھی دبائی آتا تھا کھانا یہی سے کھاتا تھا اس کا فیورٹ تھا یہ ریسٹورنٹ۔

ابھی وہ موبائل پر ہی بزی تھا جب اسکا موبائل بجا تھا نمبر دیکھ کر وہ مسکرایا تھا کیوں کہ عیشل کی کال آرہی تھی ابھی وہ مسکرا ہی رہا تھا کہ دوسرا موبائل بجا اٹھا تھا جو کہ اس کی پاکٹ میں موجود تھا۔

اب وہ سمجھ گیا تھا اس کی دونوں بہنیں لڑی ہیں اور وہ بھی بہت بڑا والا اب ایک دوست کی شکائیت کرنے کے لیے اسے کالز کر رکھ تھی۔

اس نے دونوں موبائل ایک ساتھ اٹھائے تھے کیوں کہ اپنی جنگلی بہنوں کو وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔

بھائی آپ کب آرہے ہیں "عیشل کی آواز موبائل میں سے گونجی تھی اس " نے کان سے موبائل سائیڈ کر لیا تھا کیوں کہ اس کی آواز بہت تیز تھی۔

بھائی اپ اس چوہی کی کال نہیں اٹھائیں گے "دوسری طرف سے دعا کی آواز " گونجی تھی موبائل سے دونوں کی ہی آواز بہت تیز تھی۔

اس نے افسوس کیا تھا کال اٹھانے پر اگر وہ نہ اٹھاتا تو بھی اس کی ہی خیر نہیں تھی اس لیے اس نے اٹھا لیے تھے اٹھا تو لیے تھے لیکن پھسا بھی بہت اچھا ہی تھا۔

" اچھا ہوا کیا ہے دونوں چپ اب "کائزان شاہ نے غصے سے ان دونوں کو چپ کروایا تھا۔

" بھائی آپ نے اس چوہی کی کال اٹھالی" دعا نے افسوس سے کہا تھا۔

" خاموش اب آواز نہ آئے اور بتاؤ کیا ہوا ہے "کائزان شاہ نے دعا کے بولنے پر کہا تھا۔

" بھائی "عیشل نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

" عیشل تم نہیں پہلے دعا چھوٹی ہے تو اس کی بات سنو گا میں "کائزان شاہ نے عیشل کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔

"بھائی میں نہیں کر رہی پھر بات "عیشل نے غصے سے اپنے پاس پڑا کوشن پھینکا تھا۔

"خاموش کال کاٹی تو میرا پتہ ہے تم دونوں کو اب اپنا اپنا مصلہ بتاؤ "کائزان نے پھر سے انہیں ڈانٹا۔

"بھائی میں ڈرائنگ کر رہی تھی اور اس چوہی نے میری ڈرائنگ پر پانی پھیر دیا "دعا کی دکھ بھری آواز اسپیکر پر گونجی تھی۔

"عیشل تم نے دعا کی ڈرائنگ خراب کی ہے "کائزان نے دونوں موبائل کان سے لگائے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"بھائی پہلے اس نے میری کافی میں مرچیں ڈالی ہیں "عیشل نے بھی اپنے حق میں کہا تھا۔

"دعا کیا تم نے عیشل کی کافی میں مرچیں ڈالی ہیں" کائزان شاہ وہاں سے نکل کر کھلے آسمان میں آ گیا تھا۔

"بھائی وہ میں کیچن میں گئی مجھے مرچیں نظر آئی تو میں نے سوچا اس کا استعمال بھی کرنا چاہیے مجھے کیا پتہ تھا وہ اس چوہی کی کافی ہے" دعا نے فوراً وضاحت کی تھی۔

اس کی بات عیشل کو بھی سنائی دی تھی کائزان شاہ نے اپنا ماتھا مسلا تھا وہ بھی موبائل سے ہی کیوں کہ دونوں ہاتھ میں تو موبائل تھے ہر بار کی طرف شرارت اس کی مچھر بہن کی تھی۔

"بھائی وہ مجھے چوہی بول رہی ہے اور آپ خاموش میں اس مچھر کو تو میں ابھی مسلوں گی" عیشل نے زور سے کہا تھا۔

بس بس اب اگر تم دونوں بولے تو مجھ سے بورا کوئی نہیں ہو گا میں رات آؤں " گا بات ہو گی" کائزان نے اب کی بار اپنا ضبط ختم ہوتے دیکھ کر کہا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

وہ اس وقت صحیح لوکیشن ڈھونڈ رہی تھی ٹک ٹوک بنانے کی اس لیے لوکیشن ڈھونڈتی ڈھونڈتی وہ نیچے آ گئی تھی اسے یہ لوکیشن بہت پسند آئی تھی اور بہت خوبصورت بھی تھی۔

وہ ایک ٹیبل پر بیٹھ کر گئی تھی اس نے ابھی موبائل ہی نکال تھا کہ ویٹر کھانا رکھ کر گیا تھا۔

ایکس کیوز می "نور نے ویٹر کو جاتے ہوئے دیکھ کر کہا ویٹر مڑ کر ایا تھا۔"

میں نے کھانا نہیں منگوایا"نور نے اسے دیکھ کر کہا۔ "

لیکن میم ہمیں اسی ٹیبل کا آرڈر آیا ہے"وہ یہ کہہ کر جا چکا تھا پہلے تو نور نے " اگنور کیا لیکن یہ دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آ گیا تھا ساری کی ساری ڈشز اس کی من پسند تھی۔

اسنے پہلے تو کھانے کی بہت ساری سنیپس بنائی تھی اسٹوری لگانے کے لیے اور پھر کھانے لگی تھی وہ بہت کیوٹ انداز میں کھا رہی تھی۔

ایک نوجوان خوبرو مرد اس کے آگے اکر رکا تھا اور اسے کھاتا دیکھ رہا تھا اور ساتھ میں اس کو حیرانی سے دیکھ بھی رہا تھا۔

خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے اس نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا اس لڑکے کو خود کو تکتا دیکھ فوراً کھڑی ہوئی تھی۔

اس کی آنکھوں کی چمک اس کے وجود پر نظر پڑتے ہی بڑھی تھی اور آنکھوں میں ہوس تھی۔

" ارے ارے کیا ہوا بیٹھیں بیٹھیں آرام سے کھائیں" امتیاز شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

" یہ آپ کا کھانا مطلب مجھے پتہ نہیں کیسے اور جب" اسے پتہ نہیں چل رہا تھا وہ کیا بول رہی تھی۔

ارے ارے کیا ہو گیا ہے "امتیاز شاہ اس کے وجود کو دیکھ کر بول رہا تھا پر نشانی " میں اس کے نشیب و فراز اوپر نیچے ہوئے تھے اس کی آنکھوں میں ہوس بڑھی تھی۔

نور بنا کچھ بولے وہاں سے بھاگی تھی امتیاز شاہ نے بھی اس کے پیچھے جانا چاہا تھا لیکن سامنے سے کائزان شاہ کو دیکھ کر قدم رک گئے تھے۔

نور جلدی میں بھاگ رہی تھی کائزان موبائل میں بزی تھی دونوں ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے ہیل پہنے ہونے کی وجہ سے نور بری طرح لڑکھڑائی تھی۔

وہ آگے کو زمین کے بل گر سکتی تھی لیکن کائزان شاہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے گرنے سے روکا تھا اس کا موبائل نیچے زور سے گرا تھا۔۔۔

وہ آگے کو زمین کے بل گر سکتی تھی لیکن کائزان شاہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے گرنے سے روکا تھا اس کا موبائل نیچے زور سے گرا تھا۔

اس کے منہ پر اس کے بال آگئے تھے اس کی واحیات ڈریسنگ دیکھ کر کائزان شاہ نے اس کے وجود پر دوسری نظر ڈالنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

بلکہ وہ اپنے کزن کو دیکھ رہا تھا امتیاز شاہ اس کا کزن تھی اس کی خالہ کا بیٹا وہ اس کے تمام تر حرکتوں سے واقف تھا۔

اگر ابھی یہ لڑکی اس طرح بھاگ رہی تھی تو کہی نہ کہی اس میں بھی اسی کی ہی غلطی ہو گی کائزان شاہ نے اسے سیدھا کیا۔

اور بنا اس کی طرف دیکھے وہ امتیاز شاہ کی طرف بڑھا تھا نور بھی وہاں سے فوراً چلی گئی تھی اس نے ایک نظر مڑ کر کائزان شاہ پر ضرور ڈالی تھی۔

ایک پل کو ساکت ہوئی تھی اس مغرور شخص کا حسن دیکھ کر اور اس کی ہیزل رنگ کی آنکھیں واللہ اس کے بکھرے ہوئے بال اسے اور پر کشش بنا رہے تھے سفید رنگت پر سیاہ جینز پینٹ اس پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔

چہرے کے تنے ہوئے نقوش اور اس کے چہرے پر غصہ اسے پر کشش بنا رہا تھا اور اس کا کسرتی وجود جس پر تو ہر لڑکی فلرٹ تھی ایک پل کو اس حسینہ کا بھی تو دل دھڑکا ہی گیا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو" کائزان شاہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود بیٹھ گیا تھا۔"

میری ایک میٹنگ تھی اسی کے سلسلے میں آیا ہوں مجھے نہیں تھا پتہ تم بھی "
یہاں ہوں" امتیاز شاہ نے بہت آداب کے دائرے میں رہتے ہوئے جواب دیا
تھا کیوں کہ جو میٹنگ میٹنگ آج کل وہ کرتا پھر رہا تھا وہ سب اسی کی وجہ سے تو
تھا۔

ہمم وہ لڑکی کیوں بھاگی تھی" نور کی بات پر کائزان شاہ کے چہرے کے نقوش "
تنے تھے لیکن وہ پھر بھی جاننا چاہتا تھا۔

مجھے کیا پتہ وہ تو یہاں بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی میں نے بات کی وہ ڈر گئی" امتیاز "
شاہ کی نظر اب وہاں رکھے اس کے بیگ اور فون پر تھی جو کہ وہ بھول کر گئی تھی۔

اس کی نظروں کی تعاقب میں کائزان شاہ نے بھی دیکھا تھا اس کی گھٹیاں
حرکتوں اور سوچ سے وہ ہمیشہ واقف تھا لیکن اپنی امی جان کی وجہ سے خاموش ہو
جایا کرتا تھا۔

"ہمم ٹھیک تم کھاؤ کھانا میری فلائیٹ کا ٹائم ہونے والا ہے میں نکلتا ہوں" یہ کہہ کر اسنے ٹیبل سے وہ بیگ اور موبائل اٹھایا تھا اور وہاں سے چلا گیا۔

"سالا ہر جگہ پہنچ جاتا ہے" امتیاز شاہ اس کے جانے کے بعد اپنے ہاتھ کا موقہ بنا کر ٹیبل پر مارتا ہوا بولا۔

"اور کیا ہی ہو جاتا موبائل کی چھوڑ جاتا بس" کائزان شاہ کو سوچتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سے کہا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

"کہاں تھی تم اور یہ گھبرا کیوں رہی ہو" مریم جو کہ کب سے نور کو کیک کٹنگ کے لیے ڈھونڈ رہی تھی اسے اپنی سانسیں بھال کرتا دیکھ کر بولی۔

"کچھ نہیں بس نیچے سے آئی ہوں تو سانس پھول گیا ہے" نور نے اس کی طرف دیکھ مصنوعی مسکراہٹ سے کہا تھا۔

"اچھا تم ریلکس کرو پانی پیو ہم بعد میں کیک کاٹ لیں گے" نور نے اسے وہاں پڑی کرسی پر بیٹھایا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں مریم تم چلو کیک کٹ کرتے ہیں" نور نے مسکراتے ہوئے پھر سے کہا تو مریم بھی مان گئی تھی۔

ooooooooooooooooooooooooo

حویلی میں قدم رکھتے ہی اڑتا ہوا کشن اس کی طرف آیا تھا اس نے اسے کیچ کیا اور سامنے جا منظر دیکھا جہاں اس کی دونوں بہنیں آپس میں لڑ رہی تھی۔

"اسلام وعلیکم "اس نے بلند آواز میں سلام کیا تھا کیونکہ وہ لڑائی میں کبھی کبھی اسے بھی اگنور کر دیتی تھی۔

"بھائی "دعا نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی اور اس کے سینے سے لگ گئی۔

"بھائی آپ نہ جایا کریں یہ چوہی مجھے پھر بہت تنگ کرتی ہے "دعا نے اس کے سینے سے لگے بہت لاڈ سے کہا تھا۔

" اب ہٹ بھی جاؤ مچھر مجھے میرے بھائی سے ملنا ہے "عیشل نے اب اسے گھورا تھا وہ ہر بات ایسے ہی کرتی تھی پہلے کائزان شاہ کے سینے سے لگ جاتی تھی پھر دور ہونے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔

اوئے تجھے کتنی بار کہا ہے کائزان بھائی صرف میرے بھائی ہیں تیرے نہیں" "
نور نے اسے غصے سے دیکھ منہ چڑایا۔

بھائی دیکھ لیں آپ کیسے بات کر رہی ہے بڑی ہوں میں اس سے "عیشل نے "
اسے کہنے کی بجائے ڈائریکٹ کائزان سے شکائیت لگائی تھی۔

دعا بیٹا بری بات ہے بڑی ہیں وہ آپ سے لڑائی مذاق اپنی جگہ لیکن آپ اسے "
ایسے مخاطب نہیں کر سکتی "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا جو کہ اس کے ساتھ
لگ کر کھڑی تھی پیچھے ہی نہیں ہو رہی تھی۔

بھائی اسے بولیں نہ اب ہو جائے پیچھے مجھے جلن ہو رہی ہے "عیشل نے دعا کو "
گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"بھائی دیکھ لیں یہ مجھے گھور رہی ہے" کائزان شاہ اسے پیچھے نہ کر دے اس لیے وہ فوراً بولی تھی۔

"کیوں عیشل آپ میری پرنسز کو گھور رہی ہیں" کائزان شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں بھی پھر بات نہیں کروں گی بھائی لگے رہیں اپنی اس مچھر کے ساتھ" عیشل کہہ کر جانے لگی تھی کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ڈرامے نہ کرو میری مچھر کی چوہی" کائزان شاہ نے دعا کو پیچھے کر دیا تھا اب کی بار دونوں نے اسے گھورا تھا۔

"مجھے کیا ایسے دیکھ رہے ہو تم دونوں نے خود ہی تو ایک دوسرے پر نام رکھے ہیں" کائزان نے لاتعلقی کے ساتھ کندھے اچکائے تھے۔

"بھائی کی جان" کائزان شاہ نے عیشل کو مخاطب کرتے اپنی باہیں کھولی تھی

عیشل فوراً سے اس کے باہوں میں آکر سمائی تھی۔

"بھائی میں نے آپ کو بہت زیادہ مس کیا کیوں کہ آپ کی یہ چوہی مجھے ایک پل سکون نہیں لینے دیتی میں نے نہیں رہنا اب اس کے ساتھ ایک ہی کمرے میں"

عیشل نے کائزان شاہ سے پیچھے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

دونوں کی عمر میں دو سال کا فرق تھا عیشل کا ابھی یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہوا تھا اس کی عمر انیس سال تھی اور دعا ابھی فسٹ ایئر کی اسٹوڈینٹ تھی اس کی عمر سترہ سال تھی۔

دونوں ہی خوبصورتی میں ایک سے بڑھ کر ایک تھی اور پھر کائزان شاہ کی تو جان بستی تھی اپنی دونوں بہنوں کے اندر۔

"توبیں کون سامر رہی ہوں تمہارے ساتھ کمرہ شیئر کرنے میں" دعارات میں ڈر جاتی تھی اس لیے ابھی تک ان کے کمرے ساتھ ساتھ تھے۔

"بس خاموش اب میں امی جان سے ملنے جارہا ہوں کدھر ہیں وہ" کائزان شاہ نے ان کو پھر سے لڑتا دیکھ کر کہا تھا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہیں بھائی آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی" عیشل اس سے پیچھے ہوتی بولی تھی۔

"ٹھیک ہے تم دونوں بھی جا کر سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے کل اٹھنا بھی ہے یونیورسٹی اور کالج کے لیے میں امی جان سے مل کر آتا ہوں" اس نے مسکرا کر ان دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

جی بھائی" ان دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔ "

اب جاؤ" کائزان شاہ نے ہنستے ہوئے انھیں جانے کا کہا تھا لیکن وہ دونوں سر جھکا کر کھڑی تھی۔ "

اب کیا ہو گیا ہے" کائزان شاہ ان دونوں کے جھکے سے دیکھ کر بولا تھا۔ "

بھائی اس نے میرے بیڈ پر پانی گرا دیا" دعا نے عیشل کی طرف اشارہ کیا تھا۔ "

بھائی شروع اسنے کیا تھا اس نے جان بوجھ کر میرے بیڈ پر ٹماٹر کاٹ کر پھیلا کر رکھ دیے اوپر سے چادر دے دی" عیشل اس کے بولنے پر فوراً بولی تھی۔ "

ناجانے کب بڑی ہو گی تم دونوں" یہ آواز ان کے پیچھے سے آئی تھی شور کی آواز پر سادیہ بیگم بھی کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔ "

کائزان شاہ فوراً اُن کی طرف بڑھا تھا ان کا ہاتھ پکڑ کر اس پر بوسہ دیا تھا اور انھیں اپنے ساتھ لگایا۔

"لو یو امی جان اپ کو بہت مس کیا میں نے" کہی بھی وہ جاتا تھا ہمیشہ واپس آکر اپنی ماں کے ہاتھ کا بوسہ لے کر انھیں سینے سے لگا کر وہ یے الفاظ ضرور ادا کرتا تھا۔

"جانتی ہوں میرا شہزادہ" وہ بھی اس کے سر پر محبت سے لب رکھتی بولی تھی کائزان شاہ انھیں لے کر آیا تھا اور صوفے پر بٹھایا۔

"تم دونوں جا کر گیسٹ روم میں سو جاؤ آج کی رات" کائزان شاہ نے ان کے جھکے ہوئے چہرے دیکھ کر کہا تھا۔

بھائی وہ "عیشل نے کچھ کہنا چاہا سادیہ بیگم نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ "

کائزان انوشے آئی ہوئی ہے "سادیہ بیگم کی بات پر اس کے چہرے پر "
مسکراہٹ کی جگہ اب غصے نے لے تھی۔

امی جان کتنی بار کہا ہے آپ سے اگر وہ کچھ گھنٹوں کے لیے ائے تو ٹھیک ہے "
ورنہ نہیں وہ جوان بچی ہے اپنے گھر میں ہی اچھی لگتی ہے "کائزان نے سخت الفاظ
استعمال کرنے سے اسے روکا تھا۔

بھائی بچی تو نہ کہیں آپ کو پسند کرتی ہے "دعا کی زبان میں کھوجلی ہوئی تھی "
اس لیے فوراً بولی تھی۔

اس کی بات پر عیشل نے بھی غصے سے اسے گھورا تھا اسے قطعاً ایسی بھابھی نہیں
چاہیے تھی جو کہ اس کے بھائی کی دولت پر مرتی تھی۔

کائزان وہ بچی ہے اور تم ایسا کیوں کہتے ہو ہماری حویلی میں بس تم ہی تو ہوتے ہو" سادہ بیگم پریشان ہوئی تھی کائزان شاہ ہمیشہ اس چیز کے خلاف تھا اس کا نہ کوئی میل کزن یہاں آئے رہنے کے لیے اور نہ ہی فی میل۔

اگر میل کزن آتے تو اس کی بہنوں کو مسلہ ہونا تھا حویلی میں اٹھنے بیٹھنے پہنے اوڑھنے میں اور لڑکیاں اسے ویسے بھی پسند نہیں تھی اس لیے وہ نہیں چاہتا تھا اس کی کوئی لڑکی کزن بھی آکر یہاں رہے۔

" امی جان میں بھی تو لڑکا ہوں اور آپ تو جانتے ہیں نہ پھر اس کا وہ فضول سا سینگار بھی تو میرے لیے ہوتا ہے نہ جان بوجھ کر دوپٹہ نہ لینا فٹنگ والے کپڑے پہنا اور مجھے یہ سب پسند نہیں" کائزان شاہ ان کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔

"اگر میں کہوں اس سے شادی کر لو" سادیہ بیگم نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا تھا۔

"بلکل نہیں امی جان آپ صرف اس لیے ایسا چاہتی ہیں تاکہ آپ کی بہن کی بیٹی حویلی آئے" عیشل فوراً سے بولی تھی۔

"امی جان آپ کا حکم سر آنکھوں پر" کائزان شاہ نے ان کی ہتھیلی پکڑ کر چومی تھی۔

"لیکن بھائی" عیشل نے کچھ کہنا چاہا تھا سادیہ بیگم نے اسے خاموش کروا دیا۔

"جاؤ میرا بچا فریش ہو کر آجاؤ" سادیہ بیگم اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی بولی۔

امی جان کیا ہو گیا ہے ایک ہی تو بھائی ہے ہمارا بھابھی ہماری پسند کی آئے گی" "
عیشل فوراً سے اس کے پاس آ کر بیٹھی تھی۔

میں تمھاری خالہ کو زبان دے چکی ہوں" سادہ بیگم نے غصے سے اسے دیکھا۔ "

اور اگر میں کہوں بھائی کسی کو پسند کرتے ہیں ان کی پسند کا بھی خیال نہیں "
کریں گے "عیشل نے سادیہ بیگم کا سنجیدہ چہرا دیکھا۔

اپنی فضول باتیں اپنے پاس رکھو اور جا کر سو جاؤ اب رات بہت ہو گئی ہے" "
سادیہ بیگم اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی ان دونوں بہنوں نے ایک
دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔

کیا خیال ہے پھر بھابھی تو ہماری جیسی ہی آئے گی بلکل سیدھی سادی" دعا نے "
مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

اس چلاک لومڑی کاتو بس اب کوئی پول باہر نکالنا ہے"عیشل نے مسکراتے " ہوئے کہا۔

انوشے کو بھگانے تک ہم دونوں دشمن ہے پھر بعد میں دوست بن جائیں گے " کیسا" دعا نے ہاتھ آگے کیا تھا۔

بلکل دشمن "عیشل نے بھی ہاتھ ملایا تھا۔ "

اب یہ بتا سونا کدھر ہے" دعا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "

اسی انوشے چڑیل کے کمرے میں چل "عیشل نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا " اور دونوں گیسٹ روم کی طرف چلی گئ۔

تم دونوں کیا کر رہی ہو یہاں" دروازہ بجنے پر اس نے دروازہ کھولتے ان دونوں "
کو دیکھ کر کہا تھا۔

یہ سوال تو ہمیں تم سے پوچھنا چاہیے تم کیا کر رہی ہو ہماری حویلی میں" دعا "
اسے پیچھے کرتی اندر داخل ہو چکی تھی۔

تم دونوں کیا کر رہی ہو یہاں" دروازہ بجنے پر اس نے دروازہ کھولتے ان دونوں "
کو دیکھ کر کہا تھا۔

"یہ سوال تو ہمیں تم سے پوچھنا چاہیے تم کیا کر رہی ہو ہماری حویلی میں" دعا اسے پیچھے کرتی اندر داخل ہو چکی تھی۔

"یہ کیا حرکت ہے اور تم دونوں اندر کیوں آ رہی ہو" انوشے انھیں حیرت سے دیکھ رہی تھی اور اب تو اسے یہ خوف بھی کھا رہا تھا کہ جہاں یہ دونوں ہوں وہاں کوئی فساد نہ ہو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔

"آج ہم دونوں گیسٹ روم میں سوئے گی" عیشل فوراً سے جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"لیکن کیوں تمھارے اپنے کمرے جو ہیں" انوشے اس کے پاس بیڈ پر آئی تھی۔

پہلی بات تو یہ ہمیں آپ کہہ کر بلاؤ کیوں کہ ہمارا بھائی ہمیں آپ کہتا ہے "
دوسری بات یہ کہ وہاں جا کر تم سو جاؤ یہاں تو ہم دونوں ہی سوئیں گے" دعا بھی
عیشل کی دوسری سائیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

اپنے کمرے میں تم" وہ ابھی کچھ کہتی کہ دعا بول پڑی تھی پھر سے۔ "

خاموش بے بی ابھی سمجھایا ہے نہ آپ کہہ کر بات کرو یہ مت بھولو ہماری "
حویلی میں کھڑی ہو" دعا اس کے مقابل آئی تھی۔

اپ دونوں اپنے کمرے میں جاؤں" انوشے نے اب کی باران دونوں کو غصے "
سے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"وہاں تم جا کر سو جاؤ ایک بیڈ پر پانی ہے دوسرے پر ٹماٹر اب تمہاری مرضی ہے یہاں صوفے پر سونا کے یہ وہاں ان بیڈز پر "عیشل نے آنے ناخنوں پر پھوک مارتے ہوئے کہا۔

"بہت جلد تم دونوں کو تمہاری اصلیت دکھاؤں گی کیوں کہ خالہ تو امی سے وعدہ کر ہی چکی ہیں میری اور کائزان کی شادی کا "انوشے نے انگلی دیکھائی تھی دعا جو اس کے سامنے کھڑی تھی اس کی انگلی پکڑ لی۔

"یہ دھمکیاں کسی اور کو دینا انوشے باجی بھائی کے لیے دلہن ہم خود دیکھیں گے "دعا نے کہہ کر اس کی انگلی مروڑ دی انوشے نے چیخنا چاہا تھا لیکن عیشل نے پیچھے سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"زیادہ بڑے خواب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے بھائی کی شادی تم سے تو کبھی نہیں ہونے دیں گے ہم "عیشل نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

اس کی آنکھیں درد سے بھیگ گئی تھی اور وہ اپنی انگلی پکڑ کر جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

" دعا سو جاؤ کل کالج بھی جانا ہے" عیشل نے دعا سے کہا جو کہ مسکرا کر اب انوشے کو دیکھ رہی تھی۔

" ٹھیک ہے چوہی" دعا آ کر ایک سائیڈ لیٹ گئی اور اپنے ہر بلینکٹ لیا۔

" کل کے لیے تیار ہو مچھر" عیشل نے اسے دیکھ آہستہ سے کہا تو دونوں ہائے فائے کر کے زور سے ہنسی تھی۔

ان کے ہنسنے پر انوشے سے غصے سے انھیں دیکھا تھا اس نے اپنی بھیگی آنکھیں دوپٹے سے صاف کی تھی۔

یار پلیز اٹھ کر لائیٹ بند کر دو"عیشل اسے یوں بیٹھا دیکھ کر بولی تھی وہ "
خاموشی سے اٹھی اور لائیٹ بند کر دی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

رات بھر اس نے جاگ کر گزاری تھی سادیہ بیگم کی باتیں اس کے دماغ میں تھی وہ کیسے ایک ایسی لڑکی سے شادی کر سکتا تھا جس کو وہ پسند ہی نہیں کرتا تھا۔

جس لڑکی کا وجود اسے اپنے ارد گرد تو کیا حویلی کے کسی بھی کونے میں برداشت نہیں تھا وہ کیسے اس سے شادی کر لیتا۔

اوپر سے سب سے زیادہ جو بات اسے ناپسند تھی اس کی وہ تھا اس کا اپنے جسم کی نمائش کروانا باہر وہ خود کو چادر سے ڈھک لیتی تھی لیکن اسکے سامنے جان بوجھ کر فٹنگ والے کپڑے پہنتی تھی۔

کیا وہ اس کے لیے نامحرم نہیں تھا کیا دولت انسان کو اتنا گرا دیتی ہے اس نے افسوس کیا تھا ان سب پر۔

وہ اٹھ کر فریش ہو کر جم جانا چاہتا تھا کیوں کہ بہت دن ہو گئے تھے اسے ٹائم نہیں مل رہا تھا وہ اٹھا تو اس کی نظر بیگ اور موبائل پر پڑی تھی۔

یہ سب چیزیں اسی لڑکی کی تھی جس کو اس نے ایک نظر دیکھا بھی نہیں تھا کیوں کہ جیسے واحیات کپڑے اس نے پہنے تھے اس کے بعد تو اسے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔

کچھ سوچ کر اس نے ڈریسنگ سے وہ بیگ اٹھایا تھا اور کھول کر دیکھا تھا جس میں آدھا تو میک اپ کا ہی سامان تھا لیکن ساتھ میں اس کے کچھ ڈاکیومنٹس بھی تھے۔

یہ اسکا واحد بیگ تھا جس میں وہ اپنی ساری چیزیں رکھتی تھی اور یوز تب ہی کرتی تھی جب ڈریس کے ساتھ میچ ہو جائے اور اسے یہ بہت زیادہ پسند بھی تھا۔

لیکن کل جلدی جلدی میں اس نے یہ ساری چیزیں نہیں نکالی تھی اور ایسے ہی اس میں اپنی ضرورت کی چیزیں ڈال کر لے آئی تھی۔

کائزان شاہ نے اس کے ڈاکیومنٹس دیکھے تو حیران ہوا تھا اس کے فادر کا نام اور جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا مزید حیران ہو رہا تھا۔

نورالایمان" وہ کیسے یہ نام بھول سکتا تھا اس نے خود ہی تو اس کا نام رکھا تھا آج "تک کہاں بھول پایا تھا اس پھول سی گڑیا کو اسے آخری بار تب دیکھا تھا جب وہ ایک سال کی تھی اور آج اسے ایسے دیکھ کر۔

نہیں نہیں وہ میری نور نہیں ہو سکتی نہیں کیسے" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا "کرے اس نے اس کے بیگ میں مزید کچھ تلاش کرنا چاہا اسے نہیں ملا تھا۔

اب اس نے اسکا موبائل اٹھایا تھا موبائل کھول کر دیکھا تو مزید دھچکا لگا تھا جو شاید یہ سوچ رہا تھا کہ یہ سب سچ نہ ہو وہ سب سچ تھا۔

اسکی والپیپر پے شہزاد ملک کے ساتھ پیکچر دیکھ کر وہ کیسے اس شخص کو بھول سکتا تھا جس نے صرف پیسوں کے لیے اپنے پر جان نثار کرنے والے دوست کو ہی ڈھس دیا تھا۔

نورالایمان تمہیں میری قید میں آنا ہو گا اب "کائزان شاہ کی آنکھیں غصے سے "

لال ہوئی تھی ماضی کی تلخ باتوں کو یاد کر کے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

تم بتاؤ کام پورا کر کے آئی ہو نہ "عیشل نے دعا کو دیکھ کر کہا جو کہ ابھی گیسٹ "

روم سے نکل تھی۔

ہاں ہو گیا ہے اب بس جلدی سے چلو تیار ہونا ہے "دعا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا "

تھا دونوں اوپر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

اب آئے گا مزہ جب وہ خود کو دیکھ کر ہی ڈرے گی چڑیل "دعا نے ہنستے ہوئے "

کہا تھا۔

کچھ زیادہ تو نہیں کر دیا تھا نہ "عیشل نے اسے غور سے دیکھ کر کہا اسنے چہرے " کی ہنسی بتا رہی تھی کچھ زیادہ ہے۔

تو دیکھ لی گی خود ہی تھوڑی دیر میں "دعا نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دی " تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے جب گیسٹ روم سے انوشے کی چیخنے کی آواز آئی تھی دعا اور عیشل ایک دوسرے کو دیکھ مسکرائی۔

انوشے یہ چہرے پر کیا کیا ہے "سادی بیگم اسے بھاگتے دیکھ بولی تھی وہ بھاگتی " ہوئی کمرے سے باہر آئی تھی۔

دعا اور عیشل اس کی شکل دیکھ کر بہت مشکل سے اپنی ہنسی روک کر بیٹھی تھی کائزان شاہ نے بھی اس کا چہرہ دیکھا تھا ہنسی تو اسے بھی آرہی تھی لیکن دوسری نگاہ اس پر ڈالنے کی غلطی نہیں کی تھی کیوں کہ وہ بغیر دوپٹے اور چادر کے تھی۔

"عیشل اسے اپنی چادر دے کر آؤ" کائزان شاہ عیشل کو ناشتے میں مگن دیکھ کر بولا۔

"جی بھائی" عیشل اٹھی تھی اس نے اپنی چادر اتار کر اس کے وجود پر دے دی تھی اور اپنا عبایا کا دوپٹہ اچھے سے لیا تھا۔۔

"خالہ وہ اندر چوہا میرے منہ پر بیٹھا ہوا تھا" انوشے روتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"اف او تو یہ چہرے پر جو یہ لال لال نشان ہیں کہیں چوہے نے تو نہیں کاٹ لیا" دعا بھی کھڑی ہو کر اس کے پاس آئی تھی۔

کائزان شاہ تو بس اپنی ڈرامے باز بہنوں کو دیکھ رہا تھا سب کچھ کر کے یوں انجان بنی ہوئی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

نشان کیسے نشان "انوشے نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے تھے۔ "

انوشے بیٹا رو تو نہیں "سادیہ بیگم نے اس کا رونا دیکھ اسے اپنے ساتھ لگا یا تھا۔ "

ویٹ "عیشل نے اپنا موبائل نکال کر اس کی پیکچر بنا کر اس کے آگے کی تھی " انوشے تو خود کو دیکھ کر ڈر ہی گئی۔

یہ میں ہوں "اس نے اپنی طرف اشارہ کیا تھا اس کے چہرے پر بہت سے لال " نشان تھے۔

اس کی بات پر کائزان شاہ نے اپنی ہنسی کو ضبط کیا تھا اسے اپنی بہنوں کا یہ کارنامہ بہت پسند آیا تھا۔

نہیں پتہ نہیں کون ہے ہم پر تو یقین نہیں امی پر تو ہے ان سے پوچھ لو" دعا نے " اسے گھورا تھا۔

انوشے نے سادیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا جس نے ہاں میں سر ہلایا تھا اس کی شکل ہراتنے کاٹنے کے نشان وہ فوراً واپس سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

بھائی کالج ڈراپ کر دیں" دعا فوراً ہی آکر بولی تھی اگر ابھی جا کر اس نے منہ " دھو لیا تو سادیہ بیگم نے ان دونوں کو چھوڑنا نہیں تھا۔

ہاں چلو" کائزان شاہ اپنے ہاتھ صاف کرتا بولا تھا ان دونوں نے سادیہ بیگم کو " خدا حافظ کہا۔

کائزان شاہ نے ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور پیشانی پر بھی اپنے لب رکھے تھے اور پھر مسکرا کر انھیں دیکھا۔

اپنا خیال رکھیے گا" اس نے انھیں اپنے ساتھ لگاتے کہا۔ "

تم بھی اپنا خیال رکھنا" سادیہ بیگم نے محبت سے کہا کائزان شاہ بھی اسے خدا " حافظ کرتا انھیں ڈراپ کرنے کے لیے چلا گیا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

اس نے واشروم میں آ کر اپنا منہ دھویا تھا منہ دھونے سے اس کا منہ سرا لال ہو گیا تھا کیوں کہ جو لپسٹک دعا نے یوز کی تھی اسکے چہرے پر نشان بنانے کے لیے وہ بہت ہی اچھے برینڈ کی تھی۔

جو اتنی جلدی نہیں اترتی تھی اسلیے اسکے چہرے پر اترنے کی بجائے وہ پھیل رہی تھی اب اسے سارا قصہ سمجھ آیا تھا۔

لپسٹک اس کے پورے چہرے پر پھیل گئی تھی اور اسے اور خوفناک بنا رہی تھی اس نے غصے سے نل بند کیا تھا۔

کمرے میں واپس آکر اس نے میک اپ ریموور تلاش کیا تھا جو کہ وہاں کہی پر بھی نہیں تھا۔

اس کا میک اپ بھی بکھرا ہوا تھا شیشے میں اپنا چہرہ دیکھ کر اسے خود ہی ڈر لگ رہا تھا اس نے میک اپ کھول کر دیکھا تو سب برباد دعا نے اسکا سارا میک اپ خراب کر دیا تھا۔

لپسٹکس ٹوٹی ہوئی تھی کچھ تو کیک اپ کا سامان تھا بھی نہیں اس کی نظر پھر ڈسٹبن پر پڑی اس کی آدھی سے زیادہ میک اپ خراب کر کے ڈسٹبن میں ڈالی گئی تھی۔

"چھوڑوں گی نہیں میں تم دونوں کو بس ایک بار کائزان سے شادی ہو جائے ملازمہ بنا کر رکھوں گی تم دونوں کو" اس نے غصے سے اپنے ہاتھ میں موجود میک بھی پھینکا تھا۔

وہ واپس واشروم چلی گئی تھی اسے اب اپنا خوبصورت چہرہ جو صاف کرنا تھا کیوں کہ اپنا چہرہ دیکھ وہ خود ہی ڈر رہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooo

کلاسز کے بعد بریک میں وہ مریم کے ساتھ کینٹن پر بیٹھی تھی روز کی طرح ان بھی اس نے وائیٹ جینز کے اوپر وائیٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

بولوں کی ٹیل پونی بنائی ہوئی تھی اور ساتھ ہی ساتھ ہلکا سا میک اپ کیا تھا لیکن اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔

"نور بس کر دو موبائل اور بیگ ہی تو تھا" مریم اس کا منہ بنا دیکھ کر بولی تھی۔

"نہیں یار وہ بات نہیں ہے موبائل میں میری اتنی پیاری پیاری پیکچرز تھی" نور نے پیارا سا منہ بنا کر کہا تھا۔

"اف یا میرے خدایا کہاں جاؤں میں یار تم پیکچرز کی وجہ سے منہ بنا کر بیٹھی ہو" مریم نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

"حد کرتی ہو نور مجھے لگا بیگ میں تمھارے ڈاکیومنٹس ہیں اس لیے پریشان ہو" مریم نے اپنی دوست کی عقل پر ماتم کیا۔

نہیں یار وہ تو کوپی تھے "نور نے برا سا منہ بنایا تھا۔ "

اچھا اب مونڈ ٹھیک کرو ویسے بھی تمھاری ساری پیکچرز میرے موبائل میں " تو ہیں ہی "مریم نے اسکا مونڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا۔

تو پہلے نہیں بتا سکتی تھی میں صبح سے یہی تو بول رہی ہوں "نور نے اس کی " پشت پر تھپڑ مارا تھا۔

اہ ظالم عورت "مریم نے اپنی کمر پر ہاتھ لے جا کر سہلاتے ہوئے کہا۔ "

اچھا نہ اب کچھ منگوا بھی لو "نور نے اس کی بات اگنور کر کے اپنی آگے رکھی " تھی۔

میں تو تمھارے انتظار میں ہوں" مریم نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔ "

ایسے نہ دیکھو اور منگواو" نور نے اسے غصے سے دکھا اسکول یونیفارم میں بالوں "
کی پونی بنائے وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

نور اس کے کپڑوں میں تھی کہ اسکول کے پرنسپل سے اس کے بابا کی بہت بھی
دوستی اور ڈیلز چل رہی تھی اس لیے اسے کچھ بھی الاؤ تھا۔

آفس کے کیبن میں بیٹھ کر وہ ماضی کے بارے میں سوچ رہا تھا سب کچھ کتنا
خوبصورت ہوتا اگر شہزاد ملک کو پیسوں کی لالچ نہ ہوتی۔

پھوپھو جان آپ سے کیا وعدہ تو میں پورا کروں گا آپ کی نورالایمان میری ہی " دلہن بنے گی "اس نے تصور میں نورالایمان کی ماں یعنی اپنی پھوپھو کو سوچتے ہوئے کہا تھا۔

کیبن کا دروازہ نوک ہوا تھا وہ حال میں واپس آیا تھا اس نے دروازے کی طرف دیکھ کر خود پر کنٹرول کیا اور اندر آنے کا کہا نعمان شیخ اس کا پرسنل سیکریٹری اندر آیا تھا۔

اسلام وعلیکم سر "اس نے مسکرا کر سلام کیا کائزان شاہ نے سر ہلا کر جواب دیا" تھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جی سر آپ نے بلایا تھا" نعمان شیخ کائزان شاہ کو خاموش دیکھ کر بولا تھا۔ "

ہاں وہ ایک کام تھا تم سے "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر سپوٹ سے انداز میں " کہا۔

جی سر "نعمان شیخ نے احتراماً پھر سے کہا۔ "

شہزادہ ملک کی ساری ڈیٹیلز چاہیں مجھے آج کل وہ کیا کیا کرتا ہے کیسے اتنی " جلدی اس کے پاس اتنے پیسے آ گئے ایچ اینڈ ایوری تھنگ گوٹ اٹ "کائزان شاہ نے موبائل کی اسکرین پر ایک نظر ڈالتے ہوئے پھر اس کو دیکھ کر کہا۔

جی ٹھیک ہے سر میں جاؤں "اس نے مسکرا کر پوچھا کائزان شاہ نے ہاں میں " سر ہلایا تھا اور وہ چلا گیا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

عیشل کو کچھ بکوس چاہیے تھی لائبریری سے اس لیے وہ آف ہونے سے کچھ منٹس پہلے ہی لائبریری میں آئی تھی۔

وہاں دوسرہ کوئی بھی اسٹوڈینٹ نہیں تھا وہ اپنی مطلوبہ بوکس لے کر جانے لگی تھی جب کسی کی چیخیں سن کر روکی تھی۔

پہلے تو وہ ڈر گئی تھی اور لائبریری سے بھاگنا چاہا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر وہ اس طرف آگئی تھی۔

جہاں ایک نوجوان خوبرو مرد جس نے بلیک ہوڈی ڈالی ہوئی تھی نیچے بلیک ہی پینٹ تھی چہرے پر ماسک لگا کر رکھا ہوا تھا سر پر ہوڈی کی کیپ لی ہوئی تھی بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

جس کی وجہ سے اس کی پیشانی بھی چھپ گئی تھی اس کے ماسک پر انگلش کا لیٹر "H" لکھا ہوا تھا اب صرف اس کی نیلی رنگ کی آنکھیں نظر آ رہی تھی۔

اس کے ہاتھ میں چاکو تھا اور اس چاکو سے خون کی بوندیں ٹپک رہی تھی کیوں کہ وہ اپنا کام کر چکا تھا۔

عیشل نے نیچے پڑے ہوئے لڑکے کو دیکھا تو وہ حیران ہوئی تھی یہ تو اسی کی کلاس کا لڑکا تھا شراب نوشی کرنا کلبز میں جانا ز کرنا اور ہر روز لڑکی بدلنا اسکا کام تھا۔

کچھ دونوں سے وہ عیشل کے پیچھے بھی پڑا ہوا تھا لیکن اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا اس لڑکے نے بھی عیشل کو دیکھا تھا۔

عیشل نے بھاگنا چاہا تھا اس کے ہاتھ سے بوکس وہی گر گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ باہر جا کر شور کرتی وہ لڑکا اس تک آ گیا تھا۔

عبایا میں موجود وہ لڑکی جس کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھی اور آنکھوں میں موجود کاجل اور اس کے ڈر کی وجہ سے پانی آنکھوں کا براؤن کلر واللہ وہ لڑکا ایک پل کو اس کی آنکھوں کا اسیر ہوا تھا۔

اس نے عیشل کو دیوار کے ساتھ لگایا تھا اور خود اس کے اطراف میں ہاتھ رکھے تھے اور اس کے اوپر جھک گیا تھا۔

کہاں جا رہی تھی بھاگ کر سب کو بتانے "اس لڑکے نے اس کی آنکھوں میں " دیکھ کر کہا تھا اب اس کی نظریں اس کی آنکھوں سے ہٹ نہیں رہی تھی۔

نہ۔۔۔ن۔۔۔نہی۔۔۔نہیں۔۔۔ت۔۔تو" اسکے خوف سے الفاظ عیشل کے " منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے تھے۔

تو پھر بھاگی کیوں تھی" یہ بات کرتے اس لڑکے کی آنکھیں مسکرائی تھی۔"

"و۔۔۔وہ۔۔۔۔م۔۔میں۔ڈر۔۔گئ۔۔گئی۔۔ تھی" اب کی بار بھی وہ اٹک اٹک کر بولی تھی سانس لینا مشکل ہوا تھا ایک اس شخص کے ڈر سے دوسرا اس نے نقاب کیا ہوا تھا۔

"ویسے تمھاری سانسیں تو ویسے بھی نہیں آرہی تم نے مجھے دیکھا بھی ہے اسے مارتے ہوئے تو کیوں نہ تمہیں بھی اوپر پہنچادوں" اس لڑکے نے چاکو اس کے گال پر نقاب کے اوپر رکھا تھا۔

عیشل نے زور سے آنکھیں بند کی تھی ڈر کے مارے اس کا برا حال تھا سانسیں ویسے ہی نہیں آرہی تھی۔

" می۔۔ن۔۔۔نے۔۔نہ۔۔ نہیں۔۔دیک۔۔دیکھا" وہ پھر سے اٹک کر بولی تھی اب سانسیں بلکل محال تھی۔

" سانس لو میں کچھ نہیں کرتا" اب وہ بھی پریشان ہوا تھا آخر کو جس کی آنکھیں دیکھ محبت کر بیٹھا تھا اب اس کی سانسیں بند ہونا مطلب اس کی بھی سانسیں بند ہونا تھا ایک الگ احساس محسوس ہو رہا تھا اس کے گرد۔

عیشل کو سانس نہیں آرہی تھی اس لڑکے نے اس کا نقاب اتارنے کے لیے ہاتھ آگے کیا تھا عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

" اچھا میں دوسری طرف منہ کرتا ہوں تم سانس لو" یہ کہہ کر وہ مڑ گیا تھا عیشل نے نقاب نیچے کیا اور اپنی روکی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کی تھی۔

پانچ منٹس ایسے ہی گزر گئے تھے اسکی سانسیں بھی اب مامول پر آگئی تھی لیکن اس کا ڈر ابھی بھی ویسے کا ویسا تھا۔

میں مڑ جاؤں "اس لڑکے نے مسکراتے ہوئے پوچھا عیشل نے فوراًاپنا نقاب " کیا تھا۔

ہم "وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی اس لڑکے نے پھر سے مڑ کو عیشل کو دیکھا تھا " اس کے قریب ہوا تھا۔

ابھی جو یہ سب ہوا ہے اس کا کسی کو بھی نہیں پتا چلنا چاہیے ورنہ تمھیں اس " سے بھی زیادہ تکلیف دے کر ماروں گا سمجھ گئی "اس لڑکے نے آنکھوں میں غصہ لائے ہوئے کہا تھا۔

عیشل نے ڈرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا وہ لڑکا ایک نظر بغور سے اس پر ڈالنے کے بعد چلا گیا تھا عیشل زور زور سے رونے لگی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

حارون شاہ اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے ہی ان کی جان سے عزیز بہن بیٹھی ہوئی تھی۔

جس کی زندگی کا وہ سب سے اہم فیصلہ کرنے جا رہے تھے اور اس سے پوچھ کر کرنا چاہتے تھے۔

زینب میرے دوست شہزاد نے تمھارے رشتے کی بات کی ہے میں نہیں چاہتا تم پر کوئی زور زبردستی کروں اس لیے تمھاری رائے لینا چاہتا ہوں" حارون شاہ اپنی بائیس سالا بہن کو دیکھ کر بولے تھے۔

" بھائی جان مجھے کوئی عتراض نہیں ہے آپ نے فیصلہ کیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر کی کیا ہوگا" زینب نے ان کی بات کے احترام میں کہا تھا۔

" زینب ہمارا فیصلہ کیسے یہ تمھاری زندگی کا فیصلہ ہے تم بتاؤ نہ اگر کوئی پسند ہے تو وہ بھی بتادو" سادیہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

" نہیں بھابھی ایسا نہیں ہے مجھے بھائی کے فیصلے پر کوئی عتراض نہیں" زینب نے مسکرا کر کہا۔

ٹھیک ہے پھر ہم ہاں کر دیتے ہیں" حارون شاہ نے اٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا سادیہ کو شہزادہ ملک کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

پہلے بزنس میں اسے جگادی شیئر زدے دیے اور اب یوں اچانک زینب سے شادی کی بات کرنا سادیہ کو تو اس کا حویلی آنا بھی پسند نہیں تھا لیکن حارون شاہ کچھ سنتا ہی نہیں تھا اپنے دوست کے آگے۔

بھابھی میں کائزان کے پاس جارہی ہوں اسے ہوم ورک کروانا ہے" زینب کھڑی ہو گئی تھی۔

ٹھیک ہے" سادیہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا زینب چلی گئی تھی۔ "

"حارون مجھے یہ رشتہ نہیں پسند آپ اپنی اکلوتی بہن کیسے کسی کو بھی دے سکتے ہیں اسے تو کوئی جوب بھی نہیں ہے آپ کے بزنس میں کام کرتا ہے" سادیہ زینب کے جانے کے بعد بولی۔

"بزنس میں 20 پرسنٹ شیئرز اس کے نام کر دیئے ہیں میں نے اور اب وہ بھی میرے بزنس کا حصہ ہے کوئی بھی فضول بات نہیں اب" وہ منہ بنا کر بولا تھا اسے اپنی بیوی کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"آپ نے اس کے نام شیئرز بھی کر دیے" سادیہ کو ایک اور دھچکا لگا تھا۔

"میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی سادیہ پلیز" وہ غصے سے کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا سادیہ نے پیچھے افسوس کیا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

حال

کائزان شاہ دعا کو کالج سے لینے کے بعد عیشل کو یونیورسٹی سے پک کرنے آیا تھا اس نے نکلنے میں دیر کر دی تھی۔

کیا یار چوہی کب سے انتظار کر رہے ہیں تم گرمی دیکھی ہے اوپر سے تو نے" " دعا عیشل کو دیکھتے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی۔

عیشل گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا اب دھچکا تو کائزان شاہ کو بھی لگا تھا۔

کیا ہوا ہے عیشل کوئی بات ہوئی ہے" کائزان شاہ فرنٹ مرر سے اسے دیکھ کر " بولا۔

کائزان شاہ کے پوچھنے پر وہ پھر سے ڈر گئی تھی بہت مشکل سے وہ سب کو اگنور کر کے وہ آئی تھی اور اب کائزان شاہ نے پوچھ کر یاد دلا دیا۔

عیشل "کائزان نے اسے پھر سے پکارا تھا۔"

وہ میری ایک میری بیسٹ فرنڈ سے لڑائی ہو گئی ہے "عیشل نے خود پر قابو " رکھتے بہت مشکل سے کہا۔

بیسٹ فرینڈ "دعا نے پیچھے مڑ کر غصے سے اسے دیکھا تھا۔ "

ہاں بیسٹ فرینڈ "عیشل نے بھی پھر لاپرواہی سے کہا۔ "

لیکن کیوں بچے "کائزان شاہ نے ڈرائیونگ کرتے پھر سے پوچھا۔ "

"بھائی اس نے اسائیمنٹ بنانے کا کہا میں نے کہا تم خود اپنی بناؤ اور میں اپنی "
عیشل نے اپنے لہجے کو مضبوط رکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔

" بھائی آپ خاموش " دعا نے کائزان شاہ کو دیکھ کر لبوں پر انگلی رکھ کر اسے
خاموش رہنے کا کہا۔

" پہلے تو مجھے یہ بتائے گی کہ اس نے بیسٹ فرینڈ بنا کیسے لی " دعا نے پیچھے مڑ کر
اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا عیشل کچھ نہیں بولی۔

" ہاں بولو اب جلدی " دعا غصے سے بولی۔

" کیا مطلب کیسے بنالی ہم ساتھ بڑھتے تھے دوستی ہو گئی " عیشل نے اس کے
غصے کو دیکھ کر جواب دینا پڑا۔

ابھی آپ نے کہا بیسٹ فرینڈ "دعا نے اس اسی کہ بات یاد دلائی تھی۔ "

وہ دونوں جتنا بھی لڑ لیکن ایک دوسرے کو کسی کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتی تھی اس لیے تو آج تک دونوں نے دوستیں نہیں بنائیں تھی۔

اب عیشل کی دوست کا سن کر دعا کو غصہ آرہا تھا وہ بھی حد سے بھی بڑھ کر جو کہ وہ حویلی جا کر بدلا لے کر نکالنے بھی والی تھی۔

جو بھی ہے "عیشل نے برا سا منہ بنایا تھا۔"

نہیں پسند مجھے آپ کے گرد کوئی اور لڑکی چوہی "دعا نے غصے میں وہ کہہ دیا جو " وہ نہیں کہنا چاہتی تھی۔

اس کی بات پر کائزان شاہ اور عیشل دونوں مسکرائے تھے وہ دونوں چاہے جتنا
بھی لڑ لیں محبت اس سے کہی گنا بڑھ کر ایک دوسرے سے کرتے تھے۔

حویلی آگیا تھا عیشل جلدی سے اتر کر اندر چلی گئی تھی کیوں کہ وہ دعا سے ابھی
نہیں نپٹ سکتی تھی۔

دعا بھی اتر کو حویلی میں داخل ہو گئی تھی کائزان شاہ نے گاڑی واپس کی طرف لی
تھی
کیوں کہ اسے کچھ کام تھا۔

مریم نور کی طرف آئی ہوئی تھی ایک مہینے بعد ہی دونوں کے ایگزیمز تھے اس
لیے آج کل ساتھ میں پڑھ رہی تھی۔

" نور تم نے سوچا ہے آگے کیا کرنا ہے" مریم جو کہ بوک پر کچھ لکھ رہی تھی کچھ سوچتے ہی بولی۔

" یار میرا دل پاکستان جا کر پڑھنے کا ہے لیکن بابا تو پاکستان کے نام پر ہی غصہ ہو جاتے ہیں" اسنے اداس ہوتے ہوئے کہا تھا۔

" کوئی نہیں وہ ویسے بھی تمھاری بات مانتے ہیں نہ تو تم انہیں منہ لینا" مریم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

" نہیں مریم کچھ تو ایسا ہے جو بابا چھپا رہے ہیں" نور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا مریم اسے باغور دیکھ رہی تھی۔

ورنہ یوں اچانک دبئی آجانا پاکستان کے نام پر ان کے چہرے کی رنگت بدل " جانا اور فضول کا غصہ کرنا" نور کا لہجہ حد سے زیادہ افسردہ تھا۔

تمھیں سچ میں ایسا لگتا ہے کوئی اور بات بھی تو ہو سکتی ہے نہ" مریم بھی سوچ " میں پڑ گئی تھی۔

ہاں نہ" وہ کہتے کہتے اچانک ہی ہلکا سا مسکرا دی تھی رات جس لڑکے سے اس کی" ٹکر ہوئی تھی وہ بھی تو پاکستانی ہی لگ رہا تھا۔

کیا ہوا مسکرا کیوں رہی ہے" مریم اسے مسکراتا دیکھ اپنی کتابیں سائیڈ پر کرتی " بولی۔

یار تجھے بتایا تھا نہ اس رات میری ایک لڑکے سے ٹکر ہوئی تھی" نور مسکرا کر " بولی۔

"ہاں" نورنے کندھے اچکا کر کہا تھا لیکن کچھ سمجھ آنے پر فوراً سے بولی تھی۔

"ویٹ ویٹ ویٹ کہی تو یہ تو نہیں کہہ رہی پہلی ہی نظر میں تجھے اس سے محبت ہو گئی ہے" مریم کو صدمہ لگا تھا۔

"کیا پتا" نورنے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"میسنی کہی کی تیرے دماغ میں اس دن سے وہ لڑکا ہے اور تو مجھے اب بتا رہی ہے" مریم نے اسے بوک ماری تھی۔

"اچھا نہ یار" اسنے مسکراتے ہوئے اسے روکا تھا مریم اسکے مسکرانے پر اس کے ساتھ لگ کر مسکرائی تھی۔

ooooooooooooooooooooooooo

سب لوگ مل کر رات کا کھانا کھا رہے تھے عیشل کھا کم اور کھانے کو دیکھ زیادہ رہی تھی۔

کیا ہے چوہی کھا کیوں نہیں رہی تم "دعا اسے کھانے کر غور سے دیکھتے ہوئے " دیکھ کر بولی تھی۔

نہیں کچھ نہیں "عیشل کے جواب پر سب نے اسکی طرف دیکھا تھا۔ "

کیا بات ہے عیشل گڑیا میں بھی دیکھ رہا ہوں آپ یونیورسٹی ٹائم سے ڈسٹرب " ہیں "کائزان شاہ نے بھی پریشانی سے کہا۔

"نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں بس آپ کو بتایا تو تھا" عیشل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا اس کی بیسٹ فرینڈ والی بات پر دعا نے تو برا سا منہ بنایا تھا انوشے بھی اسے پی دیکھ رہی تھی۔

" عیشل بچے فرینڈز میں لڑائی ہوتی ہے اسکا مطلب یہ تو نہیں آپ اسے سر پر سوار کر لیں کھانا نہ کھائیں" کائزان شاہ نے اسے ڈانٹا تھا۔

" جی بھائی" عیشل کی ہلکی سی آواز نکلی تھی آواز میں نمی بھی گھلی تھی دعا نے عیشل کی طرف دیکھا جو کہ رو رہی تھی۔

" کیا ہوا ہے چوہی" دعا فوراً سے اسکے پاس آئی تھی وہ اس کے ساتھ لگ کر زور زور سے رونے لگی تھی۔

کیا ہوا کے بچے "اب تو سادیہ بیگم بھی پریشان ہوئی تھی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر "
اس کے پاس آئی تھی۔

کائزان شاہ بھی پریشان ہوا تھا اس کا دل بند ہونے کو تھا کہا دیکھ سکتا تھا اس کی آنکھوں میں آنسوں اسی لیے ہی تو حارون شاہ کے بعد سے اس نے آج تک اپنی بہنوں کے سارے لاڈ اٹھائے تھے کبھی بھی ان کی کوئی خواہش رد نہیں کی تھی ان کی آنکھوں میں آنسوں نہیں آنے دیے تھے۔

کچھ نہیں ماما "عیشل نور سے پیچھے ہوتی اپنے آنسوں صاف کرتی بولی تھی "
کائزان شاہ نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

میں آرام کرنا چاہتی ہوں " یہ کہہ کر وہ وہاں سے اوپر چلی گئی تھی دعا نے بھی "
جانا چاہا تھا۔

دعا اسے اکیلا رہنے دو آج تم گیسٹ روم میں روک جانا" اس نے انوشے کا نام " نہیں لیا تھا کہ اس کے ساتھ روک جانا بلکے یہ کہا تھا کہ گیسٹ روم میں روک جانا۔

جی بھائی" اسنے پریشانی میں ہاں میں سر ہلایا تھا سادیہ بیگم پریشانی میں کھڑی " تھی۔

خالہ آپ ٹینشن نہ لیں سب ٹھیک ہو گا" انوشے اس کے پاس آکر بولی تھی " انھیں بٹھایا تھا پانی دیا۔

کائزان شاہ تو بس حیرانی سے اس کی مکاری دیکھ رہا تھا وہ دونوں بہن بھائی مکاری کے علاؤہ کچھ نہیں تھے اور ان کی ماں آستین میں چھپا سانپ جیسے سادیہ بیگم پہچان نہیں پارہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooo

ماضی

کہاں تھے تم دو دن سے یاد بھی ہے کہ نہیں کہ ایک بیوی بھی ہے تمھاری دو سال کا بیٹا بھی ہے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے" سونیہ شہزاد کے آتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

وہ دو دن بعد گھر آیا تھا گھر میں کھانے کو کچھ نہیں تھا اسکی بیوی اور بچے کا کسی کو بھی نہیں تھا پتہ کہ بات صرف اس کی امی ہی جانتی تھی جو کہ اب اس دنیا میں نہیں تھی۔

بس بھی کر دو سونیہ ابھی ابھی گھر آیا ہوں چائے پانی کا پوچھنے کے بجائے تم " مجھے ہی باتیں سنا رہی ہو" شہزاد نے غصے سے کہا تھا اور کیچن میں جا کر پانی پینے لگا۔

پی لیا پانی اب بتاؤ کہاں تھے "سونیہ اس کے پیچھے پیچھے آتی بولی۔ "

جوب ڈھونڈ رہا تھا جو کہ مل بھی گئی ہے "شہزاد نے مسکرا کر کہا تھا سونیہ اس " کی بات پر حیران ہوئی تھی۔

جوب کیسے کب کہاں "وہ بھی حیران ہوئی تھی کب سے وہ جوب کی تلاش " میں تھا۔

بس دیکھو مل گئی بہت اچھی کمپنی ہے فلیٹ بھی دے رہی ہے گاڑی بھی دی " ہے ہم نے آج رات ہی نکلنا ہے کل آفس بھی جانا ہے "شہزاد نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔

سونیہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی وہ کب سے اسی دن کے ہی توانتظار میں تھی اور اللہ آج وہ دن لے ہی آیا تھا۔

احمر کہاں ہے "شہزاد اسے خود سے دور کرتا بولا تھا۔ "

سو رہا ہے "سونیہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔ "

اچھا تم ایسا کرو جو ضروری سامان ہے وہ پیک کرلو ہمیں نکلنا ہے جب تم میں کھانا لے آتا ہوں باہر ہے "شہزاد نے ہنستے ہوئے کہا تھا سونیہ ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔ "

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

حال

اس واقعے کو آج دو دن گزر گئے تھے عیشل نے پوتی کوشش کی تھی بھلانے کی لیکن وہ نہیں بھلا پارہی تھی وہ دو دن سے یونیورسٹی بھی نہیں گئی تھی۔

آج وہ بلکل نارمل ہو کر یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر نیچے آئی تھی اب لوگ بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔

اس نے سب کو سلام کیا تھا اور کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا کیوں کہ اس کی جگہ پر آج انوشے بیٹھی تھی۔

انوشے کھڑی ہوں آپ یہاں سے یہ عیشل کی جگہ ہے "کائزان شاہ اسے دیکھ " کر بولا جو کہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی۔

ان لوگوں کی جگہ فکس ہوتی تھی جہاں کائزان شاہ بیٹھے گا اسکی ایک طرف عیشل اور ایک دوسری طرف دعا بیٹھے گی۔

کیا ہو گیا ہے کائزان عیشل کہی اور بیٹھ جائے گی اور ویسے بھی انوشے تمھاری "
ہوے والی بیوی ہے "سادیہ بیگم نے کائزان شاہ کو ٹوکا تھا۔

امی جان اس دن میں نے ہاں ضرور کی تھی لیکن اب میرا فیصلہ بدل گیا ہے " "
کائزان شاہ نے سر جھکا کر بات کی تھی۔

تم جانتے بھی ہو کائزان تم کیا کہہ رہے ہو "سادیہ بیگم نے حیرانی سے اسے "
دیکھا تھا۔

جی امی جان بہت اچھے سے جانتا ہوں اور شام تک یہ یہاں سے چلی جائے تو "
اچھا ہے "کائزان شاہ نے بہت ادب سے کہا تھا۔

انوشے کا تو منہ بن گیا تھا اور اوپر سے اپنی اتنی بے عزتی عیشل اور دعا این دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

تم اپنی ماں کی بات کا انکار کرو گے اب" سادیہ بیگم نے اسے اموشل بلیک " میل کرنا چاہا تھا۔

امی جان یہ بات آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی میرے نام پہلے سے ہی کسی " لڑکی کو کر دیا گیا ہے اور میں اسی سے نکاح کروں گا" کائزان شاہ نے بہت تحمل سے کہا تھا۔

زینب کے ذکر پر سادیہ بیگم خاموش ہو گئی تھی جانتی تھی کہ کائزان شاہ کتنا قریب تھا ان کے اور وہ اپنی بیٹی پیدا ہوتے ہی اسکے نام کر چکی تھی۔

لیکن تم جانتے بھی ہو وہ کدھر ہیں زینب کہاں ہے اور نورالایمان اور اسکے باپ " کو تو تم اچھے سے جانتے ہو" سادیہ بیگم نے بھی غصے سے کہا تھا۔

آج سب پتہ چل جائے گا میں پتہ لگالوں گا" کائزان شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا تھا " دعا کو تو سمجھ نہیں آئی تھی کیا بات ہو رہی ہے لیکن عیشل سمجھ رہی تھی۔

کائزان شاہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا نوشے بھی رونے کا ناٹک کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تھی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کائزان شاہ آفس میں بیٹھا تھا اس نے نعمان کو بلایا تھا جو کہ اس وقت اسکے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

ایک کام کہا تھا تمھیں "کائزان شاہ نے اسکے جھکے سر کو دیکھ کہا وہ جانتا تھا کام نہیں ہوا اس لیے وہ اس طرح سر جھکا کر بیٹھا تھا۔

لیکن وہ کام نہ ہونے کی وجہ بھی جاننا چاہتا تھا اور اب وہ منتظر تھا اس کے جواب کے وہ کچھ بولے گا۔

سر کچھ نہیں پتا چل سکا" نعمان شیخ سر جھکائے ہی بولا تھا یہ وہ پہلا کام تھا جو کائزان شاہ نے اسے دیا تھا اور وہ نہ کر سکا۔

کیوں "اس نے اسے دیکھ یک لفظی پوچھا چہرے پر غصے کے اسار واضح ہوئے تھے۔

سر جیسے وہ دیکھتا ہے اسکے بارے میں بس وہی انفارمیشن ملی ہے اور کچھ بھی نہیں اور یہ فائل ہے" نعمان شیخ نے فائل اگے کی تھی۔

کائزان شاہ نے اس فائل کو دیکھا اور پھر ان کے اسے پڑھنے لگا جیسے جیسے پڑھ رہا تھا اسے غصہ آ رہا تھا اسنے وہ فائل نیچے پھینک دی۔

" ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو" وہ اپنے غصے پر قابو رکھ کر بولا تھا نعمان شیخ نے حیرانی سے کائزان شاہ کو دیکھا تھا اسے اپنا غصہ ظبط کرتے ہوئے بھی پہلی بار ہی دیکھا تھا نعمان شیخ وہاں سے چلا گیا۔

کائزان شاہ نے نیچے پڑی فائل کو دیکھا تھا اس میں کچھ بھی ایسا نہیں تھا جو اس کے کام آ سکتا تھا فائل میں یہ تھا کہ وہ بزنس مین ہے اور اس نے شادی نہیں کی ہے اب تک۔

اس کے دبئ کے گھر کا ایڈریس تھا لیکن وہاں نور الایمان نہیں تھی کیوں کہ وہاں وہ کب میٹنگز کرتا تھا اس کے دوست وہاں ہوتے تھے۔

اور کتنا چھوٹ پتہ چلے گا تمھارے بارے میں شہزاد ملک "کائزان شاہ نے "
غصے سے کہا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ ایک لڑکے کے ساتھ کیفے میں بیٹھا تھا اس کے مشکل وقت میں اس
نے ہمیشہ اس کا ساتھ دیا تھا۔

ابھی وہ اپنے کسی کیس کو سولو کر رہا تھا اسلیے بزی تھا کائزان شاہ خاموشی سے اسے
دیکھ رہا تھا۔

اب بتائے گا مجھے یہاں کیوں بلایا ہے "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا جو کہ "
خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مجھے شہزاد ملک کے بارے میں ڈیٹلیز چاہیے "کائزان شاہ بنا دیر کیے اپنے "
مدعے کی بات پر ایا تھا۔

میجر حسین اسکے منہ سے یہ نام سن کر حیران ہوا تھا اس کی حیرانی کائزان شاہ نے
بھی نوٹس کی تھی۔

کون شہزاد ملک "میجر حسین نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا تھا۔ "

وہی جو آج کل دبئ کا جانا مانا بزنس مین بنا ہوا ہے "کائزان شاہ کی بات پر اسکی "
آنکھیں ایک پل کو نم ہوئی تھی۔

حسین تجھے کیا ہوا ہے "کائزان شاہ حیران ہوا تھا اس نے آج پہلی بار اس کی "
آنکھوں میں آنسوں دیکھے تھے۔

میجر حسین ملک نے اپنی آنکھوں کے گوشے جلدی سے صاف کیے تھے اور کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

" تجھے کیوں جاننا ہے اس کے بارے میں "میجر حسین نے اسے دیکھ تجسّس سے پوچھا تھا۔

" تو بس اتنا بتا تو کام کرے گا یہ نہیں "کائزان شاہ کو غصہ ایا تھا اس کے سوالوں سے۔

" اچھا ریلکس بتا کیوں جاننا ہے "میجر حسین نے ایک بار پھر آرام سے پوچھا۔

" بد قسمتی سے وہ میرا پھوپھا ہے "کائزان شاہ نے الفاظ اس کے اوپر پہاڑ کی طرح ٹوٹے تھے ایک اور نیا انکشاف ہوا تھا آج اس پر۔

" اچھا ریلکس بتا کیوں جاننا ہے" میجر حسین نے ایک بار پھر آرام سے پوچھا۔

" بد قسمتی سے وہ میرا پھوپھا ہے" کائزان شاہ کے الفاظ اس کے اوپر پہاڑ کی طرح ٹوٹے تھے ایک اور نیا انکشاف ہوا تھا آج اس پر۔

" تم مذاق کر رہے ہو میرے ساتھ کائزان" میجر نے پریشانی سے کہا تھا اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھی۔

" میرا تم سے کیسا مذاق حسین وہ میرے پھوپھا ہیں اور مجھے ان کا پتہ چاہیے کیوں کہ نورالایمان کو پھوپھو نے میرے حوالے کیا تھا" کائزان شاہ کو اس کا ری ایکشن کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

" نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے نورالایمان تو میری" وہ کہتے کہتے رکا تھا اور اس نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا جو کہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

" پہلے تو مجھے تمھارے ایسے ری ایکشن کا سمجھ نہیں آ رہا کیوں ہے اور تم نورالایمان کو کیسے جانتے ہو" کائزان شاہ نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ لی تھی کہاں پسند تھا اب اس کا نام کسی کے بھی منہ سے۔

" شہزاد ملک کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں میں اور ایک ایسا سچ بھی جانتا ہوں جس سے تم بھی ناواقف ہو" میجر حسین نے اب سنجیدہ لہجے میں اسے دیکھ

کر کہا تھا اس کی بات پر کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا تھا اب ایسا کیا تھا کہ وہ شہزاد ملک کے بارے میں نہیں جانتا۔

ایسا کیا ہے جو میں نہیں جانتا اس کے بارے میں "کائزان شاہ نے تجسس سے پوچھا تھا۔

وہ تمھاری پھوپھو سے شادی کرے سے پہلے شادی کر چکا تھا تمھاری پھوپھو " اس کی دوسری بیوی ہے "میجر حسین کی بات پر اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا اور وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

خالہ یہ کیا بات ہوئی آپ نے تو کہا تھا نہ آپ میری شادی کروائیں گی کائزان سے تو پھر یہ نورالایمان بیچ میں کیسے آگئی "انوشے اب سادیہ بیگم کے کمرے میں موجود مگرمچھ کے آنسوں بہا رہی تھی۔

انوشے میں نے کہا ضرور تھا لیکن زینت کی بیٹی بھی میرے لیے بہت عزیز ہے " اور وہ کائزان کی منگ ہے میں کیسے کچھ کہہ سکتی ہوں اسے اگر کائزان اس سے شادی کرنا چاہتا ہے "سادیہ اس کے ایک ہی بات سن سن کر تنگ آگئی تھی تو اب کی بار ذرا غصے سے بولی تھی۔

لیکن خالہ آپ نے وعدہ کیا تھا "انوشے نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے " کہا تھا۔

کچھ وعدے ٹوٹنے کے لیے ہی ہوتے ہیں اور بہتر یہی ہو گا کہ تم آج ہی چلی جاؤ کائزان کو ویسے بھی پسند نہیں ہے تمھارا یہاں رہنا" سادیہ بیگم نے اب صاف الفاظ میں کہا۔

اسے لگا تھا شاید کائزان شاہ نور الایمان کو بھول چکا ہے اس لیے وہ اس کی شادی انوشے سے کرنا چاہتی تھی لیکن ایسا نہیں تھا اسے اب بھی اپنی پھوپھو سے کیا ہوا وعدہ یاد تھا۔

اور وہ اپنی پھوپھو کی پھول جیسی بیٹی سے ہی شادی کرنا چاہتا تھا اور سادیہ بیگم کو بھی زینب بہت پسند تھی دونوں میں بہت گہری دوستی تھی نور الایمان تو ان کی بھی جان تھی۔

لیکن خالہ اپ ایسے کیسے کر سکتی ہیں" انوشے نے حیرانی سے کہا تھا۔ "

انوشے بچے میں تمھاری ماں سے بات کر لوں گی امتیاز کو میں نے کال کر دی ہے بس وہ آتا ہی ہو گا تمھیں لینے کے لیے "سادیہ بیگم نے اسے بنا دیکھے کہا تھا۔

اچھا نہیں کیا ہے آپ نے میرے ساتھ خالہ "وہ یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی " تھی۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ جیسے ہی کمرے سے باہر آئی دعا اور عیشل اسے دروازے پر ہی مل گئی تھی عیشل نے اس واقعے کو بھلانے کی پوری کوشش کی تھی۔

اور جو انکار کائزان نے انوشے کے منہ پر کیا تھا وہ دیکھ کر تو وہ دونوں بہت مزے میں تھی تب سے ہی لیکن دعا اس سے اب بھی ناراض تھی وہ اس کی بیسٹ فرینڈ والی بات بھولی نہیں تھی۔

چھ چھ چھ "دعااس مے ارد گرد گھومتے ہوئے بول رہی تھی۔ "

اوپس ہار بہت افسوس ہوا تمھارااس حویلی پر راج کرنے کا سپنا سپنا ہی رہ گیا" "
عیشل نے بھی طنز کیا تھا۔

خیر اچھا ہی ہوا ہے بھائی جان نے خود ہی منہ کر دیا ورنہ جو طریقہ ہم نے اپنانا "
تھا تمھیں یہاں سے بھگانے کے لیے اس کا ڈیمو تو ہم تمھیں دے ہی چکے تھے"
دعا نے عیشل کی طرف دیکھتے ہوئے ہنس کر کہا تھا۔

ہاں بلکل اب جا کر نہ کوئی نیا امیر زادہ پھنساواس کی حویلی کے سپنے دیکھنا کیوں "
کہ کائزان بھائی تو اب تم سے شادی کرنے سے رہے "عیشل نے دعا کو ہائے
فائے دیتے ہوئے کہا تھا۔

تم دونوں اپنی بقواز بند کرو گے "انوشے نے غصے سے زور سے کہا تھا۔ "

آواز نیچے اور تم شاید بھول رہی ہو اس وقت کس کی چھت کے سامنے کھڑی " ہو کر تم کس سے اس لہجے میں بات کر رہی ہو "عیشل نے انگلی دیکھا کر اسے وارن کیا تھا۔

امتیاز شاہ کب حویلی میں آیا تھا ان لوگوں کو پتہ ہی نہیں چلا تھا اور وہ دونوں بغیر دوپٹے کے شلوار قمیض میں کھڑی تھی ان کی حویلی میں کوئی نہیں ہوتا تھا ملازم سارے باہر کا کام کرتے تھے حویلی میں صرف ملازمہ کام کرتی تھی۔

وہ اب غور سے عیشل کو دیکھ رہا تھا اس کی نظریں عیشل کے اوپر تھی اس نے کچھ کہا نہیں تھا بس وہ اپنی آنکھوں کی ہوس کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اور اب اپنا بوریا بستر سمیٹو اور یہاں سے رفو چکر ہو دوبارہ یہاں نہ دیکھنا" دعا " نے اسے غصے سے کہا تھا۔

کیا دیکھ رہے ہو کہ کتنی خوبصورت ہے" کائزان شاہ جب حویلی آیا تو امتیاز شاہ " کو دیکھ کر تو پہلے اسے غصہ آیا تھا اس سے بھی زیادہ غصہ اسے تب آیا تھا جب اس نے اس کی نظروں کا مرکز دیکھا تھا۔

اس کی نظروں کا مرکز عیشل تھی جو بغیر دوپٹے کے سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس انوشے سے بات کر رہی تھی اس کا کندن جسم اس رنگ میں دمک رہا تھا۔

یہ دیکھ کر کائزان شاہ کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی وہ پہلے ہی غصے میں تھا شہزاد ملک کی ایک اور سچائی معلوم ہونے پر اسے سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا کرے۔

وہ پیسوں کا لالچی تھا یہ بات وہ بہت اچھے سے جانتا تھا لیکن وہ اس کی پھوپھو کو بھی دھوکا دے رہا تھا یہ بات اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

اس لیے اس نے جان پ بوجھ کر اس کے کان کے پاس جھک کر وہ بات کی تھی وہ جاننا چاہتا تھا اس کا جواب کیا ہو گا۔

ہاں نہ یار کتنی ہوٹ "ابھی اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کہ اویس شاہ نے ہاتھ کا مکہ اس کا جبڑا ہلا گیا تھا وہ سنبھل نہیں سکا تھا اور جا کر زمین پر گرا تھا۔

بقواز کرے گا وہ بھی میری حویلی میں کھڑے ہو کر میری ہی بہن پر "کائزان " شاہ نے اسے کالر سے پکڑ کر سیدھا کیا تھا۔

عیشل دعا اور انوشے بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے دعا اور عیشل تو امتیاز کو زمین پر دیکھ کر اب مسکرا رہی تھی انوشے ان کی طرف بڑھی تھی۔

وہی روک جاؤ میں نہیں چاہتا کہ میں عورت کو کچھ کہوں "کائزان شاہ اسے "
اپنی طرف آتا دیکھ کر بولا تھا۔

کائزان پلیز بھائی ہے وہ میرا "انوشے روتے ہوئے بول رہی تھی۔ "

اور یہ جو غلیض لفظ استعمال کرنے والا تھا جس لڑکی کے لیے وہ بہن ہے "
میری "کائزان شاہ کی آنکھوں میں غصہ صاف نظر آرہا تھا۔

شور کی آواز سن کر سادیہ بیگم بھی باہر آگئی تھی کائزان شاہ کو امتیاز کا کالر پکڑا دیکھ
وہ فوراًان کی طرف آئی تھی۔

کائزان یہ تم کیا کر رہے ہو چھوڑو اس کا آستین "سادیہ بیگم اسے دیکھ کر غصے "
سے بولی تھی۔

امی جان"کائزان شاہ نے کچھ کہنا چاہا تھا۔ "

پہلے اس کا کالر چھوڑو پھر مجھ سے بات کرنا کیا گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسا " سلوک کرتے ہیں اور مہمان بھی وہ جو کزن ہو"سادیہ بیگم غصے سے بولی تھی۔

امی اپ جانتی نہیں ہیں اس نے کیا کیا ہے"کائزان شاہ کی بات مکمل بھی نہ " ہوئی تھی کہ سعدیہ بیگم پھر بول پڑی۔

میں نے تمہاری یہ تربیت نہیں کی ہے کائزان کہ تم اپنی ماں کی موجودگی میں " کوئی ایسی حرکت کرو"سادیہ بیگم نے اس کے دل پر اب کی بار سیدھا وار کیا تھا۔

کائزان شاہ نے امتیاز شاہ کا استین چھوڑ دیا تھا اور اسے زور سے پیچھے کی طرف دھکیلا۔

"یہ کیا طریقہ تھا کائزان تم بتانا پسند کرو گے یہ تم نے کیا کیا ہے تمہارا کزن ہے وہ تمہاری خالہ کو میں کیا جواب دوں گی ایک تو تم انوشے سے شادی سے انکار کر چکے ہو اور اب امتیاز کے ساتھ ایسا رویہ" سادیہ بیگم غصے سے پھٹ پڑی تھی۔

"سوری امی جان میرے انکار کی وجہ اپ اچھے سے جانتی ہیں اور اسے کہیے گا دوبارہ میری حویلی میں نہ ائے" کائزان شاہ نے امتیاز شاہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"یہ اس کی خالہ کی حویلی ہے وہ جب چاہے گا یہاں ائے گا تم اسے نہیں روکو گے" سادیہ بیگم نے کازان شاہ کی بات پر غصے سے کہا۔

یہ صورتحال دیکھ کر تو دعا اور عیشل بھی پریشان ہوئی تھی انہیں سمجھ میں نہیں ارہا تھا سعدیہ بیگم قائذان کوئی باتیں کیوں سنا رہی ہیں۔

امی جان کیا ہو گیا ہے اپ جانتی ہیں نا بھائی ایسے ہی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھاتے" ضرور امتیاز بھائی نے ہی کچھ کیا ہو گا" ایشل فورا بولی تھی۔

تم سے میں نے تمہاری رائے نہیں مانگی ہے تم خاموش رہو" سعدیہ بیگم نے" ایشل کو غصے سے دیکھا تھا۔

ایشل دعا اپنے کمرے میں جاؤ" کارزان شاہ کو مزید برداشت نہیں تھا کہ اس کی" میں نے اس غلیظ شخص کے سامنے رہتی۔

جی بھائی" دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا اور وہاں سے چلی گئی۔"

امی جان اگر اپ چاہتی ہیں کہ میں حویلی اؤں تو یہ شخص دوبارہ میری حویلی" نہیں ائے گا مجھے نہیں برداشت کہ یہ شخص یہاں ائے میری بہنوں پر نظر ڈالے

اور اپنی غلیظ سوچ ان کے بارے میں رکھے" قائزان شاہ اپنی بات مکمل کر کے چلا گیا تھا۔

سادیہ بیگم نے امتیاز شاہ اور انوشے کی طرف دیکھا تھا انوشے امتیاز شاہ کے پاس ائی اور اسے کھڑا کیا تھا۔

امتیاز تم دوبارہ یہاں نہیں اؤ گے اج تو میں نے تمہیں بچا لیا ائندہ میں نہیں بچا" پاؤں گی اور تم جانتے ہو کازان شاہ کے غصے کو وہ صرف اور صرف میری بات مانتا ہے اسی لیے رک گیا تھا یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہیں صحیح اور اپنے بیٹے کو غلط سمجھ رہی ہوں میں اچھی طرح سے واقف ہوں تمہاری سوچ سے وہ تو صرف تمہیں ہاسپٹل پہنچنے سے روکنے کے لیے میں نے اپنے بیٹے کو قصوروار ٹھہرایا" سادیہ بیگم نے ٹھہر کر ان دونوں کو دیکھا تھا اور پھر اپنی بات جاری رکھی۔

اور تم اپنی بہن کو بھی لے جا سکتے ہو گلناز سے میں خود بات کرلوں گی" سادیہ بیگم یہ کہہ کر چلی گئی تھی۔

وہ دونوں بھی وہاں سے نکل گئے تھے اتنی بے عزتی کے بعد وہاں رک کر بھی کیا کرنا تھا اور رکتے بھی کیوں۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

"اچھا نہیں کیا ہے اس کائزان نے اپنی بے عزتی کا بدلہ تو میں اس سے لے کر رہوں گا" امتیاز شاہ نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہا تھا۔

نہیں تو تمہیں ضرورت ہی کیا تھی اس کی بہنوں پر نظر ڈالنے کی روڈ پر تمہیں لڑکیاں کم ملتی تھی تاڑنے کے لیے کلبز میں جا کر زنا کرنے کے لیے جواب تم نے اس کی بہنوں کو بھی اتارنا شروع کر دیا ہر نئے دن تو تم دوسرے ملک بھاگے

ہوتے ہو وہاں لڑکیاں کم ملتی ہیں رات گزارنے کے لیے جواب تم اس کی بہنوں کو بھی نظر میں رکھے ہوئے ہو جانتے تو تھے تم اس کے غصے کو" انوشے اپنا سارا غصہ اس پر نکال رہی تھی۔

جو بات اس کی بہنوں میں ہے نا وہ کوئی دوسرے ملک کی لڑکیوں میں اور یہ روڈ" پہ پھرنے والی لڑکیوں میں کہاں اور کلبز میں تو نہ ہی پوچھو خود کو کتنا چھپا کے رکھتی ہیں سوچو حسن کیسا ہو گا" امتیاز شاہ نے اب بھی کمینگی سے کہا تھا۔

تم نہیں بدلو گے" انوشے کو افسوس ہوا تھا اپنے بھائی کی سوچ پر ہاں وہ لالچی" ضرور تھی لیکن وہ اپنے بھائی کو کبھی بھی ایک درندے کے روپ میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

کبھی نہیں اور جب تک کائزان شاہ کو اس کی بہن کی اجڑی ہوئی حالت نہیں" دکھا دوں تب تک تو بالکل بھی نہیں" وہ کمینگی سے قہقہ مار کر ہنسا تھا۔

انوشے نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ خود ایک لڑکی تھی اور جانتی تھی کہ عورت کے لیے عزت کتنی بڑی چیز ہے۔

نور شہزاد ملک کا انتظار کر رہی تھی جنھوں نے اج وعدہ کیا تھا اس کے ساتھ ڈنر کریں گیں وہ اپنے کام میں بہت بزی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ نور کو زیادہ ٹائم نہیں دے پاتے تھے۔

اس بات پر ہر دفعہ نور ناراض ہو جاتی تھی لیکن شہزاد ملک اسے ہر بار منا لیتے تھے وہ زیادہ تر بزنس کی وجہ سے گھر سے باہر ہی ہوتے تھے۔

وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی انھیں سوچوں میں گم تھی جب کسی کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آگیا تھا چہرے پر نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ آگئی تھی۔

ابھی وہ مسکرا رہی تھی کہ ملازمہ اس کے پاس آئی تھی اور اس کے سامنے کچھ گلاب کے پھول رکھے تھے۔

یہ کیا ہے "وہ ہوش کی دنیا میں آتی ملازمہ کو دیکھ کر بولی۔ "

یہ بھول باہر پڑے ہوئے تھے اور ان پر آپ کا نام لکھا ہوا تھا تو میں لے آئی" " ملازمہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

آپ نے کھانا نہیں کھایا اب تک "اس کا کھانا ویسے ہی پڑا دیکھ کر ملازمہ بولی " تھی۔

وہ بابا کا ویٹ کر رہی تھی خیر یہ کہاں سے آئے "نور مسکرا کر بولی تھی اس نے " پھول ہاتھ میں لیے تھے۔

" پتہ نہیں باہر پڑے تھے دروازے پر" ملازمہ نے سادہ سا جواب دیا اور جانے لگی تھی۔

" سنیں" نور نے پیچھے سے آواز دی تھی۔

" جی نور بی بی" وہ لڑکی مڑتی ہوئی بولی تھی وہ تقریباً اس سے کچھ سال ہی بڑی ہو گی نا جانے اس کی کیا مجبوری تھی کہ یہ کام کر رہی تھی۔

" مانی کتنی بار کہا ہے مجھے بی بی نہ کہا کرو" نور نے غصے سے کہا تھا۔

" نہیں بی بی جی صاحب جی نے سن لیا تو اچھا نہیں ہو گا" مانی ڈرتے ہوئے بولی تھی۔

"اچھا سب چھوڑو بابا نے کچھ بتایا کب تک آئیں گے "نور نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"ہمیں کب وہ کچھ بتاتے ہیں بی بی اور یہ بات آپ بھی جانتی ہیں کہ وہ نہیں آئیں گے "مانی یہ بات کہہ کر چلی گئی تھی۔

نور کی آنکھیں نم ہو گئی تھی اس کی بات پر یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ شہزاد ملک نہیں آئے گا۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

شہزاد ملک آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب اس کا پرسنل اسسٹنٹ ناک کر کے اندر آیا تھا۔

سر شاہ انڈسٹری کا اونر کائزان شاہ اپ سے ملنے کے لے آیا ہے "اس کے " پرسنل اسسٹنٹ نے اسے کائزان شاہ کے آنے کی خبر دی۔

یہ نام سن کر وہ حیران ہوا تھا اور سب سے زیادہ دھچکا تو اسے انڈسٹری کا نام سن کر لگا تھا۔

کائزان شاہ پندرہ سال بعد "پندرہ سال بعد ہی تو وہ اسے دیکھے گا آخیرہ بار تو " تب دیکھا تھا جب وہ چودہ سال کا تھا۔

لے آؤ "شہزاد ملک نے اپنی فائلز بند کر دی اس کا اسسٹنٹ چلا گیا تھا کچھ دیر " کے بعد ہی کائزان شاہ دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

اسے دیکھ کر وہ حیران نہیں ہوا تھا کیوں کہ بزنس میں اس کا بہت بڑا نام تھا اس کی کامیابی کی ہر روز خبر چھپی ہوتی تھی اور ساتھ میں اس کی میٹنگز کے پکس ہمیشہ سوشل میڈیا پر وائرل ہوتے تھے۔

پہلے جب اس نے اسے دیکھا تھا تو وہ بچہ تھا لیکن وہ اب ایک خوبرو اور نوجوان لڑکا تھا اس کے چہرے کے تنے ہوئے نقوش ہیزل رنگ کی آنکھیں جن میں سرد پن تھا شہزاد ملک کو اس کی آنکھوں دیکھ عجیب سی وحشت ہوئی۔

کیوں آئے ہو" شہزاد ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔ "

میری ایک امانت ہے تمھارے پاس وہی لینے آیا ہوں" کائزان شاہ نے " چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔

کیسی امانت" شہزاد ملک جیسے جان گیا تھا وہ کس امانت کی بات کر رہا ہے۔ "

"وہی امانت جو میری پھوپھو نے میرے نام کی تھی "کائزان شاہ نے موبائل میں کچھ ٹائپ کرتے ہوئے کہا تھا۔

"وہ ماضی کی بات تھی اور میں اپنی بیٹی تمہیں کبھی بھی نہیں دوں گا "شہزاد ملک کو غصہ ایا تھا۔

"سیدھی طرح مانگنے آیا تھا تم نے انکار کیا اب میں اپنے طریقے سے اسے حاصل کروں گا "کائزان شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ قائم تھی۔

"اگر میری بیٹی کو کچھ بھی ہوا تو تمھارے ساتھ اچھا نہیں ہو گا "شہزاد ملک کھڑا ہو گیا تھا۔

ریلیکس اب اپ کی بیٹی میری عزت ہے اس کے ساتھ کیسے ڈیل کرنا ہے کہاں "
ڈیل کرنا ہے اور کب کرنا ہے یہ میں اچھے سے جانتا ہوں " قائزان شاہ بھی کھڑا
ہو گیا تھا۔

تم میری بیٹی کے قریب بھی نہیں جاؤ گے "شہزاد ملک غصے سے داڑھا تھا۔ "

بھول ہے یہ تمہاری تمہاری بیٹی تمہاری کبھی تھی ہی نہیں وہ ہمیشہ کائزان شاہ "
کی تھی وہ الگ بات ہے میں اس کی اسٹڈیز کمپلیٹ ہونے کا ویٹ کر رہا تھا ورنہ
اب تک وہ میرے قید میں میری حویلی میں ہوتی کائزان شاہ کی بیوی کی حیثیت
سے " وہ ٹیبل پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر بولا۔

وہ ابھی چھوٹی ہے ان سب کے لیے کائزان "شہزاد ملک کو سمجھ نہیں ایا وہ کیا "
کرے اس کی انکھوں کا سرد پن سے ڈرا رہا تھا۔

سیدھی طرح نور کو میرے حوالے کرو گے تو ٹھیک ہے ورنہ جس دن اس کا" اخری پیپر ہو گا وہ گھر نہیں جائیں گی بلکہ کائزان شاہ کی قید میں ائے گی" کائزان شاہ جانے کے لیے مڑا تھا۔

اگر تم نے ایسا کچھ بھی کیا تو تمہاری جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا شہزاد ملک اسے جاتا دیکھ کر بولا۔

اتنی ہمت تم میں نہیں کہ ایک مرد کا مقابلہ کر سکو تم پیٹھ پیچھے وار کر سکتے ہو اور" عورتوں پر اپنا حق جتا سکتے ہو اس کا حساب بھی ابھی باقی ہے کہ میری پھوپھو کہاں ہے" کائزان شاہ اس کی بات پر مڑ کر بولا تھا۔

ابھی تک اپنی پھوپھو کو یاد کر رہے ہو میں نے تو کب کا اسے مٹی میں دفنا دیا"" شہزاد ملک نے تنزیہ کہا تھا۔

شہزاد ملک کی بات پر اس کے مضبوط قدم لڑکھڑائے تھے کانوں پر جیسے یقین نہیں ہوا تھا کچھ غلط سنا ہو جیسے اس نے سرخ ہوتی انکھوں سے شہزاد ملک کو دیکھا تھا۔

تم بقواز کر رہے ہو نا" کائزان شانہ نے بے یقین ہے اس سے پوچھا تھا۔"

میں تم سے مذاق کیوں کروں گا چھ سال پہلے تمہاری پھوپھو کو مٹی کے سپرد کر" چکا تھا" شہزاد ملک ہنستا ہوا بولا تھا۔

تو بیچ میں ایک درندے ہو درندے "اس کے قدم لڑکڑائے تھے اپنے پاؤں پر" کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا اس نے سہارے کے لیے ٹیبل کو پکڑ لیا تھا۔

ویسے کائزان شاہ جیسے شخص کو بھی سہارے کی ضرورت ہے وہ بھی ایک ٹیبل " کی" وہ اسے ٹیبل کا سہارا دیتا دیکھ تنزیہ بولا۔

کائزان شاہ بنا کچھ بولے وہاں سے چلا گیا تھا اس کے لیے اتنا بڑا صدمہ برداشت کرنا اسان نہیں تھا اس کی پھو پھو اس دنیا میں نہیں رہی تھی اسے یقین نہیں ارہا تھا۔

جس پھو پھو کو وہ ماں کا درجہ دیتا تھا جس نے ایک ماں بن کر اسے پالا تھا ہمیشہ اسے اپنی ماں کا مان دیا تھا اج وہ پھو پھو نہیں رہی تھی دل میں درد سا اٹھا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

ماضی

توکب اؤ میں پھر شادی کی ڈیٹ لینے "شہزاد ملک ہارون شاہ کے ساتھ لاؤنج" میں بیٹھا تھا جب شہزاد ملک نے یہ بات کی۔

جب تمہارا دل کرے تب اجانا بلکہ ابھی کر لو میں تو سب کچھ ہی جانتا ہوں " تمہارے بارے میں تمہارے ماں باپ تو اس دنیا میں نہیں ہے تمہارا کوئی بہن بھائی بھی نہیں ہے تم اکیلے ہی ہو تو ابھی ڈیٹ فکس کر لیتے ہیں "ہارون شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

ویسے ائیڈیا اچھا ہے تو پھر بسم اللہ کرتے ہیں "شہزاد ملک نے بھی ہنستے ہوئے کہا" تھا۔

لیکن اتنی جلدی کیوں "سادیہ جو وہاں موجود تھی فورا بولی تھی۔"

سادیہ تم میرے اور شہزاد کے لیے چائے لے کر اؤ "ہارون شاہ اسے بیچ میں " بولتا دیکھ بولا تھا۔

سعدیہ نے غصے سے شہزاد ملک کو دیکھا تھا پھر ہارون شاہ کی طرف دیکھ کر وہ کچن میں چلی گئی تھی۔

میں تو کہتا ہوں اس جمعہ کو نکاح رکھ لیتے ہیں اور ساتھ میں رخصتی بھی" شہزاد ملک نے سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں ٹھیک ہے تم اجاؤنا نکاح بھی کر لیں گے اور ساتھ میں رخصتی بھی بس میں زینب سے ایک مرتبہ پوچھ لوں" ہارون شاہ نے بھی ڈن کیا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

تم اپنے حق میں کچھ بولو گی بھی یا نہیں زینب" سعدیہ بیگم کائزان کے کمرے میں ائی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی زینب وہیں ہوں گی۔

کیا ہو گیا ہے بھابھی "زینب نے اتنی غصے میں دیکھ کر بولی۔"

تم اپنے بھائی کو اس شادی کے لیے منع نہیں کر سکتی مجھے وہ ادمی کچھ ٹھیک نہیں " لگتا پہلے تمہارے بھائی نے اپنا بزنس اس کے ساتھ شیئر کر لیا پھر اپنے بزنس میں اس کا حصہ دے دیا اور اب وہ تم سے شادی کی بات کر رہا ہے تو وہ بھی اس کی مان رہا ہے وہ "سادیہ بیگم پریشانی سے بولی تھی۔

بھابھی بھائی جانتے ہوں گی اور اپ اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہیں ائیں بیٹھیں میں " اور کائزان گیم کھیل رہے ہیں اپ بھی ہمارے ساتھ کھیلیں "زینب نے مسکرا کر کہا تھا۔

اٹھ سال کا کائزان شاہ اس کی گود میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں موبائل پر کوئی گیم کھیل رہے تھے اس لیے اس نے سادیہ بیگم سے بھی کہا تھا۔

تم ہی کھیلو اپنے شہزادے کے ساتھ یہ سارے گیم میں جا رہی ہوں" وہ یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی تھی۔

پھوپھو اپ کی شادی ہو رہی ہے" کائزان نے معصومانہ سوال کیا تھا۔"

جی پھوپھو کی جان" زینب نے اس کے گال پر کس کیا تھا۔"

پھوپھو اگر اپ کی شادی ہو گئی پھر تو اپ یہاں سے چلی جائیں گی نا پھر میں کس" کے ساتھ کھیلوں گا کس کے ساتھ سوؤں گا کون مجھے ہوم ورک کروائے گا میں کھانا کس کے ساتھ کھاؤں گا" کائزان شاہ بولنے پر ایا تو بولتا ہی چلا گیا۔

بس بس بریک پر پاؤں رکھو اپ کی پھپھو اپ سے ائیں گی نہ ملنے کے لیے ہم" پھر کھیلا کریں گے اپ کا ہوم ورک بھی کر لیں گے کھانا بھی ساتھ میں کھائیں گے اور بھی بہت کچھ کریں گے" زینب اس کے سوال پر مسکرا کر بولی تھی۔

کائزان اگر اللہ نے مجھے ایک پیاری سی بیٹی سے نوازا نہ تو میری خواہش ہو گی وہ" میرے کائزان کی دلہن بنے "زینب نے حسرت سے کہا تھا۔

اپ ٹینشن نہ لیں پھوپھو میں اپ کی بیٹی کو اپنی دلہن بنالوں گا اس میں کون سی " بڑی بات ہے "کائزان نے پھر سے معصومیت سے کہا۔

زینب تو صدقے واری جارہی تھی اس کی معصومیت ہے اس نے اس کے دونوں گالوں پر کس کیا تھا کیونکہ اسے اپنے شہزادے پر بہت پیار ارہا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

ہارون شاہ کمرے میں آیا تھا سادیہ اپنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی ہارون شاہ کو دیکھ کر اس نے اگنور کیا تھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں" ہارون شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا جو شام سے اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔

کچھ نہیں" سادیہ بیگم نے سادگی سے جواب دیا۔"

میں دیکھ رہا ہوں جب سے میں نے زینب کا رشتہ کیا ہے تم اج کل اسی طرح مجھ " سے بات کر رہی ہو" ہارون شاہ نے اب کی بار سخت لہجے میں کہا تھا۔

ہاں تو مجھے نہیں پسند نا وہ لڑکا مانتی ہوں وہ اپ کو پرانا دوست ہے لیکن دوسری " اتنی بھی نہیں ہوتی کہ اپ اپنے بزنس کی شیئرز اس کے نام کر دیں وہ خود کچھ کرتا نہیں ہے اور اپ اپنی بیٹی جیسی بہن اسے دے رہے ہیں" سادیہ نے کوم پھینکتے ہوئے کہا تھا۔

میرا کمرے میں انا ہی فضول تھا جا رہا ہوں میں اور زینب میری بہن ہے میں بہتر جانتا ہوں اس کے بارے میں اس کی زندگی کے لیے بہتر فیصلہ بھی کر سکتا ہوں "ہارون شاہ کہہ کر چلا گیا تھا سادیہ بیگم نے پیچھے افسوس کیا تھا۔

دوستی اتنی گہری تھی کیا وہ بیوی سے زیادہ عزیز تھی بہن سے زیادہ عزیز تھی لڑکی کے بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی کہ وہ خود کچھ نہیں کر سکتا پھر بھی اپنی بہن اسے دے رہے تھا۔

مجھے میرے بیگ سے پین نکال کر دینا اس کہ انک کو ختم ہو گئی ہے "عیشل" یونیورسٹی کا کام کر رہی تھی اچانک ہی پین کی انک ختم ہو گئی تو وہ دعا سے بولی۔

دعا نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا وہ اپنے موبائل میں مصروف تھی اور موبائل میں ہی مصروف رہی۔

"کچھ کہہ رہی ہوں میں تم سے مجھے تمہیں اواز نہیں ارہی" اب کی بار عیشل غصے سے بولی تھی۔

دعا نے اب کی بار بھی کوئی رسپانس نہیں دیا تھا وہ اٹھ کر کمرے سے جانے لگی تھی جب عیشل اٹھ کر اس کے پاس ائے۔

"کہاں جا رہی ہو اور یہ تم سے مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی ویسے تو تمہارا دن نہیں گزرتا تھا میرے کام خراب کر کے اب کچھ دنوں سے تنگ بھی نہیں کر رہی ہو کے گیا ہے تمہیں" عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

مجھ سے بات نہ کریں جائیں اپنی بیسٹ فرینڈ سے بات کریں جس کی وجہ سے" اپ کا اتنے دنوں سے منہ بنا ہوا" دعا نے بھی حساب برابر کیا تھا۔

اب سمجھ میں ایا میڈم کیوں بات نہیں کر رہی" عیشل ہنستے ہوئے بولی تھی".

اوہیلو جیسا تم سوچ رہی ہو نا ویسا بالکل بھی نہیں ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم" چاہے چار دوست بناؤ چائے اٹھ" دعا نے رخ موڑ لیا تھا۔

سچ میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو یہ منہ پھولا کے کیوں بیٹھی ہو" عیشل اب اسے" جان بوجھ کر تنگ کر رہی تھی۔

میرا کوئی منہ نہیں بنا ہوا اور میرا موڈ نہیں ہے تمہارے منہ لگنے کا" دعا نے" غصے سے کہا تھا عیشل نے اس کا موبائل چھینا تھا اور وہاں سے نیچے بھاگ گئی تھی۔

چوہی میرا موبائل واپس کرو" دعا بھی اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔"

نہیں دوں گی اگر ہمت ہے تو لے لو"عیشل بھاگتے بھاگتے نیچے لاونج میں آگئ "
تھی۔

عیشل میرا موبائل واپس کرو"اج اس نے بہت دنوں بعد اس کا نام لیا تھا ورنہ "
وہ اسے ہمیشہ چوہی ہی بلاتی تھی۔

کیا کہا ہے تم نے"عیشل اس کی بات پر بولی تھی۔"

میں نے کہا ہے عیشل میرا موبائل واپس کرو" دعا نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا۔"

اب تو بلکل بھی نہیں دوں گی جب تک تم یہ اپنی ناراضگی دور نہیں کر لیتی" "
عیشل بھی اپنی بات پر ڈٹ گئی۔

"میں تم سے کیوں ناراض ہوں گی تم دشمن ہو میری" دعا نے اسے گھور کر کہا تھا۔

"دشمن ہی صحیح لیکن ہوں تو صحیح نا بس یہ اپنی ناراضگی ختم کرو اور اپنا موبائل لو" عیشل نے بھی اپنی بات پر قائم رہتے کہا۔

"میری تم سے کوئی ناراضگی نہیں ہے میرا موبائل واپس کرو عیشل تم اپنی بیسٹ فرینڈ سے یہ جا کے باتیں کرو اسے ہی جا کے اس طرح تنگ کرو" دعا نے پھر اس پر طنز کیا۔

"کیا ہو گیا ہے دعا ہو گئی نا غلطی اب معاف بھی کر دو جانتی ہوں تم نہیں برداشت کر سکتی کسی کو بھی ہمارے درمیان" عیشل نے اب صاف صاف بات کی۔

جب جانتی ہیں تو آپ نے ایسا کیوں کیا" دعا بھی اب اصل پر پر آئی تھی۔"

کیا ہو گیا ہے یار وہ بس فرینڈ تھی"عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے صوفے " پر بیٹھایا۔

جو بھی تھی لیکن تھی کیوں"اس نے منہ بنا کر کہا تھا۔ "

اچھا نہ اب نہیں ہو گا پکا"عیشل نے پیارا سا منہ بنایا تھا۔ "

معافی اور وہ بھی بغیر سزا کے" دعا نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔ "

ہاں جی قبول ہے بس تم یہ اپنی ناراضگی دور کر لو"عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

"آج کے دن آپ نے میری خدمت کرنی ہے" دعا نے بڑے مزے سے کہا تھا۔

"خدمت وہ بھی تمھاری یعنی ایک مچھر کی" وہ زور زور سے ہنستے ہوئے بولی تھی۔

"سوچ لو ورنہ میں نے راضی نہیں ہونا" دعا نے منہ بنایا تھا۔

"تم ناراض ہی ٹھیک ہو کم از کم میری زندگی میں سکون تو ہے تم تنگ تو نہیں کرتی نا ایشل نے جان بوجھ کر یہ کہا تھا

"ٹھیک ہے اب میں اپ کو تنگ نہیں کروں گی اپ سے بات بھی نہیں کروں گی" دعا یہ کہہ کر اٹھ کر جانے لگی۔

ایشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اسے کھینچ کر واپس اپنے ساتھ بٹھایا اور اس کے سر پر ایک اچھا سا تھپڑ مارا جو کہ زور سے لگا تھا دعا نے معصومیت سے اسے دیکھا تھا۔

مار کھانے کا کچھ زیادہ ہی موڈ ہو رہا ہے تمہارا یہ باتیں کہاں سے کر لیتی ہو جیسی " باتیں پہلے کرتی ہوں ویسے ہی نہیں کر سکتی بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تو مجھے اس وقت "ایشل نے غصے سے کہا تھا۔

میں اپ کو اچھی ہی کب لگتی ہوں "دعا نے پھر سے منہ بنایا تھا۔"

لگتی ہو نا تب جب تم اپنی بہن کو تنگ کرتی ہو "عیشل ہنستے ہوئے بولی تھی اور " اس کا موبائل اس کے سامنے کیا تھا۔

اب بھی ناراض ہو "عیشل نے پوچھا تھا۔"

"تو کیا نہیں ہونا چاہیے اپ برداشت کرتی کہ میری کوئی دوست ہوتی اور وہ ہمارے بیچ آتی "دعا نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔

"جان لے لیتی تمہاری اگر تم ایسا سوچتی بھی نہیں پسند مجھے تمہارے اور اپنے بیچ کوئی بھی "عیشل نے فوراً سے کہا تھا۔

"دیکھ لیا اپنا ری ایکشن اور میرے ناراض ہونے پر بھی پابندی ہے میں تو لائی بھی نہیں ہوں خود لائی ہیں اور مارنے کا بھی مجھے کہہ رہی ہیں "دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"اچھا نہ بس کر دو اب دے دو مجھے معافی "عیشل نے ایک بار پھر سے معصومیت سے کہا۔

بالکل بھی نہیں ہے اگر سزا منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں بھی معاف نہیں کر رہی" دعا نے فوراً سے کہا تھا۔

اچھا تو پھر اپنی یہ والی سزا چینج کرو" ایشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔"

نہیں کروں گی اور اپ کو یہ سزا مکمل کرنی ہو گی اس کے بعد ہی میں اپنی" ناراضگی ختم کروں گی" دعا نے اٹل لہجے میں کہا۔

ٹھیک کہہ رہو ناراض میں جا رہی ہوں پھر "عیشل اٹھ کر جانے لگی تھی دعا نے" اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

بہت بدتمیز ہو تم چو ہی کہیں گی" دعا نے اسے گلے لگا لیا تھا ایشل نے بھی اسے" اپنے ساتھ لگا یا تھا۔

دعا نے اس کے بعد زور سے کھینچے تھے عیشل نے بھی اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالا تھا اب دونوں نے ایک دوسرے کے بال اپنی مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

سوچ لو پھر جتنا زور سے کھینچو گی اتنے زور سے میں بھی کھینچوں گی" عیشل" نے کہا تھا۔

پہلے تم نے میرے بالوں میں ہاتھ ڈالا ہے چوہی" دعا نے اس کے بال پکڑ کر" زور سے کھینچے تھے عیشل نے بھی اپنا کام سرانجام دیا۔

اب دونوں ایک دوسرے سے لڑنے میں لگے ہوئے تھے تب تک ان کا لڑنا جاری تھا جب تک کائزان شاہ کو کال نہ جاتی۔

ooooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ اپنے دبئی کے فلیٹ میں موجود تھا شہزاد ملک کی باتیں ابھی تک اس کے دماغ میں تھی اسے یقین نہیں ارہا تھا جو شہزاد ملک نے کہا وہ سچ ہے۔

اسے اس بات پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا جس پھوپھو کو وہ جان سے زیادہ چاہتا تھا وہ اس دنیا میں ہی نہیں رہی تھی اور ایسے شخص سے اسے باندھ دیا گیا جو اس کی لائق ہی نہیں تھا۔

نہ جانے اور کیا کیا دکھ دیے ہوں گے اس شخص نے اسے نہ جانے کیا کیا برداشت کیا ہو گا اس کی پھوپھو نے۔

اج کی رات وہ اپنی پھوپھو پر ماتم بنا رہا تھا اس بات پر یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ دنیا میں نہیں تھی وہ رو نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ وہ مرد تھا ہارون شاہ کے جانے کے بعد وہ کبھی رویا نہیں تھا کیونکہ وہ اپنی فیملی کا سہارا بنا تھا ان کی امید تھا۔

پھوپھو کیا آپ سچ میں چلی گئی" وہ خود سے بولا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا اپنا دکھ" کس سے بانٹے۔

اسے سہارے کی ضرورت تھی اج کائزان شاہ کو سہارے کی ضرورت تھی کندھا چاہیے تھا اپنی پھپھو کا سوگ منانے کے لیے۔

لیکن وہ اپنا درد کسی سے بانٹ بھی نہیں سکتا تھا کسی کو بتا ہی نہیں سکتا تھا وہ اس درد کے اندر تنہا تھا کوئی بھی نہیں تھا اس کے ساتھ اور ایسا وقت ایک مرتبہ پہلے بھی ایا تھا وہی اپنی فیملی کی ڈھال بنا تھا ان کی امید بنا تھا۔

اس نے سنبھالا تھا ایشل کو دعا کو سعدیہ بیگم کو لیکن کوئی بھی نہیں تھا اس سے سنبھالنے کے لیے باپ کا سایہ اس کے سر سے بھی اٹھا تھا ٹوٹ تو وہ بھی گیا تھا لیکن کسی سے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

جس تکلیف سے اس دن گزرا تھا آج اس سے کئی گنا زیادہ تھی تکلیف اس تکلیف میں اس کے ساتھ رونے والے تھے آج کوئی بھی نہیں تھا اس کے ساتھ اس کی پھوپھو پر رونے والا۔

اپنی پھوپھو اس پر وہ جان نثار کرتا تھا وہ اسے ماؤں سے بڑھ کر چاہتا تھا اور وہی ماں آج نہیں تھی یہ جان کر اس کا کلیجہ آگ کی مانند دہک رہا تھا اسے سمجھ نہیں آتا وہ کیا کرے کسے بتائے اپنے دل کا کون ہے جو اسے سمجھے گا۔

کمرے میں تنہا زمین پر بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا اپنی تنہائی کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا اپنے درد کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن درد تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا اذیت تھی کہ کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

اسے تو اب بس اس شخص سے انتقام لینا تھا پہلے تو شاید وہ اسے معاف کر دیتا لیکن اب اس کی وجہ سے اس کی پھوپھو نہیں تھی اور وہ انتقام لینا چاہتا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ واپس پاکستان جا رہا تھا آج کی اس کی دو بجے کی فلائیٹ تھی وہ اپنے منزل کی طرف ہی جا رہا تھا اس کا گزر گرلز سکول کے سامنے سے ہوا تھا۔

اسکول کی چھٹی ہو گئی تھی ساری لڑکیاں باہر اگئی تھی رش بہت زیادہ تھا ٹریفک بھی بہت زیادہ تھا گاڑی اگے نہیں جا پا رہی تھی۔

کائزان شاہ گاڑی سے نکل کر باہر اگیا تھا اسے اندر گرمی محسوس ہو رہی تھی کار اس کا
ڈرائیور چلا رہا تھا۔

اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تھی اس کی انکھیں ایک جگہ اکر رک گئی تھی وہ اسٹل ہوا تھا اتنا حسن وہ بھی ایک لڑکی میں اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

سکول یونیفارم میں بالوں کی پونی بنا کر اور سمپل میں بھی بہت حسین لگ رہی تھی سکول کا بیگ اس نے کندھوں پر لیا ہوا تھا اس کی سیاہ رنگ کی انکھیں سمندر جیسی گہری تھی اور ان پر گرتی اڑتی پلکیں انہیں اور پر کشش بنا رہی تھی۔

سرخ رنگت کے ساتھ اس کے گال لال ہو رہے تھے گرمی کی وجہ سے لیکن ایک بات دیکھ کر اسے غصہ ایا تھا اسے اپنی سکول یونیفارم کا احساس ہی نہیں تھا۔

اس کی یونیفارم کے ساتھ دوپٹہ نہیں تھا اس کا سر ننگا تھا اس کے وجود کی رانیاں واضح ہو رہی تھی۔

کائزان شاہ اس کی طرف بڑھا تھا سب لڑکیاں اس ادمی کو دیکھ رہی تھی وہ کتنا روبدار پرسنلٹی کا مالک تھا۔

لیکن کائزاان شاہ تو صرف لڑکی کو دیکھ رہا تھا کائزام شاہ چلتا ہوا اس کے پاس ایا تھا اس کے پاس اکر وہ رک گیا۔

نوریہ تمہاری طرف کیوں ارہا ہے" مریم جو اس کے ساتھ کھڑی تھی اس کی" کان میں سرگوشی کی۔

مجھے کیا پتا ہے یار مجھے کیا بتہ کہ ارہا ہے" اس نے مصنوعی سا غصہ ظاہر کیا تھا" لیکن اندر سے دل تو باغ باغ ہو رہا تھا اس شخص کو دوبارہ دیکھ کر۔

یار میں سے کتنا ڈیشنگ ہے نا" مریم نے بھی اس پر لائن ماری تھی۔"

کنٹرول میں رکھ خود کو یہ اس دن والا ہی لڑکا ہے"نو فورا سے بولی تھی اسے" نہیں لگا تھا کہ دوبارہ اس کی ملاقات کبھی کازان شاہ سے ہوں گی۔

یار وہ کتنا ڈیشنگ ہے نا"مریم نے بھی اس پر لائن ماری تھی۔"

کنٹرول میں رکھ خود کو یہ اس دن والا ہی لڑکا ہے"نور فورا سے بولی تھی اسے" نہیں لگا تھا کہ دوبارہ اس کی ملاقات کبھی کائزان شاہ سے ہوں گی۔

کائزان شاہ اس کے سامنے کھڑا تھا وہ اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر پا رہی تھی کب سوچا تھا کہ اس شخص سے دوبارہ ملاقات ہو گی۔

جی آپ کو کوئی کام ہے"کائزان شاہ کو خاموش دیکھ کر مریم بولی تھی کیوں کہ" وہ جانتی تھی اس کی دوست نے تو اب بولنا نہیں ہے۔

مس مجھے آپ سے بات کرنی ہے "کائزان شاہ مریم کی بات اگنور کر کے نور "
سے بولا تھا۔

اپ کو مجھ سے بات کرنی ہے "نور کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی تھی اسے اپنے "
کانوں پر یقین نہیں ہوا تھا۔

جی محترمہ آپ سے "اس کے وجود پر سے نظریں چراتے ہوئے وہ بولا تھا اس "
سخت غصہ آرہا تھا اس کے اس لباس پر۔

جی بولیں میں سن رہی ہوں "نور نے نروس ہوتے ہوئے کہا تھا۔ "

یہاں نہیں میری گاڑی میں "کائزان شاہ نے کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "
کہا تھا۔

نور نے مریم کی طرف دیکھا تھا کائزان شاہ نے بھی اس کی یہ حرکت دیکھی۔

آپ یقین کر سکتی ہیں محترمہ "کائزان شاہ نے اس کی پریشانی دیکھ کر کہا تھا " اسے یہ بات اچھی بھی لگی تھی وہ یوں کسی کے ساتھ نہیں بیٹھ رہی۔

نہیں آپ یہی کرلیں بات "مریم نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا تھا۔ "

کیسی دوست بنا کر رکھی ہے آپ نے محترمہ جو آپ کو بات کرنے جا موقع ہی " نہیں دے رہی "کائزان شاہ نے بورا سا منہ بنایا تھا۔

وہ ٹھیک کہہ رہی ہے اپ یہیں بات کرلیں "نورالایمان نے مریم کی ہاں میں " ہاں ملائی تھی۔

محترمہ آپ ایسا حولیا بنا کر یہاں گھوم سکتی ہیں لیکن میرے ساتھ کار میں نہیں "
بیٹھ سکتی "کائزان شاہ نے اس کے وجود پر نظر پڑتے ہوئے کہا تھا۔

اب آپ اپنی حد سے گزر رہے ہیں "نور الایمان کو اب کی بار اس کی بات "
اچھی نہیں لگی تھی۔

عورت کی خوبصورتی ہمیشہ پردے میں ہوتی ہے آج جیسے میں آپ کی "
خوبصورتی دیکھ کر آپ کی طرف کھینچا چلا آیا کیوں کہ میرا ارادہ کوئی غلط نہیں ہے
یہی خوبصورتی دیکھ کر کل کو کوئی اور آپ کی طرف آئے گا محترمہ لیکن عزت کی
نظر سے نہیں بلکہ ہوس کی نظر سے وہ آپ کو دیکھے گا لیکن اگر آج آپ پردے
میں ہوتی تو کائزان شاہ کو اپ کی یہ خوبصورت آنکھیں بہت پسند آتی محترمہ "
کائزان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

کائزان شاہ" وہ زیر لب اس کا نام بڑبڑائی تھی کائزان شاہ نے بھی اس کی "
بڑبڑاہٹ سنی تھی۔

محترمہ اتنا مشکل نام بھی نہیں یاد ہو جائے گا" وہ مسکرا کر بولا تھا۔ "

میں نے کیوں یاد کرنا" کائزان شاہ کے بات کے جواب میں وہ فوراً بولی تھی۔ "

ٹھیک ہے محترمہ نا یاد کیجیے گا لیکن ایک سوال کر سکتا ہوں" کائزان شاہ اس کی "
جلد بازی پر مسکرایا تھا۔

آپ کی عمر کیا ہے محترمہ امید ہے مجھ سے زیادہ چھوٹی نہیں ہو گی" کائزان شاہ"
نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔

کیا" نور الایمان نے صدمے کیفیت سے بولا تھا۔ "

"مجھے پتہ تھا محترمہ آپ ایسے ہی بات کریں گی اس لیے چاہ رہا تھا ہم کار میں بیٹھ کر آرام سے بات کر لیں" کائزان شاہ اس کی حیرانی پر بولا تھا۔

"آپ میری عمر کیوں پوچھ رہے ہیں اور میرا آپ کی عمر سے کیا تعلق" وہ پریشان ہوئی تھی۔

"اخر کو آپ کو اپنی بیوی بناؤں گا تو عمر کا تو پتہ ہونا چاہیے نہ" اس کی بات پر نور الایمان کبھی اسے حیرانی سے اور کبھی مریم کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔

"آپ کا دماغ جگہ پر ہے پہلی ملاقات میں ہی آپ ایسی بات کر رہے ہیں" مریم نے غصے سے کہا تھا۔

میں آپ سے بات نہیں کر رہا میری محترمہ کی دوست "کائزان شاہ کو مریم کا " بیچ میں بولنا بلکل بھی برداشت نہیں ہوا تھا۔

میں خود حیران ہوں آپ کی بات پر "نور الایمان پریشانی سے بولی تھی وہاں " موجود سب انھیں ہی دیکھ رہے تھے لیکن کوئی بھی ان کی گفتگو نہیں سن پا رہا تھا۔

آپ زیادہ نہ سوچیں محترمہ اور میری بات پر غور ضرور کیجیے گا "کائزان شاہ " نے مسکرا کر کہا تھا۔

اپ نے مجھے سے ابھی اتنی باتیں کی ہیں کون سی بات پر غور کرنا ہے "نور " الایمان نے پریشانی سے کہا۔

فلحال آپ پردے والی بات پر غور کریں محترمہ "کائزان شاہ یہ کہہ کر مڑ گیا تھا "
۔

نورالایمان اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی وہ جا کر اپنی کار میں بیٹھ گیا تھا اس نے مڑ کر نورالایمان کو دیکھا تھا اور ہاتھ کے اشارے سے بائے کہا تھا۔

نورالایمان نے بھی سرہاں میں ہلا کر اسے جواب دیا تھا مریم غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم پاگل ہوگئی ہو نور تم اس سے صرف دوسری مرتبہ مل رہی ہو اور تم اتنی فرینک ہو کے اس سے بات کر رہی ہ" و مریم کو اس کا یوں بات کرنا پسند نہیں ایا تھا۔

کیا ہو گیا ہے مریم وہ صرف بات ہی تو کر رہا تھا اور کتنے اچھے سے بات کر رہا تھا میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ میری اس سے دوبارہ ملاقات ہو جائے گی نور لا یمان نے چہکتے ہوئے کہا تھا۔

تم پاگل ہو نور تم ایسے ہی کسی سے بات کر لو گی" مریم نے اسے پھر سے ڈانٹا تھا۔

نور الا یمان کی گاڑی اگئی تھی مریم نے اس کی گاڑی اتے دیکھ برا سا منہ بنایا تھا۔

لو جی اگیا تمہارا ڈرائیور ہمیں نا کوئی سکون سے بات بھی نہیں کرنے دیتا" مریم" نے غصے سے کہا تھا۔

کیا ہو گیا ہے مریم ہم کال پہ بات کر لیں گے نا" نور نے بہت پیار سے کہا تھا۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم کال پر بھی مجھ پر یہ مہربانی مت کرنا اور اب جاؤ تم ویسے بھی انکل کو نہیں پسند تمہارا لیٹ ہونا" مریم نے غصے سے اسے دیکھ کر کہا تھا نور الایمان اس کے گلے سے لگ گئی تھی۔

"اتنا برا بھی منہ نہیں بنانا چاہیے انسان کو بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی" نور الایمان اس سے پیچھے ہوتی بولی۔

"ٹھیک ہے میڈم میرا منہ میری مرضی بلکہ میڈم نہیں محترمہ بھی نہیں میری محترمہ" قائزان شاہ کی بات یاد آتے ہی مریم نے منہ بنایا تھا۔

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں تمہارا یہ گلا نا کل آکے میں دور کروں گی نور نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور جا کر کار میں بیٹھ گئی تھی۔

اس میں مریم کو دیکھ کر ہاتھ ہلا کر اللہ حافظ کہا تھا مریم نے بھی ہاتھ ہلا کر اسے جواب دیا نور الایمان کی گاڑی چلی گئی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

بھائی جان کتنی بری بات ہے اپ کل کیوں نہیں ائے" قائزان شاہ جو دوپہر کی" فلائٹ سے حیدر آباد واپس آگیا تھا اب دونوں بہنوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

عیشل کی بات پر اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی اسے شہزاد ملک کی باتیں یاد آئی تھی اس کے چہرے پر پریشانی کے ساتھ درد کے اسار بھی واضح ہوا تھا۔

ابھی کل ہی تو وہ اپنا سوگ منا کر آیا تھا اکیلے میں اب سب کے سامنے وہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بیٹا کام آگیا تھا نا بھائی شوق سے تو نہیں روکا تھا نہ "کائزان شاہ نے عیشل کی " بات کا بامشکل مسکرا کر جواب دیا تھا۔

اچھا نہ بھائی آپ کسی سے شادی کی بات کر رہے تھے کون ہے وہ" دعا مسکرا " کر بولی تھی دعا کی بات پر اسے کل جس لڑکی سے ملاقات ہوئی تھی اس کی یاد آئی تھی ساتھ میں نور لا یمان کا خیال بھی آیا تھا۔

وہ ہماری پھوپھو کی بیٹی ہے "عیشل نے فورا جواب دیا تھا۔ "

ہماری پھوپھو میں تو نہیں ملی ان سے کہاں ہیں وہ" دعا نے عیشل کی بات پر " سوال کیا تھا۔

یہ تو میں بھی نہیں جانتی کہاں ہے وہ لیکن ان کی ایک خوبصورت پیاری سے " بیٹی ہیں جو کہ بھائی کی دلہن بنے گی "عیشل نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

چھوڑو تم دونوں ان باتوں کو یہ بتاؤ ایگزیمز کب ہیں تم دونوں کے "کائزان شاہ" ان کی باتوں کو دیکھ کر بولا تھا۔

بس بھائی کچھ ہفتوں میں "دعا نے ہنستے ہوئے بتایا تھا۔ "

تیاری کسی ہے میرے بچے کی "کائزان شاہ نے دعا کو دیکھ کر کہا تھا۔ "

بہت اچھی بھائی آپ دیکھا پوری کوشش ہو گی پاس ہونے کی "وہ مسکرا کر بولی " تھی۔

دعا پڑھائی میں اتنی اچھی نہ تھی اس لیے وہ اتنا ہی کوشش کرتی تھی کہ جتنا وہ پاس ہو جائے اس کے مقابلے میں ایشل پڑھنے میں بہت اچھی تھی اور وہ اپنی کلاس میں ٹاپ کرتی تھی۔

اب بھی دونوں کا یہی ماجرہ تھا اگر ایشل پڑھنے میں اچھی ہے تو دعا کو پھر بھی مسئلہ ہے وہ بس پاس ہونے کی حد تک یہ کرتی ہے۔

"ٹھیک ہے تم دونوں بھی جا کر ارام کرو رات بہت ہو گئی ہے کل کالج اور یونیورسٹی بھی تو جانا ہے" وہ تینوں بہت دیر سے باتیں کر رہے تھے اس لیے گائزان شاہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے بھائی جان" ایشل نے مسکرا کر ہاں میں سر لا یا دعا نے بھی حامی بھری دونوں اپنے کمرے میں چلے گئے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان کی نیند سو رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا شہزاد ملک کمرے کے اندر ایا تھا اس کے ہاتھ میں کچھ غبارے اور کیک تھا۔

اس نے کمرے کی لائٹ ان کی اور اپنی خوبصورت بیٹی کو دیکھا اسے دیکھ کر اسے کائزان شاہ کی باتیں یاد ائی تھی۔

لائٹ کی وجہ سے وہ کسمسائی تھی شہزاد ملک نے وہ چیزیں ٹیبل پر رکھی تھی اور نورالایمان کے پاس ایا تھا۔

میری جان اٹھ جاؤ" وہ نورالایمان کو سوتے ہوئے دیکھ کر بولے۔"

نورالایمان ان کی ایک اواز پر ہی اٹھ گئی تھی کیونکہ وہ ترس ہی تو گئی تھی باپ کی محبت کے لیے جب سے دبئی ائی تھی شہزاد ملک اس کے لیے ٹائم ہی کہاں نکالتا تھا۔

جو ٹائم شہزاد ملک کے ساتھ گزرتا تھا وہ اسے اللہ کا نعمت سمجھتی تھی کیونکہ شہزاد ملک اپنے کاموں میں بہت زیادہ مصروف ہوتے تھے۔

"بابا جانی اپ یہاں اور وہ بھی اس وقت "اس نے ٹائم دیکھا تھا جہاں رات کے 12 الموسٹ بج گئے تھے۔

"ہیپی برتھ ڈے پاپا کی پرنسز" شہزاد ملک اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا بولا نور الایمان اس کے گلے سے لگ گئی تھی۔

اس کی انکھوں میں انسو تھے وہ شہزاد ملک کے سینے سے لگ کر رو رہی تھی اسے لگا تھا شاید پچھلی برتھ ڈے کی طرح شہزاد ملک اس کا یہ برتھ ڈے بھی بھول جائے گا۔

یہ رونا بند کرو کہ میری پرنسز کیک کٹ کر لیں بالکل بھی نہیں اچھی لگ رہی" اس طرح" شہزاد ملک نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔

تھینک یو بابا جانی اپ کو یاد تھا" نور الایمان اپنے انسو صاف کرتے بولی۔"

تمہارے بابا کبھی بھی اپنی پرنسز کا برتھ ڈے بھول نہیں سکتے وہ تو ٹائم نہیں ملا" تھا پچھلی برتھ ڈے پہ" شہزاد ملک نیم اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

شہزاد ملک کیک لے کر ایا تھا اور نور الایمان کے اگے چھری کی نور نے کیک کاٹا اور شہزاد ملک کو کھلایا۔

وہ صبح اٹھی تو اسے اپنے ارد گرد پھولوں کی خوشبو محسوس ہوئی تھی وہ فوراً سے نیند سے بے دار ہوئی تھی اور اپنے ارد گرد دیکھا تھا۔

بیڈ پر ارد گرد پھول رکھے ہوئے تھے نور الایمان حیرانی سے وہ سب دیکھ رہی تھی سائیڈ ٹیبل پر ایک کیک بھی پڑا ہوا تھا۔

جس پر ہیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا اور ساتھ میں ہی ایک چٹ پڑی ہوئی تھی نور الایمان نے وہ اٹھائی اور کھول کر اسے پڑھنے لگی تھی۔

ہیپی برتھ ڈے نور لایمان "اور ساتھ میں ہی پیپر کے لاسٹ میں چھوٹا سا" لکھا ہوا تھا وہ حیران ہوئی تھی۔ "k"

"k" اسے اس دن بھی پھول ملے تھے ان پھولوں پر بھی ایک چھوٹی سی چٹ پر لکھا ہوا تھا اب وہ پریشان ہوئی تھی۔

لیکن پھر کچھ یاد آتے ہی مسکرائی تھی اسے کائزان شاہ کی یاد آئی تھی۔

انھوں نے اپنا نام کائزان شاہ بتایا تھا اور میری جب سے ان سے ملاقات ہوئی" ہے تب سے ہی مجھے یہ پھول مل رہے ہیں اس کا مطلب وہ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں" وہ چہکتے ہوئے بول رہی تھی۔

سے آتا ہوا تو پھر "k" لیکن اگر یہ سب بھیجنے والا کوئی اور ہوا اس کا نام بھی " "وہ یہ سوچ کر ایک بار پھر سے پریشان ہوئی تھی۔

لیکن پھر اپنی سوچوں کو جھٹک دیا تھا اس نے کیک کی طرف دیکھا تھا جو کہ بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا۔

بیڈ پر ایک تحفہ بھی پڑا ہوا تھا اسے دیکھ کر وہ حیران بھی ہوئی تھی اور مسکرائی تھی اس نے وہ گفٹ اٹھایا اور اسے کھولا تھا۔

اس کے اندر ایک پیارا سا شلوار سوٹ تھا جو کہ سیاہ رنگ کے اندر تھا اور ساتھ میں ایک اور چٹ بھی تھا۔

"میں نے آپ کو دکھا نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں جب بھی آپ سے ملاقات ہو آپ سے اسی ڈریس میں ہو" یہ پڑھ کر اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

"k" کائزان شاہ تو اس سے مل چکا تھا نہ تو پھر یہ کیا یہ کوئی اور تھا جس کا نام بھی سے شروع ہوتا تھا اگر کوئی تھا بھی تو اسے دیکھے بغیر تحفے کیوں بھیج رہا تھا۔

وہ پریشان ہوئی تھی کچھ دیر پہلے وہ جتنی خوش تھی ایکسائٹڈ تھی اب سب ختم ہو گیا تھا اس نے وہ سب کچھ سائیڈ پر کر دیا اور واشروم چلی گئی تھی فریش ہونے کے لیے۔

oooooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ آج پھر شہزاد ملک کے آفس میں موجود تھا اور اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا شہزاد ملک کے چہرے پر غصہ تھا۔

وہ زبردستی اس کے آفس میں گھسا تھا اور اب اتنے اکڑ سے بیٹھا بھی ہوا تھا لیکن وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

"ہاں بولو کیوں آئے ہو" شہزاد ملک غصے سے بولا تھا۔

"آنا پڑتا ہے آخر کو میری امانت جو آپ کے پاس ہے آج پورے سولا سال کی ہو گئی ہے بر تھ ڈے ہے نہ آج اس کی" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

تمھیں کیسے پتہ آج اس کی برتھ ڈے ہے "شہزاد ملک پریشانی سے بولا تھااس نے تو کسی کو بتایا بھی نہیں ہوا تھا اپنی بیٹی کے بارے میں تو اس کے پاس یہ انفارمیشن کہاں سے آگئی تھی۔

کچھ اور بھی جانتا ہوں تمھارے بارے میں "کائزان شاہ نے مسکرا کر بولا تھا۔ "

کیا "اس کے چہرے پر پسینہ آگیا تھا ایسا بھی اب اسے کیا پتہ چلا تھا۔ "

میری پھوپھو سے پہلے تم شادی کر چکے تھے تم نے میری پھوپھو کو بھی دھوکا دیا اور اپنی پہلی بیوی کو بھی "کائزان شاہ نے یہ بات بہت مزے سے کی تھی۔

ت۔۔۔تم۔۔یہ بات کیسے جانتے ہو "شہزاد ملک کھڑا ہو گیا تھا۔ "

"تمھیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں میں یہ بات کیسے جانتا ہوں بس اتنا بتانے آیا ہوں کسی خوش فہمی میں مت رہنا تمھاری بیٹی کو اپنی حویلی کی ملکہ بنا کر رکھوں گا"کائزان شاہ نے تمسخرانہ ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"تمھارا بدلا میرے سے ہے کائزان اس میں نور کا کوئی قصور نہیں ہے"شہزاد ملک کے چہرے پر پریشانی آگئی تھی۔

"بے قصور تو میری پھوپھو بھی تھی"کائزان شاہ نے درد سے یہ بات کہی تھی کتنی مشکلیں برداشت کی ہوں گی اس کی پھوپھو نے۔

"تم میری طرح نہیں ہو تم عورت کو بیچ میں نہیں لاؤ گے بدلے کے لیے" شہزاد ملک واحد اپنی بیٹی سے ہی تو محبت کرتا تھا اس کے خلاف کیسے سن سکتا تھا یہ سب۔

"تو مانتے ہو واقعے میں تم ایک گھٹیا شخص ہو" کائزان شاہ نے اس پر طنز کیا تھا۔

"تمھاری ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن اول تو یہ میں تمھیں اپنی بیٹی تک پہنچنے ہی نہیں دوں گا" شہزاد ملک نے اب کی بار مسکرا کر کہا۔

"اور اگر میں اس تک پہنچ گیا تو" کائزان شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے تھے۔

"تو میں تمھیں اسے اتنی آسانی سے لے جانے نہیں دوں گا" شہزاد ملک کو غصہ آرہا تھا اس کی باتوں سے۔

"اور اگر میں لے گیا تو" کائزان شاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

تو اتنا تو جانتا ہوں تم اسے بدلے کے لیے استعمال نہیں کرو گے" شہزاد ملک " نے بھی مسکرا کر کہا تھا۔

اتنی خوش فہمی اچھی نہیں ہے کیوں کہ اپنی پھوپھو کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں آج سے قبل بیس دن بعد تمھاری بیٹی تمھارے پاس نہیں ہو گی" وہ یہ کہہ کھڑا ہوا تھا۔

وہاں رو کا نہیں تھا وہاں سے نکل آیا تھا کیوں کہ وہ شہزاد ملک کا چہرہ مزید نہیں دیکھنا چاہتا تھا شہزاد ملک بھی اس کی پشت کو گھور رہا تھا۔

اب اسے اپنی بیٹی کی سیکیورٹی اور بھی اچھی کرنی تھی تا کہ وہ اسے لے جا نہ سکے کیوں کہ وہ اپنی بیٹی سے ہی سب سے زیادہ محبت کرتا تھا اسے تکلیف میں کہاں دیکھ سکتا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

آج زینب کا نکاح تھا شہزاد ملک کے ساتھ وہ دلہن کی طرح سج دھج کر بیٹھی ہوئی تھی مولوی صاحب کچھ دیر پہلے ہی اس کی رضامندی لے کر گئے تھے۔

وہ آج کسی اور کی ہو گئی تھی تھوڑا ڈر بھی لگ رہا تھا اور ساتھ میں اپنے بھائی کو چھوڑ کر جانا کائزان کو چھوڑ کر جانا اس کے لیے آسان نہیں تھا۔۔

سادیہ بیگم تو خوش نہیں تھی اس رشتے پر اور اس نے صاف ظاہر بھی کیا تھا سادیہ بیگم کمرے میں آئی۔

زینت نے اسے دیکھا تھا جو کہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی سادیہ اس سے بھی ناراض ہو گئی تھی آخر اس نے ہاں کیوں کی۔

"بھابھی اب تو ناراضگی ختم کر دیں" بھائی کا گھر چھوڑنے پر وہ پہلے ہی افسردہ تھی اب اس کا رونے کا دل کر رہا تھا۔

"بیٹا میں تم سے ناراض نہیں ہوں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ یہ فیصلہ ٹھیک ہے" سادیہ نے پریشانی سے کہا تھا۔۔

"بھابھی آپ سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیں وہ سب بہتر کرے گا" زینب اس کے گلے لگ گئی تھی سادیہ نے بھی اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"چلو نیچے بلا رہے ہیں" سادیہ اس سے پیچھے ہوتی بولی تھی۔

چل لیں پھر" وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی بولی تھی اس نے سر پر گھونگھٹ بھی لیا " تھا سادیہ اسے لے کر نیچے چلی گئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

باری آئی تھی رخصتی کی وہ ہارون شاہ کے ساتھ لگ کر روئے جا رہی تھی کب سے روکے ہوئے آنسوں اب نہیں روک رہے تھی۔

آخر کو بھائی کے سینے سے لگی ہوئی رو رہی تھی ہارون شاہ نے بھائی نہیں باپ بن کر پالا تھا اسے کیسے وہ اس بھائی کے بغیر رہ پائے گی۔

کیسے وہ کائزان کے بغیر رہ پائے گی بہوں جیسی اس کی بھابھی کے بغیر وہ یہ سب سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔

ہارون شاہ سے وہ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی انکھوں میں آنسوں ہارون شاہ کے بھی تھے آخر کو بیٹی جیسی بہن کو رخصت کر رہا تھا۔

ہارون شاہ سے پیچھے ہو کر وہ سادیہ بیگم کے گلے لگ کر رہ رہی تھی اس نے کائزان کو نہیں دیکھا تھا۔

بھابھی کائزان کدھر ہے" وہ سادیہ سے پیچھے ہوتی بولی تھی۔"

وہ کہہ رہا ہے وہ نہیں جاتا دیکھ پائے گا تمھیں اس لیے نہیں آ رہا بہت تو رہا تھا" " سادیہ نے پریشانی سے کہا تھا۔

میں اس سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی" زینب نے روتے ہوئے کہا تھا۔ "

کہاں ہے وہ بھابھی" زینب پھر سے بولی تھی۔ "

اپنے کمرے میں "سادیہ نے بتایا تھا اس نے جانا چاہا تھا لیکن پھر روک کر شہزاد" ملک کی طرف دیکھا تھا وہ کچھ بولی نہیں تھی۔

لیکن شہزاد ملک جانتا تھا وہ کیا پوچھ رہی ہے اور وہ انکار بھی نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

اس کے ہاں میں سر ہلانے کے بعد وہ چلی گئی تھی لیکن سادیہ کو تو ءشبات بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی اس نے ظاہر بھی کیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

زینب کائزان کے کمرے میں آئی جہاں وہ رو رہا تھا زینب کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا اس کا شہزادہ رو رہا تھا۔

"پھوپھو کی جان" زینب نے اس کے پاس آکر اسے پکارا تھا کائزان شاہ نے اسے دیکھا تھا اور اس کے ساتھ لگ گئی تھی۔

"پھوپھو آپ کا جانا ضروری ہے کیا" وہ اس کے ساتھ لگ کر سسک رہا تھا۔

"میری جان آپ کی پھوپھو آپ سے ملنے آتی رہے گی نہ" زینب نے پریشانی سے کہا تھا اسے خود سے دور کیا اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو وہ پریشان ہوئی تھی۔

"میری جان اتنا بخار" وہ پریشان ہوئی تھی کائزان کو بہت تیز بخار تھا سادیہ کے ساتھ ہارون شاہ بھی کمرے میں آیا تھا۔

"کیا ہوا ہے زینب" ہارون شاہ زینب کو دیکھ کر کہا۔

بھائی دیکھیں نہ اسے کتنا پاگل ہے ناجانے کب سے رو رہا ہے اور کتنا بخار ہے" "
زینب پریشانی سے بولی تھی وہ بھی اب رونے لگی تھی۔

مجھے نہیں لگتا یہ تمھارے بغیر رہ پائے گا زینب" سادیہ بھی پریشان ہوئی تھی "
اور اس کے پاس آئی تھی۔

پھوپھو آپ نہ جائیں نہ اگر جائیں گی تو مجھے ساتھ لے جائیں نہ" کائزان روتا ہوا "
بولا تھا۔

اچھا اچھا کہیں نہیں جا رہی رونا بند کرو میری جان" زینب نے اس کے آنسوں "
صاف کیے تھے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔

بھائی آپ ڈاکٹر کو کال کریں" زینب ہارون شاہ سے بولی تھی۔ "

میں ٹھنڈا پانی اور پٹیاں لے کر آتی ہوں" سادیہ یہ کہہ کر چلی گئی تھی ہارون شاہ نے ڈاکٹر کو کال کی تھی۔ "

ڈاکٹر آرہا ہے" ہارون یہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا وہ شہزاد ملک کے پاس آیا تھا۔ "

سوری یار آج رخصتی نہیں ہو سکتی کیوں کہ کائزان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے وہ نہیں جانے دے رہا زینب کو" ہارون شاہ نے پریشانی سے کہا تھا شہزاد ملک کو اس کی بات پر غصہ آیا تھا۔ "

کوئی بات نہیں یار میں سمجھ رہا ہوں" شہزاد ملک مسکرا کر بولا تھا۔ "

شکریہ یار" ہارون شاہ نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔ "

اوکے میں پھر چلتا ہوں" شہزاد ملک نے اسے گلے لگایا تھا۔ "

اوکے ٹھیک ہے کل ملاقات ہو گی" ہارون شاہ پیچھے ہوتا بولا تھا شہزاد ملک چلا " گیا تھا ہارون شاہ بھی پھر کمرے میں چلا گیا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooooo

حال

عیشل یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی تھی وہ اکیلی تھی کیوں کہ کوئی دوست تو تھی نہیں اس کی ان کا فزکس ٹیچر کا بھی ٹرانسفر ہو گیا تھا۔

آج نیو فزکس ٹیچر نے بھی آنا تھا ابھی کلاس ہونے میں ٹائم تھا وہ اپنا بیگ اٹھا کر کلاس کی طرف جا رہی تھی جب سامنے سے آتے شخص کو دیکھ کر اسٹل ہوئی تھی۔

یہ آنکھیں ان آنکھوں کو تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی لیکن کیا یہ سچ میں وہ تھا جو اس دن تھا۔

یہ نیلی آنکھیں ہاں یہ وہی تھی وہ پریشان ہوئی تھی اسے اس دن کا سارا واقع یاد آیا تھا اس کا وجود لرزا تھا وہ یہ سب نہیں سوچنا چاہتی تھی۔

بہت مشکل سے تو خود کو اس فیز سے باہر نکالا تھا اب پھر اسی میں واپس جا رہی تھی وہ واپس پلٹی تھی اور بھاگتی ہوئی کوریڈور سے نکل گئی تھی۔

اس لڑکے نے بھی ایشل کو دیکھا تھا ایشل کو دیکھ کر مسکرایا تھا لیکن اس کے بھاگنے پر وہ غصہ ہوا تھا وہ اس سے اس قدر ڈر گئی تھی۔

وہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا ایشل یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر اگئی تھی اس کے دماغ میں پھر سے اس دن والے سین چل رہے تھے۔

وہ لڑکا بھی اس کے پاس اکر رکا تھا اس نے ایشل کی طرف دیکھا اس سے بنا نقاب کے دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا تھا پہلے تو صرف اس کی انکھوں پر مر مٹا تھا۔

لیکن وہ بہت خوبصورت بھی تھی اگر اللہ نے اسے حسن دیا تھا تو وہ نامحرموں سے اسے چھپانا بھی جانتی تھی اج تک شاید کائزان شاہ کے علاوہ چند ایک لوگ ہوں گے جس نے اسے دیکھا تھا۔

اس شخص کو دیکھ کر ایشل نے اپنا نقاب درست کیا تھا اسے غصہ ایا تھا اس شخص پر وہ ایسے کیسے اس کے پیچھے اسکتا تھا اور اس نے اس کا چہرہ بھی دیکھ لیا۔

مجھے دیکھ کر اپ اس طرح بھاگ کے کیوں "اس لڑکے نے سوال کیا تھا۔"

تو اس دن وہ لائبریری وہ تم تھے نا "ایشل ڈرتے ہوئے بولی تھی۔"

اتنا غور سے دیکھا تھا کہ پہچان بھی گئی "وہ لڑکا مسکرایا تھا۔"

تو وہ تم ہی تھے "ایشل نے جیسے یقین دہانی کرنی چاہیے۔"

ہاں میں ہی تھا کیوں "اس کی حیرانی دیکھ کر وہ لڑکا بولا۔"

تم نے وہ کیوں کیا تھا تم نے کیوں اس لڑکے کو مارا تھا اور تم یہاں کیا کر رہے ہو"عیشل نے ڈرتے ڈرتے اپنے سوالات کیے تھے۔

"تمہیں لگتا ہے تم مجھ سے پوچھو گی میں تمہیں بتادوں گا میں تو بس تو میں یہ یاد دہانی کروانے ایا تھا کہ کسی کو بتانا نہیں ورنہ اچھے سے جانتے ہو میں کیا کر سکتا ہوں"وہ ہنستے ہوئے بولا تھا اور پھر پلٹ کر چلا گیا۔

ایشل گھبرا گئی تھی وہ ڈر بھی رہی تھی وہ گھر جانا چاہتی تھی لیکن اس وقت کا ئزان شاہ فری نہیں ہو گا وہ یہ بھی جانتی تھی اسی لیے اسے اپنا دن یونیورسٹی میں گزارنا تھا اج۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

کلاس روم میں اگئی تھی اس نے بہت مشکل سے خود پر کنٹرول کیا تھا وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی اور نہ ہی کسی سے شیئر کر سکتی تھی۔

ان کا پہلا لیکچر فزکس کا ہوتا تھا اور دو دن سے وہ نہیں ہو رہا تھا کیونکہ سر چلے گئے تھے اج نئے سر نے انا تھا۔

سب لوگ ہی بہت ایکسائٹڈ تھے نئے سر سے ملنے کے لیے اور لڑکیاں تو دعائیں کر رہی تھی کہ بس پروفیسر اچھا خاصا ہینڈسم دیکھنے والا ہو۔

کچھ ہی منٹ بعد ایک کبرو نوجوان جس کی عمر تقریبا 24 سال ہو گی کلاس روم میں داخل ہوا تھا اسے دیکھ کر سب لوگ حیران ہوئے تھے ایشل تو اسے دیکھ گھبرا گئی تھی۔

کیونکہ یہ وہی لڑکا تھا ایشل کو دیکھ کر اس نے سمائل پاس کی تھی اس نے سب کو سلام کیا تھا سب لوگ ہی اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

اتنا حیرت سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے اپ سب کو میں اپ سب کا نیا فزکس کا پروفیسر ہوں" اس لڑکے نے سب کی حیرت دیکھ کر کہا۔

مائی نیم از احمر ملک" اس نے ایشل کی طرف دیکھ کر اپنا نام بتایا تھا ایشل نے اس" کے دیکھنے پر اپنی نظریں ادھر ادھر پھیر لی تھی۔

ساری لڑکیوں کی نظریں اس پر مرکوز تھی کیونکہ وہ تھا ہی اتنا ہینڈسم اس کے ماتھے پر بکھرے بال ہمیشہ اچھے لگتے تھے اور اس کے بال اج بھی بکھرے ہوئے تھے کثرتی وجود اسے اور پر کشش بناتا تھا۔

اج میں صرف اپ سب کا انٹرولوں گا کل سے ہم پڑھائی شروع کریں گے "
باقاعدہ لیکچرز ہوں گے اور میری کلاس کوئی بھی مس نہیں کرے گا" اس نے
سب کو دیکھ کر کہا تھا سب نے نہیں ہاں میں سر ہلا یا تھا۔

وہ اج تھوڑا ایکسائیٹڈ بھی تھا کیونکہ ایشل کا نام جو اسے پتہ چلنا تھا جس لڑکی کی
انکھوں کو دیکھ کر وہ دل ہار بیٹھا تھا جانتا تھا وہ اتنی خوبصورت ہو گئی ہے۔

مس یو" اس نے ایشل کو پکارا تھا ساری لڑکیوں کا منہ بن گیا تھا اس کے ایشل کو"
پکارنے پر۔

ایشل نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا تھا اس کے بلانے پر وہ مزید ڈر گئی تھی لیکن
کھڑی بھی ہو گئی تھی۔

جی" وہ کھڑی ہوتی ہے وہ بھی بولی تھی۔"

مس اپ اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہیں "پروفیسر احمر نے اس سے سوال کیا تھا۔"

سر کیونکہ اسے دوست بنانا پسند نہیں ہے "کلاس کی ایک سٹائلش لڑکی نے" جواب دیا تھا جو اپنے اپ کو نہ جانے کیا سے کیا سمجھتی تھی خیر پروفیسر احمر نے صرف ایک نظر اس پر ڈالی تھی۔

میں اپ کو مینرز نہیں ہے جس سے پوچھا جاتا ہے انسر بھی وہی کرتا ہے "احمر" نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

سوری سر "وہ یہ کہہ کر بیٹھ گئی تھی اس نے غصے سے ایشل کو دیکھا تھا جس کی" وجہ سے اس کی بے عزتی ہوئی تھی۔

سر مجھے اکیلا رہنا پسند ہے "ایشا نے مختصر سا جواب دیا تھا اور بیٹھ گئی تھی۔"

پروفیسر احمر نے سب کا تعارف لیا تھا اتنے میں بیل ہو گئی تھی وہ سب کو خدا حافظ کہہ کر چلا گیا تھا لیکن ایک نظر عیشل پر ضرور ڈالی تھی۔

نور اور مریم کے پیپرز شروع ہو گئے تھے اور وہ دونوں ہی اس میں بزی تھی ابھی بھی دونوں پیپر دے کر ہال سے باہر آئی تھی۔

کیسا ہوا ہے تمھارا پیپر" مریم نے اس کی طرف دیکھ کر کہا آج ان دونوں کا ہی " بائیولوجی کا پیپر تھا۔

میرا تو بہت اچھا گیا ہے تم اپنا بتاؤ" نور نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔ "

ہاں یار بس ایک لونگ کے اندر گڑ بڑ ہو گئی ہے باقی تو اچھا ہی ہوا ہے" مریم "
نے منہ بنا کر بتایا تھا۔

اچھا ٹینشن نہیں اب اگلے پیپر کی تیاری کرو مجھے تو لگی ہے بہت بھوک اب "
چلیں کچھ کھانے کے لیے" نورالایمان نے بیچارہ سا منہ بنا کر کہا تھا۔

ہاں چلو میڈم تمھیں تو ہر وقت بھوک ہی لگتی ہے ویسے غصہ مجھے تم پر اب "
بھی ہے" مریم نے غصے سے کہا تھا۔

غصہ کس بات پہ" نورلایمان نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ "

یہی کہ میڈم نہ تم نے برتھ ڈے پارٹی دی اور نہ ہی میرے ساتھ سیلیبریٹ "
کیا" مریم نے غصہ دیکھایا تھا۔

تم جانتی تو ہو بابا کو انھوں نے کبھی بھی اجازت نہیں دینی تھی"نورلایمان نے " منہ بنا کر کہا تھا۔

ہاں ہاں زیادہ منہ نہ بناؤ ہم یہاں بھی تو کیک کاٹ ہی سکتے تھے نہ"وہ دونوں " باتیں کرتی کینٹین تک آگئی تھی۔

اچھا بابا اب بس بھی کردو لے لینا تم مجھ سے پارٹی"نورالایمان نے اپنا بیگ " ٹیبل پر رکھا تھا۔

مجھے اب نہیں چاہیے میڈم"مریم نے غصے سے کہا تھا۔ "

اچھا اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گیں ابھی صرف کچھ آرڈر کرو" " نورلایمان نے معصومیت سے کہا تھا مریمنے بھی ہنستے ہوئی آرڈر کیا تھا۔

oooooooooooooooooooo''oooooooooooooooooooooo

عیشل نوڈلز بنا رہی تھی کیچن میں اس کے موبائل پر رنگ ہوئی تھی اور وہ کیچن سے باہر چلی گئی تھی اس نے موبائل دیکھا تو دعا کی کال آرہی تھی۔

ایک ہی حویلی میں ہوتے ہوئے یہ مجھے کال کیوں کررہی ہے"عیشل نے " پریشانی سے کہا تھا اور کال اٹھائی۔

جی محترمہ فرمایئے"وہ غصے سے بولی تھی۔"

ہائے محترمہ کتنا اچھا لگ رہا ہے نا تمھارے منہ سے "دعا ہنستے ہوئے بولی تھی۔"

زیادہ فضول نہیں بولو کام بتاؤ"عیشل نے غصے سے کہا تھا۔ "

نہیں کام تو کوئی نہیں تھا بس یہ بتانے کے لیے کال کی تھی کہ تمھارے بنائے" ہوئے نوڈلز میرے پیٹ میں جا رہے ہیں" دعا نے مزے سے نوڈلز کھاتے ہوئے کہا تھا۔

مچھر کہہ دو یہ جھوٹ ہے "عیشل نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "

میرے کہنے سے تو کچھ بھی نہیں ہو گا چوہی" دعا نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔ "

خبر دار جو اگلا چمچ منہ میں ڈالا ہو "عیشل اوپر کی طرف بھاگی تھی۔ "

ویسے قسم سے یار بہت اچھے بنے ہیں" دعا ہنستے ہوئے بولی تھی۔ "

کہاں ہو تم "عیشل کمرے میں آئی تھی جہاں وہ نہیں تھی اس لیے پوچھ " بیٹھی۔

جب تک تم مجھ تک پہنچو گی نوڈلز سارے کے سارے میرے پیٹ میں ہوں "
گے کوئی فائدہ نہیں ہے" دعا ہنستے ہوئے بولی تھی۔

عیشل نے غصے سے موبائل کان سے ہٹایا تھا اور پھر کال کٹ کر کے موبائل بیڈ پر
پھینک دیا تھا دعا زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔

ooooooooooooooooooooooooo

امتیاز شاہ اور انوشے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے انوشے غصے سے
اسے گھور رہی تھی۔

میں تمھارے اس گھٹیا کام میں تمھارا ساتھ نہیں دوں گی" انوشے نے غصے "
سے کہا تھا۔

"سوچ لو تم چاہتی ہو نہ کائزان شاہ صرف اور صرف تمھارا ہو تو تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا" امتیاز شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے نہیں چاہیے کائزان شاہ ایسے ایک لڑکی کی زندگی عزت کے علاوہ کچھ نہیں ہوتی" انوشے نے غصے سے کہا تھا۔

"اس سے اچھا موقع تمھیں ملے گا بھی نہیں کائزان کو حاصل کرنے کا میرا بدلا پورا ہو جائے گا اور تمھیں کائزان مل جائے گا" امتیاز شاہ ہنستے ہوئے بولا۔

"تمھاری یہ گھٹیا سوچ تمھیں مبارک ہو خوف خاو خدا کا تمھارے گھر بھی ایک بہن ہے مکافات عمل ہوتا ہے امتیاز شاہ اور تم دیکھنا جیسے تم کسی کی بہن کی عزت لوٹنے کی باتیں کر رہے ہو کل کو تمھاری بہن کسی کے بستر" اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

امتیاز شاہ نے اسے زور کا تھپڑ چہرے پر مارا تھا وہ لڑکھڑا کر زمین پر گری تھی اس نے بے یقینی سے امتیاز شاہ کو دیکھا تھا۔

خاموش کسی میں اتنی ہمت نہیں کے میری بہن تک پہنچ سکے" امتیاز شاہ دھاڑا "
تھا۔

سچ میں ماما پاگل ہیں دولت کے پیچھے اور آپ ہوس کے چکر میں اللہ کی لاٹھی "
بے آواز ہے اور مکافات عمل ہو گا بھائی آپ کی بہن بھی کل کو کسی اور کے بستر
کی زینت ہو گی" انوشے ایک بار پھر سے دھاڑی تھی۔

خاموش" امتیاز شاہ غصے سے چیخا تھا۔ "

"یہ لفظ سن کر آپ سے برداشت نہیں ہو رہا تو کسی اور کے بہن کے بارے میں کیسے بول سکتے ہیں" انوشے روتے ہوئے بولی تھی۔

"خاموش اب تمھاری آواز نہ آئے ورنہ جان لے لوں گا" امتیاز شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

"عزتیں سب کی ہی عزیز ہوتی ہیں بھائی بس آپ جیسے درندے اس بات کو سمجھ نہیں پاتے" وہ روتے ہوئے بولی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا اس کا بھائی اس سے کوئی ایسی بات بھی کرے گا وہ کسی کی عزت کی دھجیاں اڑانے کا سوچے گا۔

"خاموش ہو جاؤ تم" امتیاز شاہ نے اپنے بال موٹھیوں میں جکڑ لیے تھے اسے غصے سے ایک نظر دیکھ کر چلا گیا تھا۔

انوشے کو افسوس ہوا تھا اپنے بھائی پر وہ اس قدر گر سکتا ہے اپنے ہی خالہ کی عزت پر نظر رکھے ہوئے ہے اس نے سوچہ بھی نہیں تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

کیا ہوا ہے بخار کم ہوا اس کا" ہارون شاہ سادیہ بیگم کو دیکھ کر بولا تھا۔ "

وہ تو زینب کو ملنے بھی نہیں دے رہا ایک تو وہ اتنے بھاری جوڑے میں ہے" " سادیہ بیگم پریشانی سے بولی تھی۔

پتہ نہیں جب زینب جائے گی اس کا کیا ہو گا" ہارون شاہ پریشان ہوا تھا۔"

"اچھا آپ میڈیسنز لے آئے ہیں جو ڈاکٹر نے لکھی تھی" وہ دونوں کمرے میں داخل ہوتے بولے تھے۔

"ہاں میں لے آیا ہوں" ہارون شاہ نے میڈیسنز اسے دی تھی اور خود وہ زینب اور کائزان کے پاس آیا تھا۔

"کیسا ہے اب اس کا بخار" ہارون شاہ اس کے دوسری سائیڈ بیٹھتا بولا تھا۔

"نہیں بھائی کوئی اثر نہیں کو رہا پٹیاں کرنے کا بھی" زینب کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھی۔

"ارے گڑیا آپ کیوں رو رہی ہیں ٹھیک ہو جائے گا نہ" ہارون شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

زینب میں کب تک کائزان کو کھانا کھلا رہی ہوں تم جب تک جا کر چینج کر لو" "
سادیہ اس کے پس آکر بولی۔

نہیں نہیں پھوپھو کہیں نہیں جائیں گی "کائزان روتے ہوئے بول رہا تھا اس"
نے زور سے زینب کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ہاں ہاں میری جان میں کہیں نہیں جا رہی ہے کے پاس ہی ہوں "زینب نے "
اس کے ماتھے پر کس کرتے ہوئے کہا تھا۔

لائیں بھابھی میں کھلا دیتی ہوں "زینب نے کھانے کی ٹری سادیہ سے لی تھی "
سادیہ نے بھی اسے پکڑا دی۔

بھائی بھابھی آپ جا کر ارام کر لیں ویسے بھی تھک گئے ہوں گیں یہاں "
کائزان کے پاس میں ہوں نہ "زینب نے مسکرا کر کہا تھا۔

نہیں ایسے کیسے تم اتنے بھاری جوڑے میں ہو اوپر سے کسی چیز کی ضرورت پڑی" تو" سادیہ نے فوراً سے کہا تھا۔

اگر ضرورت پڑی تو میں آپ کو کال کر لوں گی" زینب نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

ہاں چلو ویسے بھی یہ چہیتا اپنی پھوپھو کا ہے اسی سے کنٹرول ہو گا" ہارون شاہ " نے کائزان کو گھور کر دیکھا تھا۔

کیا ہو گیا ہے بھائی طبیعت دیکھیں اس کی اور آپ اسے گھور رہے ہیں" زینب" نے منہ بنا کر کہا تھا۔

بگاڑ دیا ہے تم نے اسے زینب" ہارون شاہ غصے سے بول کر کھڑا ہوا تھا۔ "

"یار میں تو کہتی ہوں میں روک جاتی ہوں ہارون چلے جائیں آرام کرنے"
سادیہ پریشانی سے بولی تھی۔

"نہیں بھابھی آپ فضول میں جاگ کر کیا کریں گی میں ہوں نہ کائزان کے پاس آپ بھی جا کر ارام کریں" زینب نے مسکرا کر کہا تھا۔

"لیکن مجھے نیند نہیں آئے گی اپنے بچے کی حالت سوچ کر" سادیہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر آپ یہی رہیں" زینب نے مسکرا کر کہا ہارون شاہ چلے گئے تھے۔

"چلو اٹھو میرا بچا اٹھ کر کھانا کھاؤ پھر میڈیسن بھی لینی ہے پھوپھو اپ کے پاس ہے" زینب نے اسے بیٹھایا تھا۔

"پھوپھو مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا" اس نے برا سا منہ بنایا تھا بخار سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"پھوپھو میں اپ سے بھی ناراض ہوں آپ اپنے کائزان کو چھوڑ کر جا رہیں ہیں" کائزان نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا۔

"کائزان بچے شادی کے بعد کر لڑکی کو اپنے گھر جانا ہوتا ہے" سادیہ جو اس کے دوسری سائیڈ بیٹھی تھی بولی تھی۔

زینب اس کی باتیں بھی سن رہی تھی اور اسے ساتھ ساتھ کھانا بھی کھلا تار کین تھی نا جانے اس نے صبح سے کچھ کھایا بھی تھا کہ نہیں۔

"وہ کیوں" کائزان نے سادیہ کو گھور کر دیکھا۔

کیوں کہ ایسا ہی ہوتا ہے"اب کی بار زینب مسکرا کر بولی تھی۔"

"پھو پھو ایسا نہیں ہوتا اور آپ نے یہ کیوں پہنا ہوا ہے"کائزان نے اس کے بھاری جوڑے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"کیوں کہ آپ کی پھو پھو کسی کی دلہن بنی ہیں"سادیہ نے اس کے سوال پر مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"اچھا اب سمجھ آیا سارا ماجرا اس جوڑے کا ہے"کائزان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا زینب اور سادیہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔

"آپ لوگ ایسے نہ دیکھو ایک دوسرے کو اس سے پہلے پھوپھو نے کبھی بھی ایسا ڈریس نہیں پہنا اور نہ ہی جانے کی بات کی اگر پھوپھو یہ دریس اتار دے تو پھوپھو کہیں نہیں جاے گی" کائزان نے اپنا دماغ لگایا تھا۔

"نہیں بدھو اپ کی پھوپھو کسی کی دلہن بن گئی ہیں اب اگر وہ یہ جوڑا اتار بھی دیں تو بھی انھیں جانا ہے" سادیہ اور زینب اس کی بات پر ہنسی تھی۔

"تو پھوپھو اپ کیوں ان کی دلہن بن گئی آپ میری دلہن بن جاتی پھر آپ کو کہیں نہیں جانا پڑتا بلکہ الٹا آپ میرے پاس آجاتی" وہ اپنی معصومیت میں بولا تھا اس کی بات پر سادیہ اور زینب کا قہقہہ گونجا تھا۔

"اتنے سے تو ہو آپ دلہن لا کر کیا کرتے ابھی اپ کو بہت بڑا ہونا ہے" زینب نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"اب دوائی لو اس کے بعد سونا بھی ہے" سادیہ نے اس کے آگے دوائی کرتے ہوئے کہا تھا جو کہ اس نے آرام سے کھالی تھی۔

"نہیں میں نہیں سوگا ورنہ پھوپھو چلی جائیں گی" کائزان نے ضدی لہجے میں کہا تھا۔

"پھوپھو کہیں نہیں جارہی میری جان بس میں نے ڈریس چینج کرنا ہے" زینب نے مسکرا کر کہا تھا۔

"ویسے پھوپھو اپ بہت پیاری لگ رہی ہیں اس ڈریس میں بلکل پرنسز کی طرح لیکن تب زیادہ پیاری لگتی جب میری دلہن بنتی" اس کی بات پر پھر سے سادیہ اور زینب مسکرائی تھی۔

"تھینک یو میرا شہزادہ اب پھوپھو چینج کر لے" زینب نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"آپ چلی تو نہیں جاؤ گی نہ "کائزان نے ڈر کر سوال کیا تھا۔

"نہیں پھوپھو کی جان میں بس چینج کر کے ابھی آ جاؤں گی تب تک ماما ہیں نہ آپ کے ساتھ "زینب نے اس کے ماتھے پر کس کیا تھا کائزان نے بھی اسے کس کیا تھا۔

"ماما کو کس کون کرے گا "سادیہ کی بات پر وہ دونوں کھل کر مسکرائے تھے زینب چینج کرنے چلی گئی تھی۔

"میں اور کون "کائزان سادیہ کے پاس آ کر بولا تھا اور اس کے بھی ماتھے پر کس کی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"یار سمجھ نہیں آرہا کیا کروں" ہارون شاہ شہزاد ملک کے سامنے بیٹھا بول رہا تھا۔

"کیوں کی ہوا ہے" شہزاد ملک اس کی پریشانی دیکھ کر بولا تھا۔

"کائزان کا زینب کے دور جانے پر اس کی ایسے جان جاتی ہے کے ہم سب کی بھی جان ہلک میں پھنسا دیتا ہے" ہارون شاہ نے پریشانی سے کہا تھا۔

"ویسے بات تو پریشانی کی ہے پھر تم نے کیا سوچا" شہزاد ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔

"یار میں سوچ رہا ہوں تم بھی ہمارے ساتھ ہی یہاں شفٹ ہو جاؤ" ہارون شاہ نے نروس ہوتے ہوئے کہا تھا لیکن شاید سامنے بیٹھا شخص یہی سنا چاہتا تھا۔

لیکن ایسے کیسے اچھا تو نہیں لگتا نہ" شہزاد ملک فوراً بولا تھا۔ "

کچھ نہیں ہوتا تم شفٹ ہو جاؤ اتنی بڑی تو حویلی ہے" اس نے مسکرا کر کہا تھا" سادیہ نے ان کے سامنے کھانے کی چیزیں آ کر رکھی تھی۔

اب کیسی طبیعت ہے کائزان کی" ہارون شاہ نے سادیہ کو دیکھ کر پوچھا۔ "

ہاں اب کافی بہتر ہے لیکن زینب کو اپنے پاس سے ملنے نہیں دے رہا" سادیہ " بھی وہی ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

ہمم" ہارون شاہ نے صرف اتنا ہی کہا تھا۔ "

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ہارون شاہ کمرے میں آیا تھا سادیہ اس کے آنے پر فوراً کھڑی ہو گئی تھی۔

کیا ہوا سب خیریت ہے "اس یوں کھڑا ہوتا دیکھ ہارون شاہ بولا تھا۔ "

وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے "سادیہ شرما کر بول رہی تھی ہارون شاہ " اس کے شرمانے پر تھوڑا حیران ہوا تھا۔

مجھے بھی ایک بات کرنی ہے لیکن پہلے تم اپنی بات کرو "ہارون شاہ اس کے " پاس آیا تھا اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا۔

اگر آپ کی بات ضروری ہے تو پہلے آپ کر لیں "سادیہ نے اس کے سینے پر " اپنے دونوں ہاتھ رکھے تھے۔

نہیں اتنی بھی ضروری نہیں ہے پہلے تم اپنی بات کرو" ہارون شاہ مسکرا کر بولا ء تھا۔

ہارون وہ ہم لوگ ایک بار پھر سے ماما بابا بننے والے ہیں" وہ یہ بات کہتی شرما " کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔

ماشاءاللہ میری جان" ہارون شاہ اسے خود سے علیحدہ کرتا اس کے ماتھے پر اپنے " لب رکھ گیا تھا۔

مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا" سادیہ شرما کر بولی تھی۔"

اس بار مجھے پھول سی بیٹی چاہیے" ہارون شاہ اسے لے کر بیڈ پر بیٹھا تھا۔ "

انشاءاللہ" سادیہ مسکرا کر بولی تھی۔"

"اچھا آپ اب اپنی بات کریں" سادیہ کو اس کی بات یاد آئی تو وہ فوراً سے بولی تھی۔

"میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شہزاد بھی ہمارے ساتھ رہے گا" ہارون شاہ کی بات پر سادیہ کے چہرے کی خوشی سمٹی تھی۔

"ایک تو پہلے ہی میں اس رشتے کے خلاف تھی اور اب آپ اسے حویلی میں جگہ دینے کی بات کر رہے ہیں" سادیہ فوراً کھڑی ہو گئی تھی۔

"اور نہیں تو کیا کرو کائزان کی حالت تو تم نے دیکھی ہی ہے" ہارون شاہ پریشانی سے بولا تھا۔

" جو بھی ہے آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے سنبھل جائے گا میرا بیٹا" سادیہ غصے سے بولی تھی۔

" یہ ماجرا آخری فیصلہ ہے سادیہ تمھیں ماننا ہو گا" ہارون شاہ یہ کہہ کر واشروم میں چلا گیا تھا سادیہ نے پیچھے افسوس کیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

" کیا ہوا ابھی آپ پریشان لگ رہی ہیں" سادیہ جو کیچن میں کھانا بنا رہی تھی زینب اسے دیکھ کر بولی۔

" نہیں کچھ نہیں بس ویسے ہی تم بتاؤ اب کائزان ٹھیک ہے نہ" سادیہ مسکرا کر بولی۔

ہاں وہ بلکل ٹھیک ہے اب بھابھی لیکن مجھے اس کی فکر ہو رہی ہے" زینب نے پریشانی سے کہا۔

پریشان نہ ہو تمھارے بھائی نے اس کا بھی حل نکال لیا ہے" سادیہ نے طنزیہ " کہا تھا۔

کیا مطلب بھابھی" زینب نے پریشانی سے کہا۔ "

یہی کہ وہ شہزاد بھائی کو گھر جمائی بنانے کا سوچ بیٹھیں ہیں اور سب سے بڑی " بات وہ مان بھی گیا ہے" سادیہ نے ہنستے ہوئے طنزیہ کہا۔

ہم" وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی تھی کیوں کہ اس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں کہنے " کے لیے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

حال

وہ اس دن کے بعد آج یونیورسٹی آئی تھی کیوں کہ وہ اس شخص کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی نا جانے اس سے کیوں اتنا خوف محسوس ہوتا تھا۔

وہ سیدھا آج کلاس روم میں ہی آگئی تھی اس کا باہر بیٹھنے کا بھی کوئی مونڈ نہیں تھا اس لیے وہ کلاس روم میں ہی آگئی۔

اسلام و علیکم کلاس "پروفیسر احمر کلاس میں اینٹر ہوتے بولے تھے سب نے " ان کے سلام کا جواب دیا تھا۔

اس کی نظر سب سے پہلے سب سے الگ تھلگ بیٹھی ہوئی عیشل پر پڑی تھیں تین دن سے دل بے چین تھا کیوں کہ وہ ظالم لڑکی آہی نہیں رہی تھی۔

پہلے اٹینڈنس لے لیتے ہیں اسکے بعد کلاس شروع کریں گے "پروفیسر احمر نے " اٹینڈنس رجسٹر اوپن کیا اور سب کا نام لینے لگا۔

عیشل حارون شاہ "اس نام پر اس نے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا تھا۔ "

یس سر "وہ ہلکا سا بولی تھی۔ "

Miss Aishal Haroon Shah you was on leave for so many days without any leave and reason why

پروفیسر احمر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی "Sir, I was not feeling well" بولی۔

"But next time you're on holiday with leave and sit down" وہ مسکرا کر بولا تھا اور اسے بیٹھنے کا کہا۔

" Thank u sir " وہ بھی بر سامنہ بنا کر بیٹھ گئی تھی۔

"So let's start today's lecture" اس نے بورڈ پر لکھنا شروع کیا تھا اور ساتھ میں سمجھا بھی رہا تھا۔

وہ سچ میں فزکس بہت اچھی پڑھاتا تھا عیشل حیران ہوئی تھی اسے زیادہ سمجھ تو نہیں آ رہی تھی کیونکہ تین دن کے لیکچرز جو نہیں لیے تھے۔

"I hope you all have understood the lecture" اس نے عیشل کی طرف جان بوجھ کر دیکھ کر کہا تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا پچھلے لیکچرز نہ لینے کی وجہ سے اسے سمجھ نہیں آیا ہوگا۔

"کل آپ نے ان سارے ٹوپکس کی اسائمنٹ بنا کر لانی ہے جو میں نے کروائے ہیں" اس نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تھا اسائمنٹ کے نام پر سب کے منہ بنے تھے۔

"Understand class" وہ تھوڑا اونچا بولا تھا سب نے ہاں میں سر ہلایا تھا اس کا لیکچر آف ہو گیا تھا۔

" And miss Aishal Haroon Shah, meet me in my office" سب لڑکیاں حسد سے اڑے دیکھ رہی تھی کیونکہ ان کچھ دونوں میں پروفیسر احمر نے کسی کو بھی اپنے آفس نہیں بلایا تھا۔

"Okay sir" وہ سرہاں میں ہلا گئی۔

لیکچر آف ہو گیا تھا پیریڈ آف ہو گیا تھا اس لیے وہ کلاس سے نکل گیا تھا عیشل نے اپنا دل تھام لیا تھا نا جانے وہ کیوں بلا رہا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

عیشل نوک کر کے اندر آئی تھی پروفیسر احمر اس کے آنے کا ہی انتظار کر رہا تھا اس کے آنے پر وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

جی آپ نے بلایا سر "وہ اندر اینٹر ہوتی بولی تھی۔ "

یس مس عیشل حارون شاہ بیٹھیں "پروفیسر احمر نے مسکرا کر بیٹھنے کا کہا۔ "

سر آپ نے مجھے جس کام کے لیے بلایا ہے وہ بتائیں "عیشل کو غصہ ایا تھا اس " کی بات پر۔

مس عیشل حارون شاہ اپ یقین کر سکتی ہیں "پروفیسر احمر اس کے غصہ کرنے " پر بولا تھا۔

ہو یقین "وہ طنزیہ بولی تھی۔ "

کیوں نہیں کر سکتی "پروفیسر احمر نے سوال کیا تھا۔ "

آپ نے میرے سامنے ایک قتل کر دیا اور آپ کہہ رہے ہیں میں آپ پر یقین کر لوں "عیشل نے طنزیہ کہا تھا۔

"او تو وہ آپ کو اب تک یاد ہے "پروفیسر احمر نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"تو کیا وہ سب بھولا جا سکتا ہے؟؟ "عیشل نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔

پروفیسر احمر کھڑا ہوا اور چل کر اس کے پاس آیا وہ اس کے قریب آ رہا تھا عیشل ڈر کر پیچھے ہو رہی تھی۔

"سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں" وہ پریشانی سے بولی رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے وہ پیچھے ہوتے ہوتے دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی۔

پروفیسر احمر ملک بھی بلکل اس کے پاس آگیا تھا اور اس کے اوپر جھک گیا اور اسے کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"مس عیشل حارون شاہ اگر وہ آپ بات بھول جائیں تو آپ کے لیے زیادہ اچھا ہے" اس نے اپنا ایک ہاتھ دیوار پر رکھ لیا تھا عیشل خوفزدہ ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"خیر سب چھوڑیں میں نے آپ کو اس لیے بلایا تھا اگر آپ نے کچھ پوچھنا ہو سمجھنا ہو تو آپ سمجھ سکتی ہے اخر کو اتنے دنوں بعد یونیورسٹی آئی ہیں" پروفیسر احمر اب تک اس پر جھکا ہوا تھا۔

"سر دور رہ کر بات کریں" پروفیسر احمر کے اتنے قریب اپنے پر اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی نقاب میں اور کائزان شاہ کے بعد پہلا مرد تھا جو اس کے اتنا قریب آیا تھا۔

"ویسے آپ پر نقاب بہت اچھا لگتا ہے" پروفیسر احمر پیچھے ہوتا بولا تھا۔

"آپ سے پوچھا نہیں ہے میں نے یہ بتانے کے لیے میرے کائزان کافی ہیں" اس نے منہ بنا کر کہا تھا۔

پروفیسر احمر کا مانڈ تو اس کے میرے کائزان والے بات پر اٹک گیا تھا وہ اس کے مزید قریب آیا تھا۔

"دور رہ کر بات کریں" اس نے غصے سے کہا۔

"کائزاں کون" وہ غصے سے بولا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی اس کی بات پر۔

"آپ کو بتانا میں پسند نہیں کرتی آپ میرے پروفیسر ہیں تو پروفیسر کی حد تک ہی رہیں" وہ اسے غصے سے پیچھے دھکا دیتی بولی۔

لیکن وہ سخت وجود ٹس سے مس نہیں ہوا تھا اور غصے سے اسے دیکھ رہا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اپنا چہرہ اس کے بلکل قریب کر لیا۔

"ایک بات میری یاد رکھنا مس عیشل حارون شاہ تم صرف اور صرف احمر ملک کی ہو" وہ دھاڑا تھا اس کی دھاڑ پر عیشل کا ننھا سا دل لرزا تھا آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

"پاگل ہیں آپ" اس نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔

"جو سمجھو تم لیکن بتا رہا ہوں آج سے بلکہ ابھی سے تم پر میرا حق ہے" وہ غصے سے بول رہا تھا۔

میں کوئی چیز ہو جس پر اپ اپنا حق جتائیں گے "اس سے بولا نہیں جا رہا تھا لیکن " اپنے حق میں بول رہی تھی۔

"تم چیز نہیں ہو لیکن اج سے صرف احمر ملک کی ہو اور تم پر صرف اور صرف میرا حق ہے اگر ائندہ تمہارے منہ سے کسی کا نام سنا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور میں کیا کر سکتا ہوں یہ تم دیکھ چکی ہو "وہ ہنستے ہوئے بولا تھا اور اس سے دور ہوا تھا۔

عیشل ڈر کے مارے کچھ بول ہی نہیں رہی تھی وہ خاموش کھڑی بس اسے دیکھ رہی تھی تو بس دعائیں کر رہی تھی یہاں سے نکلے کسی طرح۔

اب تم جاسکتی ہو لیکن میری بات یاد ہے نا" وہ پلٹ کر اس کے پاس ایا تھا اور" اس کے کان کے پاس اکر جھک کر بولا ایشل نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور فوراً وہاں سے نکل گئی۔

میرے کائزاں" اس کے جانے کے بعد بھی اس کے یہ الفاظ اس کے کانوں" میں گونج رہے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

شہزاد ملک امتیاز شاہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا دونوں اس وقت شہزاد ملک کے گھر پر موجود تھے۔

ہاں تو تمہیں کیوں ملنا تھا مجھ سے" شہزاد ملک اسے دیکھ کر بولا۔ "

یہ بات تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کائزان شاہ تمہارے لیے بھی خطرہ ہے اور" میرے لیے بھی اور اس کی کمزوریاں اس کی دونوں بہنیں ہیں" امتیاز شاہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

ہاں تو" شہزاد ملک کنفیوز ہوا تھا۔"

تو یہ کہ ہم دونوں مل کر اس کی بہنوں پر وار کریں گے" امتیاز شاہ کمینگی سے" ہنستا ہوا بولا تھا۔

اور تمہیں لگتا ہے یہ سب اتنا اسان ہے" شہزاد ملک نے اسے دیکھ سنجیدگی سے" کہا تھا۔

اسان نہیں ہے لیکن کائزان شاہ کہیں نہ کہیں تو کوئی غلطی کی ضرور کرے گا نا" اور اس کا فائدہ ہم اٹھائیں گے" امتیاز شاہ ہنستا ہوا بولا۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ تم اس کی اس غلطی میں اس کی بہنوں کو نقصان پہنچالو گے" اج تک اس کی بہنوں کو کسی نے دیکھا تک نہیں ہے"شہزاد ملک نے غصے سے اسے کہا تھا۔

وہ سب تم مجھ پہ چھوڑ دو کہ کیسے اس کی بہنوں کو اغوا کرنا ہے بس تم اتنا بتاؤ کہ" ان کی رقم کیا لگاؤ گے"امتیاز شاہ نے انتہائی کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہیں ان کی رقم دوں گا"شہزاد ملک نے" اسے دیکھ کر کہا۔

کیوں کہ جن لوگوں میں تمھارا اٹھنا بیٹھنا ہے انھیں لوگوں سے میرا تعلق بھی" ہے تم کیا کام کرتے ہو اس سے بھی میں اچھے سے واقف ہوں"وہ اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔

"تو تم اس کی بھنیں مجھے کیوں بیچنا چاہتے ہو" شہزاد ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔

"کیونکہ وہ تمھاری بیٹی کو اپنانے کا ارادہ رکھتا ہے اور تم ایسا نہیں چاہتے تم اس کی بہنوں کا فائدہ اٹھا سکتے ہو" امتیاز شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"تمھارا اس میں کیا فائدہ ہے اور تم اپنی خالہ کی عزت کیوں تار تار کرنا چاہتے ہو"" شہزاد ملک نے باغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

" بس کچھ پچھلے حساب اس سے مکمل کرنے ہیں اس لیے" امتیاز شاہ ہنستا ہوا بولا تھا۔

" ٹھیک ہے اگر تم کر لو گے تو میں تمھیں ان کی رقم دوں گا" شہزاد ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن قیمت ان کی ڈبل ہو گی" وہ اسے دیکھ ہنستا ہوا بولا تھا۔

"ڈبل کیوں" وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا۔

"آخر کو میرا بھی تو فائدہ ہونا چاہیے اتنی قیمت میں تو میں انھیں کہیں بھی بیچ سکتا ہوں تمھارے پاس کیوں آتا" وہ مسکرا کر بولا تھا اور کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے" شہزاد ملک بھی کھڑا ہو گیا تھا۔

"تو ڈیل ڈن" وہ ہاتھ آگے کرتا بولا تھا۔

"ڈن" شہزاد ملک نے بھی اس کے ساتھ ہاتھ ملایا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

عیشل جب سے یونیورسٹی سے ایک تھی تب سے احمر ملک کی باتیں سوچ رہی تھی اس کا دماغ خراب ہو گیا تھا وہ سب سوچ سوچ کے۔

اگر بھائی کو پتہ چل گیا تو" وہ پریشانی سے بولی تھی۔ "

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو گا لیکن وہ پاگل تو سچ میں پاگل ہے وہ تو کسی کی بھی جان لے سکتا ہے" عیشل پریشان ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کس سے بات کرے کس سے اپنا مصلہ شیئر کرے۔

کیا کروں اگر اس نے بھائی کے ساتھ کچھ کر دیا تو مجھے بھی کیا ضرورت تھی اس" کے سامنے بھائی کا نام لینے کی" وہ اب غصے میں خود کو کوس رہی تھی۔

کیا کروں کیسے بتاؤ" وہ پریشانی میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی دعا کمرے میں آئی "
اسے یوں دیکھ کر وہ بھی پریشان ہوئی تھی۔

ویسے چوہوں کو بھی پریشانی ہوتی ہے" وہ اسے دیکھ ہنستے ہوئے بولی تھی۔ "

دعا پلیز میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔ "

کیا ہوا ہے چوہی" وہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔ "

پلیز دعا میں کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی اس وقت" وہ منہ بنا کر بولی "
تھی۔

او تیری" کچھ یاد آنے پر اس نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔ "

"کیا ہوا ہے اب" دعا نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"یار مجھے فزکس کی اسائنمنٹ بنانی تھی اور سب سے بڑی بات میں نے لیکچرز بھی نہیں لیے ہوئے" اس نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"اس میں کون سی بڑی بات ہے لیکچرز تم لے لو اسائنمنٹ میں بنا لیتی ہوں" دعا اسے پریشان دیکھ کر بولی تھی۔

"تم صحیح سے کرو گی نہ" اس نے جیسے تسلی چاہی تھی۔

"ہاں بابا پکا بلکل صحیح سے کروں گی" دعا نے ہنستے ہوئے اسے ساتھ لگایا تھا۔

"ویسے ایک بات تو بتاؤ" دعا اس سے الگ ہوتی بولی تھی۔

ہاں پوچھو"عیشل نے بھی اس کی طرف دیکھا تھا۔"

تم نے اس دن کا بدلہ نہیں لیا اپنا" دعا نے اسے اس دن والا واقع یاد کروایا۔ "

بھولی نہیں ہوں میں بدلہ لوں گی ابھی کام ہی اتنے ہیں" وہ مسکرا کر بولی تھی۔ "

اچھا آجائیں اپ کی اسائمنٹ بناتے ہیں" وہ مسکرا کر بولی تھی اس کا یونیورسٹی " بیگ لے کر آئی تھی دونوں مل کر اسائمنٹ بنانے لگی۔

0000000000000000000000000000

کائزان شاہ آفس میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا جب میجر حسین ملک آفس میں آیا تھا کائزان شاہ اسے دیکھ مسکرایا تھا۔

کھوتے کب سے کالز کر کے بلا رہا ہوں اب آ رہے ہو" کائزان اسے دیکھ کر "
بولا تھا۔

میں آ تو گیا تیرا کام تھا ویسے انا تجھے چاہیے تھا نہ" میجر حسین اس سے گلے لگ "
کر بولا تھا۔

اچھا خیر سب چھوڑ میں جانتا ہوں تیرا امیشن چل رہا ہے اب اتنا بھی نہیں کہ "
یار کو بھول جا" وہ غصے سے بولا تھا۔

بھولا کب ہوں آ تو گیا ہوں" وہ منہ بنا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ "

خیر مہربانی تمھاری میں نے اس لیے بلایا تھا کہ کچھ دنوں میں ہم نے اپنا "
کارنامہ سرانجام دینا ہے" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

توشور ہے کہ تونے دو نکاح کرنے ہیں"میجر حسین نے اسے دیکھ سنجید گی سے "
پوچھا تھا۔

ہاں"کائزان شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔ "

یا تو تو اپنی پھوپھو کا وعدہ پورا کر یہ تو اپنی محبت کو حاصل کر دو لڑکیوں کی زندگی "
برباد کرنا ٹھیک نہیں ہے"میجر حسین اسے دیکھ کر بولا تھا۔

آگے تو دیکھ کے تو نے کیا کرنا ہے"اسے خاموش دیکھ کر میجر حسین پھر سے "
بولا تھا۔

میں نور الایمان سے نکاح کروں گا اگر اس نے اجازت دی تو دوسرا نکاح "
کروں گا"کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔

ٹھیک ہے تو پھر ملتے ہیں اس فن جس دن تو نے یہ کارنامہ سرانجام دینا ہے" " میجر حسین ملک کھڑا ہوتا بولا۔

کیا مطلب بے غیرت تو میرے ساتھ اب بیٹھ بھی نہیں سکتا کچھ دیر "کائزان " شاہ نے غصے سے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں مجھے بہت کام ہیں اور ہاں تیرے کام میں تیری مدد کر رہا ہوں مجھے جب " محبت ہو گی تو بھی میرا ساتھ دے گا" میجر حسین ملک نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

مطلب ایسا کوئی چکر ہے "کائزان شاہ اس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ "

اب تک تو نہیں لیکن تو یار ہے تو مدد تو کرے گا نہ "میجر حسین ملک ہنستے " ہوئے بولا تھا۔

ٹھیک ہے "وہ مسکرا کر بولا تھا دونوں باتیں کرتے کرتے باہر آ گئے تھے "
کائزان شاہ نے اسے آلودہ کیا تھا اور پھر واپس آفس آ گیا۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

نور الایمان بیٹھی کائزان شاہ کی باتیں دماغ میں سوچ رہی تھی اس دن کے بعد اسے پھول بھی نہیں آئے تھے۔

اسے لگا تھا کہ پھول بھیجنے والا کائزان شاہ ہے اگر وہ کائزان شاہ تھا تو اس پر یہ کیوں لکھا تھا کہ ان کی ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی۔

ان کی تو ملاقات ہو چکی ہے اور تو اور اس نے اس سے بات بھی کی ہے اس کا مطلب وہ پھولوں والا بندہ کوئی اور تھا۔

لیکن وہ اسے پھول کیوں بھیج رہا تھا جبکہ وہ لوگ ملے بھی نہیں تھے اس نے اسے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔

اس دن کے بعد اس کی کائزان شاہ سے بھی ملاقات نہیں ہوئی تھی دونوں ہی بندے ایک ساتھ غائب ہوئے تھے۔

اف او نورا ابھی پیپر کر لے بعد میں سوچتی رہنا تو کائزان شاہ کو" وہ خود سے بولی" تھی اور اپنے کھولے ہوئے کتابوں کی طرف دوبارہ متوجہ ہوئی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

سب لوگ مل کر صبح کا ناشتہ کر رہے تھے کائزان شاہ اپنی دونوں آفتوں کو دیکھ رہا تھا۔

ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی ہے "کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر " بولا تھا۔

کیا بھائی جان "دعا نے بھی کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔ "

یہ تم دونوں کے ہوتے ہوئے حویلی میں اتنا سکون کیسے ہے "کائزان شاہ نے " پہلے دعا کو دیکھا تھا پھر عیشل کو۔

بھائی آپ کیا چاہتے ہیں ہم لڑتے رہیں ہر وقت "عیشل نے منہ بنا کر کائزان " شاہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

ہاں کہ ایسے ہی تو حویلی میں رونق رہتی ہے اب تو میرا دل ہی نہیں کرتا حویلی " آنے کا نہ چوہی مچھر سونے کو ملتا ہے "کائزان شاہ منہ بنا کر بولا تھا۔

بھائی آج ہم اچھے سے لڑ لیں گے بس آپ نے حویلی آتے رہنا ہے" دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

" ویسے عیشل میری دعا تم سے زیادہ پیاری ہے" کائزان شاہ نے دعا کا منہ بنا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا تھا۔

" ہاں تو میں کیا کروں ویسے مجھے تو یہ مچھر کہیں سے بھی پیاری نہیں لگ رہی" کائزان شاہ کے ایک طرف بیٹھے عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

اس کی بات پر کائزان شاہ اور سادیہ بیگم دونوں کا قہقہہ گونجا تھا جب کہ دعا خونخوار نظروں سے اب اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

" بھائی دیکھیں دیکھیں یہ جلتی ہے مجھ سے" دعا نے کائزان شاہ کو مخاطب کیا تھا۔

"جلوں اور وہ بھی تم سے جلتی ہے میری جوتی" وہ منہ بنا کر غصے سے بولی تھی۔

"غلطی کو گئی رات تمھیں اسائنمنٹ بنا کر دی ہے" دعا نے غصے سے ک اٹھتے ہوئے کہا تھا اس کے اٹھتے قدم اس کی یونیورسٹی بیگ کی طرف تھے۔

"نہیں مجھر نہیں یہ نہیں کرنا" عیشل اس کے قدم اپنے بیگ کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

"کیوں میں نے بنائی ہے اب میں ہی پھاڑوں گی بھی" دعا اس کا بیگ اٹھاتی بولی تھی۔

"یار کچھ بھی کروالو کچھ بھی مانگ لو یا جو تم کہو گی وہ کروں گی بس اسے چھوڑ دو"
عیشل بھی کھڑی ہو کر اس کے پاس آئی تھی کائزان شاہ اور سادیہ بیگم یہ سب دیکھ کر انجوائے کر رہے تھے۔

"دو پورے 30 ہزار اس کے بعد ہی تمھارا اسائمنٹ تمھیں ملے گا" دعا نے اس کے آگے ہاتھ کیے تھے۔

"یار میرے پاس کہاں آئیں گے تیس ہزار" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ جہاں سے بھی لاؤ بس مجھے تیس ہزار چاہیے جتنا ڈلے کرو گی پیسے اتنے زیادہ ہوں گے" دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"بھائی" اب اس نے مسنوئی سی شکل بنا کر کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

"نہیں بھائی سے نہیں اپنی پاکٹ منی سے دو گی" دعا فوراً سے بولی تھی۔

"اچھا نہ واپس آ کر دے دوں گی ابھی تو اسائمنٹ دو لیٹ ہو رہے ہیں" عیشل نے ہاتھ آگے کیا تھا۔

"نہیں نہیں جب تک پیسے نہیں دو گی تب تک نہیں ملے گا بیگ" وہ واپس جا کر ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی۔

"اب یہ بہت زیادہ ہو رہا ہے گڑیا" کائزان شاہ عیشل کی شکل دیکھ کر بولا تھا۔

"بلکل بھی نہیں آپ بیچ میں نہیں بولیں گیں" دعا نے غصے سے کائزان شاہ سے کہا تو وہ خاموش ہو گیا تھا۔

عیشل نے غصے سے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو ہو گیا شوق پورا آپ کا ہمیں لڑ کر دیکھ۔

"میں کیا کروں"عیشل کے دیکھنے پر کائزان شاہ نے معصومیت سے کہا تھا۔

"کچھ بھی نہیں"وہ غصے سے کہہ کر اوپر چلی گئی تھی۔

"دعا کچھ شرم کر لو بڑی ہے وہ تم سے"سادیہ بیگم نے بھی اسے ڈانٹا تھا۔

"ہاں بچے یہ کچھ زیادہ ہو گیا ہے اب"کائزان شاہ نے بھی کہا تھا۔

"کوئی زیادہ ویادہ نہیں ہوا ہے آپ دونوں خاموش رہیں جب لڑ رہے تھے تب بھی خاموشی سے انجوائے کر رہے تھے نہ"دعا نے غصے سے ان دونوں کو خاموش کروا دیا تھا۔

عیشل کچھ دیر کے بعد واپس آئی تھی اس کے پس پانچ پانچ ہزار کے نوٹ تھے اس نے وہ آکر دعا کے آگے پھینکے تھے اور اپنا بیگ لینا چاہا تھا۔

" ایسے نہیں یہ پیسے آپ مے مجھے اچھے سے دینے ہیں شرافت سے میری ہتھیلی میں رکھنے ہیں" پیسے ٹیبل پر پھینکے پر دعا بولی تھی۔

عیشل کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا قتل کر دے اس نے وہ پیسے اُٹھائے اور بہت احترام سے اب کی بار اس کی ہتھیلی پر رکھے تھے۔

" اب دو مجھے میرا بیگ "عیشل نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا دعا نے اس کی طرف اس کا بیگ کیا عیشل نے بیگ لیا اور کائزان شاہ جی طرف دیکھا۔

چلیں بھائی یا کچھ اور تماشا باقی ہے "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔ "

ناشتہ نہیں کیا ہے تم نے عیشل "کائزان شاہ پریشانی سے بولا تھا۔ "

کر لیا ہے میں نے ناشتہ بھائی آپ بس اب یہاں سے چلیں "وہ غصے سے بولی "
تھی۔

لیکن بچے "سادیہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا تھا۔ "

ماما میں کینٹین سے کچھ کھالوں گی ابھی میرا موڈ نہیں ہے "عیشل نے احترام "
کے دائرے میں رہتے ہوئے انھیں جواب دیا تھا۔

چلیں اب دعا "کائزان شاہ دعا کو دیکھ کر بولا جو کہ پیسے گن رہی تھی دو سے "
تین بار تو گن چکی تھی لیکن یقین نہیں آرہا تھا اسنے پیسے پورے دیے ہیں۔

ہاں چلیں بھائی" وہ کھڑی ہوتی بولی تھی اور وہ تینوں حویلی سے نکل جائے "
تھے اپنی اپنی منزل کی طرف۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

ماضی

زینب شہزاد ملک کے سامنے بیٹھی تھی زینب کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بات کرے
لیکن اسے اس سے بات کرنی تھی۔

محترمہ بلایا ہے تو بات بھی کرلیں" شہزاد ملک اس کو خاموش دیکھ کر بولا تھا۔ "

دیکھیں" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔ "

"دیکھائیں آپ کیا دیکھانا چاہتی ہیں مجھے"شہزاد ملک اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا زینب جو بیڈ پر بیٹھی تھی کرنٹ کھا کر اٹھی تھی۔

"ریلیکس شوہر ہوں تمھارا"اس کے اس طرح اچھلنے پر شہزاد ملک بولا تھا۔

"جی"اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"اچھا آپ آرام سے بات کریں"وہ واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

"دیکھیں میں نہیں چاہتی کہ ہم شادی کے بعد بھی بھائی کی حویلی میں رہیں تو پلیز آپ بھائی کو منع کر دیں"اسنے نروس ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن میں یہ نہیں چاہتا یہ تو حارون ہی چاہتا ہے کائزان کی طبیعت کی وجہ سے"شہزاد ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن آپ پھر بھی بھائی کو منہ کر دیں" زینب نے جھکے سر کے ساتھ کہا تھا۔

"میں کیسے منع کر سکتا ہوں میں نے ایک بار کہا ہے اگر اسے برا لگ جائے تو" شہزاد ملک نے معصوم سا منہ بنایا تھا۔

"لیکن یہ مجھے اچھا نہیں لگے گا" وہ جھکے سر کے ساتھ بولی تھی۔

"تمھیں تو خوش ہونا چاہیے کائزان تم سے الگ نہیں ہو گا" شہزاد ملک اسکے پاس آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا اس کے ہاتھ پکڑنے پر زینب کو کرنٹ سا لگا تھا۔

اس نے ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا لیکن شہزاد ملک نے اس کی کمر سے تھام کر اسے اپنے مزید قریب کیا تھا۔

اتنی شرم مشکل میں ڈال سکتی ہے آپ کو میری دلہن "وہ اس کے جھکے چہرے کو دیکھ کر بولا اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا۔

زینب کچھ بھی نہیں بولی تھی اس کی تو دھڑکنیں ہی بے ترتیب تھی شہزاد ملک کے قریب آنے پر اس نے بہت مشکل سے خود پر قابو کیا ہوا تھا۔

"بیوی آج رات تیار ہیں آپ کیوں کہ کل تو موقع نہیں ملا تھا" وہ اپنا ایک ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ کر بولا تھا۔

"پلیز شہزاد" زینب نے س کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے محترمہ آپ کو ٹائم دے رہا ہوں رات تک خود کو تیار کرو" شہزاد ملک اس سے پیچھے ہوتا بولا تھا۔

لیکن اتنی جلدی" زینب نے اس کے دور ہونے پر فوراً کہا تھا۔ "

اس کے اتنا جلدی کہنے پر شہزاد ملک نے اسے دیکھا تھا اس کے دیکھنے پر زینب اپنی نظریں چرا گئی تھی۔

تو بیوی آپ ہی بتا دیں آپ کو کتنا ٹائم چاہیے" شہزاد ملک اسکے برابر میں بیٹھا " تھا زینب کھسک کر تھوڑا دور ہوئی تھی۔

اس کے دور ہونے پر شہزاد ملک کو غصہ ایا تھا لیکن اس نے خود پر ضبط کیا اور اس کے قریب ہوا تھا۔

زینب نے ایک بار پھر سے دور ہونا چاہا تھا لیکن اس بار شہزاد ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا تھا اسے مزید دور جانے سے روکا تھا۔

اتنا ڈر کیوں میڈم شوہر ہوں تمہارا" شہزاد ملک نے اسے گھورا تھا زینب کچھ "
نہیں بولی تھی خاموش ہو گئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آج ہوتے ہفتے کے بعد وہ گھر واپس آیا تھا سونیہ اسے گھوری جا رہی تھی شہزاد ملک اسے دیکھ کر مسکرایا۔

شہزاد ملک اس کے پاس آیا تھا اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا سونیہ نے غصے سے اسے خود سے پیچھے کیا تھا۔

ہائے اتنا غصہ بیگم" وہ بیچارہ سا منہ بنا کر بولا تھا۔ "

"کہاں تھے آپ اتنے دونوں سے کتنے کالز کیے ہیں آپ کو لیکن ہر بار نمبر بند تھا آپ کا" سونیہ غصے سے بولی تھی۔

"معافی جان آفس کے کام سے جانا پڑا تھا آؤٹ اوف کنٹری وہاں پاکستانی نمبر نہیں یوز ہوتا نہ اس لیے سم نکال دی تھی" شہزاد ملک نے پیار سے کہا تھا۔

"ہاں تو جانے سے پہلے کال تو کر سکتے تھے نہ" سونیہ سے غصے سے کہا تھا۔

"سو سو سوری جانا وہاں کام ہی اتنا تھا پوری کوشش کی ہے جلدی کام ختم ہو سونے کا بھی ٹائم نہیں تھا" اس نے اس کے قریب ہوتے کہا تھا سونیہ نے بس اسے گھورا تھا۔

"اچھا نہ اپنا غصہ تو اب ختم کردو محترمہ" اس نے محبت سے اس کے گال پر کس کرتے ہوئے کہا تھا۔

اس کی اس حرکت پر سونیہ شرم سے سرخ ہوئی تھی اور اس نے شرما کر اسے دیکھا تھا شہزاد ملک نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے آٹکرائی تھی۔

" بہت مس کیا ہے میں نے اپنی خوبصورت بیوی اور بچے کو" شہزاد ملک نے دونوں ہاتھ اس کے کمر میں ڈال لیے تھے۔

" جھوٹ بول رہیں ہیں کوئی مس نہیں کیا" وہ نم آنکھوں سے بولی تھی شہزاد ملک نے بہت محبت سے اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

" پرا مس جانا کیا ہے نہ یاد اسی لیے ہی تو وہاں سے اپنی بیوی کے لیے یہ بھی لا یا ہوں" وہ اپنی جیب سے ایک پینڈنٹ نکال کر بولا تھا جس کے اوپر سونیہ شہزاد لکھا ہوا تھا۔

سونیہ نے مسکرا کر شہزاد ملک کی طرف دیکھا تھا شہزاد نے اس کی پشت اپنی طرف کی اس کے بال گردن سے پیچھے کیے تھے اور اسے وہ پینڈنٹ پہنایا تھا۔

شہزاد ملک نے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے تھے سونیہ نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی اس کے لمس پر۔

کیسا لگا ہے میری پیاری سی بیوی کو" شہزاد ملک نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

یہ واقع میں بہت پیارا ہے شہزاد" وہ اس کی باہوں میں سمائی ہوئی بولی تھی۔ "

مجھے پورا یقین تھا یہ تمھیں پسند آئے گا" شہزاد ملک نے اس کے گال پر پھر " سے کس کرتے ہوئے کہا تھا۔

کمرے میں چلیں "شہزاد ملک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا اس کی بات پر " سونیہ شرما کر سر جھکا گئی تھی۔

شہزاد ملک نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا تھا اور قدم کمرے کی طرف بڑھانے لگا تھا سونیہ نے شرم سے نظریں جھکالی۔

لیکن آپ نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں کریں گے "وہ منہ بنا کر بولی تھی۔ "

بلکل بھی نہیں "وہ کمرے کا دروازا پاؤں سے کھولتا اندر داخل ہوا تھا اور پاؤں " سے ہی کمرے کا دروازا بند کیا تھا۔

آج وہ کلاس کے لیے بھی لیٹ ہو گئی تھی اسے پورا یقین تھا کہ پروفیسر احمر کلاس میں آچکے ہوں گیں۔

دعا کی بچی تمہیں آج ہی میرے ساتھ لڑنا تھا" وہ کلاس کی طرف جاتے "
ہوئے دعا کو بھی کوس رہی تھی کیوں کہ اس کے ڈرامے کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گئی تھی۔

وہ کلاس روم کے دروازے پر پہنچی سب لوگوں نے اس کی طرف دیکھا تھا اس نے سامنے دیکھا تو پروفیسر احمر نہیں تھا۔

اس نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کلاس روم میں قدم رکھے تھے لیکن پروفیسر احمر کو کلاس کے درمیان میں ایک لڑکی کے پاس کھڑا دیکھ کر اس کے قدم وہیں تھمیں تھے۔

قدموں کی آہٹ پر پروفیسر احمر نے بھی مڑ کر اسے دیکھا تھا اس نے شرمندگی سے نظریں جھکالی تھی۔

سوری سر مجھے پتہ نہیں تھا آپ کلاس روم میں ہیں" وہ فوراً سے بولی تھی "
پروفیسر احمر نے اسے ڈرتا پیر دیکھا تھا۔

آج وہ سفید رنگ کے عبایا اور حجاب میں تھی اور بہت پیاری لگ رہی تھی
پروفیسر احمر کو ایک چیز جو بہت محفوظ کرتی تھی وہ یہ تھی اس کا ہمیشہ خود کو پردے
میں رکھنا۔

کلاس روم میں وہ واحد لڑکی تھی جو عبایا میں تھی کچھ کا لباس تو دیکھنے کے قابل
نہیں تھا کچھ پینٹ شرٹ اور کچھ پھر حجاب میں بھی موجود تھیں۔

ایسے ماحول میں بھی وہ عبایا ڈالتی تھی صرف عبایا ہی نہیں ساتھ میں نقاب بھی
کرتی تھی کسی نے بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا یونیورسٹی کے لڑکوں میں سے
صرف آنکھیں ہی دیکھیں تھی۔

اس کا ہمیشہ عبایا میں رہنا بھی لڑکوں کو پسند نہیں تھا اس لیے کوئی بھی اس کے پاس نہیں آتا تھا اور وہ اس چیز سے بہت اطمینان میں بھی تھی۔

" Ooo Miss Aishal Haroon Shah has come"

وہ اسے دیکھ کر بولا تھا اس کے ایسے بولنے پر عیشل کو مزید شرمندگی ہوئی تھی۔

"By the way, Miss Aishal Haroon Shah, there is still half an hour left for the class to. you have come very early" اس نے طنزیہ کہا تھا۔

" سوری سر" وہ نظریں جھکا کر ہی بولی تھی۔

"You are late for the first time so I am giving permission to sit" وہ اس کا جھکا سر دیکھ کر بولا تھا وہ قطعن اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

تھینک یو سر" اس نے سب تک ڈر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا تھا جو کہ بات " پروفیسر احمر ملک سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"But next time don't be late" اس کا یوں کھڑا ہونا اسے پسند نہیں آرہا تھا اس کی بات پر عیشل نے ہاں میں سر ہلایا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

" And late students will not sit in my class understand class" اب کی بار وہ پوری کلاس کو مخاطب کرتا بولا تھا سب نے ہی یا سر کہا تھا۔

" Get your assignments out I'm going to check" اس نے عیشل کو نظروں میں رکھتے ہوئے کہا تھا سب اسٹوڈنٹس نے اپنی اسائمنٹس نکال لی تھی۔

وہ باری باری سب کی چیک کر رہا تھا اسے افسوس بھی ہو رہا تھا کسی نے بھی وہ پوائنٹس نہیں ڈالے تھے جو اس نے بورڈ پر کروائے تھے اور بس جان ہی چھڑوائی تھی سب نے۔

" Yes miss rubab your assignment" پروفیسر احمر ایک لڑکی کے پاس آکر بولا جو کہ بہت ہی زیادہ اسٹائلش تھی۔

" سر مجھے ضرورت نہیں ہے اسائمنٹ بنانے کی" وہ کھڑی ہوتی ہنستے ہوئے بولی تھی۔

" Why are you not part of this class" پروفیسر احمر
کو غصہ ایا تھا۔

" کیوں کہ سر میں نے آج تک کوئی اسائمنٹ نہیں کی کیوں کہ میرے فادر اس
یونیورسٹی کے وائس پرنسپل ہیں "اس نے ایٹیٹوڈ سے بال جھڑکے تھے۔

" آپ کے فادر یہاں کے وائس پرنسپل ہوں یا پرائم منسٹر آئی ڈونٹ کیر آپ
میری کلاس روم میں اسٹوڈینٹ ہیں تو آپ کو اسائمنٹ بنانی ہو گی "پروفیسر احمر
کو نا جانے کس بات کا غصہ تھا جو اس پر نکال رہا تھا۔

کل آپ کی اسائمنٹ مجھے ہر حال میں چاہیے "وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

اب وہ عیشل کے پاس آیا تھا عیشل "Miss your assignment "
نے جب اپنی اسائمنٹ اس کے آگے کی تو وہ حیران ہوا۔

اسے لگا تھا وہ اسائمنٹ نہیں بنا کر آئی گی ایک تو اس نے لیکچرز نہیں لیے تھے
دوسرا کرنے کو تھا بھی ایک شام لیکچرز مکمل کرتی یا اسائمنٹ بناتی۔

اس نے اسائمنٹ دیکھی تھی اس میں اس کے بتائے گئے پوائنٹس تو نہیں تھے
لیکن اسائمنٹ سے لگ رہا تھا کونسیپٹ سارے کلیئر ہیں۔

پروفیسر احمر نے عیشل کی طرف دیکھا تھا جو کہ نظریں جھکا کر کھڑی تھی پروفیسر
احمر نے اس کی اسائمنٹ پر لاسٹ میں کچھ لکھا دیکھا تھا۔

اسائمنٹ فروم عیشل سسٹر دعا ہارون شاہ "پروفیسر احمر نے یہ الفاظ آہستگی"
سے ادا کیے تھے لیکن سنے عیشل نے بھی تھے۔

تو مس یہ اسائمنٹ آپ کی سسٹر نے بنائی ہے بریک میں آپ میرے آفس " آئیں" اسے تو ایک بھانہ مل گیا تھا اسے آفس بلانے کا۔

ہائے اللہ پوچھے گا تم سے دعا" وہ آسمان کی طرف دیکھ کر بولی تھی اور اپنی جگہ " پر بیٹھ گئی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

دعا کلاس میں بیٹھی اپنا کام کر رہی تھی جب اس کے پاس ایک لڑکا آیا تھا اس نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

اور پھر سے اپنے کام میں لگ گئی تھی وہ لڑکا اس کے اوپر جھکا تھا دعا فوراً اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اور اس کی طرف دیکھا تھا وہ لڑکا بھی سیدھا ہوا تھا۔

" تمہیں گرمی نہیں لگی ہمیشہ اس عبایا میں" وہ لڑکا اسے دیکھ کر بولا تھا۔

" اپنے کام کی بات کرو اور نکلو یہاں سے" دعا غصے سے بولی تھی وہ اس کی کلاس کا لڑکا تو نہیں تھا۔

" اپنا کام ہی کر رہا ہوں خیر میں تو تمھیں جب بھی دیکھا ہے اس پردے میں دیکھا ہے ایسا بھی کیا حسن ہے جو چھپا کر رکھتی ہو کبھی دیدار تو کرواؤ اکیلے میں ملو" اس نے دعا کو آنکھ ماری تھی۔

دعا نے کھینچ کر تھپڑ اس کے گال پر مارا تھا اور پھر غصے سے اسے دیکھنے لگی وہ لڑکا غصے میں آگیا تھا۔

کل ضرور ملواوں گی تمھیں اکیلے میں اپنے بھائی سے پھر تم جانو وہ جانے اور "

اب نکلو یہاں سے" وہ غصے سے بولی تھی۔

اس کا حساب تو میں لوں گا اور بہت اچھا لوں گا" وہ غصے سے کہہ کر چلا گیا تھا دعا "

نے بھی برا سا منہ بنایا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

عیشل دروازہ نوک کر کے اندر آئی تھی جہاں وہ آفس میں چکر کاٹ رہا تھا شاید

اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

جی سر" وہ آتے ساتھ ہی بولی تھی پر وفیسر احمر نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اسے "

دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

اس کے ہاتھ سے پکڑنے پر عیشل کو بہت غصہ آیا تھا اس نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا اور ایک تھپڑ رکھ کر اس کے گال پر مارا۔

پروفیسر احمر ملک بس اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو انکھوں میں غصہ لیے اسے ہی گھور رہی تھی وہ سمجھ نہیں پایا اس سے ایسا کیا ہوا۔

آئندہ مجھے چھونے کی غلطی مت کیجئے گا سر" وہ اسے انگلی دیکھا کر بولی تھی اس " کی بات پر پروفیسر احمر ملک مسکرایا تھا۔

وہ اس لڑکی کی ہر ادا سے محفوظ ہو رہا تھا پہلا اس کا ہر وقت خوف کو پردے میں رکھنا اب کسی نامحرم کا چھونا اسے پسند نہیں آیا تھا تو اس نے اپنے تحفظ کے لیے اس پر ہاتھ اٹھا لیا تھا۔

کائزان کون ہے "اس کا دماغ کل سے میرے کائزان الفاظوں پر اٹکا ہوا تھا۔ "

آپ کو اس سے کیا" وہ غصے سے بولی تھی۔ "

ابھی تمھیں میرا چھونا پسند نہیں آیا اور اب کسی بھی نا محرم کو میرا کہہ رہی ہو" "
وہ غصے سے بولا تھا اس نے اپنا ایک ہاتھ زور سے دیوار پر مارا تھا۔

ابھی عیشل کچھ کہتی اس کا موبائل بجا تھا اس نے موبائل دیکھا وہاں پر سسٹر کی
جان سے نمبر سیو لکھا آ رہا تھا۔

موبائل کی سکرین پر چمکتے نام اسنے بھی دیکھے تھے اور پھر غصے سے عیشل کی
طرف دیکھا تھا جو کہ موبائل کی سکرین کو دیکھ رہی تھی۔

یہ کائزان شاہ کی عادت تھی کہ برک کے ٹائم میں وہ ایک بار عیشل کو کال ضرور
کرتا تھا عیشل نے کال اٹھائی تھی۔

"اسلام و علیکم بھائی جان" وہ مسکرا کر بولی تھی۔

"وعلیکم السلام بھائی کی جان کیسی ہو" وہ بھی مسکرا کر بولا تھا۔

"بھائی میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں آپ کیسے ہیں" وہ پروفیسر احمر کو دیکھ کر بول رہی تھی جو کہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میرا بچہ میں بلکل ٹھیک اور سب سے اہم بات کینٹین سے کچھ بھی فضول نہیں کھانا" کائزان شاہ نے مسکرا کر تاکید کی۔

"اوکے نہیں کھاؤ گی لیکن اپ بھی لانچ مس نہیں کریں گیں کسی بھی میٹنگ کے چکر میں" وہ بھی مسکرا کر بولی تھی۔

اوکے نہیں کروں گا"وہ مسکرا کر بولا تھا۔ "

اچھا بنائی جان مجھے بہت بھوک لگی ہے میں کچھ کھالوں "اس نے پروفیسر احمر " کو دیکھا جو کہ اسے گھوری جا رہا تھا۔

ٹھیک ہے بھائی کی جان "وہ مسکرا کر بولا تھا۔ "

خیال رکھیے گا اپنا"وہ یہ کہہ کر کال رکھ چکی تھی کائزان شاہ نے بھی مسکرا کر " کال رکھی تھی۔

تمھارا سگا بھائی ہے "کال بند ہونے پر وہ فوراً بولا تھا۔ "

نہیں محلے میں رہتا ہے "وہ غصے سے بولی تھی اسے اس کا سوال عجیب ہی لگا " تھا۔

"تو پھر تم آج سے اس سے بات نہیں کرو گی" وہ اسے دیکھ اپنا فیصلہ سنا رہا تھا۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میں تمھاری بات مانو گی" عیشل نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"تم اب ساری میری ہی باتیں مانو گی کیونکہ احمر ملک کو تم پسند آگئی ہو اور جو چیز ایک بار احمر ملک کو پسند آجائے وہ اسی کی ہوتی ہے یہاں پے تو پھر معملا دل کا ہے" وہ اسے کے قریب ہوتا بولا تھا۔

"خوش فہمی ہے تمھاری اگر میں نے بھائی کو تمہارا بتا دیا تو تمہاری ایک بھی ہڈی سلامت نہیں رہے گی" وہ اسے دیکھ تنزیہ بولی تھی اور پیچھے ہوتی بولی۔

دوبارہ اپنے بھائی کا نام میرے سامنے مت لینا اور میں نے تمہیں کہا ہے نا تم" اس سے بات نہیں کرو گی" وہ اس کے مزید قریب ہوا تھا۔

دور رہ کر بات کریں مجھ سے اور وہ میرا بھائی ہے میں جب چاہوں اس سے" بات کروں گی اپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے" اس نے پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن پیچھے دیوار تھی۔

ٹھیک ہے کرو پھر جو اس دن لائبریری میں ہوا وہی تمہارے بھائی کے ساتھ"" وہ مسکرا کر بولا تھا عیشل اس کی بات پر خوفزدہ ہوئی تھی۔

نہیں وہ میرے اپنے بھائی ہیں" وہ فوراً سے بولی تھی۔ "

اپنے بھائی ابھی تو تم کہہ رہی تھی محلے میں رہتا ہے" پروفیسر احمر نے غور سے" اسے دیکھا تھا۔

وہ میں نے ویسے ہی کہا تھا" وہ فوراً سے بولی تھی ورنہ کائزان شامل تو اس کی" جان بستی تھی۔

اور یہ کائزان کون ہے اس نے اس کی دونوں انکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا۔ "

کائزان بھائی ہیں میرے "اس نے جلدی جلدی میں جواب دیا تھا وہ ڈر گئی تھی " اس کی لائبریری والی بات دہرانے پر۔

بھائی کتنے بھائی ہیں ویسے تمہارے اور کتنے سالے ہیں میرے "وہ اس کی" طرف دیکھ کر مسکرا کر بولا تھا۔

ایک ہی ہے "عیشل نے بھی اسکی طرف دیکھا تھا۔"

اس کا مطلب ابھی تمہیں کائزان کی کال ائی تھی "اس نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا عیشل نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

اگلی بار اسسائنمنٹ خود بنائیے گا مس عیشل ہارون شاہ "وہ جھک کر اس کے کان کے قریب بولا تھا۔

سر اپ کو میں نے کہا ہے نا پیچھے ہو کر بات کریں "وہ غصے سے بولی تھی۔"

ویسے جب تم مس ایشل احمر مالک بن جاؤ پھر تم یہ الفاظ بول ہی نہیں پاؤ گے افسوس "وہ اسے دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

اللہ نہ کرے ایسا دن آئے "وہ منہ بنا کر بولی تھی۔"

"اگر آپ کو مزید کوئی بات نہیں کرنی تو کیا میں جا سکتی ہوں سر "وہ غصے سے بولی تھی فضول میں ہی اس نے اسے بلایا تھا۔

"ٹھیک ہے مس عیشل حارون شاہ اپ جا سکتی ہیں "وہ مسکرا کر بولا اور اس کے سامنے سے پیچھے ہوا تھا عیشل فوراً سے وہاں سے نکل گئی تھی۔

کائزان "اس نے زیر لب یہ الفاظ دہرائے تھے۔ "

"اگر وہ تمھارا بھائی بھی ہے تب بھی اسکا نام مجھے تمھارے لبوں پر برداشت نہیں تمھارے لبوں پر ایک ہی نام اچھا لگے گا احمر ملک بس "وہ غصے سے بولا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooooooo

ماضی

شہزاد ملک دو دن کے بعد حویلی آیا تھا اس دن کا گیا وہ آج آرہا تھا اس نے حارون شاہ سے کہہ دیا تھا کہ وہ کام سے جارہا ہے دوسرے شہر اس لیے کچھ دن لگ جائیں گیں۔

وہ اس وقت زینب کے کمرے میں آیا تھا زینب کمرے میں نہیں تھی شاید واشروم میں تھی کچھ دیر کے بعد وہ چینج کر کے آئی تھی۔

کیوں کہ رات بہت ہو گئی تھی اس لیے وہ چینج کر کے سونے لگی تھی وہ شہزاد ملک کو دیکھ کر ڈر گئی تھی۔

وہ ابھی اسے دیکھ رہی تھی کہ کمرے کا دروازا کھول کر کائزان اندر آیا تھا زینب اسے دیکھ اس کے پاس آئی تھی۔

"پھوپھو یہ انکل یہاں کیا کر رہے ہیں" شہزاد ملک کائزان سے اپنی پھوپھو کے کمرے میں برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

"میری جان وہ اب یہی رہیں گیں نہ" زینب کو سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا کہے۔

"لیکن کیوں اور یہ آپ کے کمرے میں کیا کر رہیں ہیں آپ انہیں بھیجیں" کائزان غصے سے شہزاد ملک کو دیکھ رہا تھا۔

"کائزان آپ کمرے میں چلو پھوپھو آرہی ہیں" زینب نے مسکرا کر اسے جانے کا کہا۔

"نہیں پھوپھو کائزان اج اپ کے ساتھ اپ کے کمرے میں سوئے گا" وہ زینب کے گلے لگ گیا تھا۔

کائزان ہم اپ کے کمرے میں سو جاتے ہیں" زینب نے شہزاد ملک کو دیکھ کر "
کہا۔

بالکل بھی نہیں پھوپھو اپ انکل کو نکالیں یہاں سے "کائزان صدی لہجے میں "
بولا تھا زینب نے معصومیت سے شہزاد ملک کو دیکھا تھا۔

پلیز آپ آج رات "زینب نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا تھا شہزاد ملک کو غصہ "
تو آرہا تھا لیکن کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔

کائزان زور زور سے رونے لگا تھا اسے روتا دیکھ کر زینب پریشان ہوئی تھی شہزاد
ملک اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی کائزان خاموش ہو گیا تھا اور اسنے زینب کو گلے لگا لیا پھر اس کے
گال پر کس کیا تھا۔

"بلے بلے پھوپھو میں نے ان گندے انکل کو نکال دیا" وہ گول گول گھومتا ہوا بولا تھا زینب اسے سیکھ مسکرا رہی تھی۔

وہ دونوں آج ساتھ میں پڑھائی کر رہی تھیں کل ان کا اخری پیپر تھا مریم اس کی طرف آئی ہوئی تھی۔

"یار مجھے تو یہ فزکس بلکل بھی سمجھ نہیں آتی تم اپنا بتاؤ" مریم نے منہ بنا کر فزکس کی بوک سائیڈ پر رکھی تھی۔

"ہاں بس ٹھیک ہی کے میرا ابھی" نور الایمان نے بوکس میں مصروف رہتے ہوئے کہا تھا۔

" اچھا یار مجھ سے تو اب مزید پڑھا نہیں جائے گا میں تو نا جا رہی ہوں کچھ بنانے کے لیے" وہ کھڑی ہوتی بولی تھی۔

" چلو میں بھی چلتی ہوں" یہ کہہ کر وہ بھی کھڑی ہوئی تھی دونوں ایک ساتھ کمرے سے نکل کر کیچن میں آئی تھی۔

وہ کیچن میں آئی تو ان کے پیچھے پیچھے مانی بھی آئی تھی اس کے ہاتھ میں گلاب کے پھول تھے نور الایمان انھیں دیکھ مسکرائی تھی۔

" یہ" وہ مانی کے پاس آ کر بولی۔

" یہ باہر پڑے ہوئے تھے" مانی نے پھول اس کو پکڑائے تھے۔

اچھا صحیح ہے تم جاؤاب" وہ مسکرا کر بولی تھی اور پھول لیے تھے مانی وہ پھول " دیکھ کر باہر چلی گئی تھی۔

یہ پھول کہاں سے ائے" مریم اسے دیکھ کر بولی تھی۔"

پتہ نہیں کوئی ہے جو بہت دنوں سے پھول بھیج رہا ہے اور نام بھی نہیں لکھا ہوا" "نورالایمان نے مسکرا کر بتایا تھا۔

اگر نام نہیں لکھا ہوا تو تم اتنا خوش کیوں ہو رہی ہو" مریم نے اسے گھور کر دیکھا" تھا۔

پتہ نہیں لیکن مجھے انتظار رہتا ہے اج کل ان پھولوں کا" نورالایمان ان کی " خوشبو سونگتی ہوئی بولی۔

پہلے وہ کائزان اب تم یہ پھول" وہ اسے دیکھ غصے سے بولی تھی۔"

کائزان شاہ کے ذکر پر اس کا دل زور سے دھڑکا تھا اس کے دماغ میں کچھ یادیں گھومی تھی اس نے جلدی سے خود کو نارمل کیا۔

اچھا نا یار چلو جو بنانا ہے جلدی بناؤ مجھے تو بہت بھوک لگی ہے اور تم جانتی ہو مجھے" کچھ نہیں بنانا اتا" نور الایمان نے منہ بنا کر کہا تھا۔

اور محترمہ اپ مجھے بتائیں گے مجھے کہاں بنانا اتا ہے" اس نے غصے سے اسے" دیکھا تھا۔

اچھا نا یار نوڈلز ہی بنالو اور کچھ نہیں بنا سکتی" نور الایمان بنا کر اسے دیکھا تھا۔"

تم نہیں بنا سکتی میں ہی کیوں بناؤن" مریم نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔"

بنانا ہے تو بناؤ نہیں بنانا تو نہ بناؤ میں جا رہی ہوں" وہ غصے سے کہہ کر کچن سے جانے لگی تھی مریم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اچھا نا زیادہ ڈرامے باز نہ بنو بنا رہی ہوں میں" مریم نے منہ بنا کر کہا تھا اس کے منہ بنانے پر نور الایمان مسکرائی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ شہزاد ملک کے سامنے بیٹھا تھا اور مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہارے اج یہاں انے کی وجہ میں جان سکتا ہوں" شہزاد ملک نے اسے دیکھ کر غصے سے پوچھا۔

کائزان شاہ اس کی بات پر مسکرایا تھا اور پھر اپنا موبائل نکال کر وہ یوز کرنے لگا جیسے جان بوجھ کر اسے زچ کر رہا ہو۔

"اپنی شہزاد ملک کو یہ اپنے چونچلے بعد میں کر لینا پہلے مجھے یہاں انے کی وجہ بتاؤ" غصہ ایا تھا۔

" اصل میں سسر جی میں اپ کو یہ بتانے ایا تھا کہ کل اپ کی بیٹی گھر نہیں بلکہ اپ کے داماد کے ساتھ جائیں گی" قائزان شاہ نے موبائل واپس پاکٹ میں رکھا تھا۔

"اپنی بقواز بند کرو میں تمہارا کوئی سسر نہیں ہوں اور نہ ہی تم میری بیٹی کو کڈنیپ کر سکتے ہو" شہزاد ملک نے کھڑے ہوتے کہا تھا۔

جو میں کہتا ہوں وہ کر کے رہتا ہوں اور میں ایسا کر کے دکھاؤں گا تمہیں بس" سوچا ایک دفعہ تو میں پھر کنفرم کر دوں "کائزان شاہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

میں بھی دیکھتا ہوں تم ایسا کیسے کرو گے "شہزاد ملک نے غصے سے کہا تھا۔"

تمہارے سامنے تمہاری بیٹی کڈنیپ کروں گا اور تم دیکھتے رہ جاؤ گے "کائزان" شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

جتنی سیکیورٹی رکھنا ہو رکھ لینا لیکن نور الایمان جائے گی تو کل میرے ساتھ" ہے "کائزان شاہ کھڑا ہوتا بولا تھا۔

بس بتانے ایا تھا کہ کل کے لیے تیار ہو جانا "کارزان شاہ نے ٹیبل پر دونوں ہاتھ" رکھے تھے اور اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

ائندہ میری افس انے کی ضرورت نہیں ہے"شہزاد ملک اس کو جاتا دیکھ کر بولا"
تھا۔

یہ افس یہ سٹیٹس یہ نام کیا سب تمہارا اپنا ہے کیا تم نے اپنی محنت سے بنایا ہے""
کائزان شاہ مڑ کر بولا تھا اس کے تنز پر شہزاد ملک کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

ائندہ احتیاط کرنا کس کے سامنے اور کیا بات کر رہے ہو"کائزان شاہ تنزیہ"
مسکراتے ہوئے افس سے نکل گیا تھا۔

تو میں تو تب پتہ چلے گا جب تمہاری دونوں بہنیں میرے پاس ہوں گی"وہ اس"
کے جانے کے بعد ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتا بولا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

دعا کالج ائی تھی کائزان شاہ کل دبئی گیا تھا اور اس کے بعد نہیں آیا تھا اس لیے وہ دونوں آج گارڈز کی نگرانی میں ان کے عتبار کرتا ڈرائیور کے ساتھ کالج ائی تھی۔

ایشل بھی اسی کے ساتھ ہی یونیورسٹی گئی تھی پہلے ایشل کو چھوڑ کر پھر اس نے دعا کو چھوڑا تھا کیونکہ ایشل یونیورسٹی پہلے اتی تھی اور دعا کا کالج بعد میں۔

اس دن کے بعد اس لڑکے سے دعا کا سامنا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ اسے منہ لگانا چاہتے تھے لیکن اج وہ جیسے ہی کلاس میں ائی تو وہ لڑکا کلاس میں پہلے سے ہی موجود تھا۔

حالانکہ وہ اس کی سیکشن کا نہیں تھا اس نے اگنور کیا اور جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی لیکن وہ لڑکا اس کے پاس ایا۔

کیسی ہو مس ایٹیٹیوڈ" وہ لڑکا اس کے پاس ہی آ کر کھڑا ہو گیا تھا دعا نے اگنور کیا" تھا۔

اووہلو مس ایٹیٹیوڈ تم سے بات کر رہا ہوں" سمیر نے اس کے اگے ہاتھ ہلایا " تھا۔

لیکن مجھے تم سے بات نہیں کرنی ہے اس لیے جاؤ یہاں سے" وہ غصے سے بولی " تھی کیوں کہ اسے دوبارہ اس کے منہ نہیں لگنا تھا۔

مس ایٹیٹیوڈ اس دن والی بات کو ابھی تک تم دل پر لگا کر بیٹھی ہو" سمیر نے " اس کی بات پر منہ بنایا۔

اگر ابھی کے ابھی تم یہاں سے نہ گئے تو میں پرنسپل آفس چلی جاؤں گی" وہ " غصے سے بولی تھی اسے غصہ کرتا دیکھ ایک لڑکا مسکرا رہا تھا۔

ابھی کل ہی اس کا ایڈمیشن ہوا تھا نام آیان ملک تھا عمر کوئی بیس سال ہو گی دیکھنے میں ہینڈسم تھا اس کی سیاہ آنکھیں اور سنہرے بال جو کہ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے وہ سچ میں انتہا کا ہینڈسم اور پر کشش لڑکا تھا۔

" ٹھیک ہے محترمہ میں چلا" سمیر غصے سے کہہ کر چلا گیا تھا دعا نے بھی غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

شہزاد ملک آج اپنی پوری فورس کے ساتھ سلول کے باہر ہی کھڑا تھا اس وقت گیارہ بج رہے تھے۔

وہ اج وہاں سے ہلاک نہیں تھا کائزان شاہ کی کار آکر وہاں رکی تھی اس کے ساتھ پیچھے گارڈز کی گاڑیوں کی لائنیں لگی ہوئی تھی۔

شہزاد ملک اسے دیکھ کر الرٹ ہوا تھا اس نے اپنے سارے گارڈز کو بھی اشارہ کیا تھا کائزان شاہ جس نے سیاہ پینٹ شرٹ اور اول سیاہ ہی کوٹ ڈالی ہوئی تھی بالوں کو اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا۔

ہیزل رنگ کی آنکھوں میں آج ایک الگ ہی چمک تھی وہ پورے ایٹیٹیوڈ کے ساتھ کار سے اترا تھا۔

شہزاد ملک اسے دیکھ رہا تھا اس نے بھی ایسا حسن کبھی نہیں دیکھا تھا اس کا کسرتی وجود اسے مزید پرکشش بنا رہا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کائزان شاہ اس کی طرف بڑھا تھا شہزاد ملک نے بھی قدم اس کی طرف لیے۔

تمہارے لیے اچھا یہی ہے کہ یہی سے واپس چلے جاؤ" شہزاد ملک اسے دیکھ کر" بولا تھا۔

اور تمھارے لیے اچھا یہ ہے کہ تم مجھے اسے لے جانے دو" کائزان شاہ نے " مسکرا کر کہا۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میں تمہیں اسے ایسے ہی لے جانے دوں گا" شہزاد " ملک نے اسے دیکھ آئی برو اچکائی تھی۔

کیوں کہ تمہارے اس سچ سے بھی واقف ہوں جو تم نے مجھ سے چھپا کر رکھا " ہوا ہے" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

"کیسا سچ" وہ جیسے اسے سیکھ گڑ بڑا یا تھا۔

"جانتا ہوں میں کہ اس کے دو بھائی بھی ہیں لیکن تمھاری پہلی بیوی سے"
کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

"تم یہ سب کیسے جانتے ہو" شہزاد ملک گڑ بڑا گیا تھا اس کی بات پر۔

"یہ تمھارے لیے جاننا ضروری نہیں اس بات کو پورے ثبوت کے ساتھ سوشل میڈیا پر ڈال سکتا ہوں اور جو کام تم کرتے ہو مجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے سب کچھ سامنے لے آؤں گا اگر" کائزان شاہ بولتا بولتا رو کا تھا اور پھر اسے دیکھا۔

"اگر" شہزاد ملک کے چہرے پر پسینہ آگیا تھا۔

اگر تم نے مجھے آسانی سے نور الایمان کو لے جانے نہ دیا تو میں یہ سب کروں " گا" وہ اس کے قریب ہو کر بولا تھا۔

میں کیسے تمھاری بات مان لوں" اس نے غصے سے کہا تھا۔ "

تم جانتے ہو میں کوئی بھی بات ایسے نہیں کرتا" وہ مسکرا کر بولا تھا اور اسکول کی " طرف قدم بڑھائے تھے۔

شہزاد ملک تو اس کی باتوں میں گم تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ ہوا کیا ہے اسے تو یہ نہیں سمجھ آ رہا تھا اسے یہ باتیں کیسے پتہ چلی ہیں جب کہ یہ باتیں تو صرف زینب کو پتہ تھی۔

جو کہ اب زندہ نہیں تھی تو اسے یہ سب کون بتہ سکتا تھا کہیں اس کے بیٹے تو نہیں انھوں نے بھی تو شہزاد ملک کو چھوڑ دیا تھا۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا اسے نہیں پتہ چلا تھا کہ کائزان شاہ اندر جا چکا ہے وہ تو بس اپنی باتوں کا جواب چاہتا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

وہ پرنسپل آفس آیا تھا جہاں پہ فی میل پرنسپل لیڈی بیٹھی ہوئی تھی کائزان شاہ نے ان کو دیکھ کر سلام کیا۔

" Yes" وہ پرنسپل کائزان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتی بولی۔

" tell me the room number of Noor ul Eman and also "the roll number کائزان شاہ کھڑا رہتا ہی بولا تھا۔

پرسنپل بھی کھڑی ہو گئی "But sir we can't tell you " تھی۔

کائزان شاہ نے اپنا کارڈ نکال کر اس کے آگے کیا تھا پرنسپل وہ دیکھ کر گھبرا گئی۔

" I said tell me Noor's roll number and room number" کائزان شاہ پھر سے بولا۔

" Please tell me sir name" پرنسپل ایک فائل کھول کر بولی تھی۔

شہزاد ملک "کائزان شاہ برا سا منہ بنا کر بولا تھا۔"

کلاس "پرنسپل نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

" Tenth class" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا پرنسپل نے اسے روم نمبر اور روم نمبر بتایا تھا اور وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں پیپر ہو رہا تھا اس نے ٹائم دیکھا دیکھا ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے اب تک تو اس کا پیپر ہو گیا ہو گا۔

سب لڑکیوں نے اسے دیکھا تھا وہاں موجود ٹیچر نے بھی اسے دیکھا تھا جب نورالایمان کی اس پر نظر پڑی تو وہ حیران ہوئی۔

"جی کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ" وہ ٹیچر کائزان کے پاس آئی تھی کائزان نے اس کی بات اگنور کر دی تھی۔

"نورالایمان کون ہے" کائزان کی نظر اچانک ہی اس لڑکی پر پڑی تھی جس سے اس کی اس دن ملاقات ہوئی تھی وہ ساکت ہوا تھا دھڑکنیں بڑھی تھی۔

نورلایمان کھڑی ہو گئ تھی اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا اور حیرانی سے اس کی طرف دیکھ بھی رہا تھا۔

"سر آپ یوں کلاس ڈسٹرب کر رہے ہیں آپ جانتے ہیں نہ پیپر ہو رہا ہے" اس کی روبدار پرسنلٹی دیکھ وہ ٹیچر اتنا ہی بول سکی تھی۔

"میں نے کہا کہ نورالایمان کون ہے" وہ اس لڑکی کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

جی میں "نور لایمان بولی تھی کائزان شاہ حیران ہوا تھا۔ "

سر نیم شہزاد ملک "کائزان شاہ نے جیسے کنفرم کرنا چاہا تھا "

جی "نور لایمان نے ہاں میں سر ہلایا کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اور اس کا " ہاتھ پکڑ لیا تھا سب لڑکیاں انھیں ہی دیکھ رہی تھی۔

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں "ٹیچر ان کے آگے آگئی تھی۔ "

آپ کو بیچ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے میم "کائزان شاہ غصے سے بولا تھا۔ "

لیکن آپ ایسے کیسے بچی کو لے جا سکتے ہیں "ٹیچر پھر سے بولی تھی۔ "

ڈونٹ وری آپ کی پرنسپل کو پتہ ہے"کائزان شاہ نے کہااور وہ اسے لے کر " کلاس روم سے نکل گیا تھا مریم بھی حیران تھی اس سب پر۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ اسے سب کے بیچ و بیچ لے کر جا رہا تھا کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا تھا اس نے ایک نظر مے بعد دوسری نظر اس پر نہیں ڈالی تھی۔

کیوں کہ اس کی یونیفارم بہت فٹنگ پر تھی اور وہ اسے یوں نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ اسے لے کر باہر آیا تھا۔

جہاں شہزاد ملک کھڑا تھا اسے نور لایمان کو لاتا دیکھ کر ان کی طرف بڑھا تھا کائزان شاہ نے اس ہاتھ کے اشارے سے روکنے کا کہا تھا۔

وہ اپنے قدم وہی روک گیا تھا نور الایمان حیران ہوئی تھی اور کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

" یہ آپ میرے بابا کر روک کیوں رہے ہیں" وہ کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی تھی اسے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"خاموش تم "کائزان شاہ اسے دیکھ سختی سے بولا تھا۔

" یہ آپ میرے بابا کو روک کیوں رہے ہیں" وہ کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی تھی اسے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"خاموش تم "کائزان شاہ اسے دیکھ سختی سے بولا تھا۔

تم جو چاہتے ہو وہ میں تمھیں دوں گا بس میری بیٹی کو چھوڑ دو" شہزاد ملک اسے " دیکھ کر بولا تھا۔

مجھے چاہیے ہی تمھاری بیٹی" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

دیکھوں تمھاری دشمنی میرے ساتھ ہے میری بیٹی کے ساتھ نہیں" شہزاد " ملک نے نور لایمان کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اگر چاہتے ہو کہ تمھاری سچائی دنیا سے چھپی رہے تو اپنے گارڈز کے ساتھ پیچھے " ہو جاؤ" کائزان شاہ اسے نور لایمان کے سامنے مہان بنتا دیکھ کر بولا تھا۔

تمھیں جو کرنا ہے کر لو لیکن میری نور لایمان تمھارے ساتھ نہیں جائے " گی" شہزاد ملک نے اپنے گارڈز کو اشارہ کیا تھا۔

" سوچ لو پھوپھا جی "کائزان شاہ نے جان بوجھ کر پھوپھا کا ورڈ استعمال کیا تھا اسکے گارڈز بھی الرٹ ہوئے تھے۔

" اور ہاں پھر یہاں نہیں جیل کے اندر ہو گے "کائزان شاہ نے قریب ہوتے ہوئے کہا تھا یہ بات نورلایمان نے نہیں سنی تھی۔

" مجھے اپنی بیٹی سے ملنا ہے "کائزان شاہ کے پیچھے ہونے پر وہ بولا تھا۔

" ہاں ہاں مل لو کیوں کہ اس کے بعد تو تمھیں ملنے کا کائی موقع ہی نہیں ملنا نہ" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

" ہاتھ چھوڑو اس کا "شہزاد ملک نور الایمان کا ہاتھ کائزان شاہ کے ہاتھ میں دیکھ کر بولا تھا۔

" کیوں ایسے ملنے میں کوئی روکاوٹ آئے گی کیا" وہ برا سا منہ بنا کر بولا تھا شہزاد ملک نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

" نہیں نہ تو ایسے ہی مل لو" کائزان شاہ اسے خاموش دیکھ کر پھر سے بولا تھا اسے تو غصہ اس بات پر تھا کہ جس لڑکی کو وہ اپنی عزت بنانا چاہتا تھا وہ یوں سب کے سامنے بے ہودہ اور فٹنگ والے یونیفارم میں تھی۔

"میرا بچہ تم فکر نہیں کرو تمہارا بابا ہے نا تمہیں بہت جلد واپس لے ائے گا" شہزاد ملک نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

" لیکن بابا یہ مجھے لے کر کیوں جا رہے ہیں اور یوں ایسے "نور الایمان نے روتے ہوئے کہا تھا۔

"بابا کی جان یہ اپ کو اپ کے بابا سے الگ کرنا چاہتے ہیں اور دیکھیں انہوں نے کر بھی دیا" شہزاد ملک نے نوریمان کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"بابا مجھے اپ سے دور کہیں بھی نہیں جانا مجھے اپ کے ساتھ رہنا ہے" نور الایمان اس کے ساتھ لگ کر بول رہی تھی۔

"اپ کو اپنے بابا پر یقین ہے نا میری گڑیا اپ کا بابا بہت جلد اپ کو واپس لے ائے گا" شہزاد ملک نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔

"بس کر دو اب" کائزان شاہ نے اسے شہزاد ملک سے الگ کیا تھا۔

"پلیز اپ ایسا کیوں کر رہے ہیں کیا بگاڑا ہے میں نے اور میرے بابا نے اپ کا اپ کیوں ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر رہی ہیں" نور الایمان روتے ہوئے بول رہی تھی۔

خاموش یہ اپنے انسو صاف کر واور اب مجھے ناتمہاری رونے کی اواز نہ ائے """ کائزان شاہ نے سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا تھا۔

نورالایمان نے نم انکھوں سے اس ستمگر کو دیکھا تھا جو اسے اس کے بابا سے دور کر رہا تھا اور رونے سے بھی منع کر رہا تھا۔

دنیا کی سب سے برے انسان ہو میرے لیے تم" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی" انسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے بس دل میں ڈر تھا اپنے بابا سے دور جانے کا۔

کائزان شاہ نے اس کی کلائی سختی سے تھام لی اور اسے اپنے ساتھ زبردستی لے جا رہا تھا زبردستی لے جاتے ہوئے اسے کار کی فرنٹ ڈور کھول کر دھکا دے کر بٹھایا تھا۔۔

نورالایمان نے اس کے دھکا دینے پر اس ستمگر کو بے یقینی سے دیکھا تھا کیا یہ وہی شخص تھا جس کے لیے اس کا دل دھڑکتا تھا۔

دل سے اواز ائی تھی اس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا اسے خود پر غصہ ارہا تھا کس شخص سے وہ دل لگا بیٹھی تھی۔

جس شخص کے لیے اس کا دل دھڑکتا تھا جس شخص کو سوچ کر اسے اچھا لگتا تھا اج اسی شخص سے سب سے زیادہ نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

کائزان شاہ دوسری سائیڈ اکر بیٹھا تھا اس نے کار واپس گھمائی اور اپنی فلیٹ کی طرف گاڑی کا رخ کیا تھا اس کے گارڈز اس کے پیچھے پیچھے تھے۔

شہزاد ملک بس اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا کیا فائدہ تھا اتنے بینک بیلنس اور اسٹیٹس کا جب اپنی بیٹی کو ہی نہیں بچا پایا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کائزان شاہ اسکی کلائی تھام کر اپنے فلیٹ میں لا رہا تھا وہ پوری کوشش کر رہی تھی اس سے اپنی کلائی چھڑانے کی۔

یہ محنت فضول ہے" وہ مڑ کر اسے دیکھ کر بولا تھا۔ "

کیوں کر رہے ہو تم میرے ساتھ ایسا" وہ روتے ہوئے چیخی تھی۔ "

پہلے تو یہ اپنے الفاظ درست کرو آپ کہہ کر مخاطب کرو گی تم مجھے "کائزان " شاہ اسے اپنے قریب کر گیا تھا جس سے نورلایمان ڈر گئی تھی۔

عزت انھیں دی جاتی ہیں جو اس کو ڈزرو بھی کرتے ہوں "وہ اس کی آنکھوں " میں دیکھ کر بولی تھی۔

تو تم یہ کھنا چاہتی ہو میں عزت نہیں ڈزرو کرتا "کائزان شاہ نے اس کا بازو زور " سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا تھا۔

بلکل بھی نہیں "نور لا یمان نفرت سے بولی تھی۔ "

چاہے جو بھی ڈزرو کرتا ہوں لیکن تم مجھ آپ کہہ کر مخاطب کرو گی "کائزان " شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا جہاں آنسوں تھے۔

اس کی بات پر نور الا یمان طنزیہ مسکرائی تھی اسے بازو میں درد اٹھ رہا تھا لیکن اسے پروا نہیں تھی وہ تو بس نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کائزان شاہ کے اندر کچھ ٹوٹا تھا پہلی ملاقات پر جب آنکھوں میں پسندیدگی دیکھی تھی اب ان میں نفرت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"اپنے آنسوں صاف کرو" کائزان شاہ اس کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر بولا تھا کیوں کہ وہ پورا راستہ روتی ہوئی آئی تھی۔

"لو اب رونے پر بھی مسئلہ ہے" نور لایمان روتے ہوئے طنزیہ مسکرائی تھی۔

"تمھاری آنکھوں میں آنسوں برادشت نہیں ہیں" کائزان شاہ نے اس کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھائے تھے۔

نور الایمان نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے تھے اور غصے سے اسے دیکھ رہی تھی

کائزان شاہ کے چہرے کے ایکسپریس بتا رہے تھے اسے نور لایمان کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی۔

"واہ گریٹ مسٹر کائزان شاہ آنسوؤں کا سبب بننے کے بعد آپ کہہ رہے ہیں کہ تمھاری آنکھوں میں آنسوں برداشت نہیں" وہ روتے روتے مسکرادی تھی۔

"ایمان اپنے آنسوں صاف کرو" کائزان شاہ نے اسے نور کی جگہ ایمان کہہ کر پکارا تھا اس کی بات پر نور الایمان تھوڑی ٹھٹکی تھی اس نام سے تو صرف اس کی امی جان ہی اسے بلاتی تھی۔

"میرا نام نورلایمان ہے" نور نے غصے سے کہا تھا۔

"لیکن میں جس چاہے نام سے پکاروں میں تو پھر بیوی بھی کہہ سکتا ہوں" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔

"تو پھر میں بھی تو کہہ سکتی ہوں نہ" نورلایمان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

کیا جان یا پھر میری دنیا" کائزان شاہ نے اسے آنکھ مارے ہوئے کہا تھا۔ "

نہیں" نورلایمان کی آنکھوں سے آنسوں اب تک رواں تھے وہ نم آنکھوں " سے بول رہی تھی۔

تو پھر کیا شوہر" کائزان شاہ کو بہت دلچسپی تھی اس کے منہ سے اپنے لیے شوکر " الفاظ سننے کی۔

نہیں بھائی" نورلایمان اسے یکجا طنزیہ بولی تھی کائزان شاہ جو منتظر تھا کچھ اور ہی" سننے کے اس نے گھور کر نورلایمان کو دیکھا تھا۔

لیکن اس کے آنسوں اب تک رواں تھے وہ روکے نہیں تھے کائزان شاہ کو تو اب خود پر بھی غصہ آرہا تھا۔

"پہلے یہ رونہ بند کرو" کائزان شاہ اسکے آنسوں دیکھ کر بولا تھا۔

"تمہیں اس سے کیا میں روں یا ہنسو" نور الایمان نے غصے سے کہا تھا۔

"میں نے کہا ہے ایمان اپنے آنسوں صاف کرو" وہ غصے سے بولا تھا اور اس کے بازو ہر پر اپنا دباؤ بڑھایا تھا۔

"آہ" بازو پر زیادہ زور دینے کی وجہ سے اس کے بازو میں درد اٹھا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کے چہرے پر درد کے آثار دیکھے تھے اس کی بازو پر گرفت ڈھیلی کی تھی۔

نور اپنے آنسوں صاف کرو" کائزان شاہ نے اس کے چہرے کی طرف ہاتھ "
بڑھا کر اس کے آنسوں صاف کرنے چاہے تھے ابھی اس نے ٹچ ہی کیا تھا کہ
نور لا یمان نے اپنا چہرہ پیچھے کر لیا۔

میں کر لوں گی" نور لا یمان نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔ "

اور پلیز مجھ سے دور ہو کر بھی آپ بات کر سکتے ہیں میرا بازو بھی چھوڑ دیں" "
وہ بے بسی سے بولی تھی اس کے سامنے کچھ کر ہی نہیں سکتی تھی۔

اچھا دیکھو رونا تو بند کرو" اس کی آنکھیں پھر سے بھیگتی دیکھ کر وہ بولا تھا۔ "

مجھے بابا کے پاس جانا ہے" نور لا یمان روتے ہوئے بول رہی تھی۔ "

"نور تم آئندہ میرے سامنے اس شخص کا نام بھی نہیں لو گی "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا شہزاد ملک کے نام پر اسے غصہ آیا تھا۔

"کیون نہ لوں ان کا نام وہ بابا ہیں میرے میں لوں گی ہر وقت لوں گی کر بار لوں گی "وہ غصے سے بول رہی تھی۔

"تمھیں آرام کی ضرورت ہے وہ سامنے روم ہے جا کر ارام کر لو "کائزان شاہ اکا جذباتی پن دیکھ کر بولا تھا۔

"میں نے کہیں نہیں جانا بس اپنے بابا کے پاس جانا ہے "شہزاد ملک کے نام پر وہ پھر رونے لگی تھی۔

کائزان شاہ نے اسے بازو سے تھاما اور اسے لے جا کر ایک کمرے میں چھوڑا نورلایمان بس روئے جارہی تھی ایک تو اس کا حالیہ ایسا تھا کہ کائزان شاہ اسے دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

جب تمھیں یہ بات سمجھ آجائے کہ تم اس شخص کے پاس دوبارہ نہیں جاؤ گی " تب اس کمرے سے باہر آؤ گی" کائزان شاہ یہ کہہ کر کمرے سے جانے لگا تھا لیکن اس کی بات پر روکا۔

ایک بار خود کو میرے بابا کی جگہ رکھ کر دیکھو اگر کوئی تم سے تمھاری بیٹی" " ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا کائزان شاہ بول پڑا تھا۔

میں شہزاد ملک نہیں ہوں جس کی زندگی میں کوئی ایسا دن آئے گا کہ کوئی بھی آ " کر اس کی بیٹی کو لے جائے اور وہ کچھ کر نہ سکے" کائزان شاہ مڑ کر بولا تھا اور پھر بنا اسے دیکھے باہر چلا گیا تھا اس نے روم باہر سے لوک کر دیا تھا۔

نور لا یمان وہی زمین پر بیٹھ کر رونے لگی تھی اسے بس شہزاد ملک کے پاس جانا تھا اس شخص سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی آج جس سے کبھی محبت کا جذبہ محسوس ہوا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ دوپہر کا اسے کمرے میں بند کر کے گیا تھا خود بھی فلیٹ سے نکل گیا تھا اور اب آرہا تھا اس کی ایک امپورٹینٹ میٹنگ تھی۔

لیکن آج اس نے میٹنگ بھی صحیح سے اٹینڈ نہیں کی تھی وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں نہیں تھا۔

اس کا سارا کا سارا دھیان اپنی معصوم سی ہونے والی بیوی کی طرف تھا اس کی حالت کا سوچ کر ہی اسے نا جانے کیا ہو رہا تھا۔

اس نے چھ گھنٹے بغیر کچھ کھائے پیے اس کمرے میں کیسے گزارے ہوں گے اسے اتنا بھی یقین تھا کہ اس نے رو رو کر خود کو ہلکان ہی کیا ہو گا۔

اس نے کمرے کا دروازا کھولا تو وہ گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھی ہوئی تھی کائزان شاہ نے اسے دیکھا اور اس کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

کائزان شاہ بھی اس کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گیا تھا نور لایمان نے کوئی رسپانس نہیں کیا تھا اس کے آنے پر۔

"سوگ ختم ہو گیا ہے" کائزان شاہ اسے ایسے ہی دیکھ کر بولا تھا نور لایمان کچھ بھی نہیں بولی تھی۔

"کھانا لایا ہوں آکر اپنے لیے بھی نکالوں میرے لیے بھی" اس کی بات پر نور العیمان نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا۔

"تم مجھے یہاں کیڈنیپ کر کے لائے ہو" کائزان شاہ کی بات پر نور العیمان نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"ہاں پتہ ہے لیکن اب رہنا تو میرے ساتھ ہی ہے نہ" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"بلکل بھی نہیں میرے بابا مجھے یہاں سے لے جائیں گے" وہ پھر سے رونے لگی تھی۔

" اب اگر تم روئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" کائزان شاہ اس کے آنسوں دیکھ کر بولا تھا اس کی بات پر نورلا یمان نے سر جھکالیا تھا۔

" اٹھو آ کر کھانا کھالو" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

" میں نے نہیں کھانا" نورلا یمان نے اس کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا۔

" کھانا تو تمھیں کھانا ہی پڑے گا اب یہ تمھاری مرضی ہے اپنے ہاتھوں سے کھاؤ گی یا میں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں" کائزان شاہ اسے دیکھ کر شرارت سے بولا تھا۔

" اب کیا ہر چیز میں زبردستی ہے" نورلا یمان نے غصے سے کہا تھا۔

جی بلکل ہر چیز میں زبردستی ہے کیوں کہ مجھے اپنی ہونے والی بیوی کی صحت کا "
بہت خیال ہے "کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

ہونے والی بیوی "نور لا یمان نے زیر لب اس کے الفاظ دہرائے تھے۔ "

ہاں محترمہ کوئی عتراض ہے آپ کو "کائزان شاہ اسکی طرف دیکھ کر پوچھ رہا "
تھا۔

تمھیں لگتا ہے تم سے میں نکاح کروں گی ایک ایسے شخص سے جس نے مجھ "
سے میرا باپ چھین لیا اس سے میں شادی کروں گی "وہ کھڑی ہو گئی تھی اور یہ
سب بولتے ہوئے ایک پاگل ہی لگ رہی تھی۔

ایمان ریلکس "کائزان شاہ نے اسے تھامنا چاہا تھا لیکن وہ پیچھے ہو گئی تھی۔ "

" قریب نہیں انا میرے" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی کائزان شاہ سے اسے ہینڈل کرنا اب مشکل ہو رہا تھا۔

" اور کہا نہ میں نے میرا نام نورلایمان ہے" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

" اوکے اوکے رونا بند کرو تمھارا نام نورلایمان ہے" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا جس کے آنسوں ہی نہیں روک رہے تھے۔

" مجھے بابا کے پاس جانا ہے" نورلایمان نے روتے ہوئے ایک بار پھر سے کہا کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا۔

" نور کھانا کھالو" اس کی شہزاد ملک والی بات پر وہ بولا تھا۔

میں نے کچھ نہیں کھانا اور تم جاؤ یہاں سے مجھے تمھاری ایک بھی بات نہیں "
سنی" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

پہلے تم رونا بند کرو پھر میں جا رہا ہوں" وہ اس کے آنسوں دیکھ کر بول رہا تھا "
اب اس کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

تم جا رہے ہو یا نہیں" نور لایمان غصے سے چیخی تھی۔"

اوکے اوکے میں جا رہا ہوں تھا تم ریلیکس ہو" کائزان شاہ نے اس کی حالت د "
یکھ کر کہا تھا۔

اب جاؤ" وہ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا تو نور لایمان پھر سے بولی تھی۔ "

اس کی بات پر کائزاں شاہ اس پر ایک نظر ڈال کر واپس چلا گیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسکے ساتھ کیسے ڈیل کرے۔

نورالایمان ایک بات پھر شہزاد ملک کو یاد کر کے دو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ یہاں سے کیسے نکلے گی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان زمین پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی کائزان شاہ صبح اسکے کمرے میں آیا تھا اسے زمین پر سوتا دیکھ اسے خود پر بہت غصہ آیا تھا۔

وہ اس کے پاس ہی آ کر زمین پر بیٹھ گیا تھا سو تو وہ بھی پوری رات نہیں سکا تھا اسے نورلایمان کی ٹینشن تھی۔

وہ اس کی اجازت کے بغیر یوں رات میں اس کے کمرے میں بھی نہیں آسکتا تھا اسے کل کے یونیفارم میں دیکھ کر بھی اسے غصہ آیا تھا۔

اج انھیں واپس پاکستان بھی جانا تھا لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اس سے کیسے بات کرے وہ تو اس کی کوئی بات ہی نہیں سن رہی تھی۔

وہ اس سے سختی سے ڈیل نہیں کرنا چاہتا تھا وہ تو اس سے محبت سے ڈیل کرنا چاہتا تھا کائزان شاہ اسے دیکھ رہا تھا یقیناً وہ رات میں نہیں سو سکی تھی۔

نور" کائزان شاہ نے اسے آواز دی تھی اس کی ایک آواز پر ہی وہ اٹھ گئی تھی۔ "

تم یہاں" وہ سیدھی ہوتی فوراً اس سے دور ہوئی تھی جو کہ کائزان شاہ کو ناگوار " گزرا تھا۔

"اتنا تو یقین اب تمہیں مجھ پر ہو جانا چاہیے کل سے میرے پاس ہو رات میں ہم اس فلیٹ میں تنہا تھے میں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن نہیں کیا کیوں کہ میری تربیت مجھے گوارا نہیں کرتی" اس کی بات پر نورلایمان نے اسے دیکھا تھا۔

"تو کیا تمہاری تربیت یہ گوارا کرتی ہے کہ تم کسی بھی لڑکی کو یوں لے آؤ اور اپنے ساتھ رکھو بغیر اس کی رضامندی کی" نورلایمان نے غصے سے کہا تھا اور پھر منہ پھیر لیا۔

"اچھا کل تمہارے لیے ایک ڈریس لایا تھا چینج کر لو مجھے یہ لباس مزید تمہارے وجود پر پسند نہیں" وہ غصے سے بولا تھا اس کا لباس دیکھ کر۔

"میرے کپڑوں سے اب تمھیں کیا مسئلہ ہے" نورلایمان نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"مجھے لڑکیوں کے اوپر ایسا لباس بلکل بھی پسند نہیں ہے جس میں ان کا وجود نمایاں ہو نا محرم مردوں کی اس پر نظر پڑتے "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

"ڈریس میں باہر ہے آ کر لے لو اس کے بعد ناشتہ بھی کرنا ہے "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اسے بھول تو واقعے میں اب لگی ہوئی تھی کل سے رو رو کی تھی ایک تو صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا اسنے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

"میں انھیں کپڑوں میں ٹھیک ہوں تم بس مجھے ناشتہ دو "نور لا یمان نے غصے سے کہا تھا۔

"ناشتہ تب ہی ملے گا جب تم چینج کر کے آؤ گی "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا جو کہ اب اس کی بات پر اسے بے یقینی کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے میں نہیں کھا رہی "اس نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

"مجھے اپنے گھر جانا ہے "نور لا یمان کی آنکھیں پھر سے نم ہو رہی تھی۔

"اب سے تمہارا گھر وہی ہے جو میرا ہے "کائزان شاہ اسکی بات پر غصے سے بولا تھا۔

اگر ناشتہ چاہیے تو یہ ڈریس چینج کرنا ہو گا اور جب موڈ بنے اسے چینج کرنے کا" پھر آجانا باہر" کائزان شاہ یہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا اسے تو سمجھ نہیں آرہا تھا اس لڑکی کو کیسے ڈیل کرے۔

نور الایمان نے اسے جاتا دیکھا تھا کیا وہ اتنا ستمگر تھا کہ وہ کل سے بھولی تھی اور اب اسے کچھ کھانے کو بھی نہیں دے گا جب تک وہ اس کی بات نہ مان لے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

مزید ایک گھنٹا گزر گیا تھا اب اسے بہت زیادہ بھوک لگی ہوئی تھی وہ تھک۔ کار کر اب باہر آئی تھی اب اس سے بھوک برداشت نہیں ہونی تھی۔

وہ باہر آئی تو کائزان شاہ لاؤنج میں کی بیٹھا ہوا تھا اسے نے کائزان شاہ کو دیکھا تھا پھر بنا کچھ کہے اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اس نے کوئی رسپانس نہیں کیا تھا خاموشی سے اپنے کام میں مصروف رہا تھا نور لا یمان اسے دیکھ رہی تھی۔

مجھے ناشتہ چاہیے "نور نے اس یوں ہی مصروف دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔ "

میں نے بھی ایک کمنٹیٹ کی تھی ناشتے کے بدلے "کائزان شاہ ایک " نظر اسے دیکھ کر لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرنے لگا۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ڈریس کدھر ہے "نور لا یمان نے مجبوری کے تحت " کہا۔

وہ سامنے صوفے پر ہی رکھا ہے "کائزان شاہ نے اس کے سامنے والے " صوفے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں ایک ڈریس تھا ساتھ میں ایک عبایا بھی تھا۔

اب یہ کیا مصیبت ہے "نورلایمان نے عبایا اس کے آگے کیا تھا۔ "

یہ عبایا ہے "کائزان شاہ نے اس کے زچ ہونے پر کہا تھا۔ "

جو بھی ہے یہ اتنا لمبا ڈریس میں نہیں پہنے والی "نورلایمان نے اسے ویسے ہی رکھ دیا تھا۔

نہیں یہ تم ابھی نہیں پہنو گی جب ہم پاکستان جائیں گیں تب یہ پہنا ہے" " کائزان شاہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا تھا۔

پاکستان" "پاکستان کے نام پر وہ حیران ہوئی تھی۔ "

میں نے کہیں نہیں جانا" پھر وہ اچانک کی غصے سے بولی تھی۔ "

"تمھیں جانا پڑے گا جہاں میں جاؤں گا تمھیں وہاں جانا پڑے گا" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔

"تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے" نورلایمان اسے دیکھ کر بولی تھی۔

"تمھیں یہ زبردستی لگتی ہے مجھے نہیں مجھے وہ زبردستی لگتا ہے جو میں تمھارے ساتھ ابھی بند کمرے میں بنا نکاح کے کروں گا" اس کی بات پر نورالایمان کی سانسیں روکی تھی ایک پل کو۔

"اب اچھے بچوں کی طرح اس سے جو نیچے ڈریس پڑا ہے وہ پہن لو" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔

نورالایمان نے غصے سے وہ ڈریس لیا تھا اور چینج کرنے کے لیے چلی گئی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

وہ شاور لے کر باہر آئی تھی بال گیلے تھے چہرے پر پانی کی بوندیں بھی تھی جو کہ بالوں سے گر رہی تھی کمر بھی گیلی تھی۔

اسے دیکھ کر کائزان شاہ کے دل کی دھڑکنیں ایک پل کو ساکت ہوئی تھی وہ شلوار قمیض میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے گیلے بال۔

کائزان شاہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کی طرف قدم بڑھائے تھے نور لایمان اسے اپنی طرف آتا دیکھ پریشان ہوئی تھی۔

ماشاءاللہ "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا وہ تو بس کنفیوز کھڑی اسے دیکھ رہی " تھی ایک تو اس سے دوپٹہ نہیں سنبھل رہا تھا اوپر سے اس کی باتیں۔

"کیا مسئلہ ہے اب "اس کو خود کو یوں تکتے دیکھ کر نورلایمان بولی تھی۔

"کچھ نہیں بس اتنا کہ بہت پیاری لگ رہی ہو "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا ماشاءاللہ سے وہ اس کی پھوپھو سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔

زینب بھی بہت خوبصورت تھی اور پر کشش تھی لیکن اس کی بیٹی نے تو اسے بھی مات دیا تھا خوبصورتی کے اندر۔

"جو بھی کے اب تو سے دو مجھے ناشتہ "نورلایمان نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"ناشتہ لیکن وہ تو تم نے بنایا ہے نہ اپنے لیے اور میرے لیے "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولا۔

کیا" وہ صدمے سے بولی تھی اور وہی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی "
تھی۔

اچھا اٹھو مذاق کر رہا تھا" کائزان شاہ اس کے پاس آکر بولا تھا اب اسے مزید "
تنگ کرنا اچھا نہیں تھا۔

کائزان شاہ کیچن میں گیا تھا اس نے نور لایمان کا ناشتہ لا کر ٹیبل پر لگایا نور الایمان فوراً سے آکر بیٹھی تھی کائزان شاہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

وہ جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی اس کی تیزی دیکھ کر لگ رہا تھا اسے بہت بھوک لگی ہے یہ سب دیکھ کائزان پھر خود کو کوس رہا تھا اس کی وجہ سے وہ کل سے بھولی تھی۔

وہ ناشتہ کر رہی تھی اور کائزان شاہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا ناشتہ کرنے مے بعد نور لایمان نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

ہاں جی کیا مسئل ہے "نور لایمان کو اس کا یوں دیکھنا اب بلکل زہر لگ رہا تھا۔ "

ناشتہ ہو گیا ہے نہ تمہارا "کائزان شاہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولا تھا۔ "

ہاں ہو گیا ہے "نور لایمان نے منہ بنا کر بتایا۔ "

صحیح ہے پھر تیاری کرو پاکستان جانے کی دو گھنٹے کے بعد فلائیٹ ہے "کائزان " شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔

نور لا یمان اسے پھر سے حیرت سے دیکھ رہا تھی اسے غصہ آیا تھا اس کی بات کر مطلب اب کیا دبئی چھوڑنا ضروری تھا اس طرح شہزاد ملک اسے کیسے بچائے گا وہ خود سے سوچ رہی تھی۔

"میں نے کہیں نہیں جانا" نور لا یمان نے غصے سے اونچا کہا۔

"تمھیں جانا ہو گا جہاں میں جاؤں گا وہاں تم" کائزان شاہ اس کے پاس آ کر بولا تھا۔

"مجھ سے بحث کا کوئی فایدہ نہیں کے کیوں کہ ہو گا وہی جو میں چاہوں گا" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

"مجھے نہیں جانا پاکستان بابا" کائزان شاہ نے اس کی کلائی زور سے تھام لی تھی اور چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

" خاموش کچھ بھی نہیں بولو گی تم اور نا ہی تم شہزاد ملک کا نام لو گی جانا تو تمہیں ہے میرے ساتھ تو ایزیلی مان جاؤ" کائزان شاہ اس کی کلائی پر زور دیتا بولا تھا۔

" اتنا سب تو کر لیا ہے اب اور کیا کرنا باقی رہ گیا ہے" وہ نم آنکھوں سے بولی تھی اب کی بار۔

" نکاح" کائزان شاہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا نور الایمان بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کی ہیزل رنگ کی آنکھیں سچ میں بہت خوبصورت تھی۔

" نکاح میں منع کر چکی ہوں" وہ اب کی بار رو رہی تھی۔

" تمھیں لگتا ہے کائزان شاہ تمھاری سنے گا" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولا تھا۔

نہیں نہ "اس کی خاموشی پر اس نے خود ہی جواب دے دیا۔"

"تو بس یہ عبایا پہنو اور نقاب کرو جب تک میں جانے کے لیے ریڈی ہو کر آتا ہوں" وہ یہ کہہ کر چلا گیا تھا نورلایمان روتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

نورلایمان اس عبایا کی طرف بڑھی تھی اس نے وہ ہاتھ میں اٹھایا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بہت خوبصورت تھا لیکن اسے اس سب کی عادت نہیں تھی۔

"اب یہ کیا ہے "نورلایمان اس کے ساتھ نقاب دیکھ کر بولی تھی۔

"کیا یہ بھی کرنا ہے" وہ خود سے بولی تھی اور سوچ رہی تھی کہاں پھس گئی جس شخص کے خواب دیکھتی تھی۔

وہ اس طرح سے سج ہوں گیں ایسے تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا خیر اس نے عبایا دیکھا اور اسے پہن لیا تھا۔

اب اسکے ساتھ جو باقی چیزیں تھی وہ کیسے پہنی تھی وہ نہیں جانتی تھی نا جانے اللہ نے اسے کہاں پھسا دیا تھا۔

پروفیسر احمر کلاس میں داخل ہوا تھا پوتی کلاس نے انھیں سلام کیا تھا عیشل بس اسے دیکھ رہی تھی اس نے سب کے سلام کا جواب دیا تھا۔

پروفیسر احمر پوری کلاس کو دیکھ کر بولا تھا "How are you all "

سب نے ہی جواب دیا اور پھر پروفیسر احمر سے ان کا احوال پوچھا۔

" Class be attentive your attendance" پروفیسر احمر ملک عیشل کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا اس نے سب کی اٹینڈنس لی تھی۔

" سو کلاس آج ہم شروع کریں گیں اگلا چیپٹر پچھلے چیپٹر میں کسی کو یہ مسئلہ یا پھر کائی سوال " پروفیسر احمر پوری کلاس کو دیکھ کر بولا تھا جس نے بھی کوئی اوبجیکشن نہیں اٹھایا۔

" اس کا مطلب جب میں ٹیسٹ لوں گا تو وہ سب کا اچھا ہونا چاہیے " پروفیسر احمر سب کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

اس نے اپنا لیکچر شروع کیا تھا اور پھر دیکھتے دیکھتے پورا بورڈ بھر گیا تھا وہ بہت غور سے پروفیسر احمر کو سن رہی تھی۔

اور اس میں کوئی ڈاوٹ ہی نہیں تھا کہ وہ سچ میں بہت اچھا پڑھاتے ہیں پچھلا چیپٹر اسے اتنے اچھے سے کلیئر نہیں تھا کیوں کہ اسنے شروع والے لیکچر نہیں لیے تھے۔

پروفیسر احمر نے اپنا لیکچر ختم کیا تھا اور پوری کلاس پر ایک نظر ڈالی ان کے چہروں سے لگ رہا تھا انھیں کچھ سمجھ نہیں آیا ہے۔

کلاس آئی ہوپ سب کو سمجھ آگیا ہو گا" اس نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تھا " سب نے ہی ہاں میں سر ہلایا تھا۔

تو پھر منڈے کے لیے ٹیسٹ نوٹ کریں" پروفیسر احمر کی نظریں اب عیشل " پر تھی۔

جی سر" پوری کلاس ایک ساتھ بولی تھی۔ "

" پچھلا چیپٹر جو ہم نے پڑھا ہے وہ پورا آئے گا" پروفیسر احمر نے پوری کلاس کو دیکھ کر کہا تھا اب کی بار سب نے ہی برا سا منہ بنایا تھا۔

لیکچر اوور ہو گیا تھا وہ پوری کلاس کو اللہ حافظ کہہ کر کلاس سے نکل گیا تھا ایک نظر مڑ کر عیشل پر ضرور ڈالی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

شہزاد ملک سونیہ کی طرف آیا ہوا تھا سونیہ آج بہت خوش تھی اسے آج ہی پتہ چلا تھا کہ وہ امید سے ہے۔

اور وہ یہ خبر شہزاد ملک کو جلد از جلد دینا تھی اس مے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر شہزاد ملک بھی مسکرایا تھا۔

خیریت میری جان اتنا خوش" شہزاد ملک اپنی کوٹ اتارتا بولا تھا سونیہ نے " اسکی مدد کی تھی۔

وہ شہزاد" وہ کہتے کہتے شرما گئی تھی شہزاد ملک نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اس کے " چہرے پر شرم وحیا دیکھ کر وہ کچھ کچھ تو اندازا لگا گیا تھا۔

بولو سونیہ" شہزاد ملک نے اسے بازوؤں سے تھام لیا تھا۔ "

شہزاد میں امید سے ہوں" وہ سر جھکا کر بولی تھی شہزاد ملک نے اسے اپنے " ساتھ لگا لیا تھا۔

ہائے اللہ تیرا شکر" وہ اوپر کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔ "

تم جانتی ہو نہ سونیہ مجھے ایک پیاری سی بیٹی چاہیے" وہ اسے خود سے علیحدہ کرتا " بولا تھا۔

انشاءاللہ شہزاد" وہ ایک بار پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔ "

oooooooooooooooooooooooooooooo

شہزاد ملک اور حاروں شاہ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

شہزاد تم دو دن سے کہاں تھے" حارون شاہ اسے دیکھ کو بولا تھا کیونکہ اب کی " بار وہ دو دن غائب تھا اور کسی کو پتہ ہی نہیں تھا۔

وہ مجھے شادی اٹینڈ کرنی تھی بابا کے کوئی جاننے والے تھے گاؤں کی طرف ہے " تو وہاں سگنل بھی نہیں ملتے" شہزاد ملک نے مسکرا کر کہا تھا۔

اچھا تو بتہ کر جانا تھا نہ" حارون شاہ مسکرا کر بولا تھا۔ "

اچھا میں تھک گیا ہوں تھوڑا ریسٹ کر لوں" وہ چہرے پر مسکا سجا کر بولا تھا۔ "

ٹھیک ہے رات میں ملاقات ہو گی" وہ بھی مسکرا کر بولا شہزاد ملک چلا گیا تھا۔"

ooooooooooooooooooooooo

شہزاد ملک کمرے میں آیا تو زینب وہاں تیار ہو رہی تھی شہزاد ملک اسے دیکھ کر مسکرایا تھا اسے دیکھ کر پیچھے سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

اس کی ایسی حرکت پر زینب تھوڑی پریشان ہوئی تھی اسنے چہرہ جھکالیا تھااس میں ہمت نہیں تھی سر اُٹھانے کی۔

" بہت خوبصورت لگ رہی ہو" شہزاد ملک نے اس کے کان کے پاس جھک کر بولا تھا۔

" شہزاد" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

" جی شہزاد کی جان" شہزاد ملک نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھاوہ ابھی تک سر جھکا کر کھڑی تھی۔

" اتنا کون شرماتا ہے بیوی" شہزاد ملک اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا تھا۔

" آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں" اس کے اس طرح کہنے پر زینب نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

" میری ایسی مجال کہاں کہ میں تمھارا مذاق اڑاؤں" شہزاد ملک نے اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالا تھا۔

" یہ مذاق ہی تو کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ" وہ غصے سے بولی تھی۔

" اچھا نہ میری جان ایسا بلکل بھی نہیں ہے" شہزاد ملک نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس سے شہزاد ملک کے بلکل قریب ہو گئی تھی۔

شہزاد ملک نے اس کے ماتھے پر بہت پیار سے اپنے لب رکھے تھے اس کی اتنی سی قربت پر سرخ ہو گئی تھی شرم سے۔

اتنی شرم ابھی سے تو آگے کیا ہو گا میری جان" شہزاد ملک نے اسے مزید اپنے" قریب کرتے کان کے پاس جھک کر کہا تھا۔

پلیز شہزاد "اس سے شہزاد ملک کا سامنا نہیں ہو رہا تھا۔"

بلکل بھی نہیں آج نہیں بچو گی پر بار تمھارا وہ بھتیجا آ جاتا ہے بیچ میں "شہزاد " ملک نے غصے سے کہا تھا۔

شہزاد میں کچھ نہیں سنو گی اپنے بھتیجے کے بارے میں "وہ غصے سے بولی تھی " اور اسے خود سے دور کیا تھا۔

یہ دور کس خوشی میں کیا ہے "شہزاد ملک نے اسے واپس اپنے قریب کیا تھا۔ "

کیوں کہ آپ نے میرے بھتیجے کو برا بھلا کہا ہے "زینب غصے سے بولی تھی۔ "

"توبہ توبہ کرو بیوی میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا کہ تم اس طرح منہ بناؤ اور یہ الزام ہے کہ میں نے اسے برا بھلا کہا" شہزاد ملک نے اسے گھورا تھا۔

"جو بھی کے لیکن میں اپنے بھتیجے کے بارے میں کچھ بھی نہیں سن سکتی" وہ غصے سے منہ بنا کر بولی تھی۔

"اچھا نہ یار میں نے کچھ بھی نہیں کہا ہے تمھارے اس چالاک بھتیجے کو" اس نے گھور کر زینب کو دیکھا تھا۔

"دیکھا پھر سے آپ نے میرے بھتیجے کو برا بھلا کہا ہے" زینب نے اسے پھر سے غصے سے دور کیا تھا۔

"اف میری ماں میں نے کچھ بھی نہیں کہا ہے تمھارے بھتیجے کو" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

"کیا وہ آپ کا بھتیجا نہیں ہے" زینب غصے سے بولی تھی۔

"ہاں وہ میرا ابھی بھتیجا ہے لیکن بیت چلاک بھی تو ہے" وہ پھر سے بولا تھا۔

"دیکھیں پھر سے" اس نے پھر سے شہزاد ملک کو خود سے پیچھے کیا اور وہاں سے جانی لگی شہزاد ملک نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

اور اسے بیڈ کے پاس کا کر بیڈ پر دھکا دیا تھا وہ بیڈ پر گری تھی اس کے سارے بال اس کے چہرے پر آ گئے تھے شہزاد ملک اس کے اوپر آ گیا تھا۔

"یہ کیا تھا" وہ غصے سے بولی تھی۔

"یہ تو کچھ نہیں تھا لیکن کچھ ہے جو اب ہو گا" وہ اس کے بال چہرے سے ہٹاتا بول رہا تھا۔

"پہلے میری بات" وہ اس کی بات اگنور کر کے بولا تھا۔

"ہاں بولو" شہزاد ملک اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے میرے بھتیجے کے بارے میں وہ سب کیوں کہا" وہ غصے سے پھر سے بولی تھی۔

"یہ دیکھو میری ماں" اس نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔

مجھے یہ نہیں چاہیے بس آپ میرے بھتیجے کو کچھ نہیں کہیں گیں" وہ اسکی "
طرف دیکھ کر منہ بنا کر بولی۔

ٹھیک ہے" وہ اس کے گال پر کس کرتا بولا تھا اس کی اس حرکت پر وہ حیران "
ہوئی تھی اور ساتھ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف بھی دیکھ رہی تھی
چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

کیا ہوا اتنی شرم بیگم" وہ ہنستا ہوا بولا تھا زینب شرم سے اس کے سینے میں چہرہ"
چھپا گئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

حال

کائزان شاہ تیار ہو کر آیا تھا تو وہ اپنے عبایا کے دوپٹے میں الجھی کوئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھی وہ کیا کرے۔

کائزان شاہ وہی کھڑا اسے دیکھنے لگا وہ کبھی اپنا دوپٹہ کیسے لیتی تو کبھی کیسے اسے دیکھ کر کائزان شاہ ہنسنے لگا۔

کائزان شاہ چل کر اسکے پاس آیا تھا اور اسے دیکھنے لگا نورلایمان غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ کیا ہے "نورلایمان دوپٹے کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی۔ "

دوپٹہ ہے "کائزان شاہ ہنستا ہوا بولا تھا۔ "

وہ تو مجھے بھی دیکھ رہا ہے لیکن یہ سب لینا کیسے ہے "نور لا یمان غصے سے بولی "
تھی۔

ادھر آؤ "کائزان شاہ نے اس اپنی طرف آنے کا کہا وہ اس کے پاس آکر اس "
کے سامنے کھڑی ہو گی۔

کائزان شاہ اسے دیکھنے لگا اسے حجاب کرنا آتا تھا کیوں کہ اسنے عیشل اور دعا کو بہت
بار دیکھا ہوا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کا دوپٹہ لیا تھا پہلے اس کے سر پر ہناب کیپ ٹھیک سے لگایا
تھا۔

اب یہ کیا ہے "نور لا یمان منہ بنا کر بولی تھی۔ "

خاموشی سے کھڑی رہو "کائزان شاہ اسکے چہرے کو دیکھ کر بولا تھا نور الایمان بھی خاموش ہو گئی تھی۔

کائزان شاہ نے اس کا نقاب باندھا تھا اور اب اس کا دوپٹہ لے کر اسے حجاب کی شکل دے رہا تھا نور الایمان بس اسے دیکھ رہی تھی۔

" اب خود کو ایک بات اس حولیے میں آئینے میں دیکھو جو تم پہنتی ہے اس سے کئی گنا خوبصورت اور پیارا لباس ہے "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

" اب چلو محترمہ لیٹ نہ ہو جائیں "کائزان شاہ اسکا حجاب میں دمکتا چہرہ دیکھ کر بولا تھا اسے ایسے دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی تھی کیوں کہ اب اسے کوئی بھی دیکھتا تو اس کا وجود چھپا ہوا تھا۔

مجھے پاکستان نہیں جانا بابا"نور لا یمان نے ایک بات پھر شہزاد ملک کا نام لینا " چاہا تھا۔

خاموش اب اگر تم نے اس کا نام لیا تو مجھ سے بورا کوئی نہیں ہوگا" وہ اس کو " دونوں بازوؤں سے پکڑ کر غصے سے بولا تھا آنکھوں میں غصہ انتہا کا تھا۔

مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ "وہ روتے ہوئے اب بول رہی تھی۔ "

جانا تو تمھیں میرے ساتھ پڑے گا چاہے اپنی مرضی سے جاؤ یا میری مرضی " سے "وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا جہاں اب ڈر تھا۔

وہ اب کی بار بلکل رونے لگی تھی کائزان شاہ کو سمجھ نہیں آیا تھا اسے کیسے ڈیل کرے محبت سے ڈیل کر کر کے وہ تھک گیا تھا۔

خاموش اب تمھارا ایک آنسوں بھی نا نکلے "وہ غصے سے بولا تھا اور اس کا ہاتھ " زور ڈے پکڑ لیا تھا۔

نورالایمان نے اس کی طرف دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ وہ ڈر گئی تھی اور اس نے فوراً اپنے آنسوں پینے کی کوشش کی تھی۔

کائزان شاہ نے اسکی کلائی پکڑلی اور اب اسے غصے سے باہر کی طرف لے کر جا رہا تھا اس نے فلیٹ کو لاک کہا تھا باہر آکر اب وہ لوگ نیچے جا رہے تھے۔

نورالایمان پوری کوشش کر رہی تھی اس سے اپنی کلائی چھڑانے کی لیکن ایسا نہیں ہو پا رہا تھا کائزان شاہ نے نیچے پارکنگ میں آکر کار ان لوک کیا تھا۔

اور اسے کار کے اندر دھکا دیا تھا خود دستی طرف بیٹھ گیا تھا اور کار اپنی منزل کی طرف دوڑائی تھی نورلایمان پھر سے رونے لگی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

شہزاد ملک نے امتیاز شاہ کو کال کی تھی کچھ ہی بیل پر اس کی کال اٹھالی گئی تھی۔

تم نے جو کہا تھا وہ اب تک کیا نہیں "شہزاد ملک نے کال اٹھاتے ساتھ ہی کہا۔"

تمہیں کیا لگتا ہے وہ سب اتنا اسان ہے اب ٹائم تو لگے گا ہی نا "امتیاز شاہ نے بھی" جوابی کاروائی کی تھی۔

میں کچھ بھی نہیں جانتا مجھے جلد از جلد اس کی بہنیں اپنے پاس چاہیے کیونکہ " میری بیٹی اس کے پاس ہے "شہزاد ملک نے غصے سے کہا تھا۔

وہ لے گیا نورالایمان کو ویسے تم نے اسے لے جانا ہی کیسے دیا" امتیاز شاہ ہنستا ہوا" بولا تھا۔

مجھے اس کی بہنیں چاہیے امتیاز شاہ" اسکی کی ہنسی شہزاد ملک کو بلکل بھی پسند" نہیں آرہی تھی۔

اپنے کام میں میں لگا ہوا ہوں بس اس کے بہنوں کی کوئی غلطی کا انتظار ہے"" امتیاز شاہ سیریس انداز میں بولا۔

جتنا جلدی ہو سکے یہ کام کروں مجھے اس کی بہنیں اپنے پاس چاہیے میں اسے نیچا" دکھانا چاہتا ہوں میں اسے بتانا چاہتا ہوں مجبوری کسے کہتے ہیں"شہزاد ملک نے غصے سے کہا تھا۔

ٹھیک ہے پوری کوشش کر رہا ہوں اور کوشش کروں گا جلد از جلد یہ کام ہو "
جائے" وہ مسکرا کر بولا اور کال رکھ چکا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

ہو گیا تیرا کام" وہ ابھی حیدر آباد ائیر پورٹ پر اترے تھے اور اسنے گاڑی میں "
بیٹھتے ہی میجر حسین کو کال کی تھی۔

نور لا یمان نے بہت مشکل سے خود پر قابو کیا ہوا تھا اور اب کار میں بیٹھتے ہی وہ
پھر سے رونے لگی تھی۔

کائزان شاہ نے افسوس سے اس کی طرف دیکھا تھا وہ اس کے رونے کا کچھ بھی
نہیں کر سکتا تھا۔

ہاں ہو گیا ہے "کائزان شاہ نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے کہا تھا اس کے آنے " سے پہلے ہی اس کی کار اس کی ایک کال پر حیدر آباد ائیر پورٹ کے باہر کھڑی تھی۔

تو اب کدھر ہے "میجر حسین نے مسکرا کر پوچھا۔ "

ابھی ابھی ائیر پورٹ سے نکلا ہوں "کائزان شاہ نے کار چلاتے ہوئے ایک " نظر نور لایمان پر بھی ڈالی۔

اچھا بتایا ہی نہیں میں اجاتا "میجر حسین نے کافی کا مگ منہ سے لگایا تھا۔ "

رہنے دے تجھے بتانے کا کوئی فایدہ ہی نہیں ہے کیوں کہ تو نے آنا تھا نہیں بس " کال پر باتیں ہی کر رہے ہو "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

اچھا نہ اب کیا پیچھے ہی پڑ جاؤ گے پھر رکھتے ہیں کوئی ملاقات "میجر حسین نے مسکرا کر کہا تھا۔

ہم دیکھتے ہیں ٹھیک ہے پھر میں کال رکھ رہا ہوں" یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی اور نور لا یمان کو دیکھا جو کہ رو رہی تھی۔

" یار دیکھو پلیز رونا بند کر دو" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

" آپ کو کیا ہے اس سے " نور لا یمان نے منہ بنا کر کہا تھا۔

" نور مجھے تمھارا یہ رونا پسند نہیں اور میں نے کبھی بھی اج تک کسی کی اتنی منتیں نہیں کی بہت محبت سے سمجھا لیا تم نے پتہ تم محبت سے نہیں سمجھ رہی تو میں اپنا طریقہ ازماؤں گا" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

ایسا بھی کون سا طریقہ ہے اپ کا جس سے میں مان جاؤں گی "نور الایمان نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

بہت سے طریقے ہیں میرے بہت سے انداز ہے میرے جن سے ابھی تم ناواقف ہو اور تم ناواقف ہی رہو تو بہتر ہے "کائزان شاہ اس کی خوبصورت چہرے پر نظر ڈال کر کہا تھا۔

نور الایمان خاموش ہو گئی تھی اب کی بار اس نے اس کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دیا تھا تو مجبورا کائزان شاہ کو بھی خاموش ہونا پڑا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

کیا ہے یار دعا کی بچی میں کہہ رہی ہوں میرا موبائل مجھے واپس کرو "عیشل جو کہ دعا کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی اپنے موبائل کے لیے۔

نہیں دوں گی کیا کر لو گی" دعا آگے بھاگتے ہوئے بولی تھی۔"

دعا کی بچی میں نے کیا بگاڑ دیا ہے تمہارا اج کل تو میں تم سے اپنے بدلے بھی "
نہیں دے رہی" ایشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔

یہی تو مسئلہ ہے" دعا رک کر بولی تھی۔"

اب یہ کون سا مسئلہ ہو گیا" ایشل نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔"

یہی کہ میں تمہیں تنگ کر رہی ہوں اور تم مجھے نہیں کر رہی اور اس طرح مجھے "
"مزہ نہیں ارہا
دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

یار دعا بس کردو میرا کوئی فلحال ایسا مونڈ نہیں ہے" وہ غصے سے بولی تھی۔"

لیکن میرا تو ہے" وہ اسے دیکھ کر پھر سے آگے بھاگنے لگی تھی۔"

یار مجھر دے دو میرا کوئی مونڈ نہیں ہے" وہ اس کے پیچھے پیچھے آئی تھی لیکن " اس کی طرح بھاگ نہیں رہی تھی۔

کوئی نہیں ملنا جب تک تم پہلے کی طرح مجھ سے لڑ نہ لو" دعا نے ہنستے ہوئے کہا " تھا۔

سوچ لو مچھر "عیشل اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی۔"

تم نے کیا کر لینا کے اب جو مین سوچون" وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔ "

"یہ "عیشل نے اسکے آگے اس کا سب سے فیورٹ عبایا کیا تھا کہ اس کا سب سے فیورٹ عبایا تھا۔

"نہیں چوہی" وہ فوراً سے اسکے پاس آئی تھی۔۔

"اب نہیں تم رکھو میں یہ عبایا رکھوں گی" وہ مسکرا کر بولی تھی یہ اسکا سب سے زیادہ پسندیدہ عبایا تھا سب سے بڑھ کر بھی تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ کی کار حویلی کے دروازے پر آکر روکی تھی نور لایمان وہ حویلی دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہ انتہائی خوبصورت حویلی تھی۔

کار کی ہارون ہر گارڈ نے میں گیٹ کھولا تھا کائزان شاہ نے کار اندر کی تھی اور بھی کار کا دروازہ کھول کر باہر آیا تھا۔

وہ نور لا یمان کی سائیڈ پر آیا تھا اور اسکا دروازہ کھولا تھا نور لا یمان کار سے باہر آئی تھی اور اس حویلی کو دیکھنے لگی۔

محترمہ اندر چلیں "کائزان شاہ نے اسے حویلی کو تکتا دیکھ کر کہا۔"

جی جی "وہ ہوش کی دنیا میں آتی بولی تھی۔ "

چلو "کائزان شاہ نے اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا تھا نور الا یمان نے بس ایک نظر " اسے دیکھا تھا اور قدم اندر بڑھائے تھے۔

حویلی کے لاونج میں قدم رکھتے ہی وہ روک گئے تھے کیونکہ اندر ایک نیا ہی ڈرامہ چل رہا تھا۔

" یہ اب بھی شروع ہیں کچھ نہیں ہو سکتا ان کا" کائزان شاہ نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا نور الایمان نا سمجھی تھی کبھی کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی تو کبھی عیشل اور دعا کو۔

" اب نہیں تم رکھو میں یہ عبایا رکھوں گی" عیشل مسکرا کر بولی تھی یہ اسکا سب سے زیادہ پسندیدہ عبایا تھا سب سے بڑھ کر بھی تھا۔

" دیکھو چوئی تمہیں تمہارا موبائل چاہیے تھا نا میں دے رہی ہوں نا میرا عبایا مجھے واپس کرو" دعا نے غصے سے کہا تھا۔

مجھے نہیں چاہیے اب موبائل اس سے بھی زیادہ خوبصورت یہ عبایا ہے موبائل" تو میں بھائی جان سے کہہ کے منگوالوں گی"عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔

بھاڑ میں جاؤ تم بھی اور تمہارا موبائل بھی مجھے میرا عبایا دو" دعا نے اس کا موبائل صوفے پر پھینکا تھا۔

میں تو نہیں دے رہی ویسے بھی مجھے یہ عبایا بہت پسند تھا لیکن لے تم نے لیا"عیشل نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

دیکھو جو ہی میں کہہ رہی ہوں کہ مجھے میرا عبایا واپس کرو" وہ اس کی طرف بڑھی تھی۔

دور رہ کر بات کرو ورنہ عبایا نہیں ملنا" ایشل نے قدم پیچھے کی طرف لیے تھے۔

خدا کو مانا چوہی مجھے میرا ابایاں واپس کرو ورنہ میں نے بھائی کو بتادینا ہے"دعا اب رونے والی ہو گئی تھی۔

مجھے نہیں پتہ یہ عبایا مجھے بھی تو پسند تھا"ایشل غصے سے بولی تھی۔"

مجھے نہیں پتا جو بھی تھا لیکن یہ میں نے لیا تھا"دعا نے غصے سے کہا تھا۔"

لیکن میں تو نہیں دینے والی شرارت تمہاری تھی میری نہیں"عیشل مسکرا کر" بولی تھی اور قدم اوپر کی طرف لینے لگی تھی۔

عیشل کی بچی مجھے میرا عبایا واپس کرو"دعا بھی اس کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی وہ دونوں اب سیڑھیوں پر تھی۔

لڑنا ہے تو نیچے اکر لڑو سیڑھیوں سے اترو" کائزان شاہ کی اواز پر دونوں نے اس "
سمت دیکھا تھا۔

کائزان شاہ کو ایک لڑکی کے ساتھ کھڑا دیکھ کر وہ دونوں ہی حیران ہوئی تھی وہ
دونوں سب کچھ چھوڑ کر ان کے پاس ائی تھی۔

بھائی "دعا مسکراتی ہوئی کائزان شاہ کے سینے سے لگی تھی۔"

بھائی یہ کوئی بات نہیں یہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہے "عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا اور "
وہ بھی قائزان شاہ کی گلے لگی تھی۔

نور لا یمان تو بس ان کو دیکھ رہی تھی وہ بہت حیران ہو رہی تھی جیسا رویہ اس
شخص کا اس کے ساتھ تھا اس سے بالکل اپوزٹ اپنی بہنوں کے ساتھ تھا۔

کائزان شاہ سے دور ہونے کے بعد انہوں نے نور الایمان کو بھی دیکھا تھا اور اب وہ دونوں قائزان شاہ کو دیکھ رہے تھے۔

بھائی اپ نے نکاح کر لیا اور ہمیں بتایا تک نہیں" دعا نور الایمان کو دیکھ کر بولی" تھی۔

بھائی اپ ہمارے بغیر کیسے نکاح کر سکتے ہیں" ان دونوں کو ہی بہت بڑا صدمہ" لگا تھا اور اس صدمے سے نکلنا ان کے لیے بہت مشکل تھا اب۔

بھائی کہہ دیجیے کہہ دیجیے یہ جھوٹ ہے یہ جھوٹ" ہے" دعا انتہا کی اوراایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔

دعا کی بچی زیادہ نہیں ہو گیا یہ" کائزان شاہ نے اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مار کر کہا" تھا۔

"بھائی اپ نے نکاح کر لیا اور اپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ زیادہ ہے "عیشل نے صدمے کی کیفیت سے کہا تھا۔

" امی جان " دعا نے وہیں سے سادیہ بیگم کو اواز دی تھی۔

" ہم جا رہے ہیں بھائی امی جان کو بتانے "ایشل نے بھی دعا کا ساتھ دیا تھا کائزان شاہ تو بس ان کے اوور ایکٹنگ دیکھ رہا تھا اور سب سے مزے کی بات وہ بہت انجوائے کر رہا تھا اس لیے خاموش تھا۔

" بھائی اپ نے یہ اچھا نہیں کیا" دعا جاتے ہوئے بھی ایک بار مڑ کر کائزان شاہ سے بولی تھی وہ دونوں ہی سادیہ بیگم کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

تم نے ان دونوں کو کچھ بولا کیوں نہیں "انورالایمان ان کے جانے کے بعد" بولی تھی۔

تم بس خاموشی سے یہاں بیٹھو اور مزہ دیکھو یقین مانو بہت انجوائے کرو" گی "کائزان شاہ اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

نہیں تم پہلے جا کر انہیں بتاؤ "نورالایمان نے غصے سے کہا تھا۔"

تو میں تم سے نکاح کا ہی ارادہ رکھتا ہوں "کائزان شاہ اسے دیک کر بولا تھا اس" کے جواب پر نورالایمان خاموش ہو گئی تھی اور خاموشی سے وہاں صوفے پر ہی بیٹھ گئی کائزان شاہ تو بس اب ڈرامہ انجوائے کرنا چاہتا تھا اس لیے اسے اپنی دونوں بہنوں کا اور امی جان کا انتظار تھا۔

وہ دونوں سادیہ بیگم کے کمرے میں آئی تھی ان کے اس طرح داخل ہونے پر سادیہ بیگم نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

کیا ہو گیا ہے اب کیوں شور مچایا ہوا ہے" سادیہ بیگم غصے سے بولی تھی۔"

امی جان اصل شور تو اب ماچے گا" دعا نے سادیہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔ "

کیا مطلب ہے تمھاری اس بات کا" سادیہ بیگم نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔ "

امی بھائی جان نے نکاح کر لیا" عیشل بھی صدمے کی کیفیت میں بولی تھی ان " دونوں کی بات پر سادیہ بیگم انھیں غصے سے دیکھ رہی تھی۔

کیا بولے جا رہی ہو اور تم دونوں کو کیسے پتہ" سادیہ بیگم بھی اپنی جگہ سے " کھڑی ہو گئی تھی۔

"امی ہم خود دیکھ کر آرہے ہیں" دعا نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم نے کہاں دیکھ لیا" سادیہ بیگم اسے گھور رہی تھی۔

"باہر لاونج میں بھائی اس لڑکی کے ساتھ ہیں "عیشل نے بھی دعا کے کارنامے میں اس کا ساتھ دیتے ہوئے کہا تھا۔

"اگر یہ کوئی مذاق ہوا تو میں تم دونوں کو چھوڑوں گی نہیں" سادیہ بیگم نے ان دونوں کو دیکھ کر غصے سے کہا۔

""ٹھیک ہے ٹھیک ہے اپ کو ہماری بات کا تو یقین آنا نہیں خود چل کر دیکھ لیں""
دعا نے منہ بنا کر کہا۔

زیادہ ڈرامے نہیں کرو چلو اب "سادیہ بیگم ان دونوں کو دیکھ کر بولی۔

جی چلیں آپ بھی دیکھ لیں گی "عیشل نے غصے سے کہا تھا وہ سب کمرے سے "
نکل گئے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

سادیہ بیگم دعا اور عیشل کے ساتھ لاؤنج میں آئی تھی کائزان شاہ کے ساتھ کسی
لڑکی کو دیکھ کر وہ بھی حیران ہوئی تھی۔

کائزان شاہ سادیہ بیگم کے آنے پر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور ان کے پاس آیا تھا ان کا ہاتھ
پکڑ کر اس پر بوسہ دیا تھا۔

کائزان یہ سب "سادیہ بیگم حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "

"امی جان آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کو سب بتاتا ہوں" کائزان شاہ انھیں صوفے پر بیٹھاتا بولا۔

"بھائی آپ نے یہ بلکل بھی اچھا نہیں کیا ہے آپ نے ہمیں دھوکا دیا ہے" دعا اس کے پاس آتی بولی تھی۔

"جی بھائی جان آپ نے ہمارے ساتھ بے وفائی کی ہے" عیشل اور دعا نے حد کی اوور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے بولنے دو گی تم دونوں" کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ گھور کر بولا۔

"ہم نے کب روکا ہے" دعا منہ بنا کر بولی تھی۔

امی جان میں نے کوئی نکاح نہیں کیا کے یہ دونوں تو ہیں ہی پاگل "کائزان شاہ" نے ان دونوں کو گھور کر دیکھا تھا۔

تو پھر یہ لڑکی کون ہے "سادیہ بیگم نورالایمان کی طرف دیکھ کر بولی تھی جو " اب تک نقاب میں ہی تھی۔

آپ خود دیکھ لیں "کائزان شاہ جو کہ ان کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا پیچھے ہوا۔"

میں کیسے وہ کون پتہ نہیں "سادیہ بیگم کو سمجھ نہیں آیا کائزان سے کیا کہے۔"

آپ خود دیکھیں نہ امی جان "کائزان شاہ نے اک بار پھر سے کہا تھا اس کے " کہنے پر اب کی بار سادیہ بیگم کھڑی ہو گئی تھی۔

اور وہ نور لا یمان کے پاس آئی تھی نور لا یمان بھی انھیں ہی دیکھ رہی تھی سادیہ بیگم نے اسکا نقاب اتارا تھا۔

ایمان" سادیہ بیگم اسکا چہرہ دیکھ کر بولی تھی اس کا چہرہ بلکل اپنی ماں سے ملتا تھا " لیکن حسن میں وہ زینب سے بھی آگے نکل گئی تھی۔

ایمان نام سن کر نور لا یمان کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے اس نام تو صرف اس کی ماما اسے بولاتی تھی۔

تو پھر یہ سب کیسے جانتے تھے کون تھے یہ لوگ جو اسے جانتے تھے اس کے دماغ میں بیت سے سوال اٹھ رہے تھے۔

سادیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا سادیہ بیگم کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔

" میری بچی میری گڑیا کیسی ہے" سادیہ بیگم اس کے ماتھے پر کس کرتے ہوئے بولی تھی نورالایمان کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔

" جی آنٹی" وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی تھی کیوں کہ سادیہ بیگم بہت محبت سے اس سے بات کر رہی تھی۔

" آنٹی کیوں بچے میں آپ کی مامی ہوں" سادیہ بیگم نورلایمان کو دیکھ کر بولی۔

" مامی" نورلایمان نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

" ہاں نہ بچے زینب حارون کی بہن کے تو میں تمھاری مامی ہی ہوئی نہ کائزان تم نے اسے بتایا نہیں ہے" سادیہ بیگم کائزان کو دیکھ رہی تھی اب۔

"آپ کی لاڈلی میری سن ہی کہاں رہی ہے "کائزان شاہ نے نورلایمان کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں آنٹی آپ ماما کو جانتی ہیں وہ آپ مطلب "وہ اب خود رونے لگی تھی۔

"ہاں میری جان وہ تو میری بہن تھی "ساریہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں میرے بھی کوئی رشتے ہیں آپ میری مومانی ہیں" نورلایمان روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"ہاں میرا بچا میں تمھاری مومانی ہوں یہ دونوں تمھاری کزنز ہیں اور سب سے خوبصورت رشتہ ہے تمھارے پاس ایک ہم سفر کا جو کہ تمھاری ماما نے تمھارے لیے چنا ہے "سادیہ بیگم اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔

کیا مطلب موومانی"نور لا یمان پریشانی سے بولی تھی۔ "

مطلب یہ کہ پھوپھو نے آپ کا رشتہ بھائی سے کر دیا تھا"عیشل بھی اب اس " کے پاس آئی تھی اسے یہ کیوٹ سی روتی ہوئی اپنی بھابھی بہت پسند آئی تھی۔

کیا"نور لا یمان نے حیرانی سے کہا تھا اور کائزان شاہ کی ط دیکھا تھا جو کہ پہلے " سے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔

لیکن موومانی آپ کا بیٹا مجھے کیڈ نیپ کر کے کیوں لایا ہے اس نے بابا سے بات " کیوں نہیں کی"نور لا یمان روتے ہوئے بول رہی تھی۔

کیونکہ بچے"سادیہ بیگم کچھ کہتی اس سے پہلے ہی کائزان شاہ بول پڑا تھا۔"

امی جان تھک گئے ہیں ہم ریسٹ کرنا چاہتے ہیں دعا عیشل نورلا یمان کو ابھی " کے لیے اپنے کمرے میں لے جاؤ اپنا کوئی ڈریس دو جس میں یہ کمفر ٹیبل ہو" کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

جی بھائی " دعا اور عیشل نے ساتھ میں کہا۔ "

چلیں بھابھی " دعا اس کے پاس آکر بولی تھی نورالایمان نے ہاں میں سر ہلایا " اور ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی وہ تینوں وہاں سے چلی گئی تھی۔

تم نے مجھے منع کیوں کیا اسے بتانے سے " سادیہ بیگم کائزان شاہ کو دیکھ کر بول " رہی تھی۔

کیوں کہ وہ اس طرح ہماری بات کا یقین نہیں کرے گی ہم سے ہی بدگمان ہو " گی امی جان " کائزان شاہ ان کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا اور ان کی گود میں سر رکھ لیا۔

لیکن امی جان وہ آپ کے بیٹے سے بدگمان ہو گئی ہے وہ سوچ رہی ہے کہ میں نے اسے اس کے بابا سے جدا کیا ہے" کائزان شاہ نے ان کی گود میں آنکھیں موندلی تھی۔

فکر نہ کرو میرا بچہ سب صحیح ہو جائے گا" سادیہ بیگم نے اس کے ماتھے پر کس کیا تھا۔

انشاءاللہ امی جان" کائزان شاہ ان کی طرف دیکھ مسکرا کر بولا تھا وہ بھی مسکرائی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

"پھوپھو کی جان کیا کر رہا ہے" زینب کائزان کے کمرے میں آئی تھی اور اسے مصروف دیکھ کر بولی تھی۔

"کچھ بھی نہیں آپ بتائیں" وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

"ہو وکوئی ایسے بات کرتا ہے پھوپھو سے" زینب نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"پھوپھو اپ بدل گئی ہیں" وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

"ہائے ہائے ایسی باتیں کہاں سے سیکھی ہیں" زینب نے صدمے سے کہا تھا۔

"ہاں جی ایسا ہی ہے اب آپ مجھے ٹائم نہیں دیتی جب سے وہ گندے انکل آئے ہیں آپ ان کے ساتھ ہی ہوتی ہیں" کائزان نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"اچھا نہ پھو پھو کی جان" وہ اس کے پاس آ کر بیٹھی تھی کائزان اس سے دور ہوا تھا۔

"میں آپ کی جان نہیں ہوں" وہ دوری بنا کر بولا تھا۔

"ہو وا یسے کون کہتا ہے" وہ اسے دیکھ کر منہ بنا کر بولی تھی۔

"ہاں جی ایسا ہی ہے" وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

"اچھا سوری پھو پھو کی جان اب ایسا نہیں ہو گا" زینب نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"بلکل بھی نہیں" اس نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"اچھا تو کیسے مانے گا میرا بھتیجا" زینب اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ" وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

"اچھا نہ پھوپھو کی جان اب غصہ ختم کرو" وہ اس کی طرف دیکھ کر کان پکڑ کر بولی تھی۔

"آخری بار ہے اس کے بعد آپ مجھے اگنور نہیں کریں گی کسی کے لیے بھی" کائزان نے غصے سے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے" وہ مسکرا کر بولی تھی اور اسے گلے لگا لیا تھا۔

"کائزان" زینب اسے دیکھ رہی تھی جو کہ مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جی پھوپھو" کائزان ان کو دیکھ کر بول رہا تھا۔ "

میں چاہتی ہوں اگر میری کوئی بیٹی ہو تو وہ تمھاری ہو" زینب کی بات پر وہ "
کنفیوز ہوا تھا۔

کیا مطلب پھوپھو" وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔ "

جب وقت آئے گا تو میں مطلب بھی سمجھا دوں گی" زینب نے اسے اپنے "
ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

حارون شاہ اور شہزاد ملک آفس میں ایک ساتھ بیٹھ کر چائے پی رہے تھے حارون
شاہ کچھ پریشان لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا تو پریشان لگ رہا ہے" شہزاد ملک اسے دیکھ کر بولا تھا جو کہ کسی سوچ میں گم تھا۔

"نہیں یار وہ اکاؤنٹس کا مسئلہ ہو رہا ہے" حارون شاہ پریشانی سے بولا تھا اس کی بات پر شہزاد ملک تھاڑا گھبرا یا تھا۔

"کیا مطلب جیسی گڑ بڑ" شہزاد ملک نے خود کو ایک رکھ کر کہا تھا۔

"یار کوئی اماؤنٹ کا مسئلہ ہو رہا ہے پیسے کی ہیر پھیر ہو رہی ہے" حارون شاہ پریشانی سے بولا تھا۔

"تو تم نے دیکھا نہیں کیسے اور کیوں ہو رہا ہے" شہزاد ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہی تو سمجھ ہی نہیں آرہا ہے سارے قابل عتماد آدمی ہیں" وہ پریشانی سے بولا تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا سب اچھا ہوگا ایک بار سب کو ہی شک کی نظر سے دیکھو اور اپنے بزنس کو پرسنل ہی رکھو مطلب جو کچھ بھی کرنا ہے وہ مجھے تجھے پتہ ہو کسی سکیوریا مینجر وغیرہ کو نہیں" شہزاد ملک نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" اس نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

حال

امتیاز شاہ ایک لڑکے پر چیخ رہا تھا اور وہ بیچارہ خاموشی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمھیں ایک کام کہا ہے وہ بھی تم سے نہیں ہو رہا ہوتا ہفتہ ہونے والا ہے" امتیاز شاہ غصے سے بولا تھا۔

"میں پوری کوشش کر رہا ہوں لیکن وہ لڑکی منہ ہی نہیں لگا رہی" سمیر نے جھکے سر کے ساتھ کہا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ کچھ بھی کرو لیکن اس لڑکی کو میرے پاس لے کر آؤ" امتیاز شاہ غصے سے بولا تھا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں" سمیر نے ڈرتے ہوئے کہا تھا اس سے۔

"کوشش نہیں کام کرنا ہے" امتیاز شاہ غصے سے بولا تھا۔

ٹھیک ہے "وہ بیچارہ جھکے سر کے ساتھ بول کر وہاں سے نکل گیا تھا امتیاز شاہ " نے ٹیبل کو ٹھوکر ماری تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نور لایمان ابھی کچھ دیر پہلے ہی سو کر اٹھی تھی رات پوری نا سونے اور سفر کی وجہ سے اسے نیند آگئی تھی۔

یہاں اسے اپنا اپنا سا محسوس ہو رہا تھا اور جو اس نے ایک چیز نوٹس کی تھی وہ یہ تھی کہ پوری حویلی میں سب کے ساتھ ہی اس کی ماں کی تصویر تھی۔

اس نے حویلی میں تو اپنی ماں کی تصویر دیکھی ہی تھی لیکن دعا اور عیشل کی کمرے میں بھی دیکھی تھی عیشل اور دعا کے ساتھ۔

وہ دعا اور عشل کے کمرے میں سو گئی تھی ابھی وہ پورے کمرے کو ہی دیکھ رہی تھی کہ کمرے میں دعا اور عیشل آئی۔

اٹھ گئی آپ "عیشل اسے دیکھ کر بولی۔ "

جی "نور لا یمان بس اتنا ہی بولی تھی۔ "

ویسے آپ میری ٹیم میں ہوں گی بھابھی ہم دونوں مل کر اس چوہی کو تنگ کریں گے "دعا نے نور لا یمان کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

چوہی "وہ عیشل کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔ "

ہاں چوہی اپ کو پتہ ہے مجھے تو یہ بلکل بھی پسند نہیں آپ کو بھی نہیں آئی نہ " "
دعا اسے دیکھ کر بولی تھی۔

خاموش مچھر تم میری بھابھی کو میرے ہی خلاف کر رہی ہو" عیشل بھی "
نورلایمان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

میں کیوں کرنے لگی میں تو بس بتا رہی ہوں اور بھابھی اور میری اتج بھی سیم "
سیم ہے تھوڑی" دعا نورلایمان کو دیکھ کر بولی۔

نہیں جی بھابھی تو میری ٹیم میں ہی ہو گی" عیشل سے گھور کر بولی رہی تھی۔ "

نہیں میری ٹیم میں ہو گی کیوں کہ بھائی بھی زیادہ میرے ہیں ہم" دعا نے "
اسے منہ چڑایا تھا۔

بھائی پہ نو کو مپر مائز بھائی جان جتنے تیرے ہیں اتنے ہی میرے" عیشل نے "
اسے دیکھ غصے سے کہا تھا۔

تو پھر بس بھائی جب جتنے اس کے ہے اتنے ہی تمھاری تو بھابھی بھی اتنی "
تمھاری ہوئی اتنی ہی اس کی" کائزان شاہ کمرے میں آتا بولا تھا۔

کائزان شاہ کو دیکھ کر نور لا یمان نے نظریں پھیر لی تھی دعا اور عیشل نے مسکرا کر کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔

آئی نو آپ دونوں کو یہ اچھا نہ لگے لیکن میں آپ دونوں کے بھائی سے شادی "
نہیں کرنا چاہتی اس لیے آپ دونوں مجھے بھابھی نہ کہیں" نور لا یمان ان دونوں کو دیکھ کر بولی۔

کیوں نہیں بنا" دعا اس کی بات پر فوراً بولی تھی۔ "

مجھے نہیں بنا تو نہیں بنا آپ مجھے فورس نہیں کر سکتی" نور لا یمان کو دعا کی بات " پر غصہ آیا تھا۔

کیوں جی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیے "عیشل نے بھی نور لا یمان کو دیکھ کر کہا۔ "

ہاں ہے میرے پاس ایک وجہ "نور لا یمان ان دونوں کو دیکھ کر بولی کائزان " شاہ اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا" دعا اسے دیکھ فوراً سے بولی۔ "

یہ وجہ کافی نہیں کہ یہ مجھے کیڈنیپ کر کے لایا ہے "نور لا یمان جی آنکھیں نم " ہو رہی تھی۔

نہیں یہ تو کوئی وجہ نہیں ہوئی "عیشل نے نور لا یمان کو دیکھ کر کہا تھا۔ "

" اچھاتو یہ وجہ کافی نہیں ہے کہ یہ سبب بنا ہے میرے بابا کو مجھ سے جدا کرنے کا" نورلا یمان غصے سے بولی تھی۔

" اور وہ شخص سبب بنا ہے تم سے تمہاری ماں چھیننے کا" کائزان شاہ اس کی بات پر بولا تھا اس کی بات پر نورلا یمان نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

کائزان شاہ کو خود پتہ نہیں چلا تھا وہ کیا بول گیا ہے اسے پتہ تھا تو یہ کہ وہ اس کی بہنوں کو کہیں نہ کہیں ہرٹ کر رہی ہے وہ کے ی خوش تھی اس کے ساتھ۔

نورلا یمان اس کی بات پر اسکو دیکھ رہی تھی اور پھر اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی کائزان شاہ نے بھی اسے دیکھا تھا۔

جھوٹ بول رہے ہو تم پورا کا پورا جھوٹ ہو تم "نورلایمان غصے سے چیخی تھی "

اس کے چیخنے پر کائزان شاہ نے دعا اور عیشل کو دیکھا تھا۔

کائزان شاہ اس کی کلائی پکڑلی تھی اور اسے غصے سے باہر لے جانے لگا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بہنوں کے سامنے کوئی ایسی بات ہو جن کا ان پر غلط اثر پڑے یا پھر وہ غصے میں کچھ ایسا نہ کہہ دے۔

چھوڑو میرا ہاتھ کہاں لے کر جا رہے ہو "نورلایمان روتے ہوئے بولی رہی "

تھی شور کی آواز پر سادیہ بیگم بھی باہر آگئی تھی۔

کائزان "سادیہ بیگم نے اسے پکارا تھا سادیہ بیگم کی آواز پر وہ روک گیا تھا۔ "

امی اپ کی ہر بات سر آنکھوں پر لیکن میں اس بار آپ کی نہیں سن سکتا" "

کائزان شاہ ان کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

کائزان نورلایمان کاہاتھ چھوڑو"سادیہ بیگم اسکے پاس آتی بولی تھی۔ "

امی"وہ کچھ کہناچاہتاتھالیکن سادیہ بیگم نے خاموش کرادیا۔"

کائزان نورلایمان کاہاتھ چھوڑ"سادیہ بیگم ایک بار پھر سے بولی تھی کائزان " شاہ نے نورلایمان کاہاتھ چھوڑدیاتھا۔

نورلایمان روتے ہوئے سادیہ بیگم کے ساتھ لگی تھی سادیہ بیگم نے غصے سے کائزان شاہ کودیکھاتھا۔

کیاکہاہے تم نے ایمان کو"سادیہ بیگم نے غصے سے کہاتھا۔ "

میں نے کچھ نہیں کہا جو بھی کہہ رہی تھی یہی کہہ رہی تھی "کائزان شاہ کو "
غصہ تھا لیکن وہ اپنی ماں کا احترام کرنا جانتا تھا۔

کیا کہہ دیا ہے میری بچی نے "سادیہ بیگم نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ "

کہہ رہی ہے مجھ سے شادی نہیں کرے گی پوچھیں کیوں "کائزان شاہ کا غصہ "
کسی بھی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

ہاں تو وہ ابھی بچی کے سولا سال کی ہے تم ابھی سے اسے ان چکروں میں ڈالنا "
چاہتے ہو "سادیہ بیگم غصے سے بولی تھی۔

امی اپ میری بات "کائزان شاہ نے کچھ کہنا چاہا سادیہ بیگم نے روک دیا۔ "

کائزان خاموش رہو جو نورلا یمان چاہے گی وہی ہو گا بس "سادیہ بیگم یہ کہہ کر "
وہاں سے نورلا یمان کو لے کر چلی گئی تھی کائزان شاہ نے غصے سے وہاں پڑا ایک
شو پیس دیوار پر مارا تھا غصے میں۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ میجر حسین ملک کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا دونوں ہی خاموش تھے۔

کیا ہوا ہے ایسے غصے میں کیوں ہے "میجر حسین ملک بولا تھا۔ "

کچھ نہیں تم بتاؤ کہاں تک پہنچا میشن "کائزان شاہ انھیں دیکھ کر بولا تھا۔ "

یار ان لوگوں پر نظر تو رکھی ہوئی ہے زیادہ پر کالج اور یونیورسٹی کی لڑکیاں اس "
چیز کا شکار ہو رہی ہیں "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔

تو اکیلا ہے اس کام میں کو یھ اور نہیں ہے "کائزان نے اسے دیکھ کر بول رہا "
تھا۔

نہیں وہ ابھی کچھ دن پہلے ہی ایک اور آفیسر آیا ہے جو میرے ساتھ اس میشن "
پر کام کر رہا ہے "میجر حسین ملک نے کہا تھا۔

اچھا صحیح کب تک مکمل کرنا ہے تم نے اس میشن کو "کائزان شاہ اسے دیکھ کر "
بول رہا تھا۔

یار ابھی تو کچھ پتہ نہیں ہے ابھی تو یہ کام دبئی سے ہر رہا ہے اور سب سے بڑی "
بات یہ کہ اس میں شہزاد ملک بھی شامل ہے "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا
تھا۔

اس کا ہونا تو اب ضروری ہو گیا ہے ان کاموں میں "کائزان شاہ نے منہ بنایا "
تھا۔

اچھا سن کچھ تو گڑ بڑ ہے "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔ "

کیا ہوا ہے "کائزان شاہ نے اسکی طرف دیکھا تھا۔ "

وہ شہزاد ملک اور امتیاز شاہ کی ملاقاتیں ہو رہی ہیں آج کل "میجر حسین ملک "
اسے دیکھ کر بولا تھا۔

تجھے کیسے پتہ "کائزان شاہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا اس کی بات پر۔ "

شہزاد ملک اس سب میں شامل ہے اس پر تو نظر رکھنی پڑ رہی ہے اور دوسرا" امتیاز شاہ کے بھی ایسے لوگوں میں تعلقات ہیں تو اس پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے" میجر حسین ملک نے کہا تھا۔

"تجھے اور کیرفل ہونے کی ضرورت ہے امتیاز شاہ تجھ سے بدلہ لینے کے لیے تمہاری بہنوں کا استعمال کر سکتا ہے" میجر حسین ملک کی بات پر کائزان شاہ نے اسے دیکھا تھا۔

"تیرے منہ سے ایسی بات اچھی نہیں لگتی اگر تو میرا دوست نہ ہوتا نا کب کا تیرا حشر نشر کر چکا ہوتا" کائزان شاہ غصے سے بولا تھا۔

"دیکھ تجھے جو کرنا ہے تو کر تجھے کیا لگتا ہے اس دن کی بے عزتی کا بدلہ وہ چھوڑ دے گا اور اتنے دنوں سے وہ چپ بھی ہے" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

مجھے لگتا ہے اس کی ملاقاتیں بھی اسی سلسلے میں ہوں رہی ہوں گی شہزاد ملک سے تو اس کی بیٹی کیڈ نیپ کر کے لایا ہے وہ بھی خاموش نہیں بیٹھے گا" میجر حسین ملک نے اسے کے سیریس انداز کو دیکھ کر کہا۔

تیرا پوائنٹ اف ویو بھی بالکل ٹھیک ہے "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا" تھا۔

اور وہ ایسے خاموش بیٹھنے والوں میں سے ہر گز بھی نہیں ہے وہ اپنا بدلا سود " سمیت لیتا ہے "کائزان شاہ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

ویسے تجھے برا نہ لگے تو کیا تو مجھے بتا سکتا ہے "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا۔ "

کیا" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا۔ "

"اگر تو مناسب سمجھے تو اپنی بہنوں کا نام اور وہ کس کالج اور یونیورسٹی میں ہیں کلاس وغیرہ بتا سکتا ہے" میجر حسین ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا جس کے چہرے سے کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ اسے بات بری لگی ہے کہ اچھی۔

"اپنی بہنوں کا خیال کیسے رکھنا ہے میں جانتا ہوں تو بس اپنا کام کر" وہ غصے سے بولا تھا۔

"دیکھ میں تو تیری ہی بہتری کے لیے کہہ رہا تھا" میجر حسین ملک نے اسے غصے میں دیکھ کر کہا تھا۔

"اور تو کیا نہیں جانتا اپنے دوست کو اتنے سالوں سے ساتھ ہیں" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

جانتا ہوں لیکن میں اپنی گھر کی کوئی بھی بات اپنے دوستوں سے بھی کرنا پسند نہیں کرتا" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

" ہاں بس تجھے تھوڑا کیئر فل رہنے کی ضرورت ہے کیوں کہ تیرے دونوں دشمن ساتھ میں
ہیں" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

" اور امتیاز شاہ کی نیت سے تو واقف ہے شہزاد ملک کے کام سے بھی" میجر حسین ملک نے اس جیسے کسی بات کا احساس دلایا تھا۔

اس بات پر کائزان شاہ اپنی آنکھیں موند گیا تھا کیونکہ وہ اس چیز کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

آج وہ کلاس میں آیا تو عیشل اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی اس

نے اسے ڈھونڈنے کے لیے پورے کلاس میں نظریں دوڑائی تھی

لیکن وہ اسے کھیں بھی نظر نہیں آئی تھی۔

اسے غصہ آیا تھا اج وہ پھر چھٹی پر تھی اور اس کے پاس لیو بھی

نہیں آئی تھی۔

اس نے پوری کلاس کو سلام کیا سب نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

اسے بہت "Class be attentive your attendance"

غصہ تھا عیشل کے اوپر اس نے غصے سے کہا تھا۔

اس نے سب کی اٹینڈنس لی اور پھر اپنا لیکچر شروع کیا تھا آج اس کا

بلکل بھی مونڈ نہیں تھا لیکچر ڈلیور کرنے کا۔

لیکن اسے کرنا پڑ رہا تھا وہ لیکچر ڈلیور کر کے پیریڈ آف ہونے کے بعد

کلاس سے نکل گیا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooo

سب لوگ صبح ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے کائزان شاہ

وہاں نہیں تھا۔

تم دونوں کچھ کھا کیوں نہیں رہی" سادیہ بیگم عیشل اور دعا کو دیکھ "

کر بولی تھی۔

امی بھائی کا انتظار کر رہے ہیں "عیشل نے نورالایمان کی طرف دیکھ "

کر غصے سے کہا تھا۔

وہ آجائے گا تم دونوں ناشتہ کرو" سادیہ بیگم ان دونوں سے بولی۔ "

نہیں جب تک بھائی نہیں آئیں گیں ہم نہیں کھائیں گیں کچھ "

بھی" دعا نے منہ بنا کر کہا تھا نورالایمان ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

جو کہ آج اس سے بلکل بھی بات نہیں کر رہے تھے۔

کل تو وہ دونوں اس کے ساتھ بہت اچھے سے ملی تھی باتیں کی تھی

لیکن جب سے وہ واقع ہوا تھا رات کا وہ تب سے اس سے بات نہیں

کر رہی تھی۔

جاؤ بولا کر لاؤ اسے " سادیہ بیگم ان دونوں کو دیکھ کر غصے سے بولی "

تھی۔

ہاں ہم نے ہی جانا ہے آپ تو جائیں گی نہیں جس کی وجہ سے وہ"
ناراض ہیں"عیشل غصے سے بول کر کھڑی ہوئی تھی۔

دعا بھی اسکے ساتھ کھڑی ہوئی تھی وہ دونوں اوپر کائزان شاہ کے
کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

موماني"ان دونوں کے جانے کے بعد نور لا یمان بولی۔"

جی موماني کی جان"سادیہ بیگم محبت سے بولی تھی۔ "

وہ عیشل آپی اور دعا آپی مجھ سے بات نہیں کر رہی کل سے"وہ "
پریشانی سے بول رہی تھی۔

تم فکر نہیں کرو ٹھیک ہو جائیں گی"سادیہ بیگم اسے دیکھ مسکرا کر بولی تھی۔ "

جی"وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔"

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

وہ دونوں نوک کر کے کائزان شاہ کے کمرے میں آئی تھی جہاں وہ
آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

اتنا لیٹ بھائی"دعا نے معصومیت سے کہا۔"

کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا تھا اور باری باری ان دونوں

کو اپنے پاس بلایا۔

وہ دونوں اس کے پاس آئی کائزان شاہ نے ان کے ماتھے پر محبت

سے لب رکھے تھے۔

کیسے ہیں میرے بچے "کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا کر "

بولا۔

ہم دونوں تو ٹھیک ہیں آپ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے "عیشل منہ "

بنا کر بولی۔

ایسا کیوں "کائزان شاہ عیشل کی بات پر بولا۔ "

رات میں امی نے اس لڑکی کی سائیڈ لی "دعا غصے سے بولی۔ "

دعا "نور لایمان کو لڑکی بولا کائزان شاہ کو اچھا نہیں لگا تھا۔ "

بس بس بھائی اپ اس لڑکی کی سائیڈ نہیں لیں گے "عیشل نے بھی غصے سے "

کہا تھا۔

بچہ وہ لڑکی نہیں ہے آپ کی بھابھی ہے "کائزان شاہ ان دونوں کو "

دیکھ کر بولا۔

اور جو اس نے کل کیا آپ کے ساتھ وہ" دعا نے منہ بنایا تھا۔ "

اگر آپ اس کی جگہ ہوتی تو کیا کرتی کوئی آپ کو آپ کے بابا سے "

الگ کرتا" کائزان شاہ نے دعا کو دیکھ کر کہا۔

اگر آپ جیسا ڈیشنگ بندہ مجھے کیڈنیپ کر کے لے جاتا تو میں تو"

خوشی خوشی نکاح کر لیتی" دعا نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

اس کی بات پر پہلے تو عیشل اور کائزان شاہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا پھر تینوں

ایک ساتھ مسکرائے تھے۔

بھائی جلدی کریں بہت بھوک لگی ہے آپ کے انتظار میں ہیں ہم "

تو" عیشل نے معصومیت سے کہا تھا۔

تم دونوں نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا" کائزان شاہ غصے سے بولا"

تھا۔

ہمیں آپ کی ہونے والی بیوی اور آپ کی امی کے ساتھ ناشتہ "

نہیں کرنا" عیشل غصے سے بولی۔

ہمیں آپ کے ساتھ ناشتہ کرنا ہے" دعا نے مسکرا کر کہا تھا تو وہ"

تینوں مسکرائے۔

چلو اب ڈرامے باز" کائزان شاہ انھیں دیکھ کر بولا۔ "

"اچھا ویسے تم دونوں آج نہ کالج گئے نہ یونیورسٹی کس خوشی میں"

کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

موڈ نہیں تھا" وہ دونوں ایک ساتھ بولی تھی۔ "

ڈرامے باز" وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر کمرے سے نکلا تھا۔ "

"آپ بھی ہو گئے ہیں اب اسی لیے اپ کو منانے آنا پڑتا ہے"

عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔

اس کی بات پر کائزان شاہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔ "

ایسے نہ دیکھیں بھائی یہ سچ ہے" عیشل نے پھر سے کہا تو وہ"

تینوں ایک بار پھر سے مسکرائے تھے۔

اور پھر تینوں ساتھ میں نیچے چلے گئے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ نیچے آیا تو سب سے پہلے اس کی نظر نور لایمان پر پڑی تھی اس نے فوراً اسے اپنی آنکھوں کا زاویہ بدل لیا۔

وہ سادیہ بیگم کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ کا بوسہ لیا تھا اور پھر ان کے ماتھے پر کس کر کے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

اس نے سادیہ بیگم سے کوئی بات نہیں کی تھی نور لایمان نے بھی ایک نظر اسے دیکھا تھا اور پھر غصے سے نظریں پھیر لی تھی۔

کہاں تھے تم" سادیہ بیگم اسے دیکھ کر بولی۔ "

آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا" کائزان شاہ نے مسکرا کر جواب دیا۔"

اتنا ٹائم کہاں لگ گیا" سادیہ بیگم ایک بار پھر سے بولی تھی۔ "

پتہ نہیں امی جان" وہ یہ کہہ کر اپنا ناشتہ نکالنے لگا تھا۔ "

بھائی جان" دعا نور کی طرف دیکھ کر کائزان شاہ کو بولا رہی تھی۔ "

جی بھائی کی جان" کائزان شاہ نے مسکرا کر دعا سے کہا۔ "

بھائی آپ شادی کب کر رہے ہیں" دعا نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی اس کی بات پر کائزان شاہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔ "

دعا بچے کیا ہو گیا ہے "سادیہ بیگم نے غصے سے اسے کہا تھا۔ "

کیوں امی پہلے تو بھائی کہہ رہے تھے وہ نور الایمان سے شادی کریں "

گیں اب وہ نہیں کر رہی تو کسی اور سے تو کرنی ہی پڑے گی نہ "دعا

نے منہ بنا کر کہا تھا۔

تم خاموش رہو دعا "سادیہ بیگم نے اسے آنکھیں دیکھائی تھی۔ "

کیوں خاموش رہیں ہم امی جان ہمیں بھی حق ہے اپنی بھابی چنے کا "عیشل نے "

بھی غصے سے کہا تھا۔

اور بھائی اب آپ شادی کر رہے ہیں "دعا نے غصے سے کائزان "

شاہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں جب میری دونوں بہنیں ہی یہی چاہتی "

ہیں "کائزان شاہ نے بے چارگی سے کہا تھا۔

تو پھر بس ہم اج ہی جا رہے ہیں انوشے کے گھر "عیشل نے کائزان شاہ کی "

طرف دیکھ کر کہا۔

انوشے کے ذکر پر نورلایمان نے عیشل کی طرف دیکھا تھا جو کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

" کیا ہو گیا ہے عیشل اتنی بھی کیا جلدی ہے "کائزان شاہ نے عیشل کو دیکھ کر کہا۔

" نہیں بھائی ہمیں بہت جلدی ہے ابھی آپ کچھ دنوں میں تیس سال کے ہو جائیں گے "دعا نے حد کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تھا۔

" خاموش ہو جاؤ تم دونوں زینب جیسا چاہتی تھی ویسا ہی ہو گا کائزان کی شادی نورلایمان سے ہی ہو گی لیکن جب وہ چاہے گی "سادیہ بیگم غصے سے بولی۔

" یہ کیا بات ہوئی تب تک ہمارا بھائی بیٹھا رہے "عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔

" تم دونوں بھی اب بس کرو میں آفس جا رہا ہوں "وہ کہہ کر کھڑا ہوا تھا۔

سادیہ بیگم کے پاس آیا تھا ان کے ہاتھ پر بوسہ دیا تھا۔

پھر دعا اور عیشل کے ماتھے پر کس کی تھی نورلایمان تو بس اسے دیکھ رہی تھی وہ کتنا الگ تھا اپنی فیملی کے لیے۔

ایک نظر نور لایمان پر ڈال کر وہ نکل گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل کلاس روم میں جانے سے ڈر رہی تھی کل وہ چھٹی پر تھی بغیر لیو کے۔

وہ کلاس روم میں آئی اور اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ کلاس میں پروفیسر احمر ملک آیا تھا۔

اس نے سب کو سلام کیا اور ایک نظر اس پر ڈالی تھی اس کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جیسے وہ جلد ہی چھپا گیا تھا۔

سب نے اس کے سلام کا جواب دیا تھا اس نے آج مسکرا کر سب کا حال بھی پوچھا تھا۔

اس نے سب کی اٹینڈنس لگائی اور جب عیشل کا نام آیا تو اس نے ایک نظر اسکو دیکھا۔

مس عیشل کل آپ پھر چھٹی پر تھی کوئی ایکس کیوز ہے آپ کے پاس" "

پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔

عیشل کچھ بھی نہیں بولی تھی بس سر جھکا کر کھڑی رہی کیوں کہ اس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں بولنے کے لیے۔

مس عیشل آپ مجھے لیکچر کے بعد آفس میں ملیں" پروفیسر احمر نے غصے سے " کہا تھا۔

بیٹھ جائیں" وہ غصے سے بولا تھا عیشل سر جھکا کر بیٹھ گئی تھی۔ "

کل کا ہوم ورک سب نے کمپلیٹ کیا ہے" پروفیسر احمر پوری " کلاس کو دیکھ کر بولا۔

جی سر" سب نے ایک ساتھ کہا تھا۔ "

جس نے نہیں کیا وہ کھڑا ہو جائے" پروفیسر احمر نے پوری کلاس " کی طرف نظریں دوڑائی تھی۔

کچھ اسٹوڈینٹس کھڑے ہو گئے تھے پروفیسر احمر نے عیشل کی طرف دیکھا۔

مس کیا آپ نے اپنا کم مکمل کیا ہے" پروفیسر احمر نے عیشل سے کہا تھا۔ "

نو سر میں کل چھٹی پر تھی" عیشل نے کھڑے ہوتے کہا تھا۔ "

آپ آف پر تھی آپ کا مسئلہ ہے میرا نہیں کھڑی رہیں" پروفیسر "

احمر نے غصے سے کہا اور اپنا لیکچر شروع کیا۔

"اللہ پوچھے آپ سے ایک طرف کہتے ہیں میں تمھیں پسند کرتا ہوں دوسری طرف ایسا سلوک "عیشل غصے میں خود نا جانے کیا بول گئی۔

"اف او عیشل کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہی ہے" وہ خود کو کوستی ہوئی بولی۔

ooooooooooooooooooooooooooo

وہ پروفیسر احمر کے کیبین کے باہر کھڑی یہ سوچ رہی تھی کہ اندر جائے کہ نہیں۔

آخر کار وہ خود سے لڑتی آفس کا دروازہ بجا ہی لیتی ہے اندر بیٹھا پروفیسر احمر ملک مسکرایا تھا۔

"کم ان" وہ مسکرا کر بولا تھا۔

عیشل اندر آئی تھی اور اس کی طرف دیکھا تھا پروفیسر احمر ملک اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کے پاس آیا۔

"ہاں تو کہاں تھی آپ" پروفیسر احمر چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔

"آپ کو بتانا میں پسند نہیں کرتی" عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

تم شاید بھول رہی ہو بتا چکا ہوں تم پر میرا حق ہے "پروفیسر احمر نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔

" آپ نے کہا اور میں مان لوں "عیشل غصے سے بولی تھی۔

" مانا پڑے گا کیوں کہ تم صرف میری ہو میرے علاؤ کسی کی بھی نہیں ہو سکتی "پروفیسر احمر ملک اس کے قریب ہوا تھا۔

" سر دور رہیں آپ "عیشل غصے سے بولی تھی۔

" بہت جلد تمھارے گھر چکر لگاؤں گا "پروفیسر احمر ملک نے مسکرا کر کہا۔

" شوق سے آنا بھائی تمھاری ہڈیاں بھی توڑے گا "عیشل غصے سے بولی تھی۔

" تمھارے بھائی کو بھی دیکھ لوں گا "پروفیسر احمر نے مسکرا کر کہا۔

" آج رات میں کال کروں گا "پروفیسر احمر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

" میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ "وہ غصے سے بولی تھی۔

اب جہاں بھی جاؤں گا تمھیں ساتھ لے کر جاؤں گا" وہ مسکرا کر "

بولا تھا۔

اللہ پوچھے گا تم سے "عیشل تھک ہار کر بولی تھی۔ "

مجھے تمھیں دیکھنا ہے "پروفیسر احمر نے اس کی خوبصورت آنکھیں دیکھ کر "

کہا۔

خبر دار کوئی ایسی ویسی حرکت پر اتر آئے "وہ غصے سے بولی تھی۔ "

میں نے صرف دیکھنے کا کہا ہے "پروفیسر احمر نے اس کی طرف "

دیکھ کر کہا۔

لیکن میں نے نہیں دیکھنا "عیشل غصے سے بولی تھی۔ "

ٹھیک ہے محترمہ "پروفیسر احمر نے اس کی بات پر اسے گھور کر "

دیکھتے ہوئے کہا۔

اگر اگلی بار ایسی کوئی فضول بات کرنی ہو تو مجھے مت بلانا "وہ غصے "

سے بولی تھی۔

میں تو بلاؤں گا "وہ مسکرا کر بولا تھا۔ "

میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ میری جان چھوڑو" وہ یہ کہہ کر مڑ کر جانے لگی "
تھی۔

پروفیسر احمر ملک اس کے آگے آ گیا تھا عیشل نے غصے سے اسے

دیکھا تھا۔

اب کیا ہے "عیشل غصے سے بولی۔ "

میں نے ابھی جانے کا نہیں کہا" پروفیسر احمر اسے زچ ہوتا دیکھ مسکرا کر بولا۔ "

او یاد آیا" عیشل کچھ یاد آتے بولی تھی۔ "

ویسے تو کہتے ہو میں تمھیں پسند کرتا ہوں لیکن کلاس میں زلیل "

بھی کرنا ہے" وہ اپنے غصے میں کیا بول گئی اسے خود نہیں پتا چلا۔

تو مانتی ہو کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں" پروفیسر احمر اس کے قریب ہوا تھا۔ "

میری جان چھوڑو" وہ غصے سے بولی تھی۔ "

"کیوں چھوڑو کل جتنا میں تنگ ہوا ہوں آج تم بھی ہو گی "

پروفیسر اسے دیکھ کر بولا۔

تو اس میں میری کیا غلطی ہے" وہ غصے سے بولی تھی۔ "

"ہے تبھی تو کہہ رہا ہوں تمھاری وجہ سے میرا دن بورا گزرا ہے"
پروفیسر نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔
میری وجہ سے کیسے "عیشل حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔"
"کیوں کہ تم کل چھٹی پر تھی میرا دن بلکل بھی اچھا نہیں گزرا"
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کر رہا تھا۔
پلیز سر مجھے جانے دیں" وہ ہاتھ جوڑ کر گولی تھی اب کی بار۔"
کیوں جانے دوں" پروفیسر احمر نے اسے دیکھا تھا۔"
پلیز" وہ معصومیت سے بولی۔"
ٹھیک ہے جاؤ" پروفیسر احمر نے ٹائم دیکھا تھا وہ پچھلے پندرہ منٹس"
سے یہاں تھی اس لیے جانے دیا۔
عیشل نے شکر ادا کیا تھا اور پھر وہاں سے نکل گئی تھی اس کے جانے
کے بعد پروفیسر احمر ملک مسکرایا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دعا کالج کے گراؤنڈ میں بیٹھی اپنا اسائمنٹ مکمل کر رہی تھی سمیر س کے پاس آیا تھا۔

کیسی ہو مس ایٹیٹیوڈ "سمیر اس کے ساتھ بیٹھتا بولا تھا۔ "

تمہیں کیا ہے کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو "وہ غصے سے بولی تھی۔ "

اوہیلو محترمہ "سمیر اس کی بات پر اسے دیکھ کر بولا۔ "

کیا ہے "دعا نے غصے سے کہا تھا۔ "

میں تمھارے پیچھے نہیں سائیڈ پر ہوں "وہ مسکرا کر بولا تھا۔ "

لگتا ہے اس دن کا تھپڑ بھول گئے ہو "دعا نے غصے سے کہا تھا"

آیان ملک وہاں سے گزرا تھا اس نے روک کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

دعا کو سمیر کے ساتھ دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا اس لیے وہ کھڑا ہو کر انھیں دیکھنے لگا۔

نہیں اچھے سے یاد ہے اسلیے ہی تو دوستی کرنا چاہتا ہوں آپ "
سے "سمیر مسکرا کو بولا۔

جاؤ کسی اور کو دیکھو" وہ غصے سے بولی تھی اور کھڑی ہو گئ۔ "

کیا ہو گیا ہے محترمہ" وہ مسکرا کر بولا تھا۔ "

مجھے تمھارے منہ نہیں لگنا" وہ غصے سے بولی تھی اور وہاں سے چلی گئ۔ "

سمیر نے غصے سے اسے جاتا دیکھا تھا وہ تو اس کی باتوں میں آ ہی نہیں رہی تھی۔

آیان ملک بھی اسے غصے سے دیکھ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کا کچھ کر ڈالے۔

ooooooooooooooooooooooo

دعا کلاس میں آئی تھی آیان ملک اس کے ساتھ ساتھ آیا تھا دعا اپنی جگہ پر بیٹھ گئ۔

آیان ملک اکر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا دعا نے اس کو غصے سے دیکھا۔

لیکن اس کے چہرے پر نظریں پڑتے ہی حیران ہوا تھا وہ بلا کا ہینڈ سم بندہ تھا اس کی سیاہ آنکھیں تو کمال تھی۔

سمندر جتنی گہری دعا اسے دیکھنے کے بعد اس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔

کیا کہہ رہا تھا وہ لڑکا" آیان ملک اسے دیکھ کر بولا۔ "

جی" وہ اس کی بات پر ہوش کی دنیا میں آئی تھی۔"

کیا کہہ رہا تھا وہ لڑکا" اس نے اپنی بات دہرائی۔ "

اب آپ کون" دعا اسے دیکھ کر بولی۔ "

میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو" آیان ملک اسکی بات پر غصے سے بولا۔ "

کیوں دوں جواب" دعا بھی کھڑی ہو گئی تھی۔ "

میں جو کہہ رہا ہوں وہ بتاؤ" آیان ملک کو اس سرپھری لڑکی پر غصہ آیا۔ "

نہیں بتاؤں گی کیا کر لو گے" دعا غصے سے بولی۔ "

نہ بتاؤ" آیان ملک یہ کہہ کر اپنی جگہ پر چلا گیا تھا اس کے اپنی جگہ پر جانے پر وہ حیران ہوئی تھی۔ "

کیا یہ ہماری کلاس میں ہے" وہ حیران ہوئی تھی وہ اپنے کام سے "

کام رکھتی تھی اس لیے شاید اسے اندازہ ہی نہیں لگا کب اس کا

ایڈمیشن ہوا تھا۔

خیر مجھے کیا" وہ کندھے اچھکا کر بولی۔"

oooooooooooooooooooooooo

موما نی میں آجاؤں "نورلایمان کمرے کے دروازے پر کھڑی ہو"

کر بولی۔

بچے آپ کو اجازت کی کیا ضرورت ہے"سادیہ بیگم مسکرا کر بولی "

تھی۔

نورلایمان کمرے میں آئی تھی اور ان کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

موما نی جان میں اپ کی گود میں سر رکھ لون"نورلایمان ان کی "

طرف دیکھ کر بولی۔

ضرور میرا بچہ اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے"سادیہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔"

نورلایمان بھی مسکرائی تھی اور پھر سادیہ بیگم کی گود میں سر رکھ

لیا۔

"مومانی میں سارا سارا دن بور ہوتی رہتی ہوں عیشل آپی اور دعا آپی بھی مجھ سے بات نہیں کرتی" وہ نم آنکھوں سے بول رہی تھی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا بچے" سادیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔

"مومانی جان میں کچھ مانگوں آپ سے" نورلایمان نے ان کو دیکھا تھا۔

"ہاں بولو ایمان" سادیہ بیگم نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"مجھے بھی کالج میں ایڈمیشن لینا ہے" نورلایمان ان کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔

"ٹھیک ہے میں کائزان سے بات کرتی ہوں" وہ مسکرا کر بولی تھی۔

سادیہ بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی جس کی وجہ سے وہ نیند میں چلی گئی تھی۔

سادیہ بیگم نے اس کے ماتھے پر بہت پیار سے کس کیا تھا۔

تم دلہن تو میرے کائزان کی ہی بنو گی نور لا یمان" سادیہ بیگم نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

شام میں کائزان شاہ حویلی آیا تھا وہ سیدھا سادیہ بیگم کے کمرے میں آیا اس کی نظر نور لا یمان پر گئی تھی۔

اسلام علیکم امی "کائزان شاہ ان کے پاس آکر بولا تھا ان کے ہاتھ کا " بوسہ لیا تھا۔

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ "سادیہ بیگم نے اس کے ماتھے پر" کس کیا تھا۔

ٹھیک ہی ہوں امی اپ تھک جائیں گی ایسے "اس کا اشارہ " نور لا یمان کی طرف تھا۔

نہیں تھکتی میں "سادیہ بیگم نے اسے دیکھ کر کہا تھا کائزان شاہ" بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

امی آپ یوں بیٹھ بیٹھ کر تھک جائیں گی"اس نے پھر سے کہا "

تھا۔

ٹھیک ہوں میں کائزان"سادیہ بیگم نے اسے ڈانٹا تھا۔ "

اور تھوڑا آہستہ بولو سو رہی ہے وہ"سادیہ بیگم اس کے تیز بولنے پر "

غصے سے بولی۔

امی اس کی ٹینشن ہے آپ کو اپنے بیٹے کی نہیں ہے"کائزان شاہ "

نے منہ بنا کر کہا تھا۔

اب ایسا بھی نہیں ہے بچی یہاں نئی ہے"سادیہ بیگم اس کی بات "

پر بولی تھی۔

آپ اسی کا ساتھ دے رہی ہیں ماما اگر ایمان کو وقت چاہیے تو وہ "

لے لے لیکن میرے نکاح میں رہتے ہوئے بھی تو یہ سب ہو سکتا

ہے نہ"کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

اچھا بس اب میری بات سنو"سادیہ بیگم اس کی بات پر بولی "

تھی۔

جی بولیں امی "کائزان شاہ ان کی بات پر بولا تھا۔"

نور لا یمان کہہ رہی تھی اسے کالج میں ایڈ میشن لینا ہے "سادیہ "

بیگم نے نور لا یمان کی بات آگے رکھی۔

کائزان شاہ نے سادیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا وہ حیران بھی ہوا تھا ان

کی بات پر۔

آپ کو لگتا ہے میں ہاں کہوں گا "کائزان شاہ نے سادیہ بیگم سے "

الٹا سوال کیا تھا۔

ان کی باتوں کی وجہ سے نور الا یمان کی بھی نیند کھل گئی تھی لیکن

وہ کچھ بولی نہیں تھی۔

کائزان وہ گھور میں بور ہوتی رہتی ہے "سادیہ بیگم نے پریشانی "

سے کہا۔

بور ہوتی ہے تو ہو لیکن اس کی جان اور عزت مجھے سب سے زیادہ "

عزیز ہے "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

کیا ہو گیا ہے کائزان ایسے تو عیشل اور دعا کو بھی گھر بیٹھ جانا "

چاہیے" سادیہ بیگم اس کی بات پر غصے سے بولی۔

"امی جان آپ سمجھ نہیں رہی وہ صرف کائزان شاہ کی بھنیں ہیں میں نے کبھی بھی اپنی بہنوں کو اپنی کمزوری نہیں بننے دیا اور نہ ہی کوئی جانتا ہے کہ کائزان شاہ کی بہنیں بھی ہیں لیکن دنیا جانتی ہے کہ نورالایمان شہزاد ملک کی بیٹی ہے سوشل اکاؤنٹس ہیں آپ کی لاڈلی کے اور شہزاد ملک کا کام کیا ہے آپ اچھے سے جانتی ہیں لاکھوں دشمن ہیں اس کے جو کہ شہزاد ملک کو نیچا دکھانے کے لیے نورلایمان کو استعمال کریں گیں" کائزان شاہ نے سادیہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔

"بس یہی وجہ ہے یا کچھ اور بھی" سادیہ بیگم اس کے نظریں جھکانے پر بولی تھی۔

"آپ کا بیٹا محبت کرتا ہے اس لڑکی سے جو آپ کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہے اسے کھونے کا ڈر بھی ہے" کائزان شاہ نے سادیہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔

اصل وجہ یہ ہے "سادیہ بیگم اسے دیکھ رہی تھی۔ "

مجھے نہیں پتہ امی جان بس میں نہیں چاہتا اب کسی کی بھی نظر "

میری عزت پر پڑے اور پھوپھو کی لاڈلی میری کمزوری بن گئ

ہے "کائزان شاہ نور لایمان کو دیکھ کر بولا تھا۔

زینب کا کچھ پتہ چلا "سادیہ بیگم نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر "

پوچھا۔

سادیہ بیگم کی بات پر کائزان شاہ جی آنکھیں نم ہوئی تھی شہزاد ملک

کے الفاظ کانوں میں گونجے تھے۔

ابھی تک اپنی پھوپھو کو یاد کر رہے ہو میں نے تو کب کا اسے مٹی "

"میں دفنا دیا

میں تم سے مذاق کیوں کروں گا چھ سال پہلے تمہاری پھوپھو کو "

مٹی کے سپرد کر چکا تھا "شہزاد ملک ہنستا ہوا بولا تھا۔

یہ سب یاد کرتے اس کی آنکھوں سے ایک آنسوں زمین پر گرا تھا۔

کائزان بچے "سادیہ بیگم اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ پریشان "

ہوئی تھی۔

کیا ہوا ہے کائزان تم ٹھیک ہو نہ "سادیہ بیگم پریشانی سے بولی "
تھی۔

امی اس سوال کا جواب میں نہیں دے پاؤں گا آپ نورلایمان سے "
پوچھ لیجیے گا اس کی ماں کے بارے میں "وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا
تھا۔

آنکھیں غصے سے لال ہورہی تھی ان میں آنسوں بھی تھے
نورلایمان نے بھی آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا تھا۔
وہ حیران ہوئی تھی اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر جن میں آنسوں
بھی تھے۔

کائزان بچے "سادیہ بیگم پریشانی سے اسے پکار رہی تھی۔ "
امی جان پلیز "وہ یہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا نورلایمان اس "
کے جانے کے بعد اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

سادیہ بیگم نے اسکی طرف دیکھا تھا جس کی وجہ سے وہ نظریں جھکا

گئی۔

"آپ جاگ رہی تھی ایمان" سادیہ بیگم نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"جی موما" نورلایمان نے ان کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔

"تو پھر آپ بتائیں زینب کہاں ہے" سادیہ بیگم نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

سادیہ بیگم کی بات پر اس کی بھی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے اس نے نم آنکھوں سے سادیہ بیگم کو دیکھا۔

"کیا ہوا ہے بچے بتائیں نہ" سادیہ بیگم نے اس کی نم آنکھیں دیکھ کر کہا۔

نورلایمان ان کے گلے لگ کر رونے لگی تھی سادیہ بیگم مزید پریشان ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ہے ایمان آپ ایسے رو کیوں رہی ہیں" سادیہ بیگم اب واقعے میں پریشان ہوئی تھی۔

مومانی ماما اس دنیا میں نہیں ہیں "نور لایمان روتے ہوئے بول"
رہی تھی۔

سادیہ بیگم نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا اسے لگا جیسے اس کے کانوں
نے کچھ غلط سنا ہے۔

کائزان شاہ کا رونا آنکھوں میں آنسوں بھی تو یہی ثابت کر رہے
تھے۔

لیکن ایسے کیسے "سادیہ بیگم نے بے یقینی سے کہا تھا۔ "

"جی مومانی یہی سچ ہے ماما چھ سال پہلے مجھے چھوڑ کر چلی گئی "

نور لایمان کی سسکیاں رواہ ہوئی تھی رونے کے ساتھ۔

اسی وقت ہی عیشل اور دعا سادیہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی
تھی۔

دونوں نے ہی پریشانی سے پہلے سادیہ بیگم کو دیکھا تھا جن کی
آنکھوں میں نمی تھی۔

اور پھر نور لایمان کی طرف جو کہ باقاعدہ سسکیوں سے رو رہی

تھی۔

عیشل فوراً سے نورلایمان کے پاس آئی تھی اسے اپنے ساتھ لگالیا تھا۔

کیا ہوا ہے نور ایسے رو کیوں رہی ہیں آپ" عیشل پریشانی سے " بولی تھی۔

ماما کیا ہوا ہے آپ کی بھی آنکھیں نم ہیں" دعا سادیہ بیگم سے " بولی تھی۔

کچھ تو بولیں اپ میں سے کوئی" عیشل پرنشانی سے بولی تھی۔"

ماما اس دنیا میں نہیں ہیں" نورلایمان عیشل کے پوچھنے پر بولی " تھی۔

عیشل نے نورلایمان کے الفاظ پر سادیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا جو کہ نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کیا مطلب پھوپھو" عیشل کہتے کہتے رو کی تھی نورلایمان کی " سسکیاں اسے بے چین کر رہی تھی۔

بس بس بچے "عیشل نورلایمان کو اپنے ساتھ لگا کر بولی تھی۔ "

دعا جاؤ کائزان کو بلا کر لاؤ "نورلایمان کی حالت کو دیکھ کو سادیہ بیگم نے دعا "

سے کہا تھا۔

وہاں میں سر ہلاتی کمرے سے نکل گئی تھی نورالایمان عیشل کے

ساتھ لگ کر زور زور سے رو رہی تھی۔

سادیہ بیگم اور عیشل کی بھی آنکھیں نم تھی اس کی حالت ان سے

سنبھل نہیں رہی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دعا نے کائزان شاہ کے کمرے کا دروازا بجایا تھا کائزان شاہ کی طرف

سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

بھائی پلیز دروازہ کھولیں "دعا زور سے بولی تھی۔ "

دعا بچے ابھی جاؤ یہاں سے "کائزان شاہ کی آواز اندر سے ائی تھی۔ "

بھائی نورلایمان "دعا نے ابھی نام ہی لیا تھا کہ دروازہ کھل گیا "

تھا۔

کیا ہوا ہے اسے "کائزان شاہ دعا کی طرف دیکھ کر بولا۔"

بھائی ان کی حالت بہت خراب ہے "دعا نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ "

وہ نیچے کی طرف بھاگا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ سادیہ بیگم کے کمرے میں تھی اور اس کی حالت کس وجہ سے خراب ہوئی ہے وہ تھوڑا تھوڑا اندازہ لگا گیا تھا۔

دعا بھی اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ عیشل کے ساتھ لگ کر رو رہی تھی۔

اس کی حالت دیکھ کر وہ خود پریشان ہو گیا تھا اس نے سادیہ بیگم کی طرف دیکھا پھر عیشل کی طرف اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔

آپ دونوں کمرے سے جا سکتے ہیں پلیز "کائزان شاہ نے سادیہ " بیگم اور عیشل سے کہا تھا۔

ان دونوں نے ہاں میں سر ہلایا عیشل نور لا یمان کو خود سے دور کرنا

چاہ رہی تھی لیکن وہ نہیں ہو پا رہا تھا۔

نورالایمان اسے چھوڑ ہی نہیں رہی تھی کائزان شاہ نے ضبط کیا تھا اس سے اس کی حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی۔

ایمان میں یہی ہوں بچے "عیشل نے پیار سے کہا تھا۔"

نور عیشل کر چھوڑو "کائزان شاہ کی بات پر اس نے عیشل کی " طرف دیکھا تھا۔

کائزان شاہ کی آنکھیں دیکھ کر نورالایمان خوف محسوس کر رہی تھی اس لیے وہ عیشل کو دور ہونے نہیں دے رہی تھی۔

عیشل تم جاؤ "کائزان شاہ نے کہا تو عیشل نے کسی نہ کسی طرح" نورالایمان کو خود سے پیچھے کیا تھا۔

نورالایمان نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی کائزان شاہ کو دیکھ کر اس کی سسکیاں تھم گئی تھی اب اس کائزان شاہ سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

سادیہ بیگم اور عیشل کمرے سے نکل گئی تھی کائزان شاہ نورالایمان

کو دیکھ رہا تھا جو کہ سر جھکا کر بیٹھی رو رہی تھی۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اور اسکے ساتھ کی بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

رونا بند کرو" کائزان شاہ اس سے محبت سے کہہ رہا تھا۔"

اتنی محبت سے کہنے پر نور لایمان نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

نور لایمان رونا بند کرو" کائزان شاہ نے محبت سے کہا تھا۔ "

کائز" وہ روتے ہوئے بولی تھی۔ "

اسکے کائز بولنے پر کائزان شاہ مسکرایا تھا لیکن رونے پر غصہ بھی آیا

تھا۔

رونا بند کرو نور لایمان" کائزان شاہ نے پھر سے پیار سے کہا تھا۔ "

اتنے سالوں بعد کوئی ایسے ملے تھے جو اسے اتنی محبت سے ٹریٹ کر رہے تھے۔

کائز ماما کی بہت یاد آرہی ہے" وہ روتے روتے سسکیوں سے بول"

رہی تھی۔

زینب کے ذکر پر اس کی آنکھیں بھی پھر سے نم ہوئی تھی نور لایمان

نے بھی اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں درد تھا۔

تم سے زیادہ میں قریب تھا اپنی پھوپھو کے "کائزان شاہ نے اس"
کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

نورلایمان نے اس کی بات پر غصے سے اسے دیکھا تھا کائزان شاہ اس
کے اس طرح دیکھنے پر مسکرایا تھا۔

سچ کہہ رہا ہوں ایسے گھور کیوں رہی ہو "کائزان شاہ نے ہلکی سی "
مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

"ہو ہی نہیں سکتا سب سے زیادہ ماما کے قریب میں ہی تھی "
نورلایمان نے غصے سے کہا تھا۔

نہیں جی اگر میں تمہیں بتاؤں اپنی اور ان کی باتیں تو تم جل جل کر کالی ہو جاؤ "
گی "کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

میں سونا چاہتی ہوں اپنی ماما کی باتیں "وہ نم آنکھوں سے مسکرا "
کر بولی تھی۔

اب نہیں رونا "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔ "

نہیں "وہ نم آنکھوں سے نہ میں سر ہلا گئی تھی کائزان شاہ نے "

آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

نورلایمان بھی خاموش تھی کیوں کہ اسے سکون محسوس ہو رہا تھا۔

اس کی جوانی کا پہلا عشق تھا کائزان شاہ جس سے وہ اس وقت نفرت کی داوے دار تھی۔

کائزان شاہ نے اسے خود سے دور کیا تھا کیوں کہ اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا اور کوئی نہ کوئی گستاخی پر بھی آمادہ کر سکتا تھا جو کہ وہ چاہ کر بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بتائیں "وہ مسکرا کر بولی تھی۔"

تم جانتی ہو جس دن ان کا نکاح ہوا تھا نہ "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔ "

بابا کے ساتھ ہا وسویٹ نہ "نورلایمان مسکرا کر بولی تھی اس کی " بات پر کائزان شاہ مسکرا بھی نہیں سکا تھا۔

ہاں ان کے ساتھ ہی "کائزان شاہ نے پھیکی سی مسکراہٹ کے " ساتھ کہا۔

تو پھر "نورلایمان مزے سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔ "

اس دن میں نے پھوپھو کو رخصت نہیں ہونے دیا تھا" کائزان "
شاہ کی بات پر وہ حیران ہوئی۔
وہ کیسے "نور الایمان اس سے مسکرا کر پوچھ رہی تھی کائزان شاہ اس "
کے سوالوں کا جواب مسکرا کر دے رہا تھا۔
انھیں ماضی کی باتیں کرتے کرتے ایک گھنٹا ہو گیا تھا جب کائزان
شاہ خاموش ہوا تو نور الایمان نے اس کی طرف دیکھا۔
کائز" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ "
اس کے کائز بولنے پر کائزان شاہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔
ہم بولو ایمان" کائزان شاہ نے بھی مسکرا کر کہا۔ "
میں آگے پڑھنا چاہتی ہون" نور الایمان نے مسکرا کر بتایا تھا۔"
ہم" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا تھا۔"
کیا ہم" نور الایمان اسے گھور کر بولی تھی۔"
تم پڑھنا چاہتی ہو اپنی اسٹڈیز کو کنٹینیو رکھنا چاہتی ہو" کائزان شاہ نے سوال کیے "
تھے۔

ہاں جی ایسا ہی ہے "نور لایمان اس کی طرف دیکھ کر بولی۔"

پہلے تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہوگا اس کے بعد ہی میں کوئی "

فیصلہ کر سکتا ہوں "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔

اس کی نکاح والی بات پر نور لایمان نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا اور

اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو "نور لایمان حیرانی سے بولی۔ "

کچھ بھی ایسا نہیں کہا جو تمہیں سمجھ نہ آئے صاف صاف لفظوں "

میں کہا ہے "کائزان شاہ اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

اگر میں تم سے نکاح کرنا ہی نہ چاہتی ہوں "نور لایمان نے"

اسے دیکھ کر سوال کیا تھا۔

تو پھر تمہیں خود کو راضی کرنا پڑے گا جب بھی ہوگا نکاح ہوگا "

تو تمہارا اور میرا ہی چاہے ابھی ہو چاہے بعد میں "کائزان شاہ

نے اسے دیکھ کر یہ ساری باتیں کہی تھی وہ پریشانی سے اسے دیکھ

رہی تھی۔

اگر میں ایڈمیشن لیتی ہوں تب بھی تم سے نکاح ہو گا نہ لوں تب "
بھی تم سے نکاح کرنا پڑے گا" وہ کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی۔

ہاں کیوں کہ کائزان شاہ کے علاوہ تم کسی کی سیج نہیں سجاؤ گی اگر "
کسی کی بنو گی تو وہ کائزان شاہ ہو گا" کائزان شاہ بھی کھڑا ہو کر اس
کے پاس آیا تھا۔

اب یہ تمھاری مرضی کے خود راضی ہو جاؤ گی تو تمھارا ایڈمیشن ہو "
جائے گا کالج میں باقی اگر نہ ہوئی تو اگر نکاح دس سال بعد بھی
تمھارا ہو گا تو مجھ سے ہی ہو گا" کائزان شاہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر
بولی تھی۔

بہت خود غرض ہو تم" نور لا یمان روتے ہوئے بولی تھی۔"

"یہ نہیں پوچھا میں نے یہ پوچھ رہا ہوں کہ نکاح کرو گی یہ نہیں "
کائزان شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

نکاح اگر ہو گا تو وہ زبردستی کا ہو گا جس میں میں دل سے راضی "
نہیں ہوں گی اور ایسے رشتے کو میں نہیں مانتی" وہ روتے ہوئے

بولی۔

"لیکن میرے لیے وہ رشتہ جان سے بھی بڑھ کر ہوگا کیوں کہ یہ میری پھوپھو کی بھی خواہش تھی" کائزان شاہ اسکی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

"ماما کو بار بار بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں ہے انھوں نے کہا بھی نہیں ہوگا اور تم خود سے فضول میں بول رہے ہو" وہ غصے سے چیخی تھی۔

"آواز نیچے ایمان" وہ اس کے چیخنے پر بولا تھا۔

"اور اگر یہ پھوپھو کے الفاظ نہ بھی ہوتے تب بھی میں تم سے ہی نکاح کرتا کیونکہ تم میری محبت ہو" وہ اسکو دیکھ کر بول رہا تھا۔

"تم جھوٹے ہو اگر محبت تھی تو میرے بابا سے مانگ لیتے مجھے اس طرح لانے کی کیا ضرورت تھی" وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

"رونا بند اب تمھاری آواز نہ ائے" کائزان شاہ نے اسے روتے ہوئے دیکھ غصے سے کہا۔

اب رو بھی نہیں سکتی میں "وہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔ "

تم شہزاد ملک کے لیے رو مجھے منظور نہیں "وہ غصے سے بولا تھا اور اس کے " قریب ہوا تھا نورلایمان پیچھے ہوئے تھی۔

نکاح کے لیے تیار رہنا میری جان "وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتا بولا تھا۔ "

نورلایمان نے اس کا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اتنی جلدی نکاح "نورلایمان حیرانی سے بولی۔ "

"جتنی جلدی نکاح ہو گا اتنی ہی جلدی تمھارا ایڈمیشن بھی ہو گا" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

نفرت ہے مجھے اس شخص سے جو میری ماں کے سب سے زیادہ " "قریب تھا میں نے سوچا نہ تھا کہ مجھے اس شخص سے نفرت ہو گی وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

ٹینشن نہ لو میری جان میں محبت کرنے پر مجبور کر دونگا "کائزان شاہ اس کی " آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا مسٹر کائزان شاہ" وہ غصے سے بولی تھی۔ "

ایسا ہو گا مسز کائزان ٹوبی" وہ مسکرا کر بولا تھا کائزان شاہ اسے "
محبت سے دیکھ رہا تھا اور وہ غصے اور نفرت سے کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooo

ماضی

حارون شاہ پریشانی میں کمرے میں آیا تھا سادیہ بیڈ پر بیٹھی تھی
کھڑی ہو گئی۔

بیٹھی رہو بیٹھی رہو" حارون شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔ "

حارون آپ پریشان لگ رہے ہیں" سادیہ اسے دیکھ کر بولی تھی۔ "

نہیں ٹھیک ہوں میں" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا تھا۔ "

اب آپ مجھ سے بھی چھپائیں گیں" وہ اسے دیکھ کر بولی تھی۔ "

تمھاری حالت ایسی نہیں ہے کہ میں تمہیں ٹینشن دوں" وہ پریشانی سے بولا "
تھا۔

کیا ہوا ہے حارون" سادیہ اسے دیکھ کر پھر سے پوچھنے لگی۔ "

آفس میں بہت لوس ہو رہا ہے" وہ پریشانی سے بتا رہا تھا۔ "

کیسا نقصان" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ "

پیسوں کی بہت ہیر پھیر ہو رہی ہے سمجھ نہیں آ رہا کیا ہو رہا ہے "

اور وتو اور ہمارے آئیڈیاز بھی لیک ہو جاتے ہیں" وہ پریشانی سے

بول رہا تھا۔

آپ کو کیا لگتا ہے کون کر رہا ہے" سادیہ نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔ "

مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا تمھیں کیا بتاؤں" وہ پریشانی سے بولا تھا۔ "

مجھے جہاں تک لگ رہا ہے یہ سب شہزاد بھائی" ابھی وہ کچھ کہتی "

حارون شاہ نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

تمھارا شک ہمیشہ میرے دوست پر کیوں ہوتا ہے سادیہ" حارون شاہ غصے "

سے بول کر واشروم میں چلا گیا تھا سادیہ نے پیچھے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

شہزاد ملک اپنے فلیٹ آیا تھا جہاں اس نے سونیہ کو رکھا ہوا تھا

سونیہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

رات کہاں چلے گئے تھے اپ "اس کے آنے پر وہ غصے سے بولی تھی۔ "

وہ آفس سے کال آگئی تھی جان "شہزاد ملک سونیہ کے پاس آتا "

بولا تھا۔

دور رہیں جائیں اب بھی آنے آفس میرا اور احمر کا تو آپ کو "

خیال ہی نہیں ہے " وہ غصے سے بولی تھی۔

تم دونوں کا اور ہمارے آنے والے مہمان کا ہی تو سب سے زیادہ "

خیال ہے "شہزاد ملک اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا۔

بلکل بھی نہیں ہے اگر ہوتا تو رات چھوڑ کر نہ جاتے " وہ غصے "

سے بولی تھی۔

ویسے ہمارے آنے والے مہمان کا نام بھی میں نے سوچ لیا ہے "شہزاد ملک "

اسے لے کر بیڈ پر بیٹھا تھا بس کچھ مہینوں میں ہی ان

لے گھر میں خوشخبری آنے والی تھی۔

احمر بھی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا اس کے اندر آنے پر وہ دونوں

مسکرائے تھے۔

بابا" وہ مسکرا کر بولا تھا شہزاد ملک اٹھ کر اسکے پاس آیا تھا وہ تین "

سال کا ہونے ہی والا تھا۔

کیسا ہے بابا کی جان "شہزاد ملک اس کے گال پر کس کرتا بولا۔"

بابا میں ٹھیک" وہ مسکرا کو بولا تھا شہزاد ملک اسے بیڈ پر لے کر "

آیا تھا۔

ماما کو زیادہ تنگ تو نہیں کیا" شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر "

بولا۔

اس نے معصومیت سے نہ میں سر ہلایا تھا سونیہ نے گھور کر اسے

دیکھا تھا۔

پھر اس نے فوراً ہی ہاں میں سر ہلایا تھا اس کی اس حرکت پر وہ دونوں ہی مسکرائے تھے۔

"کیوں تنگ کیا" شہزاد ملک اسے دیکھ کر بولا۔

"کیوں کہ میرا بچہ اپنے بابا کو بہت یاد کر رہا تھا" سونیہ نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"اب بس بھی کر دو محترمہ" وہ اسے گھورتا بولا تھا۔

"کیوں" سونیہ نے آئی برو اچھکا کر کہا تھا۔

"نہ کرو میں اور میرا بیٹا اج باہر جائیں گیں تم یہی رہنا" وہ بھی مسکرا کر بولا تھا۔

"اوکے اوکے ٹھیک ہے" اس نے فوراً سے کہا تھا شہزاد ملک اور احمر مسکرائے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

زینب اور سادیہ کیچن میں کام کر رہے تھے دونوں ہی رات کا کھانا بنا رہی تھی۔

زینب" سادیہ پیاز کاٹتے ہوئے بولی تھی۔ "

جی بھابھی" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی۔"

ایک بات پوچھوں" سادیہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

ہاں جی بھابھی پوچھیں" زینب مسکرا کر بولی تھی۔ "

کوئی خوشخبری وغیرہ" سادیہ نے کنفیوز ہوتے پوچھا تھا۔ "

نہیں بھابھی ابھی تک نہیں بس اللہ بہتر کرنے والا ہے" زینب نے مسکرا کر کہا " تھا۔

انشاءاللہ" سادیہ نے بھی مسکرا کر کہا۔ "

زینب" اسنے ایک بار پھر اسے بلایا تھا۔ "

جی بھابھی" زینب نے پھر اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

اگر میری بات بری لگی تو سوری وہ اصل میں تم دونوں کے نکاح " کو چھ مہینے ہونے والے ہیں نہ" وہ پریشانی سے بولی تھی۔

نہیں بھابھی ایسی کوئی بات نہیں ہے" اس نے مسکرا کر سادیہ " کو یقین دلایا تھا۔

زینب تمہیں نہیں لگتا شہزاد بہت بہت دن غائب رہتا ہے تم نے"
پوچھا نہیں" سادیہ اسے دیکھ کر بولی تھی۔
بھابھی میں نے ایک دو بار پوچھا ہے وہ کہہ رہے ہیں بزنس وغیرہ کا کام ہوتا "
ہے دوسرا یہ کہ وہ اپنے گاؤں بھی جاتے ہیں وہاں
ان کے ماما بابا کی قبریں ہیں نہ اس لیے ہفتے میں دو دفعہ جاتے
ہیں" وہ مسکرا کر بولی۔
اچھا" سادیہ نے بھی مسکرا کر سر ہلایا تھا۔"
ویسے آپ کیوں پوچھ رہی تھی" زینب نے مسکرا کر پوچھا۔ "
بس ویسے ہی" اس نے بھی ہنس کر جواب دیا تھا۔ "
○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

حال

عیشل پروفیسر احمر کے بارے میں سوچ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ
رہا تھا وہ شخص سچ بول رہا ہے یہ جھوٹ۔

"اگر اس کی باتیں سچی بھی تھی تو کیا کائزان بھائی مان جائیں گیں"

وہ خود سے بولی تھی۔

اف عیشل کیا ہو گیا ہے تمھیں تو کیوں اس کے بارے میں سوچ رہی ہے" وہ غصے سے بولی تھی۔

کس کے بارے میں "کمرے میں داخل ہوتے دعا نے اس کے" الفاظ سن کر کہا تھا۔

دعا کی آواز پر عیشل گھبرا گئی تھی اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے۔

کچھ بھی تو نہیں" وہ مسکرا کر بولی تھی دعا نے غصے سے اسے دیکھا" تھا اور اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

اب بتاؤ کیا بات ہے" دعا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ "

کہا نہ کچھ بھی تو نہیں" وہ مسکرا کر بولی۔ "

تو سب سے جھوٹ بول سکتی ہے مجھ سے نہیں" وہ غصے سے بولی" تھی۔

دعا ایسا کچھ بھی نہیں ہے" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔ "

تو سچ بتا رہی ہے یا میں جاؤں" دعا نے غصے سے کہا تھا۔ "

کہاں "عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔"

بھائی کے پاس" وہ مسکرا کر بولی تھی۔"

تو پاگل تو نہیں ہو گئی ہے "عیشل غصے سے بولی تھی۔ "

تو پھر جلدی سے بتا" وہ اس کی طرف منتظر نگاہوں سے بولی "
تھی۔

وہ میرا ایک پروفیسر" وہ کہتے کہتے روک گئی تھی اور دعا کی طرف"
دیکھا تھا۔

پروفیسر مطلب کوئی تمھیں تنگ کر رہا ہے "اس کی روکنے پر دعا "
نے کہا۔

نہیں ہاں" وہ خود کنفیوز تھی کیا بولے۔ "

کیا مطلب ہاں نہیں" وہ غصے سے بولی تھی۔ "

اس نے مجھے پروپوز کیا ہے "عیشل نے جھکے سر کر ساتھ کہا۔ "

کیا مطلب چو ہی اب ایسے دن بھی نہیں آ گئے کہ تم اپنے سے "
پندرہ بیس سال بڑے آدمی سے شادی کرو" وہ غصے سے بولی تھی۔
نہیں" وہ فوراً بولی تھی۔ "
کیا نہیں میں ابھی جا رہی ہوں بھائی کو بتانے" وہ کہہ کر کھڑی "
ہو گئی تھی۔
اوئے روک "عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے واپس بیٹھا "
دیا۔
کیا ہے" دعا نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔ "
اس کی عمر کم ہے بھائی سے بھی کم" وہ دعا کو دیکھ کر بولی تھی۔ "
دعا اس کی بات پر اسے گھور کر دیکھ رہی تھی پھر واپس بیٹھ گئی۔
تم بھی اسے پسند کرتی ہو" دعا نے غور سے اسے دیکھا تھا۔ "
نہیں یار وہ تو وہ پیچھے پڑے ہوئے ہیں "عیشل نے بے چارگی سے "
کہا تھا۔
"عمر کا تو ایسے بتہ رہی ہو جیسے میں نے عمر دیکھ کر منہ کر دیا ہے "

دعا گھور کر بولی تھی۔

جو وہ کہتا ہے وہ کرتا ہے "عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔ "

چھوڑو ہم بھائی کو بتاتے ہیں" وہ پھر سے کھڑی ہو گئی تھی عیشل "

نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا دیا۔

یار نہیں وہ کسی کو بھی پل میں ختم" وہ کہتے کہتے روک گئی تھی "

پروفیسر احمر کے الفاظ اسکے کانوں میں گونجے تھے۔

ویسے تمھاری سانسیں تو ویسے بھی نہیں آ رہی تم نے مجھے دیکھا "

" بھی ہے اسے مارتے ہوئے تو کیوں نہ تمہیں بھی اوپر پہنچا دوں

ابھی جو یہ سب ہوا ہے اس کا کسی کو بھی نہیں پتا چلنا چاہیے ورنہ "

" تمھیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دے کر ماروں گا سمجھ گئی

یہ سب یاد کرتے وہ خوف زدہ ہوئی تھی۔

کیا ہوا ہے کہاں کھو گئی کیا بول رہی تھی" دعا اس کے چہرے پر ڈر "

دیکھ کر بولی رہی تھی۔

نہیں کچھ نہیں بس تم بھائی کو نہیں بتاؤ گی" عیشل اسے دیکھ کر "

بولی۔

" ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم ریلیکس ہو جاؤ" وہ اس کے چہرے پر ڈر دیکھ کر بول رہا تھا۔

" ہم" وہ لمبے لمبے سانس لے کر بول رہی تھی دعا بھی پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

صبح سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر موجود ناشتہ کر رہے تھے عیشل اور دعا آج خاموش تھی۔

" امی جان آپ کی بہو مان گئی ہے نکاح کی تیاریاں شروع کریں" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

کائزان شاہ کی بات پر عیشل اور دعا نے مسکرا کر نور لا یمان کو دیکھا تھا۔

" کیا سچی بھائی" دعا نے فوراً اسے کہا تھا۔

" ہاں گڑیا" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

اور نکاح یہاں نہیں ہو گا" کائزان شاہ کی بات پر سب نے اس کی "
طرف دیکھا تھا۔
پھر کہاں "عیشل نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔ "
میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور نور الایمان کا نکاح امام حسین علیہ "
السلام کے روضے مبارک کے سامنے ہو" اس نے سب کی طرف
دیکھ کر کہا تھا۔
نور لایمان کائزان شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی کائزان شاہ بھی اسے
دیکھ رہا تھا۔
ماشاءاللہ میری جان" سادیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔ "
لیکن وہاں کیا ایسا خاص ہے" نور لایمان نے ان سب کو دیکھ کو کہا "
تھا۔
بھابھی آپ کو نہیں پتہ "عیشل نے حیرانی سے کہا تھا۔ "
نہیں" نور لایمان ان سب کو دیکھ کر بولی۔ "
آپ کو کربلا کا پتہ ہے بھابھی" دعا نے عیشل کی طرف دیکھا تھا۔ "

"نہیں مجھے تو کسی نے ایسا کچھ بھی نہیں بتایا" نورلایمان ان سب کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"بھابھی آپ کو نماز پڑھنی آتی ہے" عیشل کے سوال پر وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

"نہیں جب نو سال کی تھی ماما کے ساتھ بس سجدے کرتی تھی جب وہ چلی گئی تو کسی نے نہیں سیکھائی" وہ سر جھکا کر بولی تھی۔

"میرا بچہ آپ پریشان نہ ہوں میں سکھاؤں گی نہ آپ کو" سادیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔

"اور میں اور دعا آپ کو کربلا کا بھی بتائیں گیں" عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے آپی" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔

"ہم لوگوں نے کل نکلنا ہے میں جب تم دونوں کو آج یونیورسٹی اور کالج سے پک کرنے آؤں گا تم لوگوں نے پرنسپل سے بات کر لوں گا" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔

اور پھر ہم نے شام میں نکاح کے لیے شوپنگ کرنی ہے" دعا نے "
مسکرا کر کہا۔

ہاں ٹھیک ہے" کائزان شاہ نے بھی مسکرا کر جواب دیا سب "
لوگوں نے مل کر ناشتہ کیا تھا۔

oooooooooooooooooooooo

عیشل لائبریری میں بوکس رکھنے کے لیے ائی تھی وہ بہت خوش
تھی وہ امام حسین علیہ السلام کی زوار بنے گی۔
اور اس کی یہ خواہش اس کا بھائی مکمل کر رہا تھا وہ تو بہت خوش تھی۔
اس کے پیچھے پیچھے پروفیسر احمر بھی آیا تھا ابھی یونیورسٹی کا آف ٹائم
تھا تو لائبریری میں کوئی بھی نہیں تھا۔
عیشل جانے کے لیئے مڑی تھی لیکن اپنے سامنے پروفیسر احمر کو دیکھ
ڈر گئی تھی۔

بہت خوش لگ رہی ہو آج مس عیشل حارون شاہ" پروفیسر احمر "
اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

آپ کو اس سے مطلب "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔ "

اب تمھارے سارے مطلب مجھ تک ہی آتے ہیں ڈیئر وائف ٹو بی" وہ مسکرا "
کر بولا تھا۔

کچھ زیادہ ہی خوش فہمی ہے آپ کی "عیشل نے غصے سے منہ بنا کر "
کہا۔

اچھا تم نے اپنی خوشی کا راز نہیں بتایا "پروفیسر احمر نے اس کے "
چہرے پر نظریں مرکوز رکھے ہوئے کہا۔

آپ کو بتانا ضروری ہے کیا "عیشل نے منہ بنایا تھا۔ "

ہاں کیوں کہ ابھی تو بتایا ہے تمھارے سارے مطلب اب مجھ "
تک آتے ہیں "پروفیسر احمر اس کے قریب ہوا تھا۔

اس کی پرفیوم کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی عیشل فوراً
سے پیچھے ہوئی تھی۔

لیکن پیچھے بک شیلف تھی وہ اس کے ساتھ لگی تھی پروفیسر احمر
نے دونوں ہاتھ شیلف پر رکھے تھے۔

اب بتاؤ اس خوشی کی وجہ "پروفیسر احمر ملک اس کے اوپر جھکا ہوا"

تھا۔

امام حسین علیہ السلام نے مجھے شرف بخشا ہے اپنا زوار بنے کا تو"

بس وہی جانے کی خوشی ہے "عیشل نے مسکرا کر بتایا تھا۔

پروفیسر احمر ملک اس کی بات پر مسکرایا تھا اور اس کی آنکھوں میں

دیکھ رہا تھا عیشل بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

لیکن اسکی نیکی آنکھیں اسے اپنا اسیر بنا رہی تھی اس لیے وہ نظریں

پھیر گئی۔

ماشاءاللہ لیکن "پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔"

لیکن کیا "عیشل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ "

اس کا مطلب یہی ہو گا کہ تم یونیورسٹی نہیں آؤ گی "پروفیسر احمر "

اسے دیکھ کر بولا۔

ہاں تو نہیں آؤں گی "وہ مسکرا کر بولی۔ "

میں بہت مس کروں گا اپنی باحیا ہونے والی بیوی کو "پروفیسر "

احمر ملک اس کے کان کے پاس جھک کر بولا تھا۔

اس کے یہ الفاظ عیشل کے دل میں ہلچل مچا گئے تھے اور اس کا قریب ہونا دل کی دھڑکنیں بھی تیز کر گیا تھا۔

پلیز دور رہیں "عیشل نے بے چارگی سے کہا۔"

پروفیسر احمر ملک پیچھے ہوا تھا اور اپنی خوبصورت ہونے والی بیوی کو دیکھا جو کہ آج سفید رنگ کے عبایا میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اپنے سالے صاحب کا شکر ادا کروں گا میں "پروفیسر احمر اسے دیکھ " کر بولا۔

کس خوشی میں "وہ اسے گھور کر بولی تھی۔"

اس نے میری بیوی کی اتنی اچھی تربیت جو کی ہے "پروفیسر احمر " ملک مسکرا کر بولا تھا۔

اس کی نوبت ہی نہیں آنی "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔"

کیوں "پروفیسر احمر ملک نے اسے غور سے دیکھا۔"

کیوں کہ بھائی کبھی بھی نہیں مانیں گے "وہ غصے سے بولی تھی۔ "
اس کی بات پر پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھا تھا۔
تو کیا یہ وجہ بھی ہے مجھے بار بار منع کرنے کی "پروفیسر احمر ملک "
اسے دیکھ کر بولا۔
نہیں میں نا محرم مردوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہتی "وہ اس کے "
بات کے جواب میں بولی تھی۔
بہت جلدی ہے تمھیں میرا محرم بنے کی "پروفیسر احمر ملک نے "
اسکی طرف دیکھ کر کہا۔
مجھے شوق نہیں ہے اور اب دور ہوں آف ٹائم ہونے والا ہے "
مجھے جانا ہے "اس نے منہ بنایا تھا۔
دلہن تمہیں میری ہی بنا ہے یہ بات یاد رکھنا "وہ اس کے کان کے بلکل قریب آ "
کر بولا تھا۔
عیشل کے لیے سانس لینا محال ہوا تھا اس کے اتنا قریب آنے پر۔اس کی
گھبراہٹ پر وہ پیچھے ہوا تھا اور ایک نظر اسے سر تا پیر دیکھ

کر چلا گیا۔

عیشل نے اپنی سانسیں اور بے ترتیب ہوتے دل کی دھڑکنوں کو سنبھالا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

سمیر ایک اندھیرے کمرے میں بند تھا وہ کب سے چیخ رہا تھا لیکن کوئی اس کی سن ہی نہیں رہا تھا۔

اچانک ہی دروازہ کھلا تھا اور دو لڑکے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

کمرے میں روشنی بھی پھیلی تھی دروازہ کھلنے پر لیجبن انھوں نے دروازہ پھر سے بند کر دیا۔

جس کی وجہ سے کمرے میں پھر اندھیرہ ہو گیا تھا ان دونوں لڑکوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

کیپٹن آیان ملک لائیٹس آن کریں" میجر حسین ملک نے آیان ملک کی طرف" دیکھ کر کہا تھا۔

جی سر"اس نے یہ کہتے ساتھ ہی کمرے کی لائٹس ان کی تھی۔"

سر یہی ہے وہ اس نے امتیاز شاہ کے ساتھ بھی ملاقات کی تھی اور"
کالج میں ایک لڑکی کے پیچھے پڑا ہوا ہے"کیپٹن آیان ملک نے میجر
حسین ملک کی طرف دیکھ کر کہا۔

اب بتاؤ کیوں ملے ہو تم امتیاز شاہ سے"میجر حسین ملک نے"
اسے دیکھ کر کہا تھا۔

میں نہیں جانتا کون ہے وہ اور تم دونوں مجھے یہاں کیوں لائے"
ہو"وہ ڈرتے ہوئے بولا تھا اتنا تو وہ جان گیا تھا یہ آرمی پرسنز ہیں۔

اچھا تو تم نہیں جانتے انھیں ٹھیک ہے"میجر حسین ملک نے"
اسے دیکھ کر کہا۔

ویسے آیان یہ ہمیں سیکھا رہا کے مجرم کے ساتھ کیسے ڈیل کرتے"
ہیں اگلی بار کوئی مجرم ایک بار کہے اس نے وہ جرم نہیں کیا تو تم
اسے جانے دو گے"میجر حسین ملک ہنستا ہوا بولا تھا۔

میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے کچھ نہیں معلوم میں تو کالج کا ایک"

سٹوڈنٹ ہوں بس اور وہ لڑکی مجھے پسند ہے "اس کی پسند والی بات

پر کیپٹن ایان ملک نے اسے زور کا مکا مارا۔

سر یہ ایسے نہیں بولے گا ہمیں اپنا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا" کیپٹن ایان ملک "

غصے سے بولا تھا۔

میجر حسین ملک نے کیپٹن ایان ملک کو اشارہ کیا تھا وہ ان کا اشارہ

سمجھ گیا تھا اور اس نے وہاں موجود ایک الماری کھولی تھی۔

جس کے اندر مختلف ٹارچر کرنے والا سامان رکھا ہوا تھا۔

سر کیا لانا ہے "وہ مسکرا کر بولا۔"

ابھی کے لیے تو کیل اور ہتھوڑا لے اؤ "میجر حسین ملک مسکرا کر "

بولا۔

میجر حسین ملک کی بات پر وہ گھبرا گیا تھا اسنے ڈرتے ہوئے ان

دونوں کو دیکھا تھا۔

کیپٹن ایان ملک وہ سب سامان لے ایا تھا سمیر ڈرتے ہوئے ان

چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔

اب بھی کہو گے کہ تم امتیاز شاہ کو نہیں جانتے" میجر حسین ملک اسے دیکھ کر "
بولا۔
میں سب بتاؤں گا لیکن تم لوگ مجھے جانے دو گے" وہ ڈرتے ہوئے بولا تھا۔ "
اس کی بات پر وہ دونوں مسکرائے تھے انہیں اندازہ نہیں تھا کہ امتیاز
شاہ نے ایسے لوگ رکھے ہوں گے جنہیں اپنی جان زیادہ عزیز
تھی۔
بولنا شروع کرو" کیپٹن ایان ملک غصے سے بولا تھا۔ "
امتیاز شاہ نے ہی مجھے اس کالج بھیجا تھا وہ چاہتا تھا کہ میں اس لڑکی کو اس کے "
پاس لے کر آؤں" وہ لڑکا ڈرتے ہوئے بولا۔
کس لڑکی کو" میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔ "
اس لڑکی کا نام دعا ہارون شاہ ہے" وہ ڈرتے ڈرتے بولا۔ "
حارون شاہ" میجر حسین ملک نے یہ الفاظ دہرائے تھے۔ "
تم یہ جانتے ہو وہ لڑکی کون ہے" میجر حسین ملک نے جھک کر "
پوچھا۔

نہیں مجھے اس لڑکی کا نہیں پتہ اور یہ بھی نہیں جانتا کہ امتیاز شاہ اسے کیوں کیڈنیپ کرنے کا کہہ رہا تھا اسنے بس مجھے اس چیز کے پیسے دیے تھے "اس نے جلدی جلدی سارا سچ بول دیا۔

اب تم لوگ مجھے جانے دو اب تو میں نے تم لوگوں کو سارا سچ بھی بتادیا" سمیر ڈرتے ہوئے بول رہا تھا۔

ایان اسے کچھ دن یہیں رکھو بعد میں سوچیں گے اس کا کیا کرنا ہے "میجر حسین" ملک نے ایان ملک سے کہا۔

"پلیز ایسا نہ کرو میں نے تو سب کچھ بتادیا ہے نا اب مجھے جانے دو"

وہ ان کے آگے ہاتھ جوڑتا بولا۔

میجر حسین ملک اور کیپٹن ایان ملک نے اس کی ایک نہ سنی اور وہاں سے چلے گئے دروازہ پھر سے بند کر دیا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ شوپنگ پر جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا جب اس کے موبائل پر میجر حسین ملک کی کال انے لگی۔

اس نے کال اٹینڈ کی تھی اور پہلے سلام کیا تھا میجر حسین ملک نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

کہاں ہو تم "میجر حسین ملک نے اس سے پوچھا۔ "

میں شوپنگ جارہا ہوں فیملی کے ساتھ "وہ شیشے میں خود کو دیکھ کر بولا۔ "

تو مجھ سے مل سکتا ہے مجھے بات کرنی ہے "میجر حسین ملک نے پوچھا۔ "

ابھی تو میں فری نہیں ہوں کل ملیں "کائزان شاہ نے کہا تھا۔ "

نہیں مجھے ابھی ملنا ہے کچھ ضروری بات کرنی ہے "میجر حسین ملک نے کہا تھا۔ "

اچھا ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں ارہا ہوں "اس نے پریشانی سے کہا۔ "

ٹھیک ہے جلدی آؤ "اس نے کال رکھتے ہوئے کہا کائزان شاہ نے کار کی کیز اٹھائی اور نیچے چلا گیا۔ "

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ نیچے آیا تو وہ تینوں تیار کھڑے تھے اس کی نظر نور لا یمان پر پڑی تو غصہ ایا۔

یہ کیا پہنا ہے "کائزان شاہ اسے فٹنگ والے ڈریس میں بغیر " دوپٹے کے دیکھ کر بولا۔

ٹھیک تو ہے " وہ منہ بنا کر بولی تھی۔ "

عیشل اپنی بھابھی کو لے کر جاؤ جیسے خود تیار ہوئی ہو اسی طرح " کرو " کائزان شاہ عیشل کی طرف دیکھ کر بولا جو ڈارک چاکلیٹ رنگ کے عبایا میں تھی۔

جی بھائی " اس نے بس اتنا کہا اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے " نور الایمان کو منع کیا تھا ان کپڑوں سے لیکن وہ نہیں مانی تھی۔

میں چینج نہیں کروں گی " وہ غصے سے بولی۔ "

مجھے غصہ نہ دلاؤ اور جا کر چینج کر کے او " کائزان شاہ غصے سے بولا اس کی تیز " آواز پر۔

میں نہیں کروں گی "نور لا یمان اپنی زد پر ڈٹی رہی۔"

مجھے مجبور نہیں کر و نور لا یمان میں اپنا ایسا روپ دیکھاؤ جو میری "

فیملی کے لیے نہیں ہے "وہ غصے سے چیخا تھا۔

اس کی اتنی تیز آواز پہلی بار حویلی میں گونجی تھی دعا اور عیشل بھی

ڈر گئی تھی۔

نور لا یمان کا ننھا سا دل لرزا تھا اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے

تھے۔

بھائی "عیشل نے نور لا یمان کو روتا دیکھ کر کہا تھا۔"

لے کر جاؤ عیشل "کائزان شاہ یہ کہہ کر باہر چلا گیا تھا۔ "

کیسی میں بھی اب اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس سے کوئی سوال

کرتا۔

عیشل اور دعا نور لا یمان کے پاس آئی تھی اور ان دونوں نے اسے

سائیڈ سے تھاما تھا۔

عیشل اور دعا اسے لے کر اوپر چلی گئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ میجر حسین ملک کے سامنے بیٹھا ہوا تھا میجر حسین ملک جب سے آیا تھا تب سے خاموش تھا۔

اسی وجہ سے کائزان شاہ اب اسے غصے سے دیکھ رہا تھا کائزان شاہ کے غصے سے اسے خود بھی خوف محسوس ہو رہا تھا۔

کچھ بولو گے اب تم "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔ "

سمجھ نہیں آرہا کیسے بات کروں "میجر حسین ملک نے پریشانی سے "

کہا۔

جو بولنا ہے صحیح سے بولو "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔ "

ایک لڑکا پکڑا ہے ہم نے "میجر حسین ملک نے اپنی بات کا آغاز "

کیا۔

تو کیا ہے "کائزان شاہ نے اسے دیکھ گھور کر کہا۔ "

میجر حسین ملک نے آہستہ آہستہ اسے سب سچ بتایا تھا جیسے سن کر

سے امتیاز شاہ پر غصہ آرہا تھا۔

اس بار تو اسکا ایک آدمی ہاتھ لگ گیا لیکن ہر بار نہیں ہو گا'' میجر حسین ملک ''
نے پریشانی سے کہا۔

تمھیں دعا بچے نے کچھ نہیں بتایا'' میجر حسین ملک نے اس سے ''
پوچھا تھا۔

نہیں اس نے ایسا کچھ بھی نہیں بتایا'' کائزان شاہ نے اس کی ''
طرف دیکھ کر کہا۔

لیکن تم بھی اس سے کوئی بات نہیں کرو گے '' میجر حسین ملک ''
نے کچھ سوچ کر کہا۔

لیکن کیوں '' کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ ''

کیوں کہ پھر اسے لگے گا کہ تم اپنی بہنوں پر یقین نہیں کرتے اس ''
لیے ان کے پیچھے جاسوس چھوڑے ہیں'' میجر حسین ملک نے کہا
تھا۔

تمھاری بات بھی ٹھیک ہے میں پوری کوشش کروں گا ان کی ''

سکیورٹی کی "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

تمھیں کرنا بھی چاہیے "میجر حسین ملک مسکرا کر بولا۔ "

دعا کی طرف سے میں تھوڑا مطمئن ہوں کیوں کہ وہاں تمھاری بھی نظر ہے """

کائزان شاہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

نکاح کر رہے ہو بتایا نہیں "میجر حسین ملک نے مسکرا کر کہا۔ "

تمھیں کیسے پتہ "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

نکاح نامہ بنوانے کا آرڈر دیا ہے نہ تم نے تو وہ اسکی ڈیٹلیز تم نے "
غلطی سے مجھے بھیج دی ہیں "میجر حسین ملک مسکرا کو بولا تھا۔

اچھا "کائزان شاہ مسکرا کر بولا۔ "

مجھے بتایا کیوں نہیں "میجر حسین ملک اسے دیکھ غصے سے بول رہا "
تھا۔

کیوں کہ تو اپنے میشن پر ہے تو آ تو ویسے بھی نہیں سکتا "کائزان "
شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

کیوں نہیں اسکتا "میجر حسین ملک کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی۔ "

امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کے سامنے نکاح کرنا "
ہے تو کربلا جارہے ہیں" وہ مسکرا کر بولا تھا۔
ماشاءاللہ مبارک ہو" میجر حسین ملک کھڑا ہوا تھا کائزان شاہ "
بھی کھڑا ہوا میجر حسین ملک نے اسے گلے سے لگالیا تھا۔
اچھا میں لیٹ ہو رہا ہوں" کائزان شاہ اس سے دور ہوتا بولا۔"
کیوں" میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا پھر کچھ یاد آنے پر فورا "
سے بولا تھا۔
او نکاح کی شاپنگ جو کرنی ہے" میجر حسین ملک نے مسکرا کر کہا "
تھا تو وہ بھی مسکرایا تھا۔
ٹھیک ہے پیچھے تو نے ہی سب سمبھالنا ہے" کائزان شاہ نے اسے "
ایک بار پھر گلے لگا کر کہا۔
ٹھیک ہے" میجر حسین ملک پیچھے ہوتا بولا تھا کائزان شاہ وہاں سے چلا گیا تھا۔"

کائزان شاہ نے عیشل کو کال کی تھی وہ نورالایمان کا حجاب ٹھیک کر رہی تھی۔

دعا دیکھو کس کی کال ہے "عیشل نے دعا سے کہا جو وہاں کھڑی تھی۔

جی" دعا یہ کہہ کر بیڈ کے پاس گئی جہاں موبائل پڑا ہوا تھا۔ "

کس کی کال ہے "عیشل نے دعا سے پوچھا۔"

بھائی کی کال ہے" دعا نے یہ کہہ کر کال اٹینڈ کی تھی۔ "

کہاں ہو تم لوگ میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔

جی بھائی بس آ رہے ہیں" وہ عیشل اور نورلایمان کی طرف دیکھ کر بولی۔

کائزان شاہ نے کال رکھ دی عیشل نے اس کی طرف دیکھا تھا جیسے پوچھ رہی ہو کیا کہہ رہے تھے بھائی۔

وہ بھائی نیچے ویٹ کر رہے ہیں" دعا نے اس کی طرف دیکھ کر "

بتایا۔

"ٹھیک ہے بس پھر چلو" وہ مسکرا کر بولی اور نورالایمان کی طرف دیکھا جو کہ عبایا اور حجاب میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"چلیں بھابھی" وہ مسکرا کر بولی نورلایمان نے ہاں میں سر ہلایا وہ دونوں نیچے چلی گئی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ تینوں نیچے آئی تو کائزان شاہ ان کا انتظار کر رہا تھا نورلایمان کو دیکھ کر وہ ایک پل کو ساکت ہوا تھا۔

وہ بلیو رنگ کے عبایا میں ساتھ ہی میچنگ حجاب میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

چلیں" ان کو قریب آتا دیکھ کر کائزان شاہ بولا تھا۔"

"جی بھائی" عیشل نے مسکرا کر کہا نورالایمان نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا۔

"بھابھی آپ بھائی کے ساتھ بیٹھ جائیں" دعا نورلایمان کو دیکھ کر

بولی۔

نہیں میں یہی ٹھیک ہوں" وہ کائزان شاہ پر ایک نظر ڈال کر "

بولی۔

کائزان شاہ نے بھی اسے دیکھا تھا اس کی خوبصورت آنکھوں میں

پانی تھا۔

لیکن بھابھی مجھے تو دعا کے ساتھ ہی بیٹھنا ہے "عیشل نے بھی"

کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا نور لایمان جی بات پر اس کا منہ بن گیا تھا۔

تو آپ اج کے دن ایڈجسٹ کر لیں "اس نے ابھی بات ختم ہی "

کی تھی کہ کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اسے اپنی طرف کھینچا اور پھر گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر اسے اندر

دھکا دیا تھا۔

عیشل اور دعا تو اپنے بھائی کا یہ روپ پہلی ہی بار دیکھ رہے تھے وہ

دونوں بھی پیچھے بیٹھ گئی تھی۔

کائزان شاہ نے فرنٹ ڈور کھولا اور اندر بیٹھ کر ایک نظر نور لایمان

پر ڈالی جو کہ بے آواز رو رہی تھی اور پھر کار اسٹارٹ کی۔

کس مال سے شاپنگ کرنی ہے "کائزان شاہ نے فرنٹ مرر سے "

دعا اور عیشل کو دیکھ کر پوچھا۔

دعا نے مسکراتے ہوئے بتایا یہ حیدر آباد کا "GVK One Mall "

سب سے بڑا مال ہے۔

ٹھیک ہے "کائزان شاہ نے بھی مسکرا کر سر ہلایا۔ "

نور لایمان نے اس ستمگر کو دیکھا تھا وہ اپنی بہنوں کے معاملے میں

کتنا نرم تھا اور ایک اس کے معاملے میں اتنا ہی سخت۔

oooooooooooooooooooooo

وہ سب لوگ شاپنگ کر رہے تھے نور لایمان بس انھیں دیکھ رہی

تھی۔

بھابھی آپ بھی کچھ لیں نہ "دعا نے نور لایمان کو دیکھ کر کہا۔ "

مجھے ان سب کا کچھ نہیں پتا "وہ وہاں موجود ڈریسز کی طرف اشارہ "

کرتی بولی تھی۔

"کیوں اتنے پیارے پیارے تو ہیں "عیشل نے مسکرا کو بتایا۔

"پیارے ہیں لیکن مجھ سے کیری نہیں ہوتے "وہ معصومیت سے بولی تھی۔

اس کی معصومیت پر ان دونوں کو ہی پیار آیا تھا کائزان شاہ نے بھی اس کی طرف دیکھا تھا۔

"رہنے دو اس کی پوتی شاپنگ میں خود کر لوں گا "کائزان شاہ عیشل اور دعا کو دیکھ کر بولا۔

"اوو "عیشل اور دعا ایک ساتھ بولی تھی۔

"ویسے کتنی غلط بات ہے نہ بھائی "دعا منہ بنا کر بولی۔

"کیا "کائزان شاہ نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ہماری ہیلپ کرتے نہیں تھے کہتے تھے مجھے کیا پتہ ان سب کا اور اب دیکھیں اپنی بیوی کی ساری شوپنگ خود کرنی ہے "دعا نے منہ بنا کر کہا تھا اس کی بات پر کائزان شاہ مسکرایا تھا۔

ابھی وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے کہ کائزان شاہ کا موبائل رنگ

ہوا تھا اس نے ان سب کو دیکھ کو کال اٹھائی۔

ہاں بولو نعمان "کائزان شاہ سائیڈ پر ہو گیا تھا۔ "

سر سب کچھ فائنل ہو گیا ہے فلائیٹ بھی بوک ہو گئی "نعمان شیخ "
کائزان شاہ کے پوچھنے پر بولا۔

اور فلائیٹ کب کی ہے "کائزان شاہ کی نظروں کا مرکز نور لایمان "
بنی ہوئی تھی۔

سر کل صبح کی تو پوسیبل نہیں ہو سکی لیکن کل رات کی ہو گئی ہے "نعمان شیخ "
نے مسکرا کو بتایا۔

ٹھیک ہے کل آفس میں ملاقات ہوتی ہے "کائزان شاہ نے یہ کہہ "
کر موبائل رکھ دیا۔

دیکھ لیا کیا کیا چاہیے تھا "کائزان شاہ ان کے پاس آکر بولا تھا۔ "

ہاں بھائی ہو گیا ہے ہمارا تو آپ بھابھی کا دیکھ لیں "عیشل نے "
مسکرا کر کہا۔

ٹھیک ہے "کائزان شاہ نے بھی مسکرا کر کی جواب دیا تھا۔ "

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل اور دعا پیکنگ کر رکھ تھی نور لا یمان ان کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

آپی "نور لا یمان نے عیشل کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

جی آپی کی جان "عیشل مسکرا کر بولی تھی۔ "

آپ مجھے کل کچھ بتا رہی تھی نہ "نور لا یمان عیشل کی کل والی " بات یاد کر کے بولی۔

کیا "عیشل نے نا سمجھی سے کہا تھا۔ "

وہ کربلا کا نام لیا تھا نہ آپ نے "نور لا یمان نے یاد کرتے ہوئے " کہا تھا۔

ہاں "عیشل نے اس کی بات پر مسکرا کر کہا۔ "

تو بتائیں "نور لا یمان بھی مسکرا کر بولی۔ "

آپ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ "

وسلم کو تو جانتی ہی ہیں نہ "عیشل کے نام لینے پر دعا نے بھی درود بھیجا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

جی آپی "نور الایمان نے ہاں میں سر ہلایا۔ "

بھابھی جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا " نام آئے جب بھی آئے جہاں بھی آئے تو ہم ان پر درود لازم بھیجتے ہیں" دعا نے مسکرا کر کہا۔

تو آپ بھی آئندہ سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور کہیں گیں ٹھیک ہے" " عیشل نے مسکرا کر کہا۔

جی ٹھیک ہے آپی "نور لا یمان مسکرا کر بولی۔ "

اچھا تو آپ ان کے والد اور والدہ کا نام جانتی ہیں" عیشل نے اس" کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

جی اپی ماما نے بھی بتایا تھا اور بچپن میں پڑا بھی تھا" وہ مسکرا کر بولی۔ "

گوڈ اچھا تو پھر ان کی پہلی شادی کس سے ہوئی اور کتنی عمر تھی"

"ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

عیشل نے مسکرا کر پوچھا۔

"عمر کا تو نہیں پتہ ہاں لیکن یہ پتہ ہے کس سے ہوئی تھی "

نور لایمان نے مسکرا کو جواب دیا۔

کس سے "دعا نے بھی پوچھا۔ "

حضرت خدیجہ کبری سلام اللہ علیہا اور آپ سلام اللہ علیہا وہ پہلی خاتون ہیں جو "

آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے کر آئی "نور لایمان نے مکسرا کر بتایا۔

ماشاءاللہ "عیشل اس کے بولنے پر مسکرا کر بولی۔ "

جب آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی حضرت خدیجہ سلام "

اللہ علیہا سے ہوئی تو آپ کی عمر چوبیس سال اور حضرت خدیجہ سلام

اللہ علیہا کی عمر چالیس سال تھی "دعا نے مسکرا کر بتایا نور لایمان

نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

اور آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اولاد حضرت خدیجہ "

سلام اللہ علیہا سے ہی ہے "عیشل نے مسکرا کر کہا۔

اچھا تو آتے ہیں کربلا پر "دعا نے نور لایمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

وہ بہت دلچسپی سے ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی جو اسے معلوم تھا وہ بھی بتا رہی تھی۔

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر حضرت فاطمہ الزاہرہ ان کے بیٹے تھے امام حسین علیہ السلام جنہوں نے کربلا کے میدان میں قربانیاں دی ہیں "عیشل نورلایمان کو دیکھ کر بولی۔

"یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں "نورلایمان نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں جی امام حسین علیہ السلام نواسہ رسول ہیں اور اپنے نانا کے دین کو بچاتے بچاتے شہید ہو گئے "عیشل نے نورلایمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ داستان شروع ہوئی تھی اٹھائیس رجب ساٹھ ہجری سے وہاں کا حاکم یزید تھا اس نے مدنیہ منورہ کے گورنر جو تھے اس کو یہ حکم بھیجا کہ حسین سے کہو میری بیت کرے "دعا نے آغاز کیا تھا۔

"مطلب یہ کہ اس وقت جو کام شراب نوشی وغیرہ حرام قرار دیا گیا

تھا وہ یزید چاہتا تھا کہ امام حسین علیہ السلام نواسہ رسول فرزند علی علیہ السلام اس
کی بیت کرے جو دین وہ نافذ کرنا چاہتا تھا اسے صحیح
قرار دے "آگے عیشل بولی تھی۔

امام حسین علیہ السلام تک یہ پیغام پہنچایا گیا تو آپ علیہ السلام نے صاف انکار "
کر دیا اور رہی سے آغاز ہو گیا کربلا کا اور آپ علیہ
السلام نے فیصلہ کیا مدینہ چھوڑنے کا کیونکہ اب مدنیہ میں حالت ایسے نہ تھے کہ
وہاں رہا جائے "دعا اور عیشل کام بھی کر رہی تھی
ساتھ میں اسے واقعہ بھی سنا رہی تھی۔

بھابھی ہم تھوڑا تھوڑا کر کے سنیں گے اور دوسرا آپ ڈیٹس یاد "
رکھیے گا "عیشل نور لایمان کو دیکھ کر بولی۔

ٹھیک ہے "نور لایمان نے اس کی بات پر ہاں میں سر ہلایا تھا۔"

آپ علیہ السلام کے لیے کتنا مشکل ہے نہ وہ جگہ چھوڑنا جہاں "

آپ کا بچپن گزرا جن مدینے کی گلیوں میں وہ کھیلے ہوں جہاں نانا کا روضہ مبارک ہے والدہ کی لحد ہے کتنا مشکل تھا ان کے لیے یہ سب چھوڑنا" دعا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔

آپ علیہ السلام نے سب سے پہلے نانا کے روضہ مبارک پر حاضری دی امام " حسین علیہ السلام الوداع کہنے آئے ہیں آپ علیہ السلام نے بہت باتیں کی اپنے نانا سے جو کہ شاعر نے بہت الگ انداز میں بیاں کیے ہیں لیکن اگر میں آپ کو سارا بتاؤ گی تو بہت زیادہ بڑا ہو جائے گا لیکن کچھ اشعار ضرور بتاؤں گی "عیشل نے کہا تھا۔

" تیرے شہر سے جاتے ہیں دے ہم کو دعا نانا ص"
" آباد کریں گے ہم اب کرب وبلا نانا ص"
" تیرا دین ہے مشکل میں, میں کیسے رہوں گھر میں"
"طفلی میں کوئی وعدہ تھا تجھ ص سے کیا نانا ص"

طفلی کا مطلب ہوتا ہے بچپنے کا زمانہ " دعا نے عیشل کے اشعار پڑھنے پر طفلی کا" مطلب بتایا۔

" اماں کی لحد چھوٹی روضہ بھی تیرا چھوٹا"

" اس وقت کلیجے پر خنجر سا چلا ناناص"

عیشل نے کچھ اشعار پڑھے تھے نور لایمان اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام والدہ کی لحد پر آئے اور روایت " لکھتی ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام نانا کے روضے مبارک پر گئے تو قدم جما جما کر جا رہے تھے لیکن یہی حسین علیہ السلام جب والدہ کی لحد پر پہنچے تو ایسے لپکے جیسے چھوٹا بچا لپکتا ہے اپنی ماں کی گود کی طرف "عیشل کے بعد دعا نے شروع کیا تھا۔

اچھا تو آگے یہ کہ مدینہ میں اداسی ہے کیوں کہ فرزند علی علیہ " السلام کا مدنیہ سے سفر ہے اٹھائیس رجب ساٹھ ہجری اتوار کی رات ہے حکم کب دیا تھا یزید نے "دعا نور لایمان کی طرف دیکھ کر بولی۔

اٹھائیس رجب کو ہی حکم دیا اور اٹھائیس رجب کو ہی آپ علیہ السلام مدنیہ سے " روانہ ہو رہے ہیں "نور لایمان نے دعا کو دیکھ کر

کہا۔

ایک ایک کر کے سب سوار ہو رہے ہیں سب سوار ہو گئے لیکن جب
زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی سواری کی باری آئی تو آواز دی گئی
مدینے والوں اپنی نظریں نیچی کر لو علی کی بیٹی سوار ہونے جا رہی ہے اور کیا عالم
ہے سوار کرانے کا۔

ایک طرف سے حسین چلے
ایک طرف سے عباس چلے
ایک طرف سے علی اکبر بڑھے
جناب زینب کو سوار کروانا ہے۔

اور میر انیس کہتے ہیں کہ :

" پہنچی جو ہیں ناقے کے قریں دخترِ حیدرؑ"
دختر حیدر مطلب حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا
" خود ہاتھ پکڑنے کو بڑھے سبطِ پیمبر "
سبط پیغمبر امام حسین علیہ السلام
" فضہ تو سنبھالے ہوئے تھی گوشۂ چادر "

فضہ کنیز تھی آپ سلام اللہ علیہا کی

" تھے پردۂ محمل کو اٹھائے علی اکبر "

علی اکبر امام حسین علیہ السلام کے فرزند

" فرزند کمر بستہ چپ وراس کھڑے تھے "

آپ سلام اللہ علیہا کے فرزند عون و محمد

"نعلین اٹھا لینے کو عباس کھڑے تھے "

اس عالم میں زینب بنت علی علیہ السلام کو سوار کرایا گیا تھا" یہ سارا واقعہ جہاں "

سے حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی سوار کی

باری تھی وہاں سے عیشل نے پڑھا تھا اب دعا کی باری تھی۔

یہ قافلہ مدینے سے نکلا اٹھائیس رجب ساٹھ ہجری مکّے پہنچا"

شعبان ساٹھ ہجری مکّے میں امام حسین نے قیام کیا شعبان

،رمضان، شوال ذیقعد، ذوالحج۔حج کے ایام آگئے سب حج کی تیاری

کرنے لگے۔امام حسین بھی حج کی تیاری کرنے لگے۔حج کی تکمیل میں ابھی دو دن باقی تھے جناب امام حسین نے حج کو عمرے سے بدل کر مکّہ سے بھی روانگی اختیار کرلی" دعا خاموش ہوئی تھی۔

ایسا کیوں "نورلایمان نے سوال کیا تھا۔ "

اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ حاجیوں کے لباس میں"

یزیدی فوج کے سپاہی تھے اور امام حسین نہیں چاہتے تھے کہ خانہ خدا میں کوئی ایسی صورتحال ہو"عیشل نے جواب دیا تھا۔

پہلے مدینہ سے مکہ اور اب مکہ سے کوفہ روانہ ہوئے آپ علیہ السلام اس سے آگے ہم کل شروع کریں گے بھابھی" دعا نے نورلایمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے "نورلایمان نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔ "

پیکنگ بھی ہوگئی ہماری "عیشل نے مسکرا کر بتایا تھا۔ "

ٹھیک ہوگیا"نورلایمان نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔"

ooooooooooooooooooooooooooo

وہ سب لوگ ائیر پورٹ پر بیٹھے اپنی فلائیٹ کا ویٹ کر رہے تھے اگلے دس منٹس میں ان کی فلائیٹ تھی۔

نورالایمان عیشل اور دعا کے ساتھ بیٹھی تھی سادیہ بیگم بھی انھیں کے ساتھ تھی۔

کائزان شاہ نورلایمان کو دیکھ رہا تھا جو کہ عیشل اور دعا سے باتیں کر رہی تھی۔

ویسے میں ویٹ کر رہی ہوں آگے کیا ہوا" نورلایمان ان دونوں " کو دیکھ کر بولی۔

میں آپ کو سنادوں گی نہ ویسے بھی یہاں سے پلین بخداد لینڈ کرے گی" " بخداد عراق کا کیپیٹل ہے۔

اور ویسے بھی پانچ گھنٹے کا سفر ہے آپ آرام سے سن لینا" دعا نے " بھی مسکرا کر کہا تھا۔

کچھ دیر میں پلین لینڈ ہوا تھا وہ سب لوگ پلین میں بیٹھ گئے تھے۔

نورلایمان اور عیشل کی سیٹ ساتھ میں تھی وہ خود عیشل کے

ساتھ بیٹھی تھی۔

سادیہ بیگم اور دعا ایک ساتھ تھی باقی کائزان شاہ سب سے آگے

تھا۔

پلین پرواز کیا تھا نور لا یمان نے عیشل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا

عیشل نے مسکرا کرا سے دیکھا۔

نور لا یمان بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی نور لا یمان نے اس

کے کندھے پر سر رکھ لیا تھا۔

عیشل اس کے اس عمل پر مسکرائی تھی اپنے بھائی ہی پسند پر اسے

رشک تھا۔

آپی آپ سنائیں "نور لا یمان آنکھیں بند کر کے بولی تھی۔ "

جی ٹھیک ہے "وہ مکسرا کر بولی تھی اور آہستہ آواز میں اس نے بولنا شروع کیا "

تھا۔

وہ مدینہ سے نکلے مکہ پہنچے پھر مکہ سے کوفہ "

مظلومیت ایسی کے پہلے نانا کا روضہ اماں کی لحد چھوڑی اوراب حج کے بھی عمرے

میں بدل کر مکہ سے روانگی اختیار کی۔

""""ذوالحج کا مہینہ تھا سفر بھی جاری تھا راستے میں ایک مقام آیا۔""""شراف

امام حسین علیہ السلام نے اس مقام پر قافلے کو روکا اور حکم دیا کہ سب سیراب ہو

جائیں۔

اسکے بعد آگے کا سفر شروع ہوا سفر چلتا رہا یہاں تک کہ ایک مقام

ایا کہ امام حسین علیہ السلام کے قافلے کا سامنا مخالف فوج سے

ہوا۔

اس فوج کے سپہ سالار کا نام تھا حر بن یزید ریاحی۔

یہ امام حسین علیہ السلام کو روکنے آیا تھا کوفہ نہیں جانے دینا چاہتا

تھا۔

راستہ ایسا تھا کہ حر اور اس کی فوج کو امام حسین علیہ السلام تک پہنچنے کے لیے کافی

مشکلت کرنی پڑی فوج کا پیاس سے برا حال تھا۔

دوسری طرف امام حسین علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ تیار ہو گئے امامے سر پر باندھے کیونکہ سامنے دشمن کی فوج تھی۔

لیکن جب سامنے فوج کی حالت دیکھی پیاس سے نڈھال ہے تو آپ

"علیہ السلام نے پانی پلانے کا حکم دیا

لیکن ایسا کیوں کہ امام حسین علیہ السلام نے "نور لا یمان عیشل "

کو دیکھ کر بولی۔

کیوں کہ آپ علیہ السلام ثاقیِ کوثر کے نواسے ہیں اس لیے آپ علیہ السلام "

نے لشکر کو سیراب کرنے کا حکم دیا" عیشل نے اس کے سوال کا جواب دیا اور

آگے کا واقعہ سنانے لگی۔

ہائے یہ ثاقیِ کوثر کے نواسے دشمن کو بھی پانی پلا رہے ہیں دشمن بھی وہ جو اہل و "

عیال کو نقصان پہنچانے کے در پر تھا موقع اچھا تھا دشمن کو ڈھیر کرنے کا کیوں کہ

فوج پیاس سے نڈھال تھی اور دوسرا آپ علیہ السلام یہ بھی جانتے تھے کہ وہ

انھیں شہید کرنے

کے لیے آ رہے ہیں کوئی اور ہوتا تو کہتا چھین لو ان سے پانی اور قتل کر ڈالو۔

خیر پورے لشکر کو سیراب کیا گیا یہاں تک کے گھوڑوں کو بھی سیراب کیا گیا جب تک گھوڑا خود منہ نہ اٹھا لیتا۔

حر کا ایک ساتھ تھا علی بن بعان وہ سب سے آخر میں پہچانا تھا میرے پاس امام حسین علیہ السلام خود تشریف لے کر آئے۔

انھوں نے فرمایا اپنی سواری کو بیٹھا لو اور پانی پی لو میں کوشش کرتا پانی پینے کی مجھ سے پیا نہیں جا رہا تھا پانی بار بار گر جاتا کئی بار کوشش کے باوجود مجھ سے پانی نہ پیا گیا۔

امام حسین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے مشق کے دہانے کو ٹھیک کیا اور مجھے پانی پلایا۔

سب کو پانی پلانے کے بعد امام حسین علیہ السلام اپنے قافلے کے ساتھ روانہ ہونے لگے تو حر سامنے آ گیا۔

حر نے کہا آپ نہیں جا سکتے۔

یہ کون ثر کے جیسے ابھی سیراب کیا ہے جس کی پر آپ علیہ السلام کو ترس آ گیا تھا۔

حر نے جانے نہ دیا اور کہا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ می میں آپ کو عبداللہ ابن زیاد تک

لے جاؤں۔

عبداللہ ابن زیاد کوفہ کا گورنر تھا کوفہ عراق کا ایک شہر ہے۔ پہلی بار امام علیؑ نے

اس شہر کو اپنی حکومت کا دار الخلافہ قرار دیا اور اسی

شہر میں جام شہادت نوش کیا۔ اور امام علی علیہ السلام کے دور

میں حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کوفہ کی شہزادی ہوا کرتی

تھی۔

ایک موقع آیا کہ امام حسین علیہ السلام جانے لگے حر نے اک کے گھوڑے کی

لگام پکڑ لی۔

آپ علیہ السلام کو غیض آیا آپ علیہ السلام نے فرمایا: حر یہ تو

"نے کیا کیا" تیری ماں تیرے غم میں روئے

یہ آپ علیہ السلام کے غصے میں کہے جملے تھے جس پر حر نے عجیب

سا جواب دیا۔

حر نے کہا حسین! حسین آپ نے تو مجھے یہ جملہ کہہ دیا حسین اگر

آپ کے علاؤہ کسی نے مجھ سے یہ بات کہی ہوتی تو میں یہ جملے اس کو پلٹا دیتا لیکن میں کیا کروں آپ کی ماں کا نام فاطمۃ الزاہرہ سلام اللہ علیہا ہے میں اس طرح ان کا نام نہیں لے سکتا۔

حر کے دل میں بہت احترام تھا۔

لیکن پھر بھی حر امام حسین علیہ السلام کو گھیر کر میدان کربلا میں لے آیا۔

دو محرم اکسٹھ ہجری امام حسین علیہ السلام کا قافلہ ایک مقام پر آ رکا۔

مدنیہ سے مکہ مکہ سے کربلا تک کا یہ سفر طے ہوا۔

بہت سے علماء بیان کرتے ہیں جب قافلہ اس مقام پر پہنچا تو بہت تیز ہوا چل رہی تھی مٹی کا ایک گرداب ہوا میں اڑا۔

امام حسین علیہ السلام کی بہن جناب زینب کبری سلام اللہ علیہا تڑپ اٹھی اور ایک جملہ کہا" یہاں سے چلیے بھائی جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے چلیے مجھے اس مٹی سے آپ کے خون کی خوشبو آ رہی

ہے اس کی خاک میرے بالوں میں آرہی ہے بس یہاں سے چلیے " یہ کہتے ہوئے عیشل کی آواز میں نمی بھری تھی اور آنکھیں بھی نم کوئی تھی خیر کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد عیشل پھر سے بولی تھی۔

کربلا کے میدان کو بھی باقاعدہ امام حسین علیہ السلام نے خریدا

تھا۔

آپ نے حضرت عباس علیہ السلام سے کہا کہ یہاں کے لوگوں کو بلاؤ ان لوگوں

کو بلایا گیا۔

امام حسین علیہ السلام ان سے مخاطب ہوئے اور پوچھا اس جگہ کا

نام کیا ہے بہت سے لوگوں نے الگ الگ نام بتائے۔

ایک بزرگ وہاں موجود تھے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا :

" اس مقام کو کربلا بھی کہتے ہیں "

کربلا کا نام سننا تھا امام نے کہا یہی قیام کریں گیں "عیشل نے بول کر نور لا یمان کو

دیکھا۔

" بھابھی آپ کو نیند آرہی ہے "عیشل نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔

ہم "اس نے عیشل کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

آپ ایسا کریں اور جائیں باقی ہم بعد میں سن لیں گیں "عیشل "
نے مسکرا کر کہا اور اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔

جی ٹھیک ہے "نور لا یمان اس کی بات پر بولی عیشل بھی ہلکا سا "
مسکرائی اور رہ سو گئی تھی ابھی رات کے بارہ بج رہے تھے تین بجے تک انھوں
نے پہنچ جانا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooo

وہ لوگ بغداد پہنچ گئے تھے کائزان شاہ نے ہوٹل کا انتظام پہلے ہی کر دیا تھا۔
اس نے تین کمرے لیے تھے ایک اپنے لیے اور دو ان چاروں کے لیے۔
کل جمعہ تھا اور جمعے کے نماز کے بعد ان کا نکاح تھا جس کی ساری
تیاریاں اس نے کر لی تھی۔

آ باؤ جاؤ کل اٹھنا بھی ہے اور نکاح بھی ہے "کائزان شاہ ان سب "
کو دیکھ کر بولا تھا۔

کون کس کس کمرے میں ہو گا "دعا سب کو دیکھ کر بولی۔ "

"میں تو عیشل آپی کے ساتھ "نور لا یمان فوراً سے بولی تھی دعا نے اس کی بات پر منہ بنایا تھا۔

"کیا بھابھی آپ پوری فلائیٹ ان کے ساتھ تھی ابھی مجھے اپ کے ساتھ ہونا ہے "دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"کیوں جی اگر وہ میرے ساتھ ہونا چاہتی ہے تو میرے ساتھ ہی ہو گی "عیشل نے دعا کو غور کر کہا۔

"کیوں جی وہ میری بھی بھابی ہے "دعا غصے سے بولی تھی۔

"مجھے نہیں پتا اگر بھابھی کو میرے ساتھ رہنا ہے تو وہ میرے ساتھ ہی رہے گی "عیشل نے منہ بنا کر کھا۔

"نہیں بھابھی میرے ساتھ رہے گی "دعا اسے دیکھ کر بولی تھی۔

"یہ فیصلہ بھابھی کا تھا اور انہوں نے کر دیا "عیشل نے اسے غصے سے دیکھ کر کہا۔

"بھائی اپ بھی تو بولیں نا "دعا اب کائزان شاہ کے پاس ائی تھی۔

جو کہ مسکرا کر ان دونوں کی لڑائی دیکھ رہا تھا سادیہ بیگم بھی انہیں دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں اپ تم جانو تمہاری بہن جانے تمہاری "
بھابھی جانے" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔
اوکے میں ان دعا کے ساتھ" ان کی لڑائی دیکھ کر نورالایمان خود ہی بول "
پڑی۔
یہ ہو ٹھیک یو بھابھی" اس نے آ کر نورلایمان کو گلے لگا لیا تھا عیشل
غصے سے انھیں دیکھ رہی تھی۔
اب ہم چلیں عیشل بچے" سادیہ بیگم اسے دیکھ کر ہنس کر بولی۔ "
چلیں" اسنے غصے سے کہا تھا اور کمرے سے سب سے پہلے نکلی تھی۔ "
سادیہ بیگم اور کائزان شاہ بھی انھیں کچھ ضروری تلقین کر کے نکل
آئے تھے۔
ہائے چہرہ دیکھنے والا تھا چوہی کا" وہ مسکرا کر بولی تھی۔ "
شرم تھوڑی بڑی ہیں تم سے" نورلایمان اسکی بات پر بولی تھی۔ "
اچھا نہ آپ اسے چھوڑیں اور آئیں میرے ساتھ" دعا نے اس کا "
ہاتھ پکڑ لیا۔

کہاں "نور لایمان اسے دیکھ کر بولی۔ "

بیڈ پر" دعا نے ہنس کر کہا تھا دونوں بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔ "

اچھا چوہی نے کتنا واقع بتایا ہے آپ کو" دعا نے مسکرا کر پوچھا نور لایمان نے "

اسے بتایا۔

وہاں سے آگے میں تھوڑذ آپ کو بتاؤ گی پھر ہم سو جائیں گیں" دعا نے کہا۔ "

اوکے "نور لایمان نے اسکے ہاں میں ہاں ملائی۔ "

امام حسین علیہ السلام نے کہا یہی قیام کریں گے خیمے لگ گئے "

امام حسین علیہ السلام کربلا پہنچ گئے دو محرم اکسٹھ ہجری کو پہنچے

ہیں۔

آباد ہو گیا کربلا ویران ہو گیا مدینہ۔

امام حسین علیہ السلام نے وہاں کے لوگوں سے بنی اسد قبیلہ نام تھا ان سے زمین

خرید کر انھیں ہی تحفے میں دے دی۔

امام حسین علیہ السلام نے بنی اسد کے لوگوں مکالمہ کیا۔

دیکھو اے بنی اسد والوں

اس زمین پر ہماری قبریں بنیں گیں۔۔۔

تو بنی اسد والوں

جب کوئی ہماری خبروں کا پتہ پوچھتے ہوئے آئے تو

اُنھیں ہماری خبروں کا پتہ بتا دینا

جو ہماری خبر کی زیارت کی غرض سے آئے نہ

اُسے اپنا مہمان بنا لینا

اُسے پانی پلانا۔

پھر امام حسین نے تین فقرے اُسی قبیلے کے تینوں طبقات سے کیے۔۔

مردوں سے الگ، عورتوں سے الگ، بچّوں سے الگ۔

اے بندگان مردان بنی اسد

جب یہ فوج ہمیں مار کر چلی جائے اور ہمارے لاشے دفنائے نہ جائیں۔

تو تم کھیتی باڑی کے بہانے آنا اور ہماری قبریں کھود کر ہماری لاشوں

کو دفنا دینا۔

بنی اسد کے لوگ حیران۔۔۔یہ امام کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔جب وہ

جانے لگے

آپ نے فرمایا اپنی خواتین کو بھیجنا میں اُن سے بھی مخاطب

ہونگا۔۔۔

جب بنی اسد کی خواتین آئیں۔

آپ نے فرمایا

دیکھو میں فاطمہ کا بیٹا ہوں

میں زینب کا بھائی ہوں

میں نے تمھارے مردوں سے ایک بات کہی ہے اگر وہ ہمیں

دفنانے نہ آئیں تو

دیکھو تم پانی بھرنے کے بہانے آجانا

اور کسی اِنداز سے بیشک گڑھے کھود کر مگر کسی اِنداز سے ہمیں دفنا

دینا۔۔

خواتین حیران۔۔۔۔جب وہ جانے لگیں آپ نے کہا بنی اسد کی عورتوں

اپنے بچوں کو یہاں بھیجنا

بچے آئے۔

آپ نے فرمایا

دیکھو بچّوں

اگر تمھارے ماں باپ نہ آئے نہ

تو ھماری لاشیں یہاں پڑیں ہونگی

تم کھیلنے کے بہانے آنا

اور ایسا کرنا

مٹّی بھر بھر کر ہماری لاشوں پر ڈال دینا۔

گویا اِمام کہہ رہے ہوں تمہارا کھیل ہو جائے گا ہماری تدفین ہو جائے گی۔" دعا خاموش ہو گئی تھی اس کی بھی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے اس واقعے کو پڑھ کر۔

آخری بات پھر سو جانا اوکے" دعا نے کہا۔"

اوکے "نور لا یمان بولی تھی۔ "

آج بھی کربلا میں بعد شام غریباں یہ عجیب منظر ہوتا ہے لوگ آتے ہیں بنی "

اسد کے۔

اور وہ اپنے الگ انداز میں آتے ہیں کھدال وغیرہ کے ساتھ اور وہ اپنے مخصوص

"انداز میں میدان کربلا میں چلتے ہیں۔۔۔ آج بھی۔

شام غریباں کیا ہوتا ہے "نور لا یمان نے سوال کیا تھا۔"

جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے مردوں میں صرف امام "

زین العابدین علیہ السلام بچ گئے تو وہ جو شام ہوتی ہے اس شام غریباں کہتے ہیں "

دعا نے جواب دیا۔

ٹھیک اب سو جائیں آپ بھی میں بھی "نور لا یمان نے کہا تھا وہ "

دونوں سو گئی۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

آج نکاح تھا سب لوگ نو بجے ہی اٹھ گئے تھے سب لوگوں نے مل

کر ایک ہی کمرے میں ناشتہ کیا تھا۔

کائزان پہلے تو تم نور لا یمان کو مہندی لگاواوگے "سادیہ بیگم بولی "
تھی۔

ماما لگوانا ضروری ہے "کائزان شاہ نے کہا۔ "

نکاح ہے اس کا اس لیے اور جلدی کروٹائم کم ہے "سادیہ بیگم "
نے اسے گھور کر کہا۔

ٹھیک ہے "کائزان شاہ نے کہا تھا۔ "

پھر تو ہم بھی لگوائیں گیں "دعا نے کہا تھا۔ "

ٹھیک ہے لگوالو بس جلدی سے تیار ہو "کائزان شاہ نے انھیں "
دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے "وہ دونوں ایک ساتھ بولی تھی نور لا یمان نے ایک "
نظر کائزان شاہ کو دیکھا پھر نظریں پھیر گئی۔

ہمیں کربلا کے لیے نکلنا ہے وہاں یہ سب کرلیں گیں "کائزان شاہ"
انھیں دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے تو کب نکلنا ہے "سادیہ بیگم نے کہا تھا۔ "

بس کچھ دیر میں ابھی نو بج رہے ہیں دو گھنٹے کا سفر ہے تو گیارہ بجے تک پہنچ جائیں گیں" کائزان شاہ نے کہا تھا۔

ٹھیک ہے بھائی" عیشل نے مسکرا کر کہا۔ "

باہر کیب آگئی ہے آپ لوگ چلیں" کائزان شاہ موبائل پر میسج دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے" دعا نے کہا اور وہ سب لوگ کربلا کے لیے نکل گئے" تھے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

karbala road وہ لوگ کربلا پہنچ گئے تھے کائزان شاہ نے bhopal zeba mehndi artist سے ان سب کی مہندی بھی لگوائی تھی۔

وہ ابھی سوکھی نہیں تھی وہ لوگ ابھی روانہ تھے ہوٹل کی طرف

کائزان شاہ نے سارے انتظامات پہلے ہی کروادیے تھے۔

نورالایمان اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہی تھی جن میں خوبصورت

مہندی لگی ہوئی تھی۔

اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا وہ یہاں سے اپنے بابا کے پاس چلی جائے۔

اس کے بابا کی اتنی پاؤر تھی پھر بھی کائزان شاہ اسے لے آیا تھا کیسے؟

وہ خود سے ہی یہ سوال کرتی تھی۔

"کیا فائدہ تھا اتنے بینک بیلنس کا جو اپنی بیٹی کو ہی نہ بچا پائے آپ"

وہ شہزاد ملک سے مخاطب ہوئی تھی۔

وہ اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں کائزان کی دلہن لکھا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ پر جان کائزان لکھا تھا۔

کائزان شاہ بھی اسے دیکھ رہا تھا جہاں وہ خوشی ڈھونڈ رہا تھا وہاں خوشی نہیں تھی اس کے چہرے پر اداسی تھی آنکھوں میں نمی تھی اور وجہ اس کی محبت کی نظر میں وہ خود تھا۔

کائزان شاہ نے ضبط سے مٹھیاں بند کی تھی اور آنکھیں بند کرلی۔

ہوٹل آگیا تھا وہ سب لوگ اترے کائزان شاہ نے اسے عراق کی کرنسی دی تھی سو روہ خود ہوٹل میں داخل ہو گئے۔

ooooooooooooooooooo

وہ لوگ ہوٹل آئے تھے اس وقت ٹائم بارہ بج رہے تھے۔

میں جارہاہوں تیار ہونے جمعہ بھی ادا کرنا ہے اور پھر اس کے " بعد نکاہے "کائزان شاہ ان کو دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے "سادیہ بیگم اس کے ماتھے پر کس کرتی بولی نورلایمان " انھیں دیکھ رہی تھی انھوں نے نورلایمان کے بھی ماتھے پر کس کیا تھا۔

ہمیشہ خوش اور ایک ساتھ رہو امین اور ماشاءاللہ "سادیہ بیگم نے " مسکرا کر کہا۔

آمین "کائزان شاہ نورلایمان کی طرف دیکھ کر بولا۔"

آپ لوگ بھی تیار ہو جائیں "کائزان شاہ نے ان سب سے کہا " تھا۔

" جی ٹھیک ہے بھائی "عیشل مسکرا کر بولی کائزان شاہ وہاں سے اپنے روم میں چلا گیا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ وائیٹ شلوار قمیض کے اوپر گولڈن کلر کی ویسکوٹ پہنے شیشے کے سامنے تیار کھڑا تھا۔

بولوں کو جیل کے ساتھ سیٹ کیا تھا ہیزل رنگ کی آنکھیں وہ اج کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

اس نے واچ پہنی اور اس کے بعد موبا اٹھا کر نعمان شیخ کو کال کی تھی۔

" سارے انتظامات مکمل ہیں "کائزان شاہ نے کال پک ہوتے ہی کہا تھا۔

" جی سر ہو گیا ہے سب بس اپ کا ہی انتظار ہے "نعمان شیخ نے دوسری طرف سے کہا۔

ٹھیک ہے جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کے بعد نکاح ہو گا" کائزان شاہ "

نے مسکرا کر کہا۔

جی ٹھیک ہے سر" نعمان شیخ نے کہا تو کائزان شاہ نے کال رکھ "

دی۔

اور وہ اپنے کمرے سے نکل گیا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

وہ اس وقت روضہ مبارک کے سامنے چوکھٹ پر کھڑا تھا دل کی

کیفیت الگ تھی دھڑکنیں تھی کہ بس میں نہیں تھی۔

اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور انکھوں میں آنسوں تھے۔

یہاں آنے کی حسرت تو اسے نا جاگ کب سے تھی اور اج وہ

حسرت مکمل ہوئی تھی۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ امام حسین علیہ السلام کے حرم میں کھڑا

ہے۔

اس نے جھک کر ان کی چوکھٹ کو اپنے لبوں سے چھوا تھا جمعے کی

نماز امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کے سامنے پڑھی جانی تھی۔

دل کی دھڑکنیں سنبھل نہیں رہی تھی وہ کھڑا ہوا اور اندر قدم رکھے تھے۔

یہ احساسات اور یہ کیفیت بہت انمول اور خوبصورت تھے اس نے حسرت بھری نگاہوں سے روضہ امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تھا۔

سلام امام حسین علیہ السلام "اس کے لبوں نے ہڑبڑاہٹ کی" تھی۔

جمعے کی نماز کا وقت ہو گیا تھا سب لوگ امام حسین علیہ السلام کے حرم میں اکھٹے ہو گئے تھے۔

کچھ ہی دیر میں نماز جمعہ شروع ہونی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ان دونوں نے مل کر نورالایمان کو تیار کیا تھا اور اب اس کے

ہاتھوں میں گجرے پہنا رہی تھی۔

اس نے وائیٹ رنگ کا ڈریس پہنا تھا جو کہ فل پاؤں تک تھا اس"

پر بہت پیارا کام کیا ہوا تھا موتیوں کا۔

اس ڈریس کو ایسے ڈزائن کروایا گیا تھا کہ اس میں انسان کا وجود

بلکل ہی چھپ جائے۔

اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا دوپٹہ تھا جو کہ ان دونوں نے اس

کے کندھے پر سیٹ کیا تھا اس پر بھی موتیوں سے کام کیا گیا تھا۔

اور ساتھ میں ہلکا سا میک اپ کیا تھا جو کہ نا ہونے کے برابر ہی

تھا لیکن وہ لگ بہت پیاری رہی تھی۔

اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے اس کا وائیٹ ہی رنگ کا حجاب

سیٹ کیا تھا اس کے ساتھ نقاب بھی کیا تھا۔

اور اوپر سے لال رنگ میں دوپٹہ دیا تھا جس کے اوپر کائزان شاہ کی

دلہن لکھا ہوا تھا۔

ہاتھوں میں وائیٹ رنگ کے گلبز بھی ڈالے تھے اور ہاتھوں میں

موجود لال رنگ کے گجرے وائیٹ رنگ پر بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

وہ سچ میں کسی سلطنت کی شہزادی لگ رہی تھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ماشاءاللہ بھابھی اللہ برے نظروں سے بچائے "عیشل نے" مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

نور لا یمان بھی اس کی بات پر ہلکا سا مسکرائی تھی وہ خود کو بھی آج سے پہلے اتنی پیاری نہیں لگی تھی جتنی آج لگ رہی تھی۔

ہاں ماشاءاللہ میرا بچہ "سادیہ بیگم نے اسکے ماتھے پر کس کیا تھا۔"
وہ مسکرائی تھی اسے اتنا پیار کبھی نہیں ملا تھا۔

اچھا اب ہم بھی تیار ہو جائیں بھائی آتے ہی ہوں گے "دعا نے " ان سب کو دیکھ کر کہا۔

ہاں ٹھیک ہے "عیشل نے مسکرا کو کہا تھا اور وہ لوگ بھی تیار" ہونے چلی گئی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ جمعہ کی نماز ادا کر کے واپس ہوٹل آیا تھا وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں عیشل اور دعا تھی۔

ان دونوں کو دیکھ اس نے مسکرا کر اندر قدم لیے تھے دعا اور عیشل بھی اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

وہ دونوں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی دونوں نے ایک جیسے کپڑے پہنے تھے۔

وائیٹ فراک جو کہ بلکل سمپل تھی اور پاوں تک آتی تھی ساتھ میں ان دونوں نے پیارا سا حجاب لیا تھا اس کے ساتھ نقاب بھی کیا تھا۔

اور اپنے ارد گرد سرخ رنگ کی شال لی تھی ہاتھوں میں لال رنگ کے گجرے ڈالے تھے۔

وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھی کائزان شاہ ان دونوں کے پاس آیا تھا۔

"ویسے تم دونوں میری چڑیلیں ہو" کائزان شاہ ان کی طرف دیکھ کر بولا۔

"آپ کو ہم دونوں چڑیلیں نظر آرہی ہیں" دعا غصے سے بولی تھی۔

"چڑیلیں ہی ہو" کائزان شاہ ان کے منہ بنے دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔

"بہت برے ہیں آپ" عیشل نے منہ بنایا تھا۔

"اچھا بھابھی کہاں ہے تم دونوں کی" کائزان شاہ انھیں دیکھ کر بولا۔

"ہمیں کیا پتہ" دعا نے منہ بنایا تھا۔

"میری چڑیلیں بہت خوبصورت لگ رہی ہیں" کائزان شاہ نے مسکرا کر پھر سے کہا۔

"چڑیلیں ہم نہیں آپ کی ہونے والی بیگم ہے" دعا غصے سے بولی۔

"اوئے بھابھی کہاں سے آگئی بیچ میں" عیشل نے اسے گھور کر

دیکھا۔

تم چپ "دعا نے غصے سے کہا۔ "

اچھا بعد میں ابھی چلو ٹائم ہو گیا ہے "کائزان شاہ انھیں دیکھ کر "
بولا تھا۔۔

اوکے بدلہ لیں گے "دعا نے منہ بنا کر کہا۔ "

ٹھیک ہے اوکے "کائزان شاہ نے مسکرا کو بولا تھا اور وہ دونوں "
کمرے سے نکل گئے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ سب لوگ امام حسین علیہ السلام کے حرم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

کائزان شاہ مولوی صاحب اور کچھ گواہان کے ساتھ جن کا انتظام
نعمان شیخ نے کیا تھا۔

نعمان شیخ خود بھی گواہ کے طور پر وہاں موجود تھا۔

وہ سب لوگ پہلی بار اس جگہ پر تھے یہاں سکون تھا اور دل کی
کیفیت بھی الگ تھی۔

مولوی صاحب نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر نکاح شروع کیا تھا۔

کائزان شاہ والد حارون شاہ آپ کا نکاح نور لایمان والد شہزاد ملک کے ساتھ "

حق مہر پانچ کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی

صاحب کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر بولا۔

کائزان شاہ نے ایک نظر نور لایمان پر ڈالی جو کہ سادیہ بیگم اور عیشل

کے ساتھ بیٹھی تھی۔

قبول ہے" وہ نور لایمان جو دیکھ کر بول رہا تھا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے پھر سے پوچھا۔"

قبول ہے" کائزان شاہ آنکھوں میں نورالایمان کو آنکھوں کے حسار میں لیے"

بولا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے اخری بار اپنے "

کلمات دہرائے۔

قبول ہے" کائزان شاہ نے اب کی بار مسکرا کر کہا اور نکاح نامے پر "

دستخط کیے تھے۔

اب مولوی صاحب نے دلہن کی طرف دیکھا اور پھر اس سے

پوچھا۔

نور الایمان والد شہزاد ملک آپ کا نکاح کائزان شاہ والد حارون شاہ کے ساتھ حق

مہر پانچ کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب

اب نور الایمان کو دیکھ رہے تھے۔

نور الایمان کی آنکھوں میں آنسوں تھے اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا

تھا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے ایک بار پھر سے کہا تھا۔ "

وہ تو اس جہاں میں شاید تھی ہی نہیں اسے تو پتہ ہی نہیں تھا کیا ہو

رہا ہے کیا نہیں۔

عیشل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور اس پر دباؤ ڈالا دباؤ

ڈالنے کی وجہ سے وہ ہوش کی دنیا میں آئی تھی۔

نور" عیشل نے اسے پکارا تھا۔"

جی" نور الایمان ہوش کی دنیا میں آتی بولی۔ "

"کچھ بولو" عیشل نے اس کے کان کے قریب جھک کر کہا۔

"کیا بولنا ہے" نورلایمان پریشانی سے بولی تھی۔

"قبول ہے کہنا ہے نورلایمان" عیشل نے آہستہ سے کہا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے تیسری بار پوچھا۔

"قبول ہے" عیشل نے بتانے کے مطابق اس نے قبول ہے کہا تھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نورلایمان کو دیکھ کر بول رہے تھے جس کی آواز بہت مشکل سے نکل رہی تھی۔

"پھر سے یہی کہنا ہے" نورلایمان نے عیشل سے پوچھا۔

"جی یہی کہنا ہے تین بار" عیشل نے بتایا۔

"قبول ہے قبول ہے قبول ہے" عیشل کے کہنے کے مطابق اس نے تین بار ایک ساتھ کہہ دیا۔

اس کے ایک ساتھ کہنے پر کائزان شاہ مسکرایا تھا باقی وہاں موجود لوگ حیران ہوئے تھے۔

کائزان شاہ کھڑا ہوا تھا اور اس کے پاس آ کر اس کے آگے نکاح نامہ کیا تھا۔

عیشل نے اپنے گود میں پڑے نکاح نامے کی طرف دیکھا تھا۔

اب اسکا کیا کرنا ہے "نور لایمان پر نشانی سے بولی۔ "

اس پر آپ نے دستخط کرنے ہیں محترمہ "کائزان شاہ نے مسکرا کر " کہا۔

کائزان شاہ کی آواز پر اس کا ننھا سا دل زور سے دھڑا تھا۔

کیوں "نور لایمان نے حیرانی سے پوچھا۔ "

"کیوں کہ یہ نکاح نامہ ہے اس پر آپ کے دوست ضروری ہیں"

کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا اور اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا۔

اس کے برابر میں بیٹھے پر بھی اس کے دل میں ہلچل مچی تھی اس نے جلدی جلدی سے وہاں سائین کیے تھے جہاں جہاں کائزان شاہ نے کہا تھا۔

پھر کائزان شاہ کھڑا ہوا تھا اور مولوی صاحب کے ساتھ گلے لگا باقی

لوگوں کے ساتھ بھی اور اس کے بعد اس نے ان کو آلودہ کیا۔

باقی کا حساب ان کے ساتھ نعمان شیخ نے سنبھالنا تھا اب۔

کائزان شاہ سادیہ بیگم کے پاس آیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس پر بوسہ لیا۔

اسکے بعد اس نے ان کے ماتھے پر کس کیا تھا سادیہ بیگم نے بھی اس کے ماتھے پر محبت سے ہونٹ رکھے۔

بہت بہت مبارک ہو میرے بیٹے کو" سادیہ بیگم مسکرا کر بولی" تھی۔

کائزان شاہ نے عیشل اور دعا کو بھی اپنے ساتھ لگایا تھا۔

بہت بہت مبارک بھائی جانی" عیشل مسکرا کر بولی تھی۔ "

تھینک یو میرا بچا" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہ۔ "

بھابھی اپ کی ہو گئی آفیشلی اب ہمیں بھی آفیشلی والی ٹریٹ " چاہیے" دعا مسکرا کر بولی تھی۔

ضرور" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔ "

اب وہ نورالایمان کے پاس آیا تو جو وہاں کنفیوز کھڑی تھی۔

اس کا گھونگھٹ والا دوپٹہ چنری کا تھا جس سے سب نظر آرہا تھا۔

کائزان شاہ کے سامنے آکر کھڑے ہونے پر دل زور سے دھڑکا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کا گھونگھٹ والا دوپٹہ پکڑا تھا۔

"صبر بھائی"عیشل فوراً سے اس کے پاس آئی تھی۔

"اب کیا ہے"اس کے بیچ میں بولنے پر کائزان شاہ نے منہ بنا کر کہا۔

عیشل نے دعا کو اشارہ کیا دعا ان کے پاس آئی۔

"کیا ہے"کائزان شاہ نے انھیں گھورا۔

دعا نے اس کے آگے امام زامن کیے تھے کائزان شاہ انھیں دیکھ کر مسکرایا۔

"میں کیسے بھول گیا یہ"اس نے خود کو ہی کوسا۔

نورلایمان نے بھی وہ نام دیکھے تھے۔

"ماشاءاللہ"وہ مسکرا کر بولی۔

"لیں بھائی بھابھی"عیشل نے مسکرا کر کہا۔

"کیا کرنا ہے اس کا"نورلایمان پریشانی سے بولی۔

یہ جس پر امام علی علیہ السلام لکھا ہے یہ آپ بھائی کو پہنائیں گی" دعا نے بتایا۔ "

اور یہ دوسرا جس پر فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا لکھا ہے وہ کائزان "

مجھے پہنائیں گیں" وہ مسکرا کر بولی۔

ہاں جی" عیشل نے کہا تھا۔ "

نورالایمان نے ایک امام ضامن اٹھایا جس پر امام علی علیہ السلام لکھا ہوا تھا۔

دوسرا امام ضامن کائزان شاہ نے اٹھایا جس پر فاطمۃ الزہرا لکھا ہوا

تھا۔

کائزان شاہ نے پہلے امام ضامن نورالایمان کے بازو پر باندھا۔

اسی طرح بھابھی اپ نے بھائی کے بازو پر باندھنا ہے" دعا نے مسکرا کر بتایا تھا۔"

ٹھیک ہے" نورالایمان نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔"

نورالایمان نے امام ضامن کائزان شاہ کے بازو پر باندھا کائزان شاہ مسکرا کر اس

کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اب میں اپنی بیگم کا گھونگٹ اٹھالوں" کائزان شاہ نے ان سے اجازت طلب کی"

تھی۔

جی جی ضرور بھائی" دعا نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔"

شکریہ اپ کی اتنی بڑی عنایت کا" کائزان شاہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔"

کائزان شاہ نے نورلایمان کے گھونگھٹ والے دوپٹے کو پکڑا اور پھر گھونگھٹ اٹھایا تھا۔

گھونگھٹ اٹھاتے ہی اس کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا۔

اس کی چھوٹی سے بیوی بہت خوبصورت لگ رہی تھی کائزان شاہ نے اس کے ماتھے پر محبت سے ہونٹ رکھے تھے۔

نورالایمان نے آنکھیں بند کرلی تھی دل کی دھڑکنیں بہت تیز تھی۔

کائزان شاہ پیچھے ہوا تھا اور مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا نورلایمان نے اسے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔

یہ بات اسے بہت بری لگی تھی وہ چاہتا تھا کہ ایک بار اس کی محرم اسے نظر بھر کر دیکھ لے۔

لیکن ایسا ہوا ہی نہیں تھا نورالایمان نے تو اس کی طرف دیکھا ہی نہیں۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ سب لوگ امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک میں بیٹھ ہوئے تھے نکاح کے بعد وہ لوگ وہیں بیٹھ گئے۔

نورالایمان نے اب پھر سے خواہش ظاہر کی تھی کربلا کا واقعہ اگے سننے کی۔

کائزان شاہ اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھ رہا تھا سادیہ بیگم بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔

کہاں تک سنایا ہے تم دونوں نے اپنی بھابی کو" کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر " بولا۔

جہاں تک امام حسین علیہ السلام بنو اسد کے قبیلے کے لوگوں سے " مخاطب ہوتے ہیں" دعا نے بتایا تھا۔

ٹھیک ہے آگے میں بتاتا ہوں" کائزان شاہ نورلایمان کو دیکھ کر " بولا جو کہ نظریں جھکا کر بیٹھی تھی۔

کائزان شاہ کی بات پر اس نے کائزان شاہ کو دیکھا تھا ایک پل کو وہ

اسے دیکھ کر ساکت ہوئی تھی نظریں ہٹانا بھول گئی۔

اس کی ایسی حرکت پر کائزان شاہ مسکرایا تھا فائنلی اس کی بیوی نے

اسے دیکھا تو صحیح۔

پہلی ملاقات سے بھی زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا آج وہ شلوار قمیض

اس پر زیادہ جچتی تھی۔

"دعا آپ نے الفاظ میں بتایا ہے شاعر کے الفاظ نہیں بتائیں ہیں

نہ "کائزان نے دعا سے پوچھا۔

"جی بھائی میں نے ویسے ہی بتایا ہے "دعا بولی تھی۔

"تو میں اشعار میں ایک بار بتا دیتا ہوں "کائزان شاہ نے کہا تھا۔

شاعر نے اس واقعے کو یوں بیان کیا" :

جب کربلا میں داخل شاہِ دین ہوا۔۔

تب ذوالجناحِ شاہ بھی آگے نہ بڑھ سکا۔۔

ذوالجناح شاہ امام حسین علیہ السلام کے گھوڑے کا نام تھا۔۔

ناغہِ بنی اسد کا قبیلہ بھی آگیا۔۔

سرور نے ان سے پوچھا ہے یہ کونسی جگہ۔۔

بولے، بنی اسد کے نام ہے اسکا "کربلا"۔۔

مولا نے ان سے رو کر وصیت میں یہ کہا۔۔

کچھ امتحان ہم پہ کڑے ہوئینگے یہاں۔۔

دس دن کے بعد لاشیں پڑے ہوئینگے یہاں۔۔

تو اے بنی اسد والوں میرا لاشہ اٹھالینا۔۔

کفن بھی پہنادینا، میری مرقد بنادینا۔۔

اے بنی اسد والوں،

میرا اکبر بھی، میرا قاسم بھی۔۔

عباس ع بھی، عون و محمد میرے پُرمہن۔۔

سب پڑے ہونگے میدان میں بے کفن۔۔

ہو گی مجبور لاچار میری بہن۔۔

اسکو تم ردا دینا، میری مرقد بنا دینا۔۔

میں نبی (ص) کا نواسہ ہوں اے دوستوں۔۔

فاطمہ (رضہ) کا دلارا ہوں اے دوستوں۔۔

تم سے شبیر کچھ بھی نہیں مانگتا۔۔

صرف ایک بات کہتا ہوں اے دوستوں۔۔

عصر کو تن سے سر ہو گا میرا جدا۔۔

میری حرمت کرینگے نا اہلِ سقر۔۔

دشمنی میں وہ حد سے گزر جائینگے۔۔

گھوڑے دوڑائیں گے وہ میری لاش پر۔۔

میرا لاشہ بچا لینا، میری مرقد بنا دینا۔۔

کربلا کو سجا دینا، میری مرقد بنا دینا۔۔

جب زایر زیارت کو آئے میری۔۔

اسکو مہمان رکھنا یہاں تین دن۔۔

انکو پانی پلانا میری سمت سے۔۔

انکو کھانا کھلانا یہاں تین دن۔۔

انکو دعا میری دینا۔۔

"میری مرقد بنا دینا۔۔

کائزان شاہ نے اشار پڑھ کر نورلایمان کو دیکھا تھا جو اں ہمر غور سے اس کی طرف دیکھ کر سن رہی تھی۔

آگے "نورلایمان کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔"

تین چار پانچ چھ دن گزرتے گئے سات محرم کو پانی بند ہو گیا۔۔۔"

ایک اور ظلم کا اضافہ ہو گیا۔اب پانی نہیں ہے۔"کائزان شاہ نے کہا تھا۔

پانی بھی بند ہو گیا"نورالایمان حیرانی کی کیفیت میں پوچھ رہی "

تھی۔

جی"کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

آٹھ محرم اور پھر آیا نو محرم بیچ میں اور بھی بہُت سے واقعات ہوئے مصائب کی"

داستان بہُت لمبی ہے سارا بیان نہیں کر سکتا"کائزان شاہ نے نورالایمان کی

طرف دیکھ کر کہا۔

جی ٹھیک "نورالایمان نے ہاں میں سر ہلایا۔ "

نو محرم کی تاریخ آگئی آج شب عاشور ہے کل جنگ ہونی ہے۔"

عاشور دس محرم کے دن کو کہتے ہیں شب عاشور یعنی دس محرم کی

رات کو کہتے ہیں۔

حر اپنے خیمے میں پریشان یہاں سے وہاں ٹہل رہا ہے اُس کا جوان بیٹا بھی اس کے

ساتھ ہے۔

کچھ روایات کہتی ہیں۔

(الفاظ ہو بہو نہیں)

بیٹے نے کہا :

بابا کیوں پریشان ہیں پریشانی کیسی ہے سامنے صرف بہتر (72) ہیں پیاسے ہیں پینے کو پانی بھی نہیں۔

یہاں لشکر ہے ہزاروں کا اسلح ہیں پانی ہے ڈر کس بات سے لگتا ہے۔

حر نے جواب دیا مجھے جناب فاطمۃ الزہرہ سے بُہت ڈر لگتا ہے اُن کا سامنا کیسے کروں گا" کائزان شاہ یہ کہہ سکتے خاموش ہو گیا۔

ادھر سے فاطمۃ الزہرا کی شان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے حر بن یزید " ریاحی جو فاطمۃ الزہرا کی عزت کرنے کی وجہ سے جو عزت حر کے دل میں تھی فاطمۃ الزہرا کے لیے اس کی وجہ سے ایک رات میں جنت کا حقدار ہو گیا" کائزان شاہ مسکرا کر بولا۔

ماشاءاللہ "سادیہ بیگم بولی تھی۔"

کائزان شاہ نے نور لایمان کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر تھکان تھی۔

کائزان شاہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے ساتھ اکر بیٹھ گیا۔

نور لا یمان نے ڈر کر کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا کائزان شاہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

ڈونٹ وری ڈیئر وائف آپ تھکی ہوئی ہیں بس کندھا دینے آیا " ہوں "کائزان شاہ نے کہا اور اس کا سر اپنے کاندھے پر رکھا۔

سادیہ بیگم دعا اور عیشل مسکرا کر انھیں دیکھ رہے تھے نور لا یمان تو شرما گئی تھی بیچاری۔

حر نے جواب دیا مجھے جناب زہرا سے بہت ڈر لگتا ہے اُن کا سامنا" کیسے کروں گا۔

حر نے کہا بیٹا تجھے بچّوں کے رونے کی آوازیں نہیں آتی۔

عرب کا صحرا ہے گرمی کی شدت ہے سات محرم سے بچے پیاسے ہیں ہاتھ میں کوزے لیے انتظار میں ہیں شائد کوئی پانی کی سبیل ہو جائے۔

بچّوں کی آوازیں حر کو بے چین کر رہی تھیں۔

حر کے بیٹے نے پوچھا

بابا پھر کرنا کیا ہے؟

حر کے اندر جنگ جاری تھی بلاخر حر نے فیصلہ کر لیا۔

بیٹے نے پوچھا بابا کیا فیصلہ کیا ہے؟

حر نے اپنے فیصلے کا اعلان کر دیا۔

بیٹا میں کل صبح لشکرِ حسین میں شامل ہونے جا رہا ہوں۔

جب حر کے قریبی لوگوں کو یہ بات پتہ چلی۔

اُنہوں نے حر کو سمجھایا۔

حر یہ کیا کر رہا ہے دیکھ یہ نقصان کا سودا ہے۔ تو اس خیمے سے جائے گا تو یہ لوگ تجھے نہیں بخشیں گے۔

اور حسین کے ساتھ جو تو نے کیا ہے تو جانتا ہے حسین بھی تجھے نہیں بخشیں گے"

کائزان شاہ بول رہا تھا جب نور الایمان نے سوال

کیا۔

تو کیا امام حسین علیہ السلام نے حر کو معاف کیا" نور الایمان نے "

پوچھا۔

ابھی آگے پتہ چلے گا"کائزان شاہ نے کہا تو نور لا یمان نے ہاں میں "

سر ہلایا۔

حر نے جواب دیا۔"

میں جانتا ہوں میں نے حسین کے ساتھ کیا کیا ہے میں جانتا ہوں میں حسین کا کتنا

بڑا مجرم ہوں۔

لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں حسین کتنا بڑا سخی ہے۔

علماء کہتے ہیں کہ

یہ جو حر کے دل میں عزت جنابِ فاطمہ زہرا تھی نہ بس اس کے عوض حر ایک

رات میں جنت کا خریدار بن گیا"کائزان شاہ بول

کر خاموش ہوا۔

"بھائی اگے میں "عیشل نے فوراً سے کہا "

ٹھیک ہے "کائزان شاہ نے عیشل کے کہنے پر کہا۔"

صبح عاشور آئی۔۔۔دس محرم کا دن آگیا۔"

حر کو خیمہ حسین تک جانا ہے۔

حر نے عجیب کام کیا۔

اپنے ہاتھوں کو رومال سے بندھوایا۔

اتنا شرمندہ تھا کہ امام حسین کا سامنا نہیں کر سکتا تھا سو چہرے پر

اپنے عبا کا دامن ڈال دیا۔ دامن ڈالنے کی وجہ سے حر کو کچھ نظر نہ

آنے لگا۔ اب خیمے سے نکلا تو عالم یہ تھا ایک طرف سے بیٹے نے

تھام رکھا تھا۔

مخالف سمت سے حرکت ہونے پر حضرت عباس رض اِمام حسین

کے پاس جاتے ہیں کیونکہ عاشورہ کا دن ہے یہ تو طے ہو چکا تھا

جنگ ہونی ہے۔

ایک مرتبہ لشکر حسین کے لوگ تیار ہو گئے کہیں کوئی حملہ تو نہیں

ہونے جا رہا۔ سب لوگ تیار تھے۔

پھر سب نے دیکھا حر آ رہا ہے۔ اور پھر جب کچھ قریب آیا تو لوگوں

نے عجیب معاملہ دیکھا ابھی سب اس کشمکش میں تھے کہ

اِمام حسین کی صدا بلند ہوئی ہمارا مہمان حر آ رہا ہے۔

اِمام حسین کا یہ کہنا تھا یہاں سے اکبر چلے عبّاس چلے وہاں سے قاسم چلے سب حر کی جانب بڑھے۔

کسی نے یہ نہیں کہا اِمام یہی حر ہے جِس کی وجہ سے ہم پیاسے ہیں اِمام کا کہنا ہی کافی تھا سب حر کو لینے بڑھے۔

حر کو یہ سب نظر نہیں آ رہا تھا اُس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا حر کے بیٹے نے یہ منظر دیکھا تو کہا :

بابا چلا نہیں جا رہا۔۔۔ بابا شرمندگی سے چلا نہیں جا رہا۔

حر نے پوچھا: کیا ہوا بیٹے۔

بیٹے نے کہا: بابا آپ کو لینے علی اکبر آ رہے ہیں حسین کے بیٹے۔

کچھ قدم اور چلے پھر حر کے بیٹے نے باآواز بلند کہا

"""" اللہ اکبر """"

حر نے کہا: بیٹے کیا ہوا تکبیر کیوں کہی ؟

بیٹے نے جواب دیا بابا بہت شرمندگی ہو رہی اب نہیں چلا جا رہا ہے بابا۔ آپ کو لینے قمر بنی ہاشم عبّاس آ رہے ہیں۔

کچھ قدم اور آگے چلے۔

حر کے بیٹے نے کہا

""""اللہ اکبر۔۔اللہ اکبر""""

دو بار تکبیر بلند کی۔

حر نے پوچھا بیٹے دو بار تکبیر کیوں بلند کی

حر کے بیٹے نہ کہا۔

بابا اب تو شرمندگی سے بلکل چلا نہیں جاتا۔زہرہ کا لعل حسین خود اپنے گھوڑے سے اُتر گیا ہے آپ کے استقبال کے لیے"

حر نے کہا بیٹے بس اتنا بتا دے حسین کے قدم کس طرف ہیں میں وہیں خود کو گھوڑے سے گرا لوں گا بیٹے نے سمت بتائی تھی۔

حر بس یہ ایک جملہ کہتے ہوئے امام حسین کے قدموں میں گر گیا۔

"کیا میری خطا معاف ہو سکتی ہے؟"

:اِمام حسین نے فرمایا

اے بھائی حر۔۔۔ ہم نے تجھے معاف کیا۔

اب منظر بدل گیا حر کا مقدر سنور گیا" عیشل کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔

ہوٹل چل کر تھوڑی دیر آرام کر لین عمرہ بھی کرنا ہے" کائزان شاہ نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

" ہاں تھک تو ہم سب گئے ہیں لیکن یہاں سے جانے کا دل بھی نہیں کر رہا" نورلایمان نے مسکرا کر کہا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر کھڑا ہوا تھا اسے بھی اپنے ساتھ کھڑا کیا اور وہ لوگ ہوٹل کی طرف چلے گئے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ان سب نے چینج کیا تھا اور ریسٹ کرنے کے لیے سو گئے تھے نورلایمان کو نیند نہیں آ رہی تھی اس کے دماغ میں کربلا ہی کربلا تھی۔

وہ یہی سوچ ہی تھی کمرے کا دروازا کھلا وہ ڈر گئی تھی جہاں تک اسے یاد تھا اس نے دروازہ بند کیا تھا۔

اس نے اٹھ کر دیکھا تو کمرے میں کائزان شاہ تھا کائزان شاہ کو دیکھ کر وہ تھوڑا پر سکون ہوئی تھی۔

لیکن پھر اسے وہاں دیکھ کر پرنشان بھی ہوئی تھی نا جانے وہ کیوں آیا تھا۔

"آپ یہاں" وہ پریشانی سے بولی۔

"ہاں چلو" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

"لیکن کہاں اور کیوں" نورلایمان پریشان ہوئی تھی۔

"فلحال تو چلو" کائزان شاہ نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ جائیں اور بیڈ کی طرف نہیں انا دعا بھی یہاں ہے" نورلایمان پرنشانی سے بولی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔

"تمھیں ساتھ آنا ہے" کائزان شاہ نے ہنس کر کہا تھا۔

"بلکل بھی نہیں" وہ غصے سے بولی۔

"ٹھیک ہے پھر میں وہی آرہا ہوں پھر دعا بھی اٹھ جائے گی" کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔

"نہیں نہیں پلیز" نورلایمان فوراً سے بولی۔

"تو پھر چلو اچھے بچوں کی طرح" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں نے نہیں انا آپ جائیں" نورلایمان نے منہ بنایا تھا۔

"تم آرہی ہو یا میں آؤں" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"کیا ہے" نورلایمان کو غصہ ایا تھا۔

"تم آرہی ہو جلدی ورنہ میں آرہا ہوں" کائزان شاہ نے ایک بار پھر سے کہا۔

"ٹھیک ہے آتی ہوں" اس نے منہ بنایا تھا اور وہ بیڈ سے اتر کر آئی تھی۔

وہ سمپل شلوار قمیض میں تھی اس نے دوپٹہ بھی نہیں لیا ہوا تھا۔

اس کی ایسی حالت پر کائزان شاہ نظریں پھیر گیا تھا ابھی وہ بچی تھی۔

دوپٹہ لو ایمان "کائزان شاہ غصے سے بولا۔"

نور لایمان نے اس کی بات پر فوراً سے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ لیا تھا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ "غصے سے اس کے پاس آکر بولی۔ "

بس تم چلو میرے ساتھ یہی مسئلہ ہے "کائزان شاہ نے اس کا" ہاتھ پکڑ لیا۔

اور اسے کے جانے لگا تھا لیکن نور لایمان نے روک لیا۔

کہاں لے جا رہے ہیں "نور لایمان اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ "

خاموش "وہ غصے سے بولا تو نور لایمان خاموش ہو گئی۔"

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اسے واپس سے لاک کیا اور نور لایمان کو اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔

آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں "نور لایمان کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی۔ "

محترمہ اپ بیوی ہیں میری میری مرضی میں اپ کو جہاں بھی" لے کر اؤں "کائزان شاہ اس کو دیکھ کر بولا۔

نورلایمان اس کی بات پر کچھ بھی نہیں بولی تھی۔

کیاہوا خاموش کیوں ہو"کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔"

جب اپ نے کہہ دیا میں اپ کی بیوی ہوں اپ کے حکم کی غلام ہوں تو میں کیا کہہ سکتی ہوں"نورالایمان غصے سے بولی تھی۔

اب یہ بھی نہیں کہا میں نے"ایمان کی بات پر کائزان شاہ کو غصہ ایا۔"

لیکن اپ کے کہنے کا مطلب یہی تھا"نورلایمان نے منہ بنا کر کہا۔"

بہت اچھے سے جانتی ہو میرے مطلب پھر تو یہ بھی جانتی ہو گی میں یہاں تمہیں کیوں لایا ہوں"کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیا کہنا چاہ رہے ہیں اپ"نورالایمان پریشان ہوئی تھی۔"

مطلب صاف ہے بیوی"کائزان شاہ نے اسے دیکھا۔"

اپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں میں بالکل نہیں سمجھ رہی"نورالایمان" نے پریشانی سے کہا تھا۔

سارے مطلب سمجھ اجائیں گے اگر تم اپنا یہ دماغ استعمال نہ کرو"

تو"کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا۔

غلط طریقے سے استعمال نہ کرو تو"کائزان شان نے پھر سے کہا۔"

آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں میرے پاس دماغ نہیں ہے"نور"

الایمان نے اسے گھورا تھا۔

"میری چھوٹی سی بیوی کے پاس بالکل بھی دماغ نہیں ہے"

کائزان شاہ ہنس کر بولا تھا۔

اپ مجھے ان سب باتوں کے لیے جانا ائے ہیں"نور الایمان غصے"

سے بولی۔

نہیں میں چاہتا ہوں کہ ہم باہر جائیں گھومیں پھریں اور ایک"

دوسرے سے باتیں کریں"کائزان شاہ نے اسے وہاں لانے کا

مقصد بتایا۔

لیکن مجھے اپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا"اس نے منہ بنا کر کہا۔"

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے تمہیں بتایا ہے"کائزان شاہ نے"

اسے دیکھ کر کہا۔

نورالایمان اس کی بات پر اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

تمہارے لیے میں اپنا من پسند عبایا لایا ہوں تم وہ پہنو پھر ہم"

چلتے ہیں"کائزان شاہ نے اسے اپنا فیصلہ سنایا۔

میں نہیں جانا چاہتی"وہ غصے سے بولی۔"

تم جاؤگی میرے ساتھ اور یہ میرا اخری فیصلہ ہے جلدی سے تیار"

ہو"کائزان شاہ نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

زبردستی ہے کیا"نورالایمان اس کی انکھوں میں دیکھ کر بولی۔

اگر تم زبردستی سمجھو تو زبردستی ہی صحیح لیکن چلو"کائزان شاہ بھی"

اس کی انکھوں میں دیکھ کر بولا۔

نورالایمان نے غصے سے منہ بنایا تھا اور پھر خاموشی سے وہاں"

بیٹھ گئی۔

کچھ کہا ہے میں نے محترمہ"کائزان شاہ اسے بیٹھا دیکھ کر بولا۔"

اور میں بھی اپ کو اپنا جواب سنا چکی ہوں"نورالایمان منہ بنا کر"

بولی۔

ایمان اٹھو مجھے تنگ نہیں کرو کائزان شاہ اس کے پاس اکر بولا۔"

"میں اپ کو تنگ کر رہی ہوں یا اپ مجھے تنگ کر رہی ہیں"

اس نے غصے سے کازان شاہ کو دیکھا تھا۔

نور پلیز میری بات مانو اٹھو عبایا پہنو حجاب کرو ہمیں جانا بھ ہے "کائزان شاہ" اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

کائزان شاہ کو اپنی بات پر ڈیٹا دیکھ کر مجبوراوہ اٹھی تھی۔"

کدھر ہے نقاب وغیرہ "وہ منہ بنا کر بولی۔"

کائزان شاہ نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا تھا نورالایمان نے اس طرف دیکھا۔

وہ اس طرف بڑھی اس نے ابایا وغیرہ لیا اور واش روم کی طرف چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد کائزان شاہ مسکرایا تھا۔

تم میرے لیے سب سے خاص ہو نور تم میری پھوپھو کی اخری" نشانی ہو میرے پاس اور تمہیں میں سب سے الگ اور چھپا کے

رکھنا چاہتا ہوں" وہ واش روم کے دروازے کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔

وہ اس کا انتظار کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر کے بعد وہ عبایا اور حجاب کر کے واش روم سے باہر ائی تھی۔

اس نے اچھے سے حجاب نہیں کیا تھا لیکن گزارے لائق ضرور تھا۔

کائزان شاہ اس کا حجاب دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

یہ کس خوشی میں اپ کو ہنسی ا رہی ہے مجھے دیکھ کر" نور الایمان نے غصے سے کہا۔

کچھ بھی نہیں میری 16 سال کی بیوی بہت کیوٹ لگ رہی ہے اسے حجاب میں" وہ مسکرا کر بولا۔

کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

ہم کہاں جا رہے ہیں" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

بس کہیں چل لیتے ہیں شرط یہ ہو کہ تم اور میں ہوں صرف" وہ مسکرا کر بولا

دونوں کمرے سے نکل گئے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOO

وہ دونوں پیدل چل رہے تھے کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔

آپ مجھے واقع سناتے چلیں "نور لا یمان اسے دیکھ کر بولی۔"

ٹھیک ہے لیکن تھوڑا سا زیادہ نہیں "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

لیکن کیوں "نور لا یمان اسے دیکھ کر بولی۔ "

کیوں کہ مجھے اپنی محترمہ سے خود بھی تو باتیں کرنی ہے "کائزان " شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

ہم صحیح ہے "وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔ "

حر کا مقدر سنوار گیا تھا۔"

جنگ شروع ہوئی۔ اصحاب سب سے پہلے قربان ہوئے تھے۔

حر روانہ ہوئے مقتل گئے بہت سے لوگوں کو جہنم واصل کیا۔

یہاں تک کہ حر زخموں سے چور ہوئے گھوڑے سے گرے اور حسین حر کے پاس پہنچ گئے۔

حر کے سر پر لگے زخموں کو آپ نے رومال سے صاف کیا۔

حر کے سر پر آپ نے رومال باندھا۔ حر کو سینے سے لگایا۔

حر کو خیمے میں لائے۔

شب عاشور سے متعلق ایک اور اہم بات جس کا ذکر ضروری ہے۔

امام حسین نے شب عاشور سے پہلے ایک رات کی مہلت لی تھی۔

یہ ایک رات پہلے کا واقع ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں مہلت لی نہیں تھی مہلت دی تھی کہ ایک بار پھر سوچ لو کیا کرنے جا رہے ہو۔

ایک بات یہ بھی تھی کہ آج ایک رات اور ہم اپنے پرودگار کی خوب عبادت کر لیں۔

تیسری بات یہ کہ امام حسین اپنے ساتھیوں کو بھی ایک موقع دینا چاہتے تھے کہ کوئی ذبردستی ساتھ نہیں رہے۔

شب عاشور ھوتے ھی امامِ حسین نے اپنے تمام ساتھیوں کو مجتمع

کیا اور خطاب فرمایا:

خدا تم سب کو میری طرف سے جزائے خیر دے گا۔ آگاہ رہنا کے

دشمن کل ضرور جنگ کرے گا۔

میں حسین ابن علی تم سب کو اجازت دیتا ہوں کہ جہاں تمہارا جی

چاہے چلے جاؤ۔

دیکھو یہ لوگ میرے خون کے پیاسے ہیں رات کا اندھیرا ہے تم اسی

اندھیرے میں چلے جاؤ۔

کچھ روایات یہ کہتی ہیں کہ

امام نے یہ کہنے کے بعد چراغ بجھا دیا۔

جب چراغ کو دوبارہ جلایا تو تمام اصحاب نے اپنی گردنوں پر تلواریں

رکھی ہوئی تھیں۔

اصحاب نے کہا امامِ حسین اگر آپ کہیں تو ہم اپنی گردنیں اُتار دیں

گے لیکن آپ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

اور آج کی رات شب عاشور کربلا کی مائیں عجیب مائیں اپنے بچوں کو تیار کررہی ہیں دیکھو امامِ حسین کا ساتھ دینے میں کہیں کسر نہ رہ جائے۔

شب عاشور ہے حسین جانتے ہیں کل نہیں ہونگے۔

ننھی سکینہ کل سے سینے پر نہیں سو سکے گی یہ بھی جانتے ہیں کہ تماچے کھائے گی۔

: شاعر نے اس واقعے کو ایسے بیان کیا

عاشور کی شب ہائے سکینہ کا وہ رونا

اور سیدِ مظلوم کا بیٹی سے یہ کہنا

ارے تُو روئے میں یہ دیکھ نہیں سکتا سکینہ

اچھی نہیں یہ بات نہ رویا کرو بی بی

پہلو میں کبھی ماں کہ بھی سویا کرو بی بی

کیا ہوئے کسی شب کو جو ہم گھر میں نہ آئیں
تم ہم کو نہ پاؤ تمہیں ہم بھی نہیں پائیں
تڑپو گی نہیں درد سے وعدہ کرو بی بی
پہلو میں کبھی ماں کی بھی سویا کرو بیبی

بیٹھا کرو کچھ دیر چراغوں کو بُجھا کر
سمجھا کرو اس خاک کو اے لاڈلی بستر
بالی کبھی یوں ہی نہیں پہنا کرو بی بی
پہلو میں کبھی مان کے بھی سویا کرو بی بی

کچھ دیر کو یہ فرض کرو ہم نہ رہیں گر
باقی نہ رہے ہاتھ کوئی رکھنے کو سر پر
ماحول یتیموں کا بھی سوچا کرو بی بی
پہلو میں کبھی ماں کی بھی سویا کرو بیبی

عادت ذرا تنہائی میں رہنے کی بھی ڈالو
تصویر تصور میں اسیری کی بنالو
اسیری کا مطلب قید گرفتاری کیوں کہ امام حسین علیہ السلام کے
بعد تو قیدی ہی بنا ہے۔
آزاد پرندوں کو نہ دیکھا کرو بی بی
پہلو میں کبھی ماں کی بھی سویا کرو بیبی۔
یہ سارا واقع شب عاشور کا ہے جو میں ابھی بتا رہا ہوں اور میں نے
عاشور کے دن کا بھی پتہ دیا کیسے حر مسکان ہوا جنگ ہوئی وہ شہید ہوئے "کائزان
شاہ نور لا یمان کو دیکھ کر بولا۔
جی سمجھ گئی "نور لا یمان اس کی طرف دیکھ کر بولی۔"
روز عاشور سب سے پہلے اصحاب نے شہادتیں پیش کی۔۔۔"
اب اہل بیت قربان ہونے لگے ایک کے بعد ایک۔
سب سے پہلے قربان ہوئے حضرت علی اکبر۔۔۔

امامِ حسین نے اپنے بیٹے کو قربان کیا سب سے پہلے۔

امامِ حسین نے کس عالم میں جناب علی اکبر کو رخصت کیا۔

علی اکبر والد سے رخصت ہوئے آگے بڑھنے لگے اُنھیں محسوس ہوا قدموں کی آہٹ آرہی ہے۔

پیچھے پلٹ کر دیکھا امامِ حسین آرہیں ہیں۔

کہا بابا آپ۔۔۔ابھی تو الوداع کہا ہے آپ کو۔۔

امامِ حسین نے فرمایا :

اکبر کوئی تیرا ابھی تجھ جیسا بیٹا ہوتا نہ تو میں تجھ سے پوچھتا کتنا مشکل ہے جوان بیٹے کو یوں الوداع کہنا۔

علی اکبر رض گئے جنگ کی گھوڑے سے گرے۔

امامِ حسین علی اکبر کے پاس گئے

علی اکبر نے ایک جملہ کہا :

جس نے امامِ حسین کا شائد کلیجہ کاٹ ڈالا ہو

کہا بابا پیاس مارے جا رہی ہے۔

ساقیِ کوثر کے گھرانے سے تعلق ہے حسین کا اور بیٹا کہہ رہا ہے بابا پیاس مارے جا رہی ہے۔

امامِ حسین نے فرمایا

اکبر ایسا کرو اپنی زبان ہماری زبان کے پاس رکھ دو شاید ایسا کرنے سے تمھیں کچھ آرام آ جائے۔

علی اکبر رض نے ایسا ہی کیا اور پھر تڑپ کر کہا

بابا آپ کی زبان تو مجھ سے بھی زیادہ خشک ہے۔

یہ وہ موقع تھا جب امام حسین نے اپنے ہاتھوں سے علی اکبر رض کے جگر سے تیر کو نکالا۔

اور روایات کہتی ہیں کہ جب تیر نکلا تو ساتھ ہی علی اکبر رض کا کلیجہ بھی باہر آ گیا۔

اور علی اکبر رض شہید ہو گئے" کائزان شاہ نے یہ کہہ کر لمبا سانس لیا تھا آنکھیں نم ہوئی تھی لیکن فوراً ہی صاف کر لی۔

چلتے چلتے راستے میں پھولوں کی دکان آ گئی تھی جائزوں شاہ نے

پھول دیکھے اور پھر نورلایمان کی طرف دیکھا تھا۔

نورلایمان بھی پھولوں کو ہی دیکھ رہی تھی کائزان شاہ اس کا ہاتھ پکڑ کر شوپ پر لایا تھا۔

"کون سے والے چاہیئے "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

"سرخ گلاب "نورلایمان نے مسکرا کر کہا تھا۔

کائزان شاہ اس کی بات پر مسکرایا تھا اور پھر اس کے لیے سرخ گلاب لیے تھے۔

کائزان شاہ نے اسے پھول دیے اور پھر سے چلنے لگے نورلایمان وہ پھول دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"تھینک یو "وہ مسکرا کر بولی۔

"محترمہ شوہر ہوں آپ کا اتنا تو کر ہی سکتا ہوں "کائزان شاہ ہنس کر بولا اس کی بات پر اس کی خوشی سمٹی تھی۔

کائزان شاہ نے بھی یہ بات نوٹس کی تھی اس کے دل میں کچھ ب چبھا تھا۔

اس نے اس کی طرف دیکھ تھا اور پھر دونوں ہنسنے لگے۔

سب لوگ ایک ساتھ مل کر ناشتہ کر رہے تھے کائزان شاہ نے
بس ایک بار ہی نورلایمان کو دیکھا تھا اس کے بعد اس کی طرف
نظریں نہیں اٹھائی تھی۔

"پانچ دن ہیں ہمارے پاس اس کے اندر ہم نے زیارات کرنے ہیں کرنا ہے اس
کے بعد پاکستان کے لیے نکلنا ہے اور نجف بھی
جانا ہے" کائزان شاہ نے ان سب کو دیکھ کر پوچھا۔

"نجف کیا ہوتا ہے" نورلایمان عیشل کو دیکھ کر بولی۔

"وہاں حضرت علی علیہ السلام کا روضہ مبارک ہے" عیشل نے
مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"اچھا" نورلایمان نے ہاں میں سر ہلایا۔

بھابھی اب کل سے میرے ساتھ ہوں گی "عیشل دعا کو دیکھ کر بولی۔ "

جی نہیں "دعا نے گھور کر کہا تھا۔ "

ہاں جی ایسا ہی ہو گا "عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔ "

اچھا نہ آپ دونوں لڑنا تو بند کریں "انھیں لڑتا دیکھ کر نورلایمان "
بولی تھی۔

لیکن پھر آپ میرے ساتھ ہوں گی "عیشل نے فوراً سے کہا۔ "

نورلایمان ان دونوں کو دیکھ رہی تھی کس کا نام لے۔

بیوی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ میرے "
کمرے میں میرے ساتھ رہ لینا بس "کائزان شاہ مسکرا کر بولا۔

اس کی بات پر نورلایمان نے اسے دیکھا دونوں کی نظریں ملی تھی
نورلایمان فوراً سے نظریں جھکا گئی۔۔

کیوں محترمہ "اس کے نظریں پھیرنے پر کائزان شاہ بولا تھا۔ "

مجھے نہیں پتہ "وہ منہ بنا کر بولی تھی۔ "

پھر توڈن ہی ہو گیا" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا وہ کچھ بھی نہیں "

بول رہی تھی۔

وہ مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے کہ میں نے پیچھے کہیں عمرہ لکھ)

دیا ہو توان مقامات کا عمرہ نہیں ہوتا سوری ان جگھوں کی زیارات

ہوتی ہیں)

oooooooooooooooooooooooooo

وہ سب لوگ پیدل امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کی

طرف جارہے تھے۔

عیشل آپی" نور لایمان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو وہ مسکرائی۔ "

اوکے کہاں تک" عیشل نے پوچھا۔ "

میں سنادیتا ہوں" کائزان شاہ نے کہا۔ "

ٹھیک ہے بھائی" عیشل نے کہا۔ "

کیوں لاسٹ میں نے ہی سنایا تھا" کائزان شاہ نے نور لایمان کی"

طرد یکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے بھائی "عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

علی اکبر شہید ہو گئے تھے۔ "

اس کے بعد قاسم بن حسن حضرت امام حسین کے بھائی امامِ حسن کے بیٹے شہید ہوئے۔

شہید بھی ایسے جن کی لاش گھوڑوں سے پامال کی گئی۔

میدان کربلا میں ایسے دو شہید ہیں جن کی لاشیں گھوڑوں سے پامال کی گئیں۔

ایک قاسم بن حسن اور دوسرے امامِ حسین۔

قاسم کی لاش اُس وقت پامال ہوئی جب ابھی جان کچھ باقی تھی۔

امامِ حسین قاسم کی لاش گھٹری میں لائے۔

قاسم بھی شہید ہو گئے۔۔۔

حضرت عباس کی شہادت۔

بچوں کے لیے پانی لینے گئے تھے۔

خیمے میں جنابِ سکینہ منتظر تھیں جب رخصت ہوئے تو امامِ حسین

نے اپنی دختر جنابِ سکینہ سے کہا :

ابھی جو تم سفارش کر رہی ہو نہ بیٹا جب طمانچے پڑیں گے تو تمھیں

یہ چچا بہت یاد آئے گا۔

جنابِ عبّاس گئے دریا تک پہنچے مشکیزے میں پانی بھرا۔

جانب خیمہ کی طرف واپس آرہے تھے۔

وہاں سے تیروں کی بارش ہوئی عبّاس کا ایک بازو خطا ہوا پھر دوسرا بازو خطا ہوا۔

آج بھی کربلا میں حضرت عباس کا روضہ ایک جگہ ہے اور

اُس سے الگ دو مقامات ہیں اور ان دونوں مقامات کا نام ہے کف عبّاس۔

کف عباس وہ دو مقامات ہیں جہاں حضرت عباس کے ہاتھ قلم ہوئے۔

ایک دایاں بازو اور ایک بایاں بازو۔

عباس کے دونوں بازو خطا ہوئے عبّاس گھوڑے سے زمین پر آئے اور شہید

ہوئے

حضرت عباس کی قبر کے چاروں اطراف معجزانہ طور پر پانی موجود

ہے جو کبھی گدلہ نہیں ہوتا جس میں ایک خاص قسم کے پھول کھلتے ہیں جنہیں

گل عبّاس کہا جاتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ دریائے فرات کا پانی ہے جو عبّاس سے معافی مانگتا ہے کائزان شاہ نے ان سب کی طرف دیکھا۔

آج ہم کف عباس کی بھی زیارت کریں گے ان دو مقامات کی "

اور ساتھ میں گل عباس بھی دیکھیں گیں "کائزان شاہ ان سب کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

یہاں تک کے اب جنابِ علی اصغر بھی شہید ہو گئے۔

جناب علی اصغر کے شہید ہونے کا واقع اور وہ چھ ماہ کے تھے۔

امامِ حسین بچے کو اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے تھے آپ نے

یزیدی لشکر سے کہا :

دیکھو یہ بچہ بہت پیاسا ہے اِس کی تو ماں کا دودھ بھی خشک ہو گیا ہے۔

امامِ حسین نے کہا: دیکھو اگر تمہیں لگتا ہے میں اس بچے کے بہانے پانی خود پی لوں گا تو میں ایک کام کرتا ہوں اس بچے کو یہاں رکھتا ہوں تم خود پانی پلا دو۔

امامِ حسین نے جنابِ علی اصغر کو کربلا کی تپتی ریت پر نیچے لٹا دیا ظالموں نے پانی نہیں پلایا۔

امامِ حسین نے کہا اصغر شائد انہیں میری بات پر یقین نہیں ہے۔

اصغر تم خود انہیں اپنی پیاس کا یقین دلا دو۔

راوی لکھتے ہیں :

چھ ماہ کے اصغر نے اپنی سوکھی زبان پھیری۔

کسی نے پانی نہ پلایا۔

یہاں تک کہ مخالف سمت سے جب تیر چلانے کی باری آئی تو تیر انداز سے تیر نہ چلایا جاتا کسی نے اُس سے کہا تیر چلا تو تو بڑا ماہر تیر انداز ہے تو نے تو بڑے بڑوں کو مارا ہے یہ تو چھ ماہ کا بچہ ہے یہ وہ موقع تھا جب فوج اشقیا بھی منہ موڑ موڑ کر رو رہی تھی۔

تیر انداز نے کہا :

جب بھی میں نشانہ لینے لگتا ھوں نہ مجھے لگتا ہے خیمے کا پردہ اٹھتا ہے جیسے کوئی بیبی ہو اور کہہ رہی ہو میرے بچے کو نہ مارنا۔

بالآخر تیر چلا اور وہ تیر چلا جو عرب میں جانوروں کو نحر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تیر ننھے عبداللہ علی اصغر کے گلے سے پار ہو گیا۔

بچے کا سر ڈھلک گیا۔

امامِ حسین نے اپنے ہاتھوں میں علی اصغر کا خون بھر کر آسمان کی طرف کیا۔

میرے رب تو راضی ہو جا۔""

""میرے رب تو راضی ہو جا۔

علی اصغر بھی شہید ہو گئے۔

اب آتی ہے شہادت حسین سب سے دردناک شہادت "کائزان شاہ کی بات پر عیشل نے اس کی طرف دیکھا۔

بھائی نہیں "عیشل نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔ "

اچھا ہم اسے حرم حسین میں سن لیں گیں "کائزان شاہ نے کہا " تھا۔

وہ سب لوگ امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک پر پہنچ گئے

تھے اور انھوں نے سب نے آپ علیہ السلام کی چوکھٹ کو چوما
اندر داخل ہوئے۔
اندر رش نہیں تھا وہ لوگ امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک
کے اندر آئے اور روضہ مبارک کی زیارت کرنے لگے۔
ان سب نے روضے مبارک کی جالیوں کو ہاتھ سے چھوا تھا وہاں
کھڑے ہو کر دعا کی۔
" یا اللہ میں نہیں جانتی کیسے کیا لیکن وہ شخص میرے دل میں بس
گیا ہے ایک نامحرم کی محبت میں کبھی نہیں پالنا چاہتی تھی میں
تیرے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے کے
حرم میں کھڑی ہو کر تجھ سے مانگ رہی ہوں تو
اس شخص کو میرا محرم بنا دے "عیشل نے روتے ہوئے دعا کی
تھی۔
" یا اللہ تو نواسہ رسول کے صدقے سے میری محرم کے دل سے
میرے لیے یہ نفرت نکال دے "کائزان شاہ نورلایمان کو دیکھ کر

بول رہا تھا۔

یا اللہ میں نہیں جانتی میرے لیے کیا صحیح ہے کیا غلط بس جو میرے حق میں " صحیح ہو وہ کرنا میرے پروردگار "نور الایمان نے

روضہ مبارک کی جالیوں کو تھامے ہوئے کہا۔

سب نے زیارت کی تھی اور حرم حسین علیہ السلام میں ہی بیٹھ گئے۔

اب شہادت امام حسین علیہ السلام "کائزان شاہ نے سب کی"

طرف دیکھ کر کہا۔

اب تک جتنے بھی شہید ہوئے سب کو امامِ حسین نے روانہ کیا۔ "

اب امامِ حسین کو روانہ کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

کوئی نہیں بچا تھا جو آپ کو زلجنہ پر سوار کرواتا۔

""فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو""

بیبی زینب نے سوار کروایا تھا امامِ حسین کو۔

امامِ حسین کی مقتل روانگی سے پہلے اپنی بیٹی بیبی سکینہ سے گفتگو۔

بی بی سکینہ کی عمر چار سال تھی۔

سکینہ تھامے عبّاؔ کا دامن

یہ اپنے بابا سے کہہ رہی ہے

اے پیارے بابا قسم تمہاری

میں تشنہ لب ہوں بس زرا سا پانی

مجھے ہے احساس اے میرے بابا

کہ ہم سے پیاسے ہو تم زیادہ

کروں گی تم سے نہ پھر تقاضہ

ہے بابا بیٹی کا تم سے یہ وعدہ

میں تم پے صدقے میں تم پے واری

میں تشنہ لب ہوں بس زرا سا پانی

اب امامِ حسین مقتل میں جارہے ھیں اب بیبیاں تنہا ہورہی

ہیں۔

بیبی سکینہ نے عجب بات کہی :

بابا میرے سر پر ایسے ہاتھ رکھ دیں جیسے یتیموں کے سر پر رکھتے ہیں۔

تاریخِ انسانی کا شائذ واحد باپ ہو گا حسین جس نے اپنی بیٹی کے سر پر ایسے ہاتھ رکھا۔

کیونکہ حسین جانتے تھے کہ پھر ہاتھ سر پر نہیں شائذ رخساروں پر ہونگے۔

حسین میدان میں پہنچے
حسین مظلوم تھے حسین مجبور نہیں تھے۔

تلوار میان سے نکالی اور کہا :

ارے اب اُس کی جنگ دیکھو جو تین روز کا بھوکا ہے اب اُس کی جنگ دیکھو جو تین روز کا پیاسا ہے۔

ارے تم نے میرے عبّاس کو مار ڈالا۔

تم نے میرے علی اکبر میرے علی اصغر کو شہید کر دیا۔

حسین لڑ رہے تھے اور ایسے لڑ رہے تھے کہ فوج اشقیا الحفیظ الامان پکار رہی تھی۔

حسین تنہا فوج ہزاروں لیکن کسی کی ہمت نہیں تھی حسین کے قریب آنے کی۔

اللہ اکبر

حسین تنہا فوج ہزاروں کا۔

حسین لڑتے رہے یہاں تک حجت تمام ہوئی حسین نے تلوار کو نیام میں رکھا۔

یہ کرنا تھا پلٹی ہوئی فوجیں واپس آئیں فوج نے پھر سے حملا کر دیا۔

کسی کے ہاتھ میں تلوار تھی اُس نے اُس کا استعمال کیا کسی کے ہاتھ میں نیزہ تھا اُس نے اُس کا استعمال کیا۔

جس کے پاس کچھ نہ تھا اُس نے زمینِ کربلا سے پتھر اُٹھایا اور دے مارا۔

حسین زخمی ہوتے چلے گئے۔

حرملہ نے ایک تیر اس انداز سے مارا کے وہ آپ کے سینے سے نہیں نکل سکتا تھا آپ نے اُسے اپنی پشت سے نکالا۔

حرملہ بن کاہل، الااسدی کوفی، عمر بن سعد کی فوج کا رکن تھا۔)

(اور شیر خوار عبداللہ بن حسینؓ کو کربلا میں شہید کرنے والا

"(عمر بن سعد واقعہ کربلا میں عبداللہ بن زیاد کا امیرِ سپاہ تھا)"

عبداللہ بن زیاد اس وقت کوفہ کا گورنر تھا۔

حسین کو لے کر فوج تذبذب میں ہے حسین زندہ ہیں یا شہید ہو گئے۔

اللہ اکبر

بدبخت شمر نے کہا کہ اچھا یہ معلوم کرنا ہے کہ حسین زندہ ہیں یا نہیں۔

میں ایک ترکیب بتاتا ہوں

شمر نے کہا ایک کام کرو گھوڑوں کا رخ خیموں کی طرف کردو خیموں میں بیبیاں ہیں حسین زندہ ہونگے تو ضرور حرکت کریں گے۔

جیسے ہی گھوڑوں کا رخ خیموں کی طرف کیا گیا

امامِ حسین نے حرکت کی

اے فوج بے حیا۔۔۔ حسین زندہ ہے۔

خیموں کی طرف نہ جاؤ

امامِ حسین نے

شمشیرِ حیدری کو داہنے ہاتھ میں پکڑا اور نعرۂ تکبیر بلند کرتے

دشمنوں پر ٹوٹ پڑے۔

شمشیرِ حسینی خوف زَدہ فوجیوں کے سَر قلم کرتی میدانِ جنگ میں چاروں جانب چل رہی تھی۔

کہ اچانک کہیں دُور سے اذان کی آواز آئی۔

حضرت امام حُسینؑ نے ہاتھ روک لیا اور باآوازِ بلند نماز پڑھنے کی مہلت مانگی۔

اور یہی وہ لمحہ تھا کہ جب شمر کے جوش دلانے پر مالک کندی نے دوشِ نبویؐ کے شہہ سوار پر ایسا کاری وار کیا کہ تلوار کلاہِ مبارک کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سَر تک پہنچ گئی۔

خون کا فوّارہ پھوٹ پڑا اور سارا بدن خون کے چھینٹوں سے لالۂ احمر ہو گیا۔

آپ نے زخمی سَر مبارک پر دوسرا عمامہ باندھا۔

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا، ہزاروں کے حصار میں اکیلے حسین کے جسمِ اطہر پر زخموں کے نشانات بڑھتے جا رہے تھے۔۔ زخموں کی شدّت نے آپ کو نڈھال کر دیا تھا، لیکن اس کے باوجود کسی میں اتنی ہمّت نہ تھی کہ شجاعت و بہادری کے اس کوہِ گراں کو شہید کر سکے۔۔ م

"آخر شمر ملعون نے دھاڑ کر کہا" آگے بڑھو اور شہید کر دو۔

یہ سُنتے ہی آپ پر تیروں کی بوچھاڑ ہو گئی۔

ایک تیر گردن پر پیوست ہو گیا، جسے آپ نے اپنے ہاتھوں سے کھینچ کر نکالا۔

زرعہ بن شریک تمیمی نے زخموں سے چُور، فاطمہ کے لال پر وار کیا۔

بایاں بازو کٹ کر دُور جا گرا، عین اسی حالت میں سنان بن انس نے نیزہ مارا۔

امام عالی مقام زمین پر گر گئے۔

خولی بن یزید شمر کے کہنے پر سَر قلم کرنے آگے بڑھا، لیکن ہاتھ کانپ گئے، پیچھے ہٹ گیا۔

سنگ دل اور شقی القلب، سنان بن انس نے سَر مبارک کو جسمِ اطہر سے جدا کر دیا۔

اس اُمت کا بد بخت ترین انسان جس نے وہ گردن کاٹی جس پر میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسے تھے۔۔

سر کاٹ کر نیزے پر چڑھا دیا گیا۔

ابنِ زیاد کے حکم پر ان وحشی فوجیوں نے جسمِ اطہر کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کیا۔

میدان کربلا میں آواز بلند ہوئی

قد قتیلل حسین و بکربلا

قد ذبیحل حسین و بکربلا

جنابِ زینب ایک ٹیلے پر کھڑی دیکھ رہی تھیں

آج بھی کربلا میں امامِ حسین کے روضے کے ساتھ ایک مقام ہے اُس مقام کو کہتے ہیں

تلہ زینبیہ "کائزان شاہ میں اب بولنے کی حمت نہیں تھی۔

آنکھوں میں آنسوں تھے باقی سب کیبھی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

دس منٹ تک خاموشی رہی تھی۔

اس سے آگے تم خود پڑھنا نور وہ اس سے زیادہ دردناک ہی بی بی زینب کا رول کربلا میں "کائزان شاہ نے کہا۔

ٹھیک ہے "نور لا یمان نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔ "

تو آج ہم زیارت کریں گیں مقام کف عباس کی اور دوسرا تلہ زینبیہ کی بھی "عیشل نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں جی اور ہم نے نجف بھی جانا ہے امام علی علیہ السلام کے " روضہ مبارک پر "کائزان شاہ نے کہا۔

اج کے دن ان سب نے ان مقامات کی زیارت کی تھی اور پھر اس کے بعد واپس ہوٹل چلے گئے تھے۔

کائزان شاہ اپنی فیملی کے ساتھ واپس آ گیا تھا ان پانچ دنوں میں وہاں کے ہر مقدس جگہ کی ان لوگوں نے زیارات کی تھی۔

آنے کا دل تو نہیں تھا وہاں سے لیکن انا تو تھا ہی وہ جگہ ہی ایسی ہے کہ دل وہاں ایسے لگ جاتا ہے کہ کیا بتائیں۔

وہ لوگ واپس آئے تھے رات ہی آج صبح ہی ان کی حویلی میں آمد ہوئی تھی ان کی خالہ اور ان کے بچوں کی۔

کائزان شاہ کو تو بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ برداشت کر گیا تھا۔

اس دن کی امتیاز شاہ کی حرکت وہ اب تک بھول نہیں پا رہا تھا دعا

اور عیشل اپنے کمروں میں تھی۔

اور نور الایمان بھی اپنے کمرے میں تھی کائزان شاہ بس یہی دعا کر رہا تھا کہ نور لایمان امتیاز شاہ کے سامنے بس نہ آئے۔

پہلی ملاقات میں جس طرح وہ بھاگ کر گئی تھی کوئی تو حرکت کی ہی تھی امتیاز شاہ نے۔

انوشے بھی بیٹھ کر کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی سادیہ بیگم اپنی بڑی بہن کو دیکھ رہی تھی جو کہ ان سے شکوے کر رہی تھی۔

اچھا نہیں کیا سادیہ تم نے تم لوگ جا رہے تھے تو ہمیں بھی بتا " دیتے ہم ساتھ چلے جاتے تو کیا ہو جاتا" ہانیہ بیگم نے منہ بنا کر کہا تھا۔

امی کو خود نہیں تھا پتہ خالہ میں نے سب کو سرپرائز دیا ہے "کائزان شاہ ہانیہ " بیگم کو دیکھ کر بول رہی تھی۔

تو بچہ ہمیں بھی بتہ دیتے" ہانیہ بیگم نے کہا تھا۔ "

میں اپنی فیملی کے ساتھ جانا چاہتا تھا" کائزان شاہ ان کی طرف "

دیکھ کر بولا۔

تو کیا ہم تمھاری فیملی کا حصہ نہیں "امتیاز شاہ اس کی طرف دیکھ ہنستہ ہوا بولا۔ "

نہیں "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا تھا۔ "

سادیہ میں نے تم سے ایک بات بھی کرنی ہے "ہانیہ بیگم نے "

سادیہ بیگم سے کہا۔

ہاں بولو "سادیہ بیگم اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔ "

میں اپنے بیٹے "وہ ابھی بول رہی تھی کہ کائزان شاہ کھڑا ہو گیا۔ "

خالہ اس سے آگے میں نہیں سن سکتا "کائزان شاہ نے انھیں بنا "

دیکھے کہا۔

کائزان بیٹا میری بات تو مکمل ہونے دو "ہانیہ بیگم کو اس پر غصہ "

آیا تھا۔

جو بات آپ کہنا چاہتی ہیں مجھے ہر گز منظور نہیں "کائزان شاہ "

نے اب کی بار انھیں دیکھ کر کہا۔

امتیاز شاہ کو کائزان شاہ کے اٹیٹوڈ پر حد سے زیادہ غصہ آرہا تھا انوشے

بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

سادیہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تم انوشے کی شادی کائزان سے "
کرو گی" ہانیہ بیگم غصے سے بولی۔

سیڑھیوں سے اترتی نور لا یمان نے بھی ان کے الفاظ سنے تھے اس کے قدموں نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا آگے چلنے کے لیے وہ وہی رک گئی۔

کائزان شاہ جس کا رخ سیڑھیوں کی طرف ہی تھا اسے دیکھ کر غصہ آیا تھا جس بات سے وہ ڈر رہا تھا وہی ہوا۔

وہ نہیں چاہتا تھا اس کی بیوی امتیاز شاہ کے سامنے لیکن وہ آگئی اس کے کپڑوں میں کوئی برائی نہیں تھی لیکن دوپٹہ نہیں تھا ساتھ۔

کائزان شاہ نے قدم سیڑھیوں کی طرف بڑھائے تھے سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے اور پھر سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔

یہ لڑکی "امتیاز شاہ حیران ہوا تھا۔"

کائزان شاہ اس کے آگے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا تا کہ امتیاز شاہ

کی نظر اس پر نہ پڑے۔

"یہ کون ہے" ہانیہ بیگم نے سادیہ بیگم کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔ "

"آپ کو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے خالہ" کائزان شاہ نے "

ان کی بات کا جواب دیا۔

انوشے بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی وہ کیسے اس لڑکی کی

ڈھال بن کر کھڑا ہوا تھا۔

"کائزان بچے کیا ہو گیا ہے" سادیہ بیگم کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی۔"

"ماما آپ کچھ نہیں بولیں گیں" کائزان شاہ نے ان کی طرف دیکھ"

کر کہا۔

"کائزان خاموشی سے یہاں آکر بیٹھو نور لا یمان کے ساتھ" سادیہ "

بیگم کے نام لینے پر انوشے کو جھٹکا لگا تھا اور دوسرا وہ سب ہی اب

واقف ہو گئے تھے کہ یہ زینب کی بیٹی ہے۔

"زینب کی بیٹی" ہانیہ بیگم نے کہا تھا۔"

"ہاں" سادیہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا کائزان شاہ نے امتیاز شاہ کی "

طرف دیکھا تھا اس نے اپنا کوٹ اتار کر نور لایمان پر ڈالا تھا۔

اس کی اس حرکت پر انوشے کی آنکھیں نم ہوئی تھی کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے لے کر اپنے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

میں بات کر رہی تھی انوشے اور کائزان کی شادی کی" ہانیہ بیگم " نے پھر سے کہا۔

اس بات پر نور لایمان نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا نور لایمان کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

خالہ میں منع کر چکا ہوں" کائزان شاہ ان کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

لیکن تمھاری ماں وعدہ کر چکی ہیں" کائزان شاہ کی بات پر ہانیہ " بیگم نے کہا۔

خالہ آپ اپنی بیٹی کے لیے کوئی اور دیکھ لیں" اب کی بار " نور لایمان نے کہا تھا۔

تم کون ہوتی ہو یہ کہنے والی" ہانیہ بیگم نے غصے سے کہا۔ "

میں کون ہوں کائزان آپ خود بتائیں گیں یا میں تعارف "

کرواؤں اپنا" نورلایمان نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

کائزان شاہ تو اس مے اس نئے انداز پر حیران ہو رہا تھا۔

کچھ کہا ہے میں نے کائز" نورلایمان نے اس کی طرف دیکھ کر پھر "
سے کہا۔

تم جو بھی ہو لیکن انوشے کی شادی کائزان سے ہی ہو گی" ہانیہ "
بیگم غصے سے بولی۔

کہاں نہ خالہ آپ اپنی بیٹی کے لیے کوئی اور دیکھ لیں کیوں کہ مسز "
کائزان شاہ یہاں موجود ہے" نورلایمان نے اس کی بات پر غصے
سے کہا۔

کس کی بات کر رہی ہو" ہانیہ بیگم نے حیرانی سے پوچھا حیران تو"
امتیاز شاہ بھی تھا لیکن انوشے کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

"نورلایمان کائزان شاہ تو آپ اپنی بیٹی کا پتہ کہیں اور دیکھیں"
نورلایمان نے منہ بنا کر کہا۔

کائزان شاہ تو بس اس کے اس نئے انداز پر حیران تھا۔

چلیں کائز" ہانیہ بیگم سے بات کرنے کے بعد وہ کائزان شاہ کی "
طرف دیکھ کر بولی۔

کائزان شاہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا نور لا یمان نے اس کا ہاتھ
تھاما۔

یہ کیا ہے سادیہ" ہانیہ بیگم حیران ہو کر بولی۔ "

جی آپی کائزان اور نور لا یمان کا نکاح ہو گیا ہے" سادیہ بیگم بولی "
تھی۔

تم نے مشورہ لینا تو دور کی بات ہے بتانا بھی گوارا نہیں کیا" ہانیہ "
بیگم نے نا جانے کیسے خود پر ضبط کیا ہوا تھا۔

یہ آپ کے بچوں کی زندگی کا فیصلہ نہیں تھا خالہ جان" نور لا یمان "
ان کی طرف دیکھ مسکرا کر بول رہی تھی۔۔

توبہ توبہ کیسی زبان ہے اس کی" نانیہ بیگم نے کانوں کو ہاتھ "
لگائے۔

بیٹے کا رشتہ نہیں کیا اب کیا بیٹی کا بھی نہیں کرنا" ہانیہ بیگم نے "

غصے سے کہا۔

" میں کہہ چکا ہوں ایسا کچھ نہیں ہو گا خالہ "کائزان شاہ کھڑا ہو گیا۔

" اور امید ہے دوبارہ آپ اس مقصد سے یہاں نہیں آئیں گی "وہ

کہ کہہ کر نور لایمان کا ہاتھ پکڑ کر چلا گیا تھا۔

" تمھارا بیٹا تمھارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے "ہانیہ بیگم نے کائزان

شاہ کے جانے کے بعد غصے سے کہا۔

" میرے بیٹے کو چھوڑیں آپ اپنے بیٹے پر دھیان دیں "سادیہ بیگم

غصے سے بولی تھی۔

ہانیہ بیگم نے اس کی بات پر منہ بنایا تھا اور پھر امتیاز شاہ اور انوشے

کو لے کر وہاں سے نکل گئی۔

ooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ نور لایمان کو لے کر کمرے میں آیا تھا اور مسکرا کر اسے

دیکھ رہا تھا۔

" کیا "نور لایمان اسے غصے سے دیکھ کر بولی۔

"آج الگ ہی لیول تھا میڈم کا" کائزان شاہ مسکرا کر بولا۔

"ہاں تو کیا زبردستی نکاح کیا ہے پھر بھی بیوی تو ہوں اب ساری زندگی میرے ساتھ گزارنی ہے مجھے ہی جھیلنا ہے" نورلایمان غصے سے بولی۔

"ہاں جی قبول ہے" کائزان شاہ مسکرا کر بولا۔

"کسی اور کا سوچا بھی تو جان لوں گی" وہ غصے سے بولی تھی اور یہ کہہ جانے لگی کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

کائزان شاہ نے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگایا تھا۔

وہ اس کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو کہ سمندر جیسی گہری تھی۔

"کہاں" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"مجھے جانا ہے" اس نے منہ بنا کر کہا۔

"کدھر جانا ہے" کائزان شاہ نے مسکرا کر پوچھا۔

"اپنے کمرے میں" نورلایمان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیوں یہ بھی تو تمھارا کمرہ ہے"کائزان شاہ اس کے گرد بازو رکھ "

کر بولا تھا۔

مجھے جانے دو میں تم سے اب بھی نفرت کرتی ہوں"نورلایمان "

نے اس دیکھ کر کہا۔

نیچے تو ایسا کچھ نہیں لگ رہا تھا"کائزان شاہ اس کی آنکھوں میں "

دیکھ رہا تھا۔

وہ تو بس اس لیے کہ اگر میں صرف تمھاری ہوں تو تم بھی"

صرف میرے ہو اور دوسری شادی کا تو سوچنا بھی مت"نورلایمان

نے منہ بنا کر کہا تھا۔

ہائے میں قربان"کائزان شاہ نے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔"

پیچھے ہو"اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کرنا چاہا لیکن"

کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے تھے۔

اتنی جان ہے کہ مجھے ہلا سکو"کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ "

کر کہا۔

اسکی بات پر نور الایمان نے برا سا منہ بنایا تھا۔

مجھے جانے دو کائزان" وہ غصے سے بولی تھی۔"

کائزان شاہ نے جھک کر اس کے گال پر کس کر لیا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی تھی۔

اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا اس سے اب کائزان شاہ سے نظریں نہیں ملائی جا رہی تھی۔

اب جاؤ" کائزان شاہ اس کا شرمایا روپ دیکھ کر بولا۔ "

اس نے فوراً وہاں سے نکلنے کی کی تھی لیکن کائزان شاہ نے پھر ہاتھ پکڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگا دیا۔

مسز کائزان شاہ اگلی بار بغیر دوپٹے کے باہر نہیں آؤ گی" کائزان شاہ" اس کو دیکھ کر سختی سے بولا۔

کیوں" وہ سب کچھ بھول کر اب غصے سے بولی۔ "

جتنا کہا ہے بس اتنا کہو" کائزان شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ "

کر غصے سے بولا۔

اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

گو ڈاب جاؤ "کائزان شاہ نے پیچھے ہوتے کہا تھا وہ فوراً کمرے سے "

نکل گئی تھی۔

کائزان شاہ اس کے جانے کے بعد مسکرایا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے "ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر آکر بولی تھی"

حارون شاہ نے مسکرا کر ڈاکٹر کو دیکھا تھا۔

بہت بہت مبارک ہو بھائی "زینب نے بھی مسکرا کر مبارکباد "

دی۔

واؤ میری سسٹر آئی ہے "کائزان مسکرا کو بول رہا تھا اس کی بات

پر حارون شاہ اور زینب دونوں ہی مسکرائے تھے۔

ہم ان سے مل سکتے ہیں "زینب بہت آکسائیڈٹ تھی۔ "

جی بچی سے آپ مل لیں لیکن مسز حارون کو ہم کمرے میں "

شفٹ کر دیں اس کے بعد "ڈاکٹر نے کہا۔

جی ٹھیک "حارون شاہ نے مسکرا کر کہا۔ "

oooooooooooooooooooooo

زینب نے شہزاد ملک کو کال کی تھی۔

جی شہزاد آپ کہاں ہیں "زینب نے منہ بنا کر کہا تھا۔ "

میں بس آرہا ہوں "شہزاد ملک نے مسکرا کر کہا۔"

جلدی ائیں اپ کا یہاں ہونا ضروری ہے "زینب نے منہ بنا کر کہا "

تھا۔

ہاں ہاں محترمہ بس پہنچ رہا ہوں "شہزاد ملک نے خفگی سے کہا۔"

ویسے تو اپ کو شروع سے ہی یہاں ہونا چاہیے تھا "زینب نے منہ "

بنایا تھا۔

اچھا لڑنا تو بند کرو بس ارہا ہوں تھوڑی دیر میں "شہزاد ملک نے پیار سے کہا۔"

کب تک "زینب فوراسے بولی تھی۔ "

بس دس منٹ میں "شہزاد ملک نے کہا تھا۔"

ٹھیک ہے میں ویٹ کر رہی ہوں جلدی ائیں "زینب نے خفگی کا"

اظہار کیا۔

ارہاہوں نامحترمہ تو پھر یہ منہ کیوں بنایاہوا ہے "شہزاد ملک نے "

پریشانی سے کہا۔

ٹھیک ہے جلدی پہنچیں "وہ کال رکھتے ہوئے بولی۔ "

oooooooooooooooooooooo

وہ بچی اور سادیہ کے ساتھ ہی حویلی واپس آگئے تھے زینب اور شہزاد

ملک پہلے اگئے تھے۔

انہوں نے بہت پیارا سا حویلی کو سجایا تھا ڈارک پنک اور لائٹ

پنک کا تھیم تھا۔

جو کہ بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا اور ساتھ میں ویلکم لکھا ہوا تھا۔

پورا کا پورا حویلی غباروں سے بھرا ہوا تھا ایک ٹیبل پر کیک پڑا ہوا

تھا۔

جس پر بی بی گرل لکھا ہوا تھا سعدیہ اور ہارون شاہ مسکرا کر انہیں دیکھ

رہے تھے۔

بھائی بھابھی بہت بہت مبارک ہو کتنی کیوٹ ہے نا ہماری "

پرنسز "زینب نے بچی کو لیتے ہوئے کہا۔

ہاں ماشاءاللہ سے "سعدیہ بیگم بھی بولی تھی۔"

اپ لوگ کیک کٹ کریں نا"کائزان نے کہا تھا کیونکہ اس کا فیورٹ چاکلیٹ "

کیک تھا۔

اس کی بات پر وہاں موجود سب لوگ ہی مسکرائے تھے کیونکہ وہ

سب جانتے تھے اسے چاکلیٹ کتنا پسند ہے۔

جی جی میری جان بس کاٹ رہے ہیں "ہارون شاہ نے اس کے گال پر کس کیا"

تھا۔

جلدی بابا جانی اپ کے بیٹے سے صبر نہیں ہو رہا"کائزان نے "

ایکسائیڈٹ ہوتے کہا۔

اوکے اوکے "حارون شاہ مسکرایا تھا۔ "

ہارون شاہ اور سعدیہ نے مل کر کیک کٹ کیا تھا اور سب سے پہلے کائزان کو

کھلایا۔

اس کے بعد زینب اور شہزاد ملک کو کھلایا اور اس کے بعد ایک دوسرے کو وہ

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے

تھے۔

ماشاءاللہ سے بچی تو بہت پیاری ہے کیا نام سوچا ہے اپ نے "

بھابھی "زینب بولی تھی۔

میں نے تو کچھ بھی نہیں سوچا اگر ہارون نے کچھ سوچا ہے تو پھر "

دیکھو "سادیہ نے کہا تھا۔

میں نے بھی کوئی نام نہیں سوچا "ہارون شاہ نے پریشانی سے کہا۔ "

تو کوئی بات نہیں میں اپنی بھتیجی کا نام خود رکھ لیتی ہوں "زینب نے اس کے "

گال پر کس کرتے ہوئے کہا۔

ہاں بتاؤ زینب "سادیہ بھی مسکرا کر بولی۔ "

عیشل ہارون شاہ" زینب نے مسکرا کر کہا۔"

ماشاءاللہ سے بہت پیارا نام ہے" شہزاد ملک نے بھی کہا تھا۔"

سب لوگوں نے مل کر اس خوشی کو سیلیبریٹ کیا تھا۔

oooooooooooooooooooo

رات کا وقت تھا اج شہزاد ملک حویلی نہیں ایا تھا اس لیے زینب کائزان شاہ کے ساتھ اس کے کمرے میں آج سونے کا ارادہ رکھتی تھی۔

وہ کائزان کے کمرے میں ائی جہاں پر وہ کوئی گیم کھیل رہا تھا زینب کو دیکھ کر وہ خوش ہوا تھا۔

اج پھوپھو میرے ساتھ میرے کمرے میں سوئیں گی" کائزان شاہ نے مسکرا" کر پوچھا۔

ہاں جی پھوپھو کا شہزادہ" زینب اس کے ساتھ بیڈ پر اکر بیٹھ گئ" تھی۔

اپ کو پتہ ہے کائزان" زینب کائزان کو دیکھ کر بولی۔"

جی پھوپھو" کائزان گیم چھوڑ کر زینب کی طرف متوجہ ہوا۔"

جیسے اپ کی پیاری سی عیشل سسٹر ہوئی ہیں ناویسے ہی اپ کی"

پھوپھو چاہتی ہیں کہ ان کی بھی ایک پیاری سی بیٹی ہو جس کی شادی

وہ اپنے کائزان سے کر سکے "زینب اسے دیکھ کر بولی۔

اوکے ڈن "کائزان شاہ ہنس کر بولا تھا اس کی بات پر زینب بھی"

مسکرائی۔

oooooooooooooooooooooooo

حال

رات کے 12 بج رہے تھے دعا اور عیشل کائزان شاہ کے کمرے میں

ائے۔

قائدان شاہ انہیں دیکھ کر پریشان ہوا تھا کوئی نیا فساد تو نہیں کھڑا کر

دیا ان دونوں نے وہ بھی رات کے 12 بجے۔

اب کیا کر دیا ہے تم دونوں نے "کائزان شاہ انہیں دیکھ کر بولا۔ "

بھائی ضروری نہیں ہے کہ ہم لڑ کر ہی اپ کے پاس ائیں "عیشل"

نے منہ بنایا تھا۔

تو پھر "کائزان شاہ آئی برواچھکا کر بولا۔ "

ہیپی برتھ ڈے بھائی جانی" وہ دونوں ایک ساتھ بولی تھی اور "

اس کے آگے کیک کیا تھا۔

کائزان شاہ مسکرایا تھا یہ سب دیکھ کر دعا اور عیشل اس کے پاس آئی

تھی انہوں نے کیک بیڈ پر رکھا۔

تم دونوں باز نہیں اؤ گی ہر مرتبہ میں نے منع کیا ہے نا" کائزان "

شاہ نے ان دونوں کو گھورا بھی تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارے بھائی کی برتھ ڈے ہو اور ہم "

سیلیبریٹ ہی نہ کریں" عیشل نے کہا تھا۔

اچھا اب جا کر مما اور اپنی بھابھی کو بھی بلا کر لاؤ ساتھ میں کیک "

کٹ کریں گے "کائزان شاہ نے کہا تھا۔

نہیں پہلا کے کپ ہمارے ساتھ کٹ کریں گے اور ہم ہی صرف "

سیلیبریٹ کریں گے" دعا فوراً سے بولی تھی۔

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے اپ کے بھائی کی پہلی بر تھ ڈے ہے "

اپ کی بھابھی کے ساتھ "کائزان شاہ نے کہا تھا۔

اپ ان کے ساتھ الگ سیلبریٹ کر لیجیے گا لیکن ہمارے ساتھ "

الگ کریں گے "عیشل نے فوراً سے کہا۔

لیکن مما" کائزان شاہ نے پھر سے کچھ کہنا چاہا تھا۔ "

بھائی" دعا نے غصے سے کہا۔ "

اچھا میری چڑیلوں اجاؤ" کائزان شاہ ان کے چہرے دیکھ کر بولا۔ "

کائزان شاہ کی بات پر وہ دونوں مسکرائی تھی اور فوراسے بیڈ پر ائی

تھی۔

تھینک یو سو مچ بھائی" وہ دونوں ایک ساتھ بولی تھی۔ "

چلیں اب کیک کٹ کریں" دعا نے مسکرا کر کہا کائزان شاہ نے "

ہاں میں سر ہلایا۔

کائزان شاہ نے کیک کٹ کیا اور پھر ان دونوں کو کھلایا تھا ان

دونوں نے بھی کائزان شاہ کو کھلایا۔

کائزان شاہ نے انھیں اپنے ساتھ لگایا تھا اور پھر محبت سے اس کے ماتھے پر کس کیا۔

صبح سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر موجود ناشتہ کر رہے تھے نورلایمان ابھی نہیں آئی تھی۔

ماما نورلایمان کہاں ہے "کائزان شاہ نے سادیہ بیگم " سے پوچھا۔

میں نے بھیجا تھا ملازمہ کو وہ نہیں آئی "ابھی سادیہ " بیگم بات ہی کر رہی تھی کہ وہ سیاہ شلوار قمیض کے اوپر سیاہ ہی دوپٹہ گلے میں لیے نیچے آئی تھی۔

کائزان شاہ اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا سیاہ رنگ اس کی سفید رنگت پر بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

السلام علیکم "اس نے سادیہ بیگم کے ساتھ والی چیئر "

پر بیٹھتے ہوئے کہا اپنے ارد گرد کائزان شاہ نے دیکھا

تو وہاں عیشل اور دعا بیٹھی ہوئی تھی۔

بھابھی کہاں رہ گئی تھی آپ " دعا نے نور لایمان کو "

دیکھ کر پوچھا۔

وہ آپی آنکھ نہیں کھولی " نور لایمان نے مسکرا کر "

بتایا۔

ویسے بھابھی آپ کو پتہ ہے ان بھائی کا برتھ ڈے "

ہے " عیشل نے نور لایمان کو دیکھ کر پوچھا۔

اس کی بات پر نور لایمان نے کائزان شاہ کی طرف

دیکھا اور پھر نظریں پھیر لی۔

نہیں مجھے جسے پتہ ہوگا " نور لایمان جواب دینے کے "

بعد اپنے لیے ناشتہ نکالنے لگتی ہے۔

تم دونوں جلدی کرو ٹائم نہیں ہے آج میرے پاس "

زیادہ ایک امپورٹینٹ میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے " کائزان

شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

آج بھی "ان دونوں نے منہ بنایا تھا۔ "

" جلدی جارہا ہوں اس لیے تاکہ جلدی آسکوں "

کائزان شاہ ان کے چہرے دیکھ کر بولا۔

ویسے آج کا دن تمھیں ہمارے ساتھ گزارنا چاہیے "

کائزان "سادیہ بیگم نے بھی شکوہ کیا تھا۔

اور آپ کی جو دونوں محترمائیں تیار ہیں "کائزان "

شاہ نے دعا اور عیشل کی طرف اشارہ کیا۔

"بھائی آپ نے ہی کہا تھا رات کوئی چھوٹی نہیں"

عیشل نے منہ بنایا تھا۔

اچھا نہ بس اب چلو "کائزان شاہ کھڑا ہوا تھا۔ "

مجھ سے نکاح کرنے کی اپنی کمٹمنٹ تو یاد ہے آپ "

کو "نور لایمان اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر بولی۔

ہاں یاد ہے اچھے سے ڈونٹ وری "کائزان شاہ اس "

کی طرف دیکھ کر بولا۔

عیشل دعا اور کائزان شاہ وہاں سے نکل گئے تھے۔

oooooooooooooooooooo

اسنے کلاس روم میں قدم رکھے تھے اس نے پوری

کلاس کی طرف دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔

کیوں کہ وہ جانتا تھا جیسے وہ دیکھنا چاہتا ہے وہ نہیں آئی

ہو گئی۔

اس نے سب کو سلام کیا سب نے اس کے سلام کا

جواب دیا۔

اس نے اٹینڈنس لگانا شروع کی تھی جب عیشل

حارون شاہ کا نام آیا تو وہ اس نے نہیں لیا تھا۔

"سر آپ نے میرا نام نہیں لیا" عیشل کی آواز پر اس

نے فوراً سے اپنی جھکی ہوئی نظریں اٹھائی تھی اور اس

طرف دیکھا تھا۔

عیشل کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکان آئی تھی اس
کی آنکھوں میں بھی اج ایک چمک تھی۔

سو ر مس عیشل حارون شاہ مجھے لگا آپ آج بھی "
نہیں آئی ہوں گی "اس نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

آپ کی لیو کچھ زیادہ لمبی نہیں ہو گئی ہلکہ آپ پچھلے تین دن سے بغیر کسی لیو کے "
چھٹی پر ہیں "پروفیسر
احمر اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

پروفیسر احمر کی بات پر اس نے غصے سے اس کی
طرف دیکھا تھا۔

وہ شخص کیا تھا اکیلے میں اس سے محبت کا اظہار کرتا
ہے اور سب کے سامنے یوں ذلیل کرتا ہے۔

سوری سر "اس نے سر جھکا کر کہا تھا۔"

آپ میرے آفس میں آکر ملیں اپ کے گھر بھی "
کال ہو گی "پروفیسر احمر نے کہا تھا۔

عیشل نے اس کی بات پر برا سا منہ بنا کر اس کو دیکھا

تھا۔

اب آپ بیٹھ جائیں" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

عیشل اسے گھورتے ہوئے اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

پروفیسر احمر ملک نے بھی پڑھانا شروع کیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل پروفیسر احمر ملک کے کیبن میں آئی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھا تھا آج وہ نیو اسٹائلش

عبایا میں تھی لیکن اس کا جسم پورا چھپا ہوا تھا اس

میں۔

پروفیسر احمر ملک اٹھ کر اس نے پاس آیا تھا اور اسے

دیکھنے لگا۔

ترس گیا تھا کہ چہرہ دیکھنے کے لیے" پروفیسر احمر "

ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

لیکن میں نے تو تمھیں اپنا چہرہ دیکھایا ہی نہیں" وہ "

اسے دیکھ کر بولی۔

لیکن ایک بار کج صحیح لیکن آپ کے اس خوبصورت "

چہرے کا دیدار ضرور ہوا ہے" پروفیسر احمر اس کی

آنکھوں میں دیکھ کر بات کر رہا تھا۔

کب "عیشل کنفیوز ہوئی۔ "

ہر بات بتائی نہیں جاتی مس عیشل حارون شاہ" پروفیسر احمر نے حارون شاہ پر "

زیادہ زور دیا تھا۔

ٹھیک ہے مجھے بھی نہیں جاننا" عیشل نے منہ بنایا تھا۔"

میرے لیے کیا لائی ہیں وہاں سے محترمہ" پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر پوچھ "

رہا تھا۔

کچھ لانا تھا کیا" عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

مطلب یہ کہ تم اپنے اکلوتے عاشق کے لیے کچھ "

بھی نہیں لائی" پروفیسر احمر ملک نے جان بوجھ کر

حیران ہونے کا ناٹک کیا تھا۔

"اچھا ایسا بھی کچھ ہے "عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اور نہیں تو کیا" وہ افسردہ ہوا تھا۔

"سنو "عیشل اس کا افسردہ چہرہ دیکھ کر بولی۔

"ہم" وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"کچھ اور نہ صحیح وہاں آپ کے حق میں دعا ضرور کی ہے "عیشل نے مسکرا کر بتایا تھا۔

"کیا واقعی محترمہ" وہ اس کے پاس آیا تھا۔

"منع کیا ہے قریب آنے سے" وہ غصے سے بولی تھی ایک بات پھر سے۔

"تو محترمہ میں کون سا بلکل پاس ہوں" وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

"جو بھی ہے" وہ غصے سے بولی۔

" میں جاؤ" وہ کچھ منٹس کی خاموشی کے بعد پھر سے

بولی۔

" میں تمھیں دیکھنا چاہتا ہوں" پروفیسر احمر ملک نے

مسکرا کر کہا۔

"بھائی کو اگر میں نے ایک بار بتا دیا تمھاری ساری

ٹھرک پن نکل جائے گی" عیشل اس کے دیکھنے پر بولی

تھی۔

" اچھے خاصے مونڈ کا ستیہ ناص کر دیا" پروفیسر احمر

کائزان شاہ کے ذکر پر منہ بنا کر بولا تھا۔

"سچ ہی کہا ہے" عیشل نے منہ بنایا تھا اپنے بھائی کے لیے ایسے ایکسپریشنز پر۔

"کچھ زیادہ ہے" پروفیسر احمر ملک نے منہ بنا کر کہا۔

" میں کا رہی ہوں" وہ یہ کہہ کر آفس سے نکل گئ

تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے بس اسے جاتا دیکھا تھا روک

نہیں پایا تھا۔

oooooooooooooooooooo

کچھ نہیں کر پائے تم صرف باتیں بنائی ہیں" شہزاد "

ملک نے ٹیبل پر پڑا گلاس دیوار پر دے مارا تھا۔

امتیاز شاہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اس کے گلاس پھینکے پر اسے بھی غصہ ایا۔

بیٹی بہت خوبصورت ہے تمھاری" امتیاز شاہ نے "

ہنستے ہوئے کہا تھا۔

خاموش اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں" شہزاد "

ملک غصے سے بولا تھا۔

اب کی بار ضرور کروں گا لیکن ایک شرط ہے" امتیاز شاہ شہزاد ملک کی طرف "

دیکھ کر بولا۔

کیا" شہزاد ملک اس کو دیکھ کر غصے میں پوچھ بیٹھا۔ "

نورلایمان کو واپس لینے کے بعد کائزان شاہ سے طلاق" ابھی اس کی بات منہ "

میں ہی رہ گئی تھی کہ

شہزاد ملک دھاڑا۔

" سوچنا بھی مت ایسا" شہزاد ملک اس کی بات سمجھ گیا

تھا اس لیے مکمل ہونے سے پہلے ہی بولا۔

" تمہیں دوگنی قیمت چاہیے میں وہ دے رہا ہوں "

شہزاد ملک غصے سے پھر سے بولا۔

" لیکن مجھے اب وہ نہیں چاہیے" امتیاز شاہ نے اسے

دیکھتے ہوئے کہا۔

" کائزان شاہ کی عزت ہے وہ تمھیں لگتا ہے اسے

میرے حوالے کرے گا مر جائے گا لیکن ایسا کچھ نہیں

کرے گا" شہزاد ملک نے اسے آئینہ دیکھانا چاہا۔

" تو پھر تم کیوں امید لگائے ہوئے ہو اس کی بہنوں

کی تمھیں لگتا ہے اس سب کے بعد وہ ہمیں چھوڑے

گا" امتیاز شاہ اس کی بات پر کھڑا ہوتا بولا۔

" اسے بتائے گا کون تم جیسے اپنی جان بہت عزیز ہے "

شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

امتیاز شاہ کا چہرہ اس کی بات پر سرخ ہوا تھا۔

جو کمٹمنٹ کی ہے اسے یاد رکھو" شہزاد ملک نے "
غصے سے کہا تھا۔

امتیاز شاہ بھی اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

oooooooooooooooooooooo

امتیاز شاہ اپنے آفس میں موجود تھا اس کا پلین اب
کچھ اور ہی تھا۔

اس کی بہنوں کو اب کیوں اغواہ کرنا" امتیاز شاہ کچھ "
سوچ کر بولا۔

" اسکی بہنوں سے زیادہ حسین تو اس کی وہ بیوی ہے

امتیاز شاہ اپنی سوچ پر ہنستا ہوا بولا تھا۔

"اغواہ تو ہو گی لیکن اس کی بہنیں نہیں اس کی بیوی "

امتیاز شاہ نے سیگریٹ منہ میں ڈالی تھی۔

عزت کی دھجیاں تو تمھاری اڑیں گی لیکن تب جب تمھاری بیوی کی عزت تار "

تار کروں گا میں "امتیاز

شاہ کمینگی سے ہنسا تھا۔

دیکھتا ہوں پھر تم اسے کیسے قبول کرو گے جو ایک "

رات کسی اور کے بیڈ کی زینت بنی ہو "امتیاز شاہ ہنسا

تھا اپنی بیلنگ پر۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

سونیہ کے وجود میں درد کی ٹھیسین اٹھ رہی تھی۔

لیکن شہزاد ملک گھر پر موجود نہیں تھا اس کے پاس

احمر تھا جو کہ خود رو رہا تھا۔

ماما بابا کیوں نہیں آرہے "وہ روتا ہوا بول رہا تھا۔ "

میرا بچہ موبائل لاؤ میرا "سونیہ نے درد سے کراہتے ہوئے کہا تھا۔"

جی ماما "وہ فوراً سے کھڑا ہوا تھا اور موبائل لینے گیا "

تھا۔

سونیہ آنکھوں میں انسوں لیے شہزاد ملک کو یاد کر

رہی تھی۔

جب جب مشکل میں مجھے تمھاری ضرورت ہوئی تم "

میرے پاس نہیں ہوتے کیوں" وہ روتے ہوئے بول

رہی تھی۔

احمر موبائل لے کر آیا تھا سونیہ نے اسے کالز کی

تھی لیکن اس نے کالز نہیں اٹھائی تھی۔

احمر" سونیہ احمر کو دیکھ کر بولی۔ "

جی ماما" وہ روتا ہوا بول رہا تھا۔ "

سامنے جن کا گھر ہے بیل دوا گر کوئی آنٹی ہو تو بلا "

کر لاؤ" سونیہ درد سے سسکتے ہوئے بول رہی تھی۔

جی امی" احمر فوراً سے گیا تھا۔ "

ooooooooooooooooooooo

سامنے والے فلیٹ کے لوگ سونیہ کو ہوسپٹل لائے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے ایک سو بیٹے سے نواز تھا اسے گود میں لے کر وہ رو رہی تھی۔

جس شخص کی سب سے زیادہ ضرورت تھی وہ نہیں تھا۔

جس شخص کو اپنا سب کچھ سمجھتی تھی سکھ دکھ کا ساتھی وہ نہیں تھا۔

ماما "احمر بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔ "

میرا بچہ "سونیہ روتے ہوئے اسے بھی اپنے ساتھ" لگا لیتی ہے۔

oooooooooooooooo

وہی لوگ اسے واپس فلیٹ بھی لے آئے تھے دو دن تک اس کا بہت اچھے سے اس کا خیال بھی رکھا تھا۔

لیکن شہزاد ملک اب تک نہیں ایا تھا وہ کالز کر کے

تھک گئی تھی لیکن کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

"ماما بابا کب آئیں گے "احمر نے اس کے پاس آکر

سوال کیا تھا۔

جب سے بے بی ہوُا تھا تب سے وہ یہ سوال کر رہا تھا۔

سونیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دے اب تو

وہ خود تنگ آگئی تھی اس کے اس سوال سے۔

"مجھے نہیں پتا احمر اب آپ مجھ سے یہ سوال نہیں

کریں گے "سونیہ نے غصے سے کہا تھا۔

"ماما "وہ سہم گیا تھا اور رونے لگا تھا سونیہ نے اسے

اپنے ساتھ لگایا تھا۔

ooooooooooooooooooooooo

حال

"السلام علیکم "دعا کالج کے گراونڈ میں بیٹھی کچھ لکھ

رہی تھی جب آیان ملک اس کے پاس ایا۔

اسے دیکھ کر درا حیراں ہوئی تھی۔

جی" وہ اسے دیکھ کر منہ بنا کر بولی پہلی نظر میں اسے وہ واقعے اچھا لگا لیکن یوں "

بات کرنا اچھا تو نہیں تھا

نہ۔

میں یہاں بیٹھ جاؤ" آیان ملک نے پوچھا تھا۔ "

کیوں" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔ "

ویسے ہی" آیان ملک اس کے ایٹیٹوڈ سے متاثر ہو "

رہا تھا۔

"تو پھر نہ بیٹھیں کہیں اور فاصلے سے بیٹھ جائیں "

وہ اسے دیکھ غصے سے بولی اس کی ایسی ادا پر وہ مسکرایا۔

کوئی لطیفہ نہیں سنایا میں نے" اس کے مسکرانے "

پر اسے غصہ آیا تھا۔

میں تو ویسے ہی مسکرا رہا ہوں" وہ ہنستے ہوئے ہی بولا "

تھا۔

دعا اس کی مسکراہٹ دیکھ کر کھڑی ہوئی اپنی چیزیں اٹھائی اور وہاں سے چلی گئی۔

پیچھے وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا اس کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی۔

ooooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ آفس میں بیٹھا تھا جب افس کا دروازہ کھول کر میجر حسین ملک اندر داخل ہوا تھا۔

اسے دیکھ کر کائزان شاہ مسکرایا تھا کائزان شاہ کھڑا ہو گیا۔

السلام علیکم "میجر حسین ملک اس کے گلے لگتا بولا "

تھا۔

وعلیکم السلام "میجر حسین ملک اس کے گلے لگا بولا۔ "

دونوں ایک دوسرے سے پیچھے ہوئے تھے میجر حسین

ملک اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا ہے ایسے کیا دیکھ رہا ہے"کائزان شاہ اسے دیکھ "
کر بولا۔

نکاح بھی تو نے کربلا میں کرنا تھا مان لیا وہاں کی "
مٹھائی ہی لے آتا منہ میٹھا کرنے کے لیے"میجر
حسین ملک غصے سے بولا تھا۔

تیرے گھر سب سے پہلے پہنچائی ہے کبھی گھر کا چکر "
بھی لگا"کائزان شاہ نے اسے گھور کر کہا۔

ٹائم ہی نہیں ملتا"میجر حسین ملک نے منہ بنایا تھا۔ "

کیا حالات ہیں"کائزان شاہ اسے دیکھ کر سیریس"
انداز میں بولا۔

ابھی تو فلحال ایسی کوئی حرکت نہیں دیکھی میں نے "
ابھی فلحال وہ لوگ بھی خاموش ہیں"میجر حسین
ملک سوچتے ہوئے بول رہا تھا۔

کہیں انھیں شک تو نہیں ہو گیا" کائزان شاہ کچھ "

سوچ کر بولا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا" میجر حسین ملک نے کائزان "

شاہ کو دیکھ کر کہا۔

"اچھا سب چھوڑ کمینے پہلے یہ بتا آج کیا ڈیٹ ہے "

کائزان شاہ کو کچھ یاد آنے پر غصے سے بولا۔

پانچ ستمبر" میجر حسین ملک نے نورملی جواب دیا۔ "

" تو کیا تمھارے لیے یہ دن نورملی ہے اسپیشل نہیں "

کائزان شاہ اسکی طرف بولا۔

کیا اسپیشل" میجر حسین ملک نے کنفیوز ہوتے کہا۔ "

کائزان شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا اور اس کے پاس

آیا تھا۔

اسے اپنی طرف آتا دیکھ اسے کچھ تو غلط ہونے کا

اندیشاں تھا۔

لیکن جب تک وہ سمجھتا وہ اس کے منہ پر زوردار مکا

جھڑ چکا تھا۔

دوسرا نہیں سالے یاد ہے "میجر حسین ملک نے "

گال پر ہاتھ رکھ لیا۔

سود سمیت اس کا حساب لوں گا "میجر حسین ملک "

نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

بعد میں سوچیں گیں حویلی آرہا ہے پھر "کائزان "

شاہ نے ہنس کر پوچھا۔

"نہیں یار حویلی نہیں باہر سیلیبریٹ کرلیں گیں "

میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔

ابھی جاؤں گا اس کے بعد نکلنا آسان نہیں دن فیملی "

کے ساتھ اس لیے کہہ رہا تھا "کائزان شاہ اسے دیکھ

کر بولا۔

پھر ہم کل منالیں گیں م "میجر حسین ملک نے "

اسے دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے جیسی تیری مرضی "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا اس نے بھی بس ہاں میں سر ہلایا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"کیا ہوا بھابھی ایسے کیوں بیٹھی ہیں "نور لایمان جو کہ حویلی کے لون میں بیٹھی تھی اسے اکیلا دیکھ کر دعا اور عیشل اس کے پاس آئی تھی اور اس کے ارد گرد بیٹھ گئی۔

"ویسے ہی اپ بتائیں کیسا گزرا دن "نور لایمان ان کی طرف دیکھ کر بولی۔

"بھابھی آپ اداس ہیں "دعا نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"ہاں بس بابا کی یاد آرہی تھی "نور لایمان کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

بھابھی ایسا تو نہ کہیں اور آپ کے رونے سے یہی "
فیل ہو رہا ہے کہ ہم آپ کو ظلم کرتے ہیں"عیشل
نے پریشانی سے کہا تھا۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہے"نورلایمان فوراً سے بولی "
تھی۔

برتھ ڈے کے لیے ڈیکوریشنز ہو رہی ہیں بھائی "
بھی پھر چلے گئے کسی کام سے آپ بھی تیار ہو
جائیں"دعا نے اس ک دیکھ کر کہا تھا۔

میں نے کیوں تیار ہونا ہے"نورلایمان ان دونوں "
کو دیکھ کر بولی۔

کیا مطلب بھابھی آپ کے شوہر کی برتھ ڈے "
ہے"عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

تو کیا یہ ٹھیک نہیں ہے"نورلایمان نے اپنے "
کپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔

نہیں یہ بلکل بھی ٹھیک نہیں ہیں آج کی تھیم بلیک "
اینڈ گولڈن ہے آپ کا ڈریس آپ کے کمرے میں
موجود ہے" دعا نے مسکرا کر بتایا۔

ٹھیک ہے" نورلایمان بھی اب کی بار ہلکا سا مسکرائی "
تھی۔

آپ بھی جا کر ریڈی ہوں ہم بھی کسی چیز کی"
ضرورت ہو تو بتا دیجیے گا" عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔

نورالایمان نے بھی اسکی بات پر مسکرا کر ہاں میں سر
ہلایا۔

اب چلو" دعا نے کہا وہ تینوں ساتھ میں کھڑی"
ہوئی تھی۔

اچھا سا تیار ہونا ہے بھابھی" عیشل نے مسکرا"
کر کہا۔

اوکے" وہ بھی مسکرائی تھی۔"

اور پھر تینوں ساتھ میں اندر چلی گئی۔

oooooooooooooooooooooooo

نورالایمان ایمان نے کمرے میں آکر ڈریس دیکھا

تو وہ بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا۔

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس کی فٹنگ زیادہ تھا سیاہ رنگ

میں وہ فراک جو اس کو باآسانی پاؤں تک آجاتا تھا۔

اس کے بازؤں اور بارڈر پر سنہرے رنگ میں کام

کیا گیا تھا جو کہ اس پر مزید خوبصورت لگ رہا تھا۔

اس کا بیک گلا بھی ڈیپ لگ رہا تھا ساتھ میں اس کے

چنزی کا دوپٹہ تھا اس کے بارڈر پر بھی سنہرے رنگ

سے کام ہوا ہوا تھا۔

یہ سب کیسے پہنو" وہ پریشان ہوئی تھی۔ "

کچھ دیر سوچنے کے بعد آخر اس نے فیصلہ کیا تھا پہننے

کا۔

مجھے کیا کچھ بھی کہیں گیں تو کہہ دوں گی عیشل آپی "

اور دعا آپی نے کہا تھا" نور لا یمان نے منہ بنایا اور

ڈریس لے کر واشروم میں چلی گئی۔

شاور لے کر باہر آئی تھی ڈریس اس کے وجود کے

ساتھ چپک رہا تھا اوپر سے گیلے بال اسکے کمر پر

بکھرے ہوئے تھے۔

اسی وقت کائزان شاہ کی انٹری ہوئی تھی اسے یوں دیکھ کر قدم ٹھرے تھے۔

دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی دل پسلیاں توڑ کر باہر

آنے کو تھا۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور آگے جانے کے بجائے دروازے پر ہی کھڑا ہو گیا

تھا۔۔۔۔۔۔

نور لایمان شاور لے کر باہر آئی تھی ڈریس اس کے وجود کے ساتھ چپک رہا تھا

اوپر سے گیلے بال اسکے کمر

پر بکھرے ہوئے تھے۔

اسی وقت کائزان شاہ کی انٹری ہوئی تھی اسے یوں دیکھ

کر قدم ٹھرے تھے۔

دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی دل پسلیاں توڑ کر باہر

آنے کو تھا۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور آگے جانے کے

بجائے دروازے پر ہی کھڑا ہو گیا تھا۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہو رہی تھی اس

کی پشت کائزان شاہ کی طرف تھی پچھلے گلا ڈیپ

ہونے کی وجہ سے کچھ حد تک جسم نمایاں ہو رہا تھا۔

اس نے بال ڈرائے کرنے کے لیے ڈرائیر اٹھایا تھا

اور اپنے بال ڈرائے کرنے لگی۔

بال ڈرائے کرنے کے بعد اس نے اسٹریٹ کر کے کھلے چھوڑے تھے۔

اس کے بعد اس نے میک اپ کو دیکھا تھا میک کی طرف اسے متوجہ دیکھ کر کائزان شاہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔

اس نے فونڈیشن اٹھا کر منہ پر لگانا چاہا تھا کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

نور لایمان نے اس کی طرف دیکھا اور پھر اسے وہاں دیکھ کر بھی حیران ہوئی تھی۔

جی "نور لایمان اسے یوں دیکھ کر بولی۔"

یہ نہیں لگاؤ "کائزان شاہ نے اس کے ہاتھ سے " فونڈیشن لے کر واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا۔

لیکن کیوں "نور لایمان اس کی بات پر غصے سے بولی " تھی۔

کیوں کہ مجھے نہیں پسند "کائزان شاہ اس کی طرف "

دیکھ کر بولا۔

پھر تو مجھے بھی تم پسند نہیں کیا تمہیں بھی چھوڑ "

دوں "نورالایمان اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

میری اہمیت کیا ان چیزوں جتنی ہے "کائزان شاہ "

نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا تھا۔

شاید اس سے بھی کم "وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہی تھی۔ "

یہ تو بہت جلد پتہ چل جائے گا "کائزان شاہ بھی اس "

کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

مجھے تیار ہونے دیں "وہ نظریں چرا گئی تھی۔ "

جتنا تیار ہو گئی ہو اتنا کافی ہے "کائزان شاہ اس کا اوپر "

سے نیچے تک جائزہ لیتا بولا۔

مجھے میک اپ کرنا ہے "نورلایمان نے ضدی لہجے "

میں کہا۔

نہیں کرو گی"کائزان شاہ نے اسے اپنی طرف کھینچا "

جس سے وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔

اس کی ہائیٹ اس کے سینے تک آتی تھی کائزان شاہ یہ

دیکھ مسکرایا تھا۔

میں آپ کی بات کیوں مانوں"نور لا یمان نے غصے "

سے کہا تھا۔

"کیوں کہ میں تمھارا شوہر ہوں تم میری بیوی ہو "

کائزان شاہ نے اس کے چہرے پر نظریں مرکوز رکھے

ہوئے کہا۔

"تو اس میں کہا لکھا ہے کہ میک اپ نہیں کر سکتے"

نور لا یمان نے غصے سے کہا۔

مجھے تمھارے چہرے پر کوئی چیز بھی برداشت "

نہیں"کائزان شاہ اس کو دیکھ کر سخت لہجے میں بولا۔

لیکن میں کروں گی"نور لا یمان نے غصے سے کہا۔"

ٹھیک ہے صرف لپسٹک "کائزان شاہ اسے دیکھ کر "

بولا۔

کیوں "نور لایمان بھی اپنی ضد پر کائم تھی۔ "

سوچ لو مسز کائزان شاہ آپ کا کالج میں ایڈمیشن "

میں نے ہی کروانا ہے "کائزان شاہ اس کے چہرے

سے بال کان کے پیچھے کرتا بولا۔

نور لایمان نے اس کی اس بات پر غصے سے اسے دیکھا

تھا۔

اور پھر صرف ریڈ لپسٹک اٹھا کر آنے لبوں پر سجائی

تھی۔

کائزان شاہ اس کے چلتے ہوئے ہاتھوں اور ہونٹوں کی

طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو "کائزان شاہ نے اس کی "

کمر میں ہاتھ ڈالا تھا۔

پلیز کائزان "نور لایمان نے اس کا ہاتھ پیچھے کرنا "

چاہا تھا۔

کائزان "اس نے اس کے الفاظ دہرائے تھے۔ "

میری کمر سے ہاتھ پیچھے کریں" وہ غصے سے بولی"

تھی۔

کیوں "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔ "

کیوں کہ مجھے پسند نہیں "نور لایمان غصے سے بولی "

تھی۔

تمھارے کہنے کا مطلب ہے میرا چھونا تمھیں پسند"

نہیں "کائزان شاہ کو اس کی بات پر غصہ آیا تھا۔

ہاں ایسا ہی ہے" وہ غصے سے بولی تھی کائزان شاہ اپنا "

ہاتھ پیچھے کر گیا تھا۔

اور پھر اپنے قدم بھی پیچھے لیے اور اس سے دور ہوا

تھا۔

نورلایمان کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ اتنا جلدی پیچھے
ہو جائے گا۔

وہ بنا کچھ بھی کہے کمرے سے نکل گیا تھا نورلایمان
نے بعد میں اسے بس جاتا دیکھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ سب کے ساتھ موجود تھا وہ سب لاونج
میں تھے پورے لاونج کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا
تھا۔

پر تھ ڈے میں بس فیملی کے لوگ ہی تھے تھیم بلیک
اور گولڈن تھی۔

کائزان شاہ نے بھی سیاہ پینٹ شرٹ کے اوپر سیاہ
رنگ کا کوٹ لیا ہوا تھا چہرے پر بکھرے بال اسے
ہمیشہ پرکشش بناتے تھے اس لیے اس نے انھیں
سیٹ کرنے کی زحمت ہی نہیں کی تھی۔

عیشل اور دعا نے بھی سیاہ رنگ میں شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی دوپٹہ گلے میں تھا بال دونوں کے ہائی پونی ٹیل میں بند تھے۔

میک اپ کے نام پر دونوں نے ہلکے سے رنگ کا لپسٹک لگایا تھا۔

سب لوگ آ گئے تھے بس نورلایمان نہیں آئی تھی۔

"دعا نورلایمان کدھر ہے" سادیہ بیگم دعا کو دیکھ کر بولی۔

"امی اوپر ہوں گی" دعا نے سادیہ بیگم کو دیکھ کر جواب دیا۔

"جاؤ بولا کر لاؤ" سادیہ بیگم نے کہا۔

"جی امی" دعا مسکرا کر بولی ابھی اس نے قدم پہلی سیڑھی پر رکھا تھا جب نورلایمان نیچے آتی نظر آئی۔

سب لوگوں نے ہی اوپر کی طرف دیکھا تھا سب ہی

حیران ہوئے تھے آج وہ سچ میں کوئی سولا سال کی

پرنسز لگ رہی تھی۔

ماشاءاللہ بھائی "عیشل نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ "

کر کہا۔

جو کہ نور الایمان پر ایک نظر ڈالنے کے بعد ہی نظریں

پھیر گیا تھا۔

نور الایمان سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی سادیہ بیگم

نے اس کے ماتھے پر کس کیا تھا۔

ماشاءاللہ میرا بچہ اللہ ہر بری نظر سے بچائے "وہ "

اسے دیکھ مسکرا کر بولی۔

تھینک یو مومانی جان "نور لا یمان نے بھی مسکرا کر "

جواب دیا۔

ماشا بھابھی اتنا حسن "عیشل نے مسکرا کر اسے گلے "

لگا یا تھا۔

ویسے یہ سارا حسن نکاح کے بعد آیا ہے" دعا کے منہ "
میں کھجلی ہوئی اس لیے بول پڑی پھر اس نے سب کی
طرف دیکھا تھا۔
اگر آپ سب کو یاد ہو تو یہ سب میرے لیے ہوا "
ہے" کائزان شاہ نے انھیں ارد گرد کا احساس دلایا تھا۔
ہاں ہاں ہمیں یاد ہے تو تو بس میری بیٹی سے جل رہا"
ہے" سادیہ بیگم نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔
میں کیوں جلوں گا آپ کی بیٹی سے" اس نے منہ بنا"
کر کہا تھا۔
اچھا بھائی تو پھر آپ کو برا کیوں لگ رہا ہے" عیشل "
نے ہنس کر پوچھا تھا۔
میری مرضی" کائزان شاہ نے منہ بنا کر کہا۔ "
اچھا صحیح اب کیک کٹ کر لیں" دعا نے کائزان شاہ "
کا موڈ دیکھ کر کہا۔

"میں تو ریڈی ہوں تم لوگ ہی لگی ہو اپنی بھابھی کے

ساتھ "کائزان شاہ نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"تو آپ کو کیوں مسئلہ ہو رہا ہے "عیشل مسکرا کر

بولی۔

"ٹھیک ہے تم لوگ لگے رہو میں جا رہا ہوں "کائزان

شاہ یہ کہہ کر جانے لگا تھا دعا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا ہے چوہی کہیں کی کیوں بھائی کو بھیجنے پر تلی ہو "

دعا نے غصے سے کہا تھا۔

"دیکھ لیں بھائی آپ کے سامنے مجھے مچھر کہہ رہی

ہے "عیشل نے منہ بنایا تھا۔

"ہاں تو میں تو اس کی طرف ہوں کیوں کہ اس نے

میری سائیڈ لی ہے "کائزان شاہ نے دعا کو تالی

مارتے ہوئے کہا۔

جی بھائی اور آپ انھیں چھوڑیں ہم کیک کٹ کر لیتے ہیں" دعا نے کائزان شاہ "
کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔

کہہ تو ٹھیک رہی ہو تم دعا کیوں کہ ان کی تعریفیں"

نہ جانے کب ختم ہوں" کائزان شاہ نے بھی منہ بنا

کر کہا۔

بھائی زیادہ ہو رہا ہے" عیشل نے منہ بنا کر کہا۔ "

"کوئی نہیں کیری اون ہم کیک کٹ کر لیتے ہیں"

کائزان شاہ نے دعا کی طرف دیکھ کر کہا۔

سب لوگ ٹیبل کے پاس آئے تھے جہاں کیک پڑا تھا۔

عیشل نے نورلایمان کو کائزان شاہ کے ساتھ کھڑا کیا

تھا۔

کائزان شاہ کے ایک طرف نورلایمان تھی اور ایک

طرف سادیہ بیگم۔

بھائی اب کیک کاٹ بھی دیں" دعا نے کہا تھا کیونکہ "

اس کا فیورٹ چوکلیٹ کیک جو تھا۔

کائزان شاہ نے کیک کٹ کیا سب نے کلیپنگ کی اور

برتھ ڈے وش کی۔

دعا اور عیشل دونوں کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی کیوں

کہ وہ کیک کٹ کرنے کے بعد ان دونوں کو ایک ساتھ کھلاتا تھا۔

مطلب اس کے دونوں ہاتھوں میں کیک کا پیس ہوتا

اور دونوں کے سامنے ایک ساتھ کرتا۔

لیکن اب کی بار اس نے کیک نور لا یمان کے آگے کیا

تھا۔

نور لا یمان اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا لیتی ہے۔

نور الا یمان کو کھلانے کے بعد اس کی نظر عیشل اور

دعا پر جاتی ہے جو کہ غصے سے اس کی طرف دیکھ رہی

تھی۔

وہ بنا کچھ بولے ہی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اوپر چلی گئی تھی۔

نور الایمان نے پریشانی سے انھیں جاتا دیکھا تھا جبکہ سادیہ بیگم اور کائزان شاہ سمجھ گئے تھے۔۔

جاؤ اب ان کے پیچھے "سادیہ بیگم نے کائزان شاہ کو " دیکھ کر کہا۔

ویسے مجھے لگ رہا ہے میں نے کوئی گناہ کر دیا ہو" جس کی معافی اب ممکن نہیں "کائزان شاہ نے بیچارہ سا منہ بنایا تھا۔

تم بھول کیسے گئے "سادیہ بیگم نے اس کی طرف دیکھ " کر کہا۔

آپ کی بہو کو دیکھ کر کہاں یاد رہا "کائزان شاہ نے" منہ بنا کر کہا تھا۔

کیا ہوا ہے "نور لا یمان اُنھیں پریشان دیکھ کر بولی۔"

ناراض ہو گئی ہیں دونوں "کائزان شاہ نے پرنشانی "

سے کہا۔

لیکن کیوں "نورلایمان اسے دیکھ کر بولی۔ "

"کیوں کہ میں نے کیک پہلے تمھیں کھلا دیا "

کائزان شاہ نے پریشانی سے کہا۔

تو "نورلایمان خود کنفیوز ہوئی۔ "

کچھ نہیں "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا "

اور اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

کیا ہوا ہے مومانی "نورلایمان اب کی بار سادیہ بیگم "

سے بولی۔

وہ ان دونوں کو پسند نہیں ہے کائزان اپنے برتھ "

ڈے کا کیک پہلے کسی اور کو کھلائے "سادیہ بیگم نے

ہنس کر کہا۔

اچھا "نورلایمان نے مسکرا کر سر ہلایا۔ "

ooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ نے کمرے میں قدم رکھے تھے اڑتا ہوا تکیا

اس کی طرف آیا تھا۔

جسے اس نے کیچ کیا تھا عیشل اور دعا اسے غصے سے

دیکھ رہی تھی۔

اتنا غصہ "کائزان شاہ ان کے پاس آکر بولا۔ "

ہمیں آپ سے بات نہیں کرنی" دعا نے منہ بنا کر "

کہا تھا۔

یہ تو غلط بات ہے نہ "کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ "

کر بولا۔

کوئی غلط نہیں ہے " دعا نے منہ بنا کر کہا۔ "

غلط وہ ہے جو آپ نے نیچے کیا ہے "عیشل نے بھی "

اب کی بار حصہ لیا تھا۔

"اچھا نہ سوری غلطی ہو گئی آپ کے بھائی سے "

کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

ہمیں نہیں بات کرنی بیوی کے آتے ہی بہنوں کو "

بھول گئے "دعا نے غصے سے کہا تھا۔

ایسا نہیں ہے میری چڑیلوں رات بھی تو تم دونوں "

کے ساتھ ہی سیلیبریٹ کیا تھا نہ "کائزان شاہ ان

دونوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

ہاں تو رات کیا تھا تو اب نہیں کریں گیں "عیشل "

نے منہ بنایا تھا۔

ماننے کا ارادہ نہیں ہے تم دونوں کا "کائزان شاہ ان دونوں کی طرف دیکھ کر "

بولا۔

نہیں "دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔ "

ٹھیک ہے میں نے ماما اور نور الایمان کے لیے "

آئیس کریم اور گول گپے منگوائے ہیں تم دونوں تو

نہیں کھاؤ گی نہ "کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا

تھا۔

"نہیں" وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے

ہوئے بہت مشکل سے بولی تھی کیوں کہ وہ دونوں

چیزیں ہی ان کی فیورٹ تھی۔

"صحیح ہے میں تو جارہا ہوان کے ساتھ کھانے"

کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا اٹھنے لگا۔

اس کو اٹھتا دیکھ ان دونوں نے منہ بنایا تھا ہر بار ایسا

ہوتا تھا اگر وہ اس سے ناراض ہو جاتی تو کوئی نہ کوئی

ایسا طریقہ ڈھونڈتا تھا کہ ان دونوں کو ناراضگی ختم

کرنی پڑتی تھی۔

"آخری بار پوچھ رہا ہوں" کائزان شاہ نے مڑ کر

پوچھا۔

"جی" وہ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر کہا۔

"کیا جی" وہ ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولا۔

عیشل اور دعا اٹھ کر اس کے پس آئی تھی کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

ہاں جی بولو" کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔ "

لیکن آپ نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں کریں گے" عیشل " اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی تھی۔

کیوں کہ آپ صرف ہمارے ہیں" دعا نے بھی اس " کے سینے پر سر رکھا۔

اپنی بھابھی کے ساتھ تو کمپرومائز کر ہی لو" کائزان " شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

عیشل اور دعا اس کی بات پر اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔

اچھا نہ کرنا لیکن ایسے نہ دیکھو" کائزان شاہ ان " دونوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

اس کی بات پر وہ دونوں مسکرائی تھی۔

"تھوڑا تھوڑا کمپرومائز تو بنتا ہے اتنی سویٹ ہماری بھابھی ہیں" عیشل مسکرا کر بولی تھی اس کی بات پر کائزان شاہ بھی مسکرایا تھا۔

"ہائے تھینک یو میری چڑیلوں" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

"اب چلیں" دعا سے ویٹ نہیں ہو رہا تھا۔

"ویسے ایک بات کہوں" کائزان شاہ نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"جی بولیں" عیشل نے مسکرا کر کہا۔

"گول گپوں والی اور آئیس کریم والی بات مزاق میں تھی" کائزان شاہ نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"صحیح ہے پھر نکلیں یہاں سے" عیشل اور دعا ایک ساتھ بولی۔

توبہ توبہ گول گپے اور آئیس کریم بھائی سے زیادہ "

ہے کیا" کائزان شاہ نے ان دونوں کی بات پر بولا تھا۔

ہاں اب جائیں یہاں سے" وہ غصے سے بولی ان "

دونوں نے اسکے لیے دروازہ بھی کھول دیا۔

چڑیلوں چلو سچ میں منگوایا ہے" کائزان شاہ ان کے "

لٹکے ہوئے منہ دیکھ کر بولا۔

جھوٹ "عیشل نے اسے گھور کر کہا۔"

ایک بار چل کر دیکھ لو" کائزان شاہ نے ان دونوں "

سے کہا۔

اب کی بار وہ خوش ہو گئی کیوں کہ سچ میں ان کی

فیوریٹ چیزیں آئی تھی۔

ان دونوں نے کائزان شاہ کو وہی چھوڑا اور خود نیچے

کی طرف بھاگ گئی۔

کائزان شاہ پیچھے کھڑا انھیں حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔

امتیاز شاہ اپنے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ رہا تھا جو کہ کائزان شاہ کی حویلی میں کام کرتا تھا۔

" سمجھ آگئی تمھیں تم نے کیا کرنا ہے "امتیاز شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔

" جی سمجھ گیا لیکن صاحب اگر کائزان شاہ کو پتہ چل گیا وہ میری جان لے لے گا "مبشر ڈرتا ہوا بولا تھا۔

" کچھ نہیں ہو گا تم نے یہ کام اپنی بیوی سے کروانا ہے بس "امتیاز شاہ اس کو دیکھ کر بولا۔

" ٹھیک ہے صاحب "مبشر نے سر ہلایا تھا۔

" ٹھیک ہے اب تم جاؤ جب یہ کرنا ہو گا میں بتادوں گا "امتیاز شاہ نے اس کو دیکھ کر کہا۔

جی ٹھیک ہے" مبشر نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں "

سے چلا گیا۔

اپنی بہنوں کو تو بچا لیا اب دیکھتا ہوں بیوی کو کیسے "

بچاؤ گے" امتیاز شاہ کمینگی سے ہنستا ہوا بولا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل پروفیسر احمر ملک کے سامنے کھڑی تھی کیوں

کہ آج اس نے جان بوجھ کر اس کا صحیح لکھا ہوا ٹیسٹ

غلط کر کے اسے آفس بلایا تھا۔

آپ بتانا پسند کریں گیں میرے ٹیسٹ میں کیا"

غلطی ہے" عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

"کچھ بھی نہیں بس مجھے تمہیں یہاں بلانا تھا"

پروفیسر احمر نے مسکرا کر کہا۔

کسی اور طرح بھی بلا سکتے تھے پوری کلاس کے "

سامنے باتیں سنانا" عیشل نے غصے سے کہا۔

میری مرضی "پروفیسر احمر ملک ہنستا ہوا بولا۔ "

میری لائف میں آپ مشکلات پیدا کر رہے ہیں "

سر "عیشل نے پریشانی سے کہا۔

وہ کیسے "پروفیسر احمر ملک نے اس کی طرف دیکھ کر "

کہا۔

اگر بھائی کو پتہ چلا تو آپ جانتے ہیں کیا ہو گا "عیشل "

نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیا ہو گا "پروفیسر احمر ملک اس کے سامنے کھڑے "

ہوتے ہوا بولا۔

ہم دو بہنیں اپنے بھائی کا مان ہیں ہر بات مانتے ہیں "

ہمارے ساری لاڈ اٹھاتے ہیں ان کا سارا مان ٹوٹ

" جائے گا جب سب کہیں گیں ان کی بہن بدکردار

ابھی وہ جملے مکمل کرتی پروفیسر احمر کی آنکھیں سرخ

دیکھ کر خاموش ہو گئی۔

"بولو کیا بول رہی تھی" وہ سرخ آنکھوں سے چیخا تھا۔

"نہیں کچھ نہیں" عیشل کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

"اگلی بار ایسی بقواز کی اپنے بارے میں تو جان لے لوں گا اتنی آسان موت بھی نہیں دوں گا بلکہ سسک سسک کر ماروں گا موت کی بھیک مانگو گی" پروفیسر احمر نے اپنا چاقو نکال کر اس کی گردن پر رکھ لیا تھا۔

"اگلی بار سوچ سمجھ کر بات کرنا تم احمر ملک کی عزت کے بارے میں بات کر رہی ہو" پروفیسر احمر ملک نے اس کی گردن پر چاقو کا دباؤ بڑھایا تھا۔

عیشل تو اتنی خوفزدہ ہو گئی تھی کہ سانس بھی نہیں لے رہی تھی۔

اس کی سانسیں بند ہوئی تھی اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔

"سانس لو" پروفیسر احمر نے چاقو پیچھے کیا تھا۔

لیکن وہ تو بے ہوش کر کر گرنے والی تھی لیکن

پروفیسر احمر ملک نے تھام لیا تھا۔

عیشل نہیں "پروفیسر احمر ملک چیخا تھا اس نے عیشل کر کرسی پر بیٹھایا۔"

کیا کروں اتار و یا نہیں "وہ اس کے نقاب کی طرف "

ہاتھ بڑھاتا بولا تھا اور پھر ہاتھ پیچھے کر لیے تھے۔

کیا کروں "اس نے اپنے بال نوچے تھے ہاتھ بڑھاتا پھر پیچھے کر دیتا۔ "

اب کی بار اس نے ہمت کر کے اس کا نقاب اتارا تھا

اتنے پاس سے اس کا چہرہ اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔

صرف ایک بار پہلے اسے دیکھا تھا اب دوسری بار دیکھ

رہا تھا۔

تب تو عیشل نے جلدی جلدی نقاب دوبارہ کر لیا تھا۔ وہ تو صیح سے دیکھ بھی نہیں

پایا تھا لیکن آج اسے اتنے

قریب سے دیکھ کر دل کی دھڑکنیں مشترک ہوئی

تھی۔

وہ اسے دیکھ کر ساکت ہوا تھا وہ بھول گیا تھا جیسے وہ بے ہوش ہوئی ہے۔

سچ میں وہ بہت خوبصورت تھی اور اس کا بھائی اگر اسے پردے میں رکھتا تھا تو اس کی وجہ اسے آج پتہ چل رہا تھا آج کی ماڈرن دنیا میں جہاں اس کی ایک بھی کلاس فیلو نے نقاب نہیں کیا ہوا تھا وہ اکیلی تھی۔

اور اگر یونیورسٹی میں کسی نے عبایا ڈالا بھی ہوا تھا تو فیشن کے لیے تھا وہ بھی۔

لیکن اس نے دل ہی دل میں کائزان شاہ کو شکریہ بھی کہا تھا کیوں کہ سچ میں اس کی ہونے والے بیوی جتنی خوبصورت تھی وہ پردے میں ہی اچھی لگتی تھی ورنہ تو یہ دنیا امتیاز شاہ جیسے درندوں سے بھری ہوئی تھی۔

یہاں تو لوگوں نے حرام کو آسان اور حلال کو مشکل

کر دیا ہے۔

زنا کے لیے نہ عمر دیکھتے ہیں نہ رنگ اور نہ ہی اسٹیٹس لیکن جب بات نکاح کی آتی ہے تو عمر بھی دیکھی جاتی ہے رنگ بھی اور اسٹیٹس بھی۔

کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد پروفیسر احمر ملک ہوش کی دنیا میں آیا تھا اس نے اپنے ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھایا اور اس کی چھینٹیں عیشل کے چہرے پر ماری تھی۔

وہ ہلکا ہلکا ہوش میں آ رہی تھی پروفیسر احمر ملک کو خود پر جھکا دیکھ کر اس نے فوراً پیچھے دھکا دیا تھا۔

اسے احساس ہوا تھا وہ بے نقاب ہے اس نے فوراً سے اپنا نقاب ڈھونڈنا چاہا تھا۔

جو کہ پروفیسر احمر ملک کے پاس تھا اسنے اپنی جیب سے نکالا۔

اسے ڈھونڈ رہی ہو" پروفیسر احمر ملک نے اسے "

پریشان دیکھ کر کہا۔

عیشل نے اس کی آواز پر فوراً سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

ہاں "عیشل نے فوراً سے کہا اور اس کے پاس آئی"

تھی۔

عیشل نے اس سے نقاب لینا چاہا تھا لیکن پروفیسر احمر

ملک نے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔

یہ ہے آپ کی محبت جو میرا چہرے دیکھنے کے بعد "

اب ہوس میں تو کہیں نہیں بدل گئی نہ "عیشل کو

غصہ آیا تھا اس کا ہاتھ پیچھے کرنے پر۔

اس کی اس بات پر پروفیسر احمر ملک کی گردن کی

رگیں تن کر واضح ہوئی تھی۔

صرف تین دن تین دنوں میں پورے عزت کے "

"ساتھ تمھارے بھائی سے مانگ کر نکاح کروں گا

پروفیسر احمر ملک نے غصے سے کہا تھا۔

اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور پھر اس کا نقاب پہنایا تھا۔

ہاتھ صرف اس لیے پیچھے کیا تھا کیوں کہ خود پہنانا"

چاہتا تھا" پروفیسر احمر ملک اس سے پیچھے ہوتا بولا

تھا۔

عیشل نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

تم جا سکتی ہو" پروفیسر احمر ملک رخ موڑ گیا تھا اس "

کے بولنے پر عیشل افس سے نکل گئی تھی۔

ooooooooooooooooo

کائزان شاہ میجر حسین ملک کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا

دونوں ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔

سن "میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔"

بولو" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔"

میں نکاح کا سوچ رہا ہوں "میجر حسین ملک نے"

اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

اچانک "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا اور "

اس کی نکاح والی بات پر اس کے دماغ میں عیشل آئی

تھی۔

ماما چاہتی تھی کہ وہ میری دلہن خود لائیں گیں اب "

عمر بھی پچیس ہو گئی ہے اس لیے کہہ رہا ہوں "میجر

حسین ملک نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

صیح کوئی لڑکی دیکھ رکھی ہے "کائزان شاہ نے اس کو"

دیکھ سنجیدگی سے کہا۔

نہیں کیوں "میجر حسین ملک نے کہا تھا۔ "

نہیں ویسے ہی "کائزان شاہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔ "

"کائزان کیا بات ہے بھائی ہوں تمھارا بتہ سکتے ہو "

میجر حسین ملک نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔

یار تو تو جانتا ہے امتیاز شاہ کی نیت اور جو اس نے دعا"

کے پیچھے رہ لڑکا بھیجا تھا" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں جانتا ہوں" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔ "

اور خالہ امتیاز کے رشتے کی بات کر رہی تھی عیشل " کے لیے" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

اچھا تو پھر" میجر حسین ملک نے اسے پریشان دیکھ " کر کہا۔

اور خالہ امی کو اموشل بلیک میل کر کے بات بھی " منوالیں گی" کائزان شاہ نے پریشانی سے۔

ویسے پریشانی والی بات تو ہے" میجر حسین ملک " اسے دیکھ کر بولا۔

ہاں تو میں چاہتا ہوں" کائزان شاہ بولتے بولتے " روک گیا تھا۔

تو میں چاہتا ہوں کہ تو میری عیشل کو اپنا محرم بنا "

لے "کائزان شاہ نے اپنی جگری یار کو دیکھ کر کہا تھا۔اس کی بات پر میجر حسین

ملک پر نشان ہوا تھا کائزان

شاہ کو تو پسند ہی نہیں تھا کہ کوئی اس کی بہنوں کا نام

بھی لے۔

حیران ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ مجھے اپنی "

بہن کے لیے ایک ایسا محافظ چاہیے جو اسکی حفاظت کر

سکے اور میں جانتا ہوں وہ تمھارے سوا کوئی نہیں ہو

سکتا "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں کیسے "میجر حسین ملک "

پریشان ہوا تھا۔

تو بس میری بات مان "کائزان شاہ نے اس کی "

طرف دیکھ کر کہا۔۔

ٹھیک ہے "میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ "

کر کہا۔

اب تو اس نے نور الایمان کو بھی دیکھ لیا ہے وہ کچھ نہ "

کچھ تو ضرور کرے گا" کائزان شاہ نے میجر حسین کو

دیکھ کر کہا۔

کچھ نہیں ہو گا انشاءاللہ "میجر حسین ملک اسے دیکھ "

کر کہا۔

"اچھا مجھ امی سے بات کر کے تمھیں بتاؤں گا"

کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر۔

ٹھیک ہے "میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔ "

دونوں کھڑے ہوئے تھے ایک دوسرے کو گلے لگا

لیا۔

بہت جلد پھر ملاقات ہو گی "کائزان شاہ اس سے "

پیچھے ہوتا بولا۔

ٹھیک ہے "میجر حسین ملک بھی ہنس کر بولا تھا۔"

oooooooooooooooooooo

رات میں سب لوگ مل کر رات کا کھانا کھا رہے تھے۔

کائزان شاہ نے عیشل کی طرف دیکھا تھا جو کہ آرام سے کھانا کھا رہی تھی۔

امی "کائزان شاہ سادیہ بیگم کو دیکھ کر بولا۔ "

ہاں بولو میرا بچا "سادیہ بیگم مسکرا کو بولی تھی۔ "

مجھے آپ سے بات کرنی تھی ایک "کائزان شاہ نے " ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں بولو "سادیہ بیگم نے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ "

یہاں نہیں اکیلے میں "اس کی اس بات پر دعا عیشل " دونوں نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

بھائی "دعا نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "

جی بچے "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

ایسی کون سی بات ہے جو ہمارے سامنے نہیں ہو "

سکتی" دعا نے منہ بنا کر کہا۔

"بس کچھ باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں" کائزان شاہ نے

دعا کو دیکھ کر کہا۔

"ہم" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"اچھا گر آپ لوگوں کا کھانا ہو گیا ہو تو کمرے میں

جائیں" کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

"جی ٹھیک ہے" عیشل کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر

بولی تھی۔

وہ دونوں اٹھ کر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی کائزان

شاہ نے نور لا یمان کی طرف دیکھا تھا۔

"تمھیں الگ سے کہنا پڑے گا" کائزان شاہ اسے دیکھ

کر بولا۔

کائزان شاہ کی بات پر وہ غصے سے کھڑی ہوئی تھی اور

وہاں سے چلی گئی تھی۔

کیا بات ہے بیٹا جو تو ان سب کے سامنے نہیں کر سکتے تھے" سادیہ بیگم اسے "
دیکھ کر بولی۔

امی میں عیشل کا نکاح کرنا چاہتا ہوں" کائزان شاہ
سادیہ بیگم کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔

لیکن ایسے کیسے اچانک" سادیہ بیگم اس کی بات پر"
بولی۔

اچانک نہیں امی سوچ سمجھ کر کیا ہے" کائزان شاہ "
سادیہ بیگم کو دیکھ کر بولا۔

لیکن پھر بھی ایسے کیسے اتنی جلدی ابھی اس کی عمر"
ہی کیا ہے" سادیہ بیگم کائزان کو دیکھ کر بولی۔

امی نور لا یمان کو لانے کی وجہ سے شہزاد ملک سب "
سے پہلا اٹیک میری بہنوں پر کرے گا میں ایسا نہیں
چاہتا" کائزان شاہ سادیہ بیگم کو دیکھ کر بولا۔

تو تم نے ان کی شادی کا سوچ لیا" سادیہ بیگم غصے سے "

بولی۔

نہیں امی میں صرف ایک محافظ چاہتا ہوں جو میری"
بہنوں کو پروٹیکٹ کر سکے"کائزان شاہ سادیہ بیگم کو
دیکھ کر بولا۔

تو ایسا شخص تمھیں کہاں سے مل گیا"سادیہ بیگم "
اس کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

میرا دوست ہے"کائزان شاہ نے سادیہ بیگم کی"
طرف دیکھ کر بتایا۔

امی میں نہیں چاہتا جس طرح خالہ نے آپ کو"
میرے اور انوشے کی شادی کے لیے منالیا ویسے امتیاز
کے حوالے سے نہ منالیں"کائزان شاہ انھیں دیکھ کر
بولا۔

اور تم کیوں نہیں چاہتے ایسا"سادیہ بیگم نے اس کی "
طرف دیکھ کر کہا۔

امی اپ مجھ سے بہتر جانتی ہیں"کائزان شاہ نے "

سادیہ بیگم کی بات پر کہا۔

ہم"سادیہ بیگم اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

آپ کو اپنے بیٹے پر یقین ہے نہ"کائزان شاہ اٹھ کر "

ان کے پاس آیا تھا ان کے پاؤں میں بیٹھ گیا تھا اور

ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

خود سے بھی زیادہ"سادیہ بیگم نے اس کے ہاتھ پر "

ہاتھ رکھا تھا۔

بس پھر یقین رکھیں اپنے بیٹے پے"کائزان شاہ نے"

ان کے ہاتھ پر کس کرتے ہوئے کہا۔

آپ کا بیٹا سب صحیح کرے گا اور میری دونوں گڑیا"

میری جان ہیں ان کے لیے کبھی غلط فیصلہ نہیں کروں

گا"کائزان شاہ نے ان کو دیکھ کر کہا۔

"ہم تمھارے بابا کے بعد سب کچھ تم ہی تو ہو ہمارا"

سادیہ بیگم نے اس کے ماتھے پر کس کیا تھا۔

اٹھو اب "سادیہ بیگم اسے نیچے بیٹھا دیکھ کر بولی۔ "

کائزان شاہ نے ان کی گود میں سر رکھ لیا۔"

یہاں سکون ہے امی "کائزان شاہ نے ان کی طرف "

دیکھ کر کہا۔

سادیہ بیگم نے اس کے ماتھے پر کس کیا تھا۔

oooooooooooooooooooo

دعا اور عیشل ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے

تھے۔

یار چوہی بھائی نے کیا بات کرنی ہو گی "دعا عیشل کو"

دیکھ کر بولی۔

"مجھے کیا پتہ میں بھی تو تمھارے ساتھ یہاں ہوں نہ

عیشل نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

تو اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہو "دعا نے منہ بنا کر کہا۔ "

تو اپنی بات بھی تو دیکھو" عیشل نے غصے سے کہا۔ "

اب ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے" دعا نے منہ بنایا۔ "

اچھا اب بس خاموش" عیشل نے اسے گھور کر کہا۔ "

کیوں میری مرضی" دعا نے اسے دیکھ کر غصے سے "

کہا۔

ٹھیک ہے تمھاری مرضی میں سو رہی ہوں" عیشل "

لیٹتے ہوئے بولی تھی۔

اچھا نہ یار باتیں تو کرو مجھ سے" دعا اسے سچ میں "

سوتا دیکھ کر بولی۔

مجھے نیند آ رہی ہے" وہ اپنے اوپر بلینکٹ لیتی ہوئی "

بولی۔

صیح ہے مرو" دعا نے بھی غصے سے کہا۔ "

ہاں اب خاموش" عیشل نے غصے سے کہا۔ "

دعا بھی لیٹ گئی تھی۔

نہیں بولتی" وہ بھی غصے سے بولی تھی اور لیٹ گئی۔ "

کائزان شاہ مرر میں کھڑا تیار ہو رہا تھا اور موبائل پر

بات بھی کر رہا تھا۔

ہاں کر لی ہے میں نے ماما سے بات "کائزان شاہ "

بالوں میں کنگھی کرتا بولا۔

اس نے کانوں میں ائیر بڈس لگائے ہوئے تھے۔

صحیح "میجر حسین ملک نے صرف اتنا ہی کہا۔"

"تم کب آ رہے ہو حویلی امی سے ملنے کے لیے "

کائزان شاہ نے کوٹ پہنتے ہوئے کہا۔

ابھی تو نہیں لیکن ہاں شام میں ضرور "میجر حسین "

ملک نے کہا۔

ٹھیک ہے پھر شام میں ملتے ہیں" کائزان شاہ نے "

خود پر پرفیوم سپرے کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے "میجر حسین ملک نے کہا۔"

ٹھیک ہے پھر شام میں ملاقات ہوتی ہے" ابھی وہ "

بات ہی کر رہا تھا کہ مرر میں اسے نور لا یمان کا عکس

نظر آیا تھا۔

ٹھیک ہے اللہ حافظ "اس نے بھی کال رکھ دی۔ "

کائزان شاہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ واقعی میں کھڑی

تھی۔

میں کمرے میں آجاؤں "نور لا یمان اسے دیکھ کر "

بولی۔

ہاں "کائزان شاہ ایک نظر اس پر ڈال کر نظریں "

دوسری طرف پھیر گیا۔

میرا ایڈمیشن "وہ ادھر ادھر کی بات کیے بغیر مدے "

کی بات پر آئی تھی۔

ہاں ہو گیا ہے کل تک تمھاری بوکس وغیرہ آجائیں "
گی "کائزان شاہ اسے بنا دیکھ کر بولا۔

جی ٹھیک ہے "نور لایمان نے ہنس کر کہا اس کی ہنسی "
کی آواز پر کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

وہ سچ میں بہت پیاری لگ رہی تھی ہنستے ہوئے۔

تمھاری ہنسی بہت پیاری ہے "کائزان شاہ نے مسکرا "
کر کہا۔

کائزان شاہ کی تعریف پر نور لایمان کی ہنسی کو بریک
لگی تھی۔

میں جا رہی ہوں "وہ یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی "
تھی کائزان شاہ نے بھی اسے نہیں روکا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ نے عیشل کو یونیورسٹی ڈراپ کیا تھا تب

ہی اس کی نظر یونیورسٹی کی گیٹ پر کھڑے پروفیسر
احمر ملک پر گئی تھی۔
جو کہ گارڈ کے پاس کھڑا کچھ کہہ رہا تھا عیشل جو اندر
جانے لگی تھی۔
کائزان شاہ نے اسے روک لیا تھا عیشل نے کنفیوز ہو
کر کائزان شاہ کی طرف دیکھا۔
جی بھائی "عیشل واپس کائزان شاہ کے پاس آ کر "
بولی۔
وہ جو سامنے لڑکا کھڑا ہے کون ہے "کائزان شاہ نے "
اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔
عیشل نے بھی اس طرف دیکھا تھا پروفیسر احمر ملک
کو دیکھ کر چہرے پر خوف بھی آیا تھا ساتھ میں
پریشانی بھی۔
بھائی کون "وہ اس طرف دیکھ کر انجان بنتے ہوئے "

بولی۔

"وہ جو گارڈ کے ساتھ کھڑا ہے بلیو جینز کوٹ میں"

کائزان شاہ نے پروفیسر احمر ملک کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

بھائی وہ ہمارے فزکس کے سر ہیں "عیشل نے"

ڈرتے ڈرتے بتایا تھا اس کے چہرے پر وہ ڈر دیکھ چکا تھا۔

کیا ہوا ہے بچے اتنا ڈر کیوں رہے ہو آپ "کائزان "

شاہ نے عیشل کو دیکھ کر کہا۔

صرف تین دن تین دنوں میں پورے عزت کے "

"ساتھ تمھارے بھائی سے مانگ کر نکاح کروں گا

پروفیسر احمر ملک نے غصے سے کہا تھا۔

اس کی بات یاد کر کے اس کے چہرے پر پسینے آئے تھے۔

کیا ہوا ہے بچے "کائزان شاہ اب کی بار کار سے باہر آگیا تھا۔

بھائی "اس کی سانسیں پھر سے اس پر تنگ ہوئی تھی۔

کائزان شاہ نے واپس اسے کار میں بٹھایا تھا اسے پانی دیا تھا۔

ریلیکس کرو عیشل "دعا بھی پریشان ہو گئی تھی۔

ٹھیک ہوں میں "وہ کچھ دیر کے بعد بولی تھی۔

بھائی کی طرف دیکھو عیشل "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

جی بھائی "عیشل نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

اپنے بھائی سے کچھ بھی جھوٹ نہیں بولو گی "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

بھائی"اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔ "

گڑیا ڈرو نہیں بتاؤ"کائزان شاہ نے اس کے ہاتھ پر "
ہاتھ رکھا۔

بھائی آپ پہلے پرومس کریں انھیں کچھ نہیں کھیں "
گیں"عیشل کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی۔

ایسے کیسے عیشل میں پہلے پرامس کرلوں تم بات تو "
بتاؤ"کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

کیوں کہ آپ کی بہن اس شخص سے محبت کر بیٹھی "
ہے"عیشل کی بات پر کائزان شاہ اور دعا حیران ہو کر
اسے دیکھ رہے تھے۔

لیکن بھائی میں نے آپ کا مان نہیں توڑا کوئی غلط "
کام نہیں کیا"عیشل نے فوراً سے روتے ہوئے کہا۔

اچھا اچھا بس اب مجھے ساری بات بتاؤ"کائزان شاہ "
نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

آپ غصہ نہیں ہیں "عیشل نے اس کی طرف دیکھ "

کر کہا۔

"وہ بعد میں دیکھیں گیں ابھی پوری بات بتاؤ "

کائزان شاہ نے اس کو دیکھ کر کہا۔

عیشل نے اول سے لے کر خر تک اسے بتادیا تھا کائزان شاہ کو غصہ ایا تھا اس

پروفیسر احمر ملک پر وہ

اس کا دماغ ٹھکانے پر لگانے کا ارادہ تو ضرور رکھتا

تھا۔

اچھا چو ہی ریلکس ہو "دعا عیشل کو دیکھ کر بولی۔ "

ہم "عیشل نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔"

اچھا ریلکس ہو تم یونیورسٹی جاؤ "کائزان شاہ نے اس "

کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔

بس اج تم اس کے کیبن نہیں جاؤ گی "کائزان شاہ "

نے عیشل کو دیکھ کر کہا۔

"جی ٹھیک ہے بھائی"عیشل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

"جاؤ اب شاباش"کائزان شاہ اس کے ماتھے پر کس کرتا بولا۔

عیشل گاڑی سے اتر کر یونیورسٹی چلی گئی تھی کائزان شاہ نے اسے اندر جاتے تک دیکھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"محترمہ کیا حال ہیں آپ کے"آیان ملک دعا کے پاس آکر بولا تھا۔

"اب تمھارے ساتھ کیا مسئلہ ہے"دعا اسے گھور کر بولی لیکن اسے گھور کر دیکھنا خود کو مھینگا پڑ گیا تھا۔

کیوں کہ سیاہ پینٹ شرٹ میں وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"کوئی مسئلہ نہیں بس آپ سے دوستی کرنی ہے"

آیان ملک اسے دیکھ کر بولا۔

لیکن میں نہیں کرنا چاہتی" وہ غصے سے بولی۔ "

کیوں" آیان ملک اسے دیکھ کر بولا۔ "

کیوں کہ میری مرضی" وہ غصے سے بولی تھی۔ "

کچھ اور سنا ہے یا بس" دعا غصے سے بولی تھی۔ "

بس آپ کی منہ سے ہاں" آیان ملک نے ہنستے "

ہوئے کہا۔

ہاں کی نہیں تمھیں جوتوں کی ضرورت ہے" دعا"

نے اپنی ہیل اتار لی تھی آج اس نے ایک انچ کی ہیل

ڈالی تھی جان بوجھ کر عیشل سے لمبا دیکھنے کے لیے۔

مار کر دیکھائیں تو مانو" آیان ملک ہنستا ہوا بولا تھا۔ "

بھاگ جاؤ بہت زور کی پڑے گی" دعا نے ہنستے ہوئے"

کہا۔

آپ ماریں تو" آیان ملک اسکے سامنے سینے پر ہاتھ "

باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ایک بار پھر سوچ لو میں مار بھی دوں گی" دعا نے اسے ایک اور موقع دیا تھا۔

"سوچ لیا ہے محترمہ آپ ماریں" اس کے اٹل ارادے دیکھ کر بولا تھا۔

اتنا تو وہ بھی جانتا تھا وہ مارے گی ضرور کیوں کہ اس دن اس لڑکے کو جو تھپڑ مارا تھا واللہ وہ یاد کر کے ہی اب آیان ملک کو ڈر لگ رہا تھا۔

"وہ تو تھپڑ تھا یہ ہیل ہے" وہ خود سے بولا تھا۔

"نکلو یہاں سے" وہ غصے سے بولی تھی۔

"آپ ماریں محترمہ" آیان ملک نے اسے ہیل نیچے رکھتا دیکھ کر کہا۔

"تمھیں عزت راس نہیں" دعا نے غصے سے کہا تھا۔

"نہیں" آیان ملک نے پھر سے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمھاری مرضی" دعا نے اب کی بار

اسے سمائل پاس کی تھی۔

اور ہھر رکھ کر ہیل اس کے پیٹ پر دے ماری تھی اور پھر وہاں سے بھاگ بھی خود ہی گئی تھی۔

اف "آیان ملک نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔"

بہت زور کی نذر کر گئی تھی وہ مچھر آخر کار لڑائی میں سب سے آگے تھی۔

اسے بہت درد ہو رہا تھا لیکن وہ اس کی پشت کو دیکھ "

کر مسکرا رہا تھا جواب اس کی آنکھوں سے اوجھل ہوئی تھی۔

میری معصوم سی ہونے والی محرم اپ تو ڈرپوک "

بھی ہیں "آیان ملک نے اس کی ہیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کہ وہی پر پڑی ہوئی تھی۔

اور ساتھ میں وہ دوسری بھی چھوڑ گئی تھی تا کہ اسے بھاگنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ اس وقت میجر حسین ملک کے فلیٹ آیا ہوا تھا۔

"تو نے مجھے حویلی آنے سے منع کیوں کیا" میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا۔

"کیوں کہ میں خود تجھ سے ملاقات کرنا چاہتا تھا" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

"کیسی ملاقات" میجر حسین ملک کنفیوز ہوا تھا۔

کائزان شاہ صوفے سے کھڑا ہوا اور اس نے اپنے کف اوپر کرنے شروع کیے۔

"یہ کیا کر رہا ہے" میجر حسین ملک اسے کف اوپر کرتا دیکھ بولا۔

"بتاتا ہوں پہلے تو مجھے یہ بتا کہ پروفیسر احمر ملک کون ہے" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ طنزیہ کہا تھا۔

اور ایک موکا اس کے منہ پر جھڑا تھا۔

میں تجھے بتانے ہی والا تھا" میجر حسین ملک اسے "

دیکھ کر بولا۔

اور جس لڑکی کو یہ کہہ کر آیا ہے تین دن میں "

تمھارے بھائی سے عزت کے ساتھ تمھارا ہاتھ

مانگوں گا جانتا ہے وہ لڑکی کون ہے" کائزان شاہ اس

کو کالر سے پکڑ کے زمین پر پھینکتا ہے۔

میجر احمر حسین ملک کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا کیوں کہ

یہاں غلطی اس کی ہے اور جس کی غلطی ہوتی تھی

وہ دوسرے سے اسی طرح مار کھاتا تھا۔

کچھ پوچھا ہے" اسے خاموش دیکھ کر کائزان شاہ "

نے ایک اور موکا اس کے چہرے پر مارا تھا۔

عیشل حارون شاہ کائزان حارون شاہ کی بہن" میجر "

حسین ملک اسے دیکھ کر بولا۔

"کب سے جانتا ہے یہ بات کہ وہ لڑکی میری بہن ہے"کائزان شاہ نے اسے کھڑا کیا تھا۔

"جب اس نے پہلی بار تیرا نام لیا تھا لیکن اللہ گواہ ہے میرا میں نے کچھ ایسا ویسا نہیں کیا کائزان"
میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ابھی تک اسی لیے سلامت ہے ورنہ نا جانے کب کا اوپر پھنچا چکا ہوتا"کائزان شاہ نے ایک اور موکا مارا تھا اب کی بات اس کے منہ سے خون نکل ایا تھا۔

"بس بھی کر کھوتے"میجر حسین ملک کائزان شاہ کو دیکھ کر بولا۔

"جتنا تو نے میری بہن کو ڈرایا ہے یہ اس کے معاملے میں کچھ نہیں ہے"کائزان شاہ نے اسے ایک اور موکا مارتے ہوئے کہا۔

"اچھا جان لینی ہے ایک دفعہ لے لے"میجر حسین

ملک لمبے لمبے سانس لیتا بولا۔

"وہی تو نہیں لے سکتا" وہ ایک ساتھ کے چہرے پر دو موکے مارتا بولا تھا اب تو اسکے ناک میں سے بھی خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔

"کیوں" میجر حسین ملک نے اسے دیکھا۔

"کیوں کہ میری کم عقل بہن تم سے محبت کر بیٹھی ہے" کائزان شاہ نے ایک اور مو کا مارا تھا اسے۔

"اب تو بس کر سالے" میجر حسین ملک نے اسے خود سے دور کیا تھا۔

"دل تو تیری جان لینے کا کر رہا ہے" کائزان شاہ صوفے پر بیٹھ کر بولا۔

میجر حسین ملک نے ٹشو پیپر نکال کر اپنا خون صاف کرنا شروع کیا تھا۔

"بس کر کیوں میری نئ آنے والی زندگی پہلے ہی ختم

کر رہا ہے "میجر حسین ملک اپنا خون صاف کرتا بولا۔

کون سی زندگی "کائزان شاہ نے اسے گھور کر کہا "

تھا۔

شادج شدہ زندگی "میجر حسین ملک آکر اسکے ساتھ "

بیٹھ گیا تھا۔

تجھے لگتا ہے میں اب بھی عیشل کا رشتہ تمھارے "

ساتھ کروں گا "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر

سوال پوچھا۔

اگر نہیں کرو گے تو تم بھی جانتے ہو میں اپنی چیزوں "

" کے لیے کتنا پوزیسو ہوں یہاں تو معاملہ عشق کا ہے

میجر حسین ملک نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

جان نکالنا میں بھی جانتا ہوں "کائزان شاہ نے اس"

کی طرف دیکھ کر کہا۔

اور مجھے یقین ہے تو ایسا کچھ نہیں کرے گا اس سے "

عیشل زیادہ ہرٹ ہو گی "میجر حسین ملک نے اسکی
طرف دیکھ کر کہا۔

" تین دن کا اپنا وعدہ بھی پورا کرنا ہے نہ کل آجانا
نکاح ہے کیا یاد کرے گا تیار دوست محبت کے
معاملوں میں نرم ہے "کائزان شاہ اسے گلے لگا کر
بولا۔

"ٹھیک یو کائزان تم نے مجھے دنیا کی سب سے بڑی
خوشی دی ہے "میجر حسین ملک نے کہا۔

" بس بس بہت ہو رہا ہے "کائزان شاہ اسے دیکھ کر
ہنستے ہوئے بولا۔

" تم عیشل کو ابھی کچھ نہیں بتاؤ گے "میجر حسین ملک
نے اسے دیکھ کر کہا۔

" ابھی مین میشن پر ہوں یونیورسٹی میں جو جیسے چل
رہا ہے چلنے دو "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے"کائزان شاہ نے بھی اسکی ہاں میں ہاں" ملائی۔

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ایک دوسرے کو گلے لگا لیتے ہیں۔

میری گڑیا کو کچھ ہوا چھوڑوں گا نہیں"کائزان شاہ" ہنس کر بولا۔

اجازت ہے آپ کو"میجر حسین نے ہنستے ہوئے " کہا۔

دونوں کا قہقہہ ایک ساتھ گونجا تھا۔

عیشل سادیہ بیگم کے کمرے میں آئی تھی جہاں کائزان شاہ پہلے سے ہی موجود تھا۔

"بیٹھو" کائزان شاہ کا لہجہ سرد تھا۔

"جی" وہ ڈر جھکائے بیٹھ گئی تھی جب سے اس نے

پروفیسر احمر ملک سے محبت کا اظہار کائزان شاہ کے

سامنے کیا تھا وہ اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔

"اب نظریں چرانے کو فائدہ" کائزان شاہ اس کا جھکا

سر دیکھ کر بولا تھا۔

"سوری بھائی" اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

"بچے آپ کو کیا لگتا ہے آپ کے بھائی کو یہ سوری

چاہیے" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"نہیں بھائی میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہو گئی

ہے" عیشل روتے ہوئے بولی تھی۔

"بھائی کو منانا چاہتی ہو نہ" کائزان شاہ اسے دیکھ کر

بولا۔

عیشل نے اب کی بار نظریں اٹھا کر کائزان شاہ کو دیکھا

سادیہ بیگم ان سب میں خاموش بیٹھی تھی۔

"کل جہان میں کہوں گا نکاح کر لو گی" کائزان شاہ اس کو دیکھ کر بولا۔

"آپ جانتے ہیں بھائی" وہ کھڑی ہو گئی تھی اور کہتے کہتے روک گئی۔

"کیا" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"آپ جانتے ہیں کہ میں پسند کرتی ہوں انھیں" عیشل روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"بھائی کی ناراضگی مول لے کر اس سے نکاح کرو گی" کائزان شاہ نے عیشل کو دیکھا۔

"نہیں بھائی" وہ زور زور سے رونے لگی تھی۔

کائزان شاہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا وہ کائزان شاہ کے سینے سے لگ کر رو رہی تھی۔

"اگر بھائی کو راضی کرنا چاہتی ہو تو کل نکاح کے لیے

تیار ہو جانا" کائزان شاہ اسے خود سے دور کرتا بولا۔

عیشل بے یقین ہوئی تھی اس کا بھائی محبت کے معاملے میں اتنا سخت دل کیسے ہو سکتا ہے وہ تو خود محبت کرتا تھا نور لا یمان سے۔

بھائی" اس کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ کیا بولے۔ "

فیصلہ تمھارا ہو گا" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔ "

عیشل اس کی بات سنتے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئی تھی۔

کائزان یہ سب کیا ہے میری بچی کی حالت دیکھی ہے" تم نے" سادیہ بیگم اسے دیکھ نم آنکھوں سے بولی تھی۔

عیشل کو ایسے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں بھی آنسوں آ گئے تھے۔

امی جان" کائزان شاہ ان کے پاس آیا تھا انھیں اپنے " ساتھ لگا لیا۔

یہ اسی کے لیے بہتر ہے ماما" کائزان شاہ نے ان کے"
ماتھے پر کس کیا تھا۔
بس میری بچی کو زیادہ تکلیف نہ ہو" سادیہ بیگم نے"
کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا۔
تکلیف تو ہو گی امی محبت شے ہی ایسی ہے" کائزان"
شاہ نور لا یمان کو سوچ کر بولا تھا۔
○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل کمرے میں آئی تھی اس نے سارا کمرا بکھیر دیا
تھا۔
وہ خود کھڑکی کے پاس دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر
آنکھیں بند کر کے رو رہی تھی۔
اس کی کلائیوں پر ہلکی ہلکی خون کی بوندیں تھی بال
بکھرے ہوئے تھے۔
عیشل احمر کے بغیر کیسی اور کی نہیں نہیں ایسا کیسے "

ہو سکتا ہے "عیشل روتے ہوئے بولی تھی۔

سانس لینا محال ہوا تھا اور وہ زور زور سے رونے لگی

تھی۔

پورے کمرے کا اس نے چند منٹوں میں حشر نشر کر

دیا تھا چوڑیاں اس کے پاس ٹوٹ کر پڑی تھی۔

اس کے پائوں میں خون کی بوندیں تھی شاہد پاؤں

میں کانچ چوبے تھے۔

عیشل دروازاہ کھولو" باہر سے دعا کی آواز آئی تھی "

لیکن وہ سن ہی کہاں رہی تھی۔

وہ خاموش بیٹھی سامنے دیوار کے بے وجہ گھور رہی تھی چند منٹوں میں اس نے

اپنا کیا حال بنا لیا تھا

ایسا لگ رہا تھا مہینوں کی بیمار ہے۔

"چو ہی کیا بات ہے دروازہ کیوں نہیں کھول رہی "

دعا پر نشان ہوئی تھی۔

اور وہ فوراً نیچے کی طرف گئی تھی۔

عیشل احمر کے بغیر کچھ نہیں "اس کی آنکھوں سے "

آنسوں ٹوٹ کر نیچے گرے تھے۔

oooooooooooooooooo

دعا کائزان شاہ کے کمرے میں آئی تھی جہاں وہ

پریشان ٹہل رہا تھا۔

کیا ہوا ہے تم گھبرائی ہوئی کیوں ہو "کائزان شاہ "

اسے دیکھ کر بولا۔

بھائی وہ عیشل "عیشل کا نام سن کر کائزان شاہ فوراً "

سے اس کے پاس آیا تھا۔

کیا ہوا ہے عیشل کو "کائزان شاہ پریشانی سے بولا "

تھا۔

بھائی وہ عیشل دروازہ نہیں کھول رہی "دعا نے "

جلدی جلدی سے ایک سانس میں بات مکمل کی

تھی۔

ہاں اسے اکیلا رہنے دو آج کے دن "کائزان شاہ اسے "

دیکھ کر بولا۔

لیکن کیوں بھائی "دعاب کی بار صحیح مانوں میں "

پرنشان ہوئی تھی۔

بس تم اسے اکیلا چھوڑ دو آج "کائزان شاہ اسے دیکھ "

کر بولا۔

ٹھیک ہے بھائی "دعا یہ کہ کر مڑ گئی تھی۔ "

تم نورلایمان کے کمرے میں چلی جاؤ "کائزان شاہ "

اس کی پشت دیکھ کر بولا۔

جی ٹھیک ہے "دعا کائزان شاہ کو مڑ کر بولی۔ "

کائزان شاہ نے بھی دعا کو دیکھا تھا اور اس کے بعد دعا

کمرے سے چلی گئی تھی۔

oooooooooooooooooooooo

صبح کے دس بج رہے تھے لیکن عیشل کمرے سے اب

تک نہیں آئی تھی۔

کائزان اب مجھے پریشانی ہو رہی ہے" سادیہ بیگم "

کائزان شاہ کو دیکھ کو بولی۔

کائزان شاہ نے بھی سادیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا "

وہ لوگ اس وقت عیشل اور دعا کے کمرے کے سامنے

کھڑے تھے۔

عیشل دروازہ کھولو" کائزان شاہ دروازہ نوک کر کے "

بولا۔

لیکن اندر سے کئی رسپانس نہیں آیا تھا کائزان شاہ بھی

اب پریشان ہوا تھا۔

اس نے اپنے پاکٹ میں چابیاں ڈھونڈی تھی وہ دعا اور عیشل کے کمرے کی کیز "

اپنے پاس رکھتا تھا۔

کیوں کہ کوئی پتہ نہیں تھا وہ دونوں کب اس سے

ناراض ہو جائیں۔

دعا میرے کمرے سے کیز لے کر آؤ" کائزان شاہ "

دعا کی طرف دیکھ کر بولا۔

جی بھائی" دعا یہ کہہ کر چلی گئی تھی۔"

کائزان میری بچی کو کچھ ہو نہ گیا ہو" سادیہ بیگم "

روتے ہوئے بولی۔

نور الایمان ان کے پاس آئی تھی انھیں دونوں

کندھوں تھاما تھا۔

اللہ سب بہتر کرے گا مومانی" نور لایمان ان کی "

طرف دیکھ کر بولی اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

عیشل فرش پر پڑی تھی اس نے خودکشی کی کوشش

کی تھی لیکن یہ سوچ کر رک گئی تھی کہ یہ حرام

ہے۔

اس کے پاؤں میں کانچ اب تک لگے ہوئے تھے فرش

پر پڑے ہونے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔
کیون کہ سردیوں کا موسم شروع ہو رہا تھا اور فرش ٹھنڈا تھا۔

اس کے کلائیوں پر خون جم گیا تھا ایک کانچ اس کے گردن میں ہلکا سا لگا تھا اس کے فرش پر گرنے کی وجہ سے کیوں کہ اس کے گردن کے پاس ہی کانچ پڑا تھا۔
لیکن اسے فرق ہی کہاں پڑ رہا تھا اسے اگر فرق پڑ رہا تھا تو صرف اس بات سے اس کا نکاح اس کا بھائی کسی اور سے کر رہا تھا۔
کائزان شاہ نے کمرے کا دروازا کھولا تھا پہلے تو وہ لوگ کمرے کی حالت دیکھ کر پریشان ہوئے تھے۔
لیکن عیشل کو کھڑکی کے پاس پڑا دیکھ کر سب پریشان ہوئے تھے۔
کانچ کے ٹکڑوں اور بکھرے سامان سے بچتے ہوئ کائزان شاہ اس تک آیا تھا۔

اس کی حالت دیکھ کر سادیہ بیگم تو مزید رونے لگی

تھی۔

کائزان شاہ نے اس کا سر اپنے گود میں رکھا تھا اس کے

گردن میں کانچ دیکھ کر اس نے آنکھیں بند کر لی

تھی۔

بھائی یہ "دعا کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔"

کائزان ہوسپٹل "سب کو پریشان دیکھ کر نور لایمان"

بولی تھی۔

نور لایمان کی بات پر کائزان شاہ نے عیشل کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور سب

بکھرے ہوئے چیزوں

سے بچتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا۔

باقی سب بھی اس کے پیچھے پیچھے تھے۔

oooooooooooooooooooo

کائزان شاہ اسے لے کر ہاسپٹل آیا تھا اس کی حالت

دیکھ خود پر غصہ آ رہا تھا۔

سب سے زیادہ اس پاگل گدھے پر جس نے منع کیا تھا لیکن اس کی بات بھی اپنی جگہ صحیح تھی۔

سب لوگ پریشانی سے آئی سی یو کے باہر کھڑے تھے۔

کائزان شاہ کے نمبر پر کال آئی تھی اس نے موبائل دیکھا تو میجر حسین ملک کی کال تھی۔

تم اس وقت ہوسپٹل مجبن میں کیا کر رہے ہو "میجر حسین ملک نے پریشان سے کہا تھا۔

ابھی مین تم سے بات کرنا نہیں چاہتا "کائزان شاہ" نے غصے سے کہا۔

لیکن ہوا کیا ہے عیشل "وہ ابھی کچھ بولتا کہ کائزان " شاہ بول پڑا۔

ابھی بھی وہ صرف کائزان شاہ کی بہن ہے اسی لیے "

اس کا نام اپنی زبان سے نہ لے" کائزان شاہ نے یہ کہہ کر کال رکھ دی تھی۔

میجر حسین ملک نے ایک بار پھر کال کی تھی اب کی بار اس نے کال اٹھانے کی زحمت ہی نہیں کی تھی۔

کچھ دیر کے بعد لیڈی ڈاکٹر باہر آئی تھی سب لوگ ان کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔

آپ کی پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہیں لیکن وہ" دوبارہ بھی اس کنڈیشن میں آسکتی ہیں انہیں چلنے نہ دیں فلحال ان کے پاؤں زخمی ہیں گردن پر لگی چوٹ ویسے تو اتنی گہری نہیں ہے لیکن گردن پر ہے تو بہت احتیاط کی ضرورت ہے" ڈاکٹر کائزان شاہ سے کہہ رہی تھی۔

جی ٹھیک ہے ہم کب مل سکتے ہیں ان سے" دعا نے" آگے آکر کہا تھا۔

بس کچھ دیر میں ان کو ہوش آجائے گا پھر آپ مل "
لیجیے گا" ڈاکٹر نے دعا کی طرف دیکھ کر کہا اور اس کے
بعد چلی گئی۔

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے" سادیہ بیگم نے آسمان کی"
طرف دیکھ کر کہا تھا۔

کائزان شاہ خاموشی سے سادیہ بیگم کی طرف دیکھ رہا
تھا۔

نورالایمان بھی جب سے آئی تھی کھڑی تھی اس کے
چہرے پر پریشانی دیکھی جاسکتی تھی۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

نورالایمان نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا تھا کائزان شاہ نے اسے لا کر سادیہ
بیگم کے ساتھ بیٹھایا
تھا۔

کائزان شاہ دعا کے پاس آیا اس کے دونوں ہاتھ پکڑ

لیے۔

بھائی عیشل "دعا کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔"

" اب وہ بلکل ٹھیک ہے تو میری گڑیا اپ یہاں بیٹھیں "کائزان شاہ اسے نورلایمان کے برابر میں بیٹھاتا بولا تھا۔

" کیا ہے بھائی "دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

" اب تو تمھاری بہن ٹھیک ہے محترمہ تو کچھ کھالیں میں لے کر آتا ہوں "وہ یہ کہہ کر کھڑا ہوا تھا۔

"نہیں بھوک نہیں ہے کائزان "سادیہ بیگم اس کو دیکھ کر بولی۔

" کیسے بھوک نہیں ہے امی پلیز "کائزان شاہ نے ان کا ہاتھ پکڑلیا تھا۔

"کائزان تم پر بھروسہ کرکے یہ بات کی تھی لیکن اسکی حالت دیکھی ہے "سادیہ بیگم کی آنکھوں میں آنسوں

تھے۔

امی اپ کو اپنے بیٹے پر بھروسہ ہے نہ "کائزان شاہ "
نے اب بھی ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

یہ بات نہ کیا کرو کائزان ہمارا تمھارے سوا ہے ہی "
کون "سادیہ بیگم رونے لگی تھی۔

تو پھر بس اپنے بیٹے پر یقین رکھیں اللہ سب بہتر "
کرنے والا ہے "کائزان شاہ نے کھڑے ہو کر ان کی
پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

سادیہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا تھا کائزان شاہ بھی
مسکرایا۔

آپ لوگ اب بیٹھیں میں کچھ لے کر آتا ہوں "وہ "
یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

دعا نے نورالایمان کے کندھے پر سر رکھ لیا تھا
نورالایمان نے دعا کی طرف دیکھا تھا۔

سب ٹھیک ہو گا" نورلایمان اس کی طرف دیکھ کر

بولی۔

دعا نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

پندرہ دن بعد وہ گھر آیا تھا سونیہ اس سے بات نہیں

کر رہی تھی۔

اسے یہ خبر بھی مل چکی تھی کہ اس کے ہاں بیٹا ہوا

ہے اتنے نازک وقت میں وہ اپنی بیوی کے ساتھ

نہیں تھا اسے اس بات پر بہت غصہ آ رہا تھا۔

وہ کل سے گھر آیا ہوا تھا لیکن سونیہ اس سے بات ہی

نہیں کر رہی تھی۔

احمر بھی اس کے پاس کم ہی آ رہا تھا وہ یہ سب دیکھ کر

کل سے پرنشان تھا۔

آج اس نے سوچا تھا وہ سونیہ سے بات کرے گی اسی غرض سے وہ کمرے میں آیا تھا۔

کمرہ خالی تھی بس ایک پیارا سا معصوم سا بچہ بے بی کوٹ میں لیٹا ہوا تھا۔

وہ ابھی سو رہا تھا شہزاد ملک کمرے میں آیا اس نے بے بی کو دیکھا تھا۔

ماشاءاللہ میرا بیٹا" شہزاد ملک اس کے پاس آتا بولا" تھا۔۔

تب ہی واشروم کا دروازہ کھلا تھا سونیہ شاور لے کر آئی تھی۔

شہزاد ملک نے اسکی طرف دیکھا تھا لیکن وہ ایک نظر دیکھ کر آنکھیں پھیر گئی تھی۔۔

شہزاد ملک اس کے پاس آیا وہ وہاں سے جانے لگی تھی۔

شہزاد ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا

تھا۔

اور اس دیوار کے ساتھ لگا دیا سونیہ نے نظریں جھکالی

تھی۔

پلیز جانے دیں مجھے "سونیہ غصے سے بولی۔ "

مجھے بات کرنی ہے "شہزاد ملک اس کو دیکھ کر بولا۔ "

لیکن مجھے نہیں کرنی ہے آپ اس بات کو سمجھیں "سونیہ غصے سے بولی تھی۔ "

کیوں نہیں کرنی ہے "شہزاد ملک اس کے ارد گرد "

دیوار پر ہاتھ رکھتا بولا۔

مجھ سے بہتر آپ جانتے ہیں اب پیچھے ہوں "وہ غصے سے بولی تھی۔۔ "

" جانتا ہوں غلطی ہو گئی لیکن معافی بھی تو ہوتی ہے "

شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

آپ ہر بار غلطی کریں اور میں آپ کو معاف کر "

دوں "سونیہ کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔

اس کی آنسوں دیکھ کر شہزاد ملک پیچھے ہوا تھا۔

آنسوں صاف کرو کچھ نہیں کہہ رہا" شہزاد ملک نے "

منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

نہیں آپ جائیں یہاں سے "اس کی آنکھیں پانی "

سے بھر گئی تھی۔

شہزاد ملک وہاں سے بنا کچھ بھی کہے نکل گیا تھا اب کی

بار۔

اس بار اتنی جلدی معافی نہیں دوں گی کیوں کہ "

آپ ہر بار یہی کرتے ہیں" وہ روتے ہوئے بولی اس

کی نظریں اپنے بیٹے کے اوپر تھی۔۔

وہ سب لوگ عیشل سے ملنے کے لیے کمرے میں

آئے ہوتے ہیں۔

کائزان شاہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا عیشل اس سے نظریں چرا رہی تھی۔

کیسا ہے میرا بچہ "سادیہ بیگم اسے اپنے ساتھ لگا کر" بولی۔

کیسی لگ رہی ہوں اپ کو امی "وہ سادیہ بیگم کو دیکھ" کر بولی تھی۔

میرا بچہ ایسی باتیں نہیں کرتے "سادیہ بیگم کی" انکھوں میں انسو تھے۔

عیشل "عیشل نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے" کائزان شاہ نے اسے خاموش کروا دیا۔

جو بات ہو گی وہ گھر جا کر ہو گی "کائزان شاہ اس کی" طرف دیکھ کر بولا۔

عیشل "دعا اس کے ساتھ لگ کر رونے لگی تھی۔"

ایک بار بھی ہمارا نہیں سوچا اپ نے "دعا نہیں"

روتے ہوئے کہا تھا۔

"کیوں سوچتی اپ لوگوں میں سے کسی نے میرے بارے میں سوچا میرے بارے میں کسی نے سوچا مجھ پہ کیا گزر رہی ہو گی کوئی گناہ تو نہیں کیا ہے میں نے صرف محبت کی ہے اپ لوگوں کو تو شکر ادا کرنا چاہیے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا میں نے "عیشل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔

"عیشل کہا نا خاموش اس بارے میں جو بات ہو گی وہ حویلی جا کر ہو گی یہ ہاسپٹل ہے یہاں کوئی بھی مسئلہ نہ بناؤ "کائزان شاہ کو اس کی بات پر غصہ ایا تھا اسے سمجھ نہیں ایا کہاں وہ ان کا باپ بننے میں غلطی کر گیا اس کی گڑیا کو محبت ہو گئی اور اسے پتہ تک نہیں چلا۔

اس کی بات پر عیشل نے نم انکھوں سے اس کی

طرف دیکھا تھا۔

"اپ لوگ چلیں میں عیشل کو لے کر ارہا ہوں"

کائزان شاہ ان سب سے بولا تھا۔

نہیں بھائی ہم اپ کے ساتھ ہی جائیں گے "دعا"

نے فوراً سے کہا تھا۔

میں بھی تم لوگوں کے پیچھے ہی ارہا ہوں "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔"

اچھا ٹھیک ہے "دعا نے منہ بنا کر کہا وہ سب لوگ"

نکل گئے تھے۔

کائزان شاہ عیشل کے پاس ایا تھا اور اس کی طرف اپنا

ہاتھ کیا۔

عیشل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور اترنے

کی کوشش کی تھی۔

لیکن زمین پر قدم رکھتے ہی پاؤں میں درد سا محسوس

ہوا تھا اور وہ واپس بیٹھ گئی۔

کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر اگے بڑھ

کر اسے باہوں میں اٹھانا چاہا تھا۔

نہیں بھائی" وہ کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی تھی۔"

"بھائی بھی کہہ رہی ہے اور منع بھی کر رہی ہو"

کائزان شاہ اس کو دیکھ کر بولا۔

ناراض ہو بھائی سے "کائزان شاہ نے اسے بازؤں"

میں اٹھالیا ہو گا۔

اپ نے حق دیا ہے مجھے ناراض ہونے کا"عیشل"

اس کو دیکھ کر بولی۔

"دیا ہے تب ہی تو میری گڑیا مجھ سے ناراض ہے"

کائزان شاہ اسے لے کر کمرے سے باہر ایا تھا۔

بھائی میں نہیں کرنا چاہتی کسی اور سے نکاح"اس"

کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔

اچھا ابھی کے لیے تو یہ آنسوں صاف کرو"کائزان"

شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔
عیشل خاموش ہو گئی تھی اب کی بار اس نے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ لوگ ہاسپٹل سے حویلی واپس اگئے تھے سب لوگ ہی عیشل کے کمرے میں موجود تھے۔
"دعا ٹائم بہت ہو گیا ہے اپ جا کر نورالایمان کے ساتھ اس کے کمرے میں اج رات سو جائے" کائزان شاہ دعا کو دیکھ کر بولا۔
اس کی بات نور ایمان کو بہت فیل ہوئی تھی جب سے اس نے اسے خود سے دور رہنے کا کہا تھا وہ تو تب سے اسے ایسے اگنور کر رہا تھا جیسے وہ اس حویلی میں رہتے ہی نہیں ہے۔
"نہیں بھائی میں یہی رہوں گی چوہی کے ساتھ اسے

کسی چیز کی ضرورت بھی تو پڑھ سکتی ہے" دعا نے

فورا سے کہا تھا۔

ابھی میں نے عیشل سے بات کرنی ہے جب میں کہوں تب اجانا" کائزان شاہ"

اسے دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے بھائی" دعا بیڈ سے کھڑی ہو گئی تھی اور نور الایمان کے پاس ائی۔ "

تمھیں الگ سے کہنا پڑے گا" کائزان شاہ نور الایمان "

کو دیکھ کر بولا۔

"کائزان یہ تم کیسے بات کر رہے ہو نور الایمان سے "

دیا بیگم نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

میں کیا کر رہا ہوں امی "اس نے تو ایسے ری ایکٹ کیا"

جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

چلیں بھابھی " بات کو بڑھتا دیکھ کر دعا نور الایمان "

سے بولی تھی۔

ہاں چلو "نور الایمان ایک نظر کائزان شاہ پر ڈال کر جانے کے لیے پلٹ گئی "

تھی۔

دعا اور نور الایمان کمرے سے چلی گئی تھی کائزان شاہ نے سادیہ بیگم کی طرف

دیکھا تھا۔

امی "کائزان شاہ نے انہیں بلایا۔ "

ہاں بولو "سادیہ بیگم اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ "

"میں نے عیشل سے اکیلے میں بات کرنی ہے "

کائزان شاہ نے جھکی نظروں سے کہا تھا۔

ایسی کون سی بات ہے جو تم میرے سامنے نہیں کر "

سکتے "سادیہ بیگم نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

ایسی بات نہیں ہے امی میں بس اکیلے میں عیشل "

سے بات کرنا چاہتا ہوں "کائزان شاہ انہیں دیکھ کر

بولا۔

ٹھیک ہے "سادیہ بیگم یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی "

تھی۔

کائزان شاہ نے نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی عیشل کو دیکھا تھا۔

"اتنی محبت کرتی ہو اس سے کہ ایک رات میں اپنی یہ حالت بنالی" کائزان شاہ اس کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

"بھائی یقین مانی جان بوجھ کے نہیں کی خود بخود ہو گئی" وہ انکھوں میں نمی لیے بولی تھی۔

"تم نے ہی بتایا ہے نا اس نے تمہارے سامنے ایک شخص کو بے دردی سے قتل کر دیا اس شخص کا کیسے یقین کر سکتے ہیں کل کو وہ تمہارے ساتھ بھی کچھ بھی کر سکتا ہے" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"لیکن بھائی میں نے اس کی انکھوں میں خود اپنے لیے محبت دیکھی ہے" عیشل نے نم انکھوں سے کہا تھا۔

"تم کیسے کہہ سکتی ہو اس کی انکھیں سچ بول رہی ہیں"

کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

اپ کے بھائی نے دنیا دیکھی ہے میری گڑیا اور وہ"
شخص جو کسی کا بے دردی سے قتل کر سکتا ہے

لڑکیوں کو اس طرح ڈرا سکتا ہے اپنے کیبن میں بلا سکتا ہے پھر کہتا ہے کہ اسے تم

سے محبت ہو گئی ہے اور ایک قاتل یونیورسٹی میں پروفیسر کی حیثیت سے کیا کر رہا

ہے تم خود سوچو کوئی تو اس کا مقصد ہو گا یا پھر

وہ کوئی جاسوس ہو ملک کا غدار ہو" کائزان شاہ اسے

دیکھ کر بولا۔

لیکن بھائی ضروری تو نہیں کہ ایسا ہی ہو" اب وہ باقاعدہ رونے لگی تھی۔"

میری بہنا میری گڑیا اپنے بھائی کی بات مان لو اپ"

کا بھائی اپ کی محبت جاننے سے پہلے ہی کسی کو زبان

دے چکا ہے اس کی زبان کی لاج رکھ لو جہاں میں کہتا

ہوں وہاں نکاح کر لو" کائزان شاہ نے بڑی امید سے

کہا تھا۔

عیشل نے بے یقین ہو کر کائزان شاہ کو دیکھا تھا اپنا

ہاتھ کائزان شاہ کے ہاتھ سے پیچھے کر لیا کائزان شاہ نے بھی اس کی یہ حرکت

دیکھی تھی۔

بھائی مجھ سے بہتر جانتے ہیں اپ محبت کرنا کیسے"

چھوڑ دوں کیسے چھوڑ دوں اس شخص کو جس کے لیے

دعائیں میں نے امام حسین علیہ السلام کے حرم

مبارک میں کھڑے ہو کر کی ہیں کیسے چھوڑ دوں اس

شخص کو یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ایک قاتل ہے پھر

بھی مجھے اس سے محبت ہو گئی بھائی اپ کی عیشل مر

جائے گی"عیشل نے روتے ہوئے کہا تھا۔

محبت کرنے کی سزا میں جانتا ہوں اور میں بھگت رہا"

ہوں تمہاری بھابھی کو پسند نہیں ہے میرا اس کے

قریب انا تمہاری بھابھی نفرت کرتی ہے مجھ

سے "اسکی آواز میں درد تھا جو عیشل محسوس کر پا رہی تھی۔

"میں نہیں چاہتا کہ تم بھی اس اگ میں جلو وہ شخص کون ہے نا تم جانتی ہو نہ میں جانتا ہوں اور تم یہ سب محبت میں اکر کہہ رہی ہوں" کائزان شاہ روک کر اسے دیکھ کر بولا اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

"محبت کے علاوہ بھی ایک دنیا ہے جسے زندگی کہتے ہیں میں نہیں چاہتا میری گڑیا تمہیں کوئی مشکل اٹھانی پڑے تمہارے لیے میں خود ایک ایسا پرفیکٹ انسان چاہتا ہوں جو تمہیں سمجھے تمہاری خوشیوں کو ترجیح دے تمہارے علاوہ اس کے لیے کچھ بھی ضروری نہ ہو کیا ایک بھائی اپنی بہن کے لیے یہ سب نہیں سوچ سکتا اور میں نے تو بھائی نہیں بلکہ باپ بن کر پالا ہے تم دونوں کو جب تم اس دنیا میں ائی تھی دس سال کا

تھا میں تب سے لے کر اب تک تم مجھے دعا سے
زیادہ عزیز ہو کیونکہ تم میری پہلی گڑیا تھی اور مجھے
بہن کا بہت شوق تھا میں نہیں چاہتا میری گڑیا مجھ
سے دور جائے کسی غلط ہاتھوں میں جائے کیسے کر
لوں ایک ایسے شخص کا یقین جس کو میں نے دیکھا ہی
کل پہلی بار ہے وہ مجھ سے اکر کہے گا کہ میں اسے اپنی
بہن کا ہاتھ دے دوں تو کیا میں دے دوں تم خود
سوچو میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں اور اس شخص کا کوئی
بیک گراؤنڈ وغیرہ نہیں ہو گا جس سے ہم پتہ لگا سکیں
وہ کون ہے کیونکہ جیسے تم کہہ رہی ہو اس نے ایک
قتل کیا ہے پھر پروفیسر کی حیثیت سے یونیورسٹی میں
ہے اس کے کئی روپ ہو سکتے ہیں" کائزان شاہ نے
رک کر اسے دیکھا تھا۔

"بھائی اپ کی ساری باتیں اپنی جگہ لیکن میں اپنے

دل کو کیسے بہلاؤں میں اس کے علاوہ کسی سے نکاح
نہیں کرنا چاہتی "عیشل نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔
اپنے بھائی کا مان توڑنا چاہتی ہو تو کیا کائزان شاہ غلط "
تھا جو یہ سوچتا تھا کہ اس کی بہنیں اس کا مان ہے وہ
اس کی ساری باتیں مانیں گی وہ کبھی بھی اپنے بھائی کا مان نہیں توڑیں گی "کائزان
شاہ نے اس کی طرف
دیکھ کر کہا۔
کیا گارنٹی ہے اس بات کی جس شخص سے اپ میری "
شادی کرنا چاہتے ہیں وہ مجھے خوش رکھے گا وہ مجھے
عزت دے گا وہ ہمیشہ میری حفاظت کرے گا اور کیا
میں اس کے ساتھ خوش رہ پاؤں گی "اخر میں اس نے کائزان شاہ سے سوال کیا
تھا۔
مجھے نہیں پتا لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں جو شخص میں "
نے تمہارے لیے چنا ہے نا وہ اپنی جان تو دے دے گا

لیکن کبھی تمہاری عزت پر آنچ بھی نہیں آنے دے

گا"کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

بھائی ایسا نہ کریں اپ کی عیشل زندہ تو ہو گی لیکن"

ایک لاش کی طرف"وہ کائزان شاہ کو دیکھ کر روتے

ہوئے بول رہی تھی۔

کل نکاح ہے تمہارا تیار رہنا"کائزان شاہ سے اس "

کے آنسوں نہیں دیکھے جا رہے تھے اس لیے وہ کھڑا ہو

گیا تھا۔

بھائی نہیں"وہ روتے ہوئے اسے پکار رہی تھی لیکن وہ کچھ بھی کہے بغیر کمرے"

سے نکل گیا تھا۔

ایک طرف جان سے عزیز بہن تھی تو دوسری طرف

بچپن کا دوست جو اسے بھائیوں کی طرح عزیز تھا جس

نے ہر مشکل میں اس کا ساتھ دیا تھا جو اس پر جان

دیتا تھا۔

ایک بار تو جب اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس نے اپنی
جان کی پرواہ کیے بغیر اسے خون دیا تھا اس کی رگوں
میں اج اس دوست کا خون تھا جو اپنی جان کی پرواہ کیے
بغیر اج ملک کے لیے اپنی جان داؤ پر لگائے بیٹھا ہے۔
تو وہ اس کی بات کیسے نہ مانتا کیسے اس کی پہچان ایشل کو
بتا دیتا عیشل ابھی بچی تھی وہ یہ سب نہیں سمجھتی تھی
اگر دشمنوں کو ذرا سی بھی بھنک پڑتی اس کی محبت کی
تو سارے پروف نکلوانے کے لیے وہ سب سے پہلا
حملہ عیشل پر کرتے۔
اس کے جانے کے بعد عیشل زور زور سے رونے لگی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا
تھا وہ یہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کا ائزان شاہ اس کی بات کیوں نہیں مان رہا اس وقت
تو اس کا دل پھٹ رہا تھا۔
وہ بس اپنی موت کی دعائیں مانگ رہی تھی کیونکہ
احمر ملک کے علاوہ وہ کسی کی نہیں ہونا چاہتی تھی

جسے اس نے امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک

میں مانگا اس محبت کو بھلا پانا اتنا اسان تو نہیں تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ میجر حسین ملک کے سامنے بیٹھا تھا میجر حسین ملک اسے گھور کر دیکھ

رہا تھا۔

کیونکہ جب سے وہ ایا تھا کچھ بھی نہیں بولا تھا اس کی خاموشی میجر حسین ملک کو

زہر لگ رہی تھی۔

تو کچھ بولے گا کل سے کالز کر رہا ہوں تو کوئی"

رسپانس ہی نہیں دے رہا" میجر حسین ملک نے اسے

دیکھ کر کہا۔

کیا بولوں تو میری حالت نہیں سمجھ پائے گا اس"

وقت" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

تو کچھ بتا کیوں نہیں رہا" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔"

"مجھے سمجھ نہیں ارہا عیشل کا درد کیسے کم کروں"

کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیوں کیا ہوا اسے "میجر حسین ملک نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔"

کہیں تو یہ تو نہیں کہنا چاہ رہا کل رات جو تم ہاسپٹل "

میں تھے وہ عیشل کی وجہ سے "میجر حسین ملک نے

کہا تھا۔

اس کی حالت دیکھ کر میرا دل پھٹ رہا تھا میں کیا"

کروں میں کیا کروں حسین مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا

اس طرح تو وہ مر جائے گی "کائزان شاہ کی انکھیں نم

ہو گئی تھی۔

اللہ نہ کرے کائزان کیسی باتیں کر رہے ہو "میجر"

حسین ملک کے دل میں درد ہوا تھا۔

تم اج اکر نکاح کر لو میں اسے کہہ کر ایا ہوں کل "

رات "کائزان شاہ کی انکھوں میں انسو اگئے تھے عیشل

کی حالت یاد کر کے۔

"انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا صرف اللہ پر یقین رکھو "

میجر حسین ملک نے اسے گلے لگا لیا تھا۔

کائزان شاہ اس کے ساتھ لگ کر عیشل کی حالت یاد کر

کے رو رہا تھا۔

"بس کائزان تمھیں اپنے دوست پر یقین ہے نا"

میجر حسین ملک اسے خود سے الگ کر کے بولا۔

تم پر یقین ہے مجھے لیکن ایشل کی حالت کا کیا کروں"

خود کو اس کا مجرم سمجھ رہا ہوں" کائزان شاہ اسے دیکھ

کر بولا۔

سب بہت جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا" میجر حسین"

ملک نے اسے یقین دلا یا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

سونیہ شہزاد ملک کے کہنے پر تیار ہوئی تھی اس نے

اسے بہت بار کہا تھا تیار ہونے کے لیے۔

جس کی وجہ سے وہ تیار ہو گئی تھی اس نے بلیو رنگ
کی ساڑی پہنی تھی۔

جس نے اس کی دودھیا رنگت بہت خوبصورت لگ
رہی تھی۔

اس نے ہلکا سا میک اپ وغیرہ کیا تھا اپنے بال سٹریٹ
کیے تھے اب وہ شہزاد ملک کے انے کا انتظار کر رہی
تھی۔

جو کہ اس سے کہہ کر گیا تھا شام تک تیار رنا پہلے تو
اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن پھر دل نے کہا تو وہ اٹھ
کر تیار ہو گئی تھی۔

ماما بہت پیاری لگ رہی ہیں" احمر کمرے میں اتا بولا۔"

تھینک یو میرا شہزادہ بیٹا" سونیہ اسے دیکھ کر بولی۔"

سونیہ نے اسے گود میں اٹھا لیا تھا اور اس کے گال پر

کس کیا۔

اسی وقت شہزاد ملک کمرے میں ایا تھا سونیا اور احمر

کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔

شہزاد ملک چل کر ان کے پاس ایا تھا پہلے تو بی بی

کوٹ کے پاس اکر اس نے بی بی کو اٹھایا تھا۔

شہزاد ملک کے بغیر سونیا نے اب تک اس کا نام بھی

نہیں رکھا تھا۔

شہزاد ملک بی بی کو لے کر ان کے پاس ایا تھا اس نے

بی بی کے ماتھے پر کس کیا۔

پھر احمر کے ماتھے پر کس کیا تھا اور پھر سونیا کے ماتھے

پر کس کیا۔

اٹس کالڈ پرفیکٹ فیملی "شہزاد ملک سونیا کی طرف"

دیکھ کر بولا۔

سونیا نے غصے سے نظریں پھیر لی تھی اس کی اس ادا

پر شہزاد ملک مسکرایا تھا۔

چلیں محترمہ "شہزاد ملک نے سونیا کے اگے اپنا ہاتھ "

کیا تھا۔

سونیہ نے پہلے اسے دیکھا پھر اس کے ہاتھ کی طرف

دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

اس کے ہاتھ رکھنے پر شہزاد ملک مسکرایا تھا وہ سب

چلنے لگے۔

بابا ہم کہاں جارہے ہیں "احمر نے سوال کیا تھا۔"

میری جان چل تو لو پھر پتہ چل جائے گا "شہزاد"

ملک مسکرا کر بولا۔

وہ سب لوگ فلیٹ سے باہر نکل گئے تھے نیچے اکر

پارکنگ میں شہزاد ملک نے کار نکالی ان سب کو بٹھایا

اور اپنی منزل کی طرف بڑھ گئے۔

ooooooooooooooooooooooooo

شہزاد ملک سونیا کو ساحل سمندر کے کنارے لے کر

ایا تھا جہاں اس نے بہت پیارا سا سیٹ اپ کروایا تھا۔

شہزاد یہ سب "سونیا اس سب کو دیکھ کر حیران ہوئی"

تھی وہ ساری ڈیکوریشن قابل تعریف تھی۔

اور اسے سب سے بڑھ کر خوشی اس بات کی تھی یہ

سب شہزاد ملک نے اس کے لیے کیا تھا۔

یہ سب میرے لیے "سونیا نے حیران ہوتے ہوئے"

پوچھا۔

جی محترمہ یہ سب اپ کے لیے معاف کر دیں "شہزاد

ملک اسے دیکھ کر بولا۔

اپنی ناراضگی یاد اتے ہی سونیا منہ بنا کر کھڑی ہو گئی

تھی۔

پلیز نہ معاف کر دو اخری غلطی "اس کا منہ دیکھ کر"

شہزاد ملک بولا۔

آپ جانتے بھی ہیں اپ کی اس غلطی بھی مجھے کتنا

ہرٹ کیا ہے" سونیا کی انکھیں نم ہو گئی تھی۔

شہزاد ملک اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھ رہا تھا جو اج

ایک نیا ہی سما پیش کر رہی تھی۔

" میں وہ سب سوچتی ہوں نا مجھے بہت درد ہوتا ہے

تکلیف ہوتی ہے جہاں اپ کو میرے ساتھ ہونا

چاہیے تھا وہاں اپ میرے ساتھ نہیں تھے جن

لمحات میں مجھے اپ کی ضرورت تھی وہاں اپ نہیں

تھے تھوڑا سا بھی سوچیں اگر اس رات ہمارے پڑوسی

ہماری مدد نہ کرتے تو نہ جانے کیا ہو جاتا" سونیا اب

رونے لگی تھی۔

"میں جانتا ہوں میری جان میں نے غلط کیا ہے"

شہزاد ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

" اپ نہیں جانتے شہزاد اس ایک رات میں میں نے

کیا کیا برداشت نہیں کیا کتنی کالز کی اپ کو لیکن اپ نے میری ایک کال بھی نہیں اٹھائی حالانکہ اپ جانتے تھے میں پریگننٹ ہوں اپ جانتے تھے کہ ہمارا بی بی ہونے والا ہے کوئی بھی سچویشن گھر میں ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی اپ نے میری کال نہیں اٹھائی کال اٹھائی تو نہیں لیکن اس کے بعد کال بیک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی اور گھر انا تو دور کی بات ہے اپ نے تو میرا حال تک نہیں پوچھا اور اس کے 15 دن بعد اپ گھر آ کے مجھے سوری کہہ رہے ہیں میں انسان ہوں کوئی پتلا نہیں ہوں جس کی کوئی فیلنگز نہ ہو بہت ہرٹ ہوتا ہے مجھے کیا یہ بزنس اتنا امپورٹنٹ ہے اپ کے لیے کہ اپ اپنے بیوی اور بچوں کو ہی بھول جائیں" سونیا باقاعدہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

اس کے سوالوں کا شہزاد ملک کے پاس کوئی جواب

نہیں تھا اس لیے وہ خاموش کھڑا تھا۔

"بتائیں نا بولے نہ کہاں تھے کدھر تھے جہاں مجھے

اپ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی وہاں اپ کیوں

نہیں تھے" سونیا نے روتے ہوئے پھر سے سوال کیا۔

"معاف کر دو اخری غلطی سمجھ کر بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے" شہزاد ملک نے

نم آنکھوں سے کہا۔

"کیسے معاف کر دوں کیسے بھول جاؤں وہ سب کچھ"

سونیا نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔

"اخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو" شہزاد ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اگر یہ غلطی اخری نہ ہوئی تو" سونیا نے اس کی طرف

دیکھ کر پوچھا۔

"تو پھر جو سزا تم دو گی مجھے منظور ہو گی" شہزاد ملک

نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

ماما بابا" احمر دان کے پاس ایا تھا۔"

سونیہ نے فوراً سے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔

جی میرا بچہ "سونیہ احمر کو دیکھ کر بولی۔"

وہ میرا بھائی رو رہا ہے اپ ائیں نا" احمر نے منہ بنا کر کہا تھا۔"

او کے میرا بچہ چلو" شہزاد ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر"

کہا تھا۔

وہ ڈیکوریشن والی سائیڈ سے تھوڑا اگے اگئے تھے بی بی

اور احمر وہیں تھا۔

اس لیے ابھی احمر انہیں بلانے ایا تھا وہ دونوں واپس

وہاں ائے۔

سونیا نے بی بی کو اٹھایا تھا اور شہزاد ملک کے پاس ائی۔

نام کیا رکھنا ہے" وہ مسکرا کر بولی تھی اس کے"

مسکرانے پر شہزاد ملک بھی مسکرایا تھا۔

آیان حسین ملک" شہزاد ملک نے مسکرا کر کہا۔"

ماشاءاللہ "سونیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ "

ایک میرا شہزادہ احمر حسین ملک اور دوسرا آیان "

حسین ملک "شہزاد ملک ہنس کر بولا تھا۔

واو بابا بہت پیارا نام ہے "احمر بھی مسکرا کر بولا تھا۔ "

اسی بات پر ان سب نے مل کر کیک کاٹا تھا شہزاد ملک نے سونیا کو کیک کھلایا اور اس کے بعد احمر کو۔

ان دونوں نے بھی شہزاد ملک کو کیک کھلایا تھا۔

oooooooooooooooooo

حال

دلہن کا لباس اس کے سامنے پڑا ہوا تھا ابھی کچھ دیر پہلے دعا ہی رکھ کر گئی تھی۔

دعا کو کچھ کام تھا اسی لیے وہ نیچے چلی گئی تھی واپس۔

کچھ نہیں کل رات جتنا ماتم منانا تھا اپنی محبت پر منا لیا تھا۔

اب وہ اپنے بھائی کی بات کا مان رکھے گی وہ کہتے ہیں نا
باپ کی عزت کے آگے بیٹی کی محبت کچھ نہیں ہوتی۔
اج وہ اپنی محبت کے سامنے اپنے بھائی کی عزت کو
عزیز کر کے کسی اور کو قبول کرنے جا رہی تھی۔
اس کے لیے یہ سب بہت مشکل تھا لیکن اسے کرنا
تھا۔
وہ جو شخص جس نے تین دن کا کہا تھا وہ اب تک نہیں
ایا تھا۔
ہلکہ آج تیسرا دن تھا وہ اس جوڑے کو غور سے دیکھ
رہی تھی۔
اتنے میں دعا اور نورالایمان ایک ساتھ کمرے میں
ائی تھی۔
عی کو یوں جوڑے گھورتا دیکھ کر وہ دونوں اس کے
پاس آئی تھی۔

بہت مشکل ہے نہ "نورلایمان نے عیشل سے پوچھا"

تھا۔

بہت زیادہ اور اصل تکلیف تو تب ہوتی ہے جب "

اپ کو یہ پتہ ہو جس شخص کو اپ چاہتے ہیں اپ اس

کی نہیں کسی اور کی محرم بننے جارہے ہو "عیشل کی

آنکھیں پھر سے نم ہوگئ تھی۔

اپی مجھے نہیں سمجھ میں ارہا بھائی یہ سب کیوں کر "

رہے ہیں "دعا نے اج کافی عرصے بعد اسے اپی کہا

تھا۔

جس پر عیشل اسے غور سے دیکھ رہی تھی دعا نے

نظریں جھکالی۔

نکاح ہورہاہے اس کا مطلب اب تو مجھے اپی بلاؤ گی "عیشل اس کی طرف دیکھ کر "

بولی۔

سوری "دعا نے جھکے سر کے ساتھ کہا تھا۔ "

ابھی کچھ دیر میں نکاح ہے ہمیں اپ کو تیار کرنا "
ہے"نورلایمان نے ہلکی سی اواز میں کہا تھا۔
کرو جو کرنا ہے میں روکوں گی تھوڑی نہ میری"
بربادی کی شروعات ہے جیسے بھی ہو مجھے کیا"عیشل
نے مسکرا کر کہا تھا۔

اس کی بات پر نورالایمان اور دعا دونوں نے اسے
دیکھا تھا۔
ایسے نہ دیکھو جو کرنے ائی ہو وہ کر"عیشل ان دونوں کو دیکھ کر بولی تھی۔"
ان دونوں نے بعد میں مل کر اسے دلہن بنایا تھا۔

oooooooooooooooo

وائٹ لہنگا پہن کر لائٹ سے میک اپ میں اوپر ریڈ
کلر کا دوپٹہ لیے جس کے اوپر قبول ہے لکھا ہوا تھا وہ
شیشے کے سامنے بیٹھی تھی۔
اس نے کبھی نہیں سوچا تھا اس نے اس طرح کسی

سے محبت ہو گئی۔

اور وہ محبت ملنے سے پہلے ہی لاحاصل ہو جائے گی۔

وہ خود کو دنیا کی بدقسمت ترین لڑکی سمجھ رہی تھی

جس کے پاس سب کچھ تھا لیکن نہیں تھی تو صرف

اس کی محبت تھی۔

اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اس کا نکاح کس سے ہو رہا ہے کس سے نہیں۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب کائزان شاہ کمرے

میں ایا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلنے پر وہ کھڑی ہوئی تھی اور اس نے

مڑ کر انے والے شخص کو دیکھا تھا۔

عیشل چل کر اس کے پاس ائی تھی اور اس نے اپنا

گھونگھٹ اٹھایا تھا۔

"ویسے اس روپ میں برباد ہونے کا بھی اپنا ہی مزہ

ہے" وہ ہنس کر بولی تھی۔

اس کی ہنسی پر کائزان شاہ نے نظریں پھیر لی تھی۔

ہو سکے تو بھائی کو معاف کر دو" کائزان شاہ اسے دیکھ "

کر بولا تھا۔

عیشل اس کے ساتھ لگ گئی تھی اور بہت زور زور

سے رونے لگی تھی۔

نہیں جانتی اپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا بچپن"

سے لے کے اج تک ہر خواہش پوری کی ہے جس

خواہش پر اپ کی بہن کی زندگی تھی اسی کو دفنا دیا اپ

نے عیشل کو دفنا دیا" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

مجھے نہیں معلوم زندگی کس موڑ پر لے جائے لیکن"

"عیشل اس موڑ میں اس زندگی میں کہیں نہیں ہو گی

عیشل نے اس کے ساتھ لگ ہوئے کہا تھا۔

کائزان شاہ نے اسے خود سے الگ کر کر اس کے ماتھے

پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

کائزان شاہ کی بھی انکھوں میں انسوا گئے تھے اس نے فورا سے اپنے انسو صاف کیے اور کمرے سے نکل گیا تھا۔

عیشل نے اسے جاتا دیکھا تھا آنکھوں میں آنسوں کا دریا تو اس کے بھی تھا۔

oooooooooooooooooooo

گولڈن رنگ کی ساڑی پہن کر وہ کمرے سے باہر ا رہی تھی۔

کائزان شاہ بھی عیشل کے کمرے سے باہر ایا تھا اس کی انکھوں میں نمی تھی۔

لیکن اسے دیکھ کر آنکھیں اسی پر ٹک گئی تھی۔

گولڈن ساڑھی اس پر بہت زیادہ جچ رہی تھی اور اس نے میک اپ نہیں کیا تھا صرف ریڈ لپسٹک لگائی تھی۔

یہ دیکھ کر وہ مسکرایا تھا کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا۔

نورالایمان نے بھی اسے دیکھا تھا اس کے دیکھنے پر کائزان شاہ نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔

وہ بنا کچھ بھی کہے وہاں سے جانے لگا تھا لیکن نورلایمان اس کے سامنے آگئی تھی۔

کائزان شاہ نے غور سے اسے دیکھا تھا۔

"کیا ہوا" کائزان شاہ اس کو دیکھ کر بولا۔

"اگر اپ نے مجھے ایسے ہی اگنور کرنا تھا تو آپ مجھے یہاں کیوں لائے" اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی یہ بات کہتے ہوئے۔

کائزان شاہ نے غور سے اسے دیکھا تھا کیا اس خوبصورت بیوی کی آنکھوں میں سچ میں آنسوں تھے۔

"میں نے کب تمھیں اگنور کیا" کائزان شاہ اسے دیکھ

کر بولا۔

" اتنے دونوں سے کر تو رہے ہو اور نہیں تو کیسے اگنور

کرو گے "نور لا یمان نے روتے ہوئے کہا تھا۔

"تم سے میری اگنورینس برداشت نہیں ہوتی"

کائزان شاہ اسے دیکھ کر پوچھتا ہے۔

" کوئی نہیں تھا میرے پاس اپنا وہاں وہاں بھی میں

اکیلی تھی یہاں اتنے لوگوں کے درمیان میں بھی

میں اکیلی ہی ہوں "نور لا یمان نے اس کی طرف دیکھ

کر کہا تھا۔

"میں تمھیں اگنور اس لیے کر رہا تھا کیوں کہ تمھیں

میرا قریب انا پسند نہیں جو چیز تمھیں پسند نہیں میں

وہ کیسے کر سکتا ہوں "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

" لیکن یوں نہ دیکھنا بات نہ کرنا آپ کا مجھے بہت ہرٹ

کرتا ہے پھر میں سوچتی ہوں آپ نے مجھ سے نکاح

ہی کیوں کیا" نور لایمان روتے ہوئے بول رہی تھی۔

اس نے قریب ہو کر اس کے سینے پر سر رکھ لیا تھا اور وہاں سر رکھ کر رو رہی تھی۔

" سوری ایمان مجھے نہیں تھا پتہ تم یہ سب فیل کرتی ہو" کائزان شاہ نے اس کے بالوں میں اپنے ہاتھ الجھائے تھے۔

"آپ کو کیسے پتہ چلے گا آپ تو بس ہرٹ کرنا جانتے ہیں" نور لایمان منہ بنا کر بولی تھی۔

" پہلی آپ نے مجھے بابا سے الگ کیا تب ہرٹ کیا لیکن جب میں اسلام سے روشناس ہوئی مجھے امام حسین علیہ السلام کا پتہ چلا میں نے ہر شے پر صبر کر لیا اس بات پر یقین تھا بابا آئیں گیں وہ بھی نہیں آئے اور اب یہ آپ کی بے رخی مجھے دیکھ کر نظریں پھیر لینا کیا اتنی بری ہوں میں" نور لایمان روتے

ہوئے بول رہی تھی۔

" کس نے کہا ہے تم بری ہو تم تو بہت اچھی ہو اور اج تو کچھ زیادہ ہی اچھی لگ رہی ہو" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

"ساڑھی بہت خوبصورت لگ رہی کے محترمہ "

کائزان شاہ اس کے کان کے پاس جھک کر بولا تھا۔

" خوبصورت لگنی تھی چوائس جو آپ کی تھی" اس کی بات پر نور لا یمان نے بھی اسکی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"تمھیں کیسے پتہ" کائزان شاہ اسے دیکھ کر کنفیوز ہو کر بولا۔

" کیوں کہ جب آپ رکھ کر گئے تھے تو جاتے ہوئے میں نے آپ کی پشت دیکھی تھی" نور لا یمان نظریں جھکا کر بولی تھی۔

"کچھ زیاہ تیز نہیں ہو" کائزان شاہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا جہاں اج اسکے لیے نفرت نہیں

تھی۔

"کیا کروں اب میں نے دیکھ لیا" وہ ہنس کر بولی تھی۔

اس کی سمائل پر کائزان شاہ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"کیا ہوا" اس کے دل پر ہاتھ رکھنے پر نورلایمان نے کہا تھا۔

"اتنی پیاری سمائل" کائزان شاہ اس کے گال پر ٹچ کرتا بولا۔

اس کے اس طرح کرنے پر وہ سرخ ہوئی تھی اور نظریں بھی جھکا گئی تھی۔

"تمھاری یہ سمائل لال ہوتے گال اور ساڑھی میں تم سب کچھ میرا ایمان ڈگمگا رہا ہے" کائزان شاہ اس پر نظریں مرکوز رکھے ہوئے بولا تھا۔

اس کی اس بات پر وہ مزید شرم سے سرخ ہوئی تھی۔

مجھے ساڑھی بہت پسند ہے اور سب سے زیادہ"

خواہش تھی تمھیں ساڑھی میں دیکھنے کی جو کہ آج

میں نے دیکھ لیا" کائزان شاہ اس کے کان کے پاس

جھک کر بولا تھا۔

ابھی وہ مزید کچھ بھی کہتا کہ دعا آگئی تھی پنک فراک

میں وہ بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس نے سر

پر دوپٹہ لیا ہوا تھا۔

بھائی" دعا کے پکارنے پر وہ دونوں ایک دوسرے "

سے دور ہوئے۔

جی جی" وہ نور لا یمان سے نظریں ہٹا کر اس کی"

طرف دیکھ کر بولا۔

ملازمہ پیغام لائی ہے کہ وہ لوگ آگئے ہیں" دعا نے "

کائزان شاہ کو میجر حسین ملک کے انے کی خبر دی

تھی۔

اچھا میں آرہا ہوں "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا پھر نور الایمان کی طرف دیکھا"

تھا۔

اس نے وائیٹ شلوار قمیض کے اوپر وائیٹ ہی شال "

لی ہوئی تھی اج۔

ساڑھی میں دمکتا اس کا وجود نمایاں ہو رہا تھا اس نے

اپنی شال اتار کر اسے دی تھی۔

اسے اپنے اوپر رکھنا "کائزان شاہ نے اس کی طرف "

دیکھ کر کہا۔

نور الایمان نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور کائزان شاہ وہاں

سے چلا گیا تھا۔

دعا اس کے پاس آئی تھی اور اسے کندھا مارا تھا۔

اس کے کندھا مارنے پر وہ نظریں جھکائے ہی شرما

رہی تھی۔

ماشاءاللہ آپ کا یہ حسن" وہ بھی ہنس کر بولی تھی۔"

اس کے ہنسنے پر وہ مزید شرما گئی تھی۔

کائزان شاہ لاونج میں آیا تھا میجر حسین ملک کھڑا ہو گیا اس کے ساتھ آیان ملک مولوی صاحب اور کچھ گواہان تھے۔

کائزان شاہ آگے بڑھ کر میجر حسین ملک کو گلے لگا لیتا ہے۔

کیسی ہے وہ" میجر حسین ملک نے کان میں کہا تھا اس کے۔ "

نہیں معلوم مجھے لیکن تیرے لیے کبھی اپنی بہن کو"
اتنی تکلیف دینی پڑے گی سوچا نہیں تھا" کائزان شاہ اس کے کان میں بولا تھا۔

وہ دونوں لاگ ہوئے تھے کائزان شاہ نے آیان ملک

کی طرف دیکھا تھا۔

یہ تمھارا بھائی "کائزان شاہ آیان ملک کی طرف"

دیکھتے ہوئے بولا۔

ہاں "میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر "

کہا۔

بھائی مجھے نور لایمان سے ملنا ہے "آیان ملک نے"

میجر حسین ملک کی طرف دیکھ کر کہا۔

اس کی بات پر کائزان شاہ نے بھی گھور کر اسے دیکھا

تھا۔

جانتے ہو نہ اسے کچھ نہیں پتہ "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

لیکن میں نے اسے دیکھنا ہے "آیان ملک نے"

کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

دیکھنا تو مجھے بھی ہے اپنی پرنسز کو "میجر حسین ملک"

کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

"نکاح ہو جائے اس کے بعد کوئی حل نکالتے ہیں"

کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے "میجر حسین ملک نے بھی اس کی ہاں" میں ہاں کی۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں "وہ سب لوگ" وہاں بیٹھ گئے تھے۔

احمر حسین ملک والد شہزاد ملک آپ کا نکاح عیشل" حارون شاہ والد حارون شاہ سے حق مہر تین کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے "مولوی صاحب نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

قبول ہے "میجر حسین ملک نے ہنس کر کہا۔ "

اور مولوی صاحب کے بولنے سے پہلے ہی بول پڑا تھا۔

مولوی صاحب آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت "

نہیں ہے عیشل حارون شاہ مجھے تین بار کیا تین ہزار بار قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے" میجر حسین ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

اس کی اتنی جلد بازی پر مولوی صاحب اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

مولوی صاحب کے اسے اس طرح دیکھنے پر کائزان شاہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

سائین کہاں کرنے ہیں مولوی صاحب" مولوی " صاحب کو شوک کی کیفیت میں دیکھ کر وہ خود ہی پوچھ بیٹھا تھا۔

ہاں ہاں یہ لو" مولوی صاحب نے نکاح نامہ اس کے " آگے کیا تھا میجر حسین ملک نے اس پر سائین کیے تھے۔

کائزان شاہ مولوی اور گواہان کو لے کر عیشل کے

کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا اب۔

کائزان شاہ کمرے کا دروازا کھول کر اندر آیا تھا وہاں عیشل کے ساتھ دعا نور الایمان اور سادیہ بیگم تھی۔

کائزان شاہ نے نور الایمان کو دیکھا جس نے اس کی شال اپنے ارد گرد لی ہوئی تھی۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اور شال اس کے سر پر بھی ڈالا تھا۔

"چہرہ چھپاؤ" کائزان شاہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"جی" نور لا یمان نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"دعا آپ بھی چہرہ چھپاؤ" کائزان شاہ نے دعا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"جی بھائی" دعا نے دوپٹہ صحیح سے کیا تھا اور منہ بھی چھپایا۔

کائزان شاہ کمرے سے باہر گیا اور پھر مولوی صاحب اور گواہان کے ساتھ اندر آیا تھا۔

مولوی صاحب وہاں پڑے ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

دعا نے عیشل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا نور لا یمان نے اس کے کندھے پر سر رکھا ہوا تھا۔

عیشل حارون شاہ والد حارون شاہ آپ کا نکاح احمر حسین ملک کے ساتھ حق مہر تین کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے گھونگھٹ میں بیٹھی عیشل کو دیکھ کر کہا۔

عیشل کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اس کا وجود ڈھیلا ہوا تھا اور وہ دعا کی طرف ڈھلک گئی تھی۔

کائزان شاہ پر نشان ہوا تھا وہ فوراً سے عیشل کے پاس آیا تھا۔

بچے" کائزان شاہ نے اسے آواز دی تھی لیکن کوئی"

جواب نہیں آیا تھا۔

آپ لوگ باہر جائیں" کائزان شاہ ان سب کی"
طرف دیکھ کر بولا۔

وہ سب لوگ کائزان شاہ کے کہنے پر کمرے سے نکل
گئے تھے۔

کائزان شاہ نے اس کا گھونگھٹ اٹھایا تھا وہ بے ہوش
ہو گئی تھی۔

نورالایمان پانی" کائزان شاہ نورلایمان کو دیکھ کر"
بولا۔

جی" نورالایمان فوراً سے پانی لائی تھی اور کائزان شاہ"
کو دیا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کے منہ پر پانی کی بوندیں ماری
تھی۔

عیشل ہوش میں آرہی تھی سب لوگ ہی اسے دیکھ

رہے تھے۔

ٹھیک ہو بھائی کی جان "کائزان شاہ نے اس کی"
طرف دیکھ کر پوچھا۔

بھائی یہ سب میں دلہن "اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا"
تھا۔

آہستہ آہستہ اس کا دماغ بے دار ہو رہا تھا وہ شکوہ کن
نگاہوں سے اب کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

سوری بھائی سمجھ نہیں آیا کیسے بے ہوش ہو گئی اپ"
انھیں بلائیں "عیشل نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا تھا اور
پھر گھونگھٹ کر کے بیٹھ گئی تھی۔

کائزان شاہ کمرے سے نکل گیا تھا دعا نور الایمان اور
سادیہ بیگم نے بھی پریشانی سے یہ سب دیکھا تھا۔

سادیہ بیگم نے عیشل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔

کائزان ان سب کے ساتھ آپس کمرے میں آیا تھا۔

مولوی صاحب نے اپنی جگہ سنبھالی تھی اور پھر سے عیشل سے پوچھا۔

عیشل حارون شاہ والد حارون شاہ آپ کا نکاح احمر" حسین ملک کے ساتھ حق مہر تین کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا لڑکا اتنا بے تاب تھا نکاح کے لیے اور لڑکی یہاں بے ہوش ہو رہی تھی۔

عیشل نے جو دعا کا ہاتھ پکڑا ہوتا ہے وہ زور سے پکڑ لیتی ہے۔

کائزان شاہ اسکے پاس آتا ہے اور اسے اپنے ساتھ لگا لیتا ہے۔

بھائی کی جان" کائزان شاہ نے اس کے ماتھے پر کس" کیا تھا۔

بھائی" وہ اس کے ساتھ لگ کر زور زور سے رونے"

لگی تھی۔

مولوی صاحب نے ان لوگوں کو دیکھا تھا اور سر پکڑ

لیا۔

نکاح ہو گا بھی یا نہیں "مولوی صاحب اب تنگ آ"

کر بولا تھا۔

جی بس "کائزان شاہ انھیں دیکھ کر بولی۔ "

میری گڑیا رونا بند کرو "کائزان شاہ نے پھر سے"

اس کے ماتھے پر کس کیا تھا۔

جی بھائی آپ نہ جائیں "وہ روتے ہوئے بولی تھی۔ "

جی ٹھیک ہے میری گڑیا "کائزان شاہ اسے اپنے "

ساتھ لگائے ہوئے بولا۔

مولوی صاحب شروع کریں پھر سے "کائزان شاہ"

نے مولوی صاحب سے کہا۔

عیشل حارون شاہ والد حارون شاہ آپ کا نکاح احمر"

حسین ملک کے ساتھ حق مہر تین کروڑ روپے طے

پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"مولوی

صاحب کائزان شاہ کے حسار میں چھپی دلہن کو دیکھ

کر بولا تھا۔

گڑیا بولو"کائزان شاہ نے اس کے کان کے پاس کہا

تھا۔

اس کے ہونٹ جنبش کرنے میں اس کا ساتھ نہیں

دے رہے تھے۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"مولوی صاحب نے"

ایک بار پھر سے پوچھا۔

قبول ہے"کائزان شاہ کے حسار میں ہوتے ہوئے "

اس نے بہت مشکل سے کہا تھا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"مولوی صاحب نے "

شکر ادا کیا تھا۔

قبول ہے "عیشل نے پھر سے کہا۔ "

کیااپ کو یہ نکاح قبول ہے "مولوی صاحب نے "

آخری بار پوچھا۔

قبول ہے "وہ آنکھوں میں آنسوں لیے بولی تھی۔"

مولوی صاحب نے نکاح نامہ اس کے آگے کیا تھا اس

نے دندھلی ہوتی آنکھوں سے نکاح نامے کو دیکھا تھا۔

سائین کرو گڑیا "کائزان شاہ کی آواز پر وہ ہوش میں "

آئی تھی۔

اس کے آنسوں نکاح نامے کے اوپر گر رہے تھے۔

"آپ لوگ جائیں میں سائین کروا کر آرہا ہوں "

کائزان شاہ انھیں دیکھ کر بولا۔

وہ لوگ چلے گئے تھے کائزان شاہ نے اس کا گھونگھٹ

اٹھایا تھا۔

اس کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہوگئی تھی کائزان شاہ

نے شرمندگی کے مارے نظریں جھکالی تھی۔

عیشل نے پین کی طرف دیکھا تھا اور اسے اٹھایا تھا۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس سے سائین نہیں ہو پا رہا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا عیشل نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ سائین کیے تھے۔

کائزان شاہ کی بھی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔

معاف کر دینا بھائی کو" وہ یہ کہہ کر کمرے سے نکل " گیا تھا۔

عیشل زور زور سے رونے لگی تھی دعا اس کی طرف بڑھی تھی۔

وہی روک جاؤ بلکہ آپ لوگ جائیں" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

ایسے کیسے میرا بچہ "سادیہ بیگم نے پریشانی سے کہا "

تھا۔

امی پلیز کر تو لیا ہے نکاح اب اور کیا کرنا ہے"عیشل "
نے چیخ کر کہا تھا۔

عیشل "نورالایمان اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔"

بھابھی پلیز"وہ روتے ہوئے بول رہی تھی و"
صوفے سے نیچے بیٹھ گئی تھی۔

نورالایمان نے پرنشانی سے اسکی طرف دیکھا تھا اور
اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

بھابھی جائیں مجھے اکیلا رہنا ہے"وہ روتے ہوئے "
بول رہی تھی۔

عیشل آپی "نورالایمان کی بھی آنکھوں میں آنسوں"
آ گئے تھے اس نے عیشل کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

عیشل کندھا ملنے پر زور زور سے رونے لگی تھی۔

دعا اور سادیہ بیگم بھی آگے بڑھی تھی وہ دونوں بھی

اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی تھی۔

مجھے نہیں جینا آپ سن رہی ہیں امی بھابھی مجھے "

نہیں رہنا یہاں" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی اس

نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا جس کی وجہ سے وہ پھر

بے ہوش ہو گئی تھی۔

آپی آپی "نور الایمان پریشان ہو گئی تھی۔ "

دعا بھی اس کے پاس آئی تھی اور عیشل کا ہاتھ پکڑ لیا

تھا۔

چپ ہو کیوں تنگ کر رہی ہو " دعا نے روتے ہوئے "

کہا تھا۔

نور الایمان کھڑی ہوئی تھی اور کمرے سے نکل گئی

تھی۔

سادیہ بیگم بھی بیٹی کی حالت دیکھ کر رو رہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ نے اس کے آگے نکاح نامہ کیا تھا نکاح نامے پر آنسوں دیکھ کر اس کے اندر درد اٹھا تھا۔

اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ تھا نکاح نامہ پر اتنے آنسوں کیا وہ اس قدر پروفیسر احمر ملک سے محبت کر بیٹھی تھی۔

اس نے اپنے دماغ میں سوچا تھا اور پھر کائزان شاہ کو گلے لگا لیا۔

آپ لوگ چلیں "آیان ملک مولوی صاحب اور گواہان کو دیکھ کر بولا۔ "

"گیسٹ روم میں آیان کھانا کھائے بغیر نہیں جانا "

کائزان شاہ آیان ملک کے بولنے پر بولا۔

جی بھائی "ایان ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا۔"

کائزان شاہ نے ملازم کو بلا کر انھیں گیسٹ روم میں لے جانے کا کہا تھا۔

اب لاؤنج میں صرف کائزان شاہ میجر حسین ملک اور

آیان ملک تھے۔

نورالایمان بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی ان تینوں نے ہی سیڑھیوں کی طرف دیکھا تھا۔

اس کی شال اس کے وجود سے کھسک گئی تھی اور ساڑھی میں اسے بھاگنے میں مسئلہ ہو رہا تھا۔

ان دونوں نے ہی کائزان شاہ کو دیکھا تھا جو کہ نورالایمان کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

وہ فوراً سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا نورلایمان کا پاؤں سلپ ہوا تھا میجر حسین ملک اور آیان ملک بھی آگے بڑھے تھے۔

لیکن کائزان شاہ نے گرنے سے پہلے ہی پکڑ لیا تھا۔

میجر حسین ملک اور آیان ملک بھی وہی کھڑے ہو گئے۔

پاگل ہو یہ کیسے سیڑھیاں اتر رہی تھی "کائزان شاہ"

نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

اس سے بولا نہیں جا رہا تھا اس کی سانس پھول رہی

تھی۔

کائزان شاہ اسے لے کر نیچے آیا تھا اور اسے صوفے

پر بیٹھایا تھا۔

میجر حسین ملک اور آیان ملک مسکرا کر اپنی اکلوتی

شہزادی کو دیکھ رہے تھے۔

اب بتاؤ کیا ہوا" کائزان شاہ اسے تھوڑا ریلیکس دیکھ "

کر بولا تھا۔

وہ آپی" نورالایمان اٹک اٹک کر بولی رہی تھی۔ "

عیشل" کائزان شاہ نے فوراً سے کہا تھا۔ "

جی" نورالایمان نے ہاں میں سر ہلایا تھا میجر حسین"

ملک بھی پریشان ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے عیشل کو" کائزان شاہ نے پریشانی سے کہا"

تھا۔

وہ آپی بے ہوش ہو گئی ہیں پھر سے "نورالایمان "
نے نم آنکھوں سے بتایا۔

پھر سے کیا وہ پہلے بھی بے ہوش ہوئی ہے "میجر "
حسین ملک کے بولنے پر وہ اس کی طرف دیکھتی

ہے۔

نورالایمان حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

آپ "نورالایمان نے نم آنکھوں سے مسکرا کر "

پوچھا۔

کائزان شاہ پر نشانی سے نورالایمان کو دیکھ رہا تھا۔

نورلایمان ایمان کھڑی ہوئی تھی اور پھر اس کے پاس
آئی تھی۔

آپ ماما سے ملنے کے لیے آتے تھے نہ "نورالایمان "
نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

ہاں "میجر حسین ملک کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔"

اور ماما کہتی تھی آپ میرے بھائی ہیں "نورالایمان" نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

میری گڑیا کو میں یاد ہوں "میجر حسین ملک نے" اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

جی اور آپ میرے لیے روز چاکلیٹ بھی لاتے تھے " ہم گھومنے بھی جاتے تھے "نورالایمان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

لیکن اگر آپ میرے بھائی ہیں تو ہمارے ساتھ " کیوں نہیں رہتے تھے "نورالایمان نے معصومانہ سوال کیا تھا۔

"ایمان بعد میں یہ بات ہوں گی ابھی اوپر چلو عیشل " کائزان شاہ نے اسے عیشل کی کنڈیشن یاد کروائی تھی۔

"جی ٹھیک ہے "نورالایمان نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا۔

"کائزان "اسے اوپر جاتا دیکھ کر میجر حسین ملک بولا۔

"ہاں بولو "کائزان شاہ روک کر بولا۔

"ایک بار اسے دیکھنا ہے "میجر حسین ملک نے اس

کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہم "کائزان شاہ نے صرف اتنا کہا تھا وہ تینوں اوپر

چلے گئے تھے۔

وہ تینوں کمرے میں آئے تھے کائزان شاہ عیشل کے

پاس آیا تھا۔

دعا سائیڈ پر ہو گئی تھی دعا نے میجر حسین کو دیکھا تھا۔

کائزان شاہ نے عیشل کو بازوؤں میں اٹھایا تھا اور بیڈ پر لٹایا تھا۔

"حسین ڈاکٹر کو کال کر "کائزان شاہ میجر حسین کو

کھڑا دیکھ کر بولا۔
جی کرتا ہوں" اس نے کہہ کر موبائل نکالا تھا اور "
ڈاکٹر کو کال کی تھی۔
نور الایمان صرف میجر حسین ملک کو دیکھ رہی تھی۔
نور الایمان" کائزان شاہ نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔ "
جی" نور الایمان نے فوراً اُس کی طرف دیکھ کر کہا "
تھا۔
پانی دو" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔ "
نور الایمان نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور کمرے میں
موجود جگ سے پانی نکالنے لگی تھی۔
کیچن سے لے کر آؤ" کائزان شاہ نے اس کو جگ "
سے پانی نکالتا دیکھ کر کہا۔
لیکن" نور الایمان نے کچھ کہنا چاہا تھا۔ "
ایمان کیچن سے لے کر آؤ" کائزان شاہ نے مسکرا کر "

کہا تھا۔

جی ٹھیک "وہ یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی تھی میجر "

حسین جس نے ڈاکٹر کو کال کی تھی وہ اب اسے گھور

کر دیکھ رہا تھا۔

کائزان شاہ نے بھی بدلے میں اسے گھورا تھا۔

کب تک آئے گا ڈاکٹر "کائزان شاہ اسے دیکھ غصے "

سے بولا تھا۔

آرہا ہے بس "میجر حسین ملک نے بھی منہ بنا کر '

جواب دیا تھا۔

کتنی دیر پھر بھی "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر "

پوچھا۔

میں اس کے ساتھ نہیں ارہا "میجر حسین ملک نے "

منہ بنا کر کہا تھا۔

سادیہ بیگم اور دعاان دونوں کو دیکھ رہے تھے اور ہلکا

ہلکا مسکرا رہے تھے۔

کدھر"کائزان شاہ اسے بیڈ کی طرف بڑھتا دیکھ کر"

بولا تھا۔

کیا مطلب کدھر میری بیوی ہے"میجر حسین ملک "

نے اس کو دیکھ کر کہا۔

تو نے دیکھنے کا کہا تھا دیکھ لیا اب نکلو"کائزان شاہ غصے"

سے بولا تھا۔

تو نے اتنا سیدھا سمجھا ہوا ہے اپنے دوست کو"میجر"

حسین ملک ہنس کر بولا تھا۔

دورہ بغیرت"کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔"

ذرا بتا یا نورالایمان کو کس خوشی میں بھیجا ہے"میجر "

حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔

میری مرضی میری بیوی ہے"کائزان شاہ نے اسے"

آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

تو عیشل بھی میری بیوی ہے"میجر حسین ملک نے"

ہنس کر کہا تھا۔

نکل دو سیکنڈ کے اندر یہاں سے"کائزان شاہ نے"

غصے سے اسے دیکھا تھا۔

کیا ہو گیا ہے کائزان وہ گھر کا داماد ہے"سادیہ بیگم "

کائزان شاہ کو دیکھ کر بولا تھا۔

دیکھ لیں انٹی"میجر حسین ملک نے معصومانہ منہ "

بنایا تھا۔

امی اپ ابھی اسے جانتی نہیں ہیں اس لیے آپ بیچ"

میں نہ بولیں"کائزان شاہ منہ بنا کر بولا تھا۔

اتنے میں نور الایمان لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ ہی کمرے

میں داخل ہوئی تھی۔

کائزان شاہ بیڈ سے کھڑا ہو گیا تھا ڈاکٹر عیشل کے پاس

آئی تھی۔

آپ سب لوگ باہر جائیں میں انھیں چیک کر "
لوں"ڈاکٹر انھیں دیکھ کر بولی تھی۔

جی ٹھیک "کائزان شاہ نے کہا تھا۔ "

میجر حسین ملک تو اپنی دلہن کا سجا ہوا روپ دیکھ رہا تھا
جو اج اس کے لیے تھا۔

چل لے سب "کائزان شاہ نے اسکے کندھے پر تھپڑ "
مارتے ہوئے کہا تھا۔

چل رہا ہوں "میجر حسین ملک نے غصے سے کہا "
تھا۔

وہ سب لوگ کمرے سے نکل گئے تھے ڈاکٹر عیشل کو
چیک کرنے لگی۔

عیشل کر چیک کرنے کے بعد وہ خود بھی تقریباً دس منٹوں میں کمرے سے باہر
آئی تھی۔

جی ڈاکٹر کیا ہوا ہے "کائزان شاہ فوراً سے بولا تھا۔ "

" کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن کمزوری کی وجہ سے

وہ بے ہوش ہو گئی ہیں دوسرا ڈپریسن کی وجہ سے ڈاکٹران سب کو دیکھ کر بولی۔

" میں نے انجیکشن دے دیا ہے کچھ دیر میں ہوش

میں آجائیں گی آپ نے انھیں کھانا ضرور کھلانا ہے

اور فروٹس وغیرہ تو مسٹ "ڈاکٹر نے کائزان شاہ کو

دیکھ کر کہا تھا۔

"جی ٹھیک ہے شکریہ "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔

" کوئی میڈیسن "میجر حسین ملک ڈاکٹر کو دیکھ کر

بولا۔

" جی میں لیکن دیتی ہوں صبح اور شام "ڈاکٹر نے

مسکرا کر کہا تھا۔

ڈاکٹر کے مسکرا کر بات کرنے پر میجر حسین ملک

نظریں جھکا کر بولا۔

" جی ٹھیک "میجر حسین ملک نے جھکی نظروں کے

ساتھ کہا تھا۔

شکریہ ڈاکٹر نورالایمان آپ کو نیچے تک چھوڑ دے "

گی" کائزان شاہ ڈاکٹر کو دیکھ کر بولا۔

جی" وہ بس اتنا بولی تھی اور نورالایمان اسے لے کر"

نیچے چلی گئی تھی۔

مجھے تو ڈاکٹر بھی فلرٹ لگی "میجر حسین ملک نے"

کائزان شاہ کے کان میں کہا تھا۔

ہاں اسی لیے ہی واپس نورالایمان کے ساتھ بھیجا "

تھا" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

اب تجھے بھی جانا چاہیے اگر اس چوہی کو ہوش آگیا"

تو اچھا نہیں ہو گا" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے لیکن کچھ ٹائم نورالایمان کے ساتھ "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر"

بولا۔

پاگل ہے تو" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔ "

نہیں بس کچھ دیر "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر"

بولا۔

کائزان شاہ اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

ایسے نہ دیکھ تو شوہر ہے اسکا اس لیے اجازت لے رہا "
ہوں ورنہ تو بھی جانتا ہے بہن ہے ہماری "میجر
حسین ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔

جس طرح میرا اور عیشل کا صرف نکاح ہوا ہے وہ "
اب بھی تیری حویلی میں ہے نہ اسی طرح میں اپنی
گڑیا کو بھی لگ کر جا سکتا ہوں "میجر حسین ملک نے
اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

لے جا کر تو دکھا تجھے اچھے سے بتاؤ گا "کائزان شاہ "
نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

لے کر جاؤں گا "میجر حسین ملک نے اس کی طرف "
دیکھ کر کہا۔

اوئے پاگل نہیں تو جانتا ہے نہ باہر اس کے لیے کتنا خطرہ ہے "کائزان شاہ "

اسے دیکھ کر غصے سے بولا۔

اچھے سے جانتا ہوں "میجر حسین ملک نے اسے "

غصے سے گھور کر کہا۔

اچھا ابھی تم دونوں جاؤ کسی دن تم تینوں ساتھ "

میں ٹائم اسپینڈ کر لینا "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

جی ٹھیک ہے "میجر حسین ملک اس کے گلے لگ کر "

بولا تھا۔

اب پیچھے بھی ہو "اسے پیچھے نہ ہوتا دیکھ کر کائزان "

شاہ بولا تھا۔۔

باقی لوگ عیشل کے کمرے میں ڈاکٹر کے نکلتے ہی چلے

گئے تھے۔

میجر حسین ملک پیچھے ہوا تھا اتنے میں آیان ملک اور

نور الایمان ایک ساتھ اوپر آئے تھے۔

بھائی آج ہم پرنسز کو اپنے ساتھ لے چلیں" آیان"

ملک میجر حسین ملک سے بولا تھا۔

نہیں آج نہیں کسی اور دن" میجر حسین ملک"

نور الایمان کے پاس آیا تھا۔

ہم دونوں تمھارے بھائی ہیں اگر یہ کائزان تمھیں "

کچھ بھی کہے تم نے ہمیں بتانا ہے" میجر حسین ملک نے اسے دیکھا تھا۔

بھائی سچی کیا ہم بہن بھائی ہیں" نور الایمان ایکسائٹڈ "

ہوئی تھی۔

جی میری گڑیا" آیان ملک نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

تو پھر ہم تینوں ساتھ کیوں نہیں تھے جیسے کائزان "

عیشل آپی اور دعا آپی ساتھ ہیں" نور الایمان

نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

سوری گڑیا" میجر حسین ملک نے بس اتنا ہی کہا تھا۔"

کیا ہوا ہے بھائی آپ رو کیوں رہے ہیں" نور لا یمان"

میجر حسین ملک کو دیکھ کر بولی۔

بس اتنا بتاؤں گا گڑیا شہزاد ملک آپ کے لیے اچھے "

باپ ہوں گے ہمارے لیے نہیں" میجر حسین ملک

نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

نورالایمان مزید حیران ہوئی تھی اسے لگا تھا وہ ویسے

ہی اسے اپنا بھائی کہہ رہا تھا۔

آپ بابا کے بیٹے ہیں" نورالایمان نے نم آنکھوں "

سے پوچھا تھا۔

جی میری گڑیا ہم دونوں شہزاد ملک اور سونیہ ماما کی "

اولاد ہیں اور آپ شہزاد ملک اور چھوٹی امی زینب کی

بیٹی ہیں" میجر حسین ملک نے روتے ہوئے کہا تھا وہ پھر سے ماضی کی تلخ یادوں

میں چلا گیا تھا۔

کائزان شاہ نے تو بس اس کے چھوٹی امی زینب الفاظ

سنے تھے وہ زینب کی اتنی رسپیکٹ کرتا تھا۔

بھائی" وہ روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی تھی وہ تو"

بس یہ سوچ رہی تھی وہ بس اسے ویسے ہی اپنے بھائی

کہہ رہے تھے۔

بابا نے ایسا کیوں کیا" نورلایمان روتے ہوئے بولی"

تھی۔

بس گڑیا" وقت آنے پر آپ کو سب پتہ چل جائے"

گا۔

کائزان شاہ ان دونوں کو گھور کر دیکھ رہا تھا اس سے

برداشت نہیں ہو رہا تھا نورالایمان کا میجر حسین ملک

سے لگے ہوئے۔

میجر حسین ملک پیچھے ہوا تھا آیان ملک نے اپنی

باہیں کھولی تھی۔

کائزان شاہ نے گھور کر آیان ملک کو دیکھا تھا لیکن

اسے تو جیسے فرق ہی نہیں پڑا تھا۔

نورالایمان آیان ملک کے گلے سے لگی تھی آیان

ملک نے پیار سے س کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

نورلایمان اور آیان ملک پیچھے ہوئے تھے اسی وقت

دعا کمرے سے باہر آئی تھی۔

دعا آیان ملک کو یہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی اور

آج تو وہ تیار ہو کر بلا کا ہینڈ سم لگ رہا تھا اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

آیان ملک بھی اسے دیکھ رہا تھا یہ آنکھیں ان کو تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا

۔

اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا وہ کالج کی لڑکی یہاں اسے ملے گی۔

وہ سچ میں بہت پیاری تھی اور آج تیار ہو کر تو کچھ

زیادہ ہی لگ رہی تھی۔

کیا ہوا ہے دعا"کائزان شاہ دعا کو دیکھ کر بولا تھا۔"

وہ بھائی میں عیشل کے لیے کھانا لینے جا رہی تھی"دعا کائزان شاہ کے پوچھنے پر "

بولی تھی۔

لو جی اس نے بھی اس کی ہی بہن نکلنا تھا" آیان ملک نے سوچا تھا۔ "

ٹھیک ہے جاؤ" کائزان شاہ نے کہا تو وہ چلی گئی۔ "

ٹھیک ہے ہم بھی چلتے ہیں" میجر حسین ملک نے "

اسے دیکھ کر کہا۔

شکر ہے تم نے بھی جانے کی بات کی" کائزان شاہ "

نے انھیں دیکھ کر کہا۔

اس کی بات پر نور لا یمان نے اسے گھور کر دیکھ تھا۔

آپ میرے بھائیوں کے بارے میں بات کر رہے "

ہیں" نور الایمان کے پروٹیکٹ کرنے پر ان دونوں نے

اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

ہائے بس کر دو میری بیوی کچھ نہیں کہتا تمھارے بھائیوں کو" کائزان شاہ نے "

منہ بنا کر کہا۔

اس کا میری بیوی کہنا وہ بھی میجر حسین ملک اور

آیان ملک کے وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے میری گڑیا" میجر حسین ملک نے اس کے
ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"جی بھائی" وہ مسکرا کر بولی تھی۔

آیان ملک نے بھی اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا اور
وہ دونوں چلے گئے تھے۔

کائزان شاہ نے نورالایمان کی طرف دیکھا تھا اور اسے
اپنی طرف کھینچا تھا۔

"کائز" وہ اس کی حرکت بولی تھی۔

"جی کائز کی جان" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

" آپ کو اگر پتہ ہو یہاں سے ابھی دعا نے آنا ہے "
نورلایمان نے منہ بنا کر کہا تھا۔

اس کی بات پر کائزان شاہ نے نورلایمان کو چھوڑ دی تھا۔

"آج رات میں آؤں گا اور میرے آنے سے پہلے
چینج نہیں کرنا" کائزان شاہ نے اس کے کان کے پاس

جھک کر کہا۔

لیکن کیوں "نورالایمان نے منہ بنا کر کہا۔ "

بس کہا نہ "کائزان شاہ نے اسے گھور کر کہا اتنے "

میں دعا آگئی وہ سب اندر کمرے میں چلے گئے تھے۔

oooooooooooooooooooo

عیشل نظریں جھکا کر بیٹھی تھی کائزان شاہ نورالایمان

اور دعا کمرے میں آئے تھے۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اس کی ایک طرف

سادیہ بیگم بیٹھی تھی اور ایک طرف وہ بیٹھ گیا تھا۔

کسی طبیعت ہے "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

کیسی ہو سکتی ہے "عیشل کائزان شاہ کی طرف دیکھ "

کر بولی تھی۔

اچھے سے جانتا ہوں "کائزان شاہ اسے دیکھا کر بولا۔ "

تو پھر پوچھ کیوں رہے ہیں "عیشل نے اس کی "

طرف دیکھ کر کہا۔

"اچھا اب کھانا کھاؤ یہ جو تم نے کھانا نہیں کھایا اس

وجہ سے بار بار بے ہوش ہو رہی ہو" کائزان شاہ

اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر اپنے ہاتھوں سے اسے

کھانا کھلانے لگا تھا وہ بھی خاموشی سے کھا رہی تھی۔

اسنے کوئی بھی تماشہ نہیں کیا تھا کیوں کہ جب پہلے

اس کی سنی نہیں گئی تھی تو اب کون سنے گا۔

کائزان شاہ نے اسے کھانا کھلایا تھا۔

"اب میری گڑیا چینج کر کے ایزی ہو کر سو جاؤ"

کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے بھابھی والے کمرے میں شفٹ ہونا ہے میں اکیلا رہنا چاہتی ہوں" عیشل

نے کائزان شاہ جی طرف

دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے دعا نور الایمان کے ساتھ اس کے کمرے

میں سوئے گی" کائزان شاہ نے کہا تھا۔

جی ٹھیک" وہ سر جھکا کر بولی تھی دعا کو اسکی بات "

اچھی نہیں لگی تھی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

آپ آرام کرو" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔"

جی صحیح" وہ سب لوگ کمرے سے نکل گئے تھے۔ "

oooooooooooooooo

عیشل شیشے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔

آج وہ کسی اور کے نام ہو گئی تھی اسے اس بات کا

یقین نہیں آ رہا تھا۔

وہ شیشے میں خود کو دیکھ کر رہ رہی تھی اس نے دوپٹہ کھینچا تھا۔

لیکن وہ نہیں نکلا تھا کیوں کہ اس میں پنز لگی ہوئی

تھی۔

الٹا اسے خود کر درد ہوا تھا وہ اپنا سر پکڑ کر رونے لگی

تھی۔

کچھ دیر کے بعد اس نے اپنے دوپٹے کی پنز نکالی تھی

اور پھر اسے نیچے پھینکا تھا۔

ابھی وہ واشروم میں جا رہی تھی جب کھڑکی کے پاس

آواز ہوئی تھی۔

وہ ڈر گئی تھی اس نے اس طرح قدم بڑھائے تھے

بالکونی میں کوئی کھڑا تھا۔

ابھی وہ واشروم میں جا رہی تھی جب کھڑکی کے پاس

آواز ہوئی تھی۔

وہ ڈر گئی تھی اس نے اس طرح قدم بڑھائے تھے

بالکونی میں کوئی کھڑا تھا۔

اسے دیکھ وہ مزید خوفزدہ ہوئی تھی اس نے جلدی

جلدی کھڑکیاں بند کرنی چاہی تھی لیکن اس سے پہلے
ہی اس شخص نے ہاتھ دے کر اسے کھڑکیاں بند کرنے سے روکا تھا۔

عیشل کی آنکھیں نم ہو گئی تھی اتنا سب جو یہ ہوا تھا یہ
کم تھا کہ اب ایک اور نئی مصیبت۔

وہ شخص اندر آ گیا تھا عیشل اسے ڈرتے ہوئے دیکھ
رہی تھی۔۔

وہ کمرے کی لائٹس کی طرف بڑھا تھا اور اس نے
ساری لائٹس بند کر دی تھی۔

عیشل ڈرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی آج اس نے فل ماسک لگایا تھا جس میں
سے اس کی انکھیں بھی بامشکل نظر آ رہی تھی۔

وہ عیشل کے پاس آیا تھا آج عیشل کو اپنے پردے کا
کوئی ہوش نہیں تھا۔

پروفیسر احمر نے اسے دیوار کے ساتھ لگایا تھا اس
شخص کی جب ضرورت تھی تب وہ کہاں تھا جب سب

کچھ ہو گیا جب سب کچھ ختم ہو گیا تو اب وہ کیوں آیا تھا۔

عیشل نے روتے ہوئے اسے دیکھا تھا پہلے تو اس نے اس کے سجے ہوئے روپ پر غور نہیں کیا لیکن اب نظریں ادھر بھی گئی تھی۔

"یہ دلہن کا لباس" پروفیسر احمر نے کنفیوز ہوتے پوچھا تھا۔

"اب عیشل حارون شاہ عیشل حارون شاہ نہیں رہی جیسے تم اپنانا چاہتے تھے بلکہ اپنانا بھی نہیں چاہتے تھے بس میرے جذباتوں کے ساتھ کھیلا تین دن کا کہا تھا نہ گزر گئے تین دن کہاں تھے تم" عیشل روتے ہوئے بول رہی تھی۔

تمھارا نکاح ہو گیا" پروفیسر احمر شوکڈ ہوا تھا۔

"ہاں ہو گیا ہے میرا نکاح" عیشل روتے ہوئے بولی"

تھی۔

کس کے ساتھ "پروفیسر احمر نے اسے دیوار کے "

ساتھ لگا کر غصے سے پوچھا تھا۔

مجھے نام نہیں پتہ "عیشل نے روتے ہوئے کہا تھا۔ "

کیا مطلب تمھیں نہیں پتہ تو قبول کیسے کیا "پروفیسر "

احمر نے چاقو نکالی تھی۔

اس چاقو سے ہم دونوں مریں گے "پروفیسر احمر "

نے وہ چاقو اسکے گال پر رکھا تھا۔

نہیں نہیں ہم نے کیوں مرنا اسے نا ماردیں جس "

سے تمھارا نکاح ہوا ہے "پروفیسر احمر نے ہنستے ہوئے

کہا تھا۔

اس نے موبائل نکال کر کسی کو کال ملائی تھی عیشل

ڈرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

نہیں نہیں پلیز ایسا نہ کریں "عیشل نے روتے ہوئے

کہا تھا۔۔

خاموش تمھاری آواز نہ آئے "پروفیسر احمر نے اسے غصے سے دیکھ کر کہا تھا۔ "

ہاں ہلو "کال اٹھنے پر پروفیسر احمر نے کہا تھا۔ "

آج کائزان شاہ کی بہن کا نکاح ہوا ہے معلوم کر کس "

سے ہوا ہے اور آدھے گھنٹے کے اندر اندر اس کی لاش

کی تصویر بھیجو "پروفیسر احمر ملک نے عیشل کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا

تھا۔

نہیں نہیں ایسا کیسے کر سکتے ہو تم نہیں پلیز "عیشل "

اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بول رہی تھی۔

خاموش "وہ کال کٹ کر کے زور سے دھاڑا تھا۔ "

ادھر اس کا قتل ہو گا یہاں ہمارا نکاح ہو گا "پروفیسر "

احمر ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں اسکی بیوی ہوں "

عدت "وہ نا جانے کیا بول رہی تھی اسے کچھ سمجھ

نہیں آرہا تھا پروفیسر احمر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"تمھارا صرف اس سے نکاح ہوا ہے کوئی عدت تم پر فرض نہیں کیوں کہ اسنے تمہیں چھوا بھی نہیں ہے"

پروفیسر احمر نے غصے سے کہا تھا۔۔

"لیکن پھر بھی نہیں پلیز" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"اگراب تم روئی اور وہ بھی اس کے لیے تو مجھ سے بورا کوئی نہیں ہوگا" پروفیسر احمر نے چاقو پھر سے اس کے گال پر رکھا تھا۔

وہ خاموش ہوگئی تھی اور خوفزدہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"تیار ہو" پروفیسر احمر اسے دیکھ کر بولا۔

"لیکن کیوں" عیشل نے خوفزدہ ہوتے پوچھا۔

"ہمارا نکاح ہے اور تم جا رہی ہو میرے ساتھ"
پروفیسر احمر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔
میں کہیں نہیں جاؤں گی تمھارے ساتھ نکاح تو دور "
کی بات ہے" وہ غصے سے بولی تھی۔
لے کر تو میں تمھیں جاؤں گا آج ایک قتل بھی ہو گا"
نکاح بھی" پروفیسر احمر ملک نے اس کی آنکھوں میں
دیکھ کر کہا تھا۔
ویسے اسے اس پورے سچویشن میں ہنسی بھی بہت آ
رہی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو ان کا نکاح ہوا تھا
اور پھر اب وہ یوں اچانک پروفیسر احمر ملک بن کر
اس کے سامنے کھڑا تھا اور پھر خود کو ہی مارنے کا کہہ
رہا تھا اور مارنے کے بعد نکاح بھی خود ہی کرے گا واہ
کیا ٹیلنٹ ہے۔
اس نے اپنے دماغ میں یہ سب سوچا تھا اسے ہنسی آ

رہی تھی لیکن وہ ہنس نہیں سکتا تھا۔

میں ایسا کبھی نہیں کروں گی "عیشل نے اسے اب "

کی بار غصے سے دیکھ کر کہا۔

تم کرو گی آج ہی ہمارا نکاح بھی ہو گا" وہ اس کی "

طرف دیکھ کر بولی۔

"میں نہیں کروں گی تم مجھے مجبور نہیں کر سکتے "

عیشل نے روتے ہوئے کہا تھا۔

جاؤ چینج کر کے آؤ کوئی اچھا سا عبایا ڈالو "پروفیسر احمر "

اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

میں تمھاری کوئی بھی بات نہیں مانو گی "عیشل نے "

غصے سے کہا تھا۔

کوئی بات نہیں کائزان شاہ کو بھی مارنا میرے لیے اتنا مشکل نہیں ہے "وہ "

عیشل کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

نہیں نہیں تم پاگل ہو گئے کو کیا جب تمھارے پاس "

موقع تھا تب تم نے نکاح کیا نہیں اور اب لوگوں کو

مارنے کے اوپر تلے ہوئے ہو "عیشل نے روتے

ہوئے کہا تھا۔

"اگر اپنے پیارے بھائی کی جان پیاری ہے تو جاؤ"

پروفیسر احمر اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

کیوں کر رہے ہو ایسا" وہ روتے ہوئے بول رہی"

تھی۔

کیوں کہ میں تمھیں اپنا بنانا چاہتا ہوں کسی کو بھی"

برداشت نہیں کر سکتا تمھارے اس پاس اس لیے جاؤ

اب "پروفیسر احمر نے اسے دیکھ کر کہا۔

تو تب کہاں تھے جب میرا نکاح ہوا تھا"عیشل غصے سے بولی تھی۔"

عیشل فضول ں ہی بولو اور جاؤ"پروفیسر احمر نے اس "

کی طرف دیکھ کر کہا۔

میں نہیں جاؤں گی"وہ غصے سے بولی تھی۔ "

لگتا ہے تمہیں اپنے بھائی کی جان عزیز نہیں ہے "پروفیسر احمر ملک نے اسے" دیکھ کر کہا۔

جا رہی ہوں" وہ روتے ہوئے واشروم کی طرف چلی گئی تھی پیچھے وہ کھڑا مسکرا رہا " تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOO

کائزان شاہ نورالایمان کے کمرے میں آیا تھا جہاں دعا بھی موجود تھی۔

کائزان شاہ نے دعا کو دیکھا اور پھر اس کے بعد نورالایمان کو۔

بھائی جان آپ آئیں" دعا کائزان شاہ کو دیکھو کر بولی۔"

نہیں گڑیا میرے سر میں درد ہو رہا ہے ایک کپ کافی چاہیئے تھی "کائزان شاہ" نورلایمان کو دیکھ کر بولا۔

اچھا میں بنا دیتی ہوں" دعا اٹھنے لگی تھی۔ "

نہیں بچے آپ رہنے دو نورالایمان بنا لے گی "کائزان شاہ نے دعا کو دیکھ کر " کہا۔

نہیں بھائی انھوں نے ساڑھی پہنی ہوئی ہے تنگ ہو رہی ہیں چینج کرنے دیں "

میں بنالوں گی" وہ یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی تھی کائزان شاہ نے منہ بنایا تھا۔

تم بول نہیں سکتی تھی "کائزان شاہ بیڈ پر اسکے پاس آیا تھا۔ "

کیا بولتی "نورالایمان اسے دیکھ کر بولی۔ "

کہ کافی تم نے بنانی ہے "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔ "

ایک تو مجھے بنانی نہیں آتی دوسرا یہ کہ میں تھک گئی ہوں واقعی "نورالایمان "

اس کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔

ٹھیک ہے "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر "

کہا۔

نورلایمان بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

کہاں جا رہی ہو "کائزان شاہ اسے کے وجود پر نظریں رکھے ہوئے بولا۔ "

چینج کرنے بہت الجھن ہو رہی ہے "نورالایمان نے منہ بنا کر کہا۔"

لیکن میں تو اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھنا چاہتا ہوں "کائزان شاہ نے اسے اپنی "

اوپر گرایا تھا جس سے وہ کائزان شاہ کے اوپر آگئی تھی۔

آہ کائز" وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے بولی تھی۔"

دیکھ تو لیا ہے اب جانے دیں نہ" وہ منہ بنا کر بولی۔"

ایسے کیسے جانے دوں" کائزان شاہ خود اوپر آگیا تھا اور اسے نیچے کر لیا تھا۔"

کائز دروازہ کھلا ہوا ہے دعا آجائے گی کبھی بھی" وہ دروازے کی طرف دیکھ کر " بولی تھی۔

خاموش اب تمھاری آواز نہ نکلے" کائزان شاہ نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ " لیا تھا۔

کائزان شاہ اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھ رہا تھا جو کہ اج کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی۔

کائزان شان جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

اس کے اس عمل پر نور الایمان کے گال دہک کر سرخ انار ہوئے تھے۔

اس کے شرمانے پر کائزان شاہ کو ہنسی اگئی تھی وہ بالکل لال ٹماٹر بن گئی تھی وہ بھی اس کی صرف ایک کس پر۔

میں قربان جان شاہ اتنا شرمانا" کائزان شاہ اس کے سرخ ہوتے گال ٹچ کرتا"
بولا۔
کائز کیوں تنگ کر رہی ہے" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔"
کائزان شاہ ابھی مزید کچھ کرتا اس سے پہلے ہی دعا گئی تھی۔
دعا نے فوراً سے اپنا منہ موڑ لیا تھا نور لا یمان نے دعا کو دیکھا تھا۔
اور پھر کائزان شاہ کو اشارہ کیا تھا کائزان شانی بھی اس طرف دیکھا۔
وہ فوراً سے پیچھے ہوا تھا نور الا یمان بھی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔
بھائی بھابی میں مڑ جاؤں" وہ ہنس کر بولی تھی۔"
ہاں مڑ جاؤ" کائزان شاہ نے نظریں چرالی تھی دعا سے۔"
میں چینج کر کے اتی" ہوں نور لا یمان یہ کہہ کر واش روم میں چلی گئی تھی۔"
کائزان شاپس کی چالا کی پر اسے دیکھتا رہ گیا جو اسے پھنسا کر خود اب بھاگ گئی تھی
۔
ویسے کارنامہ اس نے خود ہی سر انجام دیا تھا ہنسنا بھی اس نے خود ہی تھا۔
کافی" دعا کائزان شاہ کے پاس اکر بولی تھی۔"

کائزان شاہ نے کافی لی تھی اور فوراً کمرے سے نکل گیا تھا۔
کائزان شاہ کی جانب کے بعد دعا زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔
○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل چینج کر کے ائی تھی اس نے عبایا ڈالا تھا اس کے
انے پر پروفیسر احمر جو کہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا فوراً سے کھڑا ہو گیا۔
عیشل کی انکھوں میں نمی تھی اور انکھیں سرخ ہو رہی تھی اس کا مطلب وہ واش روم میں بھی روتی رہی تھی۔
اس بات پر پروفیسر احمر نے ضبط سے مٹھیاں بند کی تھی۔
چلو"پروفیسر احمر اس کے پاس آکر بولا تھا۔"
کہاں جانا ہے"عیشل اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔"
جہاں میں لے کر جاؤں گا وہاں جانا ہو گا"پروفیسر احمر نے اسکی طرف دیکھ کر" کہا۔
تم نے اس شخص کو مار دیا"یہ پوچھتے ہوئے اس کے ہونٹ اس کا ساتھ نہیں" دے رہے تھے۔

ہاں ابھی ایک منٹ پہلے ہی مجھے میسج ریسیو ہوا ہے "پروفیسر احمر ملک ہنس کر بولا" تھا۔

پروفیسر احمر ملک اسے لے کر بالکونی میں گیا تھا اور ادھر سے ایسے غائب ہوا تھا وہاں سے جیسے کوئی وہاں آیا ہی نہ ہو۔

ooooooooooooooooooooo

پروفیسر احمر ملک اسے لے کر اپنے فلیٹ میں ایا تھا۔

اس نے اسے ابھی ایک کمرے میں رکھا تھا اس نے اپنا موبائل نکالا اور کائزان شاہ کا نمبر ملایا تھا۔

ہاں بولو اب کیا موت پڑی ہے "کائزان شاہ کال اٹھاتے ساتھ بولا۔"

اپ کی پیاری سی بہن عیشل احمر حسین ملک اس وقت اپنے شوہر کے ساتھ" ہے "ابھی اس کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ کائزان شاہ بولا۔

اوئے سالے عیشل تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے اور تم کیسے ائے ادھر """ کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

تمہاری حویلی نہیں وہ اس وقت میرے ساتھ میرے فلیٹ میں ہے "میجر حسین ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

سالے رک میں ارہا ہوں "کائزان شاہ نے فورا گاڑی کی چابیاں اٹھائی تھی اور باہر کی طرف بھاگا تھا۔

" ہاں جلدی پہنچ ویسے بھی میں اس سے نکاح کر رہا ہوں تجھے گواہ تو ہونا چاہیے نا" میجر حسین ملک ہنستا ہوا بولا تھا۔

" ابھی مجھے کچھ بھی نہیں سمجھ میں ارہا وہاں اکر تجھے بتاؤں گا "کائزان شاہ نے غصے سے کہا اور کال رکھ دی۔

میجر حسین ملک کال بند ہونے پر مسکرایا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

پروفیسر احمر ملک عیشل کے کمرے میں ایا تھا وہ زمین پر بیٹھ کر رو رہی تھی۔

پروفیسر احمر ملک اس کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گیا تھا۔

" رونے سے کیا ہو گا نکاح تو تمہارا میرے ساتھ ہی ہونا ہے "پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔

یہی تو بد قسمتی ہے میری بلکہ میری بد قسمتی تو اس دن سے شروع ہو گئی تھی"
جب میری تم سے ملاقات ہوئی "عیشل روتے ہوئے بولی تھی۔

مجھے لگا تھا تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو "پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔"
محبت وہ بھی تم جیسے شخص سے "عیشل تنزیہ ہنس کر بولی تھی۔"

محبت کسی سے بھی کبھی بھی ہو سکتی ہے اور جب محبت سوچ سمجھ کر کی جائے"
پھر اسے محبت نہیں کہتے "پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔

یہ محبت صرف دھوکہ ہے نام بہت خوبصورت ہے لیکن بہت درد دیتا ہے جس"
کو یہ بیماری لگ جائے پھر مشکل ہے کہ وہ زندگی کی طرف دوبارہ آئے اور اگر
اس میں دھوکا مل جائے تو انسان برباد ہو کر رہ جاتا ہے خواہشیں ختم ہو جاتی ہیں
جینے کا مقصد ختم ہو جاتا ہے جس شخص کو اپ اپنا مانتے ہو اپنا سمجھتے ہو اپنا محرم مان
لیتے ہو وہ پل میں غیر ہو جاتا ہے اور ایک نا محرم کی محبت اور ایک نا محرم کو محرم
ماننا بہت بڑا گناہ ہے زندگی بھی برباد ہو گئی اور ساتھ میں گناہ اور لے لیا اپنے اللہ کو
اور ناراض کر لیا "عیشل روتے ہوئے بول رہی تھی۔

اس کی باتیں سن کر پروفیسر احمر کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ اسے چپ کرواتا۔

وہ صرف اسے دیکھ رہا تھا اس کے آنسوں سے تکلیف دے رہے تھے۔

کاش وہ اسے بتا پاتا اس نے اسے دھوکہ نہیں دیا بلکہ وہ تو ایسا کبھی خیالوں میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔

پروفیسر احمر اسے یوں ہی چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔

اور پیچھے وہ بیٹھ کر روتی رہی تھی۔

کائزان شاہ میجر حسین ملک کے سامنے کھڑا اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

اب یہ کیا نیا تماشہ لگانا ہے تم نے "کائزان شاہ نے غصے سے اسے کہا تھا۔"

اس طرح پھر یونیورسٹی میں میں اڈے پروٹیکٹ نہیں کر پاؤں گا"میجر حسین "

ملک اسے دیکھ کر بولا۔

کائزان شاہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

میں بتا رہا ہوں میری عیشل سے دور رہنا ورنہ اچھا "

نہیں ہو گا"کائزان شاہ اسے دیکھ کر غصے سے بولا۔

تو بھول رہا ہے اب وہ بیوی ہے میری"میجر حسین "

ملک اسے دیکھ کر ہنس کر بولا۔

وہ تیری بیوی ہونے سے پہلے میری بہن ہے اور

مجھے نہیں برداشت ہو گا تو بھی اسکے پاس"کائزان شاہ

نے اسے دیکھ کر غصے سے کہا۔

پھر تو تو بھی مجھے اچھا نہیں لگتا اپنی معصوم سی بہن"

کے ساتھ"میجر حسین ملک نے بھی اپنا بدلہ لیا تھا۔

بیچ میں نورالایمان کہاں سے آگئی"کائزان شاہ نے"

اسے دیکھ کر منہ بنا کر کہا۔

جب جب تو مجھے عیشل سے دور رہنے کا کہے گا تب"

تب میں نورالایمان کو بیچ میں لاؤں گا" میجر حسین

ملک نے اسے دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"چپ کر تیری یہ ہنسی مجھے بلکل بھی پسند نہیں آ

رہی" کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔

"خیر تیاری کریں" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر

پوچھا۔

"میں بتا رہا ہوں اگر میں نے تجھے عیشل کے آس

پاس بھی دیکھا تیرا وہ حشر کروں گا کہ تو یاد رکھے گا"

کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

"تب کی تب دیکھیں گیں ابھی چلو" میجر حسین

ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔

کائزان شاہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے اس کے

ساتھ چل پڑا تھا۔

oooooooooooooooo

عیشل فرش پر ویسے کی ویسی بیٹھی تھی پروفیسر احمر ملک کمرہ کھول کر اس کے پاس آیا تھا۔

عیشل نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا پروفیسر احمر ملک نے اس پر بڑی سی سرچ رنگ کی چادر دی تھی۔

عیشل پرنشانی سے اسے دیکھ رہی تھی یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا۔

چلو" پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔"

کہاں "عیشل اسے دیکھ کر بولی۔ "

نکاح ہے ہمارا" پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔ "

پلیز نہیں مجھے گھر چھوڑ دیں اگر بھائی کو پتہ چل گیا" تو" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

نہیں پتہ چلے گا تم بس خاموشی سے اٹھو نکاح کرو "

میں تمہیں واپس چھوڑ آؤں گا" پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔

محبت کرتے ہو "عیشل نے اسے دیکھ کر سوال کیا۔"

ہاں" پروفیسر احمر ملک اس کے اس سوال پر تھوڑا حیران ہوا تھا لیکن بعد میں "

جواب دے دیا۔

تو پھر اتنی عزیت کیوں دے رہے ہو "عیشل نے"

روتے ہوئے کہا تھا۔

"خاموش اپنے آنسوں صاف کرو اور باہر چلو "

پروفیسر احمر ملک نے غصے سے کہا تھا۔

اور منع کرنے کے نتائج بھی تم جانتی ہو تمھارے "

گھر پہنچنے سے پہلے تمھارا بھائی اوپر پہنچا ہو گا" پروفیسر

احمر ملک اس کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے بولا۔

کیوں کر رہے ہو ایسا" وہ روتے ہوئے بول رہی "

تھی۔۔

خاموش اور اب چلو آنسوں صاف کرو"پروفیسر"

احمر ملک نے اسے دیکھ غصے سے کہا تھا۔

اسے غصے میں دیکھ کر عیشل نے فوراً سے آنسوں

صاف کیے تھے۔۔

اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تو عیشل بھی اس

کے ساتھ ساتھ اس کے پیچھے چل رہی تھی۔

oooooooooooooooooooo

وہ عیشل کو لے کر باہر آیا تھا کائزان شاہ کھڑا اسے

غصے سے دیکھ رہا تھا۔

میجر حسین ملک اس کا چہرہ دیکھ کر مسکرا رہا تھا کائزان

شاہ اسے فاصلہ بنانے کا اشارہ کر رہا تھا۔

جسے وہ جان بوجھ کر نظرانداز کر رہا تھا عیشل نے

گھونگھٹ کیا ہوا تھا۔

میجر حسین ملک نے عیشل کو بیٹھایا اور خود اس کے

ساتھ تھوڑا سا فاصلے پر بیٹھ گیا تھا۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اسے کالر سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔

کیا ہے "میجر حسین ملک نے آہستہ سے کہا تھا۔"

خاموشی سے سامنے والے صوفے پر بیٹھ "کائزان " شاہ نے بھی آہستہ سے کہا۔

کیوں "میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر آئی برو" اچھکائی۔

"تو چاہتا ہے یہ نکاح ہو خاموشی سے وہاں بیٹھ " کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

اگر نہ بیٹھوں "میجر حسین ملک نے اس کی طرف" دیکھ کر کہا۔

کائزان شاہ کو اب غصہ آیا تھا اسنے پوری طاقت سے اس کے منہ پر مکا مارا تھا۔

میجر حسین ملک کے منہ سے خون نکلا تھا اس نے اپنے ہونٹ کو ٹچ کیا تھا۔

باقی مولوی اور گواہان کھڑے بس دیکھ رہے تھے آیان ملک بھی بیچ میں نہیں آیا تھا۔

میجر حسین ملک نے بھی پوری طاقت سے اس کے منہ پر مکا مارا تھا۔

جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا لیکن پھر سنبھل گیا تھا۔

وہاں جا"کائزان شاہ واپس سے اس کے پاس آتا" بولا۔

میجر حسین ملک نے اسے دیکھا اور پھر آیان ملک سے ٹشو لیے تھے۔

اسے دیکھتے ہوئے وہ سامنے والے صوفہ پر بیٹھ گیا تھا عیشل خاموشی سے بیٹھی رہی تھی۔

کائزان شاہ اس کے برابر میں بیٹھا تھا اب میجر حسین ملک کو وہ چب رہا تھا عیشل کے پاس۔

نکاح شروع کریں مولوی صاحب "میجر حسین "
ملک نے کہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں نکاح ہو گیا تھا کائزان شاہ نے جھک کر
اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے اور فوراً سے پیچھے ہوا
تھا عیشل بھی ڈر گئی تھی۔

کائزان شاہ کا اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھنا میجر حسین
ملک کو پسند نہیں آیا تھا۔

کائزان شاہ میجر حسین ملک کے پاس آیا تھا۔

"اب خاموشی سے عیشل کو حویلی چھوڑ کے آ "

کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے "میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔"

"چپ چاپ خاموشی سے عیشل کو حویلی چھوڑ کے آ"

کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔

یار بات تو کرنے دے "میجر حسین ملک نے"

معصومیت سے کہا۔

نہیں جو میں کہہ رہا ہوں وہ ورنہ میں خود لے "

جاؤں گا" کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔

اچھا لے جا رہا ہوں میجر حسین ملک نے برا سا منہ

بنایا تھا۔

میں تجھے فولو کر رہا ہوں گا" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔ "

ٹھیک ہے "میجر حسین ملک نے منہ بنا کر کہا اور عیشل کو لے کر چلا گیا تھا۔ "

oooooooooooooooooooo

صبح سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے

عیشل کے دعا کالج کے لیے تیار بیٹھی تھی۔

میں کب کالج جاؤں گی "نور الایمان نے کائزان شاہ "

کی طرف دیکھ کر کہا۔

ایڈمیشن کروا دیا ہے آج جا کر تمھاری بوکس "

یونیفارم لے آئیں گیں اس کے بعد "کائزان شاہ

اسے دیکھ مسکرا کر بولا۔

جی ٹھیک ہے" وہ مسکرا کر بولی۔ "

عیشل کو بلا لیں" سادیہ بیگم کائزان شاہ کو دیکھ کر "

بولی۔

نہیں" کائزان شاہ نے سادیہ بیگم کے پوچھنے پر کہا۔"

بھائی چلیں دیر ہو رہی ہے" دعا کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی۔"

ہاں چلو" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔"

اور امی کھانا آپ نے اسے اپنے سامنے بیٹھا کر "

کھلانا ہے" کائزان شاہ نے مڑ کر کہا۔

ہاں ٹھیک ہے" سادیہ بیگم نے کہا تھا وہ لوگ چلے گئے تھے۔"

○○○○○○○○○○○○○○○○○

دعا کالج ائی تھی اس نے کلاس روم میں قدم رکھے تھے آج اس کی جگہ پر آیان ملک بیٹھا ہوا تھا۔

دعا نے غصے سے اسے دیکھا تھا اور پچھلی سیٹ پر چلی گئی تھی اس نے بیگ رکھا تھا۔

آیان ملک اس کے پاس آیا تھا دعا نے غصے سے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

کل تو محترمہ آپ بہت پیاری لگ رہی تھی "آیان"

ملک ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا دعا نے غصے سے اسے دیکھا

تھا۔۔

کیا مصیبت ہے تمھارے ساتھ "دعا نے غصے سے "

کہا تھا۔

میرے ساتھ یہ مصیبت ہے کہ آپ مجھے پسند"

کرتی ہیں لیکن کہتی نہیں کیوں "آیان ملک نے

ہنس کر کہا تھا۔

اتنی خوش فہمیاں کہاں سے پال لیتے ہو "دعا نے "

غصے سے اسے دیکھا تھا۔

یہ خوش فہمیاں تو نہیں ہے میں نے آپ کی آنکھوں میں خود دیکھا ہے "آیان "

ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔

غلط دیکھا ہے اور اب کی پیچھے ہو "دعا نے غصے سے کہا تھا۔ "

میں نے صحیح دیکھا ہے بس آپ خود کو دلاسہ دے "
رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے" آیان ملک نے ہنس کر کہا۔
جاؤ یہاں سے دماغ نہ خراب کرو میرا" اس کی اس"
بات پر دعا کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔
کیا ہوا محترمہ دل پر کیوں ہاتھ رکھا" آیان ملک "
اسکا ہاتھ دل والے مقام پر دیکھ کر بولا۔
مجھے نہیں پتہ اور جاؤ یہاں سے ورنہ میں نے بھائی"
کو بتانا ہے" دعا نے غصے سے کہا۔
محترمہ آج میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں" آیان"
ملک نے اسے دیکھ کر مسکرا کر کہا وہ اسے تنگ کر رہا
تھا۔
لگتا ہے تمہیں اپنی جان پیاری نہیں اس لیے ایسی باتیں کر رہے ہو" دعا نے "
غصے سے کہا تھا۔
آپ سے پیاری جان تھوڑی نہ ہے" آیان ملک "

نے ہنستے ہوئے کہا اس کی اس بات پر دعا اسے دیکھ
رہی تھی اور اوپر سے اس کی مسکراہٹ اسے مزید
پرکشش بنا رہی تھی۔
کہاں کھو گئی محترمہ "آیان ملک نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔"
نہیں نہیں کچھ نہیں" وہ ہوش کی دنیا میں آتی بولی"
تھی۔
آپ جائیں" دعا نے نرمی سے اور آرام سے کہا "
تھا۔
اس کے اتنے اچھے لہجے پر وہ مسکرایا تھا اور پھر اسے
تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے وہاں سے چلا گیا تھا۔
oooooooooooooooooooooo

ماضی

زینب اور سادیہ ایک ساتھ بیٹھی ہوئی تھی دو سال کی عیشل سادیہ کی گود میں
تھی۔

اور کائزان زینب کے پاس بیٹھ کر ہوم ورک کر رہا تھا اس وقت اس کی عمر گیارہ سال کو گئی تھی۔

زینب پھر کیا کہا تھا ڈاکٹر نے" سادیہ اسکی طرف "
دیکھ کر بولی۔

مجھے نہیں پتہ وہ شہزاد کو کی بتایا" زینب نے افسردہ"
لہجے میں کہا تھا۔۔

اچھا تم بس اللہ پر یقین رکھو" سادیہ نے اسکی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔ "

جی انشاءاللہ "زینب بھی مسکرا کر بولی۔ "

OOOOOOOOOOOOOOOO

شہزاد رات دیر سے کمرے میں آیا تھا زینب اس کا
انتظار کر رہی تھی۔

کہاں تھے آپ "زینب نے غصے سے کہا۔"

وہ آفس میں کام تھا کیوں" شہزاد ملک اسے دیکھ کر بولا۔ "

لیکن بھائی تو کب کے آگئے ہیں" زینب نے اسے "

دیکھ کر کہا۔

وہ کچھ پریزنٹیشنز رہتی تھی وہ مکمل کرنی تھی" شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ "
کر کہا۔

اچھا ڈاکٹر نے کیا کہا ہے" زینب اس کی طرف دیکھ کر بولی۔"

اسنے انکار کر دیا" شہزاد ملک اسکی طرف دیکھ کر "
بولی اس کے اس بات پر اس کا پورا وجود زلزلوں کی
زد میں آیا تھا۔

کیا وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی تھی" یہ بات اس نے اپنے دماغ میں سوچی تھی"
اس کی آنکھوں میں آنسوں خود باخود آ گئے تھے۔

اس سے خود کو سنبھالا نہیں جا رہا تھا اس کا سر چکرایا
اور وہ نیچے گر گئی۔

شہزاد ملک اس کے پاس آیا تھا اور اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔

اب اس کا یہ ڈرامہ" وہ غصے سے بولا تھا۔ "
اس نے اس کے منہ پر پانی کی چھیٹیں ماری تھی جس

سے وہ ہوش کی دنیا میں آرہی تھی۔

کچھ دیر کے بعد وہ پوری ہوش میں آگئی تھی اور وہ رونے لگی تھی شہزاد ملک نے اسے دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

تم ان ڈاکٹرز کو چھوڑو اللہ پر یقین رکھو" اس نے" مسکرا کر کہا۔

اس کے اس طرح کہنے پر وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر رونے لگی تھی۔

شہزاد ہمارا بے بی تو ہو گا نہ "زینب نے روتے" ہوئے کہا۔

انشاءاللہ "شہزاد ملک نے مسکرا کر کہا۔"

انشاءاللہ "وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔"

اب سو جاؤ کل آفس بھی جانا ہے میں نے "شہزاد " ملک نے مسکرا کر کہا۔

جی ٹھیک ہے" وہ اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے ہی بولی تھی۔"

ooooooooooooooooooo

وہ الماری کے سامنے کنفیوز کھڑی تھی اسے سمجھ ہی نہیں ارہا تھا وہ کیا پہنے اس نے سارے کمرے میں کپڑے پھیلائے ہوئے تھے اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

کائزان شاہ نے اسے کہا تھا جب وہ دعا کو حویلی ڈراپ کرے گا کالج کے بعد تو اسے شاپنگ پر لے جائے گا اس کے کالج کی چیزیں اور باقی چیزیں جو اس کی ضرورت میں تھی وہ لے دے گا۔

اس لیے وہ بہت آکسائیٹڈ تھی سب سے زیادہ خوشی اسے کل کالج جانے پر تھی وہ اسی کشمکش میں تھی جب

نظر گھڑی پر پڑی جہاں دو بجنے والے تھے یہ کائزان

شاہ کے آنے کا ٹائم تھا۔

کہیں وہ آ نہ گئے ہوں "اس نے منہ بنا کر کہا تھا اور"

پورے کمرے کو دیکھنے لگی۔

اتنے میں کمرے میں کائزان شاہ نے قدم رکھے تھے

کمرے کی ایسی حالت دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا اور اب

وہ نورالایمان کی طرف دیکھ رہا تھا جو کہ معصومیت

سے کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

یہ سب "کائزان شاہ نے کہا تو نورالایمان نے اس کی"

طرف دیکھا تھا اور پھر سر جھکا گئی تھی۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اور پھر اسکا ہاتھ پکڑ لیا

نورالایمان کو کرنٹ سا لگا تھا لیکن وہ خاموشی سے

کھڑی رہی تھی۔

کیا ہوا ہے "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا اور"

اسے بیڈ پر بیٹھایا۔

کائزان شاہ.جی بات پر وہ زور زور سے رونے لگی تھی

جس کی وجہ سے کائزان شاہ بہت پریشانی ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے ایمان ایسے رو کیوں رہی ہو اور یہ روم کی"

ایسی حالت "کائزان شاہ نے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے

ہوئے کہا تھا۔

وہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا پہنوں "نورالایمان "

روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"تو اس بات پر رو رہی ہے میری خوبصورت بیوی"

کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا نورلایمان نے ہاں میں سر

ہلایا تھا۔

اس میں رونے والی کون سی بات ہے میں مدد کر"

دیتا ہوں اپنی جانِ شاہ کی "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا

اسکا جانِ شاہ کہنے پر اس کی نظریں شرم سے جھک گئ

تھی۔

کائزان شاہ نے اب کمرے کی طرف نظریں دوڑائی تھی اور ایک ڈریس جو سمپل سا تھا لا کے اس کے آگے کیا تھا۔

یہ پہنوں "نور لا یمان نے ڈریس کی طرف دیکھ کر" کہا۔

ہاں جی یہ پہنو اس کے بعد ایک پیارا سا عبایا اور اوپر" نقاب بھی تو لینا ہے "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

اس کی بات پر اب نور الا یمان نے سر پکڑ لیا تھا۔

کیا ہوا ہے اب "کائزان شاہ اس کے قدموں میں " بیٹھ گیا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ اٹھیں اچھا نہیں لگتا" نور الا یمان نے کھڑا ہونا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نے اسے کھڑا ہونے نہیں دیا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا ایمان ماما کے بعد جس کی میں "

سب سے زیادہ عزت کرتا ہوں وہ تم ہو تمہارے

قدموں میں بیٹھنے میں مجھے کوئی شرم محسوس نہیں

ہو گی "کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔

نورالایمان نے پھر سے کھڑا ہونا چاہا تھا کائزان شاہ

نے نہیں ہونے دیا۔

اچھا اٹھنے تو دیں "نورالایمان اس کی طرف دیکھ کر "

بولی۔

کائزان شاہ نے کنفیوز ہوتے اسے اٹھنے دیا تھا"

نورالایمان بھی اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی۔

اب ٹھیک ہے "وہ مسکرا کر بولی تھی کائزان شاہ بھی "

اس کی بات پر مسکرایا تھا۔

اب یہ بتاؤ سر پکڑ کر کیوں بیٹھ گئی تھی "کائزان شاہ "

نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

کیوں کہ میں یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ مجھے عبایا"
ڈالنا ہے اور فضول میں یہ اتنا" وہ کمرے کی طرف
دیکھ کر بولی تھی۔
اچھا تم جاؤ چینج کر کے آؤ میں عبایا بھی نکال دیتا "
ہوں اور کمرہ بھی سمیٹ دیتا ہوں" کائزان شاہ نے
مسکرا کر کہا تھا۔
پکا" نورالایمان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔"
پکا" کائزان شاہ نے بھی اس کی بات پر کہا وہ فوراً "
سے کھڑی ہوئی تھی اور واشروم میں چلی گئی تھی
کائزان شاہ نے پیچھے کمرے کی حالت دیکھی تھی۔
یہ تو اس نے کہہ دیا تھا وہ کر دے گا لیکن جیسے کرے گا
یہ اب سوچ رہا تھا اور پھر ایک ایک کر کے اس نے
نورالایمان کے سارے کپڑے زمین سے اٹھائے
تھے۔

اور پھر ان کو ترتیب سے صحیح کر کے الماری میں بھی
ڈال رہا تھا ابھی اس نے آدھے کپڑے بھی نہیں
رکھے تھے کہ نور الایمان واش روم سے باہر ائی تھی
کائزان شاہ کو دیکھ کر مسکرائی تھی کائزان شاہ بھی اس
کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

اتنے سارے کپڑے "کائزان شاہ منہ بنا کر بولا۔"

اپ نے ہی دلوائے ہیں کچھ دن پہلے میں کیا کروں"
اب صحیح کر کے الماری میں رکھیں "نور الایمان اس
کی طرف دیکھ کر بولی۔

یہ مجھے ارڈر دیا جا رہا ہے "کائزان شاہ نے اسے گھور"
کر دیکھا۔

کیا عزت رہ جائے گی اگر کسی کو پتہ چلا کہ ہارون"
انڈسٹری کا اونر کائزان ہارون شاہ اپنی بیوی کے کپڑے
صحیح کر کے الماری میں رکھ رہا ہے "کائزان شاہ نے

بیچارگی سے کہا تھا۔

اس کی بات پر نورالایمان زور زور سے ہنسنے لگی تھی ویسے بات تو اس کی بھی ٹھیک تھی۔

اچھا آپ رکھیں میں بال بنالوں" وہ مسکرا کر بولی "تھی۔

کائزان شاہ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر مسکرایا تھا وہ یہی مسکراہٹ ہی تو چاہتا تھا اسکے چہرے پر۔

نورالایمان بال بنانے لگی تھی اور پھر کائزان شاہ اس کے کپڑے سیٹ کرنے لگا نورالایمان نے جب بال بنا لیے تو مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

کیا ہوا" اس کے اس طرح دیکھنے پر کائزان شاہ بولا۔"

عبایا کون سا ڈالنا ہے" نورالایمان اس کی طرف دیکھ" کر بولی۔

وہ جس صوفے پر پڑا ہے" کائزان شاہ نے اس کی"

طرف دیکھ کر کہا۔

نورالایمان صوفے کی طرف بڑھی تھی اور وہاں سے عبایا اٹھایا تھا عبایا بہت ہی زیادہ پیارا اور خوبصورت تھا۔

نورالایمان نے عبایا کیا اور پھر نقاب کر کے کائزان شاہ جی طرف مڑی تھی کائزان شاہ نے بھی تقریباً سارے کپڑے الماری میں رکھ دیے تھے۔

ماشاءاللہ "کائزان شاہ نے جب نظریں اٹھائی اس پر" پڑی تو منہ سے بے اختیار ماشاءاللہ نکلا تھا۔

کسی لگ رہی ہوں "وہ کائزان شاہ کے پاس اکر " گھومتی ہوئی بولی تھی۔

ارے ارے گر جاؤ گی "کائزان شاہ نے اسے روکنا " چاہا تھا لیکن وہ نہ رکی اس کا عبایا پاؤں میں آیا تھا وہ گرنے لگی تھی لیکن کائزان شاہ نے پکڑ لیا تھا مگر

کائزان شاہ اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ پایا تھا اور وہ جا کر زمین پر گرا تھا اور نورالایمان اس کے اوپر تھی۔

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے نقاب سے نظر آتی اس کی شہد رنگ جیسی آنکھیں کائزان شاہ ان میں کھو گیا تھا۔

نورالایمان اس کے وجود سے اٹھتی خوشبو محسوس کر رہی تھی اور اس کی ہیزل رنگ کی آنکھیں بہت پرکشش تھی۔

دونوں ہی ایک دوسرے میں اس قدر مصروف تھے کے اِرد گرد کا کوئی آتا پتا نہیں تھا۔

کائزان شاہ کا موبائل بجا تھا موبائل کی وائبریشن پر وہ دونوں ہوش کی دنیا میں آئے تھے کائزان شاہ نے موبائل دیکھا تو میجر حسین ملک کی کال تھی جیسے اس واقت اس نے ڈسکنیکٹ کر دیا اور پھر نورلایمان کی

طرف دیکھنے لگا۔

اس نے کروٹ بدلی تھی جو داوپر آ گیا تھا اور نورالایمان کو نیچے کر دیا نورالایمان شرم سے اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

کائزان شاہ نے اپنے لب اس کے گردن پر رکھے تھے وہ سسک اٹھی تھی اور آنکھیں زور سے بند کی تھی۔

کائزان شاہ نے اس کے سسکنے پر اس کی طرف دیکھا تھا ابھی اسکی عمر اتنی نہیں تھی کہ وہ کوئی بھی گستاخی کرتا اور اسکی پیاری سی محرم برداشت کر پاتی۔

کیا ہوا آنکھیں کیوں بند کر لی" اس کا شرم سے لال" ہوتا چہرہ دیکھ کر اس کا دل کیا تھا اسے مزید تنگ کرنے کا اسلیے وہ بول رہا تھا۔

کائز ہمین جانا ہے" وہ شرم سے بولی تھی۔

وہاں بھی چلے جائیں گیں پہلے یہ بتاؤ آنکھیں کیوں"

بند کی تھی" کائزان شاہ نے مسکرا کر پوچھا۔

کیوں کہ آپ نے وہ گندی ڈی حرکت کی تھی اس "

لیے "نور الایمان نے منہ بنا کر کہا۔

کون سی گندی سی حرکت "کائزان شاہ نے مسکرا کر "

پوچھا تھا۔

مجھ سے بہتر اپ جانتے ہیں اور اب جانے دیں"

مجھے "وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

بتاؤ تو" کائزان شاہ نے ایک بار پھر سے کہا تھا۔ "

مجھے نہیں پتا" وہ غصے سے بولی تھی کائزان شاہ اس"

کے غصہ کرنے پر مسکرایا تھا۔

میری معصوم سی جان "کائزان شاہ نے اس کے"

ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے اور پھر کھڑا ہوا تھا خود

اٹھنے کے بعد اس کے آگے بھی ہاتھ کیا تھا۔

نور الایمان نے اسکے ہاتھ کو اگنور کر دیا تھا اور خود

سے اٹھنے کی کوشش کی تھی اس نے دو بات ٹرائے کیا لیکن نہیں اٹھ پائی کائزان شاہ نے پھر اس کے آگے ہاتھ کیا تھا۔۔

پکڑ لو" کائزان شاہ اسکی طرف دیکھ کر بولا نورالایمان" نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

نورالایمان نے منہ بناتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا اور پھر کھڑی ہوئی تھی کائزان شاہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

چلیں" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا نورلایمان " نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کے آگے ہاتھ کیا تھا نورالایمان پہلے اسے دیکھتی ہے پھر اس کے ہاتھ کو۔

تھام لو" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔"

نیچے سب ہوں گے "اس نے معصومیت سے کہا۔"

کچھ نہیں ہوتا" کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ "
میں لیا تھا اور پھر باہر چلا گیا۔

ooooooooooooooooooooooo

ماضی

ہر چیز اپنے معمول پر چل رہی تھی دو سال مزید گزر گئے تھے لیکن زینب کی ہاں اولاد نہیں ہوئی تھی۔

سادیہ کو اللہ نے ایک اور بیٹی سے نوازا تھا جس کا نام انھوں نے دعا رکھا تھا وہ ابھی ایک سال کی ہی تھی۔

آج زینب اکیلی آئی ہوئی تھی ڈاکٹر کے پاس اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا اس کی رپورٹس اور میڈیسن وغیرہ دیکھ کر ڈاکٹر نے پرنشانی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

یہ میڈیسنز آپ کیوں لیتی ہیں "ڈاکٹر نے اس کی "
طرف دیکھ کر کہا۔

جن ڈاکٹرز سے پیچھے چیک اپ کروایا وہ دیتی تھی اسلیے "زینب نے ان کی "

طرف دیکھ کر کہا تھا۔

کیوں کیا ہوا ہے ڈاکٹر "ڈاکٹر کو پریشان دیکھ کر زینب بولی تھی۔ "

یہ میڈیسنز یوز ہوتی ہیں اس پرپز کے لیے کہ لڑکی پریگنینٹ نہ ہو سکے "ڈاکٹر "

کی بات پر زینب کو دھچکا لگا

تھا۔

ڈاکٹر آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی "زینب نے پرنشانی سے کہا۔"

نہیں مجھے کوئی غلطی فہمی نہیں ہوئی ہے آپ یہ یوز "

"کرنا چھوڑیں جو میڈیسنز میں دیتی ہوں وہ یوز کریں

ڈاکٹر کی بات پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہ ہاسپٹل سے آگئی تھی اس کی سوچیں صرف اور

صرف شہزاد ملک پر تھی۔

کیا وہ ہی نہیں چاہتا تھا بچہ لیکن کیوں وہ ہر بار اس کے

ہی بتائے ہوئے ڈاکٹر کے پاس جاتے تھے چیک اپ

ہوتا سب ایک ہی بات کہتے تھے۔

جس سے وہ ٹوٹ جاتی تھی کیا اس کے آنسوں سے

اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ روتے ہوئے سوچ رہی

تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ

کون سا کھیل کھیلا تھا شہزاد ملک نے۔

اس نے حویلی پہنچے ہی اپنے آنسوں صاف کیے تھے

تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے وہ خود ک نارمل کر کے اندر

داخل ہو گئی تھی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOO

کائزان شاہ اسے لے کر شاپنگ پر آیا تھا سب سے پہلے

ان لوگوں نے اس کی یونیفارم لی تھی ساتھ میں ان

لوگوں نے اس کی بوکس وغیرہ بھی لے لی تھی اب

وہ مال آئے ہوئے تھے اس کی باقی کی شاپنگ کرنے

کے لیے۔

کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا نور الایمان اس کے سائے میں خود کر محفوظ محسوس کر رہی تھی۔

کائزان شاہ اسے لے کر ایک شاپ میں داخل ہوا تھا دور کھڑا ایک شخص ان کو دیکھ رہا تھا انھیں دیکھ کر اسنے کسی کو کال کی تھی۔

ہاں بولو کیا ہوا ہے" دوسری طرف سے امتیاز شاہ کی" آواز آئی تھی۔

سر میں نے کائزان شاہ کو دیکھا ہے کسی لڑکی کے " ساتھ"اس آدمی نے کہا تھا۔

تمھیں پورا یقین ہے وہ کائزان شاہ ہے "امتیاز شاہ" نے کہا تھا۔

جی سر کائزان شاہ ہی ہے"اس لڑکے نے کہا تھا۔ "

اور لڑکی کون ہے "امتیاز شاہ نے پوچھا تھا۔"

سر پتہ نہیں لڑکی عبایا میں ہے"اس لڑکے نے کہا "
تھا۔

اچھا تم ایسا کرو کہ پیکچر بھیجوان کی"امتیاز شاہ نے"
کہا تھا۔

جی ٹھیک ہے سر"اس لڑکے نے کہا اور پیکچر لینی"
چاہی تھی اس سے پہلے ہی کسی نے اس کے سر پر مار
کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

oooooooooooooooooo

کائزان شاہ اور نور الایمان ڈریسز دیکھ رہے تھے کائزان
شاہ کو تو کوئی بھی پسند نہیں آرہا تھا۔

نور الایمان کو جو بھی پسند آتا وہ ریجکٹ کر دیتا تھا کیوں
کہ کوئی بہت زیادہ فٹنگ پر تھا کسی کو فرنٹ نیک
زیادہ لمبا تھا تو کسی کا بیک نیک کسی کے بازو نہیں
تھے۔

"اگر کچھ پسند ہی نہیں کرنا تھا تو لائے ہی کیوں"

نور الایمان نے منہ بنا کر کہا۔

تمھیں ڈریسز چاہیے نہ ایسے "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔ "

جی مجھے چاہیے "نور الایمان نے منہ بنا کر کہا۔ "

بو دو دن ویٹ کرو تمہارے پاس یہ سارے کے "

سارے ڈریسز ہوں گیں "کائزان شاہ نے اس کی

طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

پکانہ "وہ معصومیت سے بولی تھی۔ "

ہاں جی پکا "کائزان شاہ اس کی معصومیت پر قربان ہوتے ہوئے بولا تھا۔ "

اب چلیں کچھ کھا لیتے ہیں بھوک لگی ہے "کائزان"

شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

ہاں جی او کے "نور الایمان نے مسکرا کر کہا تھا پھر وہ"

وہی کیفے میں آ گئے تھے اور وہاں پر کائزان شاہ نے

برگر آرڈر کیا تھا۔

کائزان شاہ نے مزے سے کھانا شروع کیا تھا لیکن نورالایمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے کھائے اس نے حجاب کیا ہوا تھا۔

کھا کیوں نہیں رہی تم "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

وہ نقاب اوپر کرنا پڑے گا"نورالایمان نے "معصومیت سے کہا۔

کائزان شاہ اس کی بات پر فدا ہوا تھا اور اس کے بعد مسکرایا تھا کائزان شاہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا جیسے اس پر کسی کی نظر نا پڑے۔

اب کھالو "کائزان شاہ مڑ کر اسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔"

نورالایمان بھی مسکرائی تھی اس نے نقاب اوپر کیا تھا اور برگر کے چھوٹے چھوٹے بائیٹ لینے لگی تھی

کائزان شاہ اپنی خوبصورت بیوی کی ادا پر کھڑا مسکرا رہا

تھا۔

ابھی اس نے آدھا ہی کھایا تھا اس کا پیٹ فل ہو گیا

تھا۔

بس "نور الایمان نے کہا تو کائزان شاہ اس کی طرف "

مڑا تھا۔

اتنا تھوڑا "کائزان شاہ اس کے برگر کی طرف دیکھ کر "

بولا۔

بس میں اتنا ہی کھا سکتی ہوں "وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔"

اچھا اب چلو "کائزان شاہ نے اس کے آگے ہاتھ کیا"

تھا۔

نور الایمان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا کائزان

نے بل کیا اور وہ دونوں واپس کار میں آ گئے تھے۔

اب کہاں جانے کا ارادہ ہے "کائزان شاہ اس کی "

طرف دیکھ کر بولا۔

حویلی اور کہاں "نورالایمان اس کی طرف دیکھ کر"

بولی۔

رات بھی ہونے کو ہے کسی اور دن چکر لگائیں"

گیں"کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

جی"نورالایمان مسکرا کر بولی تھی وہ لوگ حویلی کی طرف جا رہے تھے۔"

جب راستے میں کائزان شاہ کو گجرے والا نظر آتا ہے

کائزان شاہ نے گاڑی روک دی۔

کار کیوں روکی"نورالایمان نے پرنشانی سے پوچھا۔"

تم بیٹھو میں آرہاہوں"کائزان شاہ یہ کہہ کر کار سے اتر گیا تھا۔"

نورالایمان پریشان ہوئی تھی اور پھر کچھ دیر بعد وہ آیا

تو اس کے ہاتھ میں بہت سے گجرے گلاب کے پھول

اور چاکلیٹس تھے۔

یہ سب"نورالایمان نے پریشانی سے پوچھا تھا۔"

"یہ سب میری خوبصورت بیوی اور دونوں بہنوں کے لیے" کائزان شاہ نورالایمان کی طرف دیکھ کر بولا۔

کائزان شاہ نے چھ گجرے چھ گلاب کے پھول اور چھ ہی چاکلیٹس لی تھی۔
دو گجرے نکال کر اسنے نورالایمان کو پہنچائے تھے اور پھر محبت سے اس کے دونوں ہاتھوں پر کب رکھ تھے۔
اس کی اس حرکت پر نورالایمان پھر سے شرم سے سرخ ہوئی تھی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔
کائزان شاہ نے اس کے آگے دو گلاب کے پھول کیے تھے۔

"میری بیوی بہت خوبصورت ہے یہ گلاب بھی اس کی خوبصورتی کے آگے مانند ہیں" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا اس کی بات پر نورالایمان نے شرماتے

ہوئے گلاب کے پھول لیے تھے۔

اس کے بعد کائزان شاہ نے اس کے آگے دو چاکلیٹس

کی تھی نورالایمان مسکرائی تھی۔

تھیک یو کائز" وہ مسکرائی تھی اور اس نے چاکلیٹس "

لیے تھے۔

"تھینک یو نہیں مجھے چاکلیٹ میں سے حصہ چاہیے "

کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

چاکلیٹ پر کمپر ومائز نہیں کرتی میں "نور لا یمان نے"

معصومیت سے کہا۔

لیکن اپنے شوہر کے ساتھ تو کر ہی سکتی ہو "کائزان"

شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کار اسٹارٹ کی تھی

نورالایمان نے برا سا منہ بنایا تھا۔

اچھا تھوڑا سا بس "کائزان شاہ اس کے منہ بنانے پر بولا تھا۔ "

"بلکل تھوڑا سا" اس نے بھی منہ بنا کر کہا تھا۔

"ہاں بلکل تھوڑا سا" کائزان شاہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولا۔

نورلایمان نے چاکلیٹ کھولی تھی اور اسکے آگے کی تھی۔

"بلکل تھوڑا سا" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"پہلے تم بائیٹ لو" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

اس کی بات پر نورالایمان نے ہلکا سا بائیٹ لیا تھا اور پھر اس کے آگے کیا تھا۔

کائزان شاہ نے وہاں سے چھوٹا سا بائیٹ لیا جہاں سے نورالایمان نے لیا تھا۔

"سب کھالو" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا

نورالایمان اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی اور مزے سے چاکلیٹ کھانے لگی۔

کائزان شاہ بھی اسے دیکھتے ہوئے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

نور الایمان اور کائزان شاہ حویلی واپس آئے تھے سب لوگ لاونج میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

عیشل بھی باہر آئی تھی کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا تھا اس کے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی کائزان شاہ کے دل کو یہ بات چبھی تھی اس نے لاکھ گالیوں سے میجر حسین ملک کو نوازا تھا دل میں۔

ہو گئی تم دونوں کی شاپنگ "سادیہ بیگم ان دونوں" کو دیکھ کر بولی تھی۔

امی میں نے تو کوئی شاپنگ نہیں کرنی تھی اپ کی"

بھونے کرنی تھی اسی سے پوچھ لیں" کائزان شاہ ان کے ہاتھ پر کس کرتے ہوئے

بولا۔

سادیہ بیگم اسے دیکھ کر مسکرائی تھی کائزان شاہ ان کے

برابر میں ہی بیٹھ گیا تھا دعا انہیں دیکھ کر مسکرا رہی

تھی جبکہ عیشل اپنے خیالوں میں مصروف تھی۔

نورالایمان بچے اپ بھی بیٹھو نا" سادیہ بیگم اسے"

کھڑا دیکھ کر بولی تھی۔

نورالایمان دعا کے ساتھ بیٹھ گئی تھی دعا نے اس

کے ہاتھوں کی طرف دیکھا تھا اس کے ہاتھوں میں

گجرے دیکھ کر اس نے کائزان شاہ کو دیکھا تھا کائزان

شاہ اس کے ایسے دیکھنے پر مسکرایا تھا۔

مجھے اچھے سے پتہ ہے چڑیل ان میں سے وہ بلو والا"

شاپنگ بیگ نکالو" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر

بولا تھا۔

بھائی دس از نوٹ آفیئر میں چڑیل نہیں ہوں "وہ

شاپنگ بیگ اٹھاتے ہوئے بولی تھی۔

لیکن مجھے تو تم چڑیل نہیں لگتی ہو اس میں اب میرا"

تو کوئی قصور نہیں ہے "کائزان شاہ اپنی ہنسی روکتا ہوا

بولا تھا اس کی اس بات پر عیشل بھی مسکرائی تھی اخر

کو کائزان شاہ اور وہ بھی دعا کو تنگ کر رہا تھا۔

ہاں نا بھائی میں تو کب سے کہہ کہہ کے تھک گئی ہوں کوئی میری بات سنتا ہی"

نہیں ہے "عیشل نے

بھی کائزان شاہ کا ساتھ دیا تھا۔

یہ کوئی بات نہیں ہوئی بھائی" دعا منہ بنا کر بولی"

تھی اور اس نے شاپنگ بیگ کھولا تھا اس کے اندر

چار چاکلیٹ چار گجرے اور چار ہی گلاب کے پھول

تھے جنہیں دیکھ کر دعا مسکرائی تھی اور اس کے بعد

عیشل کی طرف دیکھا تھا۔

میں پہلے ہی بتارہی ہوں اگر میرے حصے کی چیزیں"
لی نا تو تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہو گا"عیشل نے اس
کے ارادے بھانپتے ہوئے کہا تھا۔
تم سے بات نہیں کی میں نے" دعا نے غصے سے کہا"
تھا وہ اس بات پر اس سے ناراض تھی کہ اس نے
الگ کمرے کی بات کی تھی اور یہ بات دعا کو بہت
بری بھی لگی تھی۔
جو بھی ہے لیکن میری چیزیں مجھے دو"عیشل فوراً"
سے اس کے پاس ائی تھی۔
دعا اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی اور بھاگنا شروع ہو چکی تھی کائزان شاہ انہیں
دیکھ کر مسکرا رہا تھا چلو کسی
بہانے ہی سہی لیکن عیشل بولی تو تھی۔
وہ دونوں بھاگ کر اوپر چلی گئی تھی سادیہ بیگم بھی
انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

میں فریش ہولوں تھک گئی ہوں ''نورالایمان ''

انہیں دیکھ کر بولی تھی۔

جی ٹھیک ہے بچے ''سادیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا''

نورالایمان ایک نظر کائزان شاپر ڈال کر وہاں سے

اوپر چلی گئی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ یونیورسٹی ائی تھی سب سے خاموش اور الگ

دھلگ خاموش بیٹھی تھی اس کا بالکل بھی دل نہیں

کر رہا تھا یونیورسٹی انے کا لیکن کائزان شاہ کے کہنے پر

وہ اگئی تھی۔

وہ خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی اور وہ

یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی تھی اس نے پہلا

پیریڈ لینے کی زحمت نہیں کی تھی کیونکہ اس کا دل ہی

نہیں کر رہا تھا۔

وہ بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کی کلاس کی کچھ لڑکیاں

ائیں گی عیشل انہیں دیکھ کر کنفیوز ہوئی۔

سر نے پیغام بھیجا ہے عیشل ہارون شاہ وہ کہہ رہی"

ہیں کہ کوئی بھی ان کا لیکچر مس نہیں کرے گا اور جو

یونیورسٹی میں پریزنٹ ہوتے ہوئے لیکچر مس

کرے تو انہیں سر کا کوئی بھی لیکچر لینے کی ضرورت

نہیں ہے" ان میں سے ایک لڑکی بولی تھی۔

عیشل اس کی بات پر کھڑی ہو گئی تھی غصہ تو بہت ایا

تھا لیکن کچھ بولی نہیں اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے

لگی۔

وہ لوگ کلاس روم کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے

تھے ان لوگوں نے پروفیسر احمر ملک سے اجازت

مانگی تھی اندر انے کی ان دو لڑکیوں کو تو اجازت

مل گئی تھی اندر انے کی لیکن پرافیسر احمر نے عیشل

کو وہیں کھڑے رہنے کا کہا تھا۔

عیشل کو بہت غصہ ایا تھا جب کلاس میں انے ہی

نہیں دینا تھا تو بلایا ہی کیوں۔

سر میں کلاس میں اجاؤں" وہ خود پر ضبط کرتے "

ہوئے بولی تھی ورنہ دل تو کر رہا تھا یہیں سے واپس

چلی جائے۔

مس عیشل ہارون شاہ اپ کلاس میں لیٹ ہے بلکہ "

اپ نے تو انے کی زحمت ہی نہیں کی" پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔

سر میری طبیعت نہیں تھی صحیح اسی لیے میں نے "

کلاس لینا مناسب نہیں سمجھا" عیشل اس کی طرف

دیکھے بغیر بولی تھی۔

اوکے مس عیشل حارون شاہ اپ کلاس ہونے کے "

بعد میرے کیبن میں ائیں" پرافسر احمر ملک نے

اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

عیشل نے شکر ادا کیا تھا اور وہاں سے نکل ائی اب
مسئلہ یہ تھا کہ وہ کیبن میں کیسے جائیں۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

یونیورسٹی ٹائم اف ہونے کو تھا لیکن وہ کیبن میں
نہیں ائی تھی اج اور اسی بات کا پروفیسر احمر ملک کو
بہت غصہ تھا اس کا سود سمیت بدلہ لینے کا ارادہ بھی
وہ رکھتا تھا۔

وہ اخری پیریڈ میں ہمیشہ لائبریری میں پائی جاتی تھی
اس لیے اس نے لائبریری جانے کا سوچا تھا۔
وہ لائبریری ایا تھا لیکن اس کی بدقسمتی یہ تھی وہاں وہ
نہیں تھی اس نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا
لائبریری میں موجود باقی سٹوڈنٹس اس کی طرف
متوجہ ہوئے تھے۔

وہ کچھ بھی کہے بغیر لائبریری سے بھی نکل گیا تھا اب

اسے عیشل احمر حسین ملک پر بہت غصہ تھا۔

oooooooooooooooooooo

کائزان شاہ میجر حسین ملک اور کیپٹن ایان ملک ایک کمرے میں موجود تھے وہاں پر ایک لڑکا بھی زمین پر پڑا ہوا تھا کیپٹن ایان ملک نے اسے سیدھا کیا تھا۔

وہ بے ہوش تھا میجر حسین ملک نے کیپٹن ایان ملک کو اشارہ کیا تھا کیپٹن ایان ملک نے اس پر پانی پھینکا تھا جس کی وجہ سے وہ ہوش میں آیا تھا۔

کائزان شاہ نیچے بیٹھا تھا اسے بالوں سے پکڑ کر اوپر کیا تھا۔

کس کے پالتو ہو" کائزان شاہ اسے بالوں سے " پکڑے ہوئے بولا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ ہوش کی دنیا میں آرہا تھا اپنے ارد گرد کیا ہو رہا ہے محسوس کر پا رہا تھا اب وہ مکمل ہوش

میں تھا کائزان شاہ میجر حسین ملک اور کیپٹن ایان

ملک کو اپنے سامنے دیکھ کر ڈر گیا۔

اب بتاؤ کیوں پیچھا کر رہے تھے ہمارا" کائزان شاہ"

نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

میں کیوں آپ کا پیچھا کروں گا آپ کو کوئی غلط فہمی "

ہوئی ہے" اس لڑکے نے کائزان شاہ کے بات کے

جواب میں کہا۔

اچھا تو ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے آیان ذرا اس کی "

غلطی فہمی دور کرنا" کائزان شاہ نے آیان ملک سے

کہا تو وہ مسکرایا اور آگے آیا تھا اس نے اپنی پینٹ سے

بیلٹ نکال لی۔

ابھی کے لیے صرف یہی استعمال کر رہے ہیں اگر"

پھر بھی خاموش رہے تو کچھ اور" میجر حسین ملک آیان ملک کو دیکھ کر بولا تھا۔

آیان ملک نے اسے مارنا شروع کیا تھا وہ اپنی پوری

طاقت سے اس لڑکے کو مار رہا تھا پورے کمرے میں

اس کی چیخوں کی آوازیں تھی۔

آیان ملک نے اسے اتنا مارا تھا کہ وہ پھر سے بے

ہوش ہو گیا تھا کائزان شاہ نے اسے روکنے کا اشارہ

کیا۔

کائزان شاہ اس لڑکے کے پاس نیچے بیٹھا اور اس کو

سیدھا کیا اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی کائزان شاہ

نے وہ لے کر میجر حسین ملک کے آگے کی تھی۔

زہر "میجر حسین ملک نے اس بوتل کو دیوار میں "

مارتے ہوئے کہا تھا۔

اس کے فون کالز ریک سے پتہ چلا ہے امتیاز شاہ "

سے بات کرتا تھا" کیپٹن آیان ملک کائزان شاہ کو

دیکھ کر بولا۔

لیکن مجھے پر نظر رکھوانا" کائزان شاہ کچھ سوچتا بولا "

تھا۔

تم پر نہیں نورالایمان پر" میجر حسین ملک اسے دیکھ "

کر بولا۔

دل کر رہا ہے ابھی جا کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر"

دو میرے علاؤ کوئی میری بیوی کو سوچے بھی مجھے یہ

بھی گوارا نہیں" کائزان شاہ غصے سے بولا تھا وہ

دونوں ہی اس کا جنوں دیکھ رہے تھے نورالایمان کے

لیے۔

اچھا سن" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔"

ہاں بول" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

تو نے آج حویلی جا کر بتانا ہے کہ میں جو ہے وہ "

کسی کام سے آؤٹ اوف کنٹری چلا گیا ہوں" میجر

حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کس خوشی میں" کائزان شاہ اسے گھور کر بولا۔ "

کیوں کہ عیشل کو لگتا ہے میں مر گیا ہوں تو اب یہ "
ثابت بھی تو کرنا ہے نہ "میجر حسین ملک کائزان شاہ
کو دیکھ کر بولا۔

میں تجھے پہلے ہی بتہ رہا ہوں میری بہن سے دور "
رہ "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

اب وہ صرف تیری بہن ہی نہیں میری بیوی بھی "
ہے "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔

لڑتے رہیں آپ دونوں میں جا رہا ہوں "کیپٹن "
ایان ملک یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگا تھا کائزان شاہ
اور میجر حسین ملک نے اسے پکڑ لیا۔

ویسے تو بتہ تجھے کبھی محبت نہیں ہوئی "کائزان شاہ "
نے اس سے پوچھا تھا۔

ہوئی ہے "کیپٹن ایان ملک کے ذہن میں دعا آئی "
تھی۔۔

کون ہے وہ" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر "

پوچھا۔۔

ابھی میں خود ہی نہیں جانتا" کیپٹن ایان ملک ان "

دونوں کو دیکھ کر بولا تھا۔

محبت ہو گئی اور تو جانتا نہیں ہے" کائزان شاہ نے "

اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

نہیں جانتا کیا کروں" کیپٹن آیان ملک اسے دیکھ کر"

بولا۔

" صیحح تو پھر اب چلیں شام ہو گئی ہے بلکل ہی "

کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

ہاں صیحح ہے" میجر حسین ملک نے کہا تھا اور وہ تینوں وہاں سے نکل گئے تھے۔ "

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

عیشل کمرے میں ائی اسے ایک انجانہ سا احساس فیل

ہوا تھا جیسے اس کے علاؤہ بھی کوئی کمرے میں ہے۔

لیکن اس نے اگنور کر دیا ٹائم دیکھا تو رات کے دس بج رہے تھے وہ اپنا ڈریس لے کر فریش ہونے چلی گئی تھی۔

پروفیسر احمر ملک سامنے آیا تھا اس نے پہلے جا کر کمرہ لوک کیا اور اس کے بعد آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور عیشل کا انتظار کرنے لگا۔

کچھ دیر کے بعد عیشل چینج کر کے باہر آئی تھی بیڈ پر اسے دیکھ پہلے تو ڈر گئی لیکن بعد میں دل پر ہاتھ رکھا تھا اپنا دوپٹہ تلاش کرنا چاہا تھا جو کہ بیڈ پر ہی تھا۔

وہ اپنی جگہ پر اسٹل ہو گئی تھی کوئی مومینٹ نہیں کر رہی تھی پروفیسر احمر ملک نے اسے یوں دیکھا تو اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا۔

کہا تھا نہ میرے کیبن میں آنا ہے تو آئی کیوں نہیں "پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔

کیوں کہ میں نہی آنا چاہتی تھی" وہ منہ بنا کر بولی"
تھی۔
کیوں نہیں آنا چاہتی تھی" پروفیسر احمر ملک نے"
اسے سرتا پیر دیکھا تھا اس کے اس طرح دیکھنے پر وہ
کنفیوز ہوئی تھی۔۔
کیوں کہ میری مرضی" وہ خود کو نارمل کرتی جواب دے کر جانے لگی تھی"
پروفیسر احمر ملک نے
اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔
اس کے ہاتھ پکڑنے پر عیشل نے اس کی طرف دیکھا
تھا جو کہ پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔
ہاتھ چھوڑو میرا" عیشل نے غصے سے کہا تھا۔"
آج نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی آج تم مجھے تھپڑ مارو"
گی" پروفیسر احمر ملک نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی
طرف کھینچا تھا جس سے وہ اس کے قریب ہوئی

تھی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے سر" وہ پروفیسر احمر ملک کو دیکھ کر بولی۔

"سب تو سر نہیں بولو یار شوہر ہوں تمھارا" پروفیسر احمر ملک اسے کے قریب ہوتا بولا تھا۔

"پلیز دور رہ کر بات کریں" عیشل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور رہنے کا کہا تھا۔

"کبھی نہیں ابھی تو اس بات کا بھی تمہیں حساب دینا ہے" پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔

"کس بات کا" عیشل نے پرنشانی سے کہا تھا۔

"تم آج میرے بلانے پر بھی کیبن میں نہیں آئی اس بات کا حساب" پروفیسر احمر ملک اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت کلوز تھے۔

پروفیسر احمر ملک نے اس کے بال کان سے پیچھے کیے تھے اور آہستہ آہستہ جھکنے لگا تھا عیشل اس کی یہ حرکت دیکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہ رہی تھی لیکن وہ اس سے ہو نہیں پا رہی تھی۔

پلیز سر یہ نہیں" وہ اس کے ہونٹ اپنے گال کے " پاس دیکھ کر بولی تھی۔

لیکن اس کی بات کا تو پروفیسر احمر ملک پر کوئی اثر کہ نہیں ہوا تھا پروفیسر احمر ملک نے اپنے لب اس کے گال پر رکھے تھے۔

عیشل کے دل نے رفتار پکڑی تھی دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔

اپنی اس حرکت کے بعد پروفیسر احمر ملک نے عیشل کو دیکھا تو مسکرائے بغیر نہ رہ سکا تھا اتنی سی قربت میں اتنی شرم کی لالی۔

سر پلیز اگر کوئی کمرے میں آگیا تو" وہ ڈر کر بول" رہی تھی آج کل اس کا ڈر ہی تو ذہن پر سوار تھا اس کے آگے کوئی بد تمیزی بھی نہیں کرتی تھی کہیں وہ کائزان شاہ کو کچھ کر نہ دے۔

خاموش پروفیسر کی جان اور یہ سر نہ بولا کرو اچھا " نہیں لگتا تمھارے منہ سے "پروفیسر احمر ملک نے اس کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے تھے وہ مزید شرم سے سرخ ہوئی تھی۔

پلیز چلے جائیں یہاں سے "عیشل نے نم ہوتی " آنکھوں سے کہا تھا۔

ابھی تو میں نے حساب لیا ہی نہیں "پروفیسر احمر " ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔

کل یونیورسٹی میں لے لیجیے گا ابھی پلیز جائیں " یہاں سے "عیشل نے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔

کل جو جو نجو میں سوچ لو"پروفیسر احمر ملک ہنستا "
ہوا بولا تھا۔

ہاں سوچ لیا ہے بس تم جاؤ"عیشل کو بس اسے "
بھیجنے کی جلدی تھی۔

کل یونیورسٹی میں حساب لوں گا"پروفیسر احمر"
ملک اس کے پھر سے قریب ہوتا بولا تھا۔

ہاں کہہ تو دیا ہے"وہ غصے سے بولی۔ "

پروفیسر احمر ملک نے اس کے ماتھے پر محبت سے
ہونٹ رکھے تھے اس کے ہر لمس کے ساتھ دل کی
کیفیت بدل رہی تھی اس کی۔

عیشل نے اس کی س حرکت پر کوئی ریکٹ نہیں کیا
تھا۔

کل ملتے ہیں جانِ احمر"پروفیسر احمر ملک اس کے "
گال پر ٹچ کرتا پیچھے ہوا تھا۔

ہاں پلیز اب جاؤ" عیشل نے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔ "

پروفیسر احمر ملک جانے لگا تھا لیکن کچھ یاد آنے پر

واپس مڑا تھا۔

اب کیا ہوا ہے" عیشل نے منہ بنا کر پوچھا۔ "

پروفیسر احمر ملک پھر سے اس کی طرف آیا تھا اور اسے تھام کر دیوار کے ساتھ لگایا

تھا۔

تم نے میرا نام نہیں لیا" پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بولا۔ "

اس کی اس بات پر عیشل کا دل کیا اسے اٹھا کر یہیں

سے نیچے پھینک دے ڈاریکٹ۔

محترمہ جب تک آپ نام نہیں لیں گی میں نے بھی "

نہیں جانا" پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بول رہا

تھا جو کہ اس کے روکنے پر غصے سے اسے دیکھ رہی

تھی۔

احمر" عیشل نے غصے سے نام لیا تھا۔ "

ہائے "پروفیسر احمر ملک نے دل پر ہاتھ رکھ لیا پہلی بار اپنا نام اتنا خوبصورت لگا "

تھا۔

کو گیا اب جاؤ "عیشل نے غصے سے کہا تھا اور اسے "

جانے کی طرف دھکا دیا تھا۔

پروفیسر احمر ملک مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا جانے کا دل
نہیں تھا لیکن اسکی بیوی چھوڑ ہی نہیں رہی تھی یہاں

اسے۔

اس لیے مجبوراً اسے جانا پڑا تھا اور وہ کچھ منٹس میں ہی بلکل یہاں سے غائب ہو

گیا۔

دعا اور نور الایمان ایک ساتھ بیٹھ کر موبائل دیکھ رہی

تھی۔

وہ دونوں موبائل پر کوئی ڈریسز دیکھ رہی تھی اسی وقت عیشل کمرے میں آئی تھی نورالایمان اور دعا دونوں نے اس کی طرف دیکھا تھا نورالایمان نے مسکرا کر انھیں دیکھا۔

جبکہ دعا نظریں پھیر گئی تھی عیشل نے اس کا نظریں پھیر نا نوٹس کیا تھا وہ بھی ان کے پاس آئی تھی نورالایمان نے اسے جگہ دی تھی وہ وہاں بیٹھ گئی۔

اس کے وہاں بیٹھے پر دعا کھڑی ہو گئی تھی نورالایمان نے پریشانی سے دعا کو دیکھا تھا۔

کیا ہوا ہے آپی "نورالایمان دعا کی طرف دیکھ کر " بولی۔

کچھ نہیں میں آتی ہوں "دعا یہ کہہ کر جانے لگی تھی " عیشل فوراً سے کھڑی ہوئی تھی اور اس کے پاس آئی تھی دعا نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا تھا۔

کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے "عیشل دعا کو دیکھ"

کر بولی تھی اس کی اس بات پر دعا نے اس کی طرف

دیکھا تھا دعا کی انکھوں میں شکوہ تھا۔

ایسا کب ہوا ہے کہ ہم دونوں نے اپنے کمرے جدا"

کیے "دعا اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

مانتی ہوں غلطی ہو گئی ہے اب معاف کر دو "عیشل"

اس کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔

میں نے بات ہی نہیں کرنی ہے آپ رہیں اس کمرے"

میں اکیلے آپی "دعا نے جانا چاہا تھا عیشل نے اسکا ہاتھ

پکڑ لیا تھا۔

میں کب سے تمھاری آپی بن گئی "عیشل اس کی"

طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔

مجھے نہیں پتہ "دعا غصے سے بولی تھی۔"

یار بس ختم کر و اب یہ ناراضگی "عیشل نے منہ بنا کر"

کہا تھا۔

آپی مجھے جانے دیں"اس نے اپنے ہاتھ کی طرف "

دیکھا تھا جواب بھی عیشل کے ہاتھ میں تھا۔

نہیں جانے دوں گی جب تک یہ غصہ ختم نہیں ہو جاتا "

تمھارا"عیشل نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا۔

میرا غصہ ختم نہیں ہونا مہربانی کر کے میرا ہاتھ چھوڑیں"وہ اس کے ہاتھ پر اپنا"

دوسرا ہاتھ رکھ کر ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی عیشل نے خود ہی اپنا ہاتھ پیچھے کر

دیا تھا۔

دعا کمرے سے نکل گئی تھی عیشل نے نور الایمان کو

دیکھا جو کہ خاموش کھڑی تھی۔

عیشل بھی کچھ کہے بغیر ہی کمرے سے نکل گئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

شام کے وقت سب لوگ لون میں بیٹھ کر چائے پی

رہے تھے۔

دعا کا اب تک منہ بنا ہوا تھا جو کہ کائزان شاہ بھی دیکھ رہا تھا۔

"امی جان میں سوچ رہا ہوں کہیں اوٹنگ پر چلتے ہیں "

کائزان شاہ سادیہ بیگم کو دیکھ کر بولا۔

میں کیا بول سکتی ہوں اس بارے میں یہ تو تم اپنی"

بہنوں اور بیوی سے پوچھو" سادیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔

ہاں میں سوچ رہا ہوں سب ساتھ میں میں حسین"

سے بھی پوچھ لیتا ہوں" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔

حسین کون" عیشل کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی تھی۔"

کم آون گڑیا جن سے آپ کا نکاح ہوا ہے" کائزان شاہ "

عیشل کو دیکھ کر بولے تھے۔

ویسے نکاح کے بعد اس سے ملاقات ہی نہیں ہوئی "

کائزان کدھر ہے وہ" سادیہ بیگم کائزان شاہ کی طرف

دیکھ کر بولی۔

وہ نکاح کے فوراً بعد ہی ٹر کی چلا گیا تھا کوئی کام تھا اس "

لیے میری بھی اس دن کے بعد سے بات نہیں ہوئی

ہے نمبر ٹرائے کیا تھا صبح میں نے لگا ہی نہیں "کائزان

شاہ عیشل کو دیکھ رہا تھا۔

عیشل کے چہرے پر ڈر اور خوف واضح ہو گیا تھا اس کا

مطلب وہ یقین کر چکی تھی اس کے مرنے کا۔

میں کیسے بتاؤں سب کو اسے تو اس نے مار دیا "عیشل خود سے بولی تھی۔"

دعا نے چاہے کا گھونٹ بھرا تھا چائے میں بہت زیادہ

مرچیں تھی اس نے وہ چائے نکال دی اور وہ نکلی بھی

عیشل کے اوپر تھی عیشل نے غصے سے اسکی طرف دیکھا

تھا۔

دعا سب کو دیکھ رہی تھی جو خاموشی سے چائے پی رہے

تھے۔

آپ نے میری چائے میں مرچیں ڈالی ہیں نہ "دعا "

اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

اس کی بات پر وہ حیران ہو کر اسے دیکھ رہی تھی اپنی سوچوں کے درمیان وہ یہ تو بھول ہی گئی تھی اس نے کیا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔۔

میں نے کیوں ڈالنا میرا تمھارا کون سا مذاق "عیشل" نے منہ بنا کر کہا۔

میں بتاؤں آپ کا اور میرا کان سا مذاق ہے" دعا نے " غصے سے کہا۔

ہاں بتاؤ "عیشل اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی دعا کھڑی ہوئی تھی اس کے پاس" آئی ساری کی ساری چائے

جتنی بھی تھی کپ میں وہ پوری اس پر گرادی عیشل فوراً سے کھڑی ہوئی تھی۔

یہ کیا کیا تم نے مچھر میں نے تمھیں چھوڑنا نہیں " ہے" وہ غصے سے بولی تھی اس کے سر میں چائے اسے

ناجانے کیسا محسوس ہو رہا تھا۔

بدلہ میں لوں گی بس ابھی میں جا رہی ہوں فریش "

ہونے" وہ غصے سے بولی تھی اور وہاں سے چلی گئی۔

یہ کیا کیا دعا" کائزان شاہ دعا کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

بھائی اور جو اس نے کیا وہ" دعا کائزان شاہ کی طرف "

دیکھ کر بولی۔

اس نے اگر مرچیں ڈالی تھی کسی اور طرح بدلہ لیتی "

اس طرح تو نہیں" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

بھائی اب آپ تو ناراض نہ ہوں" وہ معصومیت سے "

بولی تھی۔

ایک شرط پر نہیں ہوں گا" کائزان شاہ اس کے بنے "

ہوئے منہ کو دیکھ کر بولا۔

کیا بھائی" وہ خوش ہو گئی تھی۔"

تم عیشل کی سوری ایکسیپٹ کرو گی اور اسے سوری "

بھی کہو گی "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ایسا کچھ نہیں ہونے والا سوری ایکسیپٹ کرنے تک تو

ٹھیک ہے سوری بھی کہوں ایسا نہیں ہو گا" دعا کائزان

شاہ کو دیکھ کر بولی تھی۔

آپ چھوٹی ہو نا دعا کہیں کہیں کمپرومائز کرنا پڑتا"

ہے "کائزان شاہ دعا کو دیکھ کر بولے تھے۔

"مجھے نہیں پتہ بھائی" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی

تھی۔

"چھوڑو تم انھیں خود ہی ٹھیک ہو جائیں گی" سادیہ بیگم

نے کائزان شاہ کو پریشان دیکھ کر کہا تھا۔

"جی امی "کائزان شاہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"کل کالج جانا ہے نہ آپ نے نور الایمان "سادیہ بیگم

نور الایمان کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

"جی مومانی جان "نور لایمان مسکرا کر بولی تھی کائزان

شاہ نے بھی اسے دیکھا تھا۔

oooooooooooooooooooooo

ایک نئے دن کا آغاز ہوا تھا ایک نئی کرن تھی س کے لیے ہی ناشتے کی ٹیبل پر سب لوگ موجود تھے سوائے عیشل کے۔

دعا عیشل کو بلا کر لاؤ" کائزان شاہ دعا کو دیکھ کر بولا۔"

بھائی آجائے گی آپی ویسے بھی جانتی ہیں ان کی "

یونیورسٹی کا ٹائم ہے" دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

تم نے یونیورسٹی نہیں جانا" کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔ "

نہیں میرا موڈ نہیں ہے" دعا نے ناشتہ کرتے ہوئے"

کہا تھا۔

عیشل سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی اس نے سب کو

سلام کیا تھا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

"وعلیکم السلام بھائی کا بچہ اج یونیورسٹی نہیں جانا "

کائزان شاہ عیشل کو دیکھ مسکرا کر بولا۔

نہیں بھائی طبیعت تھوڑی ٹھیک نہیں ہے بس "عیشل "
نے مسکرا کر جواب دیا۔
کیوں کیا ہوا ہے اگر زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس "
چلتے ہیں "کائزان شاہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر
چیک کیا تھا کہیں بخار تو نہیں۔
بھائی ٹھیک ہوں میں بس سر میں درد ہے "عیشل "
نے کائزان شاہ کی حرکت پر مسکرا کر کہا تھا۔
تم دونوں آج چھٹی پر ہو "سادیہ بیگم ان دونوں کو دیکھ کر بول رہی تھی۔ "
میں تو ہوں اس کا نہیں پتہ "وہ دونوں ایک ساتھ "
بولی تھی۔
کائزان شاہ ان کے ایک ساتھ بولنے پر مسکرایا تھا۔
نور الایمان جلدی سے ناشتہ کرو کالج جانا ہے "کائزان شاہ نور الایمان کو دیکھ "
کر بولا۔
جی "وہ بس اتنا ہی بولی تھی اور خاموشی سے ناشتہ "

کرنے لگی۔

oooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ اور نور الایمان کار میں بیٹھے تھے کائزان شاہ اسے کالج ڈراپ کرنے جا رہا تھا۔

"جانتی ہو نا اپنی لمیٹس مجھے سمجھانی تو نہیں پڑیں گی نہ" کائزان شاہ نور الایمان کو دیکھ کر بولا۔

کون سی لمیٹس" نور الایمان نے کائزان شاہ کو دیکھ کر" کہا۔

تم اور دعا ایک ہی کالج میں ہو دعا کا لاسٹ ائیر ہے" تمھارا پہلا" کائزان شاہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

جی جانتی ہوں میں یہ بات" نور الایمان کائزان شاہ کو" دیکھ کر بولی تھی۔

دعا کے لیے بھی میں نے اجازت لی تھی کہ وہ کالج" میں عبایا نہیں اتارے گی تمھارے لیے بھی ہو گیا ہے

یہ "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

بٹ ہاؤ اٹ از پوسیبل "نور الایمان پریشان ہوئی "

تھی۔

میری جان پیسا سب کچھ کر سکتا ہے پہلے تو منع کر دیا"

تھا میں نے کہا آپ لوگ فیس زیادہ لے لیجیے گا مان

گئے "کائزان شاہ نور الایمان کو دیکھ کر بولا تھا۔

میری بیوی ہو میری عزت میری جان مجھے بہت "

عزیز ہو تم کوئی بھی کچھ بھی کہے کچھ بھی ہو کالج میں

مجھے بتاؤ گی "کائزان شاہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا

تھا۔

اوکے "نور الایمان اسکی طرف دیکھ کر سمائل کرتی"

بولی۔

پرامس کرو کائزان شاہ کی مسز شاہ اسے ہر بات بتائے"

گی اور ان آوارہ کتوں کی باتیں سنا تو کیا ان سے بات

کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

جی "نورلایمان نے اس کے اور اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا۔ "

میری خوبصورت بیوی جیسے دعا اور عیشل میر امان" ہیں وہ میرا مان کبھی نہیں ٹوٹنے دیں گی ویسے ہی تم میری عزت ہو اب تمھاری عزت تمھاری نہیں میری ہے ہر قدم پر اسکی حفاظت کروں گا لیکن تمھیں خود بھی سنبھلنا ہوگا "کائزان شاہ نے کار روک کر کہا تھا کیوں کہ کالج آگیا تھا۔

پوری کوشش کروں گی آپ کی عزت کی حفاظت " کرنے کی "نورالایمان نے اس کے ہاتھ پر اب کی بار اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

نقاب سے نظر آتی اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی کائزان شاہ یہ دیکھ کر مسکرایا تھا۔

اسے نہیں لگا تھا کہ امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک میں کھڑے ہو کر اپنے اللہ سے کی گئی دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گی اس کی محبت کے دل سے اس کے لیے نفرت ختم ہو گئی تھی بے شک اللہ دلوں کے راز جانتا ہے اور بڑا سننے والا ہے ایک امید کی بات ہوتی ہے اگر وہ صرف اپنے رب سے ہو تو اور صبر ہو تو ہر دعا قبول ہوتی ہے بے شک۔

دھیان سے جانا ہے" کائزان شاہ اسے دیکھ مسکرا کر " بولا تھا۔

" نہیں آپ میرے ساتھ چلیں آج کے دن"

نور الایمان اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

اوکے چلو" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا دونوں ایک ساتھ کالج میں انٹر " ہوئے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

مبشر امتیاز شاہ کے سامنے کھڑا تھا امتیاز شاہ غصے سے

اسے دیکھ رہا تھا۔

" اب تک کوئی خبر کیوں نہیں" امتیاز شاہ نے غصے سے

کہا تھا۔

کائزان صاحب نے اپنی بہن عیشل کا نکاح کروا دیا"

ہے" مبشر امتیاز شاہ کو دیکھ کر بولا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے" امتیاز شاہ حیران ہوا تھا۔

" جی صاحب ایسا ہو گیا ہے اور وہ لڑکا میجر ہے میری

بیوی بتا رہی تھی" مبشر نے امتیاز شاہ کی طرف دیکھ کر

کہا۔

" نام کیا ہے اس میجر کا" امتیاز شاہ مبشر کی طرف دیکھ کر

بولا۔

میجر حسین ملک کوئی نام لے رہے تھے نکاح میں تو میری بیوی وہی پر کوئی کام"

کر رہی تھی تو سنا" مبشر نے

امتیاز شاہ کو جواب دیا۔

میجر حسین ملک کا نام سن کر وہ مسکرایا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

اور کوئی بات "امتیاز شاہ اسکی طرف دیکھ کر بولا۔"

ہاں اور کائزان صاحب نے نور الایمان کو کالج میں " ایڈمیشن دلایا ہے آج ان کا پہلا دن تھا" مبشر نے مسکرا کر بتایا۔

ٹھیک ہے ایسے ہی ساری معلومات مجھ تک پہنچاتے " رہو" امتیاز شاہ نے اس کی طرف دیکھ مسکرا کر کہا اور نوٹوں کی دو گڈیاں اس کے آگے رکھی تھی۔

مبشر پیسے لے کر چلا گیا تھا پیچھے وہ کھڑا مسکرایا تھا۔

میجر حسین ملک پچھلی بار بھی تمھاری وجہ سے ہم " ڈیل نہیں کر سکے تھے لیکن اس بار اس ڈیل میں تمھاری بیوی بھی شامل ہو گی" امتیاز شاہ ہنستا ہوا بولا

تھا۔

"پچھلی بار تو تم پہنچ گئے تھے اس بار نہیں پہنچ سکو گے "

امتیاز شاہ ہنستا ہوا بولا تھا۔

تمھاری عزت بھی تار و تار ہو گی "وہ کمینگی سے بول"

رہا تھا۔

ooooooooooooooooooooo

عیشل اپنے کمرے میں بیٹھی کسی الگ ہی دنیا میں تھی

جب اسکا موبائل بجا تھا اس نے موبائل دیکھا تو شوہر

صاحب کے نام سے نمبر سیو تھا وہ یہ دیکھ کر حیران ہوئی

تھی۔

کیوں کہ اس نے تو ایسا کوئی نمبر سیو ہی نہیں کیا تھا خیر

اس نے کال اٹھائی۔

السلام علیکم میری جانا "پروفیسر احمر کی آواز پر اس نے "

ضبط کیا تھا۔

کوئی دن تو سکون کا دے دیا کرو" وہ منہ بنا کر بولی
تھی۔

میں نے کیا کر دیا میں تو اپنی جان سے عزیز بیوی کو"
"کچھ کہہ بھی نہیں رہا پھر بھی وہ غصہ ہو رہی ہے
پروفیسر احمر ملک نے ہنستے ہوئے کہا۔

ویسے سوری یار میں رات نہیں آ سکا تھا ایک اہم کام آ"
گیا تھا ورنہ ضرور آتا" پروفیسر احمر ملک نے افسردگی
سے کہا تھا۔

اور مجھے امید ہے میری پیاری بیوی نے مجھے بہت"
مس کیا ہو گا" پروفیسر احمر ملک ہنستا ہوا بولا تھا۔

اچھا ہی تھا نہیں آئے میں نے تو شکر کے نوافل ادا کیے "
تھے "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

"آج یونیورسٹی نہیں آئی رات اس کا بھی حساب ہو گا"
پروفیسر احمر ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"اللہ ہی نہ کرے تم آؤ پھر سے کوئی کام یاد آجائے"

عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

اگر کوئی کام بھی ہوا تو وہ چھوڑ کر بھی آؤں گا لیکن"

آؤں گا ضرور" پروفیسر احمر ملک نے اس کے تنگ

ہونے پر مسکرا کر کہا تھا۔

بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے مجھے کیا" وہ غصے سے منہ بنا کر بولی تھی۔۔"

اب جہاں بھی جاؤں گا تمھیں اپنے ساتھ ہی لے کر"

جاؤں گا" پروفیسر احمر ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

اور میری خوب بیوی رات حساب دینے کے لیے تیار ہو جایئے گا" پروفیسر احمر "

ملک نے مسکرا کر کہا۔

اس کا مسکرانا اسے بلکل بھی پسند نہیں آرہا تھا اس لیے عیشل نے کال رکھ دی۔

یہ میری اجازت کے بغیر کال رکھنے کا بھی حساب ہو "

گا" پروفیسر احمر ملک نے میسج کیا تھا عیشل نے غصے سے

وہ میسج پڑھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

امتیاز شاہ ایک آدمی کے سامنے بیٹھا تھا جس کی عمر پچاس سال سے تو اوپر ہی تھی تقریباً امتیاز شاہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

آج میرے پاس آئے ہو کیا کوئی لڑکی چاہیے "کنگ" ایچ نے کہا تھا۔

"نہیں لڑکی نہیں چاہیے آخری بار جب ہم لڑکیاں یہاں سے بھیج رہے تھے تو جس میجر نے روکا تھا اس کے بارے میں معلومات ملی ہے" امتیاز شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"شادی کر لی ہے میجر نے اور اب تو اسکی عزت پر ہاتھ ڈال کر ہم کچھ بھی کر سکتے ہیں" امتیاز شاہ نے کمینگی سے کہا تھا۔

"کیا خیال ہے پھر اس بارے میں" امتیاز شاہ ہنستا ہوا

بولا تھا۔

"تجھے لگتا ہے وہ اپنی عزت میں ہاتھ ڈالنے دے گا"

کنگ ایچ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تجھے بس لڑکی چاہیے نہ وہ کام تو مجھ پر چھوڑ دے کیسے ہو گا کیا ہو گا بس تو بتہ کب کرنا ہے" امتیاز شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"جتنی جلدی ہو اتنا اچھا ہے" کنگ ایچ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"سمجھ کام بہت جلد ہو جائے گا" امتیاز شاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

ماضی

اتنے سالوں بعد اس کے گھر میں خوشیاں آئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے اولاد جیسی نعمت سے نوازنے کا سوچا تھا۔

وہ ماں بننے والی تھی یہ احساس ہی کتنا خوبصورت تھا

اس نے اس بارے میں شہزاد ملک سے کوئی بات
نہیں کی تھی۔
اور نہ ہی اب وہ کرنا چاہتی تھی شاید کوئی غلط فہمی بھی
تو ہو سکتی تھی نہ وہ بہت خوش تھی پوری حویلی میں یہ
بات پھیل گئی تھی سب لوگ بہت خوش تھے۔
اگر خوش نہیں تھا تو وہ شہزاد ملک تھا جو کہ یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اس
کی اتنی کوششوں کے باوجود یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا شہزاد ملک آج کل کلبز میں جاتا
تھا شراب وغیرہ سب اس نے شروع کر دی تھی آہستہ
آہستہ وہ اپنے ساتھ حارون شاہ کو بھی لے جانے لگا
تھا۔
دوستی میں آ کر وہ چلا جاتا لیکن اسے یہ سب بلکل بھی
اچھا نہیں لگتا تھا لیکن وہ شہزاد ملک سے کچھ کہتا نہیں
تھا۔

شہزاد ملک نے اسے بھی شراب پلانا شروع کر دی تھی وہ بہت منع کرتا لیکن شہزاد ملک کے بہت اسرار پر وہ پی لیتا تھا۔

شہزاد ملک کمرے میں آیا تو کمرے میں زینب بیٹھی مسکرا رہی تھی اور شاید اس کے آنے کا ہی انتظار کر رہی تھی۔

شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا اور مجبوراً اس کے پاس آنا ہی تھا ورنہ وہ سونا چاہ رہا تھا۔

شہزاد آپ خوش تو ہیں" زینب اس کے پاس آ کر بولی " تھی۔

"ہاں پاگل کون اولاد کی خوشی پر خوش نہیں ہو گا" شہزاد ملک مسکرا کر بولا تھا۔

آپ کو پتہ ہے شہزاد میں چاہتی ہوں ہماری پیاری " سی بیٹی ہو سب سے پہلے" زینب نے مسکرا کر کہا تھا۔

میری بھی بیٹی کی بہت خواہش ہے"شہزاد ملک نے"

مسکرا کر کہا تھا۔

زینب اس کے گلے لگی تھی شہزاد ملک کو بھی مجبوراً اس

کے گرد بازو رکھنے پڑے تھے۔

میں بہت خوش ہوں اور اب اللہ سے یہی دعا ہے کہ "

پہلی بیٹی ہو"زینب نے اس کے سینے سے لگے ہوئے کہا

تھا۔

انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا اللہ ہمیں بیٹی ہی دے گا"شہزاد"

ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

انشاءاللہ "زینب نے مسکرا کر کہا تھا اور اس سے پیچھے "

ہوئی۔

زینب کھانا لے آؤ بھوک لگی ہے"شہزاد ملک نے اس"

کو دیکھ کر کہا۔

اپ نے نیچے نہیں کھایا"زینب نے اس کی طرف دیکھ "

کر کہا۔

نہیں تب بھوک نہیں تھی ابھی لے آؤ" شہزاد ملک "

نے کہا تھا۔

جی ٹھیک ہے" زین نے کہا اور نیچے چلی گئی۔"

ایسا کیسے ہو سکتا ہے"اس نے ایک بار پھر اپنے بال پکڑ لیے تھے۔"

وہ اج جلدی سو گئی تھی اگر پروفیسر احمر ملک نے آنا

بھی ہوا تھا اٹلیسٹ اس سے اس کا سامنا نہ ہو۔

اس وجہ سے وہ جلدی سو گئی تھی لیکن اسے نیند نہیں آ

رہی تھی یہی بات سوچ کر کے اس نے آنا ہے اور وہ

ضرور آئے گا وہ بار بار کروٹیں بدل رہی تھی اسے ایسے

کروٹیں بدلتے ایک گھنٹا ہو گیا تھا۔

اب تو وہ خود تنگ آگئی تھی اس لیے اٹھ کر بیٹھ گئی

جب اٹھ کر بیٹھی تو سامنے ہی صوفے پر وہ بیٹھا ہوا تھا یہ

دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی اسے کیسے پتہ نہیں چلا وہ آچکا

ہے۔

ہو گیا آپ کا ڈرامہ محترمہ "وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا۔ "

عیشل نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا تھا خوفزدہ بھی تھی کہ آج یونیورسٹی نا

جانے پر کیا سزا ملے گی۔

آپ یہاں کیسے کب اور کیوں "عیشل نے جلدی سے اپنی حیرانی پریشانی پر قابو"

کرتے ہوئے کہا تھا۔

کیسے کھڑکی سے کب ابھی آدھا گھنٹا ہو گیا ہے کیوں"

اس کیوں کا جواب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو سزا دینے آیا

ہوں اور اس سے ملنے کے لیے "پروفیسر احمر ملک ہنس

کر بولا تھا۔

سزا کیوں "وہ معصومیت سے بولی تھی۔ "

سزااس لیے کہ تم آج یونیورسٹی نہیں آئی اور میں "
نے تمہیں بہت مس کیااور دوسری بات یہ کہ میں
نے جب تمہیں کال کی وہ بھی تم نے ڈسکنیکٹ کردی
کیوں "پروفیسر احمر ملک نے اسے گھور کر کہا تھا۔

کیوں کہ اس وقت میرا مونڈ نہیں تھا آپ سے بات "
کرنے کا اس لیے "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

"تم تو ابھی بھی چاہتی ہو میں یہاں سے چلا جاؤں "
پروفیسر احمر ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

ہاں یہی چاہتی ہوں اور مہربانی کر کے یہاں سے چلے "
جائیں "وہ غصے سے بولی تھی۔

"ویسے غصہ کرتے ہوے جتنی کیوٹ لگتی ہو نہ "
پروفیسر احمر ملک نے اس کے گال ٹچ کرنا چاہے تھے
لیکن وہ پیچھے ہو گئی تھی اس کی اس حرکت پر پروفیسر
احمر ملک کو غصہ ایا تھا۔

اس نے بلینکٹ اس کے اوپر ڈے ہٹایا تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ سے نیچے اتارا تھا اور وہ کٹی پتنگ کی طرف اس کے ساتھ کھینچی آئی تھی۔

اب وہ پروفیسر احمر ملک کے سامنے کھڑی تھی اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

عیشل نے اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتے ہوئے دوپٹہ ڈھونڈا تھا اس کی اس حرکت پر بھی پروفیسر احمر ملک کو غصہ ایا تھا۔

"میں شوہر ہوں تمہارا" پروفیسر احمر ملک نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھ سے تھام کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔

"میں نہیں مانتی" عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

"تم مانو یا نہ مانو میں شوہر ہوں تمھارا اور تمھیں یہ بات تسلیم کرنی ہو گی" پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ غصے سے کہا تھا۔

" میں زبردستی کے نکاح کو نہیں مانتی" وہ غصے سے بولی تھی۔

" تم مانو گی" پروفیسر احمر ملک نے غصے سے کہا تھا اپنے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹا کر کمر پر باندھے تھے۔

" نہ چھوا کریں مجھے نہیں پسند آپ کا چھونا" عیشل روتے ہوئے بولی تھی۔

" شوہر کا چھونا پسن نہیں تمھیں" پروفیسر احمر ملک کو غصہ ایا تھا۔

" اگر آپ صرف شوہر ہوتے تب نہ آپ کو پتہ ہے اپ ایک قاتل بھی ہے میرے سامنے ایک قتل کیا بھائی کے بے گناہ دوست کو مار دیا اور نا جانے کن کن کا قتل کیا ہو گا" عیشل روتے ہوئے بول رہی تھی۔

" پہلا قتل میں نے اس لیے کیا تھا کیوں کہ وہ اسی لائق تھا اور رہی بات تمھارے بھائی کے دوست کو مارنے

کی تو محبت اور جنگ میں سب جائز ہے"پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ کر ایک

ایک بات پر زور دیتے

ہوئے کہا تھا۔

لیکن میں نہیں چاہتی تھی کہ میرا شوہر قاتل ہو"وہ"

اس کے ہاتھ اپنے کمر سے ہٹاتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں پسند تمھارا مجھے خود سے دور کرنا تو نہ کیا کرو"

پروفیسر احمر ملک غصے سے بولا تھا۔

مجھے آپ اپنے شوہر کے طور پر ہر گز قبول نہیں ہے آپ سے لاکھ گنا اچھا تھا وہ "

" شخص جو میرے بھائی نے

پروفیسر احمر ملک نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا

اسے اپنا کی ذکر میجر کے کریکٹر میں نہیں پسند آ رہا تھا

اسے یہ بات چبھ رہی تھی اس کی پناہوں میں کھڑی ہو

کر اس کی بیوی اپنے بھائی کے دوست کا ذکر کر رہی

تھی۔

خاموش اب ایک اور لفظ نہیں اگر اب تم بولی نہ جان "
لے لوں گا میں تمھاری "پروفیسر احمر ملک نے غصے
سے کہا تھا۔
تو لے لو جان کس نے روکا ہے جان لو گے اتنی عزیت "
نہیں ہوتی جتنا تمھارا یہ چھونا مجھے عزیت دیتا ہے "عیشل روتے ہوئے غصے میں
چیخی تھی اس کی ایسی بات
پر اس کا دل کانپا تھا اس کی بیوی کو اس کا چھونا عزیت
دیتا تھا اس کے قدم لڑکھڑائے تھے اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے
ہوا تھا اس نے اسے اپنے حسار سے نکالا تھا۔
میرا چھونا تمھیں عزیت لگتا ہے "پروفیسر احمر ملک نے اس سے پوچھا تھا۔ "
ہاں "عیشل نے غصے سے جواب دیا تھا۔ "
مجھے اپنا شوہر نہیں مانتی "پروفیسر احمر ملک نے ایک "
اور سوال کیا۔
ہاں "عیشل نے اس کا بھی غصے سے جواب دیا تھا۔ "

"تم نہیں چاہتی یہاں آؤں تمھارے پاس آؤں "

پروفیسر احمر ملک نے ایک اور سوال کیا۔

نہیں چاہتی "وہ غصے سے بولی تھی۔ "

اب تم ترس جاؤ گی میرا چہرہ دیکھنے کے لیے بھی "وہ یہ کہہ کر کمرے سے نکل " گیا تھا۔

اس کے جانے کے بعد وہ پیچھے زمین پر بیٹھ گئی تھی اور زور زور سے رونے لگی تھی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOO

صبح صبح کائزان شاہ نور الایمان کے کمرے میں آیا تھا دعا کو اسنے کمرے سے جاتے ہوئے دیکھا تھا اس لیے وہ کمرے میں آ گیا تھا۔

نور الایمان شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر کالج کے لیے تیار ہو رہی تھی کائزان شاہ نے اس آکر پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا وہ ڈر گئی تھی۔۔

"کائز جان نکال لیتے ہیں" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"اچھا بتاؤ کل کا دن کیسا گزرا کالج میں کل بیزی تھا تھوڑا اس لیے پوچھ نہیں سکا تھا۔

"اچھا تھا" وہ اپنا دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے بولی تھی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو" کائزان شاہ نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔

"کالج یونیفارم میں کون خوبصورت لگتا ہے" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"میری بیوی لگتی ہے نہ" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

"صرف باتیں بنا رہے ہیں" نور الایمان نے منہ بنایا تھا کائزان شاہ نے اپنا ایک ساتھ اس کی کمر پر رکھا تھا۔

"یہ کیا شاہ" اس کے منہ سے بے اختیار شاہ نکلا تھا۔

"ہائے میں قربان اپنی جانِ شاہ پے" کائزان شاہ نے اپنے ہونٹ اس کے ماتھے پر رکھے تھے جس کی وجہ

سے اس کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا۔

اچھا کائز" وہ اپنی شرماہٹ ہو سائیڈ پر رکھ کر بولی "
تھی۔

جی جانِ کائزان "کائزان شاہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا "
تھا نور الا یمان اس کے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

کائزان کوئی بھی آسکتا ہے" وہ کھلے درواس کی طرف "
دیکھ کر بولی تھی۔۔

چھوڑو بھاڑ میں جائے "کائزان شاہ اسے اپنے ساتھ "
لگائے ہوئے ہی بولا تھا۔

کائز مجھے احمر بھائی اور آیان بھائی سے ملنا ہے" وہ"
کائزان شاہ کے سینے پر سر رکھے ہوئے بولی تھی۔

کائزان شاہ کا مونڈ خراب ہوا تھا اتنے رومنٹک مونڈ
میں ان کا نام لینا کیا ضروری تھا اس نے اپنے دماغ
میں سوچا تھا۔

کیاہواکائزان "نورلایمان نے پھر سے پوچھا۔"

کچھ نہیں میں یہ پیغام تمھاراآیان تک پہنچادوں گا "

باقی احمر تو یہاں ہے ہی نہیں "کائزان شاہ اسے خود

سے پیچھے کرتابولا تھا۔

جی ٹھیک "نورالایمان کے چہرے پر بہت پیاری "

مسکراہٹ تھی جیسے دیکھ کر کائزان شاہ بھی مسکرارہا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

عیشل اج یونیورسٹی آئی تھی آج اسے یونیورسٹی میں

کہیں بھی پروفیسر احمر نظر نہیں آیا تھانہ ہی پہلا لیکچر

کسی نے لیا تھا۔

توکیاجووہ کل رات کہہ کر گیا تھاسچ ہے "عیشل خود "

سے بولی تھی۔

لیکن ایساکیسے ہوسکتاہے میں تو غصے میں تھی "عیشل پھر سے خود سے بولی "

تھی۔

"کیا بس اس کا پیار اتنا ہی تھا" اس نے ایک اور سوال

خود سے کیا تھا۔

انھیں سوچوں میں وہ گم تھی جب اس کے ساتھ آ کر

ایک لڑکی بیٹھی تھی۔

"السلام علیکم عیشل کیسی ہو" حرین عیشل کو دیکھ کر بولی

تھی حرین اسکے کلاس فیلو تھی۔

"وعلیکم السلام ٹھیک ہوں" عیشل نے اس کی طرف

دیکھ کر کہا۔

"یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو" حرین اسے دیکھ کر بولی۔

"نہیں بس ایسے ہی مجھے اکیلا رہنے کی عادت ہے"

عیشل نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ویسے کیا ہم فرینڈز بن سکتے ہیں" حرین نے

عیشل کو دیکھ کر کہا۔

"جی ٹھیک" اس نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا حرین نے اس

کے آگے ہاتھ کیا تھا عیشل نے ہاتھ ملایا تھا۔

oooooooooooooooo

زہے نصیب مس اٹیٹوڈ کل نہیں آئی تھی آپ "کیپٹن"

ایان ملک دعا کو دیکھ کر بولا تھا۔

تم سے مطلب "دعا نے غصے سے کہا تھا۔ "

اب تو آپ کے سارے مطلب مجھ سے شروع ہو کر "

مجھ پر ہی ختم ہونے چاہیں "کیپٹن ایان ملک نے ہنستے

ہوئے کہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمھاری اس بکواز کا "وہ لوگ کالج کے گراؤنڈ میں تھے اور یہ "

بریک ٹائم تھا۔

تم بھی بہت اچھے سے سمجھ رہی "کیپٹن ایان ملک "

مسکرا کر بولا تھا۔

میں کچھ نہیں سمجھ رہی "وہ غصے سے بولی تھی۔ "

اپ سب سمجھ رہی ہیں "وہ ہنس کر بولا تھا۔۔ "

مجھے کچھ نہیں پتہ اور جاؤ یہاں سے میرا دماغ کیوں"

کھا رہے ہو" دعا نے غصے سے کہا تھا۔۔

"جس سے محبت ہو گی دماغ بھی اسی کا ہی کھاؤں گا نہ "

کیپٹن آیان ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

یہی بکواز ذرا بھائی کے سامنے کرنا دیکھو وہ تمھارا کیا "

حشر کریں گیں" دعا نے غصے سے کہا تھا۔

ان کے سامنے بھی کروں گا اخر کو رشتہ تو ان سے ہی "

مانگنا ہے نہ" کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف دیکھ

کر کہا تھا۔

ابھی وہ بات کر رہے تھے جب نور الایمان ان کے پاس

آئی تھی۔

کیپٹن آیان ملک کو وہاں دیکھ کر وہ خوش ہوئی تھی

کیپٹن ایان ملک بھی اسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا کیوں

کہ عبایا میں اسے پہچان نہیں پا رہا تھا۔

السلام علیکم بھائی" نور الایمان نے مسکرا کر سلام کیا "

تھا۔

وعلیکم السلام بھائی کی جان" ایان ملک اب کی بار اس "

کی آواز سے پہچان گیا تھا۔

یہ کوئی بات نہیں ہوئی بھائی اس دن کے بعد آپ "

آئے ہی نہیں" نور لا یمان نے منہ بنا کر کہا تھا۔

تمہارا وہ جلاد شوہر انے ہی نہیں دیتا" کیپٹن ایان ملک

نے غصے سے کہا تھا۔

پہلے تو دعا کو سمجھ میں نہیں ایا کیا بات ہو رہی ہے لیکن

جب بات اس کے بھائی پہ ائی تو وہ خاموش نہ رہی۔

جلاد و گے تم میرے بھائی کو جلاد کیسے بولا" دعا نے ان"

دونوں کو غصے سے گھورا تھا۔

"لو جی میں تو بھول ہی گیا بھائی کی چاہتی یہی ہے"

کیپٹن ایان ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

اپنے بھائی کے خلاف میں کچھ بھی برداشت نہیں کر"
سکتی"دعا نے اسے دیکھ کر گھورا تھا۔
اچھا نہ بس آپی بھائی"نورالایمان ان دونوں کو دیکھ کر "
بولی تھی۔
استغفراللہ استغفراللہ اس کی شکل ہے اپی کی اور تم"
اسے اپی بلا رہی ہو گڑیا"کیپٹن آیان ملک نے دعا کو دیکھ کر کہا۔
بھاڑ میں جاؤ تو"وہ غصے سے کہہ کر وہاں سے چلی گئی تھی اس کے جانے کے بعد"
کیپٹن آیان ملک مسکرا رہا

تھا۔
نورالایمان اسے گھور کر دیکھ رہی تھی اس کے ایسے
دیکھنے پر اس کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔
یہ سب کیا تھا"نورالایمان نے کیپٹن ایان ملک کو دیکھ "

کر کہا۔
کچھ بھی نہیں تم نہ سوچو"کیپٹن ایان ملک اس کو دیکھ "

کر بولا تھا۔

oooooooooooooooooooo

حرین وائیٹ ٹاپ کے اوپر بلیو جینز پہن کر امتیاز شاہ کے سامنے بیٹھی تھی وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

اتنا دور جانا" امتیاز شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔ "

اتنی بھی کیا جلدی ہے" حرین ہنس کر بولی تھی۔ "

جتنا تڑپاو گی اتنے ہی پیسے کم ہوں گے" امتیاز شاہ ہنس " کر بولا تھا۔

اس کی بات پر حرین مسکرائی تھی اور اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی۔

امتیاز شاہ نے اسے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا تھا۔

ویسے تمھاری وہ کزن تو بلکل معصوم ہے اس کا تم نے " کیا کرنا ہے" حرین نے عیشل کی بات کی تھی۔

اس کا حسن دیکھو گی پاگل ہو جاؤ گی" امتیاز شاہ نے "

مسکرا کر کہا تھا۔

" مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے" حرین نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

" تم تو اس کے آگے کچھ بھی نہیں ہو" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔

" تو پھر میری مدد کیوں لے رہے ہو اسے پھنسانے میں خود کر لو" حرین نے غصے سے کہا تھا اور اٹھنا چاہا تھا لیکن امتیاز شاہ نے اسے پکڑ لیا تھا۔

" آہ ہاں نہیں اٹھ سکتی اور نہ ہی مدد سے انکار کر سکتی ہو کل رات کی وڈیوز اور تصاویر میرے پاس ہیں" امتیاز شاہ نے ہنس کر کہا تھا۔

" تم بلیک میل کر رہے ہو" حرین اسے دیکھ کر بولی۔

" بلیک میل نہیں کر رہا بلیک میل کر رہا ہوتا تو تمھیں اس کام کے پیسے نہیں دے رہا ہوتا بس یہ کہہ رہا ہوں تمھیں اب یہ کام کرنے ہیں" امتیاز شاہ نے ہنس کر کہا

تھا۔

"ویسے تمھاری اس کزن میں ایسا بھی کیا ہے جو مجھ

میں نہیں" حرین نے منہ بنایا تھا۔

"وہ تمھاری طرح ہر کسی کے بستر کی ڈھول نہیں ہے

جب جو آیا استعمال کر کے چلا گیا اور بس پیسے ڈال

دیے" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔

"تم میری طزلیل کر رہے ہو" حرین نے غصے سے کہا۔

"نہیں سچ بتا رہا ہوں دیکھنا چاہو گی اسے" امتیا شاہ اس کی

طرف دیکھ کر بولا۔

"ہم دکھاؤ" حرین نے کہا تھا امتیاز شاہ نے موبائل نکالا

تھا اور اس کے آگے عیشل کی پیکچر کی تھی۔

"یہ وہ ہے جو ہمارے ساتھ کلاس میں پڑھتی ہے" حرین حیران ہوئی تھی اتنا

حسن۔

"ہاں" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔

ایسے ہی نہیں تو بھی اس کے پیچھے پاگل اب پتہ چلی ہے اصل وجہ "حرین نے "
بھی اس پر طنز کیا تھا۔

اب بتہ وہ تیری جیسی ہو سکتی ہے جیسے دو سالوں میں "
تم لوگوں نے ہی نہیں دیکھا "امتیاز شاہ ہنس کر بولا۔

مجھے نہیں پتہ "اس سے اپنی توہین برداشت نہیں ہو "
رہی تھی۔۔

جہاں تک مجھے لگتا ہے اسے صرف تین مردوں نے "
دیکھا ہوا ہے "امتیاز شاہ اسکی طرف دیکھ کر بولا اس کی اس بات پر بھی وہ حیران
ہوئی تھی۔۔

کس کس نے "حرین کو تجسس ہوا۔ "

ایک میں نے ایک اس کے بھائی نے ایک اس کے "
شوہر نے "امتیاز شاہ اسکی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

وہ شادی شدہ ہے "حرین حیران ہوئی تھی۔ "

نہیں صرف نکاح ہوا ہے "امتیاز شاہ اس کی طرف "

دیکھ کر بولا تھا۔

"اب بتاؤ وہ لڑکی جیسے دیکھا ہی تین مردوں نے ہے وہ تمھارے جیسی ہو سکتی ہے" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔
حرین سے اپنی اتنی طزلیل برداشت نہیں ہو رہی تھی جتنی دیر وہ اس کی باہوں میں تھی اتنی دیر تک وہ پانے کستا رہا تھا۔

oooooooooooooooooooooooo

امتیاز شاہ فریش ہو کر باہر آیا تھا حرین ابھی تک خود کو بلینکٹ سے ڈھک دیا بیٹھی تھی۔
"آج تمھارے جانے کا ارادہ نہیں ہے" امتیاز شاہ اسے دیکھ کر بولا۔
"بلکل بھی نہیں ویسے بھی بہت تھک گئی ہوں" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔
"یہاں رہو گی تھکان بڑھے گی دور نہیں ہو گی" امتیاز

شاہ ہنس کر بولا تھا۔

"پلیز یار" حرین نے منہ بنا کر کہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن عیشل کو دو ہفتوں کے اندر اندر تم

نے لے کر آنا ہے" امتیاز شاہ اسے دیکھ کر بولا تھا۔

"اوکے ٹھیک ہے" حرین نے منہ بنا کر کہا۔

"اور تم یہ بھی جانتی ہو میرے فارم ہاؤس پر میرے

دوست آتے جاتے رہتے ہیں اگر کسی کو پتہ چل گیا تم

یہاں ہو اپنی حالت کا اندازہ خود لگا لینا" امتیاز شاہ ہنس کر

بولا تھا۔

"جب تک تم نہیں بتاؤ ان بے غیرتوں کو کیسے پتہ چلے

گا" حرین نے غصے سے کہا تھا۔

"اور میں ایسا کیوں کروں گا تمھاری حالت دیکھ کر تو

مجھے مزہ آتا ہے" امتیاز شاہ کمینگی سے ہنسا تھا۔

"بس کر دو یار" وہ غصے سے بولی تھی۔

امتیاز شاہ ہنستا ہوا کمرے سے نکال گیا تھا اس نے پیچھے منہ بنایا تھا۔

شام کا سما تھا آسمان پر ہلکے ہلکے بادل بھی تھے سورج ڈھلنے کو تھا عیشل حویلی کے لون میں کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ جب سے یونیورسٹی سے ائی تھی بہت بے چین تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اور کس سے اپنی فیلنگز ایکسپریس کرے۔

کیا وہ اسے اپنا اسیر بنا کر اپنی محبت میں مبتلا کر کے " واقعی چلا گیا تھا" عیشل کی انکھوں میں نمی آگئی تھی۔

کیا اس نے میرے بارے میں ذرا نہیں سوچا تھا کیا"

اسے صرف اپنی فکر تھی"عیشل روتے ہوئے بول رہی تھی۔

اس نے فوراً سے اپنی آنکھیں صاف جی تھی کیوں کہ یہاں کوئی بھی آسکتا تھا اس کے توقع کے عین مطابق دعا وہی حاظر ہوگئ تھی دعا نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

کیا ہوا ہے تم رو کیوں رہی ہو" دعا اس کی آنکھوں " میں آئی ہوئی نمی کو دیکھ رہی تھی۔

نہیں تو میں نے کیوں رونا ہے"عیشل نے فوراً " سے اپنی آنکھیں جلدی جلدی صاف کی تھی اور اس کی طرف دیکھا تھا۔

مجھ سے بھی اب جھوٹ بولو گی" دعا نے اس کی " طرف دیکھا تھا۔

وہی تو کہہ رہی ہوں میں تم سے کیوں جھوٹ "

بولوں گی میں نہیں تو رہی "عیشل نے نمی کو چھپاتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں ہاں بس پتہ ہے مجھے "دعا نے منہ بنایا تھا عیشل " نے اسے ہگ کر لیا۔

اب تک ناراض ہو اس والی بات پر "عیشل نے " اس کی طرف دیکھا تھا۔

دعا اس کی بات پر گھور کر اسے دیکھ رہی تھی لیکن بعد میں مسکرا دی تھی۔

نہیں ہوں ناراض اپنی چوہی سے بھلا میں ناراض " رہ سکتی ہوں "دعا نے اسے بھی زور سے ہگ کر لیا تھا عیشل مسکرائی تھی۔

تھینک یو میری جان "عیشل نے اس کے ماتھے پر " کس کیا تھا۔

کچھ زیادہ پیار نہیں آرہا آج آپ کو مجھ پر "دعا نے "

اسے تشویش ناک نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"بس کردو یار اب ایسے بھی نہ دیکھو" عیشل اس کی نظروں سے الجھن محسوس کر رہی تھی اس لیے بولی۔

"اچھا نہیں دیکھتی ویسے کوئی گیم کھیلیں" دعا نے اسے سے دور ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کون سا گیم" عیشل کنفیوز ہوئی۔

"تم ہاں تو کرو بس" دعا نے اس کو دیکھ کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے" عیشل نے مسکرا کر کہا تھا تو دعا پیچھے کی بھاگ گئی۔

عیشل نے پریشانی سے اسے جاتا دیکھا تھا دعا موٹر کے پاس گئی تھی اور اسے آون کیا تھا پائپ عیشل سے تھوڑا سا دور تھا لیکن عیشل پھر بھی سمجھ نہیں پائی تھی۔

دعا اس کے پاس آئی تھی فوراً سے اور اس نے پائپ

اٹھالیا۔

کیا خیال ہے پھر "دعا نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

بلکل بھی نہیں دعا "عیشل نے اس کی طرف دیکھ "

کر منہ بنایا تھا۔

بس تھوڑا سا "دعا یہ کہہ کر پائپ اس کی طرف کیا "

تھا اور اب دونوں بھاگ رہی تھی۔

عیشل آگے تھی اور دعا اس کے پیچھے تھی عیشل پوری

کی پوری گھیلی ہو چکی تھی۔

اب تو جان چھوڑ دو "عیشل روکتے ہوئے بولی "

تھی۔

ایک پرومس کریں "دعا نے اس کے روکنے پر اور "

بولنے پر کہا۔

ہاں بولو "عیشل اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ "

"آپ مجھے گھیلا نہیں کریں گی پھر روک جاؤں گی "

دعا نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اس کی اس بات پر عیشل نے اسے گھور کر دیکھا تھا وہ

کر سکتی ہے لیکن وہ نہیں واہ۔

جلدی بولیں ورنہ میں نے پھر گھیلا کرنا شوو کرنا "

ہے" دعا نے اسے یوں ہی کھڑا دیکھ کر کہا۔

پائپ اس کے پاس ہے میرے پاس نہیں گھیلا یہی "

کرتی رہے گی کسی اور دن بدلہ لے لوں گی" عیشل

نے سوچتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے" عیشل نھ برا سا منہ بنایا تھا۔ "

پکا نہ" دعا نے اس کو دیکھ پھر بھی ایک بار کہا۔"

ہاں ہاں پکا" عیشل نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ "

دعا نے پائپ چھوڑ دیا تھا اور اپنی احتیاط کے لیے وہ

اندر بھاگ گئی تھی فوراً سے عیشل نے اپنا حولیہ دیکھا

تھا وہ پوری پوری نہائی ہوئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"ویسے تم یہ توڑ سائیڈ کرو تمہیں کیڈنیپ کس کو کروانا ہے نورالایمان کو یہ عیشل کو" امتیاز شاہ کنگ ایچ کے سامنے بیٹھا تھا اور اپنی پیلنگ بتا رہا تھا۔

" عیشل کو اس میجر سے بدلا لینے کے لیے اور نورالایمان کو تو میں اپنے لیے کیڈنیپ کروں گا" امتیاز شاہ کنگ ایچ کو دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔

" ٹھیک ہے نورالایمان اگر تمھارے پاس آئے گی تو عیشل کو تو چھ بھی نہیں کرے گا" کنگ ایچ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے شراب کا گلاس منہ سے لگایا تھا۔

" ٹھیک ہے" امتیاز شاہ نے بھی شراب کا گلاس اُٹھایا۔

ویسے یہ عیشل ہے کون "کنگ ایچ نے اس سے"

سوال کیا تھا۔

تجھے یہ سب جاننے کی ضرورت نہیں ہے تجھے بس "

لڑکیاں چاہیے وہ تجھے مل رہی ہیں" امتیاز شاہ نے

منہ بنا کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے "کنگ ایچ نے بھی مزید کچھ پوچھنا "

مناسب نہیں سمجھا تھا کیوں کہ وہی تھی جو اسے

لڑکیاں لا کر دیتا تھا اور وہ اپنا دھندھا بند نہیں کر سکتا

تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ میجر حسین ملک اور کیپٹن ایان ملک ایک

ساتھ بیٹھ کر کچھ ڈسکشن کر رہے تھے۔

تم آج یونیورسٹی نہیں گئے تھے "کائزان شاہ نے "

میجر حسین ملک کو دیکھا جو کل سے کچھ پریشان تھا۔

ہاں بس ویسے ہی چھوڑ دیا" میجر حسین ملک نے "
اس کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔
لیکن کیوں ہم نے وہاں کی کتنی انفورمیشن لی ہے "
وہی سے تو یہ کام ہو رہا ہے اور سب سے بڑی بات
وہاں کا پرنسپل بھی شامل ہے "کائزان شاہ نے اسے
دیکھ کر کہا۔
ہاں جانتا ہوں لیکن پروفیسر بن کر نہیں جاؤں گا "
اب میں "میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔
پھر کیا بن کر جانا ہے اب تو نے "کائزان شاہ اس کی"
بات پر حیران ہوا تھا۔
میں سوچ رہا ہوں وہان کینٹین پر کام مل جائے "
کیسا "میجر حسین ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر یہ
بات کہی۔
مطلب تو پروفیسر کی جوب چھوڑ کر اب کینٹین پر "

کام کرے گا واہ" کائزان شاہ نے غصے سے اسے گھورا

تھا۔

ہاں تو میں نہیں کرنا چاہتا پروفیسر کا کام میرے لیے "

یہی ٹھیک ہے" میجر حسین ملک نے منہ بنایا تھا۔

تیری مرضی تو جو کر" کائزان شاہ نے غصے سے "

اسے دیکھا تھا۔

"بھائی مجھے کالج میں تو ایسا کچھ نظر نہیں آیا ہے"

کیپٹن ایان ملک نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ

کیا تھا۔

لیکن نہ کالج کے سامنے ایک کیفے ہے مجھے وہاں کچھ "

مشقوق لگ رہا ہے بظاہر تو وہ ایک کیفے ہے لیکن اندر

کچھ اور ہی ہوتا ہے" کیپٹن ایان ملک نے ان دونوں

کو دیکھ کر بات کی۔

تو شور ہے" میجر حسین ملک نے اسے دیکھا تھا۔ "

ہاں میں شور ہوں بھائی کیوں کہ وہاں زیادہ طر"

میں نے امیر زادوں کو دیکھا ہے اور وہاں جاتے ہی

لڑکے ہیں لڑکیاں ایک دو شاید جن کو اس بات کا

نہیں معلوم اور پھر شکار ہو جاتی ہیں" کیپٹن ایان

ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔

اچھا تو پھر چلیں ان رات دورے پر" کائزان شاہ"

نے ان دنوں کو دیکھا تھا۔

ہاں چلتے ہیں ویسے بھی بیوی کہاں پاس آنے دیتی "

ہے" میجر حسین ملک نے اخری بات بڑ بڑاہٹ میں

کہی تھی لیکن کائزان شاہ نے سن لی تھی اور اس کی

طرف دیکھا تھا۔

کیا" کائزان شاہ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر میجر حسین "

ملک بولا۔

یہ جو بکواز کی ہے ابھی وہ کس خوشی میں کی"

ہے"کائزان شاہ نے کھڑے ہو کر اس کے منہ پر مکا مارا تھا۔

"کہا تھا نہ تجھ سے میری بہن سے دور رہنا"کائزان شاہ نے اس کا کالر پکڑ لیا تھا۔

"اب ٹینشن نہ میں اسے اپنی شکل تک نہیں دکھاؤ گا"میجر حسین ملک نے طنزیہ ہنستے ہوئے کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔

"تم دونوں میں کوئی بات ہوئی ہے"کائزان شاہ پریشان ہوا تھا۔

"جو بھی ہوا ہے لیکن اب تمھاری بہن کے سامنے نہیں جاؤں گا"میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔

"پروفیسر کی جوب چھوڑنے کی بھی یہی وجہ ہے"کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

ہاں"میجر حسین ملک نے اسے بنا دیکھے جواب"

دیا۔

اچھا بس اب کام پر آئیں "کیپٹن ایان ملک نے کہا "

تھا۔

ہاں آج رات سب نے ساتھ میں جانا ہے "کائزان"

شاہ کیپٹن ایان ملک کی بات پر بولا تھا۔

ٹھیک ہے "کیپٹن ایان ملک نے بھی ہاں میں سر "

ہلایا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

ماضی

ان کی حویلی میں پھول جیسی بیٹی ہوئی تھی جس کے

پیدا ہونے پر سب ہی بہت خوش تھے۔

کائزان شاہ تو اس کی جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا اس نے

اسے اپنی گود میں اٹھایا ہوا تھا۔

کائزان شاہ کی عمر چودا سال تھی اور اس کی پرنسز بھی

دنیا میں آ گئی تھی۔

سب ہی لوگ اس چھوٹی سے پرنسز کی پیدائش پر بہت خوش تھے چاہے شہزاد ملک اولاد نہیں چاہتا تھا زینب سے لیکن وہ بھی خوش تھا۔

اسنے اپنے ساتھ ساتھ حارون شاہ کو بھی کلبز کا عادی بنا دیا تھا اب جو بھی مسئلہ ہوتا تھا وہ اسے وہاں کے جا کر پر سکون کر دیتا تھا حارون شاہ کو بھی وہاں سکون ملتا تھا شراب کے ساتھ ساتھ اب سے لڑکیوں کی بھی لت لگ چکی تھی۔

آخر کو وہ بھی بندی بشر تھا اور بہک گیا تھا شہزاد ملک اسے سیدھے راستے سے غلط راہ پر لے ہی آیا تھا وہ اپنے کام میں کامیاب ہو گی تھا۔

شراب کے ساتھ روز نئی لڑکیاں دیکھنا اسے اچھا لگنے لگا تھا اور ایک دو کے ساتھ تو وہ رات بھی گزار چکا

تھا۔

پہلے یہاں آنے پر اسکا نفس روکتا تھا وہ خود جا جانے کیسے غلط میں ہوتا تھا اب ایسا نہیں تھا اب وہ یہ سب خود اپنی مرضی سے کرتا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooo

شہزاد ملک اور زینب نے مل کر کیک کاٹا تھا بچی کائزان شاہ کی گود میں تھی۔

پھوپھو اس کا نام میں رکھوں گا" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے میری جان" زینب مسکرا کر بولی تھی۔ "

تو پھر بتاؤ کائزان اس کا نام" سادیہ نے کائزان شاہ کو" دیکھ کر کہا۔

اسکا نام ہوگا نور الایمان اور یہ اپنے کائزان کی ہے " صرف اور صرف" کائزان شاہ کی بات پر وہاں

موجود سب لوگ مسکرائے تھے۔

ماشاءاللہ بہت خوبصورت نام ہے "زینب"

نورالایمان کو کائزان شاہ سے لیتی بولی تھی اور اس

کے ماتھے پر کس کیا تھا۔

سب نے نورال کو پیار کیا تھا باری باری وہ سب کے

پاس گئی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooo

حال

وہ تینوں اس وقت اسے کیفے کے بہر کھڑے تھے ان

تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔

وہ تینوں اندر گئے تھے اندر داخل ہوتے تو سب کیفے کا

سیٹ اپ تھا بلکل ٹھیک ہی تھا۔

ہاں جی رات میں یہاں آئے ہو" وہاں کاؤنٹر پر "

موجود لڑکا بولا تھا۔

وہ کافی پینے آئے تھے"کائزان شاہ ان تینوں میں "

سے بولا تھا۔

تم کب پاگل ہو یا مجھے بنا رہے ہو یہاں وہی لوگ"

آتے ہیں جنھیں پتہ ہے یہاں کیا ہو رہا ہے"وہ لڑکا

بولا تھا۔

"مجھے لگ رہا ہے تم تینوں یہاں پہلی بار آئے ہو "

وہ لڑکا انھیں دیکھ کر بولا تھا۔

ہاں ہم پہلی بار آئے ہیں"میجر حسین ملک نے "

اس لڑکے کو دیکھ کر کہا۔

ویسے یہ حیران کن ہے سب ہی لوگ جانتے ہیں "

یہاں کیا ہوتا ہے بس کچھ معصوم ہیں جن کو نہیں

پتہ"وہ لڑکا بولا تھا۔

اچھا کیا ہوتا ہے"کیپٹن آیان ملک اسے دیکھ کر "

بولا۔

رات سکون سے گزر جانی ہے" وہ آہستہ سے بولا "
تھااس کی بات پر جا چاہتے ہوئے بھی وہ لوگ
مسکرائے تھے۔

اچھا" کائزان شاہ نے بہت مشکل سے کہا تھا۔ "

ہاں نہ تم لوگوں کو بھی چاہیے کیا" اس لڑکے نے "
کہا تھا۔

ہاں چلو" میجر حسین ملک بولا تھا۔ "

ٹھیک ہے میرے پیچھے او لیکن ہمارا ایک رول "
ہے" وہ لڑکا انھیں دیکھ کر بولا۔

کیا" کائزان شاہ نے اسے دیکھا تھا۔ "

تم تینوں کو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھنی ہو گی" اس "
لڑکے نے ان کے آگے تین پٹیاں کی تھی۔

ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اس
لڑکے کو۔

لیکن کیوں "میجر حسین ملک نے اس کی بات پر"

کہا۔

اگر ہاں تو صحیح ہے ورنہ جاؤ" وہ لڑکا بولا تھا۔ "

ٹھیک ہے "کائزان شاہ فوراً سے بولا تھا انھوں نے "

آنکھوں پر پٹیاں باندھی تھی اور وہ لڑکا انھیں لے گیا

تھا۔

oooooooooooooooooo

وہ لڑکا انھیں لے کر ایک کمرے میں آیا تھا جہاں پر ایک ادمی بیٹھا تھا۔

اس نے اپنے چہرے پر ماسک لگایا ہوا تھا کائزان شاہ اور میجر حسین ملک نے ایک

دوسرے کو دیکھا تھا۔

تم لوگ کیوں آئے ہو "اس آدمی نے پوچھا تھا۔ "

"ہم تو کافی کے لیے آئے تھے یہ یہاں لے آیا "

کائزان شاہ نے اسے دیکھا کر کہا تھا۔

تو کیا بتایا اس نے "اس آدمی نے پوچھا تھا۔ "

جو بتایا وہ سمجھ آگیا ہے "کائزان شاہ پھر سے بولا "

تھا۔

گوڈ تو پھر تیار ہو "وہ آدمی بولا تھا۔ "

ہاں "میجر حسین ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

پیسے جتنے دو گے لڑکی اتنی اچھی ہو گی "اس آدمی نے کہا تھا۔ "

کتنے چاہیے "کائزان شاہ نے پوچھا تھا۔ "

تین لڑکے ہور قم دو لاکھ تک تو ہونی چاہیے "اس آدمی نے کہا تھا۔ "

کائزان شاہ نے اس کے آگے تین لاکھ پھینکے تھے اور

مسکرایا تھا۔

لے جاؤ اور مال کے مطابق لڑکی دیکھنا "اس آدمی نے کہا تھا تو وہ لڑکا انھیں لے "

گیا تھا۔

ooooooooooooooooooooo

وہ تینوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر خود پر لعنت

بھیج رہے تھے نا جانے کون سے کارنامے سرانجام

دینے پڑ رہے ہیں۔

وہ لڑکا انھیں لے کر ایک کمرے میں آیا تھا جہاں کی

لڑکیوں کو دیکھ کر وہ خود حیران تھے۔

سولا سے اٹھارہ سال کی لڑکیاں صرف وہاں موجود

تھی کائزان شاہ کا تو دل کیا خود کو مار دے میجر حسین

ملک اور کیپٹن ایان ملک کی بھی حالت اس سے کچھ

الگ نہیں تھی۔

تم تینوں کو جو پسند ہے وہ پسند کرو" اس لڑکے نے کہا تھا۔ "

ان تینوں سے تو نظریں نہیں اٹھائی جا رہی تھی

انھیں دیکھیں اور پسند کرنا تو دور کی بات ہے ان کے

کپڑے اتنے واحیات تھے کہ توبہ توبہ۔

"نہیں یہ نہیں ان کی عمر بہت کم ہے کوئی اور"

کائزان شاہ نے اس لڑکے کو دیکھ کر کہا۔

اتنی ڈیشنگ پرسنیلٹیوں کو دیکھ کر وہ بھی خوش تھی

ورنہ تو یہاں کالے بڈھے ہی آتے تھے۔

ان تینوں کو تو غصہ اس بات پر تھا وہ لڑکیاں انھیں مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے چلو" اس لڑکے نے کہا تھا اور انھیں وہاں سے لے گیا تھا۔

ان تینوں کا تو یہاں پر دم گھٹ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا سانس نہیں آئے گی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOO

وہ لڑکا انھیں ایک اور کمرے میں لے کر آیا تھا جہاں پر انیس سے بیس سال کی لڑکیاں تھی۔

ان میں سے کچھ تو ڈری سہمی تھی اور کچھ تو انھیں مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔

"نہیں ان میں جان ہی نہیں" کیپٹن ایان ملک نے کہا تھا اس لڑکے کو بھی اب ان پر غصہ آیا تھا۔

"تم لوگوں کو کچھ پسند آئے گا" اس لڑکے نے کہا تھا۔

"اچھا ان کی عمر کم ہے بیس پلس کی ہوں" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے چلو" وہ لڑکا انھیں دیکھ کر بولا تھا اور پھر انھیں لے کر وہاں سے نکل گیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک حیران ہوا تھا اب کی اتیج والی لڑکیوں میں زیادہ طر اس کے کالج کی لڑکیاں تھی۔

وہ لڑکا ان تینوں کو اب ایک اور کمرے میں لے کر آیا تھا جہاں تیئس سے پچیس سال کی لڑکیاں تھی۔

وہاں کی لڑکیوں کو دیکھ کر میجر حسین ملک شاکڈ ہوا تھا کیوں کہ وہاں زیادہ طر یونیورسٹی کی لڑکیاں ہی تھی اس نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

"ہاں یہ پرفیکٹ ہے "کائزان شاہ اس لڑکے سے بولا۔

"کون سی پسند کی ہے پھر تم تینوں نے "وہ لڑکا ان کے سامنے آیا تھا۔

"مجھے یہ لال جوڑے والی "کائزان شاہ نے ہنستے

ہوئے اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔

اور تم دونوں" وہ لڑکا اب میجر حسین ملک آر کیپٹن "

آیان ملک کو دیکھ رہا تھا۔

وہ سیاہ رنگ والی" میجر حسین ملک نے ایک "

کنفیڈیٹ لڑکی کی طرف اشارہ کیا تھا بلکہ وہاں موجود

ساری ہی کنفیڈیٹ تھی کائزان شاہ نے بھی ایسی

لڑکی ہی چوز کی تھی۔

تم بتاؤ" کیپٹن آیان ملک کو خاموش دیکھ کر وہ لڑکا بولا تھا۔ "

وہ نیلے رنگ والی" کیپٹن آیان ملک نے مسکرا کر کہا "

وہ لڑکیاں بھی خوش تھی ایسے نوجوان لڑکوں کو دیکھ

کر۔

ٹھیک ہے تم لوگ چل کر تھوڑا صبر کرو یہ تم لوگوں کو کمروں میں مل جائیں "

گی" وہ لڑکا بولا تھا اور ان تینوں کو لے کر باہر چلا گیا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ کمرے میں آیا تھا وہ لڑکی اس کی طرف
دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔
کائزان شاہ نے ایک کے بعد اب دوسری نظر اس پر
ڈالنا گوارا نہیں کی تھی۔
وہ لڑکی اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی کائزان شاہ دور
ہوا تھا۔
کیا ہوا ہے جان" وہ لڑکی اس کے قریب ہونا چاہی "
تھی کائزان شاہ نے اسے دور دھکا دیا تھا۔
دور رہو"کائزان شاہ اسے دیکھ کر چیخا۔"
کیوں دور رہو میرے پیسے دیے ہیں تو استعمال بھی "
کرو نہ" وہ لڑکی اس کے سامنے پھر سے آئی تھی اس
کی ایسی بات پر کائزان شاہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور اسے زمین
بوس کر گیا۔
شرم نہیں آتی تمھیں اپنے بارے میں ایسی بقواز "

کرتے ہوئے" کائزان شاہ نے اپنا کوٹ اتار کر اس کی طرف بڑھایا تھا۔

"کیا کروں اس کا" وہ لڑکی کوٹ کو دیکھ کر بولی تھی۔

"اسے لو اور اپنے اوپر دو" جائزوں شاہ نے وہ کوٹ اس پر پھینکا تھا۔

اس لڑکی نے وہ کوٹ اٹھایا اور اپنے اوپر دیا تھا اب وہ کہیں سے بھی اٹلیسٹ اس کا بدن نظر نہیں ہو رہا تھا۔

"یہ تم میرے سامنے یہ ایکٹنگ کیوں کر رہے ہو کہ تمھیں میرے جسم کی ہوس نہیں" وہ لڑکی اٹھتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں کہ مجھے واقعی تمھارے جسم کی کوئی ہوس نہیں" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

"یہاں سے نکلنے کا راستہ جانتی ہو" کائزان شاہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر سے بولا تھا۔

"لیکن تمھیں یہاں سے کیوں نکالنا ہے" وہ لڑکی تھوڑا حیران ہوئی تھی۔

"یہ کام اپنی مرضی سے کر رہی ہو" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"صاحب ایسا کام کون شوق سے کرتا ہے" اس نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"پھر کیوں" کائزان شاہ نے اس کی بات پر ایک بار پھر اس پر نظر ڈالی۔

"یونیورسٹی سے پھنسا کر لائے تھے شروع میں بہت مزاحمت کی لیکن کسی نے نہ سنی پھر جب دیکھا ہماری بات کی کوئی ویلیو نہیں تو ان کا ساتھ دیتے ہیں" وہ لڑکی کائزان شاہ کو دیکھ کر بتا رہی تھی۔

یہاں سے نکلنے کا راستہ پتہ ہے "کائزان شاہ نے "
اسے دیکھا تھا۔

جیسے آپ کو لایا گیا تھا ویسے ہی ہمیں لایا گیا ہے "
لیکن وہ جو لڑکی جیسے آپ کے دوست نے چنا ہے نہ
اس میں سے ایک کو پتہ ہے کیوں کہ وہ بہت عرصے
سے یہاں ہے "اس لڑکی نے کائزان شاہ کو دیکھ کر
کہا۔

کون جس نے دوسرے نمبر پر لڑکی چنی تھی یا "
تیسرے پر "کائزان شاہ نے فوراً سے پوچھا تھا۔

وہ جس نے تیسرے نمبر پر لڑکی چنی تھی "اس "
لڑکی نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا تھا اسے اب تک
یقین نہیں آ رہا تھا لڑکی اس کے سامنے تھی اور اس
نے اب تک اسے چھوا تک نہیں تھا اس سے پہلے جو
بھی درندے آئے تھے انھوں نے تو اس کے جسم کو

نوچ ڈالا ہوتا تھا۔

کائزان شاہ نے موبائل نکالا تھا لیکن سگنل ناہونے

کے برابر تھے اس نے کیپٹن آیان ملک کو کال کی تھی

وہ نہیں جارہی تھی۔

یہاں سگنل کیوں نہیں ہیں "کائزان شاہ غصے سے "

بولا۔

باہر سے آنے والے لوگوں کے لیے یہاں سگنل "

نہیں ہوتے "اس لڑکی نے پھر سے کہا۔

اف خدایا "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔ "

میرے تھپڑ کا نشان ویسے بھی تمھارے گال پر ہے "

تو باقی اپنا بال حولیہ دو گھنٹوں تک بگاڑ لو "کائزان شاہ

کو بہت عجیب لگا تھا یہ کہتے ہوئے لیکن کہنا پڑ رہا تھا

تاکہ ان کو شک نہ ہو۔

کائزان شاہ نے ان دونوں کو ہی میسج کر دیا تھا جو کہ یہاں سے تو سینٹ ہو گیا تھا پتہ نہیں ان کے پاس پہنچتا کہ نہیں۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک خاموشی سے کھڑا تھا اس لڑکی کو

اس بات پر غصہ ارہا تھا۔

" تم جب سے آئے ہو خاموش ہو اور صرف موبائل

کو ہی دیکھ رہے ہو "اس لڑکی کو اب غصہ آرہا تھا۔

" تو اور میں نے کیا کرنا ہے "میجر حسین ملک

موبائل میں مصروف رہتے ہوئے بولا تھا۔

" مجھ سے زیادہ اچھے سے جانتے ہو لڑکے کیوں آتے

ہیں یہاں "اس لڑکی نے غصے سے کہا لیکن میجر

حسین ملک نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

جس میسج کا اسے انتظار تھا فائنلی وہ اگیا تھا اس نے میسج آن کیا تھا۔

میسج پڑھنے کے بعد اس نے ایک نظر اس لڑکی پر ڈال

کر پھیر دی کیوں کہ اس کے کپڑے دیکھنے قابل تو بلکل بھی نہیں تھے۔

میجر حسین ملک نے موبائل جیب میں ڈالا تھا اور پھر

خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔

"ایک سیدھی سی بات یہ کہ ہم تینوں دوست یہاں

کوفی پینے کے لیے آئے تھے یہ ہمیں پتہ نہیں کہاں

لے آئے" میجر حسین ملک نے برے سے منہ بنا کر

کہا۔۔

"تو پھر تمھیں آنے کی کیا ضرورت تھی" اس لڑکی

نے غصے سے کہا۔

"مجھے کیا پتہ یہ دکھانے کے لیے لا رہے ہیں اگر ایسا

ہوتا تو کبھی بھی نہیں آتا" میجر حسین ملک نے غصے

سے کہا۔

"تو پھر یہ لڑکیاں کیوں چن رہے تھے" اس لڑکی نے پھر سے غصے سے کہا تھا۔

"وہ تو ہم دوست گیم کھیل رہے تھے کس نے سب

ے اچھی لڑکی اٹھائی" میجر حسین ملک کو اس لڑکی پر

بہت غصہ آ رہا تھا۔

" اور وہ گیم کیا ہے تم بھی جانتے ہو میں بھی لیکن

شروع نہیں کر رہے" اس لڑکی نے اس کی طرف

دیکھ کر کہا۔

" مجھے نہیں شروع کرنا میرے اللہ نے الحمدللہ

میرے لیے ایک محرم کا انتخاب کیا ہے اس کے

ساتھ کبھی بھی دھوکہ نہیں کر سکتہ" میجر حسین

ملک نے عیشل کا سوچتے مسکرا کر کہا تھا۔

" اگر محرم تھی تو یہاں کیوں آئے" اس لڑکی نے

غصے سے پوچھا۔

" بتایا تو تھ ہم دوست تو صرف کافی کے لیے آئے

تھے" میجر حسین ملک نے ایک بار پھر سے کہا۔

سب جھوٹ ہے تم دیکھنا تم میرے قریب آؤ"

گے "وہ لڑکی غصے سے بولی تھی۔

تمھاری سوچ ہے "میجر حسین ملک نے حقارت سے کہا تھا اس کے اس طرح کہنے پر وہ لڑکی اس کے پاس آئی تھی۔

دور رہو "میجر حسین ملک نے غصے سے کہا۔ "

اس لڑکے نے ہاتھ پیچھے لے جاتے ہوئے اپنے بلاؤز کی ڈوری کھول دی۔

میجر حسین ملک تو ویسے بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا اب تو اس نے اپنا منہ ہی پھیر لیا تھا تاکہ غلطی سے بھی اس پر نظر نہ پڑے۔

تم پاگل ہو "میجر حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔ "

ہاں تم جیسے خوبرو مرد کو دیکھنے کے بعد میں ہو گئی ہوں پاگل اب میرا پاگل پن مٹاؤ "وہ لڑکی اس کے سامنے آئی تھی۔

میجر حسین ملک نے اپنی آنکھیں پھر سے پھیر لی تھی اور بند کر لی۔

اگر تم نے میرے ساتھ کچھ نہیں کیا تو میں بتہ دوں "

گی بوس کو" وہ لڑکی غصے سے بولی اب کی بار میجر

حسین ملک نے اس کی طرف مڑتے ہوئے الٹے

ہاتھ جا تھپڑ اس کے چہرے پر مارا تھا جس سے وہ

سنبھل نہیں سکی تھی۔

وہ لڑکی سنبھل نہیں سکی تھی اور جا کر نیچے گری

تھی۔

کیسی عورت ہو تم جو اپنی عزت کو نوچنے کے لیے خود بلا رہی ہو کسی لڑکے کو" "

میجر حسین ملک نے لانت بھیجی تھی اس پر۔

اگر کسی کو کچھ بھی بتایا تو یہ دیکھ رہی ہو" میجر حسین "

ملک نے گن نکال کر اس کے آگے کی تھی۔

جس طرح اپنا حولیہ بگاڑنا ہے بگاڑ لو تا کہ ان کو لگے "

یہاں جو کیا جانا تھا وہ ہوا ہے" میجر حسین ملک نے

غصے سے کہا تھا۔۔

اور ہاں بیڈ پر سلوٹیں بھی ڈال دو" میجر حسین ملک "

نے اسے بنا دیکھے کہا تھا اس کے ساتھ یہاں اس کا دم

گھٹ رہا تھا۔

oooooooooooooooo

کیپٹن آیان ملک کو کائزان شاہ کا میسج مل گیا تھا اس نے

اس لڑکی کو ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔

کب سے ہو یہاں" کیپٹن ایان ملک نے سوال کیا۔"

کیا مطلب" وہ لڑکی حیران ہوئی تھی۔ "

کب سے ہو یہ پوچھ رہا ہوں" کیپٹن ایان ملک نے "

اس لڑکی کی بات پر کہا۔

کیوں پوچھ رہے ہیں" وہ لڑکی حیران ہوئی تھی۔"

تم پہلے بتاؤ پھر بتاؤں گا" کیپٹن آیان ملک نے نیچے "

دیکھتے ہوئے کہا تھا سامنے کھڑی لڑکی پر غصہ بھی تھا

جو کہ اسے الٹے جواب دے رہی تھی۔

سال سے زائد ہو گیا ہے" اس لڑکی نے جھکے سر کے "

ساتھ کہا تھا۔۔

یہ کام اپنی مرضی سے کر رہی ہو" کیپٹن ایان ملک نے بغیر اسے دیکھے سوال "

کیا۔

پہلے زبردستی لائی گئی پھر بیچ میں اپنی مرضی سے کہا "

اب تنگ آ گئی ہوں روز ایک نئے انجان آدمی کو خوش کرنا" اس کی آنکھوں میں

آنسوں آ گئے تھے۔

یہاں سے باہر جانے کا راستہ پتہ ہے" کیپٹن ایان "

ملک نے جھکے سر کے ساتھ پھر سے سوال کیا۔

ہاں جانتی ہوں" وہ لڑکی روتے ہوئے بولی تھی۔ "

باہر کیفے میں ایسی کون سی جگہ ہے جہاں سے اندر آتے ہیں" کیپٹن ایان ملک "

نے پوچھا تھا۔

جہاں کاؤنٹر پر وہ لڑکا بیٹھا ہوتا ہے نہ اسی کی دیوار "

میں یہاں تک آنے کا راستہ ہے لیکن اس کے اوپر

پاسورڈ ہے وہ مجھے نہیں پتہ "اس لڑکی نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔

کمرے اور خود کو ایسے بناؤ جیسے کسی کو شک نہ ہو کہ "

یہاں کچھ ہوا ہے نہیں "کیپٹن آیان ملک نے بنا اسے

دیکھ کر کہا۔

آپ کچھ نہیں کرو گے صاحب "وہ حیران ہوئی "

تھی۔

نہیں "وہ اسے بنا دیکھے ہی بولا تھا وہ لڑکی بھی حیران تھی۔"

OOOOOOOOOOOOOOOOO

وہ تینوں باہر آ گئے تھے وہ لڑکا انھیں باہر لے آیا تھا۔

دوبارہ کب آ رہے ہو "وہ لڑکا مسکرا کر بولا تھا۔ "

بہت جلد "کائزان شاہ نے مسکرا کر ہی جواب دیا تھا "

اور وہ لوگ وہاں سے نکل آئے تھے۔

ہاں بتا کچھ پتہ چلا "وہ سب لوگ کار میں بیٹھ گئے "

تھے کائزان شاہ کیپٹن آیان ملک سے بولا تھا۔

"ہاں پتہ چلا ہے وہ جہاں لڑکا کھڑا ہوتا ہے اسی دیوار کے ساتھ اندر جانے کا راستہ ہے لیکن اس پر پاسورڈ ہے" کیپٹن ایان ملک دونوں کو دیکھ کر بولا تھا۔

"تونے پاسورڈ نہیں پوچھا" میجر حسین ملک نے کہا تھا۔

"پوچھا تھا لیکن اسے پتہ ہی نہیں تھا شکر ہے اس جگہ سے جان چھوٹی ورنہ میرا تو دم گھوٹ رہا تھا" کیپٹن آیان ملک نے لمبی سانس لی تھی۔

"ویسے یار واقعے" کائزان شاہ نے بھی مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آدھی رات کو وہ حویلی آیا تھا نور الایمان اسے لاونج میں سوتی ہوئی نظر آئی تھی۔

وہ پریشان ہوا تھا اور اس کے پاس آیا تھا اس نے اپنی خوبصورت سی معصوم سی بیوی کو دیکھا جو کہ سوتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

کائزان شاہ نے اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔

اس کے لمس پر اس کی آنکھ کھل گئی تھی نور الایمان نے اسے دیکھا تھا۔۔

"آپ آگئے میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی " نور الایمان نے بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔

میں قربان میری بیوی میرا انتظار کیوں کر رہی " تھی "کائزان شاہ کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔

وہ مومانی جان آپ کے انتظار میں بیٹھی تھی آپ " حویلی کے کھانے کے علاؤہ کوئی کھانا نہیں کھاتے نہ اس لیے "معراج نے جھکے سر کے ساتھ بتایا۔

تو پھر تم یہاں کیا کر رہی ہو "کائزان شاہ سمجھ گیا تھا" لیکن اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

وہ مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا مومانی جان جا گیں اس "

لیے میں نے انھیں سونے کا کہہ دیا" نورالایمان نے

جھکے سر کے ساتھ کہا تھا۔

میں قربان اپنی چھوٹی سی بیوی پر "کائزان شاہ نے "

کہہ کر اسے باہوں میں اٹھا لیا تھا۔

کائزان یہ کیا کر رہے ہیں" وہ پریشانی سے بولی تھی۔ "

کچھ نہیں کھانا میں نے ایان کے ساتھ کھا لیا ہے "

بس تم چلو" کائزان شاہ اسے لے کر اوپر سیڑھیوں

کی طرف جا رہا تھا۔۔

لیکن کائز" وہ پریشان ہوئی تھی۔ "

کیا کائز" کائزان شاہ اسے کمرے تک لایا تھا اور پھر "

وہاں کھڑا ہو گیا۔

کچھ نہیں" نورالایمان نے اس کے سینے میں سر "

دے دیا تھا۔

اس کی اس ادا پر وہ مسکرایا تھا اور اس لے کر کمرے

میں آیا تھا۔

کائزان شاہ نے اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا اور پھر اس کو دیکھنے لگا۔

اچھا سنو" کائزان شاہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گیا" تھا۔

ہاں جی" نور الایمان نے اسے دیکھ کر کہا۔۔ "

تمھیں میری ایک بات ماننی ہو گی" کائزان شاہ" اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔

ہاں جی بولیں کائز" نور الایمان نے اس کو دیکھ " مسکرا کر کہا۔۔

تمھیں بلیک ساڑھی پہنی ہے" کائزان شاہ نے اس " کا ہاتھ تھام کر کہا۔

کیا" نور الایمان نے حیرانی سے پوچھا۔ "

تمھیں بلیک ساڑھی پہنی ہے" کائزان شاہ نے "

ایک بار پھر سے کہا تھا۔

لیکن کیوں "نور لا یمان پریشان ہوئی تھی۔ "

کیوں کہ ایسا تمھارا کائز چاہتا ہے اس لیے "کائزان "

شاہ نے اسکے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے تھے

نور الا یمان سرخ ہوئی تھی اور کرنٹ کھا کر تھوڑا

پیچھے کو بھی ہوئی۔

ٹھیک ہے کسی دن "نور الا یمان نے ٹالنے کے لیے "

کہا تھا۔

کسی دن نہیں ابھی اور اسی وقت "کائزان شاہ نے "

اسے دیکھ کر کہا۔

کائزان کیا ہو گیا ہے آدھی رات سے زیادہ ہو گئ "

ہے "نور الا یمان نے پریشانی سے کہا۔

تو کیا ہوا "کائزان شاہ نے اس کے بال کھول دیے "

تھے۔

کائز" بال کھولنے پر اس نے برا سا منہ بنایا تھا۔"

اٹھو شاباش چینج کر کے آؤ" کائزان شاہ نے اسے " دیکھ کر کہا۔۔

بلکل بھی نہیں" نورالایمان نے برا سا منہ بنایا۔ "

سوچ لو محترمہ یا تو ساڑھی پہنو یا تو اسٹور روم میں " کا کروچوں کے ساتھ گزارو" کائزان شاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

کیا کائز نہیں" نورلایمان ڈر کر اس کے سینے میں سر " چھپا گئی تھی۔

تو پھر میری بات مان لو" کائزان شاہ اسکے بالوں " میں ہاتھ پھیرتا بولا۔

میں نہیں اتنی رات ہو گئی ہے" نورالایمان نے " غصے سے کہا تھا۔

سوچ لو محترمہ یا ساڑھی پھن لو یا رات کا کروچون "

کے ساتھ گزارو" کائزان شاہ نے ایک بار پھر سے کہا

تھا۔۔

توبہ کائز" اس نے برا سا منہ بنایا تھا۔ "

کیا توبہ بات مان رہی ہو یا جیسے کمرے میں لایا تھا "

ویسے کی اسٹور میں چھوڑ کر آؤں" کائزان شاہ نے

اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔

بہت برے ہیں آپ" نورالایمان نے منہ بنا کر "

کہا۔

پھر کیا فیصلہ ہے میری پیاری سی بیوی کا" کائزان "

شاہ نے اسکا بنا ہوا منہ دیکھ کر کہا۔

کدھر ہے ساڑھی" نورلایمان نے منہ بنا کر "

پوچھا۔

کب بر ڈ کھولو سامنے سامنے پڑی ہو گی" کائزان شاہ "

نے اسے دیکھ کر کہا۔

اس کی اس بات پر نورلا یمان نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

اب کیا ہوا" کائزان شاہ نے اس کے ایسے دیکھنے پر" کہا۔

"کس کے لیے سامنے رکھی ہے ساڑھی "

نورالایمان نے غصے سے کہا۔

وہ میں نے سوچا تھا دوسری شادی کا اس لیے لیکن "
اب پہلی بیوی بات مان رہی ہے تو" ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ نورالایمان نے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال لیے تھے۔

وہ" میں نے سوچا تھا دوسری شادی کا اس لیے لیکن"
اب پہلی بیوی بات مان رہی ہے تو" ابھی اس کی بات

مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ نورالایمان نے اس کے

بالوں میں ہاتھ ڈال لیے تھے۔

اوتو جناب کو دوسری شادی کرنی ہے میں کرواؤں "

دوسری شادی"نورالایمان نے اس کے بال مزید

زور سے جکڑے تھے۔

نہیں نہیں توبہ میری یار بال چھوڑ دو"کائزان شاہ "

نے مسکین سامنہ بنایا تھا۔

اب سوچو گے دوسری شادی کا"نورالایمان نے"

اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا تھا۔

ہاں سوچا جا سکتا ہے"جائزوں شاہ نے پھر سے "

مسکرا کر کہا تھا۔۔

نورالایمان نے اس کے بال مزید زور سے جکڑے

تھے اور پھر غصے سے منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔

کائزان شاہ نے اپنی معصوم بیوی کو دیکھا تھا جو ابھی "

شیرنی بنی ہوئی تھی اور اب یوں اچانک نا جانے کیا ہو گیا۔

"کیا ہوا ہے میری ایمان کو" کائزان شاہ اس کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔

نورالایمان کی آنکھوں میں آنسوں تھے کائزان شاہ پریشانی ہوا تھا۔

"اوپر اٹھیں" نورالایمان نے آنکھوں میں آنسوں لیے بولا تھا۔

کائزان شاہ کھڑا ہوا تھا اور اس کے برابر میں بیٹھا تھا نورالایمان فوراً سے اس کے گلے لگی تھی۔

"کیا بات میری نور کو سب سے زیادہ ہرٹ کی ہے" کائزان شاہ نے اسے اپنے حسار میں لیتے ہوئے کہا تھا۔

"آپ بہت برے ہیں کیسے ہوتے ہوئے دوسری

شادی کا کیسے کہہ سکتے ہیں" نورالایمان نے روتے ہوئے کہا تھا۔

میری خوبصورت بیوی میں مزاق کر رہا تھا اپن نورالایمان سے "کائزان شاہ " نے اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے کہا۔

مجھے نہیں برداشت آپ کا ایسا مزاق "نورالایمان " نے سسکتے ہوئے کہا تھا۔

کائزان شاہ پریشان ہوا تھا اس نے نورالایمان کو خود سے دور کیا اور اس کی طرف دیکھا تھا۔

جانِ کائز آپ کا کائز صرف مزاق کر رہا تھا" کائزان" شاہ نے اس کے ماتھے پر عقیدت سے ہونٹ رکھے تھے۔

نورالایمان پھر سے اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی اس کا لمس اسے سکون دے رہا تھا لیکن اس کی دوسری شادی والی بات اسے بہت ہرٹ کر رہی

تھی۔

"بس میری جان آپ جو سزا دیں گی مجھے منظور ہو گی لیکن یوں رو تو نہیں" کائزان شاہ نے اسے خود سے دور کرتے اس کے آنسوں اپنے ہاتھوں سے صاف کیے تھے۔

"آپ بہت برے ہیں کوئی ایسا مزاق کرتا ہے" نور الایمان نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

"میری نور بس رونا بند کرو جو سزا تم دو گی مجھے منظور ہو گی" کائزان شاہ نے اس کے دونوں آنکھوں پر بہت محبت سے ہونٹ رکھے تھے وہ روتے ہوئے بھی اس کے اس عمل پر سرخ انار ہونے کو تھی۔

"کائز آپ کو پہلی نظر میں دیکھتے ساتھ ہی مجھے آپ سے محبت ہو گئی آپ میرے دماغ پر اس طرح سوار ہو گئے کہ میں ہر وقت آپ کو سوچنے لگی آپ کے سوا

کوئی اور بات یا چیز میں سوچنا نہیں چاہتی تھی آپ

نے مجھے بابا سے دور کیا میں پھر بھی آپ سے نفرت

نہیں کر پائی صرف وہ ایک عارضی غصہ تھا اس وقت

جو میں دیکھا رہی تھی "نور الایمان نے اپنا سر اس

کے سینے پر رکھ لیا تھا کائزان شاہ پر تو آج ایک نیا

انکشاف ہوا تھا کہ اس کی پیاری نور الایمان اس سے

محبت کرتی ہے وہ بھی ابھی سے نہیں جب اسے پہلی

بار دیکھا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا تھا۔

" سوری جانِ کائز پھر کبھی میں ایسی بات سوچوں گا ہی نہیں جو میری نور الایمان

کو ہرٹ کرے "کائزان شاہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔

نور الایمان ایک بار پھر سے اس کے سینے سے لگی تھی

کائزان شاہ اسے دیکھ مسکرایا تھا۔

"محترمہ بار بار سینے سے لگ رہی ہے خیریت "

کائزان شاہ نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

کیوں کہ یہاں سکون ہے"نور الایمان اس کے "

سینے میں سر دیے ہوئے بولی۔

اچھا اب اٹھو"کائزان شاہ کو کچھ یاد آیا تھا۔ "

نورالایمان نے اسکے سینے سے سے ہٹا کر سوالیہ

نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

ہاں جی"نورالایمان اسے کنفیوز ہو کر دیکھ رہی "

تھی۔

ساڑھی"کائزان شاہ نے اسے ساڑھی یاد دلائی "

تھی۔

اب میں نہیں جا رہی"نورالایمان نے منہ بنا کر کہا "

تھا۔

کیوں کس خوشی میں"کائزان شاہ نے اسے گھورا "

تھا۔

" کیوں کہ اب میرا دل نہیں کر رہا" نور الایمان نے

دانت نکالتے ہوئے کہا تھا۔

" تو پھر ٹھیک ہے" کائزان شاہ نے یہ کہہ کر اسے

بازوؤں میں اٹھالیا تھا۔

" یہ کیا کر رہے ہیں" نور الایمان پریشان ہوئی تھی۔

"کاکروچون کے ساتھ رہنا ہے نہ آج آپ نے وہی

لے کر جا رہا ہوں" کائزان شاہ نے اس کی طرف

دیکھ کر کہا۔

اس کی بات پر نور الایمان نے اسے دیکھا تھا اور پھر

اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔

" یہ اتنی ریلیکس کیسے" کائزان شاہ نے اسے گھور کر

کہا۔

" کیوں کہ مجھے پتہ ہے اپ مجھے کاکروچون کے

ساتھ رات کبھی نہیں گزارنے دیں گیں"

نورالایمان نے مسکرا کر یہ بات کہی تھی اس کی اس بات پر کائزان شاہ نے اسے گھورا۔

دیکھتے ہیں پھر" کائزان شاہ نے کہا اور اپنے قدم " دروازے کی طرف بڑھائے تھے۔

کیا ہے مجھے پتہ ہے اپ تنگ کر رہے ہیں" اسے " دروازے کی طرف جاتا دیکھ کر نورلایمان بولی تھی۔

چلو دیکھتے ہیں" یہ کہہ کر کائزان شاہ نے دروازہ " کھولا تھا اور کمرے سے نکل گیا۔

oooooooooooooooooooo

کائزان شاہ سیڑھیاں اتر رہا تھا اب تو نورالایمان کو سچ میں ڈر لگ رہا تھا۔۔

کیا کائز آپ مجھے کیوں تنگ کر رہے ہیں" وہ" معصومیت سے بولی تھی۔

میں نہیں تنگ کر رہا تم تنگ کر رہی ہو اپنی بات سے مکر گئی ہو"کائزان شاہ نے "

اسے گھور کر کہا تھا۔

اچھا نہ کل آج نہیں"نور الایمان نے معصومیت "

سے کہا تھا۔

اس کی اس بات پر کائزان شاہ نے اسے گھورا تھا۔

پلیز نہ ابھی بہت رات ہو گئی ہے نیند بھی بہت آ "

رہی ہے"نور الایمان نے معصومیت سے کہا تھا

کائزان شاہ نے اس کی معصومیت دیکھ کر قدم روکے

تھے۔

کل میں نے نہیں چھوڑنا"کائزان شاہ نے منہ بنا کر"

کہا تھا۔

ہائے تھینک یو"نور الایمان مسکرا کر بولی تھی۔کائزان شاہ نے قدم واپس اوپر"

کی طرف لیے تھے

نور الایمان نے فوراً سے روکا۔

کائز" اسے اوپر جاتا دیکھ کر نورالایمان بولی تھی۔"
جی کائز کی جان" کائزان شاہ نے مسکرا کر پوچھا۔ "
"وہ میں نے کھانا نہیں کھایا بھوک لگی ہے "
نورالایمان اسے دیکھ کر بولی تھی۔
کیوں نہیں کھایا" اس کی اس بات پر کائزان شاہ "
نے گھور کر اسے دیکھا۔
وہ آپ کا انتظار کر رہی تھی نہ اس لیے" اسکی بات "
پر کائزان شاہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔
اچھا تم بیٹھو میں لے کر آتا ہوں" کائزان شاہ نے اسے لاونج کے صوفے پر "
بٹھایا تھا اور خود کیچن کی طرف چلا گیا۔
نورالایمان نے مسکراتے ہوئے اندھیرے میں نظر
آتے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔
کچھ دیر کے بعد وہ کھانا گرم کر کے لے آیا تھا۔
اس نے کھانا ٹیبل پر رکھا تھا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ

گیا نور الایمان نے پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھائے تھے

کائزان شاہ نے پلیٹ دور کر دی۔

کیا ہے "نور الایمان نے غصے سے کہا۔۔ "

کچھ بھی نہیں "کائزان شاہ نے پلیٹ اٹھائی جو کہ "

بریانی سے بھری ہوئی تھی۔

آپ چمچ نہیں لائے "نور الایمان اس کی طرف "

دیکھ کر بولی۔

جب کھلانا ہی میں نے ہے تو پھر چمچ کی کیا ضرورت "

ہے "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا اس کی بات پر

نور الایمان نے شرم سے نظریں جھکا لی۔

نہیں کائز میں کھالوں گی "وہ جھکے سر کے ساتھ بولی "

تھی۔

اور اگر میں جھکا دوں گا تو "کائزان شاہ نے اس کی "

طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔

نورالایمان کچھ نہیں بولی تھی بس خاموش ہی رہی تھی۔

کائزان شاہ نے ہاتھ میں بریانی بھر کر اس کے آگے کیا تھا نورالایمان نے اپنا منہ کھولا تھا کائزان شاہ نے اسے بریانی کھلائی تھی۔

"مجھے نہیں کھلاؤ گی" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"نہیں" نورالایمان نے منہ بنا کر کہا۔

"کیوں" کائزان شاہ نے اس کی ایسی ادا پر اسے گھورا۔

"کیوں کہ آپ دوستوں کے ساتھ کھا کر آئے ہیں"

کائزان شاہ اسے کھلا رہا تھا اور وہ مزے سے کھانا کھا رہی تھی۔

"آپ میرے لیے چاکلیٹ لائے ہیں" نورالایمان

کھانا کھانے کے بعد اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

وہ کیوں "کائزان شاہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ "

کیوں کہ میری فیورٹ ہیں آپ بتائیں آپ لائے "

ہیں "نورالایمان نے ایکسائٹڈ ہوتے پوچھا تھا۔

ہاں لایا ہوں" جائزوں شاہ نے مسکرا کر کہا تھا اور "

کھڑا ہوا۔

کہاں جا رہے ہیں "نورالایمان اسے کھڑا دیکھ کر "

بولی تھی۔

وہ یہ پلیٹ رکھنے جا رہا ہوں "کائزان شاہ نے کہا۔ "

"اوکے جلدی آیئے گا مجھے چاکلیٹ بھی دینی ہے "

نورالایمان نے مسکرا کر کہا تھا کائزان شاہ نے ہاں

میں سر ہلایا اور چلا گیا۔

کدھر ہے میری چاکلیٹ "نورالایمان اسے دیکھ کر "

کھڑی ہو گئی تھی۔

کائزان شاہ نے اپنے جینز کی پاکٹ چیک کی تھی جس

میں کار کی چابیاں موجود تھی۔

"وہ کار میں ہے تم روم میں جاؤ میں لے کر آتا ہوں "

کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"نہیں میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلوں گی "

نورلایمان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں تم روم میں جاؤ نورالایمان میں لے کر آرہا "

ہوں نہ" کائزان شاہ نے اس کے گال پر ٹچ کرتے

ہوئے کہا۔

لیکن کیوں" نورالایمان نے منہ بنایا تھا اس کے زد "

کرنے پر کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا اس کے گھورنے پر وہ بلکل سیدھی

ہوئی۔

اوکے ٹھیک ہے" نورالایمان نے منہ بنایا تھا اس کی "

بات پر وہ مسکرایا۔

لیکن جلدی آیئے گا" نورالایمان نے منہ بنائے تھے عجیب عجیب۔ "

اوکے اب جاؤتو" کائزان شاہ نے کہا تھا نورالایمان "

منہ بناتے ہوئے اوپر کی طرف چلی گئی تھی۔

کائزان شاہ کا رخ باہر کی جانب تھا اور پھر وہ باہر چلا

گیا۔

oooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ پچھلے ادھے گھنٹے سے پورا حیدر آباد گھوم چکا تھا۔

اسے کوئی بھی شوپ کھالی نظر نہیں آئی تھی اسے آج

چاکلیٹ تو چاہیے ہی تھے چاہے وہ جیسے بھی لے کر

جاتا۔

اس نے موبائل نکالا تھا اور میجر حسین ملک کو کال کی

تھی۔

کچھ ہی بیلز کے بعد اس کی کال اٹھالی گئی تھی۔

ہاں بولو" میجر حسین ملک نیند میں بول رہا تھا۔ "

جلدی اٹھ اور اس نیند کو اللہ حافظ کر "کائزان شاہ "
نے اس کی نیند سے بھری آواز سن کر کہا۔

کیوں اب کس کا جنازہ اٹھ رہا ہے کہ میں اپنی نیند "
خراب کروں "میجر حسین ملک نے ٹائم دیکھا تھا
جہاں رات کے تین بج رہے تھے۔

تو اٹھ رہا ہے یا میں وہاں اکر اٹھاؤ "جائزوں شاہ نے "
غصے سے کہا تھا۔

مسئلہ کیا ہے "میجر حسین ملک اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔"

مجھے ہر حال میں چاکلیٹ چاہیے اور اب اٹھو دیکھو کوئی شوپ کھولی ہو تو " "
کائزان شاہ نے کہا تو میجر حسین ملک نے پھر ایک دفعہ ٹائم دیکھا۔

تو پاگل ہے اس وقت کون سی دوکانیں کھولی ہوں "
گی خاموشی سے حویلی جا کر سو جا "میجر حسین ملک
نے پھر سے سوتے ہوئے کہا۔

تو اٹھ رہا ہے یہ میں وہاں آؤں "کائزان شاہ نے "

غصے سے کہا۔

"اچھا اٹھ رہا ہوں "میجر حسین ملک نے برا سا منہ بنایا تھا۔

"اچھا اسے بھی اپنے ساتھ لے آنا "کائزان شاہ نے

کیپٹن آیان ملک کا کہا تھا۔

"اس نے میری نہیں سنی خود کال کر لے "میجر حسین ملک نے یہ کہہ کر کال

رکھ دی اور منہ ہاتھ دھونے کے لیے واشروم چلا گیا۔

oooooooooooooooo

کیپٹن آیان ملک سکون کی نیند سو رہا تھا جب اس کا

موبائل بجا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے بند کر دیا لیکن پھر سے کال

انے لگی تھی۔

اب کی بار اس نے آنکھیں کھول کر سیدھا تھا جہاں

کائزان شاہ کا نام جگمگا رہا تھا۔

کیپٹن آیان ملک نے کال ریسیو کی تھی اور موبائل

کان سے لگایا۔

جی بھائی" کیپٹن ایان ملک نے نیند سے بھری آواز "

کے ساتھ کہا۔

اس نیند کو گولی مارو اور اٹھو" کائزان شاہ کو غصہ آرہا "

تھا وہ حیدر آباد کی سڑکوں پر رول رہا تھا اور وہ دونوں

سو رہے تھے۔

کیا ہو گیا ہے بھائی" کیپٹن ایان ملک نے نیند سے بھری آواز میں کہا تھا۔ "

جلدی سے اٹھ اور مجھے کہی سے بھی چاکلیٹ ڈھونڈ"

کے لادے" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

بھائی آپ مزاق کر رہے ہیں" کائزان شاہ کی بات "

پر کیپٹن آیان ملک حیران ہوا تھا۔

میں مزاق نہیں کر رہا سیر یس ہوں اب اٹھو اور "

جلدی" کائزان شاہ کو اس کی بات پر غصہ آیا تھا۔

بھائی ایک بار کہہ دیں یہ جھوٹ ہے" کیپٹن ایان "

ملک نے ایک امید سے کہا۔

"تم دونوں بھائیوں کو ایک بار کی بات سمجھ نہیں

آتی "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

"اچھا بھائی "اس نے بھی کال بند کی تھی اور فریش ہونے چلا گیا تھا۔

ooooooooooooooooo

چار بجے تک ان تینوں نے پورا حیدر آباد گھوم لیا تھا

لیکن انھیں کوئی بھی شاپ کھولی ہوئی نہیں ملی تھی۔

اب وہ دونوں اسے گھور کر دیکھ رہے تھے کائزان شاہ نے اس کے گھورنے پر

انھیں ڈبل گھورا تھا۔

"اب بتاؤ کون سی موت پڑ گئی تھی جو اتنی رات کو

تجھے چاکلیٹ چاہیے "میجر حسین ملک غصے سے بولا

تھا۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے اب بھی چاکلیٹ چاہیے بس

کہیں سے مل جائے "کائزان شاہ نے منہ بنایا تھا۔

لیکن چاہیے کیوں "میجر حسین ملک نے پوچھا۔"

تمہاری بہن صاحبہ نے ڈیمانڈ کی ہے اور مجھے پتہ "

ہے اگر میں چاکلیٹ لے کے اج نہ گیا نا تو میری خیر

نہیں ہے "کائزان شاہ نے بیچارگی سے کہا تھا۔

اس کی بات پر وہ دونوں مسکرائے بنا نہ رہ پائے۔

ہنس لو ہنس لو اڑا لو میرا مذاق "کائزان شاہ نے غصے"

سے کہا تھا۔

ہم مذاق تھوڑی نہ اڑا رہے ہیں ہم تو اس بات پر "

مسکرائے کہ تم ہماری بہن کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں

کا خیال رکھ رہے ہو "میجر حسین ملک میں مسکرا کر

کہا۔

"لیکن ابھی اس وقت میں چاکلیٹ کہاں سے لاؤں "

کائزان شاہ نے بے چارگی سے کہا۔

مل گئی چاکلیٹ "کیپٹن ایان ملک نے کچھ سوچتے "

ہوئے کہا تھا۔

کہاں سے "کائزان شاہ نے فوراً سے پوچھا۔"

کہیں اور ملے نہ ملے ریلوے اسٹیشن پہ مل جائے "

گی "کیپٹن ایان ملک نے کہا تھا اور فوراً سے اپنی کار کی

طرف بھاگا۔

اپ دونوں سے پہلے اپنی گڑیا کے لیے چاکلیٹ میں "

لوں گا بھی اور اسے دوں گا بھی "کیپٹن ایان ملک کار

کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا تھا۔

وہ دونوں بھی اس کے پیچھے بھاگے تھے کائزان شاہ

نے اپنی گاڑی سنبھالی اور میجر حسین ملک بھی اپنی

گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔

ان دونوں بھائیوں کے پاس الگ الگ گاڑی تھی اور

وہ اپنی اپنی گاڑی پر ائے تھے۔

نور الایمان کو چاکلیٹ تو سب سے پہلے میں ہی دوں "

گا''کائزان شاہ نے گاڑی کی اسپیڈ بڑھاتے ہوئے کیپٹن ایان ملک کو کراس کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

دیکھتے ہیں بھائی''کیپٹن ایان ملک نے بھی مسکرا کر'' کہا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ان کی گاڑیاں اپنی پوری رفتار کے ساتھ ایک دوسرے کو کراس کرتے ہوئے اگے جا رہی تھی۔ کبھی کسی کی گاڑی اگے تھی تو کبھی دوسرا کراس کر کے اگے نکل جاتا۔

ان کی گاڑیاں اپنی پوری رفتار کے ساتھ اگے نکل رہی تھی ان کی گاڑیوں کو دیکھ کر یہ پتہ چلانا مشکل تھا کہ کس کی گاڑی کی رفتار سب سے تیز تھی۔

اس وقت سب سے اگے کائزان شاہ تھا اس کے پیچھے

کیپٹن ایان ملک اور پھر اس سے پیچھے میجر حسین ملک کی گاڑی تھی۔

میجر حسین ملک نے اپنی گاڑی کی رفتار مزید تیز کی تھی۔

اور اس نے کیپٹن ایان ملک کو کراس کیا تھا روڈ مین تھی جس کی وجہ سے وہ اسانی سے ایک دوسرے کو کراس کر پا رہے تھے۔

اور اس وقت اس روڈ پر کوئی اور گاڑی بھی نہیں تھی۔

کچھ 10 یا پھر 15 منٹ کے سفر پر اٹیشن تھا اب بھی۔

کیپٹن آیان ملک نے اپنی گاڑی کی رفتار مزید تیز کی میجر حسین ملک کے ساتھ ساتھ اس نے کائزان شاہ کو بھی کراس کیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک کے کراس کرنے پر کائزان شاہ نے

سٹیرنگ پر زور سے مکا مارا۔

کائزان شاہ نے اپنی گاڑی کی رفتار مزید تیز کی تھی لیکن کیپٹن ایان ملک نے بھی اپنی گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی تھی۔

وہ دونوں ہی میجر حسین ملک سے اگے نکل ائے تھے۔

اب لگتا تھا مقابلہ صرف ان دونوں کے بیچ ہے لیکن ایسا نہیں تھا میجر حسین ملک نے اپنی گاڑی کی رفتار خطرناک حد تک تیز کی اور ہوا کے جھونکے کی طرح ان دونوں کو کراس کر کے اگے نکل گیا تھا۔

سب سے پہلے ریلوے اسٹیشن پر میجر حسین ملک پہنچا تھا۔

پورا ریلوے روشنیوں سے جگمگا رہا تھا وہاں پہ اسٹالز بھی کھلے ہوئے تھے۔

میجر حسین ملک کے بعد کائزان شاہ پہنچا تھا اور اس
کے ساتھ ہی کیپٹن ایان ملک کی گاڑی رکی تھی۔

وہ دونوں ایک ساتھ ہی ریلوے میں داخل ہوئے

تھے۔

ہر تھوڑے فاصلے پر سٹالز لگے ہوئے تھے میجر حسین ملک تو چاکلیٹس کے بھی چکا

تھا۔

وہاں تقریباً 30 یا 35 کے قریب اسٹالز لگے ہوئے

تھے۔

جن میں سے کوئی 20 تک سٹالز ایسے تھے جن پر
چپس بسکٹ چاکلیٹ اور کولڈرنک وغیرہ تھا۔

السلام علیکم انکل "کائزان شاہ دکان والے سے بولا"

تھا۔

وعلیکم السلام "اس آدمی نے سوال کا جواب دیا۔ "

اپ کے پاس چاکلیٹس ہوں گی "کائزان شاہ نے"

اس ادمی کو دیکھ کر کہا۔

تھی لیکن ابھی کچھ ہی دیر پہلے ایک لڑکا ایا تھا وہ ساری کی ساری چاکلیٹ لے کر "

چلا گیا" اس ادمی نے بتایا تھا کائزان شاہ کو غصہ ایا۔

جتنی بھی شوپس تھی ریلوے اسٹیشن پر ایسی وہ تینوں

ان سب پر گئے تھے اور وہاں سے ساری کی ساری

چاکلیٹس لے لی۔

وہ تینوں اپنی اپنی کارز میں واپس ائے تھے سب سے

زیادہ چاکلیٹس کیپٹن ایان ملک کے پاس لگ رہی

تھی۔

اب ان لوگوں نے حویلی جانا تھا ان لوگوں نے اپنی

گاڑی حویلی کی طرف دوڑائی تھی۔۔

تینوں پھر سے اپنی پوری رفتار کے ساتھ گاڑی دوڑا

رہے تھے۔

ایک دوسرے سے اگے نکلنے کی کوشش میں کئی بار تو

ان سے اپنی گاڑی ان بیلنس بھی ہوئی تھی لیکن وہ سنبھال گئے تھے۔

اور ایسا ان تینوں میں پہلی بار ہو رہا تھا کہ وہ اپنی گاڑیاں دوڑا رہے تھے وہ بھی اس لڑکی کے لیے جن میں ان تینوں کی جان بستی تھی۔

وہ لوگ اپنی پوری رفتار کے ساتھ حویلی کی طرف جا رہے تھے۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ سب سے پہلے پہنچ کر نورالایمان کو چاکلیٹس کون دیتا ہے۔

حویلی کے گیٹ کے سامنے سب سے پہلے کیپٹن آیان ملک کی گاڑی روکی تھی۔

اس کے بعد کائزان شاہ کے کار کے ٹائر چرچرائے

تھے میجر حسین ملک نا جانے کہاں تھا۔

کیپٹن ایان ملک اندر جا چکا تھا کائزان شاہ بھی اتر کر اندر چلا گیا تھا۔

اب بس کائزان شاہ کو کسی طرح پہلے نور الایمان تک پہنچانا تھا اور وہ پہنچ سکتا تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا وہ اس کے کمرے میں ہے اس کے علاؤہ کوئی بھی یہ بات نہیں جانتا تھا۔

وہ اندر آیا تھا اور جلدی جلدی سے اپنے روم کی طرف جا رہا تھا۔

اس نے کمرے کے پاس پہنچ کر کمرے کا دروازا کھولا تھا تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔

وہ پہلے تو پہنچ گیا تھا لیکن اس کی معصوم بیوی پورے اسحاق کے ساتھ اس کے بیڈ پر سو رہی تھی۔

کائزان شاہ نے ابھی قدم اندر ہی رکھے تھے کہ پیچھے

سے کیپٹن آیان ملک بھی آگیا۔

کائزان شاہ کو دیکھ کر اس نے برا سا منہ بنایا تھا اس کی اس حرکت پر کائزان شاہ نے اسے گھورا۔

"اب نکل یہاں سے وہ سو رہی ہے" کائزان شاہ نے نورالایمان کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"کیوں میں نے تب تک نہیں جانا جب تک اپنی گڑیا کو یہ چاکیلٹس نہ دے دوں" کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا تھا۔

"تو تو یہاں رکھ دے میں بتا دوں گا" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"نہیں بلکل بھی نہیں" کیپٹن ایان ملک نے فوراً سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ابھی وہ سو رہی ہے تو تو ایسا کر اپنے چاکیلٹس کے ساتھ جو ہے نہ گیسٹ روم میں چلا جا

کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔۔

کیپٹن آیان ملک کائزان شاہ پر ایک نظر ڈال کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

کائزان شاہ نورالایمان کے پاس آیا تھا اس کے ماتھے پر جھک کر عقیدت سے ہونٹ رکھے تھے۔

میری چھوٹی سی بیوی" کائزان شاہ نے اسکے کان " کے پاس سرگوشی کی تھی۔

اس کے کانوں میں فجر کی اذان گونجی تھی وہ واشروم میں گیا تھا وضو کے لیے۔

کچھ دیر کے بعد وہ وضو کر کے واپس آیا تو اس کی نظر نورالایمان پر پڑی جو کہ جاگ رہی تھی۔

نورالایمان نے اسے اگنور کیا تھا اور اٹھ کر واشروم چلی گئی تھی اس کے اگنور کرنے پر کائزان شاہ مسکرایا تھا۔

وہ اب اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جب وہ آئے گی

تو ساتھ میں نماز ادا کریں گیں۔

کچھ دیر میں نور الایمان بھی آگئی تھی اس نے سر پر

اچھے سے حجاب لیا تھا۔

ابھی وہ جائے نماز لینے کے لیے جا رہی تھی جب

دروازہ بجا نور الایمان نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا

تھا۔

کائزان شاہ کھڑا ہوا تھا اور اس نے کمرے کا دروازا

کھولا تو سامنے ہی کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین

ملک کھڑے تھے۔

کون سی مصیبت ہے تم دونوں کے ساتھ "کائزان "

شاہ نے ان دونوں کو غصے سے گھور کر دیکھ تھا۔

ہم نے سوچا فجر جا ٹائم ہے تو ہم اپنی گڑیا کے ساتھ "

نماز ادا کریں گیں" میجر حسین ملک کائزان شاہ جو

پیچھے کرتا ہوا بولا تھا۔

نورالایمان ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی تھی اور فوراً سے ان کے پاس آئی تھی۔

میجر حسین ملک نے اپنی باہیں کھولی تھی نورالایمان ان میں سماگئی تھی کائزان شاہ نے بہت مشکل سے اپنی بیوی کو میجر حسین ملک کے ساتھ برداشت کیا تھا۔

اس کے بعد کیپٹن ایان ملک نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

"لگتا ہے کسی دن تم دونوں بھائی میرے ہاتھوں پٹو گے "کائزان شاہ نے ان دونوں کو گھور کر کہا تھا۔

کس خوشی میں "میجر حسین ملک نے کائزان شاہ " کے بولنے پر کہا۔

"یہ جس طرح میری بیوی پر حق جتارہے ہو "

کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

" میرے اور عیشل کے بیچ نہ آیا کر میں تیرے اور نورالایمان کے درمیان نہیں آؤں گا" میجر حسین ملک نے اس کے کان کے پاس آکر سرگوشی کی تھی۔

" یہ تیری بھول ہے" کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

" بھائی آپ دونوں کب" نورالایمان حیران ہوئی تھی۔

" ابھی نماز پڑھ لیں" کائزان شاہ نورالایمان کی بات پر بولا تھا۔۔

" اوکے" نورالایمان نے مسکرا کر کہا۔

ان تینوں نے اپنی جائے نماز ایک ساتھ لگائی تھی نورالایمان نے اپنی تھوڑی سی پیچھے لگائی تھی۔

کائزان شاہ اور نور الایمان کی جائے نماز ساتھ تھی۔

سب لوگ اپنی اپنی جائے نماز پر کھڑے ہو گئے تھے

اور نماز شروع کی تھی۔

نور الایمان بہت خوش تھی آج اس نے اپنے شوہر کی

امامت میں نماز بھی ادا کی اور ساتھ میں اس کے

دونوں بھائی بھی تھے۔۔

نماز ادا کرنے کے بعد سب نے ہی اللہ کی بارگاہ میں

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

نور الایمان نے ان تینوں کو دیکھا تھا اور ان کی سلامتی

کی دعا اپنے رب سے مانگی تھی باقی سب نے بھی اپنے

رب سے باتیں کرتی ہوئی اپنی دعا مانگی تھی۔

دعا مکمل ہونے کے بعد سب لوگ کھڑے ہوئے

اور جائے نماز اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھا تھا۔۔

اب بتائیں آپ دونوں یہاں کیسے "نور الایمان نے

مسکرا کر پھر سے پوچھا وہ ان دونوں کے بیچ میں بیٹھی

تھی اس کی ایک سائیڈ پر میجر حسین ملک تھا اور

دوسری سائیڈ پر کیپٹ آیان ملک۔

اور یہ سب بیچارے کائزان شاہ سے برداشت نہیں

ہو رہا تھا۔

ویسے بھائی آپ توٹر کی گئے تھے نہ "نور الایمان "

نے میجر حسین ملک سے پوچھا۔

میں آگیا ہوں یہ بات بس آپ ی بھابھی کو نہیں "

بتانا اوکے "میجر حسین ملک نے اس کو دیکھ کر کہا۔

بھابھی "کائزان شاہ نے اس کے الفاظ دہرائے۔"

"ہاں بھابھی عیشل نور الایمان کی بھابھی ہی تو ہے "

میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر ہنس کر کہا

آج اس کا پورا ارادہ تھا اسے جلانے کا۔

اوکے بھائی جانی میں نے پوچھا آپ لوگ اپنی صبح "

صبح "نور الایمان نے پھر سے اپنا سوال دہرایا۔

ہم بس ابھی آئے "وہ دونوں ساتھ میں بولے"

تھے۔

لیکن جا کہاں رہے ہیں "نور الایمان ان کے اٹھنے پر "

بولی۔

بس آرہے ہیں نہ بھائی کو کی جان "کیپٹن ایان ملک "

نے کہا تھا۔

ٹھیک ہے بھائی "نور الایمان نے بھی مسکرا کر سر "

ہلایا اور وہ دونوں چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی سب سے پہلا کام کائزان شاہ نے

کمرے کو لاک کیا تھا۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں احمر بھائی اور آیان بھائی "

نے آنا ہے "نور الایمان نے اسے دیکھ کر کہا۔

آنا ہے لیکن نہیں آئیں گیں "کائزان شاہ اس کی "

طرف مڑ کر بولا۔۔

لیکن کیوں "نور الایمان نے اسے گھورا تھا۔ "

کیوں کہ میں اپنے اور تمھارے بیچ کسی بھی "

تیسرے کو نہیں چاہتا" کائزان شاہ نے اسے تھام کر

دروازے کے ساتھ لگایا تھا۔

تب ہی دروازہ بجا تھا کائزان شاہ نے ماتھا مصلہ تھا اور

اس کے بعد نور الایمان کی طرف دیکھا۔

دروازہ نہیں کھولنا جب تک کھول نہیں جاتا تب "

تک تم دونوں کو انتظار کرنا ہو گا" کائزان شاہ نے

مسکرا کر کہا تھا۔۔

باہر کھڑے ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

تھا۔

وہ دونوں کیوں اس کی چالا کی کو سمجھ نہیں پائے کہ

ان کے جانے کے بعد وہ یہ کارنامہ سرانجام سے سکتا

ہے۔

"میں تو زیادہ دیر یہاں روک بھی نہیں سکتا" میجر حسین ملک نے کیپٹن ایان ملک کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں کہیں سے بھی بھابھی آسکتی ہیں اپ کو جانا چاہیے" کیپٹن آیان ملک نے ہنس کر کہا تھا۔

"تم میری چاکیلٹس بھی اسے دے دینا" میجر حسین ملک اپنی ساری چاکیلٹس اسے دی تھی۔

"اگر میرا نام لے کر جادیا تیری ہڈیاں تو میں توڑوں گا" میجر حسین ملک پہلے ہی اسے وارن کر کے گیا تھا۔

اس کے جانے کے بعد کیپٹن آیان ملک نے بند دروازے کو گھورا اور وہاں سے پھر گیسٹ روم چلا گیا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان غصے سے اسے دیکھ رہی تھی کائزان شاہ

اس کے ایسے دیکھنے پر مسکرا رہا تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو"اس کے مسکرا کر دیکھنے پر"

نورالایمان نے غصے سے کہا۔

یہ اتنا غصہ"کائزان شاہ نے اس کی ناک پچ کرتے "

ہوئے کہا تھا۔

ہاں تو آپ کو اس سے کیا"نورالایمان نے منہ بنایا "

تھا۔

"سارا کا سارا فرق تو آپ کے شوہر کو ہی پڑتا ہے "

کائزان شاہ نے اپنی ناک اس کے ناک سے ٹچ کی

تھی۔

نورالایمان نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کیا تھا

اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا سانسیں بے ترتیب ہوئی تھی۔۔

اللہ اتنے میں ہی لال ٹماٹر"کائزان شاہ ہنس کر بولا "

تھا۔

اس کے ہنسنے پر نورالایمان نے اسے گھورا تھا اس کے

گھورنے پر کائزان شاہ مزید زور زور سے ہنسنے لگا جس

کی وجہ سے نورالایمان نے منہ بنالیا۔

" اچھا نہ سوری "کائزون شاہ نے فوراً سے کان پکڑ

لیے تھے۔

" ایسے نہیں "نورالایمان کے دماغ میں شرارت آئی

تھی۔۔

" پھر کیسے "کائزان شاہ اپنی بیوی کے چہرے پر

شرارت دیکھ چکا تھا۔

" اٹھک بیٹھک کروگے وہ بھی تب تک جب تک میں

منع نہیں کروں گی "وہ کھلکھلا کر بولی۔

اس کی اس بات پر کائزان شاہ نے گھور کر اپنی چالاک

بیوی کو دیکھا تھا۔

یار کچھ تو لحاظ کرو نور الایمان انڈسٹری آف حارون "
شاہ کا اونر ہوں وہاں سب میرے تابے چلتے ہیں اور
تم مجھ سے اٹھک بیٹھک کروا رہی ہو" کائزان شاہ نے معصومیت کی انتہا کرتے
ہوئے کہا۔۔

ہوگئی آوور ایکٹنگ اب شروع ہو جاؤ" نور الایمان "
اسے دیکھ کر بولی تھی۔

توبہ توبہ ایمان تمھیں میری معصومیت آوور "
ایکٹنگ لگ رہی ہے" کائزان شاہ کو بہت بڑا صدمہ لگا
تھا۔

اچھا میرے پاس تمھارے لیے کچھ ہے" کائزان "
شاہ نے مسکرا کر کہا۔

پتہ ہے مجھے چاکیلٹس آپ سے پہلے احمر بھائی پہنچ "
کر مجھے دے چکے ہیں کچھ چاکلیٹس اپنے پاس رکھ
لیے تاکہ آپ کو شک نہ ہو" نور الایمان مکسرا کر بولی

تھی۔

ہاں تو میں دوں گا تو ذیادہ ہو جائیں گیں "کائزان " شاہ نے سارے چاکیلٹس لا کر اس کے آگے رکھے تھے۔۔

چاکلیٹس کا اسکو عشق تھا اس کے پاس کتنی بھی آجاتی وہ بغیر تنگ ہوئے کھا سکتی تھی۔

اس کے پاس اتنی ساری ہونے کے باوجود اب اس کا دل مچل رہا تھا۔

لیکن پھر بھی کائزان شاہ سے اسے اٹھک بیٹھک کروانے تھے۔

ٹھیک ہے ان سب چاکیلٹس کے ساتھ بھی آپ کو " دا اٹھک بیٹھک کرنے ہوں گیں "نور الایمان نے ساری چاکیلٹس دیکھ کر کہا۔

اس کی بات پر کائزان شاہ نے اسے گھورا تھا۔

زبردستی اٹھک بیٹھک کروانی ہے" جائزوں شاہ "

اسے دیکھ کر بولا۔

میرا دل کر رہا ہے نہ "نورالایمان نے معصومیت "

سے کہا۔

اس کی معصومیت دیکھ کر کائزان شاہ نے اٹھک

بیٹھک کرنا شروع کیا تھا اور وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی

تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

جب سے پروفیسر احمر ملک نے یونیورسٹی چھوڑا تھا

اس کا تو دل ہی نہیں لگ رہا تھا۔

اب بھی وہ اداس بیٹھی تھی جب اس کے ساتھ آ کر

حرین بیٹھی تھی۔

میجر احمر حسین ملک چھپ کر ان دونوں کو دیکھ رہا

تھا نا جانے کیوں یہ لڑکی اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ

رہی تھی۔

کیسی ہو"اس نے عیشل کے آگے ہاتھ کرتے "

ہوئے کہا۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو"عیشل نے ہلکا سا مسکرا "

کر جواب دیا تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں تم بتاؤ یہاں کیا کر رہی ہو "

حرین نے اسے یوں بیٹھا دیکھ کر کہا۔

بس ویسے ہی دل کر رہا تھا اس لیے"عیشل نے "

مسکرا کر جواب دیا۔۔

اچھا" حرین نے اس کے آگے پانی کیا تھا۔ "

نہیں میں نے نہیں پینا"عیشل نے فوراً سے منع کیا "

تھا۔۔

تھوڑا سا پی لو اچھا محسوس کرو گی" حرین نے مسکرا "

کر کہا۔

عیشل نے تھوڑا سا پانی پیا تھا لیکن اسے اس کا ٹیسٹ

کچھ عجیب لگا۔

" اس کا ٹیسٹ عجیب سا ہے "عیشل نے حرین کی

طرف دیکھ کر کہا۔

" نہیں تو تمھارا موڈ نہیں صحیح اس لیے تمھیں ایسا

لگ رہا ہو گا" حرین نے مسکرا کر جواب دیا۔

" ہم "عیشل نے بس اتنا ہی کہا تھا حرین اس سے

باتیں کرنے لگی تھی۔۔

oooooooooooooooo

وہ تینوں اس وقت ایک ساتھ آمنے سامنے کھڑے

تھے۔

" وہ کیفے کا کیا کرنا ہے "کائزان شاہ نے میجر حسین

ملک کو دیکھ کر کہا۔

" اس کام کو ختم کرنا ہے ہمیں یہ میشن دیا گیا ہے تو

کل اپنے آفیسرز کے ساتھ میں تیار ہوں" میجر

حسین ملک نے کائزان شاہ کی بات کے جواب میں

کہا تھا۔

میں بھی اپنے آفیسرز کے ساتھ تیار ہوں" کیپٹن "

آیان ملک نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔

تم ہمارے ساتھ نہیں ہو گے" میجر حسین ملک "

نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا۔

کیوں نہیں ہوں گا اگر مجھے شامل کیا ہے تو میں اس "

کام میں بھی ساتھ ہوں گا" کائزان شاہ نے غصے سے

کہا تھا۔

میں نہیں چاہتا تمھیں کچھ ہو" میجر حسین ملک نے"

اسے دیکھ کر کہا۔

"اگر وطن پر جان قربان کرنا ہے تو میں تیار ہوں "

کائزان شاہ نے کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک

کو دیکھا تھا۔

"ہمارا کوئی نہیں ہے لیکن تمھارے آس پر اتنے لوگ ہیں" میجر حسین ملک نے اسے سمجھانا چاہا۔

اس کی بات پر کائزان شاہ نے اس کے منہ پر مکا مارا تھا۔

"اور جو میری بہن تمھارے سہارے بیٹھی ہے اسکا کیا" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کو گلے لگا لیا تھا

کائزان شاہ نے کیپٹن آیان ملک کو بھی اشارہ کیا تھا وہ بھی آج کے ساتھ لگ گیا تھا۔

میجر حسین ملک اور کائزان شاہ پرانے دوست تھے ان کی دوستی بہت گہری تھی۔

لیکن کیپٹن آیان ملک ان کے درمیان ابھی کچھ مہینے پہلے آیا تھا لیکن ان تینوں کی دوستی کافی گہری ہو گئی

تھی۔

تو پھر تیار ہو کل کے لیے "میجر حسین ملک ان "

دونوں کو دیکھ کر بولا۔

یس سر "ان دنوں نے ایک ساتھ کہا تو وہ تینوں ہی "

مسکرائے تھے۔

oooooooooooooooooooo

نور الایمان اپنے کمرے میں آئی تو حیران ہوئی اس

کے بیڈ پر بہت سے چاکیلٹس پڑے ہوئے تھے۔

وہ یہ دیکھ کر مسکرائی تھی دعا نے بھی چاکیلٹس دیکھی

تھی لیکن کچھ کہا نہیں۔

ابھی وہ یہی سب دیکھ رہی تھی جب کمرے میں دعا

آئی تھی۔

بھابھی یہ سب کس کی طرف سے "دعا نے "

نور الایمان کو دیکھ کر کہا۔

"یہ احمر بھائی اور آیان بھائی کی طرف سے ہیں "

نور الایمان نے مسکرا کر کہا تھا۔

اچھا آیان نے کون سی دی ہیں" دعا کے پوچھنے پر "

نور الایمان نے اسکی طرف دیکھا تھا۔

یہ والی کیوں تمھیں چاہیے" نورلایمان نے کیپٹن "

آیان ملک کی دی ہوئی چاکیلٹس سے ایک اٹھا کر اس

کی طرف بڑھائی تھی۔

کہہ رہا تھا پسند کرتا ہے تو ایک چاکیلٹ نہیں بھیج "

سکتا تھا" دعا نے دل میں سوچا تھا۔

کیا ہوا ہے آپی کہاں کھو گئی" نور الایمان نے اس کو "

دیکھ کر کہا۔

میں آرہی ہوں" نور الایمان نے ایک چاکیلٹ میجر "

حسین ملک کی چاکیلٹس سے اٹھائی تھی۔

کہاں جارہی ہیں" دعا نے نور الایمان سے پوچھا۔ "

بھابھی کے پاس "نورالایمان نے مسکرا کر بتایا۔ "

بھابھی "دعا کنفیوز ہوئی تھی۔ "

اف او یار جیسے آپ دونوں مجھے بھابھی کہتی ہیں "

ویسے ہی عیشل آپی بھی تو اب میری بھابھی ہی ہوئی

نہ "نورالایمان نے مسکرا کر کہا۔

مجھے نہیں لگتا وہ روم کا دروازا کھولیں گیں "دعا نے "

نورالایمان کو جاتا دیکھ کہا۔

کیوں "نورالایمان نے مڑ کر دعا کو دیکھا۔ "

آج کل وہ اکیلا رہنا جو پسند کرتی ہیں "دعا نے "

نورالایمان کو دیکھ کر کہا۔

اوو "نورالایمان بھی بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔ "

وہ سب اپنے آفیسرز کے ساتھ کھڑے تھے میجر

حسین ملک انھیں گائیڈ کر رہا تھا۔

کائزان شاہ اور کیپٹن ایان ملک بھی ادھر ہی کھڑے تھے اور اسے دیکھ رہے تھے۔

اس نے اپنے ساتھ کچھ اور ادمی بھی لیے تھے جو اس کے ساتھ اندر جانے تھے۔

باقی سب کو پلین سمجھانے کے بعد میجر حسین ملک ان کے پاس آیا تھا۔

تم لوگ جانتے ہو تم لوگوں کو کیا کرنا ہے "میجر" حسین ملک نے کائزان شاہ کیپٹن ایان ملک اور اپنے ساتھ موجود کچھ آفیسر ز کو دیکھ کر کہا تھا۔

یس سر اچھے سے جانتے ہیں" وہ سب ایک ساتھ بولے تھے۔

تم تینوں پہلے جاؤ گے لیکن کسی کو شک نہیں ہونے " دینا ہے" میجر حسین ملک نے اپنے کچھ آفیسر ز کو دیکھ کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے سر "ان تینوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔ "

ہم تینوں ایک ساتھ جائیں گیں "میجر حسین ملک " نے اپنے کائزان شاہ اور کیپٹن ایان ملک کے بارے میں کہا تھا۔

اس کے علاوہ دو افیسر زرہ گئے تھے جنھوں نے ان تینوں کے بعد انا تھا۔

باقی سب نے باہر سے اس جگہ کو گھیر لینا تھا ان کے جانے کے بعد کچھ افیسر ز نے اندر اپ کر ان کی مدد کرنی تھی۔

تو پھر سب تیار ہے رات میں اپنا مشن سر انجام " دینے کے لیے "میجر حسین ملک نے زور سے کہا تھا۔

سب نے ہم اواز میں یس سر کہا تھا میجر حسین ملک نے اپنی پوری ٹیم کو دیکھا تھا۔

اور پھر اپنے رب سے دعا کی تھی کہ اللہ تعالی انہیں
اس مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل بے چین سی کمرے میں بیٹھی تھی جب سے
اس نے پروفیسر احمر ملک کو منع کیا تھا تب سے وہ اس
کے سامنے نہیں ایا تھا۔
جس کی وجہ سے وہ بہت بے چین رہنے لگی تھی اس
کی انکھیں ترس رہی تھیں اب اس شخص کو دیکھنے
کے لیے۔
اخر اس شخص سے کیسے نفرت محسوس کر سکتی تھی
جسے امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک میں
کھڑے ہو کر اپنے رب سے مانگا تھا۔
وہ تو تب بھی اس سے محبت کر بیٹھی تھی جب اسے
اپنی انکھوں کے سامنے قتل کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

تواب کیسے اس سے نفرت کر سکتی تھی اگر وہ شخص اس کا دل توڑ کر بھی چلا جاتا تب بھی وہ اس سے نفرت نہیں کر سکتی تھی اب۔

کیونکہ وہ شخص اس کے دل میں گھر کر چکا تھا اسے اس شخص کی عادت ہو گئی تھی۔

اسے اب فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس نے اس کے بھائی کے دوست کا قتل کر کے اس سے نکاح کیا تھا۔

اسے فرق نہیں پڑتا تھا اگر اس کے بھائی کو پتہ بھی چل جاتا کیونکہ اب وہ اس شخص سے بے انتہا محبت کرتی تھی۔

اس شخص کے بغیر عیشل ہارون شاہ کی سانسیں ممکن نہیں تھی وہ اس شخص کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی تھی اب۔

کاش وقت واپس جاتا اور وہ اپنے الفاظ واپس لے

لیتی۔

اس کی انکھوں میں انسو تھے وہ بس اس وقت اپنی

انکھوں کے سامنے صرف پروفیسر احمر ملک کو چاہتی

تھی۔

پلیز اجاؤ کہیں سے بھی اجاؤ تم تو کہتے تھے تمہیں مجھ سے محبت ہے ناتو کیوں پھر"

تمہیں میری اذیت

محسوس نہیں ہورہی" وہ روتے ہوئے بول رہی

تھی۔

ابھی اس کے آنسوں رواں تھے کہ کھڑکی پر آواز

ہوئی تھی۔

وہ فوراً سے کھڑی ہوئی تھی اور وہاں آئی تھی اس

دشمن جان کو اتنے دنوں بعد دیکھ کر تو اب آنسوں

بھی نہیں روک رہے تھے۔

اس نے فوراً سے کھڑکی کھولی تھی پروفیسر احمر ملک

اندر آیا تھا۔

عیشل اسے دیکھ کر اس کے سینے سے لگ کر زور زور سے رونے لگی تھی اس کے اس طرح رونے پر وہ پریشان ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے ایسے کیوں ہو رہی ہو کسی نے کچھ کہا ہے "پروفیسر احمر ملک نے اسے اپنے سے دور کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

" پوچھ رہے ہو کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا تو نہیں یہ کیوں نہیں پوچھ رہے کہیں یہ انسوں میری وجہ سے تو نہیں ہیں "عیشل نے اس کی انکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا۔

اس کے اس طرح کے بیہیویئر پر وہ پریشان ہوا تھا وہ جو چاہتی تھی وہ تو اس نے کیا تھا نا۔

وہ اس سے دور رہا تھا جتنا اس سے ہو سکا تھا اس نے تو

اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔

یہ انسوں میری وجہ سے ہیں" پروفیسر احمر ملک نے "

اسے صوفہ پر بیٹھایا تھااور خود اس کے پاؤں میں بیٹھ

گیا تھا۔

ہاں اپ کی وجہ سے ہیں "عیشل روتے ہوے بولی"

تھی۔

اچھا پہلے رونا بند کرو اس کے بعد بتاؤ کیا کیا ہے میں "

نے" پروفیسر احمر ملک نے گھٹنوں پر کھڑے ہوتے

اونچا ہوتے ہوئے اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔

دور ہو کر بات کریں مجھ سے "عیشل نے اس کا"

ہاتھ پیچھے کیا تھا۔

"پہلے رونا بند کرو اس کے بعد بتاؤ کیا ہوا ہے"

پروفیسر احمر نے ہاتھ آگے کیا تھا اس نے اپنا چہرہ پیچھے

کر لیا۔

کیا ہوا ہے بتاؤ تو" پروفیسر احمر ملک کو اب سچ میں "
بہت تکلیف ہو رہی تھی اس کی آنسوں سے۔

کیا ہوا ہے یہ منہ سے پوچھ رہے ہیں"عیشل نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔ "

اور کس سے پوچھوں میری جان" پروفیسر احمر ملک "
نے تڑپ کر کہا تھا۔

ایک تو اس کی آنسوں اس سے برداشت نہیں ہو
رہے تھے اوپر سے وہ بات بھی نہیں بتا رہی تھی۔

بلکل خاموش نہیں ہوں میں آپ کی جان اور نہ ہی "
مجھے بولنا" وہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی انکھوں میں
آنسوں اب بھی تھے۔

اچھا نہیں بولتا تم رونا بند کرو" پروفیسر احمر ملک نے "
تڑپ کر کہا تھا۔

عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر آنسوں صاف کیے
تھے۔

گوڈا اب بتاؤ کیا ہوا ہے "پروفیسر احمر ملک نے اس "

کے گود میں سر رکھ لیا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو "عیشل نے اسے پیچھے کرنا چاہا تھا "

لیکن وہ نہیں ہوا تھا۔

پلیز رہنے دو نہ "میجر حسین ملک نے اس کی طرف "

اوپر دیکھا تھا۔

پلیز پیچھے ہوں سر "عیشل نے اس کا سر اٹھانا چاہا "

تھا۔

سکون ہے یاں محسوس کرنے دو نہ بہت سال ہو "

گئے ہیں ایسا سکون محسوس کیے ہوئے "پروفیسر احمر

ملک کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

مجھ سے زیادہ سکون تو تمھاری ماں کی گود میں ہو "

گا "عیشل نے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالا تھا۔

اس کے ماں کہنے پر پروفیسر احمر ملک کی آنکھیں مزید

نم ہو گئی تھی۔

" کیا ہوا ہے "اپنی گود میں گرتے آنسوں پر عیشل فوراً سے بولی تھی۔

" کچھ نہیں "پروفیسر احمر ملک نے فوراً سے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔

" ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے کہ تمھاری آنکھوں میں آنسوں آ گئے "عیشل نے اسے دیکھا تھا جو کہ اب اس کی گود سے سر اٹھا چکا تھا۔

" "کچھ بھی نہیں بس یہ انسوں خود باخود آئے ہیں پروفیسر احمر ملک نے اپنی نم آنکھوں کو فوراً سے صاف کیا تھا۔

" مجھے نہیں بتاؤ گے "عیشل صوفے سے اٹھ کر اس کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گئی تھی۔

" تم نیچے کیوں آئی "پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ

کر پوچھا تھا۔

"جب تم نیچے بیٹھے ہو تو مجھے نیچے بیٹھنے میں کیا مسئلہ ہے "عیشل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔

"اب بتاؤ یہ انسوں کیوں تھے میں نے کچھ غلط کہا تھا "عیشل نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"وہ تم نے ماما کا ذکر کیا تھا نہ تو بس اس لیے "پروفیسر احمر ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تو کیا ہوا ہے انھیں "عیشل نے اسے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"کچھ بھی نہیں وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں نہ اس لیے "پروفیسر احمر ملک نے پھر سے اس کے گود میں سر رکھ لیا تھا۔

اب کی بار عیشل نے کچھ نہیں کہا تھا اور اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال لیے تھے۔

سوری اگر میری بات تمھیں ہرٹ کی "عیشل نے "
اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔
"نہیں کوئی بات نہیں تمھیں تو پتہ ہی نہیں تھا "
پروفیسر احمر ملک نے اس کی طرف دیکھ کر ہلکا سا
مسکرا کر کہا۔
ہم "عیشل بھی ہلکا سا مسکرائی تھی۔ "
اب مجھے یہ بتاؤ "پروفیسر احمر ملک اس کی طرف "
اوپر دیکھ رہا تھا۔
کیا "عیشل نے بھی اسی کو دیکھ کر کہا۔ "
رو کیوں رہی تھی "پروفیسر احمر ملک نے اس کی "
آنکھوں میں دیکھ کر سوال پوچھا تھا۔
ایسے نہیں بتاؤں گی اٹھو "عیشل نے اسے اپنی گود "
سے اٹھنے کا کہا تھا۔
پروفیسر احمر ملک کنفیوز ہوا لیکن پھر اٹھ کر بیٹھ گیا

تھا۔

عیشل پروفیسر احمر ملک کے سینے پر اپنا سر رکھ لیتی ہے

پروفیسر احمر ملک حیران ہوتا ہے۔

اتنے دنوں سے آئے کیوں نہیں تھے"عیشل کی "

ایسی بات پر پروفیسر احمر ملک کے چہرے پر ہلکی سی

مسکراہٹ بکھری تھی۔

اس لیے رو رہی تھی"پروفیسر احمر ملک نے اس "

کے گرد اپنا حسار بنایا تھا۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے"عیشل اس کے "

سینے سے سر ہٹا کر اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

تم نے منع کیا تھا تو کیسے آ سکتا تھا"پروفیسر احمر ملک "

نے ایک نظر گھڑی پر بھی ڈالی تھی۔

میں نے تو نکاح سے بھی منع کیا تھا وہ تو کر لیا تو یہ ہی "

بات کیوں مانی"اسے بہت حیرانی ہو رہی تھی عیشل

اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

تم نے میرا انتظار کیا" پروفیسر احمر ملک نے ہنس کر "

یہ سوال کیا تھا۔

مجھے نہیں پتہ کیوں لیکن مجھے تمھارا انتظار رہتا تھا"

تمھارا نہ آنا مجھے بے چین کرتا تھا تمھاری عادت ہو

گئی ہے مجھے "عیشل اس کے سینے سے لگ کر روتے

ہوئے بول رہی تھی۔

کبھی بتایا کیوں نہیں" پروفیسر احمر ملک نے اسے "

اپنے سے دور کرتے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں

میں لیا تھا۔

تم خود محسوس نہیں کر سکتے "عیشل روتے ہوئے "

بول رہی تھی۔

اچھا رونا بند کرو" پروفیسر احمر ملک نے اپنے ہاتھوں "

سے اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔

عیشل نے اس کے کہنے پر رونا بند کیا تھا پروفیسر احمر ملک نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھ میں لیا اور پھر جھک کر عقیدت سے اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

"سوری اتنا تنگ کرنے کے لیے" پروفیسر احمر ملک نے اس کے دونوں آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"یونیورسٹی کیوں چھوڑی" عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔

"اسی وجہ سے لیکن میں وہاں موجود تھا تمھارے لیے" پروفیسر احمر ملک نے جلدی جلدی سے کہا۔

"وہ کیسے" عیشل نے اسے گھور کر دیکھا اور اپنے سینے پر بازو باندھے تھے۔

"حرین سے کچھ زیادہ بات نہیں ہو رہی تمھاری" پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ کر پوچھا تھا۔

وہ خود کرتی ہے تو میں کیا کروں "عیشل نے پیارا سا "

منہ بنا کر جواب دیا۔

" مجھے وہ لڑکی ٹھیک نہیں لگتی اس سے دور رہا کرو "

پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ کر تھوڑا سخت لہجے

میں کہا۔

اچھا ٹھیک ہے "عیشل نے اس کے سخت لہجے پر فوراً "

سے کہا۔۔

گوڈ اب مجھے جانا ہو گا "پروفیسر احمر ملک نے "

کھڑے ہوتے کہا تھا عیشل بھی کھڑی ہو گئی تھی۔

لیکن کہاں "عیشل ابھی اسے نہیں بھیجنا چاہتی "

تھی۔

ایک بہت ضروری کام سے جانا ہے بس دعا کرنا "

کامیاب ہو کر لوٹیں "پروفیسر احمر ملک نے تھوڑا سا

قریب ہو کر جلدی جلدی سے اس کے گال پر لب

رکھ لیے تھے۔

اس کے اس عمل پر عیشل سرخ گلاب ہوئی تھی اور

نظریں جھکالی۔

کروگی نہ دعا میرے لیے اور میرے سب "

ساتھیوں کے لیے" پروفیسر احمر ملک نے اسے

شرماتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

کروں گی" وہ مسکرا کر بولی تھی۔ "

تھینک یو" پروفیسر احمر ملک نے اپنی باہیں کھولی تھی "

عیشل نے شرماتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

اب وہ کنفیوز کھڑی تھی کہ اس کی گلے لگے یہ نہیں

آخر کار اپنی دل کی سنتے ہوئے وہ اس کے سینے سے

لگی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے اسے اپنے مضبوط حسار میں قید

کرلیا تھا۔

"اپنا خیال رکھنا" پروفیسر احمر ملک اسے اپنے ساتھ

لگائے ہوئے ہی بولا تھا۔

"اوکے آپ بھی" عیشل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔

پروفیسر احمر ملک پیچھے ہوا اس نے ایک بار پھر سے

اس کے ماتھے پر کس کیا تھا اور پھر جہاں سے آیا تھا

رہی سے واپس چلا گیا عیشل نے اسے غائب ہوتے

ہوئے دیکھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

رات کا ٹائم ہو گیا تھا وہ سب لوگ تیار تھے اپنا میشن

پورا کرنے کے لیے۔

"تم لوگ تیار ہو" میجر حسین ملک نے ان تینوں

لڑکوں سے کہا تھا جن کو اس نے پہلے اندر بھیجنا تھا۔

"جی سر" ان لڑکوں نے ایک ساتھ کہا تھا باقی سب

کو اس نے بتا دیا تھا انھوں نے کیا کرنا ہے اور شاید اب

تک وہ اس پوری جگہ کو گھیر بھی چکے ہوں۔

"جاؤ تم تینوں" میجر حسین ملک نے ان تینوں سے کہا تو وہ تینوں اس کیفے میں چلے گئے تھے۔

"بس میرے پروردگار سب ٹھیک ہو" میجر حسین ملک نے اوپر کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔۔

"انشاءاللہ" میجر حسین ملک نے بھی مسکرا کر کہا تھا۔

"ہم نے کب جانا ہے" کیپٹن ایان ملک نے میجر حسین ملک کو دیکھا تھا۔

"آدھے گھنٹے تک تاکہ انھیں شک نہ ہو اور ہمارے کوئی بیس پچیس منٹس بعد تم دونوں آؤ گے" میجر حسین ملک نے اپنے ساتھ موجود افیسرز کو دیکھ کر کہا۔

"جی ٹھیک ہے سر" ان دونوں آفیسرز نے کہا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اوئے ہوئے دیکھیں بھابھی کون آیا ہے"دعااور"

نورالایمان ایک ساتھ بیٹھی کوفی پی رہی تھی اور باتیں بھی کر رہی تھی عیشل کو

آتادیکھ کر دعا

نورالایمان سے بولی تھی۔

کیاہو گیاہے آپی"نورالایمان نے دعاکو گھوراتھا۔"

آئیں بھابھی بیٹھیں"نورالایمان کے بھابھی کہنے پر"

عیشل کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

نورالایمان"عیشل ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔"

جی بھابھی"نورالایمان نے انھیں دیکھاتھا۔"

پلیز تم مجھے بھابھی نہیں کہاکرو"عیشل نے"

نورالایمان کو دیکھ کر کہااس کی ایسی بات پر

نورالایمان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی

تھی۔

بھابھی جیسے میں آپ کی بھابھی ہوں ویسے آپ "
بھی میرے بھائی کی بیوی ہیں"نورالایمان نے اسے
دیکھ کر کہا۔

پلیز نورالایمان میں نہیں چاہتی تم مجھے کچھ بھی یاد "
کرواؤ"عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

اس کے ایسے بات کرنے پر نورالایمان کی آنکھیں نم
ہو گئیں تھی۔

اور پلیز مجھے بھابھی مت کہا کرو یہ ویسے بھی "
زبردستی کا نکاح تھا تم بھی جانتی ہو"عیشل نے غصے
سے کہا تھا۔

جی آپی"نورالایمان نے اپنی نم ہوتی نظریں جھکا لی "
تھی۔

"آپی میں آپ کے لیے کافی لے کر آئی ہوں "
نورالایمان کھڑی ہو گئی تھی۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے "عیشل نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔"

دعا کو تو اس کا برتاؤ اب تک سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیوں

ایسے کر رہی ہے۔

میں آتی ہوں "نور الایمان یہ کہہ کر چلی گئی "

تھی۔۔

کیا ہو گیا ہے تمھیں "دعا نے عیشل کو دیکھ کر کہا۔ "

اب پلیز تم نہ شروع ہو جانا "عیشل نے دعا کو دیکھ "

کر کہا۔۔

تم ان سے اچھے سے بھی تو بات کر سکتی تھی نہ "دعا "

نے اسے غصے سے گھورا تھا۔

" میری مرضی میں جس سے جیسے بات کروں "

عیشل نے دعا کو دیکھ کر کہا۔

اور ویسے بھی اس کا بھائی مجھے ڈر و ہی کہاں کرتا "

ہے "عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہیں وہ اپ سے کئ گنا اچھا ڈزرو "
کرتا ہے" دعا غصے سے کہہ کر کھڑی ہوئی تھی۔

تم میری سائیڈ ہو یہ اس کی"عیشل نے اسے غصے "
سے دیکھا۔

آپ کی سائیڈ ہوتی اگر آپ صحیح ہوتی" دعا بھی یہ "
کہہ کر چلی گئی تھی۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد عیشل نے اپنے آنسوں
روکے تھے۔

اسے شو کرنا ہی تھا وہ اس نکاح سے خوش نہیں تا کہ
کائزان شاہ خود ہی پھر اسکا نکاح پروفیسر احمر ملک سے
کردے تا کہ کسی کو پتہ بھی جا چلے کہ ان کا نکاح پہلے
سے ہوا ہوا ہے۔

میجر حسین ملک نے ان سب کو دیکھا تھا اور پھر کائزان شاہ اور کیپٹن ایان ملک سے کہا۔

اب ہماری باری ہے ہم نے جانا ہے "میجر حسین" ملک ان دونوں کو دیکھ کر بولا تھا۔

ہمارے جانے کے بعد تم لوگوں نے انا ہے "میجر" حسین ملک نے اپنے پیچھے رہ جانے والے دو افیسرز سے کہا تھا۔

ان دونوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا کائزان شاہ کیپٹن ایان ملک اور میجر حسین ملک کلب کی طرف گئے تھے۔

وہ تینوں اندر داخل ہوئے تو آج بھی وہی لڑکا تھا ان تینوں کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔

کائزان شاہ کیپٹن ایان ملک اور میجر حسین ملک نے بھی اس کی طرف دیکھ کر سمائل پاس کی تھی۔

کل تم لوگ نہیں ائے "وہ لڑکا ان تینوں کو دیکھ کر" بولا۔

بس ویسے ہی "کیپٹن ایان ملک نے اس کی طرف " سمائل پاس کرتے ہوئے کہا۔

ویسے تم کیوں پوچھ رہے ہو "کائزان شاہ نے کہا" تھا۔

میں تو بس اس لیے پوچھ رہا تھا کہ جو ایک بار یہاں ا" جاتا ہے تو پھر تو روز روز چکر لگاتا ہے "اس لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے اب باتیں بند کرو اور چلو" میجر حسین ملک نے کہا تھا۔

لیکن یہ تو یاد ہے نا تم لوگوں کو کہ انکھوں پر پٹیاں" باندھی جائیں گی "اس لڑکے نے ان کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

ہاں جی جانتے ہیں "کائزان شاہ نے ہاتھ میں موجود "

چاکو باہر نکالا تھا۔

لیکن اس لڑکے کی نظر اس چاکو پر نہیں پڑی تھی۔

وہ کاؤنٹر سے نکل کران کی طرف ایا تھا اس نے پٹیاں

نکال کران کی انکھوں پر باندھنا چاہی تھی۔

سب سے پہلے اس نے کیپٹن ایان ملک کے انکھوں پر

پٹی باندھی تھی۔

کائزان شاہ جو اس کے پیچھے کھڑا تھا اس نے میجر

حسین ملک کی طرف دیکھا۔

میجر حسین ملک نے اشارہ کیا تھا اس کے اشارہ ملنے

پر اس نے اپنی تیز دھار کی چاکو نکالی تھی۔

بہت باریکی سے اس نے چاکو اس کے گردن پر

گھمائی تھی۔

خون فوارے کی طرف باہر آیا تھا اور وہ لڑکا گلے پر

ہاتھ رکھتے ہوئے گر گیا تھا۔

اب جلدی سے دروازہ ڈھونڈو" میجر حسین ملک "

نے کہا تھا کیپٹن ایان ملک نے اپنی پٹی کھولی تھی۔

وہ تینوں کاؤنٹر والی سائیڈ آئے تھے وہ تینوں دیوار کو

بہت باریکی سے دیکھ رہے تھے۔

لیکن انھیں سمجھ نہیں آرہا تھا دروازہ کہا ہو سکتا ہے۔

یہاں موجود ہر ایک چیز کو ہاتھ لگا کر دیکھو" میجر"

حسین ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔

اس کے کہنے کے مطابق ان دونوں نے ایسا ہی کیا

تھا۔

لیکن انہیں کچھ نہیں ملا مگر اس دیوار پر بہت ساری

پینٹنگز تھی میجر حسین ملک میں ان دونوں کو دیکھا۔

ان سب پینٹنگز کو نیچے اتارو" میجر حسین ملک کے "

کہنے پر ان لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔

وہ دونوں مل کر پینٹنگز کو نیچے اتارنے لگے تھے لیکن

انہیں کچھ بھی نہیں ملا تھا۔

انہیں 20 منٹ ہو گئے تھے یہ سب کرتے ہوئے

اچانک کاازان شاہ کی نظر ایک پینٹنگ پر پڑی جس

کے سائیڈ پر دو بٹن لگے ہوئے تھے۔

کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھا کائزان شاہ

کے اس طرح دیکھنے پر میجر حسین ملک پریشان ہوا

تھا۔

اس پینٹنگ کے سائیڈ پر یہ دو بٹن ہیں" قائزان شاہ "

نے اسے دیکھ کر کہا۔

میجر حسین ملک فورا سے اس کے پاس ایا تھا اس نے

پینٹنگ پر موجود ایک بٹن کو پریس کیا تھا لیکن کچھ

بھی نہیں ہوا۔

اس نے جب دوسرے کو پریس کیا تو دیوار کے اندر

جگہ بن گئی تھی دوسری طرف جانے کے لیے۔

وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور اندر گئے تھے۔

وہ لوگ اندر جا رہے تھے بہت ہی چھوٹی گلی تھی اور وہاں روشنی بھی نہ ہونے کے برابر تھی ان لوگوں نے اپنے موبائل کی ٹارچ ان کی تھی۔

چلتے چلتے ہوئے انہیں دس منٹ ہو گئے تھے اب وہ ایک ایسی جگہ پر اکر رکے تھے کہ سامنے والا منظر ان لوگوں کے لیے حیران کن تھا۔

اس دیوار کے دوسری طرف ایک پوری دنیا تھی وہ لوگ اسمان کے نیچے اگئے تھے سامنے ایک بہت بڑا بنگلہ تھا۔

جس کی تھیم وائٹ اور گولڈن پر رکھی گئی تھی میجر حسین ملک حیران ہوا تھا اگر اسے پتہ ہوتا کہ کچھ ایسا

ہے تو وہ اپنا پلین اس کے مطابق بناتا۔

میجر حسین ملک نے حیران ہو کر ان دونوں کو دیکھا تھا ان دونوں کی بھی یہی کیفیت تھی۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے اب کہ ہمارا پلین خراب نہ ہو جائے" میجر حسین ملک نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔

تم سب لوگ اندر آ جاؤ" میجر حسین ملک نے ائیر بڈ " پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

سر آپ شور ہیں" ان میں سے ایک افیسر بولا تھا۔"

ہاں شور ہوں آ جاؤ" میجر حسین ملک نے کہا تھا۔ "

وہ لوگ حویلی کے دروازے کی طرف گئے تھے ان لوگوں نے ایسا کبھی نہیں سوچا تھا کہ کچھ ایسا ہو گا۔

اب ہمیں سب سے پہلے تو اس چیز کا خیال رکھنا ہو گا" کہ یہاں پہ کیمراز تو نہیں ہیں" میجر حسین ملک ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

ہیکنگ میں میں ماہر ہوں اگر مجھے لیپ ٹاپ مل "

جائے تو میں کیمرا ز ہیک کر سکتا ہوں "کائزان شاہ

نے کہا تھا۔

لیپ ٹاپ "میجر حسین ملک نے سوچتے ہوئے کہا"

تھا۔

یار اب لیپ ٹاپ کہاں سے لاؤں میں "میجر حسین "

ملک پریشان ہوا تھا۔

اچھا دیکھو اللہ پر یقین رکھو اور اگے بڑھو "کائزان "

شاہ نے کہا تھا۔

انشاءاللہ اللہ سب بہتر کرے گا "کیپٹن آیان ملک "

نے کہا تھا۔

وہ سب لوگ دروازے کی طرف بڑھے تھے مین

گیٹ کھلا ہوا تھا۔

کیا اس لڑکی نے ان سب کے بارے میں نہیں بتایا"

تھا" کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر پوچھا۔

نہیں اس نے ایسا کچھ بھی نہیں بتایا اس نے تو بس "

اندر آنے کا راستہ بتایا" میجر حسین ملک نے اس کی

طرف دیکھ کر کہا۔

اچھا صحیح "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

وہ لوگ اندر آئے تھے یہ حویلی جتنی باہر سے

خوبصورت تھی اتنی ہی اندر سے۔

افسوس ہوا تھا انھیں کہ ایسی جگہ پر ایسا کام ہو رہا تھا۔

سر ہم آگئے ہیں" میجر حسین ملک کے ائیر بڈ پر "

آواز ہوئی تھی۔۔

ٹھیک ہے پوری حویلی کو گھیر لو" میجر حسین ملک "

نے ان سے کہا تھا۔

اب ادھر کہاں جانا ہے" کیپٹن ایان ملک نے انھیں "

دیکھا تھا۔

oooooooooooooooooooo

امتیاز شاہ اور کنگ ایچ غصے سے ایل ئی ڈی کی سکرین کو دیکھ رہے تھے۔

دیکھ لو ایک اور جگہ گئی آدمی بھی لڑ کیا بھی پیسے" بھی" امتیاز شاہ غصے سے بولا تھا۔

اس حویلی میں کیمراز تھے وہ کنگ ایچ کی ہی جگہ تھی اور وہی یہ کام کروا رہا تھا۔

ایسے بہت سے جگہ تھے جن پر وہ اس طرح کے کام کر رہا تھا اور خود ایک سیف جگہ پر چھپا ہوا تھا۔

تا کہ کوئی اس تک پہنچ نہ سکے یہ اس کی دوسری جگہ تھی جو میجر حسین ملک نے پکڑنی تھی۔

اور اس وقت وہ چھپ کر بیٹھ کر دیکھنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

اسے تو اندازہ تک نہیں تھا کہ اس کی اس جگہ کا اسے

پتہ چل جائے گا۔

اس کے تو خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اج ان پر

حملہ ہو گا ورنہ وہ اپنی پوری تیاری کر لیتا۔

اگر ابھی وہ کوشش کرتا تو اس کے بہت سارے ادمی

مارے جانے تھے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جتنے ادمی

اس کے وہاں موجود تھے۔

وہ سب مل کر اس کی ٹیم کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے

کروڑوں کا نقصان ہو چکا تھا اس کا۔

دیکھ لو اب کیا کرنا ہے "امتیاز شاہ نے اس کی طرف "

دیکھ کر کہا تھا۔

اس کی انکھوں میں غصہ تھا غصے سے انکھیں لال ہو

رہی تھی۔

مجھے صرف اور صرف اس بندے کی اب بیوی "

چاہیے "کنگ ایچ نے سرخ ہوتی انکھوں کے ساتھ

کہا تھا۔

میں پوری کوشش کر رہا ہوں "امتیاز شاہ نے اس "
کی سرخ انکھیں دیکھ کر کہا۔

تم نے صرف کوشش نہیں کرنی ہے دو دن کے "
اندر اندر اس کی بیوی مجھے میرے پاس چاہیے "کنگ
ایچ نے غصے سے ایل ای ڈی پر سامنے پڑا ہوا شو پیز
مارا تھا جس کی وجہ سے ایل ای ڈی کی سکرین ٹکڑوں
میں بٹی تھی۔

لیکن میری ایک شرط بھی ہے "امتیاز شاہ نے اسے
دیکھ کر کہا۔

اس کی اس بات پر کنگ ایچ نے غصے سے اسے دیکھا
تھا وہ کنگ ایچ کے سامنے شرط رکھ رہا تھا اتنی اس کی
اوقات نہیں تھی۔

جانتے ہو کیا بول رہے ہو "کنگ ایچ نے اس کی "

طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔

"اچھے سے جانتا ہوں کیا کہہ رہا ہوں اگر تم میری شرط نہیں مانو گے تو اس کی بیوی تمہارے حوالے نہیں کروں گا" امتیاز شاہ نے کمینگی سے کہا۔

" بولو کیا چاہتے ہو" کنگ ایچ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

" پہلے تو میں اس کے بھائی سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے اسے اپنی بستر کی زینت بناؤں گا اس کے بعد تمہارے حوالے کروں گا" امتیاز شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"اگر تم ایسا کرو گے تو سوچ لینا اس لڑکی کی تمہیں کوئی قیمت نہیں ملے گی" کنگ ایچ نے اس کے بات کے جواب میں کہا تھا۔

"تو مجھے کوئی بھی قیمت نہیں چاہیے اگر میں اسے خود

یوز کر سکتا ہوں تو" امتیاز شاہ نے اس کی طرف دیکھ

کر کہا۔

اس کے علاوہ بھی میں تمہارا بہت کچھ بگاڑ سکتا ہوں"

اس پیسوں کی دنیا میں تمہارا پتہ یوں کٹوادوں گا کہ

تمھیں پتہ بھی نہیں چلے گا" کنگ ایچ نے ہنستے ہوئے

کہا تھا۔

اس لڑکی کو ان چھ تم میرے حوالے کرو گے اس کی "

دوگنی قیمت میں تمھیں دوں گا" کنگ ایچ نے

اسے دیکھا تھا۔

اور دوسری بات یہ کہ وہاں ہمارے جتنے بھی ادمی"

ہیں انہیں کہو کہ وہاں سے نکلنے کی کوشش کریں

لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اگر جان بچتی ہے تو اپنی

جان بچالے" کیگ ایچ نے کمرے کی دروازے کی

طرف جاتے ہوئے کہا تھا۔

ٹھیک "امتیاز شاہ بس اتنا ہی بولا تھا۔"

اور اب تم جا سکتے ہو" یہ کہہ کر کنگ اچ کمرے "

سے نکل گیا تھا۔

امتیاز شاہ نے غصے سے اسے جاتا ہوا دیکھا تھا اس کا بس

نہیں چل رہا تھا وہ کچھ کر ڈالے اس شخص کا یہ پھر

صفائے حستی سے ہی غائب کر دے۔

oooooooooooooooooooooo

وہ سب لوگ حویلی میں داخل ہو گئے تھے حویلی میں

ہر طرف سناٹا تھا انہیں سمجھ نہیں ارہا تھا اس سناٹے کی

وجہ۔

اگر اتنی بڑی حویلی تھی تو اس میں ادمی کیوں نہیں

تھے اور ان کے انے پر کوئی ایکشن بھی نہیں لیا گیا

تھا۔

سب محتاط رہو اور پوری حویلی کا جائزہ لو" میجر "

حسین ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

وہ ابھی اگے ہی بڑھ رہے تھے کہ ان کے بھیجے گئے پہلے سے دو افیسر زان کے پاس ائے تھے۔

کیا ہوا ہے یہاں "کیپٹن ایان ملک نے انہیں دیکھ " کر کہا۔

سر انہیں نا ہمارے انے کی اطلاع ہو گئی ہے جس کی " وجہ سے ان کے اونر نے کہا ہے کہ وہ لوگ اپنی جان بچا کے یہاں سے بھاگ جائیں "ان میں سے ایک افیسر بولا تھا۔

تم لوگوں کو یہ بات کیسے پتہ چلی "کائزان شاہ نے " انہیں دیکھ کر پوچھا۔

وہ لوگ ہمیں کمرے میں لے گئے تھے لڑکیوں " کے پاس وہاں پر اکر ان لوگوں نے بعد میں یہ بات کہی کہ ہم اپنی جان بچا کر بھاگ جائیں "ان میں سے

دوسرا افیسر بولا تھا۔

"اور وہ لڑکیاں کہاں ہیں اور وہ لوگ کہاں گئے "

میجر حسین ملک فورا سے بولا تھا۔

"سر وہاں جو ہمیں بتانے ائے تھے ان کو تو ہم نے پکڑ لیا ہے باقی ہم بھی ابھی باہر ائے ہیں" وہ افیسر بولا تھا۔

"ٹھیک ہے پوری حویلی دیکھوان میں سے ایک بھی بندہ بھاگنا نہیں چاہیے اور ان کے اونر کا بھی ہمیں پتہ لگانا ہے اور ساری لڑکیاں بھی صحیح سلامت ہونی چاہیے" میجر حسین ملک نے کہا۔

اس نے اپنی باقی ٹیم کو بھی انے کا کہہ دیا تھا اسے سمجھ نہیں ایا تھا کہ ان لوگوں نے اتنی جلدی ہار کیوں مان لی۔

لیکن جو بھی تھا وہ اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کرتا کم

تھاایک بھی شہادت دیے بغیر اس کے رب نے اسے اتنی بڑی فتح نصیب کی تھی۔

وہ سب لوگ پوری حویلی کو جانچنے لگے تھے ان سب لوگوں نے جا کر ایک ایک کمرہ چیک کیا تھا وہاں سے انہیں کچھ ادمی ملے تھے۔

لیکن شاید جو اس پورے کام کو اس حویلی میں کنٹرول کر رہا تھا جس بندے سے وہ لوگ اس دن ملے تھے وہ بھاگ گیا تھا وہ انہیں نہیں ملا تھا۔

وہ لوگ ابھی اس کمرے میں پہنچے تھے جس میں اس دن وہ لڑکا انھیں لایا تھا۔

وہ یہاں بھی نہیں ہے تو کہاں جا سکتا ہے "میجر" حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔

اور جس جگہ وہ اس دن بیٹھا ہوا تھا اس صوفہ پر اس نے زور سے مکا مارا تھا۔

یہاں کوئی تو ایسی جگہ ہو گی جہاں سے وہ بھاگ کر "

گیا ہو گا" کائزان شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔

اس نے پورے کمرے کا جائزہ لیا تھا ایک بات جو

اسے عجیب لگی تھی وہ یہ تھی کہ اس کمرے میں نیچے

لکڑی کا کام کیا ہوا تھا۔

جبکہ باقی پوری حویلی میں وائٹ ٹائلز یوز کیے گئے

تھے اس نے اپنی بوٹ سے اس پر مارا تھا۔

وہ ایسے ہی پورے کمرے پر پاؤں مار رہا تھا وہ دونوں

بھی اسے دیکھ کر سمجھ گئے تھے۔

" مجھے لگ رہا ہے یہاں سے نیچے کوئی جگہ ہے "

کائزان شاہ نے انھیں دیکھ کر کہا تھا۔

کیپٹن ایان ملک نے ایک جگہ سے کالین دور کی تھی

اور پھر کازان شاہ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

اپ صحیح کہہ رہے تھے بھائی یہاں ہے " کیپٹن ایان "

ملک نے ہنس کر بولا تھا۔

وہ دونوں اس کے پاس ائے تھے ان دونوں نے اسے دیکھا تھا۔

کیپٹن ایان ملک نے اس لوہے نما چیز میں ہاتھ ڈال کر اسے کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بہت بھاری تھا اس سے نہیں اٹھایا گیا۔

ان تینوں نے مل کر اسے ہٹانے کی کوشش کی تھی اب کی بار اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔

وہ تینوں نیچے اترے تھے کیپٹن ایان ملک نے اپنے افیسرز کو بھی ائیر بڈ پر بتا دیا تھا اگر زیادہ لوگ بھاگے تھے یہاں سے تو انھیں اپنے آفیسرز کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔

وہ تینوں اگے بڑھ رہے تھے اگے تنگ سی جگہ تھی اب نہ جانے یہ گلی انہیں کہاں لے کر جاتی۔

بس وہ لوگ ایک دفعہ ان کے ہاتھ میں اجائیں وہ لوگ چل رہے تھے بلکہ چلنے کی بجائے اب ان لوگوں نے بھاگنا شروع کیا تھا۔

یہ سوچ کر کے کہیں وہ لوگ ان سے بھاگ نہ جائے بھاگتے بھاگتے گلی ختم ہو گئی تھی اور پھر سے اسمان اگیا تھا سامنے روڈ تھی روڈ کے دوسری سائیڈ جنگل تھا۔

اور روڈ پر ہی کچھ لوگ انہیں کھڑے مل گئے تھے ان کے ساتھ لڑکیاں بھی تھیں۔

کچھ ہی صحیح لیکن وہ اپنے ساتھ لے ائے تھے میجر حسین ملک نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا تھا۔

وہ پانچ ادمی تھے اور ان کے ساتھ چھ لڑکیاں تھی۔

وہ لوگ انہیں دیکھ کر ڈر گئے تھے میجر حسین ملک نے کائزان شاہ اور کیپٹن ایان ملک کو دیکھا تھا۔

اس کے دیکھنے کا مطلب یہی تھا کہ تیار رہنا ان لوگوں

نے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔

بھاگنا فضول ہے کیوں کی تمہارے ساتھ لڑکیاں "
بھی ہیں" میجر حسین ملک نے انھیں بھاگتا دیکھ کر کہا تھا۔

ان لڑکیوں کو چھوڑو اور بھاگو یہاں سے" ان کے "
لیڈر نے کہا تھا۔

"بھاگنے کی تم لوگوں کی بھی کوشش فضول ہے"
کائزان شاہ نے گن نکال کر ان پر تانی تھی۔
ان لوگوں نے بھی اپنی اپنی گنز نکال لی تھی یہاں
سے میجر حسین ملک کائزان شاہ اور کیپٹن ایان بھی
محتاط ہو گئے تھے۔

اگر جانیں ہماری جائیں گی تو بچو گے تم لوگ بھی "
نہیں تم لوگوں کو مار کر ہی مریں گے ہم لوگ" ان
میں سے ایک ادمی بولا تھا۔

ہمیں اپنے مرنے کا کوئی افسوس نہیں ہو گا کیونکہ "

" ہمیں پتہ ہے ہم شہید ہوں گے تم اپنی خیر مناؤ

کیپٹن ایان ملک نے کہا تھا۔

تم لوگ ہمیں یہاں سے جانے دو تم لوگوں کی "

جانیں بھی بچ جائیں گی "ان کا لیڈر بولا تھا۔

ہم وہ لوگ ہیں جو اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے "

" تمہیں لگتا ہے کہ ہمیں اپنی جان کی پرواہ ہو گی

کائزان شاہ نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا۔

اگر تم لوگوں نے کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو یہ "

لڑکیاں نہیں بچیں گی "ان لوگوں نے ان لڑکیوں پر

گنز تان لی تھی۔

دیکھا دی نا اپنی بزدلی بنا لیا نا مہرا لڑکیوں کو "میجر "

حسین ملک تنزیہ ہنسا تھا ان پر۔

یہی تو تھی تم لوگوں کی اوقات جو تم لوگوں نے "

دکھادی "اس کے بعد کائزان شاہ بھی بولا تھا۔

تم جو بھی کہو لیکن اگر تم لوگوں نے کچھ کیا تو یہ "
لڑکیاں نہیں بچیں گی "ان کا لیڈر بلند آواز میں بولا
تھا۔

یہی تو تم لوگوں کا مسئلہ ہے تم عورت کو اپنا ڈھال بنا "
لیتے ہو جب تمہارے پاس کوئی اور اپشن نہیں بچتا "میجر
حسین ملک کو غصہ ایا تھا اس کی ایسی بات پر۔

اگر تم لوگوں نے ہمیں جانے نا دیا تو ان کی زندگی "
کی کوئی گارنٹی نہیں ہے "ان میں سے ایک لڑکا چیخا
تھا۔

آپ ان کی نا سنیں ہماری زندگی تو اب ویسے بھی "
کسی کام کی نہیں "ان میں نے ایک لڑکی روتے کوئی
بولی تھی۔

میجر حسین ملک نے کائزان شاہ اور کیپٹن ایان ملک کو

دیکھا۔

کہاں رہ گئے ہو تم لوگ" میجر حسین ملک نے دل "
میں سوچا تھا۔

جلدی کرو جو کرنا ہے" ان کا لیڈر پھر سے چیخا تھا۔"
میجر حسین ملک نے ایک آدمی کا نشانہ لیا کائزان شاہ
نے بھی ایک کا لیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک کا نشانہ کبھی چکتا نہیں تھا اس لیے
اس نے دو آدمیوں کا نشانہ لیا ہوا تھا۔

تم لوگوں کی بھول ہے یہ گولیاں ہم تک آئیں گی "
بلکہ یہ لڑکیاں اوپر ضرور جائیں گی" ان کا لیڈر پھر
سے چیخا تھا۔

ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا میجر
حسین ملک نے اشارہ کیا تھا ایک ساتھ ان لوگون نے
ایک ساتھ ٹائیگر دبایا تھا۔

کیپٹن آیان ملک نے ان دونوں آدمیوں کی گردن کا
نشانہ لیا تھا گولی دونوں کے گردن پر جا کر لگی تھی اور
وہ دونوں وہی گر گئے تھے۔۔

میجر حسین ملک نے اس آدمی کے دل کا نشانہ بنایا تھا
جو کہ سیدھا دل پر لگا تھا۔

کائزان شاہ نے بس نشانہ بنایا تھا کیوں کہ وہ اتنا
ایکسپرٹ نہیں تھا اس سب میں لیکن پھر بھی اس کی
گولی اس آدمی کے سینے پر جا کر لگی تھی۔

ان کی گولیاں چلانے پر سامنے سے بھی گولی چلی تھی
جو کہ میجر حسین ملک پر چلائی تھی تھی لیکن کائزان
شاہ اس کے آگے آگیا تھا جس کی وجہ سے گولی اس
کے بازو میں لگی تھی۔

گولی چونکہ لیڈر نے چلائی تھی ان کے پہلے اس کا
نشانہ لڑکی تھی پھر کیسے میجر حسین ملک بن گیا انھیں

پتہ نہیں چلا اور بعد میں اس نے گولی چلا بھی دی۔

میجر حسین ملک نے اس کے ٹانگ کا نشانہ لیا تھا اور دو گولیاں ایک ساتھ اسکے ٹانگ پر ماری تھی جس سے وہ وہی گر گیا تھا۔

کائزان "میجر حسین ملک نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا خون بہت زیادہ بہہ رہا تھا۔

ٹھیک ہوں میں "اس نے مسکرا کر کہا تھا۔"

کہا سے ٹھیک ہو اتنا خون نکل رہا ہے "میجر حسین ملک نے غصے سے کہا تھا اپنی شرٹ اتار کر اس نے وہ پھاڑ کر اس کے بازو پر باندھی تھی۔

وہاں پر ان کی ٹیم بھی پہنچ گئی تھی میجر حسین ملک نے انھیں دیکھا۔

لڑکیاں ملی "کیپٹن ایان ملک انھیں دیکھ کر بولا۔"

جی سر لڑکیاں مل گئی ہیں "ان میں سے ایک افیسر"

بولا۔

" اور آدمی پکڑے گئے" کیپٹن ایان ملک نے پھر سے

پوچھا۔

" جی سر پکڑے گئے ہیں اور وہ ادھر ہی ہیں" وہی

آفیسر پھر سے بولا تھا۔

" ٹھیک ہے وہاں جس آدمی کے پاوں پر گولیاں لگی

ہے لے آؤ" کیپٹن آیان ملک نے روڈ کی طرف

اشارہ کیا تھا۔

"اوکے سر" اس آفیسر نے کہا تھا۔

" یہاں پر افیسرز دیکھ لیں گیں ہم ہاسپٹل چلتے ہیں "

میجر حسین ملک نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا۔

"میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا تم یہی رہو"

کائزان شاہ نے اس کے کہنے پر کہا تھا۔

" کہاں سے ٹھیک ہوں ایک تو ہیرہ گری کرنے کے

لیے سامنے آ گئے اب جب ہاسپٹل جانے کا کہہ رہا

ہوں تو ٹھیک ہوں اس وقت تو بلکل ٹھیک ہوتا تو

میرے ہاتھ کا مکا بھی کھالیتا" میجر حسین ملک کو

غصہ ایا تھا اس کا بار بار کا کہنا میں ٹھیک ہوں۔

اتنا غصہ "کائزان ان نے اس کو اتنا غصہ کرتے "

ہوئے کہا تھا۔

ہاں تو ایک پل کو تو جان نکال دی تھی نا جانے کہاں "

لگی ہو گی گولی کچھ زیادہ شوق تھا آگے آنے کا" میجر

حسین ملک نے غصے سے اسے گھورا تھا۔

اچھا نہ بعد میں حساب لینا" کائزان شاہ نے "

معصومیت سے کہا تھا۔

اس کی ایسی معصومیت پر میجر حسین ملک نے غصے

سے اسے دیکھا تھا۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک اس کی بینڈج کروانے کے بعد اسے اپنے فلیٹ میں لے ایا تھا۔

وہ اس سے بات نہیں کر رہا تھا غصے سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اس نے اپنا باقی سارا کام اپنے افیسر زپہ چھوڑ دیا تھا اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی ان لوگوں نے اسے کال کر کے بتا دیا تھا کہ سارا کام ہو گیا ہے۔

اور وہ اس وقت کائزان شاہ کو بس غصے سے گھور رہا تھا اس کی تو جان چلی گئی تھی اس وقت جب وہ اس کے سامنے ایا تھا۔

نہ جانے کس جگہ پر گولی لگی تھی وہ تو خدا کا شکر تھا کہ اس کے بازو پر گولی لگی تھی۔

اج اس نے محسوس کیا تھا کہ وہ شخص صرف اس کا دوست نہیں ہے بھائیوں کی طرح اسے عزیز ہے۔

اور اس وقت وہ اسے اپنے سامنے بٹھا کر صرف غصے

سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہے یار گھورنا بند کرے گا تیری نظروں سے اب

مجھے ڈر لگ رہا ہے "کائزان شاہ نے مسکینیت سے کہا

تھا۔

"زیادہ نہ میرے سامنے معصوم بننے کی ضرورت

نہیں ہے کس نے کہا تھا کہ تو میرے سامنے انہیں

کس نے کہا تھا ذرا بتاؤ نا میں نے کہا تھا میرے سامنے

اؤ میرے حصے کی گولی کھاؤ "میجر حسین ملک کا

بس نہیں چل رہا تھا اس کا حشر بگاڑ دے۔

"اچھا نا اب اگیا ہو گئی غلطی معاف کر دو "کائزان شاہ

نے اسے دیکھ کر کہا۔

"خاموشی سے نا بیٹھے رہو مجھے تم سے بات نہیں

کرنی "میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھتے

ہوئے غصے سے کہا تھا۔

اب کائزان شاہ نے کیپٹن ایان ملک کی طرف دیکھا

تھا جو خود ان لوگوں کی لڑائی میں پریشان ہو گیا تھا۔

بھائی میں کچھ نہیں کر سکتا'' کائزان شاہ کے دیکھنے پر ''

کیپٹن ایان ملک نے کہا تھا۔

تو تو ہے ہی فضول میرے بولنے سے پہلے ہی کہہ رہا ''

ہے میں کچھ نہیں کر سکتا'' کائزان شاہ کو غصہ ایا تھا

اس کی بات پر۔

اچھا کوشش کرتا ہوں'' کیپٹن ایان ملک نے میجر ''

حسین ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بھائی'' کیپٹن ایان ملک نے میجر حسین ملک کو پکارا۔ ''

اس کو گولی لگی ہے اس کو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن ''

تیری ہڈیاں میں ضرور توڑ سکتا ہوں'' میجر حسین

ملک نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سن لیا بھائی اب میں کیا کروں" کیپٹن ایان ملک نے" بچارگی سے کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔

"اچھا نہ ہو گئی غلطی اگلی بار ایسی غلطی نہیں ہو گی نا" کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔

غلطی تو تب ہو گی نا جب میں تجھے اگلی بار اپنے ساتھ " لے کر جاؤں گا" میجر حسین ملک نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا" کائزان شاہ" حیران ہوا تھا۔

جو تم سمجھ رہے ہو وہی مطلب ہے" میجر حسین" ملک نے مڑ کر اسے گھورا تھا۔

تیری نہ میں نے صحیح ہونے کے بعد نہ سچ میں جان" نکالنی ہے" کائزان شاہ نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

پہلے صحیح ہو جانا پھر جان بھی نکال لینا"میجر حسین "
ملک غصے سے بولا تھا۔
اب بھی میں صحیح ہوں کوئی بیمار نہیں ہوں صرف "
بازو پہ گولی لگی ہے جان تو اب بھی میں نکال سکتا ہوں"کائزان شاہ اس کی طرف
اتا ہوا بولا تھا۔
اپنی جگہ پر رہیں میری طرف انے کی ضرورت "
نہیں ہے"میجر حسین ملک نے اسے اگے انے پر
گھورتے ہوئے کہا۔
اچھا نا اب ناراضگی بس کرو"کائزان شاہ نے معصوم بنتے ہوئے کہا۔
میجر حسین ملک اس کے پاس آیا تھا اور اسے گلے لگا
لیا۔
تجھے نہیں پتا تو میرے لیے کتنا امپورٹنٹ ہے تو"
دوستوں سے بڑھ کر ہے میرے لیے اس وقت
میری نا جانے کیا حالت تھی جب مجھے یہ لگا کہ تجھے

گولی لگی ہے" میجر حسین ملک کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

کائزان شاہ نے بھی اسے گلے لگا لیا تھا اور پھر کیپٹن ایان ملک کو اشارہ کیا۔

کیپٹن ایان ملک بھی ان کے پاس ایا تھا اس نے بھی ان دونوں کو گلے لگا لیا۔

اب وہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے کچھ دیر ایسے ہی رہنے کے بعد وہ تینوں الگ ہوئے۔

" جان نکال دی تھی تو نے میری میجر حسین ملک نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں تھا پتہ میرے پاس جانے دینے والے دوست بھی ہیں" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

اور مجھے بھی نہیں تھا پتہ کہ میرے پاس ایک ایسا"

دوست ہے جو مجھ پر جان دے دے گا میرے حصے کی گولی اپنے اوپر کھا لے گا" میجر حسین ملک نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

اب لڑائی ختم نہ "کیپٹن ایان ملک ان دونوں کو دیکھ کر بولا تھا۔

اس کے اس طرح بولنے پر وہ دونوں مسکرائے تھے ان تینوں نے پھر سے ایک دوسرے کو والے لگا لیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

نور الایمان ایک سال کی ہو گئی تھی بہت کچھ بدل گیا تھا ہارون شاہ کو تو اب نشے اور لڑکیوں کی بری لت لگ چکی تھی۔

وہ شہزاد ملک کے ساتھ روز کلبز میں جاتا تھا اب اسے

وہاں جا کر سکون ملتا تھا روز روز نئی نئی لڑکیاں ٹرائی کرنا اسے مزہ اتا تھا اب۔

وہ اپنے دین سے دور جا چکا تھا شہزاد ملک اس سے غلط راستے پر لے ایا تھا اس وقت وہ افس میں بیٹھا تھا جب اس کے پاس ڈیلز کی کچھ فائلز پڑی ہوئی تھیں۔

کچھ دنوں سے وہ سب صرف شہزاد ملک سنبھال رہا تھا۔

اس نے جب وہ فائلز اوپن کی تو وہ حیران ہوا اسے تو ان ڈیلز کا بتایا ہی نہیں گیا تھا۔

اسے تو معمولی معمولی کمپنیز کے ساتھ ڈیلز کا بتایا گیا تھا اتنی بڑی بڑی کمپنیز کے ساتھ وہ ڈیلز کر رہا تھا مطلب اس کا یہ کہ جتنے بھی پرافٹ ہو رہے تھے وہ اس کے پاس جا رہے تھے۔

تم میرے ساتھ دھوکہ کر رہے تھے ایسا کیسے ہو سکتا "

ہے میں نے تو تمہیں اپنے بزنس میں لگا دیا اپنے گھر
میں جگہ دیا اپنی بہن تمہیں دی" ہارون شاہ حیران ہوا
تھا۔

وہ فوراً سے اٹھ کر اس کے افس میں گیا تھا لیکن وہ
وہاں نہیں تھا اس نے اس کے ٹیبل پہ موجود فائلز
دکھول کر دیکھی۔

" یہ چیکز یہ سب کچھ اور یہ تو اتنے سال پرانی ہے تو کیا
یہ مجھے شروع سے ہی چیٹ کر رہا تھا کیا سادیہ ٹھیک
تھی" ہارون شاہ حیرانگی سے بول رہا تھا اس سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو
رہا تھا۔

" دھوکہ اتنا بڑا دھوکہ" وہ یہ کہتے ساتھ ہی افس سے باہر نکلا تھا اس کے وہ
ریسپشن پا آیا تھا۔

" شہزاد ملک کہاں ہے" ہارون شاہ نے وہاں موجود
لڑکی سے پوچھا۔

سر وہ تو اج ائے ہی نہیں ہے ان کی اج میٹنگ تھی "
صبح صبح ہی وہ ادھر گئے ہیں " رسپشن پر موجود لڑکی
نے کہا۔

ٹھیک ہے " حارون شاہ یہ کہہ کر مڑ گیا تھا۔ "

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ کلب سے ہو آیا تھا وہاں اس نے خود کو پر سکون کیا
تھا۔

اسکے بعد وہ گھر آیا تھا گھر اکر وہ شہزاد ملک کا انتظار
کرنے لگا۔

اس سے انتظار کرتے کرتے گھنٹا ہو گیا تھا اس وقت
رات کے 10 بج رہے تھے۔

بھائی اپ یہاں کیا کر رہے ہیں " زینب پانی لینے کے "
لیے ائی تھی حارون شاہ کو انتظار کرتا دیکھ کر بولی۔

"وہ شہزاد ملک کا انتظار کر رہا تھا کب تک ائے گا وہ "

ہارون شاہ نے زینب کو دیکھ کر پوچھا۔

"بھائی ان کی کال آئی تھی آج انھوں نے نہیں انا "

زینب نے حارون شاہ کو دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے "حارون شاہ نے بس اتنا ہی کہا۔ "

کیوں کیا ہوا ہے بھائی "زینب حارون شاہ کے پاس "

آئی تھی۔

کچھ بھی نہیں تم جاؤ آرام کرو "حارون شاہ نے "

زینب سے کہا وہ اسے ٹینشن نہیں دینا چاہتے تھے۔

جی بھائی "زینب نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے چلی "

گئی حارون شاہ نے اسے جاتا دیکھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اس وقت شہزاد ملک ہارون شاہ کے سامنے کھڑا تھا

ہارون شاہ اسے صرف دیکھی جا رہا تھا کچھ بول نہیں

رہا تھا۔

کیا ہوا ہے تم کچھ بول کیوں نہیں رہے "شہزاد ملک "
نے ہارون شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

مجھے نہیں لگتا اپ کہنے کو کچھ بچا ہے "ہارون شاہ نے "
اس کے سامنے کچھ فائلز پھینکی تھی ان فائلز کو دیکھ کر

وہ حیران ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے کچھ بتاؤ گے "ان سب کو دیکھنے کے بعد "
بھی وہ خود کو نارمل دیکھاتا ہوا بولا۔

ان سب کو دیکھنے کے بعد تمہیں لگتا ہے کچھ بولنا "
چاہیے مجھے "ہارون شاہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

ان سب کو دیکھ کر مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں ارہا مجھے "
نہیں پتہ تم کیا بولنا چاہ رہے ہو "شہزاد ملک اب تک

انجان بنتا ہوا بولا تھا۔

میرے سامنے نا مزید جھوٹ بولنے کی ضرورت "
نہیں ہے مجھے سب پتہ چل چکا ہے "ہارون شاہ نے

اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

یہ سب ٹھیک ہے جو تم نے دیکھا جو تم نے ان فائلز میں پڑھا وہ سب ٹھیک ہے "شہزاد ملک نے بھی اب مزید ایکٹنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

میں نے تمہیں اپنے بزنس میں جگہ دی گھر میں جگہ " دی پھر بھی تم نے یہ سب کیوں کیا" ہارون شاہ پریشان ہوتے ہوئے بولا تھا۔

کیونکہ مجھے صرف حصہ نہیں چاہیے تھا مجھے اپنا" بزنس بنانا تھا" شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

اس طرح تم نے اپنا بزنس بنانا تھا میں نے جتنا حصہ " تمہیں بزنس میں دیا تھا اگر وہ بھی تم یوٹیلائز کرتے نا تب بھی تم ایک بہت بڑے بزنس مین بن سکتے تھے نہ کہ یہ اس طرح کی چال بازیاں رچا کر" ہارون شاہ نے وہ ساری فائل زمین پر پھینکی تھی۔

کیونکہ مجھے نہیں کرنا تھا اتنا محنت مجھے صرف اور "صرف اپنا بزنس بنانا تھا وہ "
بھی جلد از جلد جو کہ میں
نے کر لیا ہے اس بزنس میں اگے سے زیادہ حصہ میرا
ہے صرف 30 پرسنٹ شیئرز تمہارے رہ گئے ہیں" شہزاد ملک نے ہنستے ہوئے
کہا تھا۔

"وہ بھی میں نے اپنے نام کر لینے تھے اگر تمہیں پتہ نہ
چلتا" شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"اب یہ بزنس میرا ہے جتنا حصہ تمہارا ہے وہ تمہیں
مبارک اور میں نہیں چاہتا کہ ان سب کے بارے
میں زینب کو پتہ چلے میں اج ہی اسے لے کر تم لوگوں
سے دور جا رہا ہوں" شہزاد ملک نے اس کی طرف فائل کرتے ہوئے کہا تھا جس
میں پوری کی پوری
ڈیٹیلز تھی کمپنی کے بارے میں۔

"اپنے ساتھ غلط تم نے کیا ہے اندھا اعتبار تم نے کیا"

ہے میں نے تمہیں نہیں کہا تھا مجھ پر اندھا اعتماد کرو" شہزاد ملک ایک بار پھر اس کے اعتماد پر ہنستا ہوا بولا تھا۔

تم نے خود جانا ہے جہاں جاؤ لیکن میری بہن "
تمہارے ساتھ نہیں جائے گی" ہارون شاہ غصے سے

بولا۔

زینب میری بیوی ہے اور وہ میرے ساتھ ہی جائیں "
گی اگر تم نے کچھ بھی کہا یا بتایا یہ جو تمہارے کلبز کے
چکر ہیں نا یہ میں سادیہ بھابھی کو بتادوں گا" شہزاد ملک اسے ہر طرف سے بے

بس کر چکا تھا۔

شہزاد ملک یہ کہتے ساتھ ہی وہاں سے نکل گیا تھا ہارون
شاہ بس اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا اس کا سب کچھ چلا گیا
تھا جس بزنس کو تو اس نے اتنی محنت سے بنایا تھا وہ

سب برباد ہو گیا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

شہزاد ملک زینب کو دیکھ رہا تھا جو نور الایمان کو گود میں لے کر اس کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے زینب" شہزاد ملک زینب" کو دیکھ کر بولا۔

اسی وقت کائزان شاہ ایا تھا زینب نے مسکرا کر کائزان شاہ کو دیکھا۔

اچھا کیا تم اگئے اسے لے جاؤ" زینب کائزان شاہ کو" دیکھ کر بولی۔

جی پھوپھو" کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا اور نور " الایمان کو لے کر کمرے سے چلا گیا۔

ہاں بولو شہزاد کیا بات کرنی ہے" زینب نے شہزاد " ملک کو دیکھ کر کہا۔

ہم تمہاری میکے میں اس لیے رہ رہے تھے کیونکہ" پہلے کائزان شاہ چھوٹا تھا وہ تمہیں جانے نہیں دے رہا

تھا اب میں نے نیا گھر لے لیا ہے ہم وہاں پہ شفٹ

ہوں گے اج ہی" شہزاد ملک نے زینب کی طرف دیکھ

کر کہا۔

ایک پل کے لیے زینب کی مسکراہٹ غائب ہو گئی

تھی کیونکہ وہ ان سب سے دور جانا نہیں چاہتی تھی۔

یہ تو اچھا کیا اپ نے ہم سب سے بات کر لیتے ہیں "

پھر کل چلیں گے اج ہی کیوں" زینب نے شہزاد ملک

کی طرف دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے جیسا تم کہو" شہزاد ملک نے بھی زینب کی ہاں میں ہاں ملائی۔"

زینب نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

کائزان شاہ گھر واپس آیا تھا وہ رات بہت دیر سے آیا تھا

کیوں کہ پہلے تو انہوں نے اپنا مشن مکمل کیا تھا۔
اس کے بعد اسے گولی لگی تھی گولی لگنے کی وجہ سے
میجر حسین ملک نے پھر اسے جانے نہیں دیا تھا۔
اس کی بینڈج وغیرہ کر کے اسے اچھی خاصی سنا کے
اس کے بعد ہی اسے انے دیا تھا اس وقت اس کی تھکن
سے بری حالت تھی۔
اس کا ارادہ نور الایمان کو اپنے کمرے میں لانے کا تھا
لیکن اگر دعا جاگ جاتی تو مسئلہ خراب ہو جانا تھا لیکن
وہ ایک کوشش ضرور کرے گا یہ اس نے ٹھان لی
تھی۔
وہ نور الایمان کے کمرے کی طرف گیا تھا اس نے
کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر قدم رکھے تھے وہ
دونوں ہی سو رہے تھے کائزان شاہ کو اب یہ تلاش
کرنا تھا کہ نور الایمان کس سائیڈ تھی۔

اس نے دونوں سائیڈ دیکھے تھے لیکن اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا کہ نورالایمان کون سی ہے کیونکہ ان دونوں نے ہی خود کو سر تا پیر ڈھکا ہوا تھا اس نے موبائل کا ٹارچ کھولا تھا۔

لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ سچ میں خود کو سر تا پیر ڈھک کر سو رہی تھی۔

وہ جن قدموں سے ایا تھا انہیں قدموں پر واپس چلا گیا تھا۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ دعا جاگ جائے اور پھر اس نے جو ہنگامہ مچانا تھا اس ہنگامے سے وہ بس ڈر رہا تھا۔

اس لیے وہ جن قدموں سے ایا تھا انہیں قدموں سے واپس چلا گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

صبح عیشل یونیورسٹی ائی تھی اس کی نظریں پروفیسر احمر کو تلاش کر رہی تھی بس وہ یہ چاہتی تھی کہ اج اسے پروفیسر احمر دکھ جائے۔

اور ایسا ہی ہوا تھا اج وہ پرافیسر کی حیثیت سے پھر سے یونیورسٹی میں موجود تھا یعنی سچ میں وہ اس کے منع کرنے کی وجہ سے اس کے سامنے نہیں ارہا تھا۔

وہ کلاس روم میں چلی گئی تھی اس کی سیٹ پر حرین بیٹھی ہوئی تھی وہ اس کے پاس ائی تھی۔

ایکس کیوز می حرین یہ میری سیٹ ہے "عیشل اسے " دیکھ کر بولی تھی۔

ہم دونوں ساتھ میں بیٹھ سکتے ہیں "حرین ایشل کے " کہنے پر بولی۔

ہاں لیکن میں اکیلا بیٹھنا چاہتی ہوں "ایشل نے " حرین کو دیکھ کر کہا۔

لیکن مجھے تو عیشل تمہارے ساتھ بیٹھنا ہے" حرین نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

اس کے مسکرا کر کہنے پر اب کی بار وہ منع نہیں کر پائی

تھی۔

ٹھیک ہے" عیشل نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔"

اس نے اپنا بیگ رکھا اور بیٹھ گئی کچھ ہی دیر میں

پروفیسر احمر کلاس روم میں داخل ہوا تھا۔

سب لوگ اس کے انے پر کھڑے ہو گئے تھے اور

انھیں سلام کیا۔

پروفیسر احمر نے ان سب کے سوال کا جواب دیا تھا اور

انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ سب لوگ بیٹھ گئے تھے۔

کیسے ہیں کلاس اپ سب لوگ" پروفیسر احمر سب "

کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

سر ہم تو ٹھیک ہیں لیکن اپ نہیں ارہے تھے"

خیریت" کلاس کی ایک لڑکی اٹھ کر بولی تھی۔

اس کے اٹھ کر اس طرح بولنے پر عیشل کو تو بڑا غصہ ایا تھا۔
پروفیسر احمر نے بھی عیشل کی طرف دیکھا تھا اس کے غصہ ہونے پر اس نے مزید اسے اگ لگانے کی کوشش کرنی چاہی۔
یس اسٹوڈنٹ وہ اصل میں میری کچھ طبیعت نہیں " تھی صیحح تھینک یو پوچھنے کے لیے "پروفیسر احمر ملک نے جان بوجھ کر ہنس کر اس کے سوال کا جواب دیا تھا۔
اسکے اس طرح بولنے پر عیشل نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔
ویسے یار ہمارا پروفیسر کتنا ڈیشنگ ہے نا" حرین نے " پروفیسر احمر ملک کو دیکھ کر کہا تھا۔
مجھے نہیں پتہ میں نے اتنا غور نہیں کیا" عیشل نے " غصے سے کہا۔

تواب دیکھ لو" حرین مسکرا کر بولی۔"

مجھے کوئی شوق نہیں ہے" عیشل نے حرین کو دیکھ برا سا منہ بنا کر کہا۔۔ "

پروفیسر احمر ملک نے اپنا لیکچر شروع کیا تھا وہ لیکچر کے

دوران نظر عیشل پر بھی ڈال رہا تھا۔

لیکن اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اج اس کی خیر نہیں

ہے کیونکہ وہ بہت غصے میں لگ رہی تھی۔

وہ اپنا لیکچر کمپلیٹ کرنے کے بعد کلاس سے نکل گیا

تھا۔

اج اس نے عیشل کو کیبن میں انے کا نہیں کہا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اج خود ہی اجائے گی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

پروفیسر احمر ملک کو ابھی کیبن میں ائے ہوئے دس

منٹ ہی ہوئے تھے کہ کیبن کا دروازہ کھلا تھا۔

عیشل کے انے پر پروفیسر احمر ملک نے مسکرا کر اس کی

طرف دیکھا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس نے ضرور انا ہے عیشل اس کے پاس ائی تھی۔

اس نے ہاتھ میں موجود بکس اس کے ٹیبل پر اکر رکھی تھی غصے سے۔

مس عیشل ہارون شاہ اپ کو کسی کے کیبن میں انے "کے مینرز نہیں ہیں "پروفیسر احمر ملک کھڑا ہو گیا تھا۔

اس کے کھڑا ہونے پر عیشل اس کے پاس ائی تھی اس کے کالر سے پکڑ کر اس کو دوسری سائیڈ کیا تھا اور اس کی چیئر پر بیٹھ گئی۔

اس کے ایسے انداز پر پروفیسر احمر ملک امپریس ہوا تھا اور سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھ رہا تھا کیسے اس کی بھیگی بلی اج اور اس وقت شیرنی بنی ہوئی تھی۔

مجھے بہت اچھے سے مینرز ہیں کسی کے کیبن میں "

کیسے ایا جاتا ہے مسٹر احمر ملک "عیشل نے ایک ایک
بات چبا چبا کر کہی تھی۔
تو یہ اپ کو مینرز تھے اپنے پروفیسر کے کیمن میں "
انے کے "پروفیسر احمد ملک اس کی چیئر پر جھک کر بولا
تھا۔
کیا ایک پروفیسر کے یہ مینرز ہوتے ہیں کہ وہ اپنی اسٹوڈنٹ کی چیئر پر یوں "
جھک کر اس سے بات
کرے "پروفیسر احمر ملک کے بات پر عیشل نے ٹکا کر
جواب دیا تھا۔
پروفیسر احمر ملک کے ہونٹ مسکرائے تھے اج اس کی سچ میں خیر نہیں تھی۔
تو میں نے تو اپنی سٹوڈنٹ سے نہیں کہا تھا کہ وہ "
میرے کیبن میں ائے "پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر
مسکرایا تھا۔
نقاب سے نظر اتی اس کی انکھیں بہت خوبصورت

منظر پیش کر رہی تھی۔
اچھا لیکن مجھے تو لگ رہا تھا کہ میں اپنے شوہر کے"
کیبن میں ائی ہوں"عیشل نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔"شوہر مس عیشل ہارون
شاہ اپ غلط کیبن میں ائی
"ہوں گی پھر تو یہاں پر تو کوئی اپ کا شوہر نہیں ہے
پروفیسر احمر ملک نے اس کی چیئر پر مزید جھکتے ہوئے
کہا۔
لیکن جہاں تک مجھے لگ رہا ہے کہ سامنے والا شخص"
میرا شوہر ہے"عیشل کی انکھوں میں غصہ تھا۔
لیکن مجھے تو نہیں لگتا مس عیشل ہارون شاہ" یہ الفاظ"
وہ نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے منہ سے اپنا نام
سننا چاہتا تھا وہ اس کا نام لے کر اس کو اپنا شوہر کہے۔
خاموش"عیشل غصے سے چیخی تھی۔
اس کے اس طرح چیخنے پر پروفیسر احمر ملک نے دلچسپی

سے اسے دیکھا تھا۔

محترمہ کتنا چیختی ہیں اپ"پروفیسر احمر ملک نے "

کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔

اپ کی جانکاری کے لیے بتادوں کہ یہ چیخیں اب"

اپ کو پوری زندگی سننی ہیں"عیشل نے اسے دیکھ کر

غصے سے کہا تھا۔

مجھے کیوں سننی ہیں"وہ جان بوجھ کر حیران ہوتا "

بولا تھا۔

میں نے تمھارا سر پھوڑ دینا ہے"عیشل غصے سے "

اسے دیکھ رہی تھی۔

مس عیشل حارون"اس سے آگے عیشل نے اسے "

بولنے نہیں دیا تھا اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"مس عیشل حارون شاہ نہیں مس عیشل احمر ملک "

عیشل نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کہی

تھی۔

میں قربان "پروفیسر احمر ملک نے اس کی انگلی اپنے "
ہاتھ میں لے کر نیچے کی تھی۔۔

اس کے اس عمل پر وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی اس
نے اپنی پلکیں جھکالی تھی۔

اس کے اس ادا پر پروفیسر احمر ملک مسکرایا تھا اس نے اس کا نقاب اتارنا چاہا تھا۔

لیکن عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پروفیسر احمر ملک نے

حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

یس اسٹوڈنٹ وہ اصل میں میری کچھ طبیعت نہیں "
تھی صحیح تھینک یو پوچھنے کے لیے "عیشل نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا تھا۔

اس کی نقل اتارنے پر پروفیسر احمر ملک نے ہنس کر

اسے دیکھا تھا۔

"ویسے میں دیکھ چکا ہوں میری بیوی کتنی پازیسو ہے"

پروفیسر احمر ملک نے اس کا نقاب اب کی بار اتار دیا تھا۔

تمہاری ناحرکتیں دیکھ کراب تم نے نامجھ سے اہستہ "

اہستہ جوتیاں خانی ہیں "عیشل نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

توبہ توبہ کرو لڑکی شوہر ہوں تمہارا "پروفیسر احمر"

ملک نے اس کے اس طرح کہنے پر کہا تھا۔

اور شوہر کو تب یاد نہیں اتا وہ میرا شوہر ہے جب "

دوسری لڑکیوں کو تھینک یو بول رہا ہوتا ہے ان سے

اپنی تعریف سن رہا ہوتا ہے "عیشل نے پھر سے اسے

اس کی باتیں اسے یاد دلائی تھی۔

وہ عجیب عجیب طرح کے منہ بناتے ہوئے بول رہی

تھی جنہیں دیکھ کر پروفیسر احمر ملک مسکرا رہا تھا۔

پروفیسر احمر ملک نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف

کھینچا تھا جس سے وہ کھڑی ہو گئی تھی۔

پروفیسر احمر ملک پہلے خود چیئر پر بیٹھا تھا اور پھر اسے

اپنی گود میں بٹھایا۔

"ویسے اچھا ہی کیا ہے نا میں نے تمہارا یہ روپ بھی

ہے مجھے دیکھنے کو تو ملا" پروفیسر احمر ملک اس کا چہرہ

دیکھ کر بولا تھا عیشل اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

" تم دوبارہ کرو ذرا ایسی حرکت تمہارے بال نہ میں

نے پکڑ کر تمہیں گنجا کیا پھر کہنا پھر تمہیں کوئی دیکھے گا

بھی نہیں تعریف کرنا تو دور کی بات ہے "عیشل نے

اس کے بالوں میں سچ میں ہاتھ ڈال لیا تھے۔

"توبہ توبہ مس عیشل احمر ملک کچھ تو رحم کرو اپنے

مسٹر احمر ملک پر "پروفیسر احمر ملک نے اس کے

ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے۔

کیونکہ وہ سچ میں اس کے بال کھینچ رہی تھی اور اسے

درد ہو رہا تھا۔

"یار یہ نہ کرو نا بالوں میں درد ہو رہا ہے "پروفیسر احمر ملک نے اس کے ہاتھ

چھڑوانے چاہے تھے لیکن وہ

تھی کہ چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

کیوں نہ کروں میں تو کروں گی "عیشل نے ہنستے "

ہوئے کہا تھا۔

اور اس کے بالوں میں مزید زور سے ہاتھ ڈالے تھے۔

پلیز یار چھوڑ دو "پروفیسر احمر ملک نے اس کے "

ہاتھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے کہا تھا۔

میں تو کھینچوں گی اور زور سے کھینچوں گی "عیشل نے "

اس کے بالوں پر دباؤ بڑھا دیا تھا۔

میری ماں چھوڑ دے "پروفیسر احمر ملک نے اب کی "

بار مسکینوں والا منہ بنا لیا تھا۔

دوبارہ کسی لڑکی سے اپنی تعریف سنو گے "عیشل "

نے اسے دیکھ کر سوال کیا۔

نہیں "پروفیسر احمر ملک نے جلدی جلدی میں "

جواب دیا۔

کسی لڑکی کو تھینک یو کہو گے "عیشل نے پھر سے "

پوچھا۔

نہیں بابا نہیں کروں گا کچھ بھی نہیں کروں گا بس "

میرے بعد چھوڑ دو "پروفیسر احمر ملک نے بیچار گی

سے کہا تھا۔

عیشل نے اس کے بال چھوڑ دیے تھے اور اس کے

گال پنچ کیے تھے۔

یہ ہوئی نا میرے پروفیسر کی بات "وہ ہنس کر بولی "

تھی۔

یار تمہیں نہیں چھیڑنا چاہیے بندے کو "وہ اپنے سر کو دباتے ہوئے بول رہا تھا۔ "

تو کس نے کہا تھا چھیڑو وہ بھی اس طرح "عیشل نے "

اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

اب کی بار پروفیسر احمر ملک اسے محبت سے دیکھنے لگا

اس کے اس طرح دیکھنے پر عیشل کنفیوز ہوئی۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو"عیشل نے اسے دیکھ کر سوال پوچھا۔
"کیوں کہ مجھے اپنی بیوی پر بہت محبت آرہی ہے اس لیے"پروفیسر احمر ملک نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔
"نہیں مجھے لگتا ہے اب مجھے جانا چاہیے کوئی آنا جائے"عیشل نے یہ کہہ کر کھڑا ہونا چاہا تھا۔
"اب تک کوئی نہیں آیا تو اب بھی کوئی نہیں آئے گا" پروفیسر احمر ملک نے اسے اٹھنے نہیں دیا تھا۔
"پلیز احمر کسی کو شک ہو سکتا ہے میں کب سے یہاں ہوں"عیشل نے ایک بار پھر سے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔
لیکن اب کی بار بھی پروفیسر احمر ملک نے اسے اٹھنے نہیں دیا تھا۔

"کسی کو شک بھی ہوا اور اگر اس نے کچھ بھی کہا نہ تو اس کا جواب دے میں ہوں گا تم نہیں" پروفیسر احمر ملک نے اس کے کہنے پر کہا تھا۔

"لیکن میں لڑکی ہوں سوال تو مجھ پر ہی اٹھائے جائیں گیں نا" عیشل نے اس کی انکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔

"جس نے تم پر سوال اٹھایا نا یقین مانو وہ زندہ نہیں بچے گا" پروفیسر احمر ملک نے اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

"اگر تم میرے ساتھ ہو نا یقین مانو مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں ہے" عیشل کی انکھیں نم ہو گئی تھی۔

"اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں یقین رکھو مس عیشل احمر ملک" پروفیسر احمر ملک نے مسکرا کر کہا تھا۔

عیشل نے ایک بار پھر سے اٹھنا چاہا تھا لیکن پروفیسر احمد ملک نے اٹھنے نہیں دیا عیشل نے پیارا سا منہ بنا کر

اسے دیکھا تھا۔

پلیز نا"اس نے ریکویسٹ کی تھی۔"

اچھاٹھیک ہے "پروفیسر احمر ملک نے اسے اجازت "

دی۔

عیشل کھڑی ہوئی تھی کہ پروفیسر احمر ملک نے اس

کے کلائی سے پکڑ کر اسے پھر سے اپنے اوپر گرادیا تھا۔

اس کے اس عمل پر عیشل نے غصے سے گھور کر اسے

دیکھا تھا۔

اب کیا مسئلہ ہے "عیشل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔ "

میں نہیں چاہتا تم جاؤ"پروفیسر احمر ملک نے منہ بنا کر

کہا۔

اور اگر کوئی آگیا نا تو اس سے بھی بڑا مسئلہ بن جانا"

ہے "عیشل نے اسے غصے سے گھورا تھا۔

ان سب کو جواب دے میں ہوں گا میں نے کہا تو"

ہے "پروفیسر احمر ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال

دیے۔

اگر اب آپ نے مجھے نہ چھوڑا نہ میں نے پھر سے "

آپ کے بال پکڑ لینے ہیں" وہ غصے سے اسے دیکھ کر

بولی تھی۔

اچھا کیا یاد رکھو گی جانے دے رہا ہوں "پروفیسر احمر "

ملک نے اس کی کمر سے ہاتھ ہٹائے تھے۔

عیشل فوراً سے کھڑی ہوئی تھی اور پھر اس نے اپنا

نقاب ڈھونڈنا چاہا تھا۔

نقاب کدھر ہے میرا "عیشل اسے دیکھ کر بولی "

تھی۔

یہاں "پروفیسر احمر ملک نے اپنی جیب سے نقاب "

نکالا تھا۔

دیں "عیشل نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا لیکن "

پروفیسر احمر ملک نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

اب کیا مسئلہ ہے "عیشل نے غصے سے اسے گھورا "

تھا۔

میں باندھوں گا" پروفیسر احمر ملک اس کے پاس آیا"

تھااور اس نے اس کا نقاب باندھا تھا۔

اس کے بعد پروفیسر احمر ملک نے اسے اپنے ساتھ لگایا

تھا۔

کیا ہو گیا ہے میں کون سا دور جا رہی ہوں "اس "

کے دور نہ ہونے پر عیشل نے کہا تھا۔

"میرا بس چلے تمھیں ہر وقت اپنے پاس رکھوں "

پروفیسر احمر ملک نے اسے خود سے دور کیا اور پھر اس

کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

اب میں جاؤں "عیشل نے اس کے نا جانے دینے پر "

اس سے پھر سے پوچھا۔

جاؤ"پروفیسر احمر ملک نے مسکرا کر کہا وہ جانے لگی "
تھی پروفیسر احمر ملک نے پھر سے اس کی کلائی پکڑ لی۔
عیشل نے مڑ کر اس کی طرف سوالیہ نظروں سے
دیکھا تھا۔
پروفیسر احمر ملک نے اسے اپنی طرف کھینچا اور پھر اس
کے دونوں آنکھوں پر اپنے لب رکھے تھے۔
میرا دل نہیں چاہ رہا کہ تم مجھ سے دور جاؤ یا پھر میں "
تمھیں جانے دوں"پروفیسر احمر ملک نے اس کی
آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔
کیا ہو گیا ہے احمر"عیشل نے ہلکا سا مسکرا کر اسے "
دیکھا۔
میرا دل نہیں کر رہا ہے عیشل میں تمھیں "
بھیجوں"پروفیسر احمر ملک نے افسردگی سے کہا۔
احمر تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے مجھے کچھ ہو جانا ہے یہ "

میں نے دوبارہ نہیں"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے پروفیسر احمر ملک نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

ایسے نہیں کہنا"پروفیسر احمر ملک نے اسے ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگالیا" تھا۔

احمر"عیشل پریشان ہوئی تھی اب کی بار خود بھی۔ "

اپنا دھیان رکھا کرو"پروفیسر احمر ملک نے اسے خود " سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔

او کے بابا او کے "عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر " مسکرا کر کہا۔

ایک اور بات"پروفیسر احمر ملک کو کچھ یاد آیا تھا۔ "

کیا"عیشل نے اس کے سینے سے لگتے ہوئے کہا اس کا " دل بھی نہیں کر رہا تھا جانے کا۔

اس حرین سے دور رہو"پروفیسر احمر ملک نے اسے " خود سے دور کرتے ہوئے اس کے ماتھے کو ایک بار پھر

سے چوما تھا۔

اب جاؤ کوئی آنا جائے "پروفیسر احمر ملک نے اسے "
دیکھ کر کہا اور وہ اب کی بار چلی گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد پروفیسر احمر ملک کی آنکھ سے ایک آنسوں گرا تھا نا جانے یہ کیفیت کیوں ہوئی تھی اس کی۔

امتیاز شاہ نے حرین کو کال کی تھی حرین اس وقت یونیورسٹی میں موجود تھی۔

اف ٹائم ہونے میں ابھی کچھ دیر تھا اس نے امتیاز شاہ کی کال دیکھی تو سائیڈ پر ہو کر کال پک کی۔

اج ہی ہم نے اپنے پلان پر کام کرنا ہے "امتیاز شاہ" نے کال پک ہوتے ساتھ ہی کہا تھا۔

لیکن جیسے "حرین نے اس کے کہنے پر کہا تھا۔ "

تم نے کسی نہ کسی طرح عیشل کو لائبریری والی "

سائیڈ لانا ہے باقی کا کام میں سنبھال لوں گا" امتیاز شاہ

نے حرین کو پلان سمجھایا تھا۔

تمھیں لگتا ہے کہ یہ اتنا ایزی ہو گا" حرین نے تھوڑا"

سا ڈرتے ہوئے کہا تھا۔

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ بالکل بھی"

مشکل نہیں ہے تمہارا کام صرف اتنا ہے کہ تم اسے

لائبریری والی سائیڈ لاؤ گی" امتیاز شاہ نے اس کے

ڈرنے پر اسے سمجھایا۔

ٹھیک ہے لیکن اگے تم خود سنبھالو گے پھر میرا کوئی"

تعلق نہیں اس سے "حرین نے جلدی سے کہا۔

ٹھیک ہے تم اتنا کرو اس کے بعد مجھے ٹیکسٹ کر "

دینا" امتیاز شاہ نے کال رکھتے ہوئے کہا تھا۔

حرین اب کلاس کی طرف گئی تھی کیونکہ اسے اپنا کام سرانجام دینا تھا جلد از جلد۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

حرین عیشل کو لائبریری والی سائیڈ لے ائی تھی عیشل آنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے اتنا فورس کرنے کی وجہ سے اسے آنا پڑا تھا۔

آج اس کا کوئی خاص لائبریری میں کام نہیں تھا نہ ہی اس نے کوئی بک پڑھنی تھی اور نہ ہی اس نے کوئی بک لی ہوئی تھی کہ اسے رکھنی پڑے۔

لیکن وہ حرین کے کہنے پر آگئی تھی اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

حرین اسے لائبریری کے اندر لے کرائی ان کے اندر اتے ہی لائبریری کے دروازے بند ہو گئے تھے۔

یوں اچانک لائبریری کے دروازے بند ہونے پر

عیشل ڈر گئی تھی اس نے حرین کی طرف دیکھا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے حرین "عیشل ڈرتے ہوئے بولی "
تھی۔

مجھے خود نہیں پتہ عیشل یہ کیا ہو رہا ہے "حرین نے "
بھی ڈرنے کی ایکٹنگ کی تھی۔

ایک تو تمہیں بھی اج ہی بھوت سوار ہوا تھا"

لائبریری انے کا"عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

مجھے کیا پتہ تھا یہ سب ہو جائے گا"اس کے غصہ "
کرنے پر حرین بولی تھی۔

ابھی وہ دونوں بات ہی کر رہے تھے کہ ایک لڑکا ان
کے سامنے آیا تھا اسے دیکھ کر وہ دونوں ہی ڈر گئی تھی

وہ لڑکا ان کے پاس آیا تھا۔

پہلے تو اسے دور سے دیکھ کر عیشل کو لگا تھا کہ وہ
پروفیسر احمر ملک ہے لیکن اس کے پاس آنے پر وہ غلط

ثابت ہوئی تھی۔

وہ کوئی پروفیسر احمر ملک نہیں تھا پروفیسر احمر ملک کو تو

وہ ایسے نہ جانے کتنے ماسکوں میں پہچان لیتی۔

وہ لڑکا ان کے قریب آیا اس نے عیشل کی طرف

بڑھنا چاہا تھا عیشل پیچھے ہو گئی تھی۔

دور ہو "عیشل نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔ "

دور رہنا اب ممکن نہیں ہے "وہ لڑکا ہنستے ہوئے بولا "

تھا۔

کہاں ہو تم احمر "وہ دل میں اس سے مخاطب ہوئی"

تھی۔

حرین کہیں پیچھے بھاگ گئی تھی وہ لڑکا عیشل کے پاس

ایا تھا اور اس نے رومال نکالا تھا۔

اس کے ہاتھ میں موجود رومال عیشل نے بھی دیکھا تھا

وہ کسی بھی صورت میں بے ہوش نہیں ہو سکتی تھی۔

وہ لڑکا اس کے مزید قریب ہوا تھا عیشل کو کوئی بھی

چیز نظر نہیں ائی تھی کہ وہ اٹھا کر اسے مار سکتی اس نے

ادھر ادھر نظریں ضرور دوڑائیں تھی۔

وہ پیچھے ہو رہی تھی اور پیچھے ہوتے ہوتے بک شیلف

آ گئی تھی وہ لڑکا اب اس کے بالکل قریب آ کر رکا تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا رومال اس کے منہ پر رکھنے کے لیے لیکن عیشل

نے پیچھے کی طرف ہاتھ

لے جاتے ہوئے ایک بک پکڑ کر اس کے ہاتھ پہ

دے مارا تھا۔

اس کی اتنی ہوشیاری پر اس لڑکے کو غصہ آیا اس نے اس کی کلائی سے پکڑ کر اسے

اپنی طرف کھینچا تھا۔

عیشل چونکہ ایک لڑکی تھی اور وہ لڑکا تھا تو وہ اس کا

مقابلہ نہیں کر پائی تھی اور وہ اس کے بالکل قریب آ

گئی تھی۔

اس نے عیشل کے منہ پر رومال رکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے عیشل کے وجود میں موومنٹ ختم ہو گئی تھی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔

اس کے بے ہوش ہونے کے بعد حرین بھی آگے ائی تھی۔

حرین کو دیکھ کر اس نے اپنا ماسک اتارا تھا وہ واقعی میں امتیاز شاہ تھا۔

اتنا گھٹیا اور گرا ہوا شخص جس نے اپنی خالہ تک کی عزت کی پرواہ نہیں کی تھی اس سے زیادہ گھٹیا ترین شخص اس دنیا میں نہیں ہو سکتا تھا۔

اس کی خالہ نے اسے ماں بن کر پالا تھا اور وہ اپنی ماں جیسی خالہ کی عزت کو داغدار کرنے جا رہا تھا اور اسے اس چیز کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

آگے کا کام تمہارا ہے خود دیکھو اب "حرین نے اس"

کے ماسک اتارنے پر کہا تھا۔

ٹھیک ہے تم جاؤ اب "امتیاز شاہ اسے دروازے کی"
طرف اشارہ کرتا بولا تھا حرین وہاں سے چلی گئی تھی۔

امتیاز شاہ بھی عیشل کو لے کر وہاں سے نکل گیا تھا اس نے یونیورسٹی کا پچھلا دروازہ یوز کیا تھا تاکہ کسی کی بھی

نظر اس پر نہ پڑے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ اپنی کلاس لے کر ابھی کیبن میں آیا تھا بہت دیر سے اس نے عیشل کو بھی نہیں دیکھا تھا۔

ورنہ وہ اپنی نظریں اس پر ضرور رکھتا تھا لیکن آج وہ اپنی کلاسز میں کچھ زیادہ ہی مصروف ہو گیا تھا۔

ٹیچرز ایبسنٹ ہونے کی وجہ سے اس کی ایکسٹرا کلاسز بھی لگ گئی تھی ابھی وہ آیا تھا اور اس کا خیال عیشل کی طرف گیا تھا۔

اور یہ بات سچ بھی تھی کہ اس نے بہت دیر سے عیشل

کو نہیں دیکھا تھا اور اب تو اف ٹائم ہونے کو تھا۔

وہ یہ سوچ کر تھوڑا مطمئن ہوا تھا کہ شاید وہ لائبریری گئی ہو کیونکہ وہ آخری پیر

یڈ میں ہمیشہ لائبریری میں

ہی پائی جاتی تھی۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھا تھا اور لائبریری کی طرف

گیا۔

وہ لائبریری میں آیا تھا اسنے پوری لائبریری دیکھ لی

تھی لیکن اسے عیشل کہیں نہیں ملی تھی۔

وہ اب واقعی میں پریشان ہوا تھا ایک تو صبح سے نہ

جانے اس کا دل بہت عجیب ہو رہا تھا اور اب یوں

اچانک عیشل کا نہ ملنا۔

وہ ایک بار خود کے دل کو مطمئن کرنے کے لیے پھر

سے اس کی کلاس کی طرف گیا تھا لیکن اسے عیشل

کہیں نہیں نظر آئی تھی۔

اس نے موبائل نکال کر اس کے نمبر پر کال کی بیل جا رہی تھی لیکن کوئی موبائل پک نہیں کر رہا تھا۔

اس نے جب دوبارہ کال کی تواب کی بار نمبر پاؤر آف آ رہا تھا اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔

وہ فوراً بھاگا تھا کیمراز چیک کرنے کے لیے وہ ایک روم میں آیا تھا جہاں یونیورسٹی کے کیمراز کا پورا سیٹ آپ تھا۔

وہاں موجود شخص جو اس پورے کام کو کنٹرول کرتا تھا وہ بے ہوش پڑا تھا۔

یہ دیکھ اسے مزید حیرانی ہوئی تھی اس نے فوٹیج چیک کرنی چاہی تھی لیکن پچھلے ایک گھنٹے کی فوٹیج غائب تھی۔

اس نے غصے میں زور سے اپنا ہاتھ وہاں موجود ٹیبل پر
مارا تھا پھر کچھ یاد آنے پر اس نے فوراً سے موبائل
نکال کر کسی کو کال کی۔

تمہیں ایک نمبر بھیج رہا ہوں فوراً سے اسے ٹریس کرواؤ اور پتہ لگاؤ کہ اس کی "
لوکیشن اخری بار کہاں
آرہی ہے کیونکہ اب وہ نمبر بند ہو چکا ہے "پروفیسر
احمر ملک نے کال پر موجود دوسرے شخص سے کہا
تھا۔

"ٹھیک ہے سر "اس شخص نے ہاں میں سر ہلایا۔

"مجھے یہ جلد از جلد چاہیے "پروفیسر احمر ملک نے
سخت لہجے میں کہا تھا۔

"ٹھیک ہے سر "سامنے والا بس اتنا ہی بول پایا تھا۔

پروفیسر احمر ملک جلدی میں وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک نے کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک

دونوں کو کال کر کے بتا دیا تھا۔

اور وہ دونوں ہی اس وقت اس کے پاس موجود تھے۔

" تمہارا وہاں ہونے کا کیا فائدہ تمہارے ہوتے ہوئے

بھی وہ میری بہن کو لے گئے" کائزان شاہ غصے میں

بول رہا تھا۔

" بھائی آپ خاموش رہیں گے بھائی بھی اتنے ہی

پریشان ہیں جتنے آپ پریشان ہیں" کیپٹن آیان ملک

کائزان شاہ کے غصہ کرنے پر بولا تھا کیونکہ میجر

حسین ملک کو پہلے ہی بہت غصہ تھا۔

" صحیح تو کہہ رہا ہوں اس کے وہاں ہونے کا کیا فائدہ

تھا" کائزان شاہ نے ایک مرتبہ پھر غصے سے کہا۔

" مجھے لگتا ہے یہ کام امتیاز شاہ کا ہی ہے" میجر حسین

ملک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔

اور اس کا لنک کہیں نہ کہیں حرین کے ساتھ بھی ہے کیونکہ کچھ دنوں سے "
حرین عیشل کے ساتھ نظر
آرہی تھی" میجر حسین ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر
کہا۔
اگر اب ہمیں عیشل بھابی چاہیے تو پہلے حرین کو اٹھانا
پڑے گا" کیپٹن آیان ملک میجر حسین ملک کو دیکھ کر
بولا۔
ہاں تو یہ کام تم پر چھوڑا جاتا ہے آدھے گھنٹے کے اندر "
اندر وہ لڑکی یہاں ہونی چاہیے" میجر حسین ملک کیپٹن
آیان ملک کو دیکھ کر بولا۔
ٹھیک ہے" کیپٹن آیان ملک یہ کہہ کر چلا گیا تھا اب "
یہ کام اس کا اور اس کے افیسرز کا تھا۔
کائزام شاہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے اس طرح
دیکھنے پر وہ نظریں چرا گیا تھا۔

اسکی بات کہیں نہ کہیں اسے بھی صحیح لگ رہی تھی

اس کے ہوتے ہوئے کوئی کیسے اس کی بیوی کو لے جا

سکتا ہے۔

اس کا لنک کہیں نہ کہیں اس بندے کے ساتھ بھی"

ہو سکتا ہے جسے ہم نے اس دن پکڑا تھا" کائزان شاہ

اسے دیکھ کر بولا۔

وہ تو اس وقت ہاسپٹل میں ہے "میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔"

اس کے ٹانگوں پر گولی لگنے کی وجہ سے پہلے اس کا

علاج کروایا جا رہا تھا اس کے بعد حساب لیا جانا تھا۔

کیونکہ اس سے ان لوگوں نے بہت کچھ غلوانا تھا۔

وہ تینوں ہی جانتے تھے کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے ابھی

جو اسے اذیت تھی اس کو تو وہ لوگ کم کر رہے تھے۔ لیکن بعد میں جو وہ اذیت

اسے دینے والے تھے نا اس

سے وہ جیتے جیتے مر جانا تھا۔

تو پھر چلیں "کائزان شاہ نے اسے دیکھا تھا۔ "

نہیں پہلے آیان حرین کو لے آئے "میجر حسین ملک "

نے کائزان شاہ کے کہنے پر کہا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیپٹن ایان ملک آدھے گھنٹے سے بھی پہلے حرین کو لے

کر میجر حسین ملک کے سامنے حاضر ہوا تھا۔

وہ اس وقت بے ہوش تھی میجر حسین ملک نے کیپٹن

آیان ملک کو اشارہ کیا۔

اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے کیپٹن آیان ملک حرین کو

ہوش میں لایا تھا۔

ہوش میں آتے ہی اپنے سامنے تین لڑکوں کو دیکھ کر

وہ حیران ہوئی تھی۔

اور اسے ڈر بھی لگ رہا تھا نہ جانے وہ کہاں تھی اور یہ

لوگ کون تھے۔

عیشل کہاں ہے "اس کے ہوش میں اتے ہی سب "

سے پہلا سوال جو کیا تھا وہ میجر حسین ملک نے کیا تھا

اس سے۔

عیشل کیوں کیا ہوا ہے اسے "وہ انجان بنتے ہوئے "

بولی تھی۔

دیکھو لڑکی میں جانتا ہوں تم ہمارے ٹارچر نہیں "

برداشت کر سکتی اس لیے اسانی سے بتا دو عیشل کہاں

ہے "کائزان شاہ غصے سے چیخا تھا۔

کائزان شاہ کو دیکھ کر وہ ایک پل کو ساکت ہوئی تھی

اس شخص کا حسن اسے بھی پاگل کر گیا تھا۔

مجھے نہیں پتہ وہ کدھر ہے "حرین نے روتے ہوئے "

کہا تھا۔

میں نے خود تمہاری ڈیٹیلز نکلوائی ہیں تمہیں امتیاز "

شاہ سے ملتے ہوئے دیکھا ہے اس کے گھر جاتے

ہوئے دیکھا ہے اس کے فارم ہاؤس پہ تم لوگوں کی ملاقاتیں میں نے دیکھی ہیں تو میرے سامنے انجان بننے کی ضرورت تو بالکل بھی نہیں ہے" میجر حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔

وہ لڑکی حیران ہوئی تھی ان پر اتنی نظر رکھی جا رہی تھی۔

مطلب کہ اگر وہ لوگ سمارٹ بننے کی کوشش کر رہے تھے تو میجر حسین ملک ایکسٹرا اسمارٹ تھا۔

مجھے سچ میں نہیں پتہ تم کیا کہہ رہے ہو" حرین نے " روتے ہوئے کہا تھا۔

آیان" میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کا نام " لیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک سمجھ گیا تھا کہ اب اس نے کیا کرنا" ہے۔

وہ کچھ دیر کے لیے باہر گیا تھا ایک ٹب کے اندر وہ گرم پانی لایا تھا بالکل اُبلتا ہوا گرم پانی۔

اتنے اُبلتے ہوئے پانی کو دیکھ کر حرین پریشان ہوئی تھی اسے بہت ڈر بھی لگ رہا تھا نہ جانے یہ لوگ اس کے ساتھ کیا کریں گیں۔

"اگر تم نہیں چاہتی کہ یہ اُبلتا ہوا اور کھولتا ہوا پانی تم پر ڈالا جائے تو بتا دو کہ عیشل کدھر ہے" میجر حسین ملک نے ایک بار پھر اس سے پوچھا تھا۔

"دیکھو یہ مت کرنا میں بتاتی ہوں" وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

اس کے اقرار کرنے پر وہ سب لوگ ہی ہلکا سا مسکرائے تھے۔

"جلدی بتاؤ" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"اسے یونیورسٹی کی لائبریری تک میں ہی لے کر گئی

تھی"اس کی اس بات پر پروفیسر احمر ملک نے مٹھیاں بند کی تھی۔

آگے "اس کے خاموش ہونے پر میجر حسین ملک " چیختا ہوا بولا تھا۔

اس کی ایسی دھاڑ پر وہ ڈر گئی تھی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کرلی تھی۔

یہ ڈرامانہ کرو اور جلدی بتاؤ"میجر حسین ملک نے " ایک بار پھر سے کہا تھا۔

اس کے بعد امتیاز شاہ اسے وہاں سے لے کر گیا تھا" مجھے یہ نہیں پتہ کہ کہاں" وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی۔

کچھ تو پتہ ہوگا اس نے کبھی ذکر کیا ہوگا"میجر حسین " ملک نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

نہیں مجھے اس سے زیادہ نہیں پتہ"حرین روتے " ہوئے بول رہی تھی۔

اس کے چپ ہونے پر ان تینوں نے ایک دوسرے کی

طرف دیکھا تھا۔

ooooooooooooooooooooo

امتیاز شاہ اسے اپنے فارم ہاؤس میں لایا تھا اس وقت وہ

بے ہوش تھی۔

وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اس کے ہوش میں انے کا

انتظار کر رہا تھا۔

اس نے کنگ ایچ کو اب تک نہیں بتایا تھا کہ وہ میجر

حسین ملک کی بیوی کو لے آیا ہے۔

وہ اپنا کام کرنے کے بعد اسے بتانے کا ارادہ رکھتا تھا

لیکن شاید وہ غلط تھا اگر وہ سمارٹ بننے کی کوشش کر رہا

تھا۔

تو جن کے انڈر وہ کام کرتا ہے وہ لوگ ایکسٹرا اسمارٹ

تھے۔

ابھی وہ بیٹھا عیشل کو دیکھ رہا تھا جب اس کے موبائل پر کال آئی تھی۔

موبائل نکال کر جب اس نے دیکھا تو اس کا منہ بن گیا تھا کیونکہ موبائل پر کنگ ایچ کی کال آرہی تھی۔

اس نے کال پک کر کے موبائل کان سے لگایا تھا۔

بہت جلدی تم نے اپنا کام کر لیا" سپیکر سے کنگ ایچ " کی آواز گونجی تھی۔

وہ حیران ہوا تھا کہ اسے کیسے پتہ چلا لیکن اس نے خود پر کنٹرول رکھا۔

جی ہو گیا ہے" امتیاز شاہ نے اپنا غصہ چھپاتے ہوئے " کہا تھا۔

تم نے مجھے بتایا نہیں کام کرنے سے پہلے اور جب ہو" گیا اس کے بعد بھی نہیں خبر کی" کنگ ایچ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

میں نے سوچا شام میں اسے آپ کے پاس لاؤں گا تو"

سرپرائز دوں گا" امتیاز شاہ نے بھی ہنستے ہوئے کہا تھا۔

لیکن تمھیں پہلے ہی اسے میرے پاس لانا چاہیے "

" تھا نہ کہ اپنے فارم ہاؤس پر لے کر جانا چاہیے تھا

کنگ ایچ نے اس کے کہنے پر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں اسے آپ کے پاس لے آتا ہوں"

امتیاز شاہ نے اپنا غصہ چھپاتے ہوئے کہا تھا۔

اور یہی تمہارے لیے بہتر بھی ہے"کنگ ایچ نے"

ہنستے ہوئے کال رکھی تھی اسے غصہ آیا تھا اس نے اس

پر نظر رکھی ہوئی تھی۔

امتیاز شاہ نے عیشل کو دیکھا جو کہ اب تک بے ہوش

تھی۔

یہ کام اتنی جلدی کرنے کا اس کا مقصد یہی تھا کہ پہلے

اپنا فایدہ نکالنا۔

لیکن اسے تو کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا تھا کچھ دیر کے بعد

وہ ہوش کی دنیا میں آرہی تھی۔

آہستہ آہستہ اس کا دماغ بے دار ہو رہا تھا اس نے

آنکھیں کھولی تو وہ فرش ہو پڑی ہوئی تھی اس کا نقاب

اترا ہوا تھا۔

جب اس کا دماغ بلکل بے دار ہوا تو اسے یاد آیا تھا کہ

اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

اس نے ادھر ادھر جگہ کا جائزہ لیا تھا تب ہی اس کی

نظر امتیاز شاہ پر پڑی تھی جو کہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

امتیاز شاہ کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی اس کی گھٹیا

سوچ کے بارے میں تو وہ جانتی تھی لیکن وہ اتنا گھٹیا

ہو گا یہ اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔

تم مجھے لے کر آئے ہو یہاں "عیشل اس کی طرف "

دیکھ کر بولی تھی۔

وہ عیشل کو ہی دیکھ رہا تھا اس کے اس سوال پر وہ
مسکرایا تھا۔
ہاں کیوں اس میں کوئی شک ہے تمہیں" امتیاز شاہ "
اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا اور اس کے ساتھ ہی نیچے
بیٹھ گیا تھا عیشل اس کے نیچے بیٹھنے پر دور ہوئی تھی۔

تم مجھے لے کر آئے ہو یہاں" عیشل اس کی طرف "
دیکھ کر بولی تھی۔

وہ عیشل کو ہی دیکھ رہا تھا اس کے اس سوال پر وہ
مسکرایا تھا۔
ہاں کیوں اس میں کوئی شک ہے تمہیں" امتیاز شاہ "
اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا اور اس کے ساتھ ہی نیچے
بیٹھ گیا تھا عیشل اس کے نیچے بیٹھنے پر دور ہوئی تھی۔

مجھے نہیں لگا تھا تم اتنے گھٹیا انسان نکلو گے "عیشل"
نے اس کے منہ پر تھو کا تھا۔
سالی تیری تو "امتیاز شاہ نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا"
تھا۔
جس سے عیشل زمین سے جا لگی تھی اس کا گال لال "
ہو گیا تھا اور ہونٹ پھٹ گئے تھے۔
وہ آنکھوں میں آنسوں لیے اسے دیکھ رہی تھی اس
نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کبھی ایسا
دن بھی دیکھے گی۔
جس انسان کو بھائی مانا تھا آج وہی اس کی عزت اس کی
ماں کی عزت اس کے بھائی کی عزت کی دھجیاں اُڑانے
کے لیے اسے یہاں پر لے کر آیا تھا۔
کیوں لائے ہو مجھے یہاں "وہ اٹھتے ہوئے بولی تھی۔"
تمہارے بھائی سے بدلہ لینے کے لیے اور سب سے "

مزے کی بات بتاؤں "امتیاز شاہ اسے دیکھ کر بولا۔

کیا" عیشل نے ڈرتے ڈرتے سوال پوچھا تھا۔ "

تمہاری عزت کی دھجیاں میں نہیں اڑاؤں گا تمہاری" عزت کی دھجیاں اڑانے والا تمہارا اپنا باپ ہوگا" امتیاز شاہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو" عیشل بے یقین ہوئی تھی۔ "

یہ جو تم سب لوگوں کو لگتا ہے ناہارون شاہ مر گیا وہ" مرا نہیں ہے بلکہ اس نے مر کر دوبارہ جنم لیا ہے اور جنم بھی شیطانوں کی دنیا میں لیا ہے" امتیاز شاہ نے ہنس کر اسے دیکھا تھا۔

اس وقت ناوہ مجھ سے بھی بڑا درندہ ہے جو لڑکیوں " کی عزتوں کو تار تار کرتا ہے آج میں اسی کے ہاتھوں اسی کی اپنی بیٹی کی عزت تار تار کرواؤں گا پھر اسے پتہ چلے گا کہ عزت جانے کی تکلیف کیا ہوتی ہے ایسے

تمہارے باپ کو بھی اذیت ملے گی اور کائزان شاہ سے بھی میرا بدلہ پورا ہو جائے گا" امتیاز شاہ نے کمینگی سے کہا تھا۔

اور سوچو ذرا کیا گزرے گی تمہاری ماں پر تمہارے" بھائی پر جب اسے پتہ چلے گا کہ ایک باپ نے اپنے بیٹی کی عزت تارتار کی ہے" امتیار شاہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے قہقہہ لگایا تھا۔

نہیں نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو ایسا نہیں ہو سکتا" بابا" عیشل نے روتے ہوئے کہا تھا۔

میری بات پہ نہیں یقین آرہا تمہیں ٹھیک ہے جب" میں تمہیں اس کے پاس لے کر جاؤں گا نا پھر تمہیں یقین آجائے گا" امتیاز شاہ نے زور زور سے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

تم نے میرے مرے ہوئے باپ کو بھی نہیں بخشا"

شرم آنی چاہیے تمہیں "عیشل روتے ہوئے بول رہی

تھی۔

"جو شخص مرا ہی نہیں ہوا سے میں کیا ہی بخشوں"

امتیاز شاہ نے ہنس کر کہا تھا۔

تیار رہو ہمیں تمہارے باپ کے پاس جانا ہے"

کیونکہ تم میجر حسین ملک کی بیوی ہو اور تمہارے

باپ کو اس سے مسئلہ ہے اس لیے وہ میجر حسین ملک

کی بیوی کی عزت کو روندے گا نہ کہ اپنی بیٹی کی عزت کو وہ تو تمہیں میجر حسین

ملک کی بیوی سمجھ رہا ہے نا کہ

اپنی عیشل "امتیاز شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

تھا۔

مجھے نہیں یقین تمہاری باتوں پہ تم جھوٹ بول رہے "

ہو "میجر حسین ملک کے ذکر پر وہ حیران بھی ہوئی تھی اور ساتھ ساتھ میں اس

کی باتوں پر اسے یقین بھی

نہیں تھا۔

مجھے پتہ ہے ڈیئر کزن تم میری باتوں پہ نہیں یقین"
کروگی اسی لیے تو میں تمہیں اس کے پاس لے کر
جاؤں گا"امتیاز شاہ کھڑا ہوا تھا۔
بس کچھ ہی دیر میں ہم اس کے پاس پہنچ جائیں گے"
پھر تم بھی دیکھ لو گی کہ ہارون شاہ زندہ ہے اور وہ بھی
ایک درندے کی صورت میں"امتیاز شاہ جاتے جاتے بھی اسے جلا گیا تھا۔
پیچھے وہ روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی اس کے
ہونٹ پر جلن ہو رہی تھی۔
پلیز ایسا مت کرو مجھے جانے دو"عیشل اس کو جاتا"
دیکھ کر روتے ہوئے بول رہی تھی اس کی منتیں کر
رہی تھی۔

oooooooooooooooooo

اس بار ان سب نے گاڑی کی بجائے بائکس کا یوز کیا تھا

وہ تینوں اپنی بائکس کو دوڑا رہے تھے۔

اور پیچھے پیچھے ان کی ٹیم انہیں فالو کر رہی تھی وہ پوری سپیڈ میں اپنی بائکس دوڑا رہے تھے۔

ان کی سپیڈ اتنی زیادہ تھی کہ جیسے ایک ہوا کا جھونکا آیا اور چلا گیا۔۔

میجر حسین ملک نے اپنی پوری ٹیم کو لگا دیا تھا امتیاز شاہ کو ڈھونڈنے میں اور اس وقت وہ اس کے فارم ہاؤس پر جا رہے تھے جہاں وہ اکثر لڑکیوں کو لے کر آتا تھا۔

اس نے اس کا نمبر بھی ٹریس کیا تھا اس کی لوکیشن اس کے فارم ہاؤس پر ہی ملی تھی۔

ان کی فلیٹ سے فارم ہاؤس تک پہنچنے کا راستہ ایک گھنٹے کا تھا جسے ان لوگوں نے 20 منٹ میں طے کیا تھا۔

ان سب نے اس کے فارم ہاؤس کے اگے اپنے بائکس روکی تھی۔

ان لوگوں نے بیل دینے کی زحمت نہیں کی تھی بلکہ دیوار پھلانگ کر فارم ہاؤس میں داخل ہوئے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

امتیاز شاہ کا ایک خاص بندہ امتیاز شاہ کے پاس ایا تھا وہ ابھی ابھی عیشل والے کمرے سے نکلا تھا۔

سر "وہ گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔"

کیا ہوا ہے تم اتنے گھبرا کیوں رہے ہو"اس کو گھبراتا " ہوا دیکھ کر امتیاز شاہ بولا تھا۔

" سر کائزان شاہ میجر حسین ملک پہنچ گئے ہیں"

امتیاز شاہ کے خاص بندے نے اسے خبر دی۔

تم مذاق کر رہے ہو میرے ساتھ وہ اتنی جلدی کیسے " یہاں پہنچ سکتے ہیں ابھی تو اس لڑکی کو کڈنیپ کیے ہوئے مجھے ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا"امتیاز شاہ پاگل ہوا تھا۔

یس سر میں ٹھیک کہہ رہا ہوں وہ لوگ فارم ہاؤس "

میں داخل ہو چکے ہیں " وہ آدمی گھبرایا ہوا الگ رہا تھا۔

کیا کروں کیا کروں " امتیاز شاہ کو اب سمجھ نہیں آ رہا "

تھا وہ کیا کرے۔

کچھ بھی ہو جائے اب وہ یہاں سے نہیں نکل سکتا تھا

کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

امتیاز شاہ واپس سے اسی کمرے میں ایا تھا جہاں پہ

عیشل کو رکھا ہوا تھا اس کے ساتھ ساتھ اس کا ادمی

بھی اندر آیا تھا۔

سر اب کیا کرنا ہے " اس کے آدمی نے اسے دیکھ کر "

پوچھا۔

تمھیں پورا یقین ہے وہ لوگ اندر داخل ہو چکے "

تھے " امتیاز شاہ نے اسے دیکھ کر پوچھا تھا۔

یس سر مجھے پورا یقین ہے " امتیاز شاہ کے آدمی نے "

کہا تھا۔

فارم ہاؤس بہت بڑا ہے وہ اتنی جلدی ہم تک نہیں پہنچ سکتے "امتیاز شاہ نے "

عیشل کو دیکھ کر کہا تھا۔

تو پھر سر "اس کے آدمی نے کنفیوز ہوتے ہوئے "

کہا۔

وہ عیشل کے پاس آیا تھا عیشل ڈرتے ہوئے اسے دیکھ

رہی تھی۔

اسنے عیشل کے پاس آکر اس کے عبایا میں ہاتھ ڈالا

تھا۔

گھٹیا انسان دور رہو "عیشل نے اسے دھکا دینا چاہا "

تھا لیکن وہ نہیں سے پائی تھی۔

خاموش "امتیاز شاہ نے اس کے منہ پر ایک ساتھ تین تھپڑ مارتے تھے۔ "

اس کے تھپڑون سے وہ آدھی بے ہوشی کی حالت

میں چلی گئی تھی۔

امتیاز شاہ نے اس کا عبایا اتارا تھا اب اس میں بلکل بھی
ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کو پیچھے دھکیل پاتی۔
اس نے اس کا عبایا دور پھینکا تھا اور اس کے بعد اس
کے کپڑے جگہ جگہ سے پھاڑے تھے۔
جہاں جہاں سے اس نے اس کے کپڑے پھاڑے تھے وہاں پر چاکو سے کٹ بھی
لگائے تھے۔

اور اسے زور سے دیوار میں دے مارا تھا جس سے اس
کا سر پر چوٹ لگی تھی وہ بے ہوش ہو کر گر گئی تھی۔
دیکھتا ہوں تمہاری ایسی حالت دیکھ کر تمہارا وہ میجر اب تمہیں کیسے اپنائے گا" "
امتیاز شاہ ہنستے ہوئے اس
کمرے سے نکل گیا تھا۔
اس کا آدمی بھی اس کے پیچھے پیچھے نکل گیا تھا وہ نکل کر
اپنے کمرے میں آیا تھا۔
اسنے اپنی ایک بہت بڑی پیکر ہٹائی تھی اس کے پیچھے

دروازہ تھا اس نے وہ دروازہ کھولا اور پھر دوبارہ اس کو بند کر دیا۔

وہ ایک اندھیری جگہ تھی اس میں بھی اے الگ الگ راستے بنے ہوئے تھے تا کہ وہ کسی کو بھی چکنا دے کر نکل جائیں۔

اور وہ ان میں سے ایک رستے سے نکل گیا تھا وہ راستے الگ الگ جگہوں کو جاتے تھے۔

oooooooooooooooooooo

وہ لوگ فارم ہاؤس کے ایک ایک کمرے کو دیکھ رہے تھے انہوں نے نیچے پورا فارم ہاؤس دیکھ لیا تھا۔

لیکن انہیں کچھ بھی نہیں ملا تھا اب وہ لوگ اوپر گئے تھے انہیں فارم ہاؤس میں نیچے ایک دو بندوں کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ملا تھا۔

اور انہیں ان لوگوں نے پکڑ لیا تھا اب وہ لوگ اوپر آئے تھے ایک ایک کر کے
سارے کمرے چیک کر
رہے تھے۔
لیکن ان کمروں میں بھی انہیں الموسٹ کچھ نہیں ملا
تھا اب وہ لوگ اس کمرے کی طرف آئے تھے جو کہ
امتیاز شاہ کا اپنا کمرہ تھا۔
ان لوگوں نے اس کمرے کو کھولنے کی کوشش کی
تھی لیکن وہ لاک تھا اندر سے۔
ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور
دروازے کو توڑنے کی کوشش کی تھی ان کے ایک دو
مرتبہ زور سے ٹانگ مارنے پر وہ دروازہ کھل گیا تھا۔
اس کے لاک ٹوٹ گئے تھے لیکن اس کمرے میں
بھی کوئی نہیں تھا لیکن وہاں پر ایک دروازہ بنا ہوا تھا۔
جہاں سے امتیاز شاہ نے اپنی پکچر ہٹائی تھی ان تینوں

نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

مجھے لگتا ہے شاید وہ یہاں سے عیشل کو لے کر بھاگا "

ہو گا" کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا۔

بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ باقی تو ہم نے سارا "

فارم ہاؤس چیک کر لیا ہے ہمیں کچھ بھی نہیں ملا "

کیپٹن آیان ملک نے بھی کہا تھا۔

ان لوگوں نے وہ دروازہ کھولا اور اندر گئے تھوڑا ہی

آگے جانے پر انہیں چار الگ الگ راستے دیکھے تھے۔

انہیں دیکھ کر وہ تینوں ہی کنفیوز ہوئے تھے انہوں

نے اپنی ٹیم کو بھی کال کر کر وہاں آنے کا کہا تھا کہ وہ

ٹیم بن کر ہر راستے میں جا سکیں۔

کچھ ہی دیر میں ان کی ٹیم اگئی تھی اور وہ دو دو بندے

ہو کر ان راستوں میں چلے گئے تھے۔

oooooooooooooooooo

پورے 15 منٹ بھاگنے کے بعد کائزان شاہ سب
سے پہلے اس راستے سے نکلا تھا وہ راستہ بازار کی طرف
آتا تھا۔

وہ راستہ کائزان شاہ کو بازار میں لے آیا تھا اس نے غصے
سے اپنی مٹھیاں بند کی تھی۔
"نہیں نہیں وہ کیسے جا سکتا ہے ہمارے ہاتھوں سے "
کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔
سر ہماری ٹیم ہمارے پیچھے ہی آ رہی ہے ہم پورا بازار"
دیکھتے ہیں" اس کے ساتھ موجود افیسر نے کہا تھا۔
اوکے ڈھونڈو" کائزان شاہ اسے کی طرف دیکھ کر "
بولا تھا۔

oooooooooooooooooooo

کوئی 15 یا 20 منٹ کی تکادو کے بعد میجر حسین ملک
بھی اس راستے سے نکل آیا تھا۔

اس راستے نے اسے جنگل کی طرف نکالا تھا اتنا بڑا
جنگل دیکھ کر وہ غصے سے پاگل ہوا تھا۔
میری عیشل کچھ بھی ہو جائے تمھارا پروفیسر تمہیں "
ڈھونڈ لے گا" میجر حسین ملک نے اوپر آسمان کی طرف دیکھا تھا اور پھر اپنے
رب سے مدد مانگی تھی۔
ابھی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اسے آگے کیا کرنا ہے جب
اس کا موبائل بجا تھا۔
اسنے اپنا موبائل دیکھا تو اس کے افیسر کی کال تھی
جس کو وہ فارم ہاؤس میں چھوڑ کر آیا تھا پوتی فارم
ہاؤس کی تلاشی لینے کا کہا تھا۔
کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا تھا شاید وہ فارم ہاؤس میں ہی
چھپ کر بیٹھا ہوا نہیں بھٹکانے کے لیے اس نے یہ
پلان بھی بنایا ہو یا پھر اس کے ادمی وہاں ہو سکتے تھے۔
ہاں بولو" میجر حسین ملک نے کال پک کی تھی۔ "

"سر یہاں ایک لڑکی" ابھی اس کے افیسر نے بات مکمل بھی نہیں کی تھی جب وہ دھاڑا تھا۔

"تم میں سے کوئی بھی اس لڑکی کے پاس نہیں جائے گا" میجر حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔

"لیکن سر ان کی حالت" اس کے افیسر نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

"تمھارے ساتھ کون کون ہے" میجر حسین ملک نے غصے سے ضبط کیا تھا۔

"سر اس کمرے میں صرف میں ہی ہوں" اس کے افیسر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم بھی وہاں سے نکل آؤ" میجر حسین ملک نے اپنا غصہ قابو کیا تھا۔

"جی سر" وہ افیسر یہ کہہ کر کمرے سے نکل آیا تھا۔

"بس وہ میری عیشل ہو یارب" اس نے اوپر کی

طرف دیکھ کر کہا۔

oooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک 15 منٹ لگا کر واپس آیا تھا وہ اپنے افیسر کے پاس پہنچا تھا۔

کدھر ہے "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر پوچھا۔ "

سر اس کمرے میں "اس کے افیسر نے سامنے "

والے کمرے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

تم یہی رہو "میجر حسین ملک یہ کہہ کر کمرے میں "

گیا تھا۔

کمرے کا درواز ااس نے جیسے کھولا تھا زمین پر خون تھا

سامنے بے ہوش پڑی لڑکی کوئی اور نہیں اسکی بیوی

تھی۔

اس کے قدم لڑکھڑائے تھے اپنی بیوی کی ایسی حالت

دیکھ کر۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اس کے پاس گرا

تھا۔

نہیں نہیں میری جان"اس کی آنکھیں نم ہو گئی "
تھی اس کی حالت دیکھ کر۔

کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے چہرے پر
تھپڑوں کے نشان تھے جہاں سے کپڑے پھٹے تھے
وہاں سے خون آرہا تھا۔

اس کی حالت دیکھ اس کا دل کر رہا تھا اپنی جان لے
لے اس کی وجہ سے اس کی بیوی کی یہ حالت تھی۔
اور اسے غصہ اس بات پر بھی ارہا تھا کہ اس کے افیسر
نے اس کی بیوی کو اس حالت میں دیکھا تھا۔

اس کا دل کیا تھا کہ اپنی جان لے لے اس نے پاس
پڑا اس کا عبایا اٹھایا تھا اور اس کے وجود پر دوبارہ سے
پہنایا۔

کسی نہ محرم نے اس کی بیوی کے وجود سے عبایا اتارا

ہو گا یہ سوچتے ہی اس کا وجود لرز اٹھا تھا۔

اس نے عیشل کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور باہر کی

طرف گیا تھا وہ فوراً سے نیچے آیا۔

اپنی نظریں پھیر لو "عیشل کا چہرہ نظر آرہا تھا اس "

لیے وہ اپنے افیسرز سے بولا تھا۔

اس کے سب افیسرز نے اپنا چہرہ پھیر لیا تھا وہاں فارم

ہاؤس میں موجود گاڑی کا دروازہ اس نے کھولا تھا۔

اور عیشل کو اس نے اس میں ڈالا خود ڈرائیونگ سیٹ

سنبھال کر اپنے ایک افیسر کو اشارہ کیا تھا دروازہ

کھولنے کا۔

اس نے جلدی سے دروازہ کھولا اور وہ گاڑی فارم

ہاؤس سے بھگا کر لے گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ اسے اپنے فلیٹ میں لے کر آیا تھا اپنی بیوی کی ایسی

حالت پر وہ اسے ہاسپٹل کبھی بھی نہیں لے کر جا سکتا
تھا۔

اس کے فلیٹ میں آپریشن کا پورا سیٹ آپ تھا ایک
روم ڈزائین ہی اوپریشن تھیٹر کی طرف کیا گیا تھا۔

اس میں ہاسٹل کی ہر چیز موجود تھی اس نے ایک لیڈی ڈاکٹر کو کال کر کے اسی
وقت بلا لیا تھا۔

یہ ان کے اپنے سیکریٹ ڈاکٹرز تھے جو ایسی سچویشن
میں ان کا آپریشن وغیرہ کرتے تھے۔

وہ عیشل کو لے کر اس روم میں آیا تھا کچھ ہی دیر میں
وہ ڈاکٹر بھی آگئی تھی میجر حسین ملک اسے روم میں
لے آیا تھا۔

سر آپ روم سے باہر جائیں "اس نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔ "

دیکھیں ڈاکٹر انوشے آپ نے جو کرنا ہے میرے "
سامنے کریں "میجر حسین ملک نے ڈاکٹر انوشے سے

کہا۔

یہ سب کرنے والا میرا بھائی ہے "انوشے میجر "

حسین ملک کو دیکھ کر بولی۔

اس وقت آپ اپنی ڈیوٹی پر ہیں ڈاکٹر انوشے تو وہ "

کریں "میجر حسین ملک نے ڈاکٹر انوشے سے کہا تھا۔

اوکے سر "ڈاکٹر انوشے نے عیشل کو دیکھ کر اپنے بھائی پر افسوس کیا تھا۔ "

oooooooooooooooo

میجر حسین ملک نے ان دونوں کو بھی کال کر کے بلا لیا

تھا اس سے عیشل کی ایسی حالت نہیں دیکھی جا رہی

تھی اس لیے وہ کمرے سے نکل آیا تھا۔

اب وہ پچھلے اک گھنٹے سے کمرے کے باہر کھڑا تھا کچھ

دیر پہلے کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک بھی باہر آ گئے

تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر انوشے کمرے سے باہر آئی

تھی وہ آرمی میں ڈاکٹر تھی اور اس نے خود میجر حسین ملک کی ٹیم میں آنا چاہا تھا ایسے ٹائم میں اس کی مدد کرنے کے لیے۔

وہ پچھلے کچھ مہینے سے اس کے ساتھ تھی اور یہ بات صاف میجر حسین ملک کو پتہ تھا انوشے کی فیملی میں بھی کوئی نہیں جانتا تھا یہ بات۔

کائزان شاہ اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا اور پھر اس نے میجر حسین ملک کی طرف دیکھا تھا۔

" کیسی طبیعت ہے ابھی اسکی" میجر حسین ملک اسے باہر آتا دیکھ کر بولا تھا۔

" اس کی حالت سے جیسا لگ" ڈاکٹر انوشے ابھی بول ہی رہی تھی کہ میجر حسین ملک نے اسے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے روک دیا۔

" مجھے کسی کے بھی منہ سے اپنی بیوی کی کردار کی صفائی نہیں چاہیے" میجر حسین ملک نے ڈاکٹر انوشے

کو خاموش کروا کر کہا تھا۔

اس کی حالت سے جیسا لگ "ڈاکٹر انوشے ابھی بول "
ہی رہی تھی کہ میجر حسین ملک نے اسے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے روک دیا۔

مجھے کسی کے بھی منہ سے اپنی بیوی کی کردار کی "
صفائی نہیں چاہیے "میجر حسین ملک نے ڈاکٹر انوشے کو خاموش کروادیا تھا۔

سوری میجر حسین ملک میرا بالکل بھی وہ مطلب "
نہیں تھا جو آپ نے لیا" ڈاکٹر انوشے نے نظریں چرا لی تھی۔

آپ کا جو بھی مطلب تھا لیکن آپ مجھے میری بیوی"
کی کردار کی صفائی دے رہی تھی میں نے آپ سے

صفائی نہیں مانگی تھی ڈاکٹر انوشے "میجر حسین ملک نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

کائزان شاہ بھی اسے دیکھ رہا تھا اس نے اپنی بہن کے لیے ایک بالکل پرفیکٹ انسان کا انتخاب کیا تھا۔

لیکن اسے تجسس ہوا تھا ایسی بھی کیا حالت تھی اسکی بہن کی کہ ڈاکٹر انوشے میجر حسین ملک کے سامنے یہ بول رہی تھی۔

ڈاکٹر انوشے نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا اسے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے۔

یہ بات اس کے لیے بہت تکلیف دے تھی کہ وہ شخص اب کسی اور کا ہے۔

کوئی اور لڑکی اس کی زندگی میں شامل ہو گئی تھی اس کی بیوی کی حیثیت سے یہ بات ہی اس کے لیے بہت تکلیف دے تھی۔

اس کے دیکھنے پر کائزان شاہ نے اپنی نظریں پھیر لی تھی اس کی نظروں کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔

عیشل کی طبیعت کیسی ہے اب "میجر حسین ملک " اسے کائزان شاہ کی طرف دیکھتا ہوا دیکھ کر بولا تھا۔

جی ٹھیک ہے پہلے سے بہت بہتر ہیں اب وہ میں نے " بینڈج وغیرہ کر دیے ہیں آپ مل سکتے ہیں "ڈاکٹر انوشے نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر ساری باتیں کہی تھی۔

ڈاکٹر انوشے "وہ واپس سے کمرے میں جانے لگی" تھی جب میجر حسین ملک نے اسے پکارا تھا۔

جی سر "وہ پیچھے مڑ کر بولی تھی۔"

"آپ باہر ہی رہیں میں ان سے خود ملنا چاہتا ہوں " میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

لیکن سر ان کے کپڑے "وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی "

تھی۔

"ڈاکٹر انوشے آپ کو جتنا کام دیا جاتا ہے آپ صرف اتنا ہی کیا کریں مجھے یہ بات بلکل بھی منظور نہیں کہ آپ میری بیوی کے کپڑے چینج کریں گی" میجر حسین ملک نے ایک ایک بات پر زور دے کر کہا تھا۔

"سوری سر" ڈاکٹر انوشے نے نظریں جھکالی تھی اور وہاں سے ہٹ گئی۔

میجر حسین ملک اندر جانے لگا تھا کائزان شاہ بھی اس کے پاس آیا تھا۔

"تم باہر روکو میں تمھیں خود بلاؤں گا" میجر حسین ملک نہیں چاہتا تھا کہ کائزان شاہ بھی اس کی ایسی حالت دیکھے۔

"میں تمھارے کہنے پر روکوں گا نہیں وہ میری بہن ہے" کائزان شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کی تھی۔

تمھیں یہی روکنا ہوگا کائزان شاہ" میجر حسین ملک "

کو اب اس کے ضد کرے پر غصہ آیا تھا۔

اس کی حالت دیکھ کر خود کو کوسو گے کہ کیسا بھائی تھا میں کہ وہ اتنی درد میں "
تھی اور میں اسے بچا نہیں پایا" میجر حسین ملک کی آنکھوں میں آنسوں آگئے
تھے۔

جب پسند عورت اتنی تکلیف سے گزری ہو تو مرد رو
پڑتا ہے اور میجر حسین ملک آج رو رہا تھا صرف اور
صرف عیشل کے لیے آج وہ اس طرح زندگی میں
دوسری بار رو رہا تھا۔

ایک بار وہ تب رویا تھا جب سونیہ بیگم اس دنیا سے گئی تھی اور اب دوسری بار رو
رہا تھا عیشل کی ایسی حالت
پر۔

کیوں ایسا بھی کیا ہوا ہے" کائزان شاہ نے اپنے دل"
پر ہاتھ رکھ کر لیا تھا۔

میں کسی کو بھی کچھ نہیں بتانا چاہتا" میجر حسین ملک "
نے نظریں جھکالی تھی۔

کہنا کیا چاہتے ہو تم" کائزان شاہ نے اس کا کالر پکڑ لیا "
تھا۔

میں کچھ نہیں کہہ رہا کائزان شاہ" میجر حسین ملک نے اس کی آنکھوں میں "
دیکھا تھا۔

دونوں کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی دونوں ہی
ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔

تمھاری نہ کہنا ہی تو یہ ثابت کر رہا ہے کہ تم میری "
بہن کو بد" ابھی اس نے بات مکمل بھی نہیں کی تھی
کہ میجر حسین ملک نے اس کے منہ پر مکا دے مارا
تھا۔

کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنی بیوی کے "
خلاف ایک لفظ بھی نہیں" میجر حسین ملک نے چیختے

ہوئے کہا تھا۔

وہ ایک کے بعد دوسرا مکا اس کے چہرے پر مار رہا تھا۔

اس نے بہت جلد اس کا چہرہ زخمی کر دیا تھا اور اس سب میں اس کے بازو پر لگی گولی کی پٹی بھی کھل گئی تھی۔

اس کے ٹاکے نکل گئے تھے اور اس کے بازو سے خون رس رہا تھا۔

کیپٹن آیان ملک نے آگے آنے کی کوشش کی تھی۔

" وہی روک جاؤ اگر تم آگے آئے نہ تو تمھاری حالت اس سے بھی بری کروں گا" میجر حسین ملک نے چیخ کر اسے وہی روکا تھا۔

ڈاکٹر انوشے روتے ہوئے کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

" اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے

میں کچھ کہنے کی خود کو اس کا محافظ کہتا ہے تو کیا محافظ ایسا ہوتا ہے "میجر حسین ملک اسے پاگلوں کی طرح مار رہا تھا۔

کائزان شاہ کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا بس مار کھا رہا تھا اس کا مارا گیا ہر مکا ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔

لیکن میجر حسین ملک کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا اس نے اس کی حالت بری کر دی تھی۔

ناک منہ اور بازو سے خون بہہ رہا تھا میجر حسین ملک کو شیشے کا گلاس نظر آیا تھا اس نے وہ گلاس اٹھا کر اس کے سر پر توڑا تھا۔

اس کے ماتھے سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا تھا۔

سر سر پلیز "ڈاکٹر انوشے اس کے سامنے آگئی تھی۔ "

ڈاکٹر انوشے پیچھے ہوں "میجر حسین ملک نے غصے " سے کہا تھا۔

سر پلیز اس کی حالت تو دیکھیں "ڈاکٹر انوشے "
روتے ہوئے بولی رہی تھی۔

اس نے اس کے پیٹ پر آخری لات ماری تھی جس کی
وجہ سے اس کے منہ سے خون نکلا تھا۔

میجر حسین ملک اسے دیکھے بغیر ہی وہاں سے چلا گیا
تھا۔

کیپٹن آیان ملک اس کے پاس آیا تھا اس نے افسوس
کیا تھا اپنے بھائی پر۔

ابھی اسے گئے ایک منٹ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ واپس
آیا تھا۔

اس کی یہ سزا ہو گی کہ یہ اس عزیت میں پورے بارہ "
گھنٹے تک رہے گا اس کے بعد اس کا ٹریٹمنٹ ہو گا" میجر
حسین ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر

اسے دیکھا تھا۔

اور پھر بے ہوش ہو گیا تھا ڈاکٹر انوشے نے میجر حسین

ملک کو دیکھا۔

سر "ڈاکٹر انوشے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اسنے "

خاموش کروا دیا۔

بھائی آپ پاگل ہو گئے ہیں ان کا خون کتنا ضائع ہو گی ہے "کیپٹن آیان ملک "

فوراً سے اس کے روبرو کھڑا ہو گیا تھا۔

تم خاموش رہو "میجر حسین ملک یہ کہہ کر چلا گیا "

تھا۔

ڈاکٹر انوشے روتے ہوئے کائزان شاہ کو دیکھ رہی

تھی۔

پلیز کیپٹن آیان ملک آپ کچھ کریں نہ "ڈاکٹر "

انوشے نے روتے ہوئے کہا۔

ان کا بازو ڈیمج ہو سکتا ہے اور خون بہت زیادہ بہہ گیا "

ہے اور جہاں تک مجھے لگتا ہے کائزان کا خون بھی او

نیگیٹو ہے جو کہ جلدی ملنا مشکل ہے "ڈاکٹر انوشے

روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"آپ کے سامنے ہے سب کچھ ڈاکٹر انوشے میں کچھ

نہیں کر سکتا" کیپٹن آیان ملک نے ڈاکٹر انوشے کو

دیکھ کر کہا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک عیشل کے پاس آیا تھا وہ مشینوں میں

جکڑی ہوئی تھی اسے دیکھ کر اس کی آنکھیں نم ہو گئی

تھی۔

"سوری میری جان میں تمھاری حفاظت نہیں کر

سکا" میجر حسین ملک روتے ہوئے بول رہا تھا۔

اس نے اس کے کپڑے دیکھ کر اپنی آنکھیں زور سے

میچ لی تھی اس کے بعد اس نے لائیٹ بند کی اپنے

کپڑے لا کر اسنے اسے پہنائے تھے اس نے پوری کوشش کی تھی کہ اس کے ہاتھ اس کے وجود کے نازک حصوں کے ساتھ ٹچ نہ ہوں۔

وہ خود پر قابو رکھنے والا لڑکا تھا اس لیے اپنے جذباتوں کو اپنے اندر ہی دبا گیا تھا۔

اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اپنی پیشانی کے ساتھ لگا کر بیٹھ گیا تھا۔

کچھ دیر کے بعد اسے ہوش آنے لگا تھا ہوش میں آتے ہی اس نے بولنا شروع کیا تھا۔

نہیں نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو ایسا نہیں ہو سکتا" بابا کیسے زندہ ہو سکتے ہیں" عیشل کی آنکھوں سے آنسوں گر رہے تھے۔

میری جان" اب وہ اپنی بیوی کے لیے پروفیسر احمر" ملک تھا۔

نہیں ہوا ایسا نہیں" وہ ہوش میں آتے ہوئے بول "

رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوا ہے عیشل میری جان ہوش میں آؤ" پروفیسر احمر ملک نے اسے "

اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

میری جان آنکھیں کھولو" پروفیسر احمر ملک اسے مسلسل بولتا دیکھ کر کہہ رہا "

تھا۔

عیشل پوری طرح سے ہوش کی دنیا میں آئی تھی اس

نے پروفیسر احمر ملک کو دھکا دیا تھا امتیاز شاہ سمجھ کر لیکن پروفیسر احمر ملک نے

حسار مظبوط رکھا تھا۔

بس بس میری جان خاموش" پروفیسر احمر ملک نے "

اسے پر سکون کرنا چاہا تھا۔

عیشل نے پروفیسر احمر ملک کی آواز سن کر بے یقینی

سے اپنے ارد گرد دیکھا تھا۔

وہ تو ہوسپٹل تھا یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسوں

آ گئے تھے مطلب اس نے اسے ڈھونڈ لیا تھا۔

اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہوا تھا اسکی عزت بلکل محفوظ تھی۔

اس نے بھی پروفیسر احمر ملک ے گرد اپنے بازو باندھے تے اور زور زور سے رونے لگی۔

بس میری جان خاموش" پروفیسر احمر ملک اسے " اپنے ساتھ لگائے ہوئے کہہ رہا تھا۔

احمر" وہ روتے ہوئے اس کا نام پکار ہی تھی۔ "

جاناِ احمر رونا بند کرو" پروفیسر احمر ملک نے اسے خود " سے دور کرنا چاہا تھا۔

لیکن وہ نہیں ہوئی تھی اس نے زور سے اس کی شرٹ کو پکڑ لیا تھا۔

بس خاموش کچھ نہیں ہوا" پروفیسر احمر ملک کو سمجھ " نہیں آ رہا تھا اسے ہسے کنڑول کرے۔

" آپ پلیز مجھ سے دور نہ ہوں" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

" اچھا نہیں ہوں گا پہلے رونا بند کرو" پروفیسر احمر ملک نے اسے دلاسہ دیا تھا۔

" آپ سچ میں میرے پاس ہیں نہ احمر" عیشل روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

" میں سچ میں تمھارے پاس ہوں جانِ احمر" پروفیسر احمر ملک نے اسے یقین دلایا تھا۔

" آپ مجھے وہاں سے لے آئے ہیں نہ" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

" ہاں میری جان میں تمھیں وہاں سے لے آیا ہوں بس رونا بند کرو اور میری طرف دیکھو" پروفیسر احمر ملک نے اسے خود سے دور کیا تھا۔

اب کی بار وہ دور ہو گئی تھی کیوں کہ جب اسے یقین

آیا کہ پروفیسر احمر ملک اس کے پاس ہے تو وہ تھوڑا ریلکس ہوئی تھی۔

رونا بند "پروفیسر احمر ملک نے اس کے آنسوں " صاف کیے تھے۔

یہ خون "اس کی شرٹ پر خون کی چھٹیں لگی ہوئی " تھی۔

اپنی شرٹ پر وہ خود بھی اب نظر مار رہا تھا کیونکہ کائزان شاہ کو مارتے ہوئے اس نے اس کا خیال نہیں کیا تھا۔

کائزان "اس کے دل نے فوراً سے اس کا نام لیا تھا۔"

کیا ہوا ہے احمر آپ نے اسے مار دیا "عیشل نے اس " کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

نہیں لیکن کسی اور کو ضرور مارا ہے "پروفیسر احمر" ملک نے اپنے منہ میں بڑبڑایا تھا۔

کسے "تم روکو میں آرہا ہوں" وہ یہ کہہ کر کھڑا ہوا "

تھا۔

لیکن کہاں "عیشل نے اسے دیکھا تھا۔ "

بس آرہا ہوں" پروفیسر احمد دروازے کی طرف گیا "

تھا اس نے دروازہ کھولا تو باہر فلیٹ جیسا دیکھ رہ بھی

حیران ہوئی تھی۔

عیشل بھی کھڑی ہوئی تھی اسے اپنی وجود میں کمزوری

محسوس ہوئی تھی لیکن وہ اگنور کر کے کھڑی ہوئی تھی

کیوں کہ دروازہ کھلنے پر اسے باہر سے کسی لڑکی کی

رونے کی آواز بھی آئی تھی۔

oooooooooooooooooo

نورالایمان کیچن میں کھڑے ہو کر نوڈلز بنا رہی تھی

اسے کوکنگ نہیں آتی تھی۔

لیکن اس نے یہ تھوڑا بہت سیکھا تھا عیشل اور دعا سے اب وہ ہلکا پھلکا تو بنا ہی لیتی تھی۔

وہ کائزان شاہ کو سوچتے ہوئے نوڈلز بنا رہی تھی جب اچانک اس کے دل میں درد اٹھا تھا۔

اور درد بھی بہت زور کا ہوا تھا اس نے فوراً سے اپنے

ہاتھ میں موجود پانی کا جگ اپنے ہاتھ سے چھوڑا تھا۔

اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا کیونکہ درد شدید کا ہو رہا تھا۔

جگ ٹوٹ کر کرچیون میں بٹا تھا دل کا درد بھی شدید

تھا اور اسے پتہ بھی نہیں چلا تھا اس کا پاؤں ان

کرچیوں پر پڑ گئے تھے۔

جس کی وجہ سے اس کے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے

تھے اور ان سے خون آنے لگا تھا۔

آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے درد دل کا شدید ہوا

تھا۔

کائزان "اس نے شدت سے اسے پکارا تھا۔"

یا اللہ مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ کائزان ٹھیک نہیں " ہیں وہ کسی مصیبت میں ہیں میرا دل بہت بے چین ہو گیا ہے "وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

کچھ ٹوٹنے کی آواز پر دعا اور سادیہ بیگم کیچن میں آئے تھے۔

نور بچے "سادیہ بیگم نے پریشانی سے کہا تھا۔"

بھابھی "وہ دونوں ہی اس کے پاس آئی تھی انھوں " نے اسے سہارا دیا تھا اور باہر لے کر گئی تھی اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ باہر آیا تھا کائزان شاہ بے ہوش اسی حالت میں پڑا تھا ڈاکٹر انوشے اس کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی۔

کیپٹن آیان ملک نے اس کے خون کو روکنے کے لیے ماتھے پر کپڑا باندھ دیا تھا۔

"نا جانے کیا ہو گیا تھا مجھے جو بھائی جان دیتا ہے اپنی بہن پر وہ ایسا کیسے سوچ سکتا ہے وہ تو مجھ سے پوچھ رہا تھا کہیں میں تو" اس خود پر غصہ آیا تھا وہ فوراً سے اس کے پاس آیا تھا۔

"سر پلیز" انوشے نے روتے ہوئے کہا تھا۔

اتنے میں عیشل باہر آگئی تھی سب سے پہلی نظر اس کی کائزان شاہ پر پڑی تھی اسے اس حالت میں دیکھ کر اس کی سانسیں روکی تھی۔

"بھائی" اس کے الفاظ ٹوٹ کر نکلے تھے آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔

پروفیسر احمر ملک نے حیران ہو کر عیشل کو دیکھا تھا اسنے نہیں سوچا تھا کہ وہ باہر آ جائے گی۔

لیکن ابھی اس نے اسے اگنور کیا تھا اور ڈاکٹر انوشے کو دیکھا۔

" ڈاکٹر انوشے ڈاکٹر اشعر کو کال کریں اور کہیں دس منٹوں میں وہ یہاں ہو" پروفیسر احمر ملک نے کہا تھا۔

" بھائی میں نے کر دیا ہے مجھے پتہ تھا آپ کائزان بھائی سے اتنی بے رخی نہیں برت سکتے" کیپٹن آیان ملک نے اس کے کہنے پر کہا تھا۔

" اچھا اٹھانے میں میری مدد کرو" میجر احمر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر کہا۔

" جی بھائی" کیپٹن آیان ملک نے ہاں میں سر ہلایا

او وہ دونوں نے مل کر کائزان شاہ کو کمرے میں لے کر گئے تھے۔

عیشل تو ایک جگہ پر جم گئی تھی کائزان شاہ کی ایسی حالت اور انوشے کو دیکھ کر بھی وہ حیران تھی۔

اتنے میں فلیٹ کی بیل بجی تھی میجر حسین ملک نے کیپٹن ایان ملک کو دیکھا وہ فوراً سے گیا تھا دروازہ کھولنے۔

ڈاکٹر انوشے نے عیشل کو دیکھا تھا اور اندر جانے لگی تھی عیشل نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔

اس کے بازو پکڑنے پر ڈاکٹر انوشہ نے رک کر اسے دیکھا تھا۔

تم یہاں پر کیا کر رہی ہو "عیشل نے اسے دیکھ کر " کہا۔

"میں تمھیں نہیں بتا سکتی میم آپ سر سے پوچھ لیں "
وہ اس وقت ڈیوٹی پر تھی اس لیے اس نے میجر حسین ملک کا رشتہ اس سے جوڑا تھا۔

میم اور سر کون "عیشل نے کنفیوز ہو کر بولی۔ "

عیشل نے اس سے سوال کیا ابھی وہ جواب دیتی کہ

میجر حسین ملک باہر آیا تھا۔

"چلو" میجر حسین ملک نے عیشل کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

عیشل نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے چھڑانا چاہا تھا اس کے اس عمل پر میجر حسین ملک نے حیران ہو کر اسے دیکھا تھا۔

"بھائی کی یہ حالت آپ نے کی ہے" عیشل نے آنکھوں میں نمی لیے بولا تھا۔

"عیشل" میجر حسین ملک نے اس کے سر پر دوپٹہ دیا تھا۔

"یہ کیوں" عیشل نے غصے سے کہا۔

"تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔

"کون سی غلطی" عیشل نے اسے دیکھ کنفیوز ہو کر کہا۔

اور اس کا حساب بھی ہو گا" میجر حسین ملک اس کا "

بازو پکڑ کر وہاں سے لے گیا تھا۔

ان کے جانے کے بعد کیپٹن آیان ملک ڈاکٹر اشعر کو

لے کر آیا تھا۔

میجر حسین ملک عیشل کو اپنے کمرے میں لے کر آیا

تھا عیشل غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میجر حسین ملک کی بھی آنکھوں میں غصہ تھا لیکن وہ

خاموش تھا۔

بھائی کی یہ حالت آپ نے کی ہے "عیشل اس کی"

طرف دیکھ کر چیخ کر بولی تھی۔

اس کا بھی جواب دوں گا لیکن پہلے تمھیں حساب "

دینا ہو گا" میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔

کون سا حساب "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔ "

تمھیں پتہ ہے تم بغیر دوپٹے کے آیان کے سامنے "

آئی ہو "میجر حسین ملک نے اس کا بازو پکڑ کر اسے

اپنے قریب کیا تھا۔

اچھا تو اب اس بات کا حساب لیں گیں آپ مجھ "

سے "عیشل طنزیہ ہنس کر بولی تھی۔

ہاں لوں گا اس بات کا حساب بلکہ اس بات کا بھی "

حساب تم دو گی کہ وہ شخص تمھارے قریب بھی کیسے

آیا "میجر حسین ملک نے غصے سے اسے دیوار کے

ساتھ لگایا تھا۔

کس کی بات کر رہے ہو "عیشل بے یقین ہو کر پوچھ "

رہی تھی۔

اس کا تو نام لینا بھی میں پسند نہیں کروں گا "میجر "

حسین ملک نے اس کا بازو زور سے جکڑا تھا۔

عیشل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا درد کے اسار اس کے چہرے پر واضح ہو رہے تھے۔

"آپ شک کر رہے ہیں مجھ پر "عیشل کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

"میں نے ابھی ایسی کوئی بات نہیں کی کہ تم یہ بات کہو "میجر حسین ملک کو غصہ آیا تھا۔

"لیکن آپ کی باتیں یہی کہہ رہی ہیں "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔

"میری کون سی باتیں یہ کہہ رہی ہیں ذرا بتانا "میجر حسین ملک کو غصہ آیا تھا۔

"آپ ایک بار میری بات تو سن لیں "عیشل نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

"خاموش اپنے کردار کی صفائی مجھے دینے کی ضرورت نہیں تم سے بہتر تمہیں جانتا ہوں "میجر حسین ملک

نے اس کے بولنے سے پہلے کہا تھا۔

لیکن آپ میری بات "میجر حسین ملک نے اسکے "

منہ پر انگلی رکھ لی تھی۔

تم جاننا چاہتی ہو نہ تمھارے بھائی کی ایسی حالت کس "

نے کی ہے "میجر حسین ملک نے غصے سے کہا اور اپنے

غصے میں وہ اسے اذیت دے رہا تھا اس کے بازو میں

شدید درد اٹھ رہا تھا۔

احمر پلیز میرا بازو وہاں پہلے ہی کٹ لگا ہے "عیشل "

نے درد بھری آواز میں کہا تھا۔

لیکن مجھے اس سے زیادہ اذیت ہوئی تھی اب "

خاموش "میجر حسین ملک چیخ کر بولا تھا۔

اور اب خاموشی سے میری بات سنو "میجر حسین "

ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

جاننا تھا نہ تم نے تمھارے بھائی کی یہ حالت کس نے "

کی"میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔

تو سنو"وہ ٹھہر کر بولا تھا۔"

اس کی یہ حالت اس لیے تھی کیوں کہ وہ بھی مجھے "

تمہارے کردار کی صفائی دے رہا تھا مجھے کسی کے بھی

"منہ سے اپنی بیوی کے کردار کی گواہی نہیں چاہیے

میجر حسین ملک غصے سے بول رہا تھا۔

اوران کی وہ حالت آپ نے کی تھی"عیشل نے "

روتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں"میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔ "

یہ بھی نہیں سوچا وہ آپ کی بیوی کا بھائی ہے جو اپنی "

بہن پر جان دیتا ہے اس کے بارے میں کبھی ایسا نہیں

سوچ سکتا"عیشل نے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا

لیکن وہ نہیں ہوا تھا۔

جانتا ہوں لیکن مجھے کسی کے بھی منہ سے تمہارے "

کردار کی صفائی نہیں چاہیے کیوں کہ مجھ سے بہتر تمہیں کوئی نہیں جانتا" میجر حسین ملک نے اس کے بازو پر اپنی گرفت کم کی تھی کیوں کہ اب اس سے خون رس رہا تھا۔

عیشل اس کے سینے سے آلگی تھی میجر حسین ملک نے اسے خود سے دور کیا تھا عیشل حیران ہوئی تھی۔

یہ آپ نے" وہ حیرانی سے بول رہی تھی۔ "

تم نے یوں آیان کے سامنے آکر صحیح نہیں کیا اور " تمھاری سزا میں چنوں گا" میجر حسین ملک نے اپنے قدم پیچھے لیے تھے۔

نہیں نہیں احمر" وہ بے یقینی سے بول رہی تھی۔ "

" تمھاری سزا یہ ہو گی کہ تم اس کمرے میں رہو گی "

میجر حسین ملک پیچھے کو قدم لے رہا تھا۔

نہیں احمر بھائی کی ایسی حالت کے بعد تو بلکل بھی"

نہیں" وہ روتے ہوئے اس کی طرف آ رہی تھی۔

جب تک میں نہیں چاہوں گا تم یہاں سے باہر نہیں "

آؤ گی" میجر حسین ملک کہہ کر باہر چلا گیا تھا۔

عیشل بھاگ کر دروازے کی طرف آئی تھی لیکن

دروازہ بند تھا اس نے کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن

نہیں کھولا تھا۔

نہیں احمر آپ ایسا نہیں کر سکتے" وہ دروازے کے "

ساتھ لگ کر روتے ہوئے بول رہی تھی۔

آپ نے وہی عیشل کا یقین توڑا ہے آپ نے بھائی"

کی ایسی حالت کی ہے" عیشل روتے ہوئے بول رہی

تھی۔

ooooooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک کیپٹن آیان ملک کے پاس آیا تھا اسنے

اس سے منہ پھیر لیا تھا۔

کیا سزا دے کر آئے ہیں بھابھی کو" کیپٹن آیان ملک "

اس مے آنے پر بولا تھا۔

تجھے اس سے کوئی فرق نہیں لڑنا چاہیے" میجر حسین "

ملک غصے سے بولا تھا۔

"آپ کی یہ عادت سب سے بری لگتی ہے مجھے "

کیپٹن آیان ملک نے نظریں پھیر کر کہا تھا۔

جانتا ہوں" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ "

کر کہا۔

"کیا اپنوں کی غلطی بھی معاف نہیں کر سکتے آپ "

کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر

اپنے بازو کی طرف۔

یہ نشان اسے میجر حسین ملک نے جلا کر دیا تھا کیوں

کہ اس نے اس سے دور جانے کی بات کی تھی اور

سونیہ بیگم اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ دیکھنا چاہتی

تھی۔

اسی لیے وہ اسے اپنے ساتھ آرمی میں لے کر آیا تھا وہ انجینئرنگ میں جانا چاہتا تھا اس نے فارم بھی فل کروا لیا تھا۔

اور اسے اسکولر آئی تھی باہر کے ملک سے وہ جا رہا تھا اسے بتائے بغیر لیکن اسے کیا خبر وہ اس کے ہر عمل سے باخبر تھا اور پھر اس نے اسے ایسی سزا دی کہ اس کا نشان اب تک اس کے بازو پر موجود تھا۔

"بھابھی نہیں برداشت کر پائیں گی" کیپٹن آیان ملک نے ایک بار پھر سے کہا تھا۔

"تم سے نہیں پوچھا" میجر حسین ملک نے غصے سے اسے کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیپٹن ایان ملک اس کے غصہ کر گ پر خاموش ہو گیا تھا۔

کائزان کی کیسی حالت ہے "میجر حسین ملک نے "

کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر پوچھا۔

اپنے غصے میں وہ یہ کر تو گیا تھا لیکن اب دل ڈر رہا تھا

جس طرح سے اس کا خون بہہ چکا تھا۔

ڈاکٹر انوشے اور ڈاکٹر اشعر پچھلے ایک گھنٹے سے اندر

موجود تھے ان میں سے کوئی بھی باہر نہیں نکلا تھا۔

دعا کریں ان کے لیے بس "کیپٹن آیان ملک نے ان "

کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔

oooooooooooooooooooooooo

نور الایمان بس روئے جا رہی تھی انھوں نے ڈاکٹر کو

بلا کر اس کی بینڈج کروالی تھی۔

دعا تم کرو نہ اپنے بھائی کو کال "نور الایمان روتے "

ہوئے بول رہی تھی۔

ہاں اور عیشل بھی اب تک نہیں آئی شام ہو گئی ہے "

اس نے بتایا بھی نہیں" سادیہ بیگم پریشان ہو کر بولی تھی۔

اچھا میں کال کرتی ہوں" دعا ان کو دیکھ کر بولی "
تھی۔

دعا نے عیشل کو کال کی تھی اس کا نمبر بند جا رہا تھا اس نے پریشانی سے سادیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا۔

امی عیشل کو تو میں نا جانے کب سے کالز کر رہی "
ہوں نمبر بند جا رہا ہے" دعا نے پریشان ہو کر کہا تھا۔

اچھا تم ایسا کرو کائزان کو کرو" نورالایمان نے دعا کو "
دیکھ کر کہا تھا۔

اچھا میں کرتی ہوں" دعا نے ان کو دیکھ کر کہا۔ "

oooooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک باہر لاونج میں پریشانی سے بیٹھے ہوئے تھے جب کائزان کا موبائل

بجنے لگا تھا۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر

موبائل ڈھونڈنے لگے۔

لڑائی کے دوران اس کا موبائل نیچے گر گیا تھا میجر

حسین ملک نے آواز کو فولو کرتے ہوئے موبائل

ڈھونڈا تھا اور پھر جب نمبر دیکھا تو پریشان ہوا تھا۔

کس کی کال ہے "کیپٹن آیان ملک نے میجر حسین"

ملک کی طرف دیکھ کر کہا۔

دعا بچے کی "میجر حسین ملک کیپٹن آیان ملک کو دیکھ "

کر بولا تھا۔

"اٹھالیں وہ لوگ بھی پریشان ہو رہے ہوں گیں"

کیپٹن ایان ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہم "میجر حسین ملک نے یہ کہہ کر کال اٹھایا تھا۔ "

ہیلو بھائی کہاں ہیں آپ اور عیشل "دعا فوراً سے بولی "

تھی۔

" اسلام علیکم "میجر حسین ملک نے سب سے پہلے

سلام کیا تھا۔

" وعلیکم السلام اپ کون "دعا پریشان ہوئی تھی کسی

اور کے کال اٹھانے پر۔

" اف ایک تو میری کیوٹ ڈی سسٹر میں آپ کی

عیشل آپی کا شوہر میجر حسین ملک "میجر حسین ملک

نے ہنس کر کہا تھا۔

" اواچھا بھائی "دعا بھی تھوڑی پر سکون ہوئی تھی۔

" جی کائزان اور عیشل دونوں ہماری طرف ہیں اور ہم

لوگ تو مری کے لیے بھی نکل گئے ہیں "میجر حسین

ملک نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مری کے لیے لیکن کیوں "دعا نے حیران ہوتے

ہوئے پوچھا تھا۔

وہ اصل میں عیشل کا ٹرپ جا رہا تھا یونیورسٹی کا تو ہم "
لوگ بھی ساتھ اگئے ہیں وہ بہت زد کر ہی تھی" میجر
حسین ملک نے اب کی بار بھی مسکرا کر جواب دیا۔

اچھا بھائی اور عیشل کہاں ہیں" دعا نے میجر حسین "
ملک سے پوچھا۔

گڑیا اپ کا بھائی تو ابھی کھانا لینے گیا ہے اور عیشل "
اپنے یونیورسٹی فیلوز کے ساتھ ہے" میجر حسین ملک
نے اس کے سوال پر کہا تھا۔

لیکن ان کا نمبر بھی نہیں لگ رہا" دعا نے پریشان "
ہو کر کہا تھا۔

"ہاں وہ اس کا موبائل گر کر ٹوٹ گیا ہے اس لیے "
میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کو دیکھا جو کہ
اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ٹھیک ہے بھائی" دعا نے یہ کہہ کر کال رکھ دی۔ "

ویسے جھوٹ بھی بہت اچھا بول لیتے ہیں" کیپٹن"
آیان ملک انھیں دیکھ کر بول رہا تھا۔
تم خاموش رہو "میجر حسین ملک اسے غصے سے دیکھ "
رہا تھا۔
اس کے غصہ کرنے پر کیپٹن ایان ملک معصومیت سی
شکل بنا کر اسے دیکھ رہا تھا۔
oooooooooooooooooooooooooo

ایک نئ صبح کا آغاز ہوا تھا سب کے لیے ایک نئ امید
وہ دونوں شام کے اسی جگہ بیٹھے انتظار کر رہے تھے
لیکن ڈاکٹر انوشے اور ڈاکٹر اشعر باہر نہیں آئے تھے۔
اس کے بعد وہ عیشل کے پاس بھی نہیں گیا تھا اس نے
اسے جو سزا دی تھی اسے مکمل کر رہا تھا۔
لیکن اس بات سے وہ انجان تھا کہ اس نے کل سے
کچھ نہیں کھایا تھا اور اس کی طبیعت پہلے ہی خراب

تھی۔

بھائی بھابھی" کیپٹن آیان ملک رات سے اسے کئ"

بار کہہ چکا تھا لیکن وہ اسے گھور کر خاموش کروادیتا

تھا۔

اب کی بار وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

oooooooooooooooooooooo

کمرے کا دروازہ اس نے کھولا تھا لیکن وہ آسانی سے

جھکا نہیں تھا کیوں کہ وہ وہی بیٹھی بیٹھی سو گئ تھی۔

اس نے دروازہ کھولنا چاہا تھا لیکن نہیں ہوا اس نے

آرام اروم سے دروازہ دھکیلا اور اور آنے اندر آنے

کی جگہ بنائی تھی۔

فرش پر خون تھا وہ خون اس کے بازو سے نکلا تھا میجر

حسین ملک پریشانی سے نیچے بیٹھا تھا۔

عیشل "اسنے عیشل کو آواز دی تھی لیکن وہ نہیں "

اٹھی تھی۔

عیشل عیشل آنکھیں کھولو" میجر حسین ملک اب سچ "

میں پریشان ہوا تھا۔

اس نے عیشل کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور اسے بیڈ پر

لٹایا اور اس کے بعد وہ باہر گیا تھا۔

وہ جلدی سے پانی لے کر پھر سے کمرے میں آیا تھا

اس نے اس کے منہ پر پانی کی چھٹیں ماری تھی لیکن وہ ہوش میں نہیں آئی تھی۔

عیشل پلیز آنکھیں کھولو پلیز عیشل" میجر حسین "

ملک نے اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا لیکن وہ ہوش میں نہیں

آئی تھی۔

وہ فوراً سے باہر کی طرف گیا تھا ڈاکٹر انوشے کو بلانے

کے لیے۔

oooooooooooooooooooo

وہ باہر آیا تھا کیپٹن ایان ملک بھی کھڑا ہو گیا تھا وہ

بھاگ کر اس کمرے کی طرف گیا تھا جہاں کائزان شاہ

تھا۔

اس نے زور زور سے دروازہ بجایا تھا ڈاکٹر انوشے باہر

آئی تھی۔

میجر حسین ملک کو گھبرایا ہوا دیکھ وہ بھی پریشان ہوئی

تھی۔

"کیا ہوا ہے سر" ڈاکٹر انوشے نے پریشانی سے کہا

تھی۔

"وہ عیشل" میجر حسین ملک نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ

ڈاکٹر انوشے بولی تھی۔

"اوکے چلیں سر" وہ اس مے ساتھ چلنے لگی تھی وہ

دونوں میجر حسین ملک کے کمرے میں آئے تھے

جہاں عیشل تھی۔

ڈاکٹر انوشے عیشل کے پاس آئی تھی اس نے عیشل کو

چیک کیا تھا اور پھر میجر حسین ملک کو دیکھا تھا۔

آپ نے انھیں کچھ نہیں کھلایا رات نہ میڈیسن "

دی" ڈاکٹر انوشے میجر حسین ملک کو دیکھ کر بولی رہی

تھی۔

سر پلیز اپنی سزاؤں کو اپنوں پر تو کم کر دیں" ڈاکٹر "

انوشے نے افسوس کرتے ہوئے کہا اور پھر ایک

انجکشن عیشل کو دی تھی۔

کچھ دیر میں ہوش آجائے گا کھانا کھلا دیجیے گا اور "

میڈیسن بھی" ڈاکٹر انوشے کہہ کر باہر چلی گئی تھی

میجر حسین ملک بھی اس کے پیچھے باہر آیا تھا۔

کائزان کی کیسی حالت ہے" میجر حسین ملک اسے "

دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

بینڈج ہم نے کر دی ہے لیکن ان کا ہوش میں آنا "

ضروری ہے جو کہ وہ نہیں آرہے مجھے لگتا ہے یہ خون

بہہ جانے کی وجہ سے ہے"ڈاکٹر انوشے نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔

اتنے میں ڈاکٹر اشعر بھی باہر آ گئے تھے میجر حسین ملک نے اسکی طرف دیکھا۔

کیسی کنڈیشن ہے اب"ڈاکٹر انوشے نے ڈاکٹر اشعر " سے پوچھا۔

وہی ہوش نہیں آ رہا ان کو باقی ہم نے تو اپنا کام کر دیا " ہے"ڈاکٹر اشعر نے میجر حسین ملک کو دیکھا تھا۔

خون چاہیے"میجر حسین ملک ون دونوں کو دیکھ کر " بولا تھا۔

ہاں ورنہ ان کا ہوش میں آنا نہ ممکن ہے اور اگر وہ " ہوش میں نہ آئے تو وہ کوما میں جا سکتے ہیں"ڈاکٹر اشعر نے میجر حسین ملک سے کہا۔

او نیگیٹو"میجر حسین کے لبوں نے بڑبڑاھٹ کی "

تھی۔

جی سر اور یہ بلیڈ ملنا بہت مشکل ہے" ڈاکٹر اشعر نے "میجر حسین ملک کو دیکھا تھا۔

آیان اپنی پوری ٹیم کے ساتھ لگ جاؤ پرا حیدر آباد" چھان مارو مجھے خون چاہیے" میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کی طرف دیکھ کر کہا۔

جی ٹھیک ہے بھائی" وہ یہ کہہ کر چلا گیا تھا۔"

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل کو ہوش آگیا تھا میجر حسین ملک اس کے لیے کھانا لے کر آیا تھا اس کے آنے پر اس نے منہ پھیر لیا تھا۔

اس کے ایسا کرے پر میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھا۔

اٹھو کھانا کھالو" میجر حسین ملک نے کھانا سائیڈ پر "

رکھا تھا۔

نہیں کھانا میں نے "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔ "

عیشل میں پہلے پریشان ہوں مجھے اور پریشان مت "

کرو" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

اس کے اس طرح کہنے پر عیشل اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور

اسے دیکھنے لگی تھی۔

جو آپ نے کیا وہ آپ کی وجہ سے میری بھائی نہ "

جانے کس حالت میں ہوں گیں مجھے نہیں پتہ اور

آپ نے مجھے اس کے بعد کمرے میں بند کر دیا

میرے بھائی سے بھی ملنے نہیں دیا" عیشل روتے

ہوئے بول رہی تھی۔

ابھی صرف کھانا کھاؤ پھر تمھیں میڈیسن بھی لینی "

ہے" میجر حسین ملک نے سخت لہجے میں کہا۔

میری ایک شرط ہے" عیشل اسے دیکھ کر بولی تھی۔ "

ابھی میں تمھاری کوئی شرط پوری نہیں کر سکتا" میجر "
حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے پھر میں نے بھی نہیں کھانا" عیشل غصے "
سے بولی تھی۔

شرط بتاؤ" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ "
کر کہا۔

وہ اس سے بحث نہیں کر سکتا تھا اس لیے پوچھ رہا تھا۔

آپ مجھے بھائی سے ملنے دیں گیں" عیشل نے اس کو"
دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے اب کھالو" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ "
کر کہا۔

نہیں پہلے آپ مجھے بھائی کے پاس لے کر جائیں "
گیں" عیشل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

پہلے کھانا کھانا ہو گا" میجر حسین ملک اس کے سامنے "

بیٹھ گیا تھا اور ٹرے بھی رکھی تھی۔

میجر حسین ملک نے اسکے آگے نوالا کیا تھا عیشل نے منہ کھول لیا تھا میجر حسین ملک نے اسے کھانا کھلایا تھا اور پھر میڈیسن دی تھی۔

عیشل اپنے سامنے کھڑے میجر حسین ملک کو دیکھ رہی تھی جو کہ اسے میڈیسن دینے کے بعد اب اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ کمرے سے جانے لگا تھا کہ عیشل نے پیچھے سے آواز دی تھی۔

"کہاں جارہے ہو" عیشل فوراً سے اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی۔

"باہر جارہا ہوں" میجر حسین ملک اس کی طرف مڑ کر بولا تھا۔

تم نے کہا تھا بھائی سے ملنے دو گے مجھے "عیشل نے

اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

مجھے یاد ہے "میجر حسین ملک نے اس کو دیکھا تھا"

ابھی عیشل کچھ کہتی کہ اس کے موبائل پر بیل ہوئی

تھی۔

اس نے نمبر دیکھا تو کیپٹن آیان ملک کی کال تھی اس

نے عیشل کی طرف دیکھتے ہوئے کال پک کی تھی۔

ہاں کیا ہوا مل گیا "میجر حسین ملک نے فوراً سے کہا "

تھا۔

نہیں بھائی ہم نے پورے حیدر آباد کے ہوسپٹلز چیک "

کر لیے کہیں نہیں ملا پورا حیدر آباد دیکھ لیا لیکن نہیں

مل رہا "کیپٹن آیان ملک کی آواز آئی تھی۔

کیا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کا بھی بلیڈ او نیگیٹو نہ "

ہو "میجر حسین ملک نے غصے سے چیخ کر کہا تھا۔

او نیگیٹو بلڈ "عیشل نے اس کے الفاظ دہرائے تھے۔"

یہ جو تم سب لوگوں کو لگتا ہے نا ہارون شاہ مر گیا وہ"

مرا نہیں ہے بلکہ اس نے مر کر دوبارہ جنم لیا ہے اور

جنم بھی شیطانوں کی دنیا میں لیا ہے "امتیاز شاہ کی بات

اسے یاد آئی تھی۔

احمر "عیشل نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر پکارا جو خود "

پریشانی سے کال پر بات کر رہا تھا۔

جی جانِ احمر "میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا "

تھا۔

امتیاز شاہ نے کہا تھا "اس نے ابھی بات بھی مکمل "

نہیں کی تھی کہ میجر حسین ملک نے اس کے منہ پر

ہاتھ رکھ لیا۔

آپ میری بات تو سنیں "عیشل اس کا ہاتھ ہٹا کر بولی "

تھی۔

مجھے نہیں پسند تم اس گھٹیا شخص کا نام اپنے منہ سے "

لو" میجر حسین ملک نے اسے دیوار کے ساتھ لگا کر کہا

تھا۔

لیکن آپ کو سننا ہو گا" عیشل نے اس کی طرف دیکھ "

کر کہا۔

نہیں عیشل خاموش" میجر حسین ملک نے غصے سے "

کہا۔

نہیں احمر آپ کو سننا ہو گا بھائی کی زندگی کا سوال "

ہے" عیشل اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

اچھا بولو میں سن رہا ہوں" میجر حسین ملک نے اس"

کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جہاں آنسوں تھے۔

اس نے کہا تھا بابا زندہ ہیں" عیشل نے میجر حسین "

ملک کو دیکھ کر بات کی تھی اس کی بات پر میجر حسین

ملک کو بھی دھچکا لگا تھا۔

"اگر آپ امتیاز شاہ تک پہنچ جاتے ہیں تو بابا تک پہنچنا آسان ہو گا اور ان کا بلڈ بھی او نیگیٹو ہے" عیشل نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔

"تمھیں یقین ہے ایسا ہو سکتا ہے عیشل اگر وہ ہوتے تو تم لوگوں کے پاس آتے نہ" میجر حسین ملک نے عیشل کی بات پر کہا تھا۔

"اس کی باتیں سچ لگ رہی تھی آپ ایک بار کوشش تو کریں پلیز" عیشل نے روتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کوشش" میجر حسین ملک نے عیشل کو دیکھا تھا اور پھر موبائل نکال کر کیپٹن آیان ملک کو کال کی تھی۔

"ہاں بھائی" کیپٹن آیان ملک نے کال اٹھاتے ہی کہا تھا۔

"جہاں جہاں امتیاز شاہ کے اڈے ہیں اور وہ جہاں

جہاں جاتا رہا ہے سب دیکھو جیسے بھی کرنا ہے جو بھی کرنا ہے اسے ڈھونڈ کر لاؤ میرے سامنے "میجر حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔

"لیکن بھائی ہمیں اس کی نہیں بلڈ کی ضرورت ہے " کیپٹن آیان ملک نے پریشان ہو کر کہا تھا۔

جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو "میجر حسین ملک نے سختی" سے کہہ کر کال رکھ دی تھی۔

اگر جو تم کہہ رہی ہو ویسا ہوا تو وہ اتنے دنوں سے کہا " تھا "میجر حسین ملک نے پریشانی سے کہا تھا۔

مجھے بھائی سے ملنا ہے ابھی "عیشل نے اسے دیکھ کر " کہا تھا۔

ابھی صبر میری جان ایک بار بس خون کا انتظام ہو " جائے "میجر حسین ملک نے عیشل کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے"عیشل نے روتے "

ہوئے کہا تھا۔

اس کی بات پر میجر حسین ملک نے اسے دیکھا تھا اور

پھر کمرے سے نکل گیا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

دو گھنٹے لگا کر کیپٹن آیان ملک نے اس کے سارے

جگہوں کو دیکھا تھا اور پھر اب اسے گھسیٹ کر لا رہا تھا۔

اس نے فلیٹ میں لا کر اسے میجر حسین ملک نے

قدموں میں پھینکا تھا میجر حسین ملک نے اسے کالر

سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

ڈاکٹر انوشے اور ڈاکٹر اشعر بھی وہی پر موجود تھے میجر

حسین ملک اسے ایک روم میں لے کر جا رہا تھا وہ ان کا

ٹارچر روم تھا کیپٹن ایان ملک بھی اس کے پیچھے پیچھے

تھا۔

تو نے جو عیشل کے ساتھ کیا ابھی اس کے حساب کا"
وقت نہیں آیا یہ تجھے شکر ادا کرنا چاہیے"میجر حسین
ملک نے اسے زمین پر پھینکتے ہوئے کہا تھا۔

تو پھر کیوں لائے ہو مجھے"امتیاز شاہ نے ڈر کر کہا تھا "
اسے لگا تھا شاید اسکی موت سامنے کھڑی ہے۔

حارون شاہ"میجر حسین ملک نے حارون شاہ کا نام "
لیا تھا اور وہ گہرا مسکرایا۔

تو اس نے"میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کو "
اشارہ کیا تھا امتیاز شاہ کو تو اس نے عیشل کا ذکر بھی
کرنے نہیں دیا تھا اس کے منہ پر مکا مارا کر اسے گرا
دیا۔

خاموش تیرے منہ سے تو کسی بھی لڑکی کا ذکر میں "
برداشت نہیں کر سکتا اور تو میری بیوی کی بات کر رہا
ہے"میجر حسین ملک نے اس کے بازو پر زور سے

کٹ مارا تھا وہ چیخ اٹھا تھا۔

"اف ابھی سے چیخ رہے ہو ایسے نا جانے کتنے کٹ تو تم نے میری بیوی کے وجود پر بھی مارے تھے تب کچھ نہیں ہوا" میجر حسین ملک غصے سے چیخا۔

"بھائی ابھی اس سب کا وقت نہیں ہے" کیپٹن آیان ملک نے اسے یاد کروایا کہ وہ اسے کیوں لائے تھے۔

"حارون شاہ زندہ ہے" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر سوال کیا تھا۔

"میں تمھیں کیوں بتاؤں" امتیاز شاہ زور زور سے ہنس کر بولا تھا۔

"لگتا ہے اسے کام میں لانا ہو گا" اس نے اپنے ہاتھ میں موجود ہتھوڑے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سامنے موجود ٹیبل پر رکھا تھا اور اسکی انگلیاں سیدھی کی تھی۔

اگر ایسا ایک بھی ہتھوڑا اس کے ہاتھ پر پڑتا تو اسکے ہاتھ کسی کام کے نہیں رہنے تھے۔

نہیں میں بتاتا ہوں" ابھی وہ مارنے لگا تھا اس سے " پہلے ہی امتیاز شاہ بولا تھا۔

جلدی بتا" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔ "

میں بتاؤں گا پھر مجھے جانے دو گے" امتیاز شاہ نے " میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا تھا۔

اگر تو بتائے گا ایک بار تجھے چھوڑ دیا لیکن اگلی بار ہاتھ " آنے پر ایک ایک ہڈی توڑوں گا" میجر حسین ملک نے چیخ کر کہا تھا۔

اب جلدی سے بتاؤ" میجر حسین ملک نے غصے سے " اس کے بالوں سے پکڑ کر کہا۔

ہاں وہ زندہ ہے" امتیاز شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا " تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک اپنی پوری فورس

کے ساتھ لیگ ایچ کے بنگلے کے باہر کھڑے تھے

امتیاز شاہ بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔

وہ اپنی لاونج کے ایل ئی ڈی میں یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا

اس نے ابھی گیٹ کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی۔

یہ بات تو میجر حسین ملک بھی جانتا تھا وہ اسے دیکھ رہا

ہے اس لیے بڑے مزے سے کھڑا تھا۔

مجھے پتہ ہے تم مجھے دیکھ رہے ہو حارون شاہ"میجر "

حسین ملک کے اس کا پرانا نام لینے پر وہ غصہ ہوا تھا۔

اس نام سے اسے نفرت ہو گئی تھی اس نام کے شخص

کو تو شہزاد ملک نے دھوکا دیا اور اس دوست کا دھوکا وہ

برداشت نہیں کر سکا تھا اور وہ اس طرف آ گیا تھا۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے دروازہ کھولو صرف میں "

ہی اندر آؤں گا" میجر حسین ملک نے ایک بار پھر چیخ کر کہا اس کے اس طرح کہنے پر گیٹ کھل گیا تھا۔

وہ اندر گیا تھا اندر دروازے تک جاتے جاتے اسے دو منٹس لگ گئے تھے اتنا بڑا بنگلہ تھا۔

میجر حسین ملک اندر آیا تھا نیچے لاونج میں کوئی بھی نہیں تھا۔

اوپر آجاؤ" اس کے کانوں میں ایک آواز آئی تھی وہ" اوپر گیا تھا اوپر کے لاونج میں کھڑا وہ ایل ئی ڈی کو دیکھ رہا تھا۔

ہاں بولو کیوں آئے ہو" کنگ ایچ نے میجر حسین" ملک سے کہا تھا میجر حسین ملک کی طرف اس کی پشت تھی۔

حارون شاہ" میجر حسین ملک نے اس کی پشت کو " دیکھ کر کہا تھا۔

تمھیں اس سے کیا اور تم کیوں جاننا چاہتے ہو" کنگ "

ایچ بغیر مڑے ہی بولا تھا۔

کائزان شاہ" میجر حسین ملک کے منہ سے کائزان "

شاہ کا نام سن کر وہ تڑپ گیا تھا اتنے دنوں بعد اپنے بیٹے

کا نام سنا تھا۔

کیسے جانتے ہو" کنگ ایچ اس کی طرف مڑ گیا تھا اب "

کی بار میجر حسین ملک اسے دیکھ کر سچ میں حیران ہوا

تھا۔

سر" اس کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔ "

" یہاں پر صرف تمھارے سامنے کنگ ایچ کھڑا ہے "

کنگ ایچ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

حارون شاہ آپ ہیں" وہ بے یقین ہو کر بول رہا تھا۔ "

ہاں میں ہوں" کنگ ایچ نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔ "

"آپ کا بلڈ او نیگیٹو میرے دوست کو ضرورت ہے "

میجر حسین ملک پریشانی سے بول رہا تھا۔

تمھارا دوست "کنگ ایچ نے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ "

ہاں میرا دوست آپ کا بیٹا اسے ضرورت ہے اس "

وقت آپ کی "میجر حسین ملک نے اس کی طرف

دیکھ کر کہا تھا۔

وہ خاموش تھا اور خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اب

سارا فیصلہ اس پر تھا کہ وہ کیا کرے گا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک اسے لے کر اپنے فلیٹ آیا تھا کنگ ایچ

اس کا فلیٹ دیکھ رہا تھا۔

تم مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہو "کنگ ایچ فلیٹ دیکھ کر بول رہا تھا۔"

کیوں کہ وہ یہاں ہے "میجر حسین ملک نے اس کی "

طرف دیکھ کر کہا۔

ڈاکٹر انوشے اور ڈاکٹر اشعر بھی اسے دیکھ رہے تھے۔

یہ دیں گیں بلیڈ "ڈاکٹر اشعر نے میجر حسین ملک کو "
دیکھ کر پوچھا۔

جی "میجر حسین ملک نے ڈاکٹر اشعر کے پوچھنے پر "
کہا۔

مجھے پہلے کائزان سے ملنا ہے "کنگ ایچ نے میجر "
حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔

اوکے چلیں "میجر حسین ملک نے اسے کہا اور اسے "
کمرے میں لے گیا تھا۔

کمرے میں آکر کنگ ایچ نے جب کائزان شاہ کو دیکھا
تو آنکھیں نم ہو گئی تھی اتنے سالوں بعد وہ اپنے بیٹے
سے مل رہا تھا۔

اس کی یہ حالت کیسے ہوئی "کنگ ایچ نے اس کی "
طرف مڑ کر کہا۔

وہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے "میجر حسین ملک نے کنگ "

ایچ کو دیکھے بغیر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں خون دوں گا" کنگ ایچ نے کہا تو میجر حسین ملک نے ہاں میں سر ہلایا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نور الایمان پریشانی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی ناجانے کیوں جو بات میجر حسین ملک نے بتائی اس پر اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کائزان مجھے اتنے گھنٹوں سے کال نہ کریں" نور الایمان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"اگر کائزان ٹھیک ہے تو میرا دل کیوں اتنا عجیب ہو رہا ہے اور وہ میری کال کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں"

نور الایمان پریشانی سے ٹھل رہا تھا۔

دعا بھی کمرے میں آئی تھی اسنے نور الایمان کو دیکھا

تھا۔

کیا ہوا ہے بھابھی آپ اتنی پریشان کیوں ہیں" دعا "
اس کے پاس آئی تھی۔

پتہ نہیں کیوں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کائزان ٹھیک "
نہیں ہے" نورالایمان نے اپنا سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

بھابھی رات ہی تو احمر بھائی سے بات ہوئی ہے" دعا "
اسکو پریشان دیکھ کر بول رہی تھی۔

لیکن کائزان کا نمبر کیوں بند ہے اور عیشل مجھے تو کچھ "
سمجھ نہیں آرہا" نورالایمان نے پریشانی سے کہا تھا۔

بھابھی بھائی گھبرائے ہوئے بھی تھے" دعا نے "
نورالایمان کو دیکھ کر کہا۔

نورالایمان بیڈ پر بیٹھی تھی اس نے بال اپنے کان کے پیچھے کیے تھے۔

یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہا یوں اچانک پلین بتایا بھی "
نہیں" نورالایمان پریشانی سے بولی۔

"تمھارے پاس بھائی کے اپارٹمنٹ کا ایڈریس "

نورالایمان نے دعا کو دیکھ کر کہا۔

نہیں بھابھی لیکن بھائی کے روم میں شاید کچھ مل"

جائے" دعا نے نورلایمان کو پریشان دیکھ کر کہا۔

چلو کائزان کے کمرے میں" نورالایمان نے دعا کا "

ہاتھ پکڑ کر کہا تھا وہ دونوں کمرے سے نکل گئے تھے۔

ooooooooooooooooo

کنگ ایچ نے بلیڈ دے دیا تھا اس وقت وہ لاونج میں

بیٹھا تھا اس کے دماغ میں بہت ساری سوچیں تھی۔

تو کیا جس عیشل کی بات امتیاز شاہ اس سے کر رہا تھا

کہیں وہ اس کی عیشل تو نہیں تھی۔

میجر حسین ملک اس کے سامنے ہی بیٹھا تھا کیپٹن آیان

ملک بھی وہاں موجود تھا ڈاکٹر انوشے اور ڈاکٹر اشعر

اندر تھے۔

عیشل "کنگ ایچ نے میجر حسین ملک کی طرف "

دیکھا تھا۔

ہم کیا "میجر حسین ملک نے اسکے عیشل کے نام لینے "

پر غصے سے اسے دیکھا تھا۔

امتیاز شاہ جس عیشل کو کیڈ نیپ کر کے لایا تھا وہ "

میری عیشل تھی "کنگ ایچ کی آنکھیں نم ہو گئی۔

ہاں "میجر حسین ملک نے اس کے پوچھنے پر غصے سے "

جواب دیا تھا۔

مجھے ملنا ہے اس سے "کنگ ایچ نے میجر حسین ملک "

کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

لیکن میں نہیں چاہتا ایسا "میجر حسین ملک نے غصے "

سے کہا۔

بھول رہے ہو تمھارا سر ہوں "کنگ ایچ نے ہلکا سا"

ہنس کر کہا تھا۔

" سر یہی تو بات شوکنگ ہے آپ نے کبھی بتایا ہی

نہیں اس بارے میں " میجر حسین ملک کھڑا ہوا کر ان

کے پاس آیا تھا۔

" تم لوگوں کو کیا لگتا ہے ملک کے لیے جان صرف تم

لوگ دے سکتے ہو " حارون شاہ نے ہنس کر اسے گلے

سے لگایا تھا۔

" سر لیکن اگر آپ اکیلے ہیں ان سب کے درمیان تو

آپ کی جان کے لیے بہت خطرہ ہے " میجر حسین

ملک ان سے پیچھے ہوا تھا۔

لیکن مجھے خود پر افسوس بھی ہوتا ہے " حارون شاہ "

واپس بیٹھ گئے تھے۔

" کیوں سر " میجر حسین ملک نے پریشان ہو کر کہا تھا۔

ہر سال پاکستان سے لڑکیاں بھیجنی ہوتی ہیں جن کی "

تعداد ہزاروں میں ہو اور ان کو شک نہ ہو میں یہ کرتا

بھی ہوں" حارون شاہ نے بے بسی سے کہا تھا۔

"لیکن جب مجھے تمھارا پتہ چلا تو پچھلے سال میں نے کسی طرح یہ انفارمیشن تم تک پہنچائی ہے" حارون شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"وہ انفارمیشن آپ نے بھیجی تھی" میجر حسین ملک حیران ہوا تھا۔

"تمھاری طرف پچھلے چار سال اس ڈپارٹمنٹ میں بھیجتا رہا ہوں لیکن سارے ملک کے غدار نکلے کوئی نہیں آیا سب کو اپنی جان کی پرواہ تھی" حارون شاہ ان کو دیکھ کر بولا تھا۔

سر لیکن آپ بتا تو سکتے تھے نہ" میجر حسین ملک نے حارون شاہ کو دیکھا تھا۔

"سب باتیں چھوڑو مجھے عیشل سے ملنا ہے" حارون شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔

سر وہ سامنے کمرہ" میجر حسین ملک نے اپنے کمرے "

کی طرف اشارہ کیا تھا۔

حارون شاہ اٹھ کر اس کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ڈاکٹر انوشے اور ڈاکٹر اشعر باہر آئے تھے میجر حسین

ملک نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

کیا ہوا" میجر حسین ملک ان دونوں کو دیکھ کر بولا "

تھا۔

میجر حسین ملک اب ان کی حالت خطرے باہر لے"

بس ان کے ہوش میں آنے کا انتظا کرنا ہے" ڈاکٹر اشعر نے میجر حسین ملک کے

پوچھنے پر کہا۔

انشاءاللہ ہوش بھی جلد آجائے گا" ڈاکٹر انوشے وہاں"

بیٹھ گئی تھی۔

ڈاکٹر انوشے آپ کل دوپہر سے گھر نہیں گئی آپ کی "

مدر پوچھیں گی نہیں" میجر حسین ملک نے اس کے بیٹھنے پر کہا تھا۔

سر ڈونٹ وری بھائی کا ٹینشن تھا وہ تو یہاں آپ کے "

پاس ہیں ماما کو میں نے کہہ دیا ہے میں اپنی فرینڈ کی

طرف ہوں" ڈاکٹر انوشے نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے" میجر حسین ملک نے ہاں میں سر ہلا یا"

تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

حارون شاہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئے تھے

عیشل کمرے میں نہیں تھی وہ شاید واشروم تھی۔

وہ وہاں بیٹھ گئے تھے اور ان کا انتظار کرنے لگے کچھ ہی دیر میں وہ آگئی تھی۔

اسے دیکھ کر حارون شاہ کھڑے ہو گئے تھے عیشل بھی

انھیں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

وہ حیرانی سے حارون شاہ کو دیکھ رہی تھی اس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

وہ کچھ دیر تو حیرانی کی کیفیت میں کھڑی اسے دیکھ رہی

تھی اور پھر بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی اور اس کے سینے سے لگی تھی۔

اسے دیکھ کر حارون شاہ کھڑے ہو گئے تھے عیشل بھی انھیں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

وہ حیرانی سے حارون شاہ کو دیکھ رہی تھی اس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

وہ کچھ دیر تو حیرانی کی کیفیت میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اور پھر بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی اور اس کے سینے سے لگی تھی۔

بابا" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی حارون شاہ کو بھی" سکون ملا تھا اس کا اپنے سینے سے لگے ہوئے۔

حارون شاہ اسے اپنے ساتھ لگا کر اسے محسوس کر رہے

تھے اتنے سالوں سے اسے نہیں دیکھا تھا یوں اپنے
ساتھ نہیں لگا یا تھا۔

" بابا آپ کہاں چلے گئے اور وہ وہ امتیاز "عیشل روتے
ہوئے کہہ رہی تھی۔

" خاموش میرا بچہ اس بے غیرت شخص کا نام لینے کی
ضرورت نہیں ہے" حارون شاہ اسے اپنے ساتھ
لگائے ہوئے بولے تھے۔

" بابا آپ سچ میں ویسے نہیں ہیں نہ جو وہ کہہ رہا تھا "
عیشل روتے ہوئے انھیں دیکھ رہی تھی۔

" میرا بچہ آپ کا بابا ایسا کو سکتا ہے کیا" حارون شاہ نے
اس سے سوال کیا تھا۔

" کبھی بھی نہیں بابا "عیشل اس کے ساتھ ایک بار پھر
سے لگ گئی تھی۔

"میرا بچہ میں بہت خوش ہوں کہ کائزان نے تمھارا"

ہاتھ میجر حسین ملک کو دیا ہے" حارون شاہ نے اسے

اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھایا تھا۔

میجر حسین ملک کے نام پر اس کے چہرے کے رنگ

اڑے تھے۔

اسے تو احمر نے مار دیا کیا اب تک نہیں پتہ چلا سب "

کو" عیشل نے حیران ہوتے ہوئے سوچا تھا۔

جی بابا" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی اسے کچھ سمجھ "

نہیں آرہا تھا وہ کس سے کہے اور کہے گی بھی کیا پروفیسر احمر ملک تو اسکے دل میں

رہتا تھا اس کی جدائی بھی اسے

قبول نہیں تھی۔

میں بہت خوش ہوں کہ ایسا ہو گیا" حارون شاہ نے"

اس اپنے ساتھ لگائے ہوئے ہی کہا تھا۔

عیشل ان کی طرف دیکھ کر ہلکا سا بس مسکرائی تھی۔

ooooooooooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک لاونج میں بیٹھے

تھے ڈاکٹر انوشے اور ڈاکٹر اشعر کائزان شاہ کے پاس

چلے گئے تھے تب ہی فلیٹ کی بیل بجی تھی۔

ان دنوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا وہ دونوں ایک

دوسرے کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔

یہاں کون آسکتا ہے "میجر حسین ملک نے کیپٹن "

آیان ملک کی طرف دیکھا تھا۔

مجھے نہیں پتہ بھائی "کیپٹن آیان ملک نے بھی "

پریشانی سے کہا تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ دروازے کی طرف گئے تھے

میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کی طرف دیکھتے

ہوئے دروازہ کھولا تھا سامنے نور الایمان اور دعا کو عبایا

میں دیکھ کر وہ دونوں ہی حیران ہوئے تھے۔

"کون سامری ہے یہاں پے ذرا منھ بھی تو پتہ چلے "

نورالایمان اندر آتے ہوئے بول رہی تھی۔

دعا بھی اندر آئی تھی میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک حیران ہوئے تھے ان دونوں کو یہاں دیکھ کر۔

"تم دونوں یہاں" میجر حسین ملک نے ان کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔

"آپ نے جھوٹ کیوں کہا" نورالایمان نقاب اتارتے ہوئے بولی تھی۔

"تم دونوں یہاں کیسے آئی جانتی ہو نہ تمہارا حویلی سے نکلنا کتنا ان سیو ہے" میجر حسین ملک کو نورالایمان کی اس حرکت پر غصہ آیا تھا۔

"آپ نے پھر مجھ سے جھوٹ کیوں کہا" نورالایمان نے بھی غصے سے کہا تھا۔

"اسی میں بھی کوئی بہتری تھی نہ" میجر حسین ملک نے ان دونوں کو غصے سے دیکھا۔

کائزان کہاں ہیں" نورالایمان نے اپنے دل میں آتا " سوال پوچھا تھا۔

تب ہی ڈاکٹر انوشے باہر آئی تھی ڈاکٹر اشعر کے ساتھ انوشے کو وہاں دیکھ کر دعا حیران ہوئی تھی کیپٹن آیان ملک ڈاکٹر اشعر کے آنے پر فوراً سے نورالایمان کے آگے آگیا تھا تاکہ وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔

نورالایمان نے اپنے سامنے کھڑے اپنے بھائی کو دیکھا اور پھر نقاب کیا تھا۔

کیپٹن ایان ملک نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور پھر سائیڈ پر ہٹ گیا تھا۔

نورالایمان نے انھیں اگنور کیا اور پھر میجر حسین ملک کو دیکھا۔

بھائی کائزان کہاں ہیں" نورالایمان نے پھر سے میجر" حسین ملک سے سوال کیا۔

ڈاکٹر انوشے اسے دیکھ رہی تھی تو کیا یہ تھی اس دن کے منظر اس کے سامنے آئے تھے جب کائزان شاہ نور الایمان کو ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے لے کر آیا اور پھر اپنے ساتھ بیٹھایا تھا۔

"تم جو بھی ہو لیکن انوشے کی شادی کائزان سے ہی ہو گی" ہانیہ بیگم غصے سے بولی۔

"کہاں نہ خالہ آپ اپنی بیٹی کے لیے کوئی اور دیکھ لیں کیوں کہ مسز کائزان شاہ یہاں موجود ہے" نور لایمان نے اس کی بات پر غصے سے کہا۔

اسے اس دن کا منظر یاد آیا تھا جب وہ خود کو مسز کائزان کہہ رہی تھی۔

ڈاکٹر انوشے کی انکھوں میں آنسوں آ گئے تھے صرف ایک شخص کی تمنا کی تھی وہ بھی اس کے مقدر میں نہیں تھا۔

بھائی میں کچھ پوچھ رہی ہوں آپ سے "میجر حسین "

ملک کے خاموش رہنے پر وہ غصے سے بولی تھی۔

بھائی آپ بتائیں "اب کی بار وہ کیپٹن آیان ملک کی "

طرف مڑ گئی تھی۔

آؤ "میجر حسین ملک نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اسے اپنے "

ساتھ لگاتے ہوئے وہ اس کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

حارون شاہ بھی عیشل کے ساتھ باہر آئے تھے عیشل

نے بھی خود کو اچھے سے کور کیا ہوا تھا اچھے سے دوپٹے

سے منہ چھپایا ہوا تھا۔

لیکن وہ نور الایمان کو احمر کے حسار میں دیکھ کر حیران

ہوئی تھی لیکن ابھی کے لیے خاموش ہو گئی تھی۔

میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھا تھا اس کی

آنکھوں میں حیرانی تھی۔

اور وہ جان گیا تھا یہ حیرانی کس بات کی ہے دعا حارون

شاہ کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

حارون شاہ بھی نورالایمان کو میجر حسین ملک کے حسار میں دیکھ کر حیران ہوئے تھے کیوں کہ انھیں نہیں تھا پتہ یہ نورالایمان ہے۔

بابا" اسکے منہ سے بے اختیار نکلا تھا انھیں دیکھ کر اس" کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے۔

وہ بھاگ کر ان کے پاس آئی تھی حارون شاہ اس کے اس طرح آنے پر حیران ہوئے تھے دعا کو عبایا میں وہ پہچان نہیں سکے تھے۔

دعا" ان کو حیران دیکھ کر عیشل بولی تھی۔"

وہ کافی پر سکون ہوئے تھے ان کے بیٹے نے بیٹے ہونے کا فرض نبھایا تھا اپنی بیٹی کو یوں چھپا ہوا دیکھ کر وہ خوش ہوئے تھے۔

بابا آپ زندہ ہیں" وہ ان کے ساتھ لگے ہوئے ہی"

بولی تھی۔

میری جان جی" حارون شاہ نے اس کے ماتھے پر کا"
کیا تھا سب لوگ انھیں یکھ رہے تھے۔

نورالایمان حیرانی سے یہ سب دیکھ رہی تھی عیشل نے میجر حسین ملک کو غصے سے دیکھا تھا اور اس کے پاس آئی تھی نورالایمان کا ہاتھ پکڑ کر وہ حارون شاہ کے سامنے لے کر آئی تھی۔

اس کا اصل مقصد اسے میجر حسین ملک سے دور کرنا تھا کیوں کہ وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ وہی میجر حسین ملک ہے اور نورالایمان کا بھائی۔

بابا یہ زینب پھوپھو کی بیٹی نورالایمان "عیشل نے " حارون شاہ کو دیکھ کر کہا حارون شاہ نے دعا کی سائیڈ کیا تھا اور نورلایمان کو اپنے گلے لگا لیا۔

میری زینب کی آخری نشانی ہو میرا بچہ آپ" حارون"

شاہ نے اس کے ماتھے پر کس کیا تھا نور الایمان کنفیوز یہ سب دیکھ رہی تھی۔

آپ "اس کے چہرے پر حیرانی دیکھ کر وہ مسکرائے" تھے۔

میں آپ کی زینب ماما بھائی آپ کا مامو" حارون شاہ" مسکرا کر بولے تھے۔

لیکن آپ تو اس دنیا نہیں تھے "نور الایمان حیران " ہوئی تھی۔

لیکن اب تو آپ کے سامنے ہوں نہ " حارون شاہ" مسکرا کر بولے تھے۔

چلیں "میجر حسین ملک نے نور الایمان کو دیکھ کر کہا"

نور الایمان حارون شاہ کے پاس سے اس کے پاس آئی تھی۔

میجر حسین ملک نے پھر سے اسے اپنے حسار میں لے

لیا تھا۔

جی "نورالایمان نے ان کو دیکھ کر کہا۔"

وہ سب لوگ اس کمرے میں داخل ہوئے تھے

کائزان شاہ کی حالت دیکھ کر نورالایمان اور دعا دونوں ہی حیران ہوئی تھی۔

میجر حسین ملک اسے کائزان شاہ کے پاس قریب لایا تھا اس کے ماتھے پر بڑی سی پٹی کی ہوئی تھی ہاتھ پر بھی پٹی تھی اور بھی جگہ پر چوٹوں کے نشان تھے۔

نورالایمان کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے وہ حیرانی سے کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی میجر حسین ملک کے حسار میں وہ لڑکھڑائی تھی۔

بھائی یہ "نورالایمان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے۔"

بھائی کی یہ حالت کیسے ہوئی ہے "عیشل دعا کے پاس "

آئی تھی۔

دعا کے پوچھنے پر عیشل خاموش رہی تھی وہ کچھ بھی نہیں بولی تھی۔

اسے بس نورالایمان احمر کے پاس اب بھی کھٹک رہی تھی وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ نورالایمان کیوں اسکے پاس ہے اور احمر نے اسے اپنے ساتھ کیوں لگایا ہوا ہے۔

کائزان کی ساتھ یہ سب کیسے ہوا"نورالایمان میجر" حسین سے پوچھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر میجر حسین تڑپا تھا اس کی بہن کی انکھوں مین آنسوں۔

بتادوں"میجر حسین ملک نورالایمان کو دیکھ کر پوچھ" رہا تھا۔

"ہاں مجھے جانا ہے یہ سب کائزان کے ساتھ کیسے ہو "

وہ آنکھوں میں آنسوں لیے اسے دیکھ رہی تھی تکلیف ہو رہی تھی اسے اس حالت میں دیکھ کر درد اٹھ رہا تھا دل میں۔

میں نے کیا ہے "میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر" کہا اس کے یوں کہنے پر نور لا یمان نے حیران ہو کر اسے دیکھا تھا دعا اور حارون شاہ بھی حیران ہوئے تھے۔

آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں نہ بھائی "نور الا یمان بے" یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کے بھائی بولنے پر وہ عیشل حیران ہوئی تھی وہ احمر کو بھائی کیوں کہہ رہی تھی۔

نہیں میری گڑیا میں سچ کہہ رہا ہوں "میجر حسین " ملک کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

"کہہ دیں آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں"

نورالایمان اس سے پیچھے ہوئی تھی عیشل کو یہ سب دیکھ دھچکا لگ رہا تھا۔

نہیں میری گڑیا میں مذاق نہیں کر رہا" میجر حسین" ملک اسے دور ہوتا دیکھ کر بولا تھا۔

نورالایمان اب کیپٹن آیان ملک کے پاس آئی تھی۔

بھائی آپ کی بتائیں بھائی مذاق کر رہے ہیں نہ میرے" ساتھ" نورالایمان نے کیپٹن آیان ملک کو دیکھا تھا جو کہ اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ رہا تھا۔

نہیں میری گڑیا یہ سچ ہے" کیپٹن آیان کی حامی پر" اس کے پاؤں لڑکھڑائے تھے وہ گرنے لگی تھی لیکن میجر حسین ملک نے اسے پیچھے سے تھاما تھا۔

اس نے گردن مروڑ کر اسے دیکھا تھا یقین کرنا مشکل تھا لیکن یہی سچ تھا وہ فوراً سے سیدھی ہوئی تھی اور میجر حسین ملک سے دور ہوئی تھی۔

کائزان شاہ کے وجود میں حرکت ہوئی تھی لیکن کسی نے بھی غور نہیں کیا تھا سب لوگ میجر حسین ملک اور نور الایمان کو دیکھ رہے تھے۔

اس نے آہستہ آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تھی اس کے کانوں میں نور الایمان کی آواز پڑی تھی۔

"کیوں کیا آپ نے ایسا آپ تو اسے اپنا جگری یار کہتے تھے نہ" نور الایمان کی اس بات پر عیشل کو ایک اور دھچکا لگا تھا۔

وہ عیشل کے کردار کی صفادے رہا تھا مجھے مانجاے" مجھے کیوں اتنا غصہ آگیا" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ نور الایمان کا ایران اٹھا تھا اس نے وہ ی پوری قوت کے ساتھ اس کے گال پر تھپڑ مارا تھا۔

کائزان شاہ نے بھی حیرانی سے اپنی بیوی کی شیرنی بنتے دیکھا تھا وہ اٹھ کر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا تکلیف ہوئی تھی

لیکن اس نے کوشش کی تھی۔

میجر حسین ملک نے اپنی بہن کو دیکھا تھا جس نے اپنی پوری قوت کے ساتھ اسے تھپڑ مارا تھا بھلے ہی اس میں اتنی طاقت نہیں تھی لیکن اس کے تھپڑ میں دم ضرور تھا۔

کائزان شاہ تو مزے سے یہ منظر دیکھ رہا تھا مطلب کے میجر حسین ملک کو تھپڑ پڑا وہ بھی اپنی بہن سے۔۔

" آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا آپ میں اتنی عقل نہیں ہے انھوں نے ایک بات کی اور آپ نے انھیں یوں جانوروں کی طرح مارا ہے " نور اک غصے سے بول رہی تھی سب لوگ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

" آپ پاگل ہیں ایک بات کی وجہ سے کوئی یوں مارتا ہے آپ سچ میں سائیکو ہیں انھوں نے صرف بھائی ہونے کے ناطے انھیں شاہد لگا کہ آپ کے دل میں

کوئی خدشہ ہو گا مجھے نہیں پتہ کیا ہوا ہے کیا نہیں جو بھائی اپنی بہنوں سے اتنی محبت کرتا ہو انھیں پردے میں چھپا کر رکھتا ہو وہ اپنی بہن کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے "نور الایمان نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

"آپ خود کو اس کا دوست کہتے ہیں اتنے سالوں میں بس اتنا سا کھ پائے تھے آپ اسے اپنی فوجیوں والا زور آپ نے کائزان پر نکال دیا ایک بار بھی خیال نہیں آیا وہ آپ کی بیوی کا بھائی ہے "نور الایمان کا یہ بولنا تھا کہ اس کا شبہ جو وہ سوچ رہی تھی پچھلے کچھ منٹوں سے کہ بھائی کا دوست اور پروفیسر احمر ملک ایک ہی ہیں وہ اب کلیئر ہو گیا تھا۔

"چلو وہ نہیں تو یہ ہی سوچ لیتے وہ آپ کی بہن کا شوہر ہے اگر یہ بھی خیال نہ آیا تو یہ سوچ لیتے کہ وہ آپ کا

جگری یار ہے جو آپ پر جان دے دے گا" نورالایمان کے یہ کہنے پر اسے وہ منظر

یاد آیا تھا جب وہ

اسے بچانے کے لیے اپنے بازو پر گولی کھا چکا تھا۔

آپ سچ میں مجھے پاگل لگ رہیں ہیں جو صرف خود "

کے بارے میں سوچ رہا ہے کسی اور کے بارے میں

نہیں اور میں بتہ رہی ہوں آپ کو" اس نے انگلی اٹھا کر

میجر حسین ملک کی طرف کی تھی۔

اب اگر آپ نے میرے شوہر کو ہاتھ بھی لگایا تو آپ"

کے ہاتھ میں خود توڑوں گی" اس کی فنی ہمت پر سب

لوگ حیران ہو کر اسے دیکھ رہے تھے سب کی نظریں

ان پر ہی تھی کسی کی بھی نظر کائزان شاہ پر نہیں پڑی

تھی جو کہ مسکرا کر اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا جو اس کے

لیے اپنے بھائی کے سامنے کھڑی ہو کر اسٹینڈ لے

رہے۔

حارون شاہ پر ایک اور انکشاف ہوا تھا کہ نور الایمان ان

کے کائزان شاہ کی بیوی ہے۔

میجر حسین ملک خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا

کچھ بھی بولا نہیں تھا۔

وہ بغیر کسی کی بھی طرف دیکھے کمرے سے نکل گیا تھا

کیپٹن آیان ملک اچھے سے جانتا تھا کہ وہ غصے کا بہت تیز

ہے اس لیے وہ اس کے پیچھے گیا تھا۔

وہ اپنے غصے میں خود کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا اب تو

شور بھی تھا کیوں کہ اس کی پیاری گڑیا نے اسے یہ

سب باتیں کہی تھی۔

کائزان آپ کو ہوش اگیا "سب سے پہلے ڈاکٹر "

انوشے کی اس پر نظر پڑی تھی۔

اس کے پوچھنے پر کائزان شاہ کا منہ بن گیا تھا سب

لوگ نے اب کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

ہم ایک بار ان کا چیک اپ کر لیں پھر آپ سب مل "
لیجیے گا" ڈاکٹر انوشے نے کہا تھا۔

ڈاکٹر انوشے یہاں میل ڈاکٹر بھی ہیں وہ چیک اپ کر "
لیں گیں آپ جائیں" نورالایمان نے اسکے کہنے پر کہا
تھا وہ تو اسے یہاں دیکھ کر ویسے ہی حیران تھی۔

نورلایمان کی جیلیسی دیکھ کر کائزان شاہ مسکرایا تھا اس
کی بیوی پوزیسو تھی اس کے یہ روپ بھی تھے اسے
آج پتہ چل رہا تھا۔

ڈاکٹر انوشے نورالایمان کے کہنے پر کمرے سے ہی نکل
گئی تھی آنکھیں نم ہونا شروع ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر اشعر نے کائزان شاہ کو چیک کیا تھا اور اس کے
بعد وہ ان سب کو دیکھ کر کمرے سے چلا جاتا ہے۔

کائزان شاہ حیرانی سے حارون شاہ کو دیکھ رہا تھا اس کی
نظر اب ان پر پڑی تھی۔

بابا یہ کیسے ہو سکتا ہے" کائزان شاہ حیرانی سے بولا"

تھا۔

حارون شاہ اس کے پاس آیا تھا اور پھر اسے اپنے گلے

سے لگا لیا تھا۔

بابا" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے کیا کہے وہ"

حارون شاہ کے گلے لگ کر یہی سوچ رہا تھا۔

بابا آپ کیسے آپ کہاں تھے" کائزان شاہ کی بھی "

آنکھیں نم ہو گئی تھی۔

میرے بیٹے ابھی کچھ نہ سوچو تمھاری حالت ابھی "

ایسی نہیں ہے تمھیں آرام کی ضرورت ہے" حارون

شاہ نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا تھا۔

کیپٹن آیان ملک بھی اس کے پاس آیا تھا اور سر جھکا

کر کھڑا تھا۔۔

ایسے کیوں کھڑے ہو" کائزان شاہ اسے دیکھ کر"

بولا۔

بھائی نے اچھا نہیں کیا" کیپٹن آیان ملک بیچار گی سے "

بولا تھا۔

وہ تم چھوڑو میرا اور اس کا مسئلہ ہے "کائزان شاہ نے "

اس کے کہنے پر مسکرا کر کہا۔

اب کیسی طبیعت ہے "کیپٹن آیان ملک ہلکا سا مسکرا "

کر بولے تھے۔

ٹھیک ہوں "کائزان شاہ نے بھی مسکرا کر جواب دیا"

وہ ایک نظر دعا پر ڈال کر چلا گیا تھا۔

عیشل اور دعا دونوں نے اس کا ایک ایک ہاتھ پکڑا ہوا

تھا عیشل تو باقاعدہ رو بھی رہی تھی دعا کی بھی آنکھیں

نم تھی۔

میری گڑیا اتنا تو کیوں رہی ہو" کائزان شاہ نے عیشل

کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا تھا۔

بھائی آپ کی یہ حالت "عیشل روتے ہوئے بول"

رہی تھی۔

کچھ بھی نہیں ہوا ہے مجھے میں ٹھیک ہوں میری"

بہنا" کائزان شاہ نے اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔

کہاں ٹھیک ہیں ٹھیک ہوتے تو ایسے ہوتے "عیشل"

نے منہ بنایا تھا سائقہ ایک کرنے پر کھڑے ہو کری دیکھ رہی تھی حارون شاہ بھی

جا چکے تھے باہر۔

تمھیں روتا دیکھ کر تمھاری بہن بھی رو رہی ہے کائزان شاہ نے دعا کی طرف "

اشارہ کیا تھا۔

بھیج پھر بھی مجھے اچھا نہیں لگ رہا نہ "عیشل نے نم"

آنکھوں کے ساتھ بولا تھا۔

بس میری گڑیا بھائی کی جان بستی ہے تم دونوں"
میں دونوں کے آنسوں تمھارے بھائی سے برداشت
نہیں ہیں ہمیشہ ہنستی رہا کرو"کائزان شاہ نے ہنس کر کہا
تھااور پھر سمائل کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

وہ دونوں اس کے کہے ہر ہلکا سا مسکرائی تھی دونوں
ہی اس کے ایک ایک سائیڈ سر گلے لگی تھی۔

آپ نے تو جان نکال دی تھی میری"عیشل نے نم"
آنکھوں سے اسے دیکھ کر کہا۔

اب ایسی کوئی بات نہیں ہو گی عیشل"کائزان شاہ"
نے اسے منع کیا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہ دونوں اسکے ایک ایک سائیڈ پر تھی اور سکون سے
سر رکھا ہوا تھا اس کے سینے والے مقام پر۔

oooooooooooooooooooo

اب کمرے میں کائزان شاہ آر نورالایمان اکیلے ت باقی سب لوگ چلے گئے تھے۔

اف یہ ظالم سماج" کائزان شاہ نے نورالایمان کی طرف دیکھا تھا۔"

اب کیوں وہاں کھڑی ہو اب تو آجاؤ" کائزان شاہ کو"

اب تک اس کا وہی کھڑا رہنا سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

وہ اس کے کہنے پر دھیرے دھیرے قدم لیتی اس کے پاس آئی تھی۔

ایک تو یہ ظالم سماج ہمیں اکیلا نہیں چھوڑ رہا تھا اوپر"

"سے تم اتنا دور کھڑی ہو سب کے جانے کے بعد بھی

کائزان شاہ بلکل بیٹھ گیا تھا۔

آپ کو درد ہو گا" اس کے بیٹھے پر وہ فوراً سے بولی"

تھی۔

نہیں ہو گا اور ادھر آؤ" کائزان شاہ نے جگہ بنائی اور"

اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

کائز یہ کیا کر رہے ہیں" وہ شرم کے مارے ابھی سے "
لال ہو رہی تھی

اور حجاب میں اس کا شرماتا چہرہ مزید خوبصورت لگ رہا

تھا۔

یہ اتنی شرم ابھی سے "کائزان شاہ نے اسے شرمات دیکھ کر کہا تھا۔ "

آپ تنگ کر رہے ہیں مجھے "نورالایمان نے منہ "

بنا کر کہا تھا۔

نہیں تو اور آؤ یہاں "کائزان شاہ نے اسے بیڈ پر آنے "

کا کہا تھا۔

میں کیسے نہیں بلکل بھی نہیں کوئی آ گیا تو نورالایمان نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔ "

"کوئی بھی نہیں آئے گا تم خاموشی سے آؤ ایمان"

کائزان شاہ نے سختی سے کہا اس کے سختی سے کہنے پر وہ

بیڈ پر چڑھی تھی۔

آپ کو مسئلہ ہو گا "نورالایمان اس کے زخم دیکھ کر "

کہہ رہی تھی۔

"کچھ بھی نہیں ہوگا میری جان تم بس میرے سینے پر

سر رکھ لو سارے درد بھول جائیں گیں" کائزان شاہ

نے اپنے بازو کھولے تھے۔

نورالایمان فوراً سے اس کی باہوں میں سمائی تھی اس ک آنکھوں میں آنسوں بھی

تھے۔

"میں بہت ڈر گئی تھی کائز" وہ روتے ہوئے کہہ رہ تھی۔

"جانِ کائزاب تو سب کچھ ٹھیک ہے نہ اب کیوں ڈر ہی ہے میری جان" کائزان

شاہ نے اسے خود سے

دور کر کے آنسوں صاف کیے تھے۔

" پھر بھی آپ کو پتہ ہے فضول میں میرا دل نہیں گھبر رہا تھا آپ اتنی تکلیف

میں تھے اس لیے میں اتنی ب چین تھی" نورالایمان نے اس کے سینے میں میں

چھپ لیا تھا۔

کائزان شاہ کو نظر اچانک اس کے پاؤں پر پڑی تھی ج

ن پر پٹی بندھی ہوئی تھی لیکن ان پٹیوں پر خون لگا ہو

اتھا اور وہ تازہ تھا۔

نور الایمان "کائزان شاہ نے اس کا سر اپنے سینے سے "

اٹھایا تھا۔

یہ پاؤں پر "کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا"

تھا۔

وہ جگ ٹوٹ گیا تھا تو ان کے شیشیوں پر پاؤں رکھ "

لیے پتہ ہی نہیں چلا" وہ چہرہ جھکا گئی تھی کیوں کہ

کائزان شاہ کی سخت نظریں اس سے برداشت نہیں ہو

رہی تھی۔

کیا کرتی رہتی ہو میری جان کتنا درد ہوا ہو گا" کائزان "

شاہ نے اسے اپنے اندر چھپا لیا تھا۔

درد تو بہت ہوا تھا لیکن آپ بھی تو تکلیف میں ہی"

تھے نہ "نورالایمان نے منہ بنا کر کہا تھا۔

میری جان آپ کی تکلیف پر مجھے بہت عزیت ہوتی ہے "کائزان شاہ نے اس کا"

سر اپنے سینے پر رکھ لیا تھا

نورالایمان نے لیٹے ہوئے اس کے سینے پر رکھے

ہوئے آنکھیں بند کرلی تھی نورالایمان کا ایک ہات

اس کے پیٹ پر تھا۔

تو آپ کی تکلیف پر جیسے میں تو خوش ہوتی ہوں نہ "نورالایمان نے منہ بنا کر کہا"

تھا۔

میں نے ایسا کب کہا ہے میری کیوٹ سی چھوٹی سی جان "کائزان شاہ نے اس"

کے ماتھے پر اپنے ہون

رکھے تھے۔

اس کے اس عقیدت بھرے لمس پر اس کے پورے

وجود میں سکون دوڑا تھا۔

کائز جان نکال دی تھی آپ نے میری جب میں نے "

آپ کو اس حالت میں دیکھا میرا دل بند ہو جاتا آگے

آپ کو اس وقت ہوش نہ آتا تو "نور الایمان کے

آنکھوں اب بی بند ہی تھی۔

میری جانِ شاہ مجھے آج پتہ چل رہا ہے میری مسز شاہ"

مجھ سے اس قدر محبت کرنے لگی ہے "کائزان شاہ نے

ہنس کر کہا تھا اور پھر اس کے دنوں گالوں پر باری باری

لب رکھے تھے اس کے اس لمس پر اس کے دل کی

دھڑکنیں تیز ہوئی تھی سانسیں اتھل پتھل ہوئی تھی۔

توبہ توبہ میری جان آپ تو ایک گال پر کس کرنے پر"

اتنا شرما رہی ہیں آپ کی دھڑکنیں یوں تیز ہو گئی ہیں

آگے آپ کا کیا ہو گا "کائزان شاہ اس کا لال ٹماٹر جیسا

منہ دیکھ کر بولا تھا۔

کیوں تنگ کر رہے ہیں کائز "نور الایمان نے کیوٹ"

سا منہ بنا کر کہا تھا۔

میری کیوٹ سی بیوی میں کہاں تنگ کر رہا ہوں میں "
تو بس پیار جتار ہا ہوں" اسنے ایک بار پھر سے وہی عمل
دہرایا اور اس کے گال پر کس کیا تھا اب کی بار وہ شرم
کے مارے اسکے سینے میں سر چھپا گئی تھی۔
اسکے یوں بار بار شرمانے پر کائزان شاہ کا اب کی بار
قہقہہ بلند ہوا تھا۔

oooooooooooooooooooo

عیشل خاموش سے بیٹھی تھی میجر حسین ملک بھی
کمرے میں موجود تھا دونوں کے بیچ گہری خاموشی تھی
کوئی کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا۔
عیشل نے اس کی طرف دیکھا تھا آنکھیں اس کی نم ہو
گئی تھی۔
اتنی عزیت میں آپ نے رکھا مجھے ہلکہ "عیشل کہتے "
کہتے روک گئی تھی اس کا لہجہ لڑکھڑایا تھا۔

اس کے پیچھے بہت بڑی وجہ تھی میری جان "میجر "
حسین ملک اس کے پاس آیا تھا۔
مت کہیں مجھے اپنی جان احمر مت کہیں "وہ روتے "
ہوئے کہہ رہی تھی۔
ویسے مجھے ایک بات تو بتائیں "عیشل نے اپنے بال "
کانوں کے پیچھے کیے تھے۔
ہاں بولو "میجر حسین ملک اسکے پاس آرہا تھا عیشل "
پیچھے ہوتے ہوتے اس سے اتنا ہی دور ہو رہی تھی۔
آپ کا نام احمر ہے بھی یا نہیں میں فضول میں بلا رہی "
ہوں "عیشل نے رو کر کہا تھا۔
احمر ہے تم کہہ سکتی ہو "میجر حسین ملک اس کی "
طرف بڑھتا ہوا بول رہا تھا۔
عیشل کے پاس مزید جگا نہیں تھی پیچھے ہونے کی وہ
دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی۔

تم یہ سب نہ سوچو تمھیں ریسٹ کی ضرورت ہے"

بس" میجر حسین ملک نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف

کھینچا تھا جس سے وہ س کے بہت کلوز آ گئی تھی۔

مجھے کوئی ریسٹ شسٹ نہیں کرنا" وہ غصے سے منہ بنا "

کر بولی تھی اور اس سے دور ہونا چاہا تھا لیکن میجر

حسین ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے یہ

کرنے سے روکا تھا۔

آپ دور رہ کر بھی بات کر سکتے ہیں نہ "عیشل ن منہ بنایا تھا۔ "

کیوں میری بیوی ہے اور میں اسی سے دور "

رہوں" میجر حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔

لیکن میں آپ کی بیوی نہیں ہوں پروفیسر احمر ملک "

کی ہوں" عیشل نے غصے سے منہ بنایا تھا۔۔

اس کی ایسی بات پر میجر حسین ملک مسکرایا تھا۔

آپ یقین کریں دنوں میں ہی ہوں" میجر حسین "

ملک نے ہنس کر جواب دیا تھا۔

لیکن مجھے پروفیسر احمر ملک سے محبت ہوئی تھی نہ کہ "

میجر حسین ملک سے "عیشل نے غصے سے کہا تھا دور

ہونے کے لیے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ہٹانا چاہا تھا

لیکن ناکام رہی تھی۔

میرے حسار سے نکلنا آپ کے لیے ناممکن ہے جانِ "

احمر "میجر حسین ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر

بات کی تھی عیشل نے فوراً سے اپنی آنکھوں کا زاویہ

بدلا تھا۔

"احمر پلیز پیچھے ہوں میں بھولی نہیں ہوں اپنی اذیتیں"

عیشل نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

ابھی کچھ بھی نہیں سوچنا آپ بس ایسا کریں کہ "

ریسٹ کریں میڈیسن لیں "میجر حسین ملک نے اپنی

کیوٹ سی بیوی کے ماتھے پر لب رکھنے چاہے تھے لیکن

اس نے اپنا سر پیچھے کر لیا تھا۔

اس کی اس حرکت پر میجر حسین ملک کو غصہ آیا تھا اس نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

" عیشل کبھی بھی مجھے خود سے دور نہیں کیا کرو اس چیز پر مجھے سخت غصہ آتا ہے اور مجھ سے بھی دور نہ ہوا کرو یہ دونوں چیزیں مجھے نہیں پسند " میجر حسین ملک نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

" تو آپ نے جو اتنا سب کچھ کیا ہے اس سے آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ سے خوش ہوں گی " عیشل نے بھی غصے سے بات کی تھی۔

" مجھے کچھ بھی نہیں پتہ بس مجھے اتنا پتہ ہے مجھے خود سے دور نہیں کیا کرو " میجر حسین ملک غصے سے چیخا تھا۔

اس کی چیخنے پر عیشل ڈر گئی تھی اور پھر اپنے دل پر ہاتھ

رکھ لیا تھا اس کے اس قدر ڈرنے پر میجر حسین ملک کو

خود پر ہی غصہ آیا تھا۔

تمھیں ریسٹ کی ضرورت ہے آرام کرو" میجر"

حسین ملک نے نارمل ہو کر کہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں" اس نے نیچے دیکھ کر کہا۔"

وہ مجھے بھی دیکھائی دے دیا ہے" میجر حسین ملک"

نے اسے باہوں میں اٹھا لیا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہیں" عیشل حیران ہوئی تھی۔"

تم نے ایسے تو ریسٹ کرنا نہیں تو اس لیے" میجر"

حسین ملک نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اور اس پر بلینکٹ دی

تھی۔

کچھ بھی نہیں سوچنا دماغ کو ریلیکس کر کے صرف"

اور صرف آرام کرو" میجر حسین ملک نے جھک کر

اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھے تھے اور پھر کمرے کی

لائٹس بند کر کے وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

ooooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک کائزان شاہ کے کمرے میں آج تھا

جہاں نورالایمان اس کے سینے پر سر رکھ کر سو رہی

تھی۔

نورالایمان کو اس کے سینے پر دیکھ کر اسکے اندر آگ تو

لگی تھی لیکن کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

کیسی ہے اب طبیعت "میجر حسین ملک نے اسے "

نورالایمان کو تکتا دیکھ کر کہا تھا۔

ہاں پہلے سے بہت زیادہ بہتر ہوں "کائزاں شاہ نے "

بنا اس کی طرف دیکھے ہی جواب دیا تھا۔

میں تمھاری طرف دیکھ کر بات کر رہا ہوں نہ تم بھی "

تو میری طرف دیکھ کر بات کرو "میجر حسین ملک کو

غصہ آیا تھا۔

اسے ایک تو یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ
نور الایمان اس کے سینے پر ہے اور وہ بھی اتنے کلوز اپر
سے وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لیے صرف
اسے دیکھ رہا تھا۔

" میری مرضی میں جدھر دیکھوں اور میرا دل میری
بیوی کو دیکھنے کا کر رہا ہے وہ اس وقت سو رہی ہے اب
تو جی بھر کر میں اسے دیکھ سکتا ہوں "کائزان شاہ نے
اسے جلانے کے لیے ہنستے ہوئے بات کی تھی۔

" کائزان شاہ ٹھیک ہے عیشل احمر حسین ملک "میجر
حسین ملک نے بھی اسے تنگ کرنے کے لیے کہا تھا۔

" خاموش "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

" اب خاموش اس وقت کیا ہو رہا تھا "میجر حسین ملک
نے بھی منہ بنا کر کہا تھا۔

" اچھا ہم بحث اور بات دونوں بعد میں کریں گیں تم

ڈاکٹر انوشے کو بھیج دو" کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر بات کی اس کی ایسی بات پر میجر حسین ملک اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

اوئے پاگل انسان نور الایمان کی پاؤں پر کانچ لگا ہے " چلنے کی وجہ سے زخم تازہ ہو گیا ہے اور خون بہہ رہا تھا کچھ دیر پہلے" کائزان شاہ اس کے ایسے دیکھنے پر بولا تھا۔

میجر حسین ملک نے بھی نور لایمان کے پاؤں کی طرف دیکھا جہاں اس کی سفید پٹی لال ہو گئی تھی۔

یہ کیسے" میجر حسین ملک اس کے پاس آیا تھا اس نے " اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھا کائزان شاہ کو اس کا یہ عمل پسند نہیں ایا۔

میری بیوی سے دور رہ" کائزان شاہ غصے سے بولا تھا" اس کی بات پر میجر حسین ملک نے اسے گھورا تھا۔

اور تو بھی میری بیوی سے دور رہا کر "میجر حسین "

ملک نے بھی اس کے الفاظ اسی پر دہرا کر یاد کروا دیا کے

اس کی بہن بھی اس کی بیوی ہے۔

وہ بہن ہے میری "کائزان شاہ نے سختی سے جواب "

دیا۔

تو نورالایمان بھی بہن ہے میری "میجر حسین ملک نے بھی اسی کے ٹون میں "

جواب دیا۔

اچھا اب ڈاکٹر کو بھیجے گا "کائزان شاہ نے میجر حسین "

ملک کی طرف دیکھ کر کہا۔

بھیج رہا ہوں "میجر حسین ملک یہ کہہ کر نکل گیا تھا کائزان شاہ نے نورالایمان "

کی طرف دیکھا اور پھر اس

کے ماتھے پر کس کی۔

ooooooooooooooooooooooo

ماضی

وہ لوگ الگ گھر میں شفٹ ہو گئے تھے حارون شاہ نے زینب کو ورکنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام گیں تھی۔

اسے اب پتہ چلا تھا یہ اس کی سزا تھی جو اس کے تب نے اسے دی تھی وہ بھٹک گیا تھا ہونے راستے سے جس کی وجہ سے اللہ اس سے ناراخ ہو گیا تھا۔

لیکن وہ اس بات پر خوش بھی تھا کہ وہ ان سب میں زیادہ دیر تک نہیں رہا تھا اللہ نے اسے بچا لیا تھا۔

شہزاد ملک اپنی فیملی کو لے کر کراچی میں شفٹ ہو گیا تھا۔

اور زینب معصوم اس بات میں ہی خوش تھی اس کے شوہر نے اسے نیا گھر لے کر دیا ہے۔

اور وہ اس کے ساتھ یہاں آ گئی تھی شہزاد ملک اسکا کتنا خیال رکھتا تھا۔

ooooooooooooooooooooo

ایسے ہی زندگی گزر رہی تھی حارون شاہ نے اپنے
بزنس کو بچانے کے لیے جو ہو سکا وہ کیا لیکن شاید وہ کم
تھا کائزان شاہ نے بزنس جوائن ک کر لیا تھا وہ سب
کچھ سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ بہت ٹوٹ گیا تھا زینب پھوپھو کے جانے کے بعد
سور نور الایمان میں تو اس کی جان بستی تھی اب وہ
لوگ اس بھی لے گئے تھے۔۔

شہزاد ملک سونیہ کی طرف آیا ہوا تھا ابھی وہ نھانے کے
لیے گیا ہوا تھا اس کا موبائل سائیڈ پر پڑا تھا دونوں ہی
موبائل پڑے تھے۔

وہ شاور لے رہا تھا اس کے نمبر پر کال آ رہی تھی سونیہ نے کال اٹھائی تھی۔

جی السلام علیکم "سونیہ نے کال اٹھاتے ہی کہا۔"

وعلیکم السلام جی کون "سونیہ نے لڑکی کی آواز دن کر"

حیرت سے کہا۔

یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے "زینب نے غصے سے "
سوال کیا۔

بس صرف میر سوال جواب دیں "سونیہ نے غصے "
سے کہا تھا۔

میں زینب شہزاد ملک ان کی بیوی "زینب نے جب یہ "
بات کی اس کے قدم لڑکھڑائے تھے وہ گرنے لگا تھا
لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

اوکے ". سونیہ نے بہت مشکل سے کہا۔ "

آپ کون "زینب نے اس سے سوال کیا۔ "

آپ کے شوہر اچھے سے بتا سکتے ہیں "وہ یہ کہہ کر "
کال رکھ چکی تھی زینب بھی پریشان ہوئی تھی۔۔

ڈاکٹر انوشے نورالایمان کی پٹی کر رہی تھی اور وہ ڈرتے ہوئے کائزان شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کچھ بھی نہیں ہوگا نورالایمان وہ آہستہ سے کر رہی "ہیں" کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔

انوشے ان دونوں کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی وہ بس اپنا کام کر رہی تھی دل میں درد اٹھ رہا تھا لیکن پھر بھی خاموشی سے اپنا کام کر رہی تھی۔

لیکن کائزان پین ہو رہا ہے "نورالایمان کی آنکھیں" نم ہو گئی تھی اس نے پاؤں کھینچ لیے تھے۔

ڈاکٹر انوشے آرام سے کریں "اس سر جھکائے کھڑا" دیکھ کر کائزان شاہ نے کہا تھا۔

جی "وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی اس نے اس کا پاؤں" واپس سے تھاما تھا اور اس پر بینڈج کی تھی۔

اب آپ کیسا فیل کر رہی ہیں "بینڈج ہو جانے کے"

بعد ڈاکٹر انوشے نے نور الایمان کو دیکھا تھا۔

جی ٹھیک ہے "نور الایمان نے بھی اس کی طرف"

دیکھا۔

جلن تو نہیں ہے پاؤں میں "ڈاکٹر انوشے نے اسے"

کائزان شاہ کے سینے سے لگے ہوئے اور دونوں کا ہاتھ

ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیکھ کر پوچھا تھا کہ منظر

اس کا دل جلا رہا تھا۔

نہیں ٹھیک ہے اپ جاسکتی ہیں "نور الایمان نے "

اسے کائزان شاہ.جی طرف دیکھتا کہا تھا۔

جی آپ نے کھانے کے بعد یہ میڈیسن بھی لینی"

ہے "ڈاکٹر انوشے چٹ پر میڈیسن لکھ کر دے کر جا

چکی تھی۔

سب کیسا فیل کر رہی ہو میرا بچہ "کائزان شاہ نے"

اس کے گرد اپنا حسار اور مضبوط کیا تھا۔

اب ٹھیک ہوں میں کائز آپ کو کہیں درد تو نہیں ہو" رہانہ "نورالایمان پریشانی سے بولی تھی۔

نہیں میری جان میں ٹھیک ہوں" کائزان شاہ نے" اس کی طرف دیکھ کر محبت سے کہا تھا اور اسکے بعد اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

نورالایمان نے اپنی آنکھیں موند لی تھی اسے بہت سکون محسوس ہو رہا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

اس واقعے کو تین دن ہو گئے تھے سب کچھ اپنے معمول پر آگیا تھا کائزان شاہ اپنی فیملی کے ساتھ واپس حویلی بھی آگیا تھا۔

لیکن حارون شاہ اس کے بعد اس سے نہیں ملے تھے یہ بات اسے حیران کر رہی تھی۔

وہ ابھی یہ بات سادیہ بیگم کو نہیں بتانا چاہتے تھے اس لیے اس نے سب سے منع کیا تھا۔

اب وہ میجر حسین ملک سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا اس سے بات کلیئر کرنا چاہتا تھا۔

میجر حسین ملک نے اس کے بعد بھی عیشل کو دوبار سمجھانا چاہا تھا لیکن اس نے اس کی بات ہی نہیں سنی تھی اگنور کر دیا۔

اس وقت کائزان شاہ ان دونوں کے ساتھ تھا وہ ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

طبیعت کیسی ہے تمھاری" میجر حسین ملک نے اسکی" طرف دیکھ کر پوچھا۔

میری طبیعت تو اس دن ہی ٹھیک ہو گئی تھی جب" میری بیوی نے اپنے کائز کے لیے اپنی بھائی پر ہاتھ اٹھایا تھا آہا کیا سین تھا" وہ مسکرا کر بول رہا تھا میجر حسین

ملک غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اور دوسری بات یہ کہ میری بیوی اپنے کائز کے

معاملے میں شیرنی ہے تو اب تم مجھ سے فاصلہ ہی رکھنا

ویسے میں تو کچھ نہیں کہوں گا لیکن وہ تمھاری جان

ضرور لے لے گی" اس کی ایسی بات پر میجر حسین

ملک نے اس ایک مکا جھڑا تھا۔

جس پر وہ ہنس کر میجر حسین ملک کو دیکھ رہا تھا۔

"اچھا سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ بابا کہاں ہیں اس کے بعد

ملے ہی نہیں" کائزان شاہ میجر حسین ملک اور کیپٹن

ایان ملک تینوں بیٹھ گئے تھے۔

"وہ واپس چلے گئے" میجر حسین ملک نے سمپل سا

جواب دیا۔

"تم لوگوں کو ان کا پتہ کیسے چلا" کائزان شاہ نے میجر

حسین ملک کو دیکھ سنجیدگی سے بات کی تھی۔

عیشل کو امتیاز شاہ نے بتایا اور پھر جب تمھیں خون"
کی ضرورت تھی عیشل نے یہ بات مجھ سے کی ہم نے
امتیاز شاہ کو پکڑا اور پھر اس سے پوچھا" میجر حسین
ملک نے جائزوں شاہ کو دیکھ کر تفصیل بتائی۔

وہ امتیاز شاہ کہاں ہے اب" کائزان شاہ نے غصے سے"
بات کی تھی۔

اس سے شرط رکھی تھی اس بار چھوڑ دیں گیں اور"
چھوڑ دیا اگلی بار تو اس کی ہڈیاں کتوں کو بھی نصیب
نہیں ہونی" میجر حسین ملک کو بھی اس پر بہت غصہ تھا
اس کی وجہ سے عیشل نے اتنا کچھ برداشت کیا تھا۔

ٹھیک بابا کو تم لوگ کہاں سے لائے تھے" کائزان"
شاہ نے آنکھیں بند کر کے صوفے کے ساتھ ٹیک
لگائی تھی۔

وہ ان لوگوں کے درمیان کام کرتے ہیں جو لڑکیاں"

سمگل کرتے ہیں آخری بار ہم نے جن لڑکیوں کو بچایا تھا ان کی اطلاع بھی سر نے ہی دی تھی" میجر حسین ملک کائزان شاہ کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

کون سر" کائزان شاہ فوراً سے سیدھا ہوا تھا۔"

سر ہارون شاہ" میجر حسین ملک اس کی طرف دیکھ" کر بولا۔

تم انھیں سر کیوں کہہ رہے ہو" کائزان شاہ اسے " حیرانی سے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

مجھے ٹریننگ انھوں نے ہی دی اور جب وہ مجھے ٹرین" کر رہے تھے تب وہ میجر کے عہدے پر تھے آرمی میں بھی میری قابلیت دیکھ کر انھوں نے جگہ دی تھی" میجر حسین ملک نے کائزان شاہ پر ایک اور انکشاف کیا تھا۔

اور یہ کتنی پرانی بات ہے" کائزان شاہ نے اس کی "

طرف دیکھ کر فوراً سے پوچھا تھا۔

" یہ پانچ سال پرانی ہو گی" میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر بات کی تھی۔

" بابا کا ایکسیڈینٹ اٹھ سال پہلے ہوا تھا جس میں ان کی ڈیڈ باڈی نہیں ملی تھی اس وقت بھی مجھے یہی لگ رہا تھا یہ کسی نے کرایا ہے تو اس کا مطلب ایکسیڈنٹ کروایا گیا تھا یہ ایک حادثہ نہیں تھا" کائزان شاہ ان دونوں کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔

" آپ اتنے شور کیسے ہو سکتے ہیں بھائی" کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا۔

" اگر ایکسیڈنٹ ہوتا اور بابا بچ گئے تھے تو وہ ہمارے پاس کیوں نہیں آئے بابا نے آرمی چھوڑ دی تھی دادی کے کہنے پر کیوں کہ ان کا بڑا بیٹا بھی اسی طرح شہید ہوا تھا وہ ڈر گئی تھی" کائزان شاہ سوچ کر بول رہا تھا۔

ان سب کے جواب سر ہی دے سکتے ہیں لیکن"
انھوں نے منع کیا ہے کونٹیکٹ کرنے سے اور ملنے
سے"میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ
کر بات کی تھی۔
ہم"کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر اتنا ہی بولا تھا۔"
امتیاز شاہ کو پکڑنا ہو گا ورنہ وہ اور لوگوں کے ساتھ"
مل کر ہمارے لیے خطرہ ہو سکتا ہے"میجر حسین ملک
نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔
پہلے تو یہ کام حیدر آباد سے ختم کرنا ہے"کیپٹن آیان"
ملک نے ان کے آگے لیپ ٹاپ کیا تھا۔
یہ کام اب بھی دو جگہ پر ہو رہا ہے ان کو کنٹرول کیا جا"
رہا ہے دبئ سے"کیپٹن آیان ملک لیپ ٹاپ کی
طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔
یہ جگہ تو حویلی کے بلکل پاس ہے ایک پرانا سا گھر ہے"

جہاں "کائزان شاہ دونوں جگہوں کی تفصیل دیکھ کر بول رہا تھا۔

"اور ادھر ایک لڑکی یہ سارے کام کروا رہی ہے " میجر حسین ملک نے لیڈر کا نام دیکھا تھا۔

"یہ لڑکیاں سمگل کر کے دبئی بھیجتی ہے لیکن کس کو" کائزان شاہ لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھ کر حیرانی سے بول رہا تھا۔

"یہاں زنا کا کام نہیں ہوتا بس لڑکیاں ہی کیڈنیپ کر کے لائی جاتی ہیں" کیپٹن آیان ملک نے لیپ ٹاپ بند کرے ہوئے کہا۔

اور یہ کام تکنٹدن کے اندر اندر ہونا ہے" میجر حسین" ملک نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ریڈی رہنا ہے ہم نے ابھی سے ہی آفیسرز کو ٹرین کرنا ہے اس جگہ کو چاروں طرف سے گھیرنا ہے" میجر

حسین ملک وائیٹ بورڈ کے پاس آیا تھا۔

"اس کام میں کائزان تم ہمارے ساتھ نہیں ہو گے"

میجر حسین ملک نے بورڈ پر کچھ لکھا تھا۔

لیکن کیوں"کائزان شاہ اس کی پشت کو گھور رہا تھا۔"

کیوں کہ لاسٹ ٹائم جو حیرو گری دیکھائی تھی اور"

دوسرا یہ کہ تمھاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں میں کوئی

ایکس کیوز نہیں سنوں گا"میجر حسین ملک اس کے

بولنے کا موقع دیے بغیر ہی سب بول گیا تھا۔

اگلی بار میں نے نہیں سنی"کائزان شاہ غصے سے بولا"

تھا۔

ٹھیک ہے"اس کے بعد میجر حسین ملک نے انھیں"

پلین بتایا تھا حملہ کرنے کا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

سب لوگ رات کا کھانا ایک ساتھ کھا رہے تھے جب

سادیہ بیگم نے عیشل کی طرف دیکھ کر بات کی تھی۔
میں سوچ رہی ہوں عیشل کی اب شادی کر دی"
جائے اس کا یونیورسٹی کا یہ سمسٹر کمپلیٹ ہو اس کے
بعد کیوں کہ کائزان کی تو کر نہیں سکتے ابھی
نور الایمان کا تو کالج ہی مکمل نہیں ہوا ہے" سادیہ بیگم
نے کائزان شاہ سے کہا۔
ماما اتنی بھی جلدی کیا ہے" کائزان شاہ نے سادیہ بیگم "
کی بات کے جواب میں کہا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اتنی
جلدی اس کی بہن کی شادی ہو۔
کوئی جلدی نہیں ہے" سادیہ بیگم نے غصے سے کہا "
تھا۔
اچھا نہ امی ابھی سمسٹر تو مکمل ہونے دیں" کائزان"
شاہ نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا۔
سمسٹر مکمل ہونے کے بعد میں کچھ بھی نہیں سنوں"

گی" سادیہ بیگم نے غصے سے بات کی تھی اور کھانا کھانے لگی۔

کائزان شاہ عیشل کو دیکھ رہا تھا جو کہ خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی باقی ٹائم سب نے خاموش ہو کر کھانا کھایا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooo

سب سو گئے تھے لیکن دعا صرف لیٹی ہوئی تھی نہ جانے کیوں اسے نیند نہیں ارہی تھی۔

اس کے دماغ میں کیپٹن آیان ملک چل رہا تھا اگر وہ اسے پسند کرتا تھا تو اب تک اس نے کوئی سٹینڈ کیوں نہیں لیا تھا؟؟

اس نے خود سے ہی سوال کیا تھا وہ تو اسے پہلے دن دیکھتے ہی اس پر اپنا دل ہار بیٹھی تھی۔

وہ سوچ رہی تھی شاید وہ بھی اسے پسند کرتا ہے اور اس

کے لیے سٹینڈ لے گا اس لیے وہ خاموش تھی۔

لیکن اب یہ خاموشی بہت لمبی ہو گئی تھی اس نے کچھ کہا ہی نہیں تھا کسی سے اگر میجر حسین ملک عیشل کو پسند کرتے تھے تو انہوں نے اس سے نکاح بھی تو کیا تھا۔

اور ایک یہ تھا جس نے ابھی تک بات ہی نہیں کی تھی اب اس کے دماغ میں عجیب عجیب سی خیالات ارہے تھے۔

وہ اسے پسند کرتا تھا بھی یا نہیں یا صرف ویسے ہی باتیں کر رہا تھا یہ سب باتیں سوچتے سوچتے نہ جانے کب نیند نے اسے اپنی اغوش میں لیا تھا اسے پتہ بھی نہیں چلا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دعا صبح کالج آئی تھی اس کی نظریں کیپٹن آیان ملک کو

ڈھونڈرہی تھی وہ نہ جانے کب سے اس کی راہ تک

رہی تھی۔

کچھ دیر بعد ہی اس کی نظر کیپٹن آیان ملک پر پڑی تھی

اسے بہت بڑا دھچکا لگا تھا اسے اپنی انکھوں پر یقین نہیں

ارہا تھا۔

کیپٹن آیان ملکوہ بھی ایک لڑکی کے ساتھ ارہا تھا اسے

اپنی انکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

کیپٹن آیان ملک وہ بھی ایک لڑکی کے ساتھ اسے اپنے

پاؤں پر کھڑا رہنا مشکل ہوا تھا۔

کیاوہ سب اس کی باتیں جھوٹ تھی" وہ خود سے بولی "

تھی۔

دعا اس کے پاس گئی تھی اور اسے دیکھا تھا دعا کی

آنکھوں میں نمی تھی۔

اس کی آنکھوں میں نمی کیپٹن آیان ملک نے بھی

دیکھی تھی اور وہ نمی کی وجہ بھی جانتا تھا۔

کون ہے یہ "دعا غصے سے بولی تھی۔"

یہ کون ہے آیان "اس لڑکی نے بھی آیان سے پوچھا "

تھا۔

یہ میری بھابھی کی بہن ہے "کیپٹن آیان ملک نے "

اس لڑکی کو جواب دیا دعا حیران ہوئی تھی۔

اس کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے وہ قدم پیچھے کی

طرف لے رہی تھی۔

اچھا اچھا تو یہ اس طرح کیوں پوچھ رہی ہے "اس لڑکی نے بھی دعا کو دیکھ کر "

کہا۔

تم اسے چھوڑو تارا اپنی باتیں کرو "کیپٹن آیان ملک "

یہ کہہ کر تارا کو لے کر اپنے ساتھ چلا گیا تھا۔

دعا بے یقین ہو کر اسے دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں

میں آنسوں آگئے تھے وہ فوراً سے واشروم بھاگ گئی

تھی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

ماضی

سونیا نہ جانے کب سے وہ بات سوچ رہی تھی شہزاد ملک کے موبائل پر وہ کال انا اور پھر اس لڑکی کا خود کو شہزاد ملک کی بیوی کہنا۔

اس نے اب تک یہ بات شہزاد ملک سے نہیں پوچھی تھی لیکن اب یہ سب اس کے برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

اس لیے وہ اج اس سے پوچھنے کا ارادہ رکھتی تھی شام کو اس نے آنا تھا۔

اور وہ اسی کا ہی انتظار کر رہی تھی کھانا اس نے بنا لیا تھا اور یہ بس اس کے انے کا ہی ٹائم تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ آگیا تھا سونیا کی طرف دیکھ کر اس

نے مسکراہٹ دی تھی۔

سونیا اس کی طرف دیکھ کر مسکرا بھی نہیں سکی تھی یہ بات شہزاد ملک کو کھٹکی تھی۔

وہ سونیا کے پاس آیا تھا اور اسے اپنے حسار میں لینا چاہا سونیا فوراً اسے اس سے دور ہوئی تھی یہ بات شہزاد ملک کو اور زیادہ پریشان کر گئی۔

کیا ہوا ہے" شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ "

مجھے آپ سے بات کرنی ہے" سونیہ نے اس کی" طرف دیکھ کر کہا۔

ابھی نہیں ابھی میں بہت تھک گیا ہوں پہلے ارام" کروں گا اس کے بعد کھانا کھاؤں گا اس کے بعد ہم بات کر لیں گیں" شہزاد ملک نے سونیا کی طرف دیکھ کر کہا۔

لیکن مجھے ابھی بات کرنی ہے" سونیہ نے غصے سے "

کہا۔

پلیز یار میں تھک گیا ہوں بات کو سمجھو "شہزاد ملک "
نے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے کہا تھا۔

میں نے کہا نہ مجھے ابھی بات کرنی ہے تو ابھی بات "
کرنی ہے "سونیا نے بھی غصے سے کہا تھا۔

ٹھیک ہے بولو "شہزاد ملک نے بھی تنگ آ کر کہا تھا۔ "

آپ کے موبائل پر کال آئی تھی کچھ دن پہلے وہ کال "
میں نے اٹھائی تھی اور جب میں نے اس لڑکی سے
پوچھا کہ وہ کون ہے تو اس نے کہا کہ وہ آپ کی بیوی
ہے "سونیا اس کی طرف دیکھ کر حیرانی سے بول رہی
تھی اس کی اس بات پر شہزاد ملک کو بھی دھچکا لگا تھا۔

ارے کوئی ایسی ہی ہو گی جس نے فضول بقواز کی ہو گی "شہزاد ملک نے جلدی "
جلدی سے کہا تھا۔

کوئی ایسے ہی نہیں کہتا مجھے بتائیں کہ وہ لڑکی کون "

تھی اور اپ کا اس سے کیا تعلق ہے" سونیہ نے غصے سے کہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ وہ لڑکی کون تھی اور نہ جانے کس کی" کال ائی ہے اور تم اس کال کی بنا پر مجھ پہ شک کر رہی ہو" شہزاد ملک غصے سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

جا کہاں رہے ہیں میری بات کا جواب دے کر " جائیں" سونیا اس کو جاتے ہوئے دیکھ کر بولی تھی۔

وہ باہر کی طرف چلا گیا تھا اور سونیا اس کے پیچھے نہیں گئی تھی اس کا مطلب کہ وہ جو لڑکی کہہ رہی تھی وہ سچ تھا۔

شہزاد ملک اسے نہیں بتا رہا تھا اس سے بھاگ رہا تھا اس سے بات چھپا رہا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

زینب شہزاد ملک کی پرسنل سٹڈی میں ائی تھی وہ یہاں آنے سے ہر دفعہ اسے منع کرتا تھا۔

لیکن وہ آج آ گئی تھی وہ بھی تو دیکھنا چاہتی تھی کہ اس

سٹڈی میں ایسا کیا ہے جو وہ اسے آنے سے منع کرتا

ہے۔

اور دوسری بات یہ کی اسے یہاں آئے ہوئے دو ماہ ہو

گئے تھے شہزاد ملک نے اسے اپنی فیملی سے بھی رابطہ

ختم کرنے کے لیے کہہ دیا تھا۔

وہ اس بات پر حیران تھی اس کی بہت بار اس سے لڑائی

بھی ہوئی تھی لیکن وہ خاموش ہو گئی اس کے بعد اس

کے بعد بھی وہ چھپ چھپ کر ان سے ضرور بات

کرتی تھی۔

وہ اب اس کی سٹڈی دیکھ رہی تھی اس نے کچھ فائلز

کھولی تھی اور انہیں پڑھ رہی تھی۔

انہیں پڑھ کر وہ حیران ہو رہی تھی وہ جیسے جیسے پڑھ

رہی تھی اسے دھچکا لگ رہا تھا۔

اس سے وہ فائلز گر گئی تھی اس سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا یہ سب دیکھ کر وہ کیا کہے۔۔۔

کیا یہ سب سچ ہے؟؟"اس نے خود سے سوال کیا۔ " نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا" وہ حیرانی سے بول رہی" تھی۔

دعا آج پورا دن کالج میں یہی سوچتی رہی تھی کہ کیپٹن آیان ملک کس لڑکی کے ساتھ تھا۔

اور کیوں اسے وہ باتیں بھول ہی نہیں رہی تھی۔

وہ منظر دماغ سے جا ہی نہیں رہا تھا اسے بس اتنا پتہ تھا کہ وہ لڑکی اس کے ساتھ تھی بس اب اس نے ٹھان لی تھی کہ وہ اسے چھوڑے گی نہیں۔

چھوٹی موٹی شرارتیں تو حویلی میں کالج میں بہت ڈرانجام دے لی اب باری تھی بڑا کارنامہ سرانجام دینے کی۔

وہ واشروم میں آئی تھی اس نے اپنی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھیں تھی۔

بہت رولیا اب نہیں" یہ کہہ کر اسنے اپنا منہ دھویا تھا۔"

کیپٹن آیان ملک جو آج تم نے کیا ہے وہ تم بھگتو گے بھی" دعا شیشے میں دیکھ خود" سے کہہ رہی تھی۔

تمھیں بننا تو صرف اور صرف دعا حارون شاہ کا ہی ہو گا اس کے علاؤہ اگر تم نے" کسی لڑکی کے بارے میں سوچا بھی تو اس کی جان میں خود اپنے ہاتھوں سے لوں گی" دعا نے غصے سے یہ بات کہی تھی۔

ooooooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک عیشل سے ملنے نہیں آرہا تھا اور نہ ہی وہ یونیورسٹی آرہا تھا وہ بھی صرف دو دن یونیورسٹی گئی تھی اور ان دو دن میں میجر حسین ملک نہیں آیا تھا۔

اب اس کا دل بلکل بھی نہیں کر رہا تھا کہ وہ یونیورسٹی جائے اس کا دل بوجھل سا ہو گیا تھا ہر چیز سے۔

میجر حسین ملک کیوں نہیں آ رہا تھا کیا وہ اس کی اس دن والی حالت دیکھ کر بد کردار تو نہیں سمجھ رہا تھا۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں بد کردار نہیں ہوں "اس نے اپنے بال مٹھیوں " میں جکڑ لیے تھے۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اسے اس سنگ دل انسان کی یاد آ رہی تھی جیسے پرواہ ہی نہیں تھی اس کی۔

اگر تم نے ایسا کچھ بھی سوچا تو تمھاری جان میں خود لوں گی میرے بھائی کو اس " بات پر تم نے اتنا مارا تھا اور اب خود "وہ غصے سے کہہ رہی تھی۔

تمہارے نہ آنے کی کیا وجہ ہے میری جان "عیشل کی آنکھیں ایک بار پھر سے " نم ہو گئی تھی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

میجر حسین ملک کیپٹن آیان ملک اور کائزان شاہ ایک ساتھ باہر آئے ہوئے تھے۔

ویسے اتنے دنوں بعد ہم لوگ ایک ساتھ کہیں نکلے ہیں"کائزان شاہ نے بر گر "کا بائیٹ لیا تھا۔

ہاں یہ بات تمھاری بلکل ٹھیک ہے"میجر حسین ملک نے بھی ہنس کر ہامی "بھری تھی۔

تم بتاؤاس لڑکی کو کا قابو کر لیا ہے"میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کو" خاموش دیکھ کر کہا۔

وہ تو ہو گیا ہے بھائی لیکن ایک مسئلہ ہو گیا ہے"کیپٹن آیان ملک افسردہ اور" اداس لگ رہا تھا۔

جس لڑکی کو پسند کرتا ہوں اس نے مجھے اس کے ساتھ دیکھ لیا وہ بھی مجھے پسند" کرتی ہے اب وہ ہرٹ ہو رہی ہو گی"کیپٹن آیان ملک کا دھیان ابھی کے لیے صرف اور صرف دعا کی طرف تھا۔

کچھ نہیں ہوتا تو بعد میں اس کو سمجھا لینا"کائزان شاہ نے ہنس کر کہا تھا۔"

شیرنی ہے جان لے لے گی"کیپٹن آیان ملک نے ڈر کر بات کی تھی۔"

اب اتنا بھی تجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں "کائزان شاہ نے ہنس کر بات ٹالی "
تھی۔

ہاں نہ کیپٹن ہے سنبھال لینا تو "میجر حسین ملک نے ہنس کر اس کے کندے پر "
تھپڑ مارا تھا۔

تو آپ بھی میجر ہیں بھائی "کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف دیکھ کر یہ بات "
کہی تو کائزان شاہ ہنسنے لگا تھا۔

اچھا سب چھوڑو یہ بتاؤ کب کرنا ہے پلین پر کام تم لوگوں نے "کائزان شاہ نے "
میجر حسین ملک کی طرف دیکھ کر بات کی۔

انشاءاللہ آج رات نہیں کل رات کریں گیں "میجر حسین ملک نے کائزان کی "
بات کے جواب میں کہا اب اس کے دماغ میں عیشل چل رہی تھی اتنے دونوں
سے وہ اس سے ملنے نہیں گیا تھا ان کی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

رات کا وقت تھا دعا نے اپنے الماری سے بلیک لیدر کی پینٹ نکالی تھی اور بلیک ہی
ٹاپ پر اس نے لیڈر کی جیکٹ نکالی تھی۔

یہ سب کے کر وہ واشروم میں چلی گئی تھی کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو کد آگئی تھی بلیک لیدر کی پینٹ پر بلیک ہی ٹاپ کے اوپر بلیک لیدر کی جیکٹ اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تھا۔

بھائی کی دی ہوئی یہ ٹرینگ جو کے صرف اپنی عزت بچانے اور سیفٹی کے لیے لی تھی اب اسے یہاں کام لانا ہے" دعا نے خود کو شیشے میں دیکھ کر یہ بات کی تھی۔

کائزان شاہ نے ان دنوں کو ہی ٹرینگ دینے کی کوشش کی تھی لیکن عیشل نے ایک دن لینے کے بعد زہمت نہیں کی تھی اس کے بعد لیکن دعا اخر تک لیتی رہی تھی۔

اس نے بال کھلے چھوڑے تھے لیدر کے ہی شوز اسنے ڈالے تھے اور پھر اس میں اپنی گن ڈالی تھی اس نے الماری سے ہیلمٹ نکالا تھا اور بائیک کی کیز نکالی تھی۔ وہ جانے کے لیے بلکل تیار تھی بائیک کائزان شاہ کی تھی جس سے اسنے زبردستی کیز لی تھی ٹرینگ کے وقت بہت اچھی بائیک چلانا کائزان شاہ نے اسے سکھائی تھی۔

اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے تقریباً سب ہی سو چکے ہوں گیں وہ حویلی سے نکل کر اس کے پیچھے والی سائیڈ پر آئی تھی۔

حویلی کے پیچھے والی سائیڈ پر ایک کمرہ بنا ہوا تھا جس میں وہ بائیک اور باقی کی چیزیں تھی پیچھے سے نکلنے کا گیٹ بھی تھا اسنے سب سے پہلے گیٹ کھولا تھا اور پھر اندر گئی تھی اندر سے اس نے بائیک نکالی تھی وہ بہت ہی ہیوی بائیک تھی۔

ایک لڑکا بہت مشکل سے اسے کیری اور کنڑول کرتا ہے اور یہاں دعا محترمہ ناجانے کیا کرنے کا سوچ رہی تھی۔

وہ بائیک نکال کر باہر لائی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گیٹ سے نک گئی تھی اور بائیک کی اسپیڈ اس نے خطرناک حد تک تیز کی تھی اس کے بال ہواؤں سے باتیں کر رہے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیپٹن آیان ملک میشن کے لیے اپنے افیسرز کو ٹرین کر رہا تھا جب اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا تھا۔

نوٹیفکیشن دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا وہ فوراً سے بھاگا تھا اسے یوں بھاگتا دیکھ کر میجر حسین ملک جو وہاں موجود تھا حیران ہوا تھا۔

کہاں جا رہے ہو" میجر حسین ملک نے اسے یوں بھاگتا دیکھ کر کہا تھا۔"

بس آ رہا ہوں بھائی" کیپٹن آیان ملک نے جلد بازی میں کہا تھا۔"

لیکن جا کہا رہے ہو" میجر حسین ملک نے پریشان ہو کر کہا۔"

میں بس آ رہا ہوں" وہ یہ کہہ کر نکل گیا تھا وہاں رو کا نہیں تھا میجر حسین ملک" پیچھے پریشان ہوا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

وہ ہواؤں سے باتیں کرتے ہوئے بائیک چلا رہی تھی اس کا رخ کیپٹن آیان ملک کے فلیٹ کی طرف تھا۔

لیکن اپنے پیچھے سے ایک بائیک کو آتا دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی جو کہ ایک مڑ سے اس تک آ پہنچا تھا۔

کیپٹن آیان ملک اسے دیکھ رہا تھا وہ حیران تھا یہ دعا تو نہیں ہو سکتی۔

دعا نے اپنی رفتار بڑھائی تھی کیپٹن آیان ملک نے بھی اپنی رفتار بڑھا کر اس تک پہنچنا چاہا تھا لیکن شاید وہ بائیک کچھ زیادہ ہی اچھا چلاتی تھی۔ کیپٹن آیان ملک اس تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن جب وہ قریب ہوتا وہ اپنی اسپیڈ خطرناک حد تک تیز کر دیتی تھی۔

وہ میں روڈ پر اپنی بائیکون کو دوڑا رہے تھے اب تو کیپٹن آیان ملک کو اسے روکنا ہی روکنا تھا۔

کون ہے یہ جو میرے پیچھے آرہا ہے" دعا نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔"

وہ یہ بات سوچ رہی تھی جب کیپٹن آیان ملک اسے کراس کر کے اس کے آگے آ گیا تھا۔

اس نے فوراً سے بائیک روکی تھی اور بریک لگائے تھے اچانک بریک لگانے پر اس کا پچھلا ٹائر ہوا میں تھا۔

اسکے اس طرح کرنے پر دعا کو بہت غصہ آیا تھا کیپٹن آیان ملک نے اپنا ہیلمٹ اتارا تھا دعا اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

لیکن دعا نے اپنا ہیلمٹ اتارنے کی غلطی نہیں کی تھی اس نے اپنے پینٹ سے ایک اسپرے نکالا تھا چھوڑا اس نے اپنے منہ پر ماسک چڑھا لیا تھا۔

کیوں کہ اس اسپرے سے چند منٹ لگتے ہیں انسان کو بے ہوشی میں جانے کے لیے۔

کیپٹن آیان ملک بائیک سے اتر کر اسکے پاس آیا تھا اس نے اس کے پاس آکر تجسس سے اسے دیکھا تھا۔

وہ یہ سوچ کر حیران تھی کہ وہ اس تک کیسے پہنچا تھا۔

دعا مجھے پتہ ہے یہ تم ہو تو پلیز ہیلمٹ اتارو اور تم یہاں کیا کر رہی ہو" کیپٹن " آیان ملک کو غصہ آیا تھا۔

اس کے قریب آنے پر دعا نے اسکے منہ پر اسپرے کیا تھا کیپٹن آیان ملک کو بلکل بھی اس کی توقع نہیں تھی وہ پیچھے ہوا تھا۔

لیکن سب کوئی فایدہ نہیں تھا کیوں کہ وہ اس کے ناک میں چلا گیا تھا۔

یہ تم نے کیا کیا ہے" کیپٹن آیان ملک اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ پا رہا تھا اب وہ" لڑکھڑانے لگا تھا۔

چند ہی منٹوں میں وہ بے ہوش ہو چکا تھا دعا نے فوراً سے قریب آ کر اسے اپنا سہارا دیا تھا۔

اس نے اسے اب اپنی بائیک پر پیچھے بیٹھایا تھا اسے اپنا سہارا دیتے ہوئے لے کر جا رہی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیپٹن آیان ملک جب ہوش میں آیا تھا تو وہ ایک خالی کمرے میں موجود تھا وہاں پر کچھ بھی نہیں تھا۔

اس نے یاد کیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اس کا دماغ فوراً سے بے دار ہوا تھا۔

دعا وہ دعا کیسے ہو سکتی ہے "کیپٹن آیان ملک خود سے" کہہ رہا تھا۔

تب ہی کمرے کا دروازا کھولا تھا اور دعا اندر آئی تھی

کمرے کا دروازا کھلنے پر اسنے سامنے دیکھا تھا وہ حیران ہوا تھا وہ دعا ہی تھی۔

اس نے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ اس کو یوں دیکھے گی۔

میں غلط نہیں تھا یہ تم ہی تھی" کیپٹن آیان ملک کھڑا" ہو گیا تھا۔

ہاں جی میں ہی تھی تم نے تو سوچا ہی نہیں ہو گا نہ کہ " میں ایسا کچھ کروں گی" دعا اس کے ارد گرد گھومتی ہوئی بول رہی تھی۔

سب سے زیادہ جو اسے برا لگ رہا تھا وہ اس کا لباس دیکھ کر اس کا دل کر رہا تھا اسے سخت سے سخت سزا دے اس بات کی۔

اس کا لباس دیکھ کر اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ہمیشہ پردے میں رہنے والی لڑکی ایسا لباس بھی پہن سکتی ہے۔

اس نے خود سے یہ سوال کیا تھا اسکا دل کر رہا تھا اسے

اتنی سخت سزا دے کے دوبارہ وہ ایسے لباس کے بارے میں سوچے بھی نہ۔

کیوں کیا ہے تم نے ایسا" کیپٹن آیان ملک نے غصے " سے پوچھا تھا۔

تم کیا کر رہے تھے اس لڑکی ہے ساتھ "اس کے " سوال کا جواب دینے کے بجائے دعا نے ہی اس سے سوال کیا تھا۔

میں ایک آرمی پرسن ہوں اور اپنے میشن کو پورا" کرنے کے لیے ہمیں ایسا کرنا پڑتا ہے" کیپٹن آیان ملک اس کے وجود پر بلکل بھی نظر نہیں ڈال رہا تھا کاش اس کے پاس کوئی چادر ہوتی یا شال وہ اس کے وجود پر دے پاتا۔

لیکن مجھے تمھارے ارد گرد کوئی بھی لڑکی پسند نہیں" ہے" دعا نے غصے سے چیخ کر یہ بات کی تھی۔

اور اس کی وجہ کیا ہے" کیپٹن آیان ملک سمجھ گیا تھا"
لیکن اسے خوشی نہیں ہو رہی تھی اگر یہی بات وہ عبایا میں اس سے کر رہی ہوتی تو
وہ بہت خوش ہوتا۔
لیکن وہ یون ایسے حولیے میں تھی جانتا تھارات کا
وقت تھا اندھیرہ تھا کسی کی بھی نظر اس پر نہیں پڑی
ہو گی لیکن اس نے ایسا لباس پہنا ہی کیوں۔
وجہ میں خود بھی نہیں جانتی بس تم میرے ہو مجھے اتنا"
پتہ ہے" دعا نے غصے سے یہ بات کی تھی۔
میرا دل کر رہا ہے اس وقت تمہارا حشر نشر بگاڑ "
دوں" کیپٹن آیان ملک اس کے پاس آیا تھا۔
اور وہ کس خوشی میں" دعا نے اس کے ایسے کہنے پر "
ڈر کر اس کی طرف دیکھا تھا لیکن پھر خود کو نارمل بھی
کر گئی تھی۔
یہ جو لباس تم نے پہنا ہوا ہے کیا یہ پہننے کے قابل"

ہے" کیپٹن آیان ملک نے اس سے سوال کیا تھا۔

اس کے اس سوال پر وہ خاموش ہو گئی تھی اس نے سر جھکا لیا تھا۔

سر کیوں جھکا رہی ہو بتاؤ نہ" کیپٹن آیان ملک نے" اس کی طرف دیکھ کر پھر سے پوچھا۔

مجھے نہیں پتہ اور اب خاموش میری سنو" دعا اس" کے کہنے پر چیخ کر بولی تھی۔

ہاں بولو" کیپٹن آیان ملک نے سینے پر ہاتھ باندھے " تھے۔

مجھے نہیں برداشت تمھارے ارد گرد کوئی بھی اس" لیے تم صرف میرے ہو اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم ابھی اور اسی وقت نکاح کریں گیں" دعا نے اس پر بم پھوڑا تھا وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

پہلے اس کا یوں حویلی سے نکل آنا پھر بائیک دوڑانا اس

کی ڈریسنگ اور اب یہ۔

وہ تو پاگل ہو گیا تھا یہ لڑکی تو اس پر نئے انکشاف کر رہی تھی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو بھائی کو کیا جواب دیں گیں ہم اور کائزان بھائی نا جانے کیا کر دیں" کیپٹن آیان ملک نے فوراً سے نہ کیا تھا۔

"تمھیں بھائی کی پرواہ ہے میرے فیلنگز کی نہیں" دعا نے غصے سے یہ بات کی تھی۔

"تو ہم دونوں بات کریں گیں سب سے وہ مان جائیں گیں نہ" کیپٹن آیان ملک پریشان ہوا تھا وہ لڑکی آخر کرنا کیا چاہتی تھی۔

یہاں تو سب کچھ الٹا تھا ویسے لڑکا لڑکی کو کیڈنیپ کرتا ہے یہاں لڑکی نے لڑکے کو کیڈنیپ کر لیا۔

ویسے لڑکا نکاح کے لیے فورس کر رہا ہوتا ہے یہاں

لڑکی لڑکے کو فورس کر رہی تھی نکاح کے لیے۔

ویسے لڑکی ڈر رہی ہوتی ہے منع کر رہی ہوتی ہے لیکن یہاں تو سین ہی الٹا تھا یہاں لڑکا ڈر رہا تھا اور منع کر رہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ تم ابھی اس نکاح کے لیے ہاں کرو گے "اور ہمارا نکاح ہو گا" دعا نے غصے سے بات کی تھی وہ نا جانے کب سے منع کر رہا تھا۔

تم پاگل ہو گئی ہو" کیپٹن آیان ملک اس سے پیچھے ہوا تھا۔ "

ہاں میں ہو گئی ہوں پاگل اور تم نکاح کے لیے ہاں کرو گے" دعا چیخ کر بولی تھی۔

"میں نہیں کر سکتا ہم سب کو کیا جواب دیں گیں "

کیپٹن آیان ملک پریشان ہو گیا تھا۔

تمھیں سب کی پرواہ ہے ہماری نہیں" دعا کی " آنکھیں اب نم ہو گئی تھی۔

مجھے پرواہ ہے اس لیے کہہ رہا ہوں "کیپٹن آیان"

ملک کو سمجھ نہیں آرہا تھا اسے کیسے سمجھائے۔

اگر میں اتنا سب کچھ کر سکتی ہوں تو اپنی جان بھی "

لے سکتی ہوں" دعا نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بات

کی تھی۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی" کیپٹن آیان ملک نے اسے "

دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا تھا۔

میں کروں گی" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ "

اور اب تم جا سکتے ہو کل صبح آجائے گی تمھیں میری"

موت کی خبر" وہ منہ موڑ کر یہ بات کر گئی تھی۔

کیپٹن آیان ملک کو ایسا لگا اس نے یہ بات کر کے اس کی

جان نکال لی ہے۔

ان سب کو سولوشن مجھ سے نکاح کرنا ہے" کیپٹن"

آیان ملک اس کے سامنے آیا تھا۔

ہاں" دعا نے اسے دیکھ کر یک لفظی جواب دیا تھا۔ "

ٹھیک ہے کروں گا میں نکاح" کیپٹن آیان ملک نے "

اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کی تھی۔

دعا کے چہرے پر مسکراہٹ اگئی تھی وہ مسکرا کر اسے

دیکھنے لگا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

زینب شہزاد ملک کے سامنے کھڑی تھی شہزاد ملک بس اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ سارا بزنس بھائی کا بزنس ہڑپ کر آپ نے بنایا "

ہے" زینب نے اس سو غصے سے سوال کیا تھا۔

میں نے اپنی محنت سے کیا ہے ہاں انھوں نے مجھے "

اپنے پاس ضرور رکھا تھا" وہ غصے سے یہ بات کر رہا

تھا۔

زینب الماری کی طرف گئی تھی کچھ فائلز آ کر اس کے

سامنے پھینکی تھی۔

"یہ سب کیا ہے اس سب کے بعد بھی تم مجھ سے

جھوٹ بولو گے" زینب نے غصے سے کہا تھا۔

شہزاد ملک وہ فائلز دیکھ کر حجران ہوا تھا اس نے زینب

کی طرف دیکھا۔

وہ کھڑا ہوا تھا اور اسنے زینب کے چہرے پر ایک تھپڑ

مارا تھا۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری اسٹڈی میں جانے کی"

وہ غصے سے چیخا۔

زینب نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور پھر کھینچ کر

تھپڑ اس کے چہرے پر مارا تھا۔

"مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی مت کرنا" وہ انگلی دکھا کر وارن کر رہی تھی۔

شہزاد ملک نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور غصے

سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اور وہ لڑکی کون تھی جس نے کال اٹھائی تھی اور مجھ "
سے پوچھ رہی تھی میں کون ہوں" زینب نے اس کی
طرف دیکھ کر غصے سے پوچھا۔
تمھیں لگتا ہے اب میں جواب دوں گا" شہزاد ملک غصے سے بولا اور اسے بیڈ پر "
دھکا دے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔
مجھے جواب دو" وہ کھڑی ہوئی تھی اور اسکے پیچھے آئی "
تھی۔
لیکن وہ گھر سے نکل گیا تھا اس نے زور سے پاس پڑا شو پیس دیوار پر مارا تھا۔

کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو کال کی تھی اتنی
رات کو موبائل کی رنگنگ پر اس کا منہ بنا تھا۔
اس نے آنکھیں کھول کر نمبر دیکھا تھا اور پھر فوراً سے
سیدھا ہوا تھا۔

ہاں بولو کیا ہوا ہے اتنی رات کو کال کی ہے کوئی "

ایمرجنسی ہے کیا" کائزان شاہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

بھائی آپ کو کو لیشن بھیج رہا ہوں پہنچیں " کیپٹن "

آیان ملک کافی پریشان لگا تھا اسے۔

کیا ہوا ہے آیان تم مجھے بتاؤ تو" کائزان شاہ پریشان ہوا "

تھا۔

بھائی آپ کی بہن صاحبہ میرے ساتھ کالج میں لڑکی "

دیکھ کر مجھے ہی کیڈنیپ کر کے لے آئی ہے اور اب

نکاح کا کہہ رہی ہے جلدی آئیں " کیپٹن آیان ملک

نہیں چاہتا تھا جب کائزان کو پتہ چلے تو کوئی ہنگامہ ہو

اس لیے پہلے سے ہی اسے بتہ رہا تھا۔

ایان تو ہوش میں تو ہو کیا بول رہے ہو" کائزان شاہ "

کی نیند فوراً سے آڑی تھی۔

بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں آپ آئیں تو" کیپٹن آیان "

ملک نے پریشان ہو کر بات کی تھی۔

اچھا میں آ رہا ہوں "کائزان شاہ کہہ کر کھڑا ہوا تھا"
اس نے کار کی چابی لی تھی اور حویلی سے نکل گیا۔

ooooooooooooooooooooooooo

کیپٹن آیان ملک نے میجر حسین ملک کو بھی بلا لیا تھا
اسے مسئلہ اب یہ تھا کہ دعا میجر حسین ملک کے سامنے
اس حولیے میں جائے گی اسے گوارا نہیں ہو گا۔
کچھ ہی دیر میں وہ دونوں وہاں موجود تھے اور اسے دیکھ
رہے تھے۔

بھائی سچ میں میری کوئی غلطی نہیں ہے اس لیے ہی تو"
اپ دونوں کو بلایا ہے "کیپٹن آیان ملک کائزان شاہ کو
دیکھ کر بول رہا تھا۔

دعا کدھر ہے "کائزان شاہ نے اس کی بات کو اگنور"
کر دیا تھا۔

بھائی اندر ہے" کیپٹن آیان ملک نے اندر کی طرف"

اشارہ کیا تھا۔

کائزان شاہ اندر جانے لگا تھا میجر حسین ملک نے اسے

روک دیا تھا۔

دیکھ ابھی جو ہو رہا ہے ہونے دیں" میجر حسین ملک"

نے اسے روک کر یہ بات کی تھی۔

یار وہ اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ رات کہ اس وقت حویلی"

سے نکلے" کائزان شاہ کا غصہ کسی صورت بھی کم نہیں

ہو رہا تھا۔

دیکھ ابھی تو کچھ بھی کہے گا وہ ڈر جائے گی ابھی تو چھوڑ اسے رہنے دیں جیسا وہ چاہ"

رہی ہے ویسا ہونے دے

بعد کی بعد میں دیکھیں گیں" میجر حسین ملک نے اس

کو سمجھانا چاہا تھا۔

لیکن" وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا کہ میجر حسین ملک بیچ میں"

بول پڑا۔

ابھی اگر تو اس کے سامنے جائے گا تو وہ ڈر جائے گی تو "

اس لیے بہتر ہے کہ جو ہو رہا ہے وہ ہونے دو اور دعا

کے لیے مجھے نہیں لگتا کہ آیان سے بہتر کوئی شخص ہو گا" میجر حسین ملک نے

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

کائزان شاہ نے بھی اس کی طرف دیکھ کر ہاں میں سر

ہلایا۔

یہ دیکھ کر کیپٹن ایان ملک دل ہی دل میں خوش ہوا تھا

وہ بھی تو دعا کو پسند کرتا تھا اور اللہ نے اس کی اتنی جلدی سن لی تھی اج ہمیشہ کے

لیے دعا ہارون شاہ اس کے ہو جائیں گے اسے تو یقین ہی نہیں ارہا تھا۔

بھائی کوئی دوپٹہ وغیرہ اپ لوگوں کے کار میں ہو گا تو لے آئیں" کیپٹن ایان "

ملک نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر بات کی تھی۔

لیکن کیوں" کائزان شاہ اس کی بات پر پریشان ہوا"

تھا۔

کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ جیسے کپڑے اس نے پہنے "
ہیں ان میں وہ اپ لوگوں کے سامنے آئے" کیپٹن
آیان ملک یہ بات کہتے ہوئے سر جھکا گیا تھا۔

کائزان شاہ اس کی بات پر حیران ہوا تھا ایسے بھی کون
سے کپڑے پہن لیے تھے دعا نے۔

ایسا بھی کیا پہن لیا ہے اس نے" کائزان شاہ کیپٹن "
ایان ملک کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

پینٹ کوٹ ڈالی ہوئی ہے محترمہ نے" کیپٹن آیان '
ملک نے شرمندگی سے یہ بات کی تھی۔

اس کی بات پر کائزان شاہ کو بھی شرمندہ محسوس ہوا تھا
میجر حسین ملک کے سامنے اس کی بہن وہ بھی ایسے کپڑے۔

اچھا میں دیکھ کر اتا ہوں" میجر حسین ملک نے کہا تھا"
اور وہ وہاں سے چلا گیا کائزان شاہ نے بھی کیپٹن ایان
ملک کی طرف دیکھا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooo

کازان شاہ کی کار میں سے ایک شال ملی تھی جو کہ وہ نور

الایمان کے لیے لایا تھا وہ میجر حسین ملک نے لا کر

کیپٹن ایان ملک کو دی تھی۔

کیپٹن ایان ملک وہ لے کر دعا والے کمرے میں گیا تھا جہاں وہ اس کا انتظار کر رہی

تھی اس کے انے پر وہ فورا

کھڑی ہو گئی۔

تمہیں اتنا ٹائم کہاں لگ گیا" دعا غصے سے بولی تھی۔"

اس کے غصہ کرنے پر کیپٹن آیان ملک نے اسے گھور

کر دیکھا تھا۔

یہ غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے محترمہ اور یہ"

پکڑو اور اوپر سے لو" کیپٹن ایان ملک نے اس کی طرف

شال کی تھی۔

دعا نے وہ شال لی اور اپنے اوپر دی تھی کیپٹن آیان ملک

اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہمارا نکاح کب ہے" کیپٹن ایان ملک کے اس طرح"
دیکھنے پر دعا بولی تھی۔

تم یہ لے کر بیٹھو کچھ ہی دیر میں گواہان اور مولوی ا"
رہا ہے" کیپٹن ایان ملک اس کی بات پر بولا تھا۔

"اور ہاں کل سے تم مجھے اس لڑکی کے ساتھ نہ دیکھو"
دعا نے غصے سے کہا تھا۔

ابھی سے روک جمانے لگ گئی حالانکہ ابھی نکاح بھی"
نہیں ہوا" کیپٹن ایان ملک ایک ائی بر واچکا کر بولا تھا۔

اس میں کون سی بڑی بات ہے ابھی ہو جاتا ہے نکاح"
دعا ہنس کر بولی تھی۔"

اگر میں ہی منع کر دوں تو" کیپٹن ایان ملک نے سینے"
پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا تھا۔

تم نہ کہو گے تو تمہاری جان تو میں اپنے ہاتھوں سے"

لوں گی نا" دعا نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی۔

اچھا بتاؤ تو کس طرح لو گی میری جان" کیپٹن ایان " ملک اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔

دعا نے اپنی گن نکالی تھی اور اس کے سینے پر رکھی تھی۔

"بس ایک ٹارگٹ دبانے کی دیر ہے اور پھر آپ اوپر " تو ہنس کر بولی تھی۔

اتنی ہمت ہے کہ ٹارگٹ دبا سکو گی" کیپٹن ایان ملک " نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

اس کی بات پر دعا خاموش رہی تھی کیونکہ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

کیا ہوا تم خاموش کیوں ہو گئی" کیپٹن ایان ملک نے " ہلکی سی سمائل کی تھی۔

باتیں بنانے سے بہتر ہے کہ تم نکاح کی انتظامات "

دیکھو" دعا غصے سے بولی۔

"یہ شال سے گھونگھٹ لو اور بیٹھو میں ارہا ہوں"

کیپٹن ایان ملک نے اس کے کندھوں پر شال دیکھ کر

کہا۔

"یہ میں نے کندھوں پر اسی لیے لی ہے تا کہ گونگھٹ

میرا تم کرواؤ" کیپٹن ایان ملک کو جاتا دیکھ کر دعا بولی

تھی۔

"کچھ زیادہ ہی ایکسپیکٹیشنز اپ کی ہائی نہیں

ہو گی" کیپٹن آیان ملک اس کی طرف مڑا تھا اور پھر

شاہ اس کے کندھوں سے اٹھا کر اس کے سر پر دی تھی

اور پھر گھونگھٹ کروایا تھا۔

"اب خود بیٹھ جاؤ گی یہ میں بیٹھاوں" کیپٹن آیان ملک

نے اس پر طنز کیا تھا اس کے طنز پر دعا مسکرائی تھی۔

نہیں میں بیٹھ جاؤں گی" دعا نے ہنس کر یہ بات کہی"

تھی کیپٹن آیان ملک اس کی طرف دیکھ کر چکا گیا تھا۔

ooooooooooooooooooooooo

مولوی اور گواہان کے ساتھ کیپٹن آیان ملک کمرے

میں ایا تھا کائزان شاہ کی نظر جب دعا پر پڑی تو اسے

غصہ ایا تھا۔

وہ سچ میں لیدر کی پینٹ اور جیکٹ میں تھی میجر حسین

ملک نے تو دوسری نظر اس پر ڈالنا گوارا ہی نہیں کی

تھی۔

اب وہ لڑکی اس کے لیے قابل احترام تھی کیونکہ وہ

اس کے بھائی کی بیوی بننے جا رہی تھی۔

جیسے وہ اپنی عزت پر اپنے بھائی کی بھی نظریں نہیں برداشت کر سکتا تو اس کا بھائی

بھی اسی کے خون میں

سے تھا وہ کہاں اپنی عزت پر کسی کی نظریں برداشت

کر پاتا۔

کیپٹن ایان ملک دعا کے ساتھ بیٹھا تھا مولوی صاحب
نے نکاح شروع کیا تھا۔

آیان ملک والد شہزاد ملک آپ کا نکاح دعا حارون "
شاہ والد حارون شاہ سے حق مہر دس کروڑ روپے طے
پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" اتنے حق مہر
پر کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

کیپٹن ایان ملک اٹھ کر کائزان شاہ کے پاس آیا تھا

کائزان شاہ نے اسے گھورا تھا۔

وہ قبول ہے کہنے کی بجائے اس کی طرف ارہا تھا وہ بھی
صرف اور صرف حق مہر دیکھ کر۔

بھائی کچھ تو احساس کریں 10 کروڑ میری ارمی کی"
جاب ہے" اس نے معصومیت سے کہا تھا۔

اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے بیٹا کہ محبت تو تو بھی دعا سے"
کرتا ہے یہ الگ بات ہے کہ یہاں پہ الٹا ہو گیا تمہارے

ساتھ لڑکی دیکھ کہ کیڈ نیپ اس نے تمھیں کر لیا" کائزان شاہ نے اسے گھور کر یہ بات کی تھی۔

" اور اب خاموشی سے جا کر نکاح کرو" کائزان شاہ نے اسے واپس جانے کا اشارہ کیا تھا کیپٹن ایان ملک کا کر واپس بیٹھ گیا۔

اس کی شکل دیکھ کر میجر حسین ملک کو بھی ہنسی آرہی تھی۔

مولوی صاحب دوبارہ سے نکاح پڑھے "کیپٹن آیان" ملک دعا کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

" آیان ملک والد شہزاد ملک آپ کا نکاح دعا حارون شاہ والد حارون شاہ سے حق مہر دس کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب تو خود نیند میں لگ رہا تھا نہ جانے رات کو ان لوگوں کو کیا موت پڑی تھی جو اس بیچارے کو لے

ائے۔

جی قبول ہے" کیپٹن آیان ملک کا دل پر سکون تھا اخر "

کو اس کی محبت جو اسے مل رہی تھی۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے "

رسمن دوسری مرتبہ پوچھا تھا۔

قبول ہے" کیپٹن آیان ملک نے بھی مسکرا کر جواب "

دیا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے "

تیسری بار پوچھا۔

جی قبول ہے" کیپٹن ایان ملک نے تین بار قبول کیا "

اور اس کے بعد نکاح نامے پر سائن کیے تھے۔

اب باری تھی دعا کی مولوی صاحب نے دعا سے پوچھنا

شروع کیا۔

دعا حارون شاہ والد حارون شاہ آپ کا نکاح آیان "

ملک والد شہزاد ملک سے حق مہر دس کروڑ روپے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے گھونگھٹ اڑھے بیٹھی دعا کو دیکھ کر کہا تھا۔

" میں نے یہ سب کر تو لیا لیکن جب بھائی کو پتہ چلے گا تو ان کا ری ایکشن کیا ہو گا" دعا خود سے بولی تھی اور پریشان ہو گئی تھی۔

اس کے خاموش رہنے پر کیپٹن ایان ملک نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔

وہ ہوش کی دنیا میں ائی تھی اور پھر اپنے ساتھ بیٹھے کیپٹن آیان ملک کو ایک دفعہ دیکھا۔

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" مولوی صاحب نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

" قبول ہے" اس کی انکھوں میں انسوا گئے تھے اس

نے اتنا بڑا قدم اٹھا تو لیا تھا لیکن نہ جانے کائزان شاہ کا

ری ایکشن کیا ہو گا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے "مولوی صاحب نے "

دوسری بار پوچھا۔

قبول ہے "دعا نے پھر سے روتے ہوئے قبول ہے کہا تھا۔ "

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے "آخری بار مولوی "

صاحب نے پوچھا تھا۔

جی قبول ہے "دعا آخری بار قبول ہے کہنے کے بعد "

نکاح نامے پر سائن کرنے لگی لیکن اس کے ہاتھ کانپ

رہے تھے کیپٹن ایان ملک نے اسے اپنے حسار میں لیا

تھا۔

کچھ نہیں ہو گا میں تمہارے ساتھ ہوں "اس نے "

اس کے کان میں کہا تھا دعا کچھ نارمل ہوئی تھی اور اس

نے نکاح نامے پر سائن کیے تھے۔

کائزان شاہ دعا کو دیکھ رہا تھا اس وقت اس کی بہن کو اس کی ضرورت تھی لیکن وہ جا نہیں سکتا تھا اس کے پاس۔

سب لوگ کمرے سے چلے گئے تھے کیپٹن آیان ملک نے اس کا گھونگھٹ اٹھایا تھا۔

اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی۔

پتہ نہیں میں نے ٹھیک بھی کیا ہے یہ نہیں لیکن جب بھائی کو پتہ چلے گا تو" وہ " روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوگا میری جان میں تمھارے ساتھ "

ہوں" کیپٹن آیان ملک نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

اور اب میں تمھیں حویلی ڈراپ کردوں اس سے "

پہلے کہ کسی کو وہاں پتہ چلے کہ تم وہاں نہیں ہو" کیپٹن

آیان ملک نے ایک بار پھر اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا تھا کیوں کہ وہ جب پہلی بار اس کے ساتھ لگی تھی اس کے پورے وجود میں سکون کی لہر دوڑی تھی۔

اوکے "دعا بس اتنا ہی کہہ سکی تھی اس کے بھائی کو اس پر اتنا مان تھا اور اس نے اپنے بھائی کا مان توڑ دیا تھا۔

نارمل ہو جاؤ ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں" کیپٹن آیان ملک نے اسے پر سکون کیا تھا اس نے بھی ہاں میں سر ہلا یا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

پورے دو ہفتے کے بعد شہزاد ملک سونیا کی طرف ایا تھا اسے لگا تھا سونیا اب تک وہ بات بھول چکی ہو گی۔

لیکن ایسا نہیں تھا وہ تو اس سے بات ہی نہیں کر رہی تھی اسے مخاطب ہی نہیں کر رہی تھی۔

وہ جب سے ایا تھا احمر اور ایان کے ساتھ لگا ہوا تھا اس نے اب خود سونیا سے بات کرنے کا سوچا تھا۔

وہ اس کمرے میں گیا تھا جہاں پہ سونیا موجود تھی سونیا اسے دیکھ کر وہاں سے جانے لگی تھی لیکن شہزاد ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

سونیا نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تھا اور پھر شہزاد ملک کو دیکھا۔

میرا ہاتھ چھوڑیں" وہ غصے سے بولی تھی۔ "

کیا ہوا ہے تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی" شہزاد " ملک اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

آپ کو لگتا ہے کہ اس دن کے بعد جو آپ نے کیا" میں آپ سے بات کروں گی" سونیا نے اس کی طرف مڑ کر کہا تھا۔

"سونیہ جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا بالکل بھی نہیں ہے "

شہزاد ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کوئی لڑکی اتنی پاگل نہیں ہے فضول میں کسی کو اپنی"

بیوی کہے گی کوئی تو ایسی بات ہے جو اپ مجھ سے چھپا

رہے ہیں اس دن بھی اپ نے مجھے نہیں بتائی تھی اپ

بھاگ گئے تھے "سونیہ غصے سے بولی تھی۔

"تم ایسا کیسے سوچ سکتی ہو اور ایسا میں کیوں کروں گا"

شہزاد ملک نے اس کو بازو سے تھامنا چاہا تھا۔

لیکن وہ دور ہو گئی تھی اسی وقت شہزاد ملک کے

موبائل پر کال ائی تھی۔

اس نے موبائل دیکھا تو زینب کی کال تھی سونیا نے

اس کے ہاتھ سے موبائل فوراً سے کھینچا تھا۔

"اب تم کچھ بھی نہیں بولو گے خاموش رہو گے "

سونیہ نے غصے سے کہا تھا۔

سونیا نے کال اٹینڈ کی تھی اور موبائل سپیکر پر لگایا تھا۔

کہاں ہو تم شہزاد نور الایمان کی طبیعت بہت خراب" ہو گئی ہے اسے ہاسپٹل لے کر جانا ہے" زینب نے کال اٹھاتے ساتھ ہی کہا تھا۔

زینب کی ایسی بات پر سونیا نے حیرانگی سے شہزاد ملک کی طرف دیکھا تھا۔

شہزاد ملک ہاتھ سے موبائل لے کر فوراً اسے کان سے لگایا تھا۔

میں ارہا ہوں تم ٹینشن نہ لو بس" یہ کہہ کر اس نے" موبائل بند کر دیا تھا۔

یہ لڑکی کون ہے" سونیا نے اس کی طرف دیکھ کر" پوچھا تھا۔

"جو بھی ہو تمہیں اس سے غرض نہیں ہونا چاہیے" شہزاد ملک دوسرے سے کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا۔

پیچھے سونیا انکھوں میں انسو لیے اسے جاتا ہوا دیکھ رہی

تھی اس کا مطلب جو اس لڑکی نے کہا تھا اس دن وہ سچ تھا۔

وہ اس کی بیوی تھی احمر اور ایان کے علاوہ بھی اس کی کوئی اولاد تھی۔

نور الایمان "اس کے لبوں نے بڑبڑاہٹ کی تھی۔ "

سونیا زمین پر بیٹھ گئی تھی اور زور زور سے رونے لگی۔

صبح سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے کائزان شاہ دعا کو دیکھ رہا تھا کائزان شاہ کے اس طرح دیکھنے پر وہ کنفیوز تھی۔

وہ کائزان شاہ سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی وہ کنفیوز بیٹھی تھی ناشتہ بھی نہیں کر رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے دعا بچے اپ ناشتہ کیوں نہیں کر رہی"

کائزان شاہ اسے یوں ہی بیٹھا دیکھ کر بولا تھا۔

کچھ نہیں بھائی ویسے "دعا بریڈ کا ٹکڑا منہ میں رکھتے"

ہوئے کائزان شاہ سے بولی تھی۔

صبح سے کھاؤ نا دعا بچے کالج بھی جانا ہے" کائزان شاہ "

نے دعا کو دیکھ کر کہا۔

بھائی میں نے آج کالج نہیں جانا میری طبیعت نہیں "

صحیح "وہ کائزان شاہ جی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔

کیوں کیا ہوا ہے بچے "کائزان شاہ نے پریشانی سے "

پوچھا تھا۔

بھائی پتہ نہیں بس کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا" وہ کائزان شاہ سے نظریں چرا کر "

بول رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے بچے آج آپ کالج نہ جاؤں "کائزان "

شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

تم دونوں تیار ہو "کائزذن شاہ نے عیشل اور "

نورالایمان کو دیکھ کر بات کی تھی۔

جی" وہ دونوں ساتھ میں بولی تھی۔ "

ٹھیک ہے میں باہر انتظار کر رہا ہوں آجاؤ" کائزان شاہ باہر چلا گیا تھا وہ دونوں" بھی کھڑی ہوئی تھی۔

اپنا اپنا بیگ لیا تھا اور باہر چلی گئی تھی کائزان شاہ کے پیچھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل نے کلاس روم میں قدم رکھے تھے آج پروفیسر احمر کچھ زیادہ ہی جلدی آگیا تھا۔

"یس مس عیشل حارون شاہ آپ کہاں آرہی ہیں "

پروفیسر احمر ملک اسے اندر آتا دیکھ کر بولا تھا۔

جی سر" وہ کنفیوز ہو کر پروفیسر احمر ملک کو دیکھ رہی" تھی۔

جی آپ کو کل انفارم کیا گیا تھا آج آپ کی کلاس "

جلدی اسٹارٹ ہو گی تب آپ کہاں تھی "پروفیسر احمر ملک اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔

سر لیکن مجھے نہیں بتایا گیا" وہ حیرانی سے بول رہی " تھی۔

جہاں تک مجھے لگتا ہے سب کو بتایا گیا تھا مس عیشل " حارون شاہ "پروفیسر احمر ملک نے پوری کلاس کو دیکھ کر کہا تھا۔

سوری سر "عیشل نے نظریں جھکا کر کہا تھا۔ "

مس عیشل حارون شاہ میں آپ کو الاؤ نہیں کرتا کلاس میں بیٹھنے کے لیے آپ میرے کیبن میں جائیں پھر ہم پرنسپل آفس جائیں گیں "پروفیسر احمر ملک نے اسے دیکھ کر کہا اس کی بات پر وہ حیران ہو رہی تھی۔

لیکن سر "عیشل نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن پروفیسر احمر" ملک نے اسے اجازت نہیں دی تھی۔

آپ پوری کلاس کوڈسٹرب کررہی ہیں مس عیشل حارون شاہ"پروفیسر احمر" ملک نے سخت لہجے میں کہا

جس کہ وجہ سے وہ کلاس سے چلی گئ تھی اسکی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ اس کے کیبن میں آئی تھی کیبن دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر۔

اسنے آنکھیں بند کر کے پھر سے کھولی تھی لیکن وہ سب سچ تھا کوئی خواب نہیں تھا۔

تب ہی اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا تھا اس نے دیکھا تو پروفیسر احمر ملک کا میسج تھا۔

کیسا لگا میری جانِ احمر کو سب "یہ پڑھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری "تھی۔

پورے کیبن کو اس نے پھولوں سے سجایا تھا گلاب کے

پھولوں کی تازہ خوشبو اس جگہ کو مزید خوشگوار بنا رہی
تھی۔

"یہ اتنی باتیں سنائی اسکا کیا" اس نے ناراضگی والے
ایموجی کے ساتھ میسج بھیجا تھا۔

"میں بس آرہا ہوں آپ کی یہ ناراضگی بھی دور ہو
جائے گی" پروفیسر احمر ملک نے مسکرا کر میسج کیا تھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے میں اکیلی ہی کافی ہوں" اس
نے اب کی بار غصے والا ایموجی بھیجا تھا۔

"آپ کے کہنے پر میں نے روک تھوڑی نا جانا ہے" پروفیسر احمر ملک نے آنکھ
ونک کرنے والا ایموجی بھیجا
تھا۔

عیشل نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا تھا اور اب وہ باقی
سیٹ اپ دیکھنے لگی تھی۔

وہ ٹیبل کے پاس آئی تھی وہاں پر کیک بھی پڑا ہوا تھا اور کیک پر لکھا ہوا تھا۔

ہیپی 2 منتھ آف نکاح"" "یہ دیکھ کر عیشل کے""
چہرے پر مسکراہٹ اگئی تھی۔
ابھی وہ یہ سب دیکھ رہی تھی کہ پروفیسر احمر ملک کیبن
میں آیا تھا اسے دیکھ کر عیشل نے منہ بنایا تھا۔
آپ جائیں اپنی کلاس لیں "عیشل نے غصے سے کہا "
تھا۔
اف میری کیوٹ سی بیوی کو اتنا غصہ ہے "پروفیسر"
احمر ملک نے اس کے پاس آکر اس کا نقاب اتارنا چاہا
تھا۔
لیکن عیشل پیچھے ہو گئی تھی اس کی اس حرکت پر
پروفیسر احمر ملک نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔
ایسے گھوریں نہیں سب کے سامنے میری اتنی "
انسرٹ کی ہے اپ نے" وہ منہ بنا کر بولی تھی اور مزید
پیچھے ہوئی تھی۔

اس کے پیچھے ہونے پر پروفیسر احمر ملک نے اسے غصے سے دیکھا تھا اور اب کی بار اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

اس کی اس حرکت پر عیشل نے منہ بنایا تھا وہ پروفیسر احمر ملک کے سینے سے آ کر لگی تھی۔

دور رہیں "اس نے منہ بنا کر اسے کہا تھا اور اسکے ہاتھ" پر ہاتھ رکھا تھا۔

ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ اتنی خوبصورت بیوی کے" ہوتے ہوئے دور رہا جائے "پروفیسر احمر ملک نے بہت محبت سے اس کا نقاب اتارا تھا۔

اچھا بتاؤ نہ سب کیسا لگا ہے "پروفیسر احمر ملک نے" اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر کہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ "وہ غصے سے بولی تھی۔ "

صحیح ہے تمھاری مرضی میں جا رہا ہوں پھر کلاس "

لینے" وہ یہ کہہ کر پیچھے ہوا تھا جب عیشل نے اس کے کوٹ سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

جا کر تو دیکھاؤ پھر میں تمھیں بتاؤں گی" وہ غصے سے " بولی تھی۔

کیا کر لو گی" پروفیسر احمر ملک کو اپنی بیوی کے یہی " انداز تو پسند تھے جب وہ شیرنی بن جاتی تھی۔

وہ جب میں کروں گی تب دیکھ کر گے "اس نے اس" کا چہرہ اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تھا۔

یہ جب شیرنی بنتی ہو نہ واللہ تمھارا یہ انداز "پروفیسر " احمر ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لیے تھے۔

اب زیادہ فری ہو رہے ہیں "عیشل نے ہنس کر یہ " بات کی تھی۔

تو آپ کو کوئی مسئلہ ہو رہا ہے میں تو اپنی بیوی کے " ساتھ ہو رہا ہوں" پروفیسر احمر ملک نے اس کا جھکا ہوا

سر اوپر کیا تھا۔

ایک طرف اس کا شیرنی والا انداز تو دوسری طرف اس کے تھوڑے سے لمس پر یوں شرما جانا۔

نہیں مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے آپ کی بیوی ہے آپ" پورا حق رکھتے ہیں"عیشل نے شرم سے کہا تھا۔

جی بلکل"پروفیسر احمر ملک نے اس کے ماتھے پر اپنے " ہونٹ رکھے تھے۔

ہیپی ٹو منتھ آف نکاح انیورسری"پروفیسر احمر ملک " نے اسکے کان میں کہا تھا۔

سیم آپ کو بھی"عیشل نے ہنس کر کہا تھا۔ "

ویسے یہ غلط بات ہے سرپرائز صرف میں نے پلین " کیا اور اب گفٹ بھی میں ہی دون گا"پروفیسر احمر ملک نے اسکی طرف دیکھ کر بات کی تھی۔

اچھا احمر"وہ احمر کو دیکھ کر معصومیت سے بولی۔ "

جی جانِ احمر "پروفیسر احمر اس کا کیوٹ سا فیس بنانے "
پر مسکرایا تھا۔

آپ سب چھوڑیں کیک "عیشل نے چاکیلٹ کیک "
دیکھ کر کہا۔

اس کے بچوں والی ادا پر پروفیسر احمر ملک نے اس کے
گال پر کس کرلی تھی اس کی اس حرکت پر عیشل نے
اسے گھور کر دیکھا تھا۔

یہ کیا بات ہوئی "اس نے منہ بنایا تھا۔"

اچھا نہ میرا کیوٹ سا بچہ ہم ایسا کرتے ہیں پہلے کیک "
کٹ کر لیتے ہیں "پروفیسر احمر ملک نے نائف اٹھائی
تھی۔

اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور دونوں نے مل کر کیک کٹ کیا
تھا۔

پروفیسر احمر ملک نے سب سے پہلے عیشل کو کھلایا تھا

اور اس کے بعد عیشل نے پروفیسر احمر ملک کو کھلایا۔

واؤ احمر کتنا مزے کا ٹیسٹ ہے "عیشل نے اپنے لیے "
ایک پیس کٹ کیا تھا اور اب مزے سے کھا رہی تھی۔

کچھ اور بھی ہے تمھارے لیے "پروفیسر احمر ملک "
نے اس کو مزے سے کیک کھاتا دیکھ کر کہا تھا۔

کیا "عیشل نے پلیٹ سائیڈ پر رکھی تھی۔ "

ایسے ہی دے دوں "پروفیسر احمر ملک نے اس کے "
منہ پر لگا ہوا کیک صاف کیا تھا۔

تو پھر کیسے دینا ہے "عیشل نے اسے گھور کر دیکھا "
تھا۔

میں سوچ رہا ہوں تھوڑا فائدہ اٹھانا چاہیے "پروفیسر "
احمر ملک نے ہنس کر بات کی تھی۔

کتنے بد تمیز ہیں یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں "عیشل "
نے اس کے گال پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا۔

گفٹ چاہیے کہ نہیں" پروفیسر احمر ملک نے اس کی "
طرف دیکھ کر کہا تھا۔

چاہیے" وہ معصومیت سے بولی تھی۔ "

تو اس کے بدلے میں تمھیں مجھے کس دینی پڑے "
گی" پروفیسر احمر ملک نے اپنے گال کی طرف اشارہ کیا
تھا۔

توبہ توبہ کرنے بے شرم ہیں آپ" عیشل نے کانوں"
کو ہاتھ لگائے تھے۔

کوئی بے شرم نہیں ہوں میں اپنی بیوی سے ہی کہہ "
رہا ہوں" پروفیسر احمر ملک نے منہ بنایا تھا۔

توبہ توبہ لیکن آپ کی بیوی نہیں دینا چاہتی" عیشل "
کے گال شرم سے لال ہوئے تھے۔

ٹھیک ہے پھر آپ کے شوہر نے بھی گفٹ نہیں دینا" پروفیسر احمر ملک یہ کہہ "
کر اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ

گیا تھا۔

"یہ کیا بات ہوئی یہ تو سراسر چیٹنگ ہے پہلے بولتے

ہیں گفٹ دینا اس کے بعد کہتے ہیں کہ کس دو اس کے

بعد گفٹ ملے گا ایسا تو نہیں ہوتا" عیشل نے غصے سے

اس کی طرف دیکھا تھا اور اس کے چیئر کے پاس ائی

تھی۔

"ہاں تو سوچ لو جب تک تم مجھے کس نہیں دو گی گال پر

تب تک تمہیں بھی تمہارا گفٹ نہیں ملے گا اب

تمہاری مرضی ہے کہ گفٹ لینا ہے یا نہیں" پروفیسر

احمر ملک موبائل نکال کر بیٹھ گیا تھا۔

عیشل نے اس کا موبائل چھینا تھا اور ٹیبل پر رکھا تھا۔

"مجھے میرا گفٹ دیں" عیشل نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے میرا کس دو میں تمہیں تمہارا گفٹ

دے رہا" پروفیسر احمر ملک نے اسکی طرف دیکھ کر

بات کی تھی۔

اچھا پہلے آپ انکھیں بند کریں ورنہ مجھے شرم ارہی " ہے "عیشل کے گال شرم سے لال ہوئے تھے اور وہ یہ بات کہتے ہوئے پروفیسر احمر ملک سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہی تھی۔

ایسے تو پھر کس لینے کا مزہ ہی نہیں ائے گا "پروفیسر " احمر ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔

اپ کو کس لینی ہے یا نہیں بتا دیں بس "عیشل نے " منہ بنا کر کہا تھا۔

اچھا ناراض کیوں ہو رہی ہو چلو میں آنکھیں بند کرتا ہوں "پروفیسر احمر ملک " نے یہ کہہ کر اپنی انکھیں بند کی تھی۔

عیشل کی نظر اچانک ہی کیک پر پڑی تھی اور اس کے دماغ میں ایک ائیڈیا آیا تھا۔

عیشل نے پہلے ہاتھ میں کیک کا پیس اٹھایا تھا ہلکا سا اس کے گال پر جلدی جلدی میں کس کیا اور اس کے بعد

اس کے پورے منہ کو کیک کے ساتھ مل دیا کیک اس

کے کپڑوں پر بھی گرا تھا پروفیسر احمر ملک ہڑبڑا کر کھڑا ہوا تھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے یہ سب کرنے کے بعد تم بچو گی"

پروفیسر احمر ملک نے اس کو بھاگتا دیکھ کر کہا۔

پروفیسر احمر ملک کی کاپیں اٹھا کر اس کی طرف بڑھا

تھا۔

نہیں احمر پلیز نہیں میں نے عبایا پہنا ہوا ہے اور مجھے "

گھر بھی جانا ہے پلیز "اس نے پروفیسر احمد ملک کو اپنی طرف اتا دیکھ کر کا عذاب

عیشل کی ایسی بات پر وہ رک گیا تھا۔

مذاق اپنی جگہ پر تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی

محترمہ کو حویلی جاتے ہوئے کوئی مسئلہ ہو۔

پروفیسر احمر ملک نے کی کاپیں وہیں رکھ دیا اور عیشل کے پاس ایا تھا۔

میرا گفٹ "اسنے معصومیت سے ہاتھ آگے کیا تھا۔"

یہ جو ابھی تم نے کیا ہے اس کی سزا یہ ہو گی کہ تمہیں "

تمہارا گفٹ نہیں ملے گا"پروفیسر احمر ملک نے اس کے
گرد ہاتھ رکھے تھے وہ بالکل دروازے کے ساتھ لگی
ہوئی تھی۔

ایک منٹ اپ اتنے دنوں سے مجھ بات کیوں نہیں "
کر رہے تھے میری جان نکال گئی تھی ان دونوں میں"یہ کہتے ہوئے عیشل کی
انکھوں میں آنسوں آ گئے
تھے۔

بس اسی لیے ہی میں اگیا مجھے پتہ تھا تم نے ایسا فضول "
ہی سوچنا ہے اور ایسے روتی رہو اسی لیے ہی تو ی سرپرائز آپ کے لیے پلان کیا
تھا"پروفیسر احمر ملک نے اپنی پوکٹ سے ایک بریسلٹ نکالا تھا۔
جس کے اوپر جانِ احمر لکھا ہوا تھا اسے دیکھ کر عیشل
مسکرائی تھی۔

واؤ احمر"عیشل مسکرا کر پروفیسر احمر ملک کے ہاتھ "
میں وہ بریسلیٹ دیکھ رہی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بریسلیٹ پہنایا تھا۔

"سختی سے منع کر رہا ہوں یہ کبھی غلطی سے بھی تمہارے ہاتھ سے نہیں اترنا چاہیے" پروفیسر احمر ملک نے سخت لہجے میں کہا تھا۔

"غلطی سے بھی نہیں اترے گا" عیشل مسکرا کر اس کے سینے سے لگی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے اسے اپنے اندر چھپایا تھا۔

oooooooooooooooooooo

ماضی

سونیہ کو جب یہ پتہ چلا تھا کہ شہزاد ملک نے دوسری شادی کی ہوئی ہے۔

تو وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی تھی

اسے نہیں لگا تھا کہ شہزاد ملک کا بھی اس کے ساتھ ایسا

کرے گا۔

اس نے اتنا بڑا دھوکہ دیا تھا اسے وہ صرف ایک مرتبہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اس کے پیار میں ایسی کون سی کمی رہ گئی تھی کہ اس نے دوسری شادی کرلی۔

یہ اولاد کا سکھ وہ اسے نہ دے سکی کہ اس نے دوسری شادی کرلی۔

اتنی محبت کی تھی اسے اولاد کا سکھ تک اسے دیا تھا اور کیا کمی رہ گئی تھی اس کے منہ پیار میں کہ اس نے دوسری شادی کرلی۔

وہ وہیں زمین پر بیٹھے بیٹھے رو رہی تھی جب اچانک اس کی سانسیں اوپر نیچے ہوئی تھی۔

وہ اس شخص کی بے وفائی نہیں برداشت کر پائی تھی اور وہیں اپنی سانسیں گوا بیٹھی تھی۔

وہ پچھلے کئی گھنٹوں سے اسی جگہ پر پڑی ہوئی تھی بغیر

سانسوں کے۔

بارہ سال کا احمر ایان کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں داخل ہوا

تھا۔

سونیا کو نیچے زمین پر گرا دیکھ کر وہ دونوں ہی پریشان ہو گئے تھے آیان تو باقاعدہ

رونے لگا تھا۔

احمر بھاگ کر سونیا کے پاس ایا تھا اس نے سونیا کو اواز

دی تھی لیکن وہ نہیں اٹھی تھی۔

اس نے بہت سی اوازیں اسے دی تھی اسے ہلایا بھی تھا

لیکن وہ ہوش میں نہیں ائی تھی۔

احمر نے سونیا کا موبائل ڈھونڈا تھا وہ شہزاد ملک کو کال

کرنا چاہتا تھا۔

بہت دیر ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے سونیا کا موبائل

نہیں ملا تھا۔

تب ہی وہ کمرے سے باہر کیا تھا اور کمرے سے باہر

سونیا کا موبائل ڈھونڈنے لگا۔

اسے لاؤنج میں ہی سونیا کا موبائل نظر آگیا تھا اس نے

سونے کا موبائل اٹھایا اور شہزاد ملک کے نمبر پر کال کی

تھی۔

لیکن شہزاد ملک نے کال نہیں اٹھائی تھی جب اس نے

دوبارہ کال کی تو شہزاد ملک نے نمبر بزی کر دیا وہ تقریبا

پانچ منٹ تک مسلسل اسے کال کرتا رہا تھا لیکن شہزاد

ملک نے کال نہ اٹھائی۔

تب ہی احمر بھاگا تھا باہر کی طرف اس نے ساتھ والے

گھر میں بیل دی تھی۔

ان لوگوں نے دروازہ کھولا تھا احمر باقاعدہ رو رہا تھا اس

کو روتا دیکھ کر وہ خاتون بھی پریشان ہوئی تھی جو گھر

سے باہر نکلی تھی۔

کیا ہوا ہے بیٹا اپ ایسے رو کیوں رہے ہیں "وہ خاتون "

احمر کو دیکھ کر بولی تھی۔

وہ میری مما انہیں پتہ نہیں کیا ہو گیا وہ اٹھ نہیں رہی

ہیں" احمر روتا ہوا بول رہا تھا۔

اچھا بچے اپ پریشان نہ ہو میں اپ کے ساتھ چل "

رہی ہوں" اس خاتون نے احمر کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔

احمر کا رونا انہیں تکلیف دے رہا تھا اس لیے وہ اس کے

ساتھ فورا سے اندر گئی تھی۔

ان لوگوں نے مدد کی تھی سونیا کو ہاسپٹل پہنچانے میں لیکن اب کچھ بھی نہیں ہو

سکتا تھا بہت دیر ہو چکی

تھی۔

سونیا تو شہزاد ملک کی بے وفائی میں پہلے ہی اپنی سانس

گواہ بیٹھی تھی اگر محبت میں کوئی اور شریک ہو جائے تو

خود کی سانسیں ہی خود پر تنگ ہو جاتی ہیں اور سونیہ کے

ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔۔

پسندیدہ مرد کی بے وفائی اپ کو مار دیتی ہے اور یہ بات
سونیا نے ثابت کر کے دکھائی تھی۔

آج دعا نے کالج سے چھٹی کی تھی عیشل کو پرافیسر احمر
ملک نے چھوڑنا تھا اس نے کائزان شاہ سے پہلے ہی
بات کر لی تھی۔
اس لیے کائزان شاہ نور الایمان کو لینے آیا تھا وہ باہر
کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔
لیکن وہ تھی کہ اج باہر انے کا نام ہی نہیں لے رہی
تھی شاید کسی وجہ سے لیٹ ہو گئی تھی۔
اس لیے کائزان شاہ اسے خود دیکھنے کے لیے اندر گیا

تھا۔

اس نے کالج کے اندر رکھی تو وہ اسے سامنے سے آتی

ہوئی نظر ائی تھی۔

اج اس نے ڈارک بلو عبایا کیا ہوا تھا اور وہ اس میں بہت

پیاری لگ رہی تھی۔

کائزان شاہ اسے اتا دیکھ کر مسکرایا تھا نور الایمان نے

بھی اسے دیکھ کر سمائل کی تھی۔

نور الایمان اس کے پاس اکر رکی تھی کائزان شاہ نے

اس سے بیگ لیا تھا۔

واللہ کتنا ہینڈسم لڑکا ہے "ان کی ایک طرف سے یہ "

اوازائی تھی۔

اس اواز پر نور الایمان نے اس طرف دیکھا تھا کائزان

شاہ نے اس طرف نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ

لائن اس پر ہی ماری گئی ہے۔

سیاہ پینٹ کوٹ میں بال اس کے بے ترتیب تھے انکھوں پر سن گلاسز لگائی ہوئی تھی اور اس کا کسرتی

وجود اسے مزید دلکش بنا رہا تھا

ہاں ہے تو صحیح "اس کے ساتھ کھڑی دوسری لڑکی "

بولی تھی۔

کاش یہ لڑکا میرا ہوتا صرف اور صرف میرا "اس کی "

اس بات پر کائزان شاہ کو کھانسی ائی تھی۔

کیونکہ نورالایمان غصے سے ان کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

نورالایمان ان کی طرف جانے لگی تھی لیکن کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اس کے ہاتھ پکڑنے پر نورالایمان نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

کائزان میرا ہاتھ چھوڑیں "وہ غصے سے بولی تھی۔ "

"جانے دو نا ویسے ہی ہم لیٹ ہو گئے ہیں" کائزان شاہ نے اسے فل غصے میں دیکھ کر یہ بات کی تھی کیوں کہ جو لڑکی میجر حسین ملک عرف اپنے بھائی پر ہاتھ اٹھا سکتے ہیں تو یہ لڑکی یا تو اس کے اگے کچھ بھی نہیں تھی۔۔

"نہیں ہو رہے لیٹ مجھے ان سے نپٹنے دیں" نور الایمان نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا تھا۔

وہ دونوں لڑکیاں جو بات کر رہی تھی وہ ان کے پاس ائی تھی۔

"تم اور وہ بھی ہم سے نپٹنے کی بات کر رہی تھی" اس میں اسے ایک لڑکی بولی تھی جو کہ کالج یونیفارم میں تھی۔

ویسے یونیفارم پہننے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ اس کا پورا بدن اس میں سے واضح ہو رہا تھا۔

"ایکسکیوز می "کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کر بولا تھا۔

"یس مسٹر ہینڈسم "اس میں سے دوسری لڑکی بولی تھی جو کہ کائزان شاہ پر ہی کچھ دیر پہلے تبصرہ کر رہی تھی۔

"کائزان اپ خاموش رہیں میں بات کر رہی ہوں "نورالایمان کائزان شاہ کو بولتا دیکھ کر بولی تھی اسے کائزان شاہ کا بولنا بالکل بھی پسند نہیں ایا تھا۔

"کیوں وہ خاموش رہیں تم سے کون بات کرے گا "وہ لڑکی پھر سے بولی تھی۔

نورالایمان نے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال لیا تھا دوسری لڑکی نورالایمان کے پاس انے لگی تھی لیکن کائزان شاہ نورالایمان کے اگے ڈھال بن کر اگیا تھا۔

"سوچنا بھی مت "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

" اس پاگل عورت سے کہو میرے بال چھوڑے "

جس لڑکی کے نورالایمان نے بال پکڑے ہوئے تھے وہ کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی تھی۔

وہ اس کی اپنی مرضی ہے جب چھوڑے" کائزان " شاہ نے مسکرا کر بات کی تھی۔

نورالایمان نے مزید زور سے اس کے بال کھینچے تھے اور پھر چھوڑ بھی دیے تھے۔

جس کے بارے میں تم بات کہہ رہی تھی ناوہ میرا" شوہر ہے اور تم یوں سرعام اس پر تبصرہ کرو گی اسے اپنا کہو گی اور میں خاموش ہو جاؤں گی تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا بلکہ تم نے اسے صرف اپنا کہا ہی کیوں" وہ پھر سے اس کی طرف بڑھنے لگی تھی لیکن کائزان شاہ نے اب کی بار سے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

اگر اپ نہیں چاہتی کہ اس سے بھی برا اپ کے " ساتھ ہو تو یہاں سے چلی جائیں" کائزان شاہ نور

الا یمان کا غصہ دیکھ کر بولا تھا۔

اس لڑکی کا منہ دیکھنے والا ہو گیا تھا یہ لڑکی اور وہ بھی اتنے ہینڈ سم لڑکے کی بیوی تھی وہ دونوں منہ بنا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

اپ نے مجھے روک کیوں دیا" نور الا یمان نے غصے " سے کہا تھا۔

بس کر دو میری جان اور ہم ویسے ہی لیٹ ہو گئے ہیں " اب اپ کا شوہر ہے ہی اتنا ہینڈ سم لڑکیاں لائن تو ماریں گی نا" اس نے نور الا یمان کو انکھ مار کر یہ بات کہی تھی۔

اس کی بات پر نور الا یمان نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

" بڑے ہینڈ سم ائے ہیں آپ شکل دیکھی ہے اپنی" نور الا یمان منہ بنا کر اگے چلنے لگی تھی۔

کائزان شاہ اس کے پیچھے پیچھے اس کا بیگ لے کر ا رہا

تھا۔

ہاں آپ تو اپنے شوہر کے خوبصورتی سے جلدی ہے نا اس لیے ایسے بول رہی "

ہو" کائزان شاہ نے اسے

تنگ کرنے کے لیے یہ بات کہی تھی۔

" اگر یہ اپ کی خوش فہمی ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں "

وہ دونوں کار کے پاس اگئے تھے نورالایمان کار کا

دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی تھی۔

یہ میری خوش فہمی نہیں ہے کیونکہ دن میں نہ جانے "

کتنی لڑکیاں مجھ پر ایسے لائن مارتی ہیں" کائزان شاہ

بھی ڈرائیونگ سیٹ پر اکر بیٹھ گیا تھا۔

اور وہ چڑیلیں ہیں کون ذرا مجھے بھی تو بتائیے" نور "

الایمان نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

اب میں تمہیں ہر جگہ اپنے ساتھ تو نہیں لے کے جا"

سکتا نا" کائزان شاہ نے کار سٹارٹ کی تھی۔

اس کی ایسی بات پر نور الایمان کی انکھوں میں آنسوں

اگئے تھے۔

ارے ارے میری جان" کائزان شاہ نے اس کی"

انکھوں میں آنسوں دیکھ کر کار روکی تھی۔

"میری جان اپ کو اپنے شوہر پر یقین نہیں ہے "

کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

ہے لیکن اپ اس طرح بات کیوں کر رہے ہیں "نور "

الایمان نے رو کر یہ بات کہی تھی۔

میرا بچہ میری جان میں تو صرف مذاق کر رہا تھا اپ "

کو تنگ کر رہا تھا" کائزان شاہ نے اس کا نقاب اتار تھا

اور اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔

"اپ بہت برے ہیں مجھے اپ سے بات نہیں کرنی "

نور الایمان نے اس کے سینے پر سر رکھ لیا تھا۔

کائزان شاہ اسے خاموش کروانا چاہتا تھا لیکن وہ تو اس
کے سینے سے ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورلایمان اور کائزان شاہ گھر آئے تھے سامنے ہی
انوشے سادیہ بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔
انوشے کو دیکھ کر نورالایمان کا منہ بن گیا تھا وہ پہلے سے
ہی اتنے غصے میں تھی ان لڑکیوں کی وجہ سے۔
اوپر سے جو کائزان شاہ نے اس سے باتیں کی تھی اس
کی وجہ سے اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔
اور پھر اب یہ مصیبت حویلی ائی ہوئی تھی نہ جانے
اسے کیوں کائزان شاہ پر کسی کی بھی نظریں برداشت
نہیں ہوتی تھی۔
اسے دیکھ کر کائزان شاہ بھی حیران ہوا تھا کیونکہ وہ بھی
اسے یہاں پہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔

وہ دونوں ائے تھے اور سب کو سلام کیا تھا ان دونوں نے ان کے سلام کا جواب دیا۔

کائزان شاہ نے اکر سادیہ بیگم کے ہاتھ کا بوسہ لیا تھا سادیہ بیگم نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

کیسے ہو کائزان "انوشے نے مسکرا کر اسے مخاطب" کیا تھا۔

اس کے کائزان کہنے پر نور الایمان نے اسے گھورا تھا وہ بھی وہاں کائزان شاہ کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

اس کا کائزان شاہ کے ساتھ بیٹھنا نوشے کو پسند نہیں آیا تھا۔

"اپ کا کائزان بھائی بالکل ٹھیک ہے آپ اپنا بتائیں " نور الایمان نے مسکرا کر یہ بات کہی تھی۔

نور الایمان کے کائزان بھائی کہنے پر کائزان شاہ کو بھی ہنسی ائی تھی۔

لاؤنج میں داخل ہوتے دعا اور عیشل نے بھی نور
الایمان کی بات سنی تھی۔

نورالایمان کی بات پر عیشل اور دعا بھی ہنستے ہوئے
انوشے کی طرف دیکھ رہی تھی کیونکہ اس کا چہرہ دیکھنے
والا ہو گیا تھا۔

دعا اور عیشل بھی اکر نورالایمان کے برابر میں بیٹھ گئی
تھی۔

ویسے اب کیسے آنا ہوا آپ کا انوشے "دعا نے انوشی "
کی طرف دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے دعا یہ اس کی خالہ کا گھر ہے وہ جب "
چاہے اسکتی ہے "سادیہ بیگم نے غصے سے اسے دیکھ کر
یہ بات کی تھی۔

نہیں ماما میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی "دعا نے فوراً"
سے کہا تھا۔

"ویسے انوشے آپ کو پتہ ہے میں اور آپ کے کائزان بھائی سوچ رہے تھے کہیں باہر کا پلان بناتے ہیں لیکن اب آپ اگئی ہیں تو شاید مشکل ہو جائے "اسنے عیشل کو دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔

اس کی بات پر عیشل دعا اور کائزان شاہ نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی روکی تھی۔

"ہاں اور اب تو ویسے ہی کائزان بھائی ہم تینوں کے بھائی ہیں اب تو ہم اپنے بھائی کے ساتھ اکاؤنٹنگ پہ جا ہی سکتے ہیں بھابھی جی "عیشل نے جان بوجھ کر تینوں کے بھائی کہا تھا۔

خالہ مجھے ریسٹ کرنا ہے "وہ یہ کہہ کر اٹھ کر وہاں" سے چلی گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد انہوں نے اپنی ہنسی جو کہ بہت مشکل سے کنٹرول کی ہوئی تھی وہ باہر نکالی تھی اور زو

رزور سے ہنسنے لگے تھے۔

ان سب کے زور زور سے ہنسنے پر سادیہ بیگم نے ان چاروں کو گھور کر دیکھا تھا۔

شرم کرلو وہ بھی تم لوگوں کی کزن ہے "سادیہ بیگم " غصے سے کہتے ہوئے چلی گئی تھی۔

ایسے بھابھی جان ان کا منہ سچ میں دیکھنے والا تھا" دعا " نے ہنس کر کہا تھا۔

کائزان بھائی "عیشل نے مسکرا کر اس کی کہی گئی " بات دہرائی تھی۔

خیر جو بھی تھا میں تو جارہا ہوں فریش ہونے اب "کائزان شاہ مسکرا کر کھڑا ہوا " تھا۔

ہاں میں بھی تھک گئی ہوں میں بھی فریش ہو کے " آتی ہوں "نورالایمان نے بھی کہا تھا وہ دونوں ساتھ میں ہی اوپر چلے گئے تھے۔

oooooooooooooooooooo

انوشے کائزان شاہ کے کمرے میں ائی تھی کائزان شاہ کمرے میں نہیں تھا۔

وہ شاید فریش ہونے کے لیے واش روم گیا ہوا تھا وہ وہیں پر کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنے لگی تھی۔

کمرے میں اواز ہونے پر کائزان شاہ کو لگا تھا کہ نور الایمان آئی ہے۔

مجھے وہ ٹاول تو اٹھا دو" واش روم سے کائزان شاہ کی " آواز آئی تھی۔

کائزان شاہ کی اواز سن کر انوشی نے بیڈ پر بڑا ٹاول دیکھا تھا۔

انوشے نے وہ ٹاول اٹھایا اور واش روم کے دروازے کی طرف گئی تھی۔

اس نے دروازہ نوک کیا تھا کائزان شاہ نے دروازہ کھولا تھا۔

اس نے کائزان شاہ کو ٹاول دیا تھا لیکن کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اور اسی وقت نور الایمان کمرے کا دروازہ کھول کر اندر ائی تھی۔

پہلے تو وہ انوشے کو یہاں دے کر حیران ہوئی تھی پھر واش روم کے دروازے پر اسے کھڑا دیکھ کر مزید حیران ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں ٹاول تھا اور کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا یہ اس کے لیے اور حیران کن تھا۔

اس نے کائزان شاہ کو ٹاول دیا تھا لیکن کائزان شاہ نے

اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اور اسی وقت نور الایمان کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی تھی۔

پہلے تو وہ انوشے کو یہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی پھر واش روم کے دروازے پر اسے کھڑا دیکھ کر مزید حیران ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں ٹاول تھا اور کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا یہ اس کے لیے اور حیران کن تھا۔

انوشے نے بھی نور الایمان کو دیکھا تھا اب اس نے ایکٹنگ شروع کی تھی۔

کیا کر رہے ہیں کائزان "انوشے اپنے چہرے پر شرم" کے اسار لاتی بولی تھی۔

انوشے کی آواز سن کر کائزان شاہ نے فوراً سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور پھر جلدی میں دروازہ بھی بند کر

دیا۔

"افف کیا کر دیا میں نے اب نا جانے وہ کیا کیا سوچ رہی ہو گی لیکن ویٹ وہ میرے کمرے میں کر کیا رہی ہے" کائزان شاہ کے دماغ میں فوراً سے یہ بات آئی تھی۔

انوشے نے نور الایمان کو دیکھا تھا اور پھر مسکراتی ہوئی اس کے پاس ائی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو" نور الایمان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"مجھے کائزان نے" ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ نور الایمان نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔

"تمھاری ان جھوٹی باتوں پر میں یقین نہیں کرنے والی" نور الایمان نے غصے سے یہ بات کہی تھی۔

کائزان شاہ بھی کپڑے پہن کر واشروم سے باہر آگیا تھا نورالایمان کو دیکھ کر وہ
مزید حیران ہوئی تھی۔

اور اسے دھچکا تو تب لگا جب انوشے کے چہرے پر
انگلیوں کے نشان دیکھے تھے اس نے۔

مہمان بن کر آئی ہو تو مہمان بن کر ہی رہوں زیادہ "
فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور کائزان سے تو تم
میلوں دور رہو دوبارہ تم مجھے اس کے کمرے کے اس
پاس بھی نظر آئی تو مامانی سے بات کر کے اس حویلی
سے میں تمہیں نکلواؤں گی" نورالایمان نے اسے انگلی
دیکھا کر وارن کیا تھا۔

انوشے نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا جو کہ خاموشی
سے کھڑا تھا۔

کیا دیکھ رہی ہو جاؤ" نورالایمان کو غصہ آیا تھا اس کا"
پھر سے کائزان شاہ کی طرف دیکھنا۔

انوشے برا سا منہ بناتے ہوئے کمرے سے چلی گئی تھی۔

نور الایمان نے اس کے جانے کے بعد کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

نور الایمان کائزان شاہ کے پاس آئی تھی اور پھر اس کا وہ ہاتھ پکڑ لیا تھا جس سے اس نے انوشے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

"اسی ہاتھ سے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا نہ"

نور الایمان نے اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا تھا۔

ایمان مجھے لگا تم کمرے میں ائی ہو اسی لیے میں نے "

ٹاول دینے کا کہا تھا" کائزان شاہ نے صفائی دینی چاہی تھی۔

مجھے آپ سے صفائی نہیں چاہیے" نور الایمان نے "

ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا تھا۔

تو پھر کیسے یقین آئے گا تمھیں "کائزان شاہ نے اس "

کی طرف دیکھ کر کہا۔

مجھے آپ پر یقین ہے "نورالایمان نے اس کی "

آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کی تھی۔

لیکن آپ کے ہاتھوں نے کسی اور لڑکی کا ہاتھ بھی "

کیسے پکڑا "نورالایمان کی آنکھوں میں غصہ آیا تھا۔

وہ کائزان شاہ کو لے کر کمرے سے باہر اگئی تھی۔

کہاں لے کر جا رہی ہو "کائزان شاہ نے اس کی "

طرف دیکھ کر بات کی تھی۔

آپ بس خاموشی سے میرے ساتھ چلیں جہاں "

میں آپ کو لے کر جا رہی ہوں "نورالایمان رک کر

پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

کائزان شاہ خاموش ہو گیا تھا نورالایمان اسے لے کر

کچن میں ائی تھی۔

اس کا کیچن میں لانا کائزان شاہ جو حیران کر گیا تھا اسنے حیران ہو کر نورالایمان کی طرف دیکھا تھا۔

"تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"پتہ چل جائے گا آپ کو" نورالایمان نے چولھا جلاتے ہوئے کہا تھا کائزان شاہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا کر رہی ہو نورالایمان" کائزان شاہ نے اسے اپنی طرف کرتے ہوئے کہا تھا۔

نورالایمان نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اس جلتے ہوئے چولہے پر رکھا تھا۔

کائزان شاہ اس کے اس عمل پر حیران ہوا تھا اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن نورالایمان نے نا میں سر ہلایا۔

اس کے ہاتھ میں جلن شروع ہو گئی تھی ہاتھ پورا لال ہو گیا تھا لیکن اس نے ہاتھ پیچھے نہیں کیا تھا۔

جب تک نور الایمان نہیں کہے گی اس نے بھی ٹھان لی تھی کہ اب وہ اپنا ہاتھ پیچھے نہیں کرے گا۔

نور الایمان کے اپنی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے اس کا ہاتھ پیچھے کرنے کے بعد اس نے اپنا ہاتھ رکھنا

چاہا تھا۔

لیکن کائزان شاہ نے اسے ایسا کرنے سے روک لیا تھا۔

پاگل ہو" اس نے اس کا رخ اپنی طرف کر کے اسے "

اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

جیسے آپ کہتے ہیں نا میں صرف آپ کی آپ کے "

علاوہ کسی کو بھی مجھے دیکھنے کا حق نہیں ہے ویسے ہی

آپ بھی صرف میرے ہیں میرے علاوہ کسی کو بھی

حق نہیں ہے کہ وہ آپ کو دیکھے جیسے مجھے اجازت

نہیں ہے کسی بھی نا محرم کو دیکھنے کی اسی طرح آپ کو بھی اجازت نہیں ہے "نور الایمان نے اس کے سینے سے لگے ہوئے ہی یہ بات کی تھی۔

بالکل بھی نہیں ہے میری جان "کائزان شاہ نے اسے دور کیا تھا اور پھر اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔

بہت محبت سے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

کائزان شاہ صرف اور صرف نور الایمان کائزان شاہ کا ہے کائزان شاہ پر صرف نور الایمان کائزان شاہ کا حق ہے اور کسی کا بھی نہیں "کائزان شاہ نے مسکرا کر یہ بات کہی تھی تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا کر پھر سے اس کے سینے سے لگی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ کیپٹن ایان ملک اور میر حسین ملک ایک

دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

اج ان لوگوں نے اپنا مشن سر انجام دینا تھا جس میں حسین ملک نے قایزان شاہ کو شامل ہونے کی اجازت نہیں دی تھی۔

اس نے اس کے بعد بھی کوشش کی تھی لیکن میجر حسین ملک نے نہ ہی کیا تھا۔

جس کی وجہ سے اج کل اس کی میجر حسین ملک سے اچھے سے بات چیت بھی نہیں تھی۔

رات میں تم تیار رہنا اپنے افیسرز کے ساتھ "میجر " حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کی طرف دیکھ کر بات کی۔

ٹھیک ہے بھائی" کیپٹن آیان ملک نے ہاں میں سر " ہلا یا۔

تم اور تمہارے افیسرز اس جگہ کو باہر سے گھیروں "

گے میں اور میرے افیسر اندر جائیں گیں "میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر بات کی۔

"ٹھیک ہے بھائی میں نے انھیں پلین پہلے ہی سمجھا دیا ہے" کیپٹن آیان ملک نے ہاں میں سر ہلایا۔

"یہ والا کام بالکل بھی مشکل نہیں ہے یہاں کوئی کلب وغیرہ نہیں ہے بس لڑکیاں ہیں ہمیں بس وہاں کی سکیورٹی سے بچنا ہے" میجر حسین ملک نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر یہ بات کی تھی۔

تمھارا کب تک اسی طرح رہنے کا ارادہ ہے "میجر" حسین ملک نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میری مرضی تمھیں اس سے کیا" اسنے غصے سے یہ بات کی تھی۔

"ٹھیک ہے جیسے بھی منہ رکھنا ہے بس دعا کرنا کہ ہم کامیاب لوٹیں" میجر حسین ملک نے اس کے کندھے

پر ہاتھ رکھا تھا۔

انشاءاللہ "کائزان شاہ نے مسکرا کر یہ بات کہی تھی۔ "

یہ ہاتھ پے کیا ہوا ہے "میجر حسین ملک کی نظر اس"

کے ہاتھ پر پڑی تھی۔

تمہاری بہن نے سزا دی ہے "کائزان شاہ نے ان "

دنوں کو دیکھ کر بات کی۔

نورالایمان نے لیکن کیوں "کیپٹن آیان ملک بھی متوجہ ہوا تھا پوری طرح"

سے۔

کہانی لمبی ہے بتا نہیں سکتا بس اتنا جان لو کسی لڑکی کا "

معاملہ تھا"کائزان شاہ نے ان دونوں کو دیکھ کر بات

کی۔

پھر تو اچھا ہی کیا ہے "میجر حسین ملک ہنس کر بولا "

تھا۔

ہاں اس دن بھی پھر تو بہت اچھا ہوا تھا نا جب تمہیں "

تھپڑ پڑا تھا نور لا یمان کے ہاتھوں "کائزان شاہ نے بھی اپنا بدلا مکمل کیا تھا۔

اس بات پر تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عیشل اپنے روم میں بیٹھ کر کوئی بک پڑھ رہی تھی جب اسکی کھڑکی پر آواز ہوئی تھی۔

وہ فوراً سے اٹھ کر اس طرف گئی تھی اس نے کھڑکی کھولی تو میجر حسین ملک کھڑا تھا۔

اسے دیکھ کر اس سے اچھی خاصی حیرت ہوئی تھی ابھی صبح ہی تو ان دونوں نے اتنا ٹائم ایک ساتھ سپینڈ کیا تھا۔

آپ اس وقت یہاں "عیشل حیران ہو کر پوچھ رہی " تھی۔

کہو تو واپس چلا جاتا ہوں" میجر حسین ملک نے ہنس "
کر مذاق کیا تھا۔
اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا" عیشل نے منہ بنا کر"
اسے دیکھا تھا۔
تو پھر کیسا کہا ہے آپ نے ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے" میجر حسین ملک کمرے کے"
اندر آ گیا تھا۔
میں آپ کو کیوں بتاؤں" وہ منہ بنا کر بولی تھی اور"
رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔
اس کی اس طرح کھڑے ہونے پر میجر حسین ملک
مسکرایا تھا اس نے اس کے اگے ایک لال گلاب کیا
تھا۔
یہ کس لیے" عیشل اس کی طرف مڑ گئی تھی۔ "
یہ اس لیے کہ میرا دل کر رہا تھا" میجر حسین ملک "
نے اسے پھول لینے کا اشارہ کیا تھا۔

عیشل نے وہ پھول لے لیا تھا پروفیسر احمر ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے اپنے مزید قریب کیا۔۔

کیا کر رہے ہیں احمر "اس کا چہرہ شرم سے جھک گیا تھا۔

"کچھ بھی نہیں میں تو اپنی خوبصورت بیوی کے تھوڑا سا کلوز ہو رہا تھا" میجر حسین ملک نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا۔

اس کی اس بات پر اس کا چہرہ مزید شرم سے سرخ ہوا تھا میجر حسین ملک اسے لے کر صوفے پر بیٹھا تھا۔

"آج میشن پر جانا ہے تو سوچا جانے سے پہلے ایک مرتبہ تم سے مل لوں" میجر حسین ملک نے اس کے خوبصورت چہرے پر نظر ڈالی تھی۔

یہ سن کر اس کا شرماتا چہرہ فوراً سے مرجھا گیا تھا۔

"یہ اداسی کیوں آگئی" میجر حسین ملک نے اسے خود

سے دور کیا تھا۔

"مجھے ڈر لگتا ہے احمر میں اپ کو کہیں کھو نہ دوں "

عیشل کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے۔

"میری جان اللہ پر یقین رکھو وہ سب بہتر کرنے والا ہے "میجر حسین ملک نے اسے پھر سے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"مایوسی کفر ہے اور ہمیں کفر نہیں کرنا چاہیے ہمیں اپنے رب سے امید لگانی چاہیے بے شک وہ سننے والا ہے اور دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے "میجر حسین ملک نے اس کے گال پر لب رکھے تھے۔

اسکے اس عمل پر پھر سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور اس کی اس ادا پر میجر حسین ملک فدا ہو رہا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

سونیا کی موت کے دو ہفتے بعد وہ گھر آیا تھا گھر میں سناٹا دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔

احمر اور آیان بھی گھر پر نہیں تھے اس نے پورا گھر دیکھ لیا تھا لیکن کوئی بھی نہیں تھا۔

اب وہ سامنے والے فلیٹ کے باہر کھڑا تھا اس نے فلیٹ کی بیل دی تھی۔

کچھ ہی دیر میں ایک خاتون باہر آئی تھی اس کے ساتھ احمر اور آیان بھی تھے۔

احمر اور ایان دونوں کو اس خاتون کے ساتھ دیکھ کر شہزاد ملک حیران ہوا تھا۔

میری بچے "شہزاد ملک نے انہیں اپنی طرف بلایا " تھا۔

آیان تو چلا گیا تھا لیکن احمر نہیں گیا تھا اس بات پر شہزاد ملک مزید حیران ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے احمر تم میرے پاس کیوں نہیں ارہے "

شہزاد ملک نے اس کی طرف آنا چاہا تھا لیکن وہ پیچھے ہو گیا۔

میری بیوی کدھر ہے "احمر کو ابھی اگنور کر کے اس " نے اس خاتون سے پوچھا تھا۔

آپ کی بیوی کی تو دو ہفتے پہلے ہی موت ہو گئی ہے ہم " نے انہیں دفنا بھی دیا "اس خاتون نے شہزاد ملک کو دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔

آپ مذاق کر رہی ہیں میرے ساتھ "شہزاد ملک کو " لگا تھا اس کے کانوں نے غلط سنا ہے۔

میں کیوں آپ سے مذاق کروں گی بھائی آپ کی " بیوی کی دو ہفتے پہلے ہی موت ہو چکی ہے آپ کے بیٹے نے آپ کو بہت کال کی لیکن آپ نے نہیں اٹھائی پھر ہمیں مجبوراانہیں دفنانا پڑ گیا "وہ خاتون شہزاد ملک کو

دیکھ کر بول رہی تھی۔

شہزاد ملک کو ایسا لگا جیسے اس کے پاؤں سے زمین چھن گئی ہو وہ آیان اور احمر کی طرف دیکھ رہا تھا۔

احمر نے کچھ بھی نہیں کہا تھا اور وہ بنا کچھ کہے ہی اپنے فلیٹ کی طرف چلا گیا تھا۔

شہزاد ملک بھی آیان کو لے کر فلیٹ میں آیا وہ احمر کو دیکھ رہا تھا۔

کہاں تھے آپ جب ہم کو آپ کی ضرورت تھی" احمر " نے غصے سے ان سے سوال کیا تھا۔

اس کے اس طرح بولنے پر شہزاد ملک نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

وہ بنا کچھ بھی کہے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا سونیہ سے اس نے محبت کی تھی اور اس کی اس سے پسند کی شادی تھی۔

اور آج اس کی محبت اس دینا میں نہیں تھی اس کی وجہ

سے نہیں تھی۔

احمر نے اس بند دروازے کو دیکھا تھا اور پھر آیان کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے اپنے کمرے میں لے گیا تھا۔

شہزاد ملک نے جواب نہیں دیا تھا اور احمر کو اسی چیز کی توقع تھی کچھ دن سے وہ سونیا اور شہزاد ملک کے جھگڑے سن رہا تھا۔

اس نے اس سے یہ بھی سنا تھا کہ شہزاد ملک نے دوسری شادی کرلی ہے۔

وہ زیادہ سمجھدار تو نہیں تھا لیکن اتنا بچہ بھی نہیں تھا کہ ان سب باتوں کو نہ سمجھتا اس کی ماں کی موت کی وجہ اس کا اپنا باپ تھا۔

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ میجر حسین ملک مشن پر جا رہا ہے تب سے وہ اس کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔

آج وہ یونیورسٹی اسی امید سے آئی تھی کہ صبح صبح اس سے ملاقات ہو جائیں گے اور رات میں وہ اپنا مشن سرانجام دے چکا ہو گا۔

اور اللہ تعالی نے اس کو کامیاب کیا ہو کل رات سے اس کی بس یہی دعا تھی۔

ابھی بھی وہ کلاس روم میں بیٹھی اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ کلاس روم میں موجود تھا اسے کلاس روم میں دیکھ کر اس کی سانس میں سانس آئی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا وہ یہاں موجود تھا اس کا مطلب کہ رات کو وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے تھے۔

ج "

یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے "اس نے اوپر کی طرف

دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا تھا۔

پروفیسر احمر ملک نے سب کی اٹینڈنس لی تھی اج پوری

کلاس پریزنٹ تھی اس پر اس نے سب کو اپریشیٹ

بھی کیا تھا۔

کلاس تو میں آج آپ کی سیٹ چینج کرنے لگا ہوں "پروفیسر احمر ملک نے "

پوری کلاس کی طرف

دیکھ کر کہا۔

اور آپ کی یہ سیٹس چینج ہو گی آپ کے رزلٹ کے "

مطابق "پروفیسر احمر ملک نے اب کی بار عیشل کی

طرف دیکھا تھا۔

کون سے ٹیسٹ سر "کلاس کی ایک ماڈرن لڑکی "

کھڑی ہو کر بولی تھی۔

وہی ٹیسٹ جو آپ کے لاسٹ دنوں میں ہوئے تھے "

وہ چیک ہو گئے ہیں اور ان کا رزلٹ میرے سامنے

ہے اور میں رزلٹ دیکھ کر بہت سے سٹوڈنٹس سے

مایوس ہوا ہوں سمپل سمپل کانسیپچول سوال میں نے

دیے تھے جو کہ ہم دو سے تین مرتبہ کلاس میں

ڈسکس بھی کر چکے ہیں پھر بھی آپ لوگ اتنے ایبل

نہیں ہو سکے کہ ان کا سمبل سا جواب مجھے دے سکیں

" یہاں پر اس کا کانسپٹ ہی مجھے پیپر میں سمجھا پاتے

پروفیسر احمر ملک نے ٹیسٹ نکالے تھے۔

مارکس کا آپ کا ٹیسٹ تھا جس میں سے ہائیسٹ 30 "

ہیں" پروفیسر احمر ملک نے عیشل کو دیکھ کر یہ 29

بات کہی تھی۔

اور آپ لوگ یہ پیپر لے کر چیک بھی کر سکتے ہیں "

اینچ اینڈ ایوری سوال کا جواب کو سچن کے مطابق ہے

ہاں وہ اسٹوڈینٹ کلاس میں لیٹ ہو جاتی ہے اور چھٹیاں بھی کرتی ہے اور سب سے زیادہ اج تک میری کلاس میں انسرٹ بھی اس نے ہی صحیح ہو گی میں اس کو کوئی اتنا قابل سٹوڈنٹ نہیں سمجھتا تھا لیکن سب سے اچھا رزلٹ اس کا ہی ہے" پروفیسر احمر ملک کی بات پر سب لوگ حیران ہو رہے تھے جہاں تک وہ سب لوگ سمجھ رہے تھے بات تو عیشل ہارون شاہ کی ہی ہو رہی ہے۔

سر جہاں تک ہمیں لگتا ہے اپ اپنی چاہیتی مس " عیشل ہارون شاہ کی بات کر رہے ہیں" ایک لڑکی نے منہ بنا کر کہا تھا۔

یس آپ کھڑی ہوں ہو ذرا" پروفیسر احمر ملک نے " اسے کھڑا کیا تھا۔

اج تک کلاس میں اتنی انسرٹ آپ کی ہوئی ہے "

جتنی میں نے ان کی کی ہے اور آپ جانتی ہیں آپ کی

انسرٹ کیوں نہیں ہوتی اپ اسئمنٹ نہ کریں میں

آپ کو خوش نہیں رہتا آپ لیٹ ائیں میں آپ سے

کچھ نہیں کہتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے آپ جیسی

لڑکیاں یونیورسٹی میں پڑھنی نہیں آتی صرف اور

صرف اپنے مستی مذاق کے لیے آتی ہیں وہ لڑکی مجھے

"پڑھنے والی لگی اسی لیے میں نے اس پہ سختی کی

پروفیسر احمر ملک کو غصہ آیا تھا اس کی بات پر۔

اور سر آپ کو ایسا کیوں لگا کہ وہ پڑھنے والی ہے اور ہم "

نہیں" ایک اور لڑکی کھڑی ہو گئی تھی۔

کیونکہ ایٹ لیسٹ ایک ٹیچر کے پاس اتنا ایکسپیرینس "

ضرور ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے بچے کو جج کر لیتے

ہیں" پروفیسر احمر ملک نے اس لڑکی کو دیکھ کر بات

کی۔

یہ گوار لڑکی جو ہمیشہ اس تمبو میں رہتی ہے کچھ نظر "

ہی نہیں آتا یہ آپ کو پڑھنے والی لگتی ہے"ایک اور کلاس کی ماڈرن لڑکی نے

کھڑے ہو کر کہا تھا۔

آپ کو پتہ بھی ہے آپ کس بارے میں بات کر رہی "

ہیں آپ اس پردے کے بارے میں بات کر رہی ہیں

جس کا حکم اللہ قران میں دیتا ہے اللہ نے اگر لڑکی کو

"خوبصورت بنایا ہے تو اسے پردے کا بھی حکم دیا ہے

پروفیسر احمر ابھی بات کر رہا تھا کہ وہ لڑکی بول اٹھی۔

"پلیز سر اب آپ نا ہمیں اس پہ بھاشن منت دیجیے گا "

وہ لڑکی منہ بنا کر بولی تھی۔

اور آپ یہ بات اس لیے بول رہے ہیں شاید اس "

لڑکی کا آپ کے ساتھ ہی"ان میں سے ایک لڑکی اپنی

بات بھی مکمل نہیں کر پائی تھی کہ پروفیسر احمر ملک

اس کے پاس ایا تھا۔

"آپ ایک لڑکی ہیں اس لیے آپ کو کچھ نہیں کہہ رہا اگر آپ کی جگہ یہاں پر کوئی لڑکا ہوتا اور اس نے کسی لڑکی کے کردار پر بات کی ہوتی ہے نا اس کی جان میں ابھی تک" پروفیسر احمر ملک کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی تھی کسی نے اس کی بیوی کے کردار پر بات کی تھی۔

"ویسے مہک تم نے بات صحیح کی ہے ویسے تو یہ لڑکی کسی سے بات بھی نہیں کرتی اور یہاں ایک پروفیسر کو پھنسایا ہوا ہے جو اس کے حق میں بول بھی رہا ہے" ردا نے مہک کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"مجھے افسوس ہو رہا ہے تم لوگوں کی سوچ پر اگر اس کی جگہ کوئی اور لڑکی بھی ہوتی ہے نا اس کے لیے بھی میں ایسے ہی آواز اٹھاتا" پروفیسر احمر ملک نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بات کی تھی۔

اس سے اپنا غصہ ضبط تو نہیں ہو رہا تھا کیونکہ بات اس کی بیوی کے کردار پر ہو رہی لیکن وہ صبر کا گھونٹ پیے کھڑا تھا۔

مہک عیشل کے پاس ائی تھی عیشل کی آنکھوں میں ان کی باتوں سے آنسوں آ گئے تھے۔

اس سب میں پروفیسر احمر ملک نے عیشل کی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا لیکن اب جب دیکھا تو اس کا دل تڑپا تھا۔

کیونکہ اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے جو کہ اس سے برداشت نہیں ہوتے تھے۔۔

مہک نے عیشل کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا پروفیسر احمر ملک فوراً سے اس کے پاس آیا تھا۔

وہ عیشل کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا سب لوگ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کسی کے بھی بارے میں "

کچھ کہنے کا یا اسکے پردے پر سوال اٹھانے کا" پروفیسر

احمر عیشل کے آگے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔

سر آپ کو اس کی اتنی پرواہ کیوں کے کہیں کچھ زیادہ "

ہی جادو" ردا بھی ان کے پاس آئی تھی۔

"میں آپ سب کو یونیورسٹی سے باہر کروا سکتا ہوں "

پروفیسر احمر ملک نے غصے سے یہ بات کی تھی اس سے

برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ لوگ عیشل پر بات کر رہے

ہیں۔

اور ہم آپ کو یہاں سے باہر کر سکتے ہیں صرف اتنا"

"کہہ کر کے آپ کا ایک اسٹوڈینٹ کے ساتھ افیئر ہے

مہک نے انگلی دیکھا کر وارن کیا تھا۔

ویسے میں آپ کو یہ بات کہنا تو نہیں چاہتا لیکن اس "

یونیورسٹی کے ہر ایک اسٹوڈنٹ کا ریکارڈ میرے پاس

ہے کون سا اسٹوڈنٹ کیا کرتا ہے کس وقت کہاں

جاتا ہے اس کے کن کن کلبز میں تعلقات ہیں کیا کیا

کرتا ہے یونیورسٹی میں وہ کیا کر رہا ہوتا ہے تو اگر آپ

نہیں چاہتی کہ میں آپ کے بارے میں کچھ ایسا بتاؤں

تو آپ خاموش رہے کسی کے بھی کردار کے بارے

میں آپ کو بولنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا اور دوسری

بات یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ریلیشن شپ تو حرام

ہے میں خود بتاتا ہوں میرا اس لڑکی کے ساتھ کیا تعلق

ہے یہ لڑکی آپ کے سامنے جو کھڑی ہے نا یہ آپ

سب سے بہتر ہے آپ جیسی امیر زادیوں کی شامیں

راتیں کہاں گزرتی ہیں سب جانتا ہوں چند بچیاں

ہوں گی یہاں ایسی جوان سب میں شامل نہیں ہیں اور

میں کیا کہہ رہا ہوں کس کے بارے میں کہہ رہا ہوں وہ

خود اچھے سے جانتا ہے"پروفیسر احمر ملک کو غصہ آیا تھا اسکی وجہ سے کوئی اس کی بیوی پر انگلی اٹھا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے پروفیسر آپ نے ہمارے بارے میں تو بتا دیا ہے اپنا ابھی تک نہیں بتایا اس لڑکی کے ساتھ آپ کا کیا تعلق ہے"مہک کو غصہ آیا تھا اپنی اتنی انسرٹ پر۔

"مس عیشل حارون شاہ میری بیوی ہے اور ہاں ایک اور بات"پروفیسر احمر ملک نے مہک کو انگلی دیکھائی تھی۔

"عزت کے ساتھ گیا تھا رشتہ لے کر اور سب کے سامنے نکاح ہوا ہے"پروفیسر احمر ملک یہ کہہ کر اس سے کئی قدم پیچھے ہوا تھا۔

"اب کسی میں ہمت ہے تو بول کے دیکھائے احمر ملک کی عزت کے بارے میں"پروفیسر احمر ملک نے پوری

کلاس کی طرف دیکھا تھا۔

پوری کلاس کو خاموش دیکھ کر پروفیسر احمر ملک نے آ کر اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"آپ لوگوں نے پڑھنا تو ویسے بھی نہیں ہے اس لیے مجھے آپ کی کلاس لینے کی ضرورت نہیں" پروفیسر احمر ملک یہ بات کر کے عیشل کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے گیا تھا۔

باہر آ کر اس نے عیشل کی طرف دیکھا تھا اور پھر موبائل نکال کر کیپٹن آیان ملک کو کال کی تھی۔

" کچھ لڑکیوں کی ڈیٹیلز بھیج رہا ہوں میرے فلیٹ پہنچنے سے پہلے وہ مجھے وہاں چاہییں" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تھا۔

اسکو اتنے غصے میں عیشل نے پہلی بار دیکھا تھا اور وہ خود اتنا ڈر رہی تھی۔

"احمر پلیز نہیں آپ انھیں کچھ نہیں کہیں گیں"

عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

تم بیچ میں کچھ نہیں کہو گی "پروفیسر احمر ملک نے غصے "

سے کہا اور اسے لے کر یونیورسٹی سے نکل گیا تھا۔

اب ویسے بھی اس کا یہاں کوئی کام نہیں تھا اور عیشل

بھی اس طرح سیو نہیں تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیپٹن آیان ملک نقاب پہن کر اپنے آفیسرز کے ساتھ

یونیورسٹی میں داخل ہوئے تھے انھیں دیکھ کر سب

اسٹوڈینٹس ڈر گئے تھے۔

کیپٹن آیان ملک کے پاس گنز بھی تھی اس نے ایک

اسٹوڈینٹ کو اپنے پاس بلایا تھا۔

وہ بیچارہ ڈر رہا تھا آخر کار کیپٹن آیان ملک خود اس کے

پاس گیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اس

کے ہاتھ رکھنے پر وہ ڈر گیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک نے اس لڑکے سے عیشل کی کلاس

کانفرم کی اور اس طرف چلا گیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ کلاس میں داخل ہوئے تھے انھیں

دیکھ کر سب ہی پریشان ہوئے تھے۔

مس مہک، مس ردا اور مس ندا" کیپٹن آیان ملک "

نے کلاس میں آکر نام لیے تھے۔

یہ تینوں وہی لڑکیاں تھی جو پروفیسر احمر ملک سے

سوال کر رہی تھی۔

سب خاموش تھے کوئی کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا۔

یہ تینوں لڑکیاں باہر آجائیں" کیپٹن آیان ملک نے "

پوری کلاس کی طرف دیکھا تھا۔

سب لوگ پھر سے خاموش تھے کوئی کچھ بھی نہیں

کہہ رہا تھا۔

کیپٹن آیان ملک ایک لڑکے کے پاس آیا تھا اور اس کے ماتھے پر بندوق رکھی۔

بتاؤ کون ہیں یہ لڑکیاں" کیپٹن آیان ملک نے دباؤ " دیتے ہوئے کہا۔۔

وہ وہ جو سامنے ہیں" اس لڑکے نے ان تینوں کی " طرف اشارہ کیا تھا۔

کیپٹن آیان ملک ان کے پاس آیا تھا وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھی۔

او تو وہ تم ہو" کیپٹن آیان ملک نے انھیں حقارت " سے دیکھا تھا ان کے کپڑے بتا رہے تھے وہ کس سوچ کے مالک ہیں اور کیا کرتوت سر انجام دیتے ہوں گیں اور یہ لڑکیاں اس کی بھابھی پر سوال اٹھا رہی تھی۔

کیا" مہک نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔"

ابھی چند منٹ پہلے آپ میری بھابھی کے کردار پر "
انگلی اٹھا رہی تھی بس اسی کا حساب پورا کرنا ہے" کیپٹن آیان ملک نے ہنس کر
کہا۔

حساب میں یہی کر لیتا لیکن کیا ہے نہ بھائی کا حساب "
کچھ الگ ہی ہوتا ہے تو اس لیے پھر چلیں" کیپٹن آیان
ملک نے ہنس کر کہا تھا اور پھر پیچھے ہو کر فی میل
آفیسرز کو اشارہ کیا تھا۔

پورا یونیورسٹی اکٹھا ہو گیا تھا پرنسپل کیپٹن آیان ملک
کے پاس آیا تھا۔

کون ہو تم اور انھیں کہاں لے کر جا رہے ہو" پرنسپل کے بولنے پر کیپٹن آیان "
ملک روکا تھا۔

سر وہ بات یہ ہے کہ اپ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ "
کائزان شاہ کی بہن پروفیسر احمر ملک کی بیوی ہے نام
میں اس لیے نہیں لے رہا کیوں کہ اسنے مجھے بھی اوپر

پہنچا دینا ہے تو میری بھابھی کے کردار پر ان لوگوں نے سوال اٹھائیں ہیں تو پروفیسر احمر ملک نے انھیں یاد کیا ہے تو بس وہی لے کر جا رہا ہوں" کیپٹن آیان ملک نے ہنس کر کہا تھا۔۔

سر امید ہے آپ کو کوئی عتراض نہیں ہو گا" پروفیسر " احمر ملک کے نام پر وہ خاموش ہو گیا تھا اسے خاموش دیکھ کر کیپٹن آیان ملک نے پھر سے پوچھا۔

پرنسپل اب بھی خاموش تھا اسے خاموش دیکھ سب لوگ ہی حیران تھے۔

چلو تمھارے پرنسپل کو کوئی عتراض نہیں" کیپٹن " آیان ملک انھیں پوری یونیورسٹی کے سامنے لے کر چلا گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

شہزاد ملک احمر اور ایان کو اپنے ساتھ لے آیا تھا زینب حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ کون ہیں شہزاد" زینب احمر اور ایان کو دیکھ کر بولی تھی۔

"یہ میرے اک دوست کے بچے ہیں اور اب وہ اس دنیا میں نہیں رہا ہے" شہزاد ملک نے احمر اور ایان ملک کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

احمر حیران ہو کر اسے دیکھ رہا تھا تو وہ اس لیے گاڑی میں انھیں سمجھا رہا تھا کہ وہاں چل کر تم دونوں نے مجھے انکل کہنا ہے۔

سن کر بہت افسوس ہوا" زینب نے نیچے بیٹھ کر ان" دونوں کو اپنے گلے سے لگایا تھا۔

احمر کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے اج اتنے دونوں بعد کسی نے یوں گلے سے لگایا تھا۔

نہیں میرا بچا روتے نہیں ہیں" زینب اسے روتا دیکھ "
کر بولی تھی۔

آنٹی جن کے ماں باپ مر چکے ہوں وہ بس تو ہی سکتے "
ہیں" شہزاد ملک احمر کی بات پر حیران ہوا تھا۔

میرا بچہ میں ہوں نہ آپ کی ماما اگر آپ ماما نہیں کہہ "
سکتی تو چھوٹی ماما کہہ لیں" زینب نے اس کے ماتھے پر
کس کیا تھا۔

وہ ان کے ساتھ لگ کر رو رہا تھا وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا جس
طرح اس کی ماں کو دھوکے میں رکھا گیا تھا ویسے ہی
زینب کو بھی دھوکے میں رکھا گیا تھا۔۔

انھیں لے جاؤ ان کے لیے کمرا تیار کرو" شہزاد ملک "
نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

آؤ" زینب انھیں اپنے ساتھ لگا کر بولی تھی۔ "

اور پھر انھیں وہاں سے لے گئی تھی احمر کو زینب بہت

اچھی لگی تھی۔

کیپٹن آیان ملک ان تینوں لڑکیوں کو فلیٹ پر لے آیا تھا
پروفیسر احمر ملک اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔
کیپٹن آیان ملک ان تینوں لڑکیوں کو ایک کمرے میں
لے گیا تھا وہ باہر آیا پروفیسر احمر ملک اسے ہی دیکھ رہا
تھا۔
" کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا" میجر حسین ملک نے اسے
دیکھ کر بات کی تھی۔
" نہیں بھائی کوئی مسئلہ نہیں ہوا" کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا
تھا۔
" تھوڑی دیر میں ڈاکٹر انوشے آئے گی اس کے ساتھ
مل کو ان لڑکیوں کو ڈیل کرنا ہے" میجر حسین ملک کی

آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

ان تینوں کی باتیں اس کے دماغ میں چل رہی تھی اس نے اسکی بیوی پر انگلی اٹھائی تھی ان کا انجام تو برا ہونا تھا انھیں معافی کسی بھی صورت نہیں ملنی تھی یہ بات تو طے تھی۔

ٹھیک ہے بھائی" کیپٹن آیان ملک بھی اس کے ساتھ " ہی بیٹھ گیا تھا۔

ooooooooooooooooooooo

نور الایمان کمرے میں بیٹھی تھی جب اسکے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا تھا۔

اس نے موبائل دیکھا تو کائزان شاہ کا میسج تھا یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

تمھاری الماری میں میں نے ایک گفٹ رکھا ہے وہ " کھولو" کائزان شاہ نے میسج کیا تھا یہ دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔

وہ الماری کی طرف گئی اس نے الماری کھولی تھی
تھوڑے کپڑے ادھر ادھر کرنے کے بعد اس کی نظر
ایک باکس پر پڑی تھی۔۔
نورالایمان وہ باکس لے کر آئی تھی اور اس نے وہ
باکس بیڈ پر رکھا۔
اس نے اسے ہاتھ سے کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن
وہ اس سے نہیں کھلا تھا۔
وہ کینچی لے کر آئی پھر اس کی مدد سے اس نے اس
باکس کو کھولا۔
اس باکس کے اندر بلیک کلر کا ڈریس تھا یہ دیکھ کر وہ
بہت خوش ہوئی تھی۔
جب اس نے وہ ڈریس نکالا تو وہ ایک ساڑھی تھی یہ
دیکھ کر اس کا منہ بن گیا تھا۔
آخری بار جب اس نے ساڑھی ویر کی تھی عیشل کے

نکاح پر اسے اچھے سے یاد تھا کائزان شاہ اسے دیکھ کر

دیوانہ ہوا تھا۔

لیکن یہاں پر تو اس نے فرمائش کی تھی اس نے

موبائل اٹھایا اور کائزان شاہ کو میسج کیا تھا۔

ساڑھی "اس نے اس کے ساتھ کوئیچسن مارک بھی "

ساتھ میں بھیجا تھا۔

ہاں میری جان ساڑھی "کائزان شاہ نے سمائل کے "

ساتھ میسج کیا تھا۔

لیکن اس کا کیا کرنا ہے "نورالایمان نے منہ بنا کر میسج "

کیا۔

کیا مطلب کیا کرنا ہے میں آفس سے آؤں تم مجھے "

اس ساڑھی میں تیار ملو "کائزان شاہ نے میسج بھیجا تھا۔

اس بات کا اسے ڈر تھا وہی ہوا بس وہ ایک مرتبہ کنفرم

کرنا چاہتی تھی کہ جو وہ سوچ رہی ہے وہی کرنا ہے۔

خیر اس نے ابھی کے لیے وہ ساری سائیڈ پر رکھی تھی اور موبائل میں مصروف ہو گئی۔

اس کا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا یہ ساڑی پہن کر اپنی جان عذاب میں ڈالنے کا۔

کیونکہ اسے پتہ تھا اسے دیکھ کر کائزان شاہ نے ویسے ہی دیوانہ ہونا ہے اور اس کی جان ویسے ہی عذاب بن جانی ہے۔

oooooooooooooooooooo

کیپٹن ایان ملک میجر حسین ملک کائزان شاہ اور ڈاکٹر انوشے اس کمرے میں موجود تھے جہاں پر ان لوگوں نے ان تینوں لڑکیوں کو رکھا تھا۔

سر پلیز ہمیں معاف کر دیں" مہک پروفیسر احمر کو " دیکھ کر روتے ہوئے بول رہی تھی۔

یہ بات تم تینوں کو تب یاد نہیں ائی جب میں خاموش "

رہنے کے لیے کہہ رہا تھا" اس نے غصے سے ٹیبل

پر انگ گلاس اٹھا کر ان کے قریب دیوار پر مارا تھا وہ

تینوں ہی اس سے ڈر گئی تھی۔

تم تینوں یہاں کسی اور وجہ سے لائی گئی ہو" کیپٹن "

آیان ملک ان تینوں لڑکیوں کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

عیشل کے بارے میں جو تم لوگوں نے بقواز کی ہے "

اس کا حساب تو بعد میں ہو گا پہلے کوئی اور سوالوں کے

جواب دو گے "کائزان شاہ ان کے قریب ایا تھا۔

ایسے کون سے سوال ہیں جن کے ہمیں جواب دینے "

ہیں ان میں ندا بولی تھی۔

یہ بات میں یونیورسٹی میں بھی کہہ چکا ہوں کہ جو تم "

لوگ کرتے ہو سب کا ریکارڈ میرے پاس ہے تو اسی

کے بارے میں میں سوال کروں گا" پروفیسر احمر ملک

بھی آگے آیا تھا۔

"تم تینوں خود تو یہ کام کرتی ہی ہو لیکن ہاسٹل کی باقی

لڑکیوں کو بھی مجبور کرتی ہو یہ کام کرنے کے لیے "

پروفیسر احمر ملک نے غصے سے یہ بات کی تھی۔

" اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے تم

تینوں یہ کام مل کر کرتی ہوں اور ان لڑکیوں کو پھر

آگے لے کر جاتی ہو "پروفیسر احمر ملک انھیں دیکھ کر

بول رہا تھا۔

" سر اپ نہ جانے کیا کہہ رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں

ارہا "ردا روتے ہوئے بولی تھی۔

" یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی کہ میری بات

تم تینوں کو بہت اچھے سے سمجھ ارہی ہے تو میرے

سامنے یہ ناٹک کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں

ہے "وہ غصے سے بولا تھا۔

"سب اگر تم تینوں ہمیں شرافت سے بس وہاں اندر

تک داخل کر دو" کیپٹن آیان ملک بھی ان کے پاس آیا تھا۔

ہمیں سچ میں نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" مہک " پھر سے بولی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے ڈاکٹر انوشے کو اشارہ کیا تھا ڈاکٹر انوشے نے بیگ سے کٹر نکلا تھا۔

ان سے اس بات کو تسلیم کروانے کا کام آپ کا ہے " ڈاکٹر انوشے " میجر حسین ملک نے یہ بات کہی اور وہ تینوں ایک ساتھ کمرے سے نکل گئے تھے۔

اس کے ہاتھ میں کٹر دیکھ کر وہ تینوں ہی ڈر گئی تھی اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

رات کے وقت کا جائزوں شاہ گھر آیا تھا اس نے نور الایمان اور دعا کا کمرہ بھی الگ الگ کر دیا تھا۔

وہ اتے ساتھ سیدھا نور الایمان کے کمرے میں گیا تھا۔

اس نے کمرہ کھولا تھا تو وہ محترمہ تو سو رہی تھی یہ دیکھ کر وہ شاک ہوا تھا اس نے اسے کیا کہا تھا موبائل پر اور

یہاں یہ محترمہ تو سو رہی ہے۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اس نے اس کے اوپر سے اکر بلینکٹ ہٹایا تھا۔

اس نے بلینکٹ ہٹایا تو حیران ہوا تھا کیونکہ محترمہ بلینکٹ کے اندر چھپ کر برگر کھا رہی تھی۔

کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا اس کے اس طرح دیکھنے پر اس نے معصوم سا چہرہ بنایا تھا۔

یہ سب کیا ہے "کائزان شاہ اس کی طرف دیکھ کر " بولا تھا۔

کیا "اس نے معصومیت سے کہا تھا۔ "

یہ جتنی معصوم بنتی ہو کاش اتنی معصوم تم ہوتی بھی "کائزان شاہ نے غصے سے یہ "
بات کی تھی۔

تو اپ کے کہنے کا کیا مطلب ہے میں معصوم نہیں "
ہوں "نور الایمان فورا سے کھڑی ہو گئی تھی۔

اتنی تو معصوم ہو اور کتنا بننا ہے "کائزان شاہ نے اس "
کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا تھا۔

کیا کر رہے ہیں کائز "نور الایمان نے فورا سے اس "
کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

زیادہ کچھ نہیں بس تھوڑی سی کوشش کر رہا تھا اپنی "
بیوی پر حق جتانے کی "کائزان شاہ نے اس کے بال
کان سے پیچھے کیا تھے۔

آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں "اس نے غصے سے کہا "
تھا۔

میں تنگ کر رہا ہوں یا تم مجھے تنگ کر رہی ہو" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا "

وہ بیچارہ کیا کیا سوچ کر

آیا تھا اس کی بیوی اس کے لیے تیار ہوئی ہو گی اس نے

بلیک ساڑی پہنی ہو گی اس کے لیے پور پور خود کو

کائزان شاہ کے لیے سجایا ہو گا لیکن یہاں پر تو تیور ہی

نہیں مل رہے تھے سجنا سنور نا تو دور کی بات ہے

محترمہ یہاں پر چھپ کر بر گر کھا رہی ہے۔

کیا ہے" کائزان شاہ کے غصے سے دیکھنے پر نور "

الایمان نے معصومیت سے کہا تھا۔

کچھ بھی نہیں اور اب جلدی کرو" کائزان شاہ نے "

اسے دور کیا تھا اور خود الماری کی طرف گیا تھا۔

کیا کرنا ہے" نور الایمان گھور کر اسے دیکھ رہی تھی۔ "

کرنا یہ ہے کہ جو ساڑی میں نے آپ کو دی تھی وہ "

آپ نے پہننا ہے اور میرے لیے تیار ہونا ہے میں بس

ابھی فریش ہو کر آرہا ہوں 10 منٹ کے اندر اندر آپ مجھے تیار ملو"کائزان شان الماری سے وہ باکس نکالا تھا۔

اس میں سے ساری نکال کر وہ نورالایمان کے پاس آیا تھا اور اسے تھمائی تھی۔

پلیز نا آج رہنے دے کل پہن لوں گی میں اور رات بھی بہت ہو گئی ہے"نورالایمان نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپائی تھی۔۔

بلکل بھی نہیں"کائزان شاہ نے اسے گھورا تھا۔ "

میں نہیں ہو رہی"نورالایمان نے غصے سے یہ بات کی۔

سچ میں تیار نہیں ہونا میرے لیے"کائزان شاہ نے اب کی بار سیریس انداز میں کہا تھا۔

نہیں نہیں ہونا"وہ منہ بنا کر غصے سے بولی تھی۔ "

ٹھیک ہے تمہاری مرضی میں جا کر انوشے کو"ابھی"

وہ بات ہی کر رہا تھا کہ نور الایمان نے اسے کالر سے

پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔

"ابھی میں زندہ ہوں تمہاری ساری خواہشیں پوری

کرنے کے لیے جب میں مر جاؤں نا پھر چلے جانا کسی

اور کے پاس" نور الایمان نے غصے سے یہ بات کہی

تھی اس سے برداشت نہیں ہوا تھا کازان شاہ کے منہ

سے انوشے کا نام۔

"پاگل ہو گئی ہو کیسی باتیں کر رہی ہو" کائزان شاہ نے

ساری بیڈ پر پھینکی تھی اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"یہ بھی نہیں سوچتی مجھ پر کیا گزرے گی جب ایسی

باتیں کرتی ہو" کائزان شاہ کو غصہ آ رہا تھا اس پر۔

"اچھا نہیں کرتی ایسی بات ہے لیکن یہ بھی تو ذرسوچیں نا مجھ پر کیا گزرتی ہو گی

جب آپ کسی اور لڑکی

کا نام لیتے ہیں" نور الایمان کی انکھیں نم ہو گئی تھی۔

کائزان شاہ نے اسے خود سے دور کیا اور اس کی آنکھیں صاف کی تھی۔

"اپنے بارے میں ایسی فضول بات مت کیا کرو نور الایمان کائزان شاہ کی جان بستی ہے تم میں تمہارے بغیر کازان شاہ کچھ بھی نہیں ہے" کائزان شاہ نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا تھا۔

اور پھر جھک کر اس کے ماتھے پر عقیدت سے اپنے لب رکھے تھے۔

"اب جاؤ جا کر ریڈی ہو" کائزان شاہ نے اس کے گال پر لب رکھ کر اسے دور کیا تھا۔

گال پر کس کرنے کی وجہ سے نور الایمان کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھی نوجوانیں کیوں کبھی کبھی کائزان شاہ کے قریب ہونے پر دل الگ ہی انداز میں دھڑکتا تھا۔

اسے خود نہیں سمجھ اتا تھا کہ یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا

ہے۔

پلیز نہ کل "نور الایمان نے معصومیت سے یہ بات "

کہی تھی۔

سوچ لو پھر جو میں چاکلیٹ لایا ہوں وہ بھی کر دوں "

گا "کائزان شاہ جانتا تھا کہ اس کی کمزوریاں چاکلیٹ

ہیں اج کل۔

اپ بہت برے ہیں جان بوجھ کے چاکلیٹس کا نام لیا "

ہے نا "نور الایمان نے غصے سے منہ بنایا تھا۔

کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اج کل میری بیوی کی کمزوریاں چاکلیٹس بنی ہوئی "

ہیں اور میں چاکلیٹس

دے کے کچھ بھی کروا سکتا ہوں اس سے "کائزان شاہ

نے مسکرا کر کہا تھا۔

اس کی اس بات پر نور الایمان نے غصے سے اسے گھورا

تھا۔

ادھا گھنٹہ ہے صرف تمہارے پاس جلدی سے تیار "
ہو جاؤ ادھے گھنٹے بعد میں یہیں پایا جاؤں گا" کائزان شاہ نے پیار سے کہا تھا۔

نورالایمان نے اس کی بات پر منہ بنایا تھا اور غصے سے
ساڑھی لے کر واش روم میں جا بند ہوئی تھی۔

پیچھے سے اس کے اس ایٹیٹیوڈ پر کائزان شاہ اپنی ہنسی
نہیں روک پایا تھا۔

oooooooooooooooooo

ماضی

یوں ہی کچھ سال گزر گئے تھے کائزان شاہ کی عمر اب
18 سال ہو گئی تھی وہ پوری طرح سے بزنس کو
سنبھالنا سیکھ چکا تھا وہ چار سال سے اس سب کے اوپر
کام کر رہا تھا وہ 14 سال کی عمر میں تھا جب اپنے بابا
کے بزنس کو بچانے کے لیے اس نے یہ بزنس جوائن

کیا تھا۔

اپنی سٹڈیز کے ساتھ ساتھ وہ بزنس کو بھی اچھے سے

لے کر جا رہا تھا۔

ہارون شاہ افس سے واپس گھر جا رہے تھے راستے میں

ایک ٹرک ائی تھی جس نے اس کی گاڑی کو زور سے

ہٹ کیا تھا۔

گاڑی الٹ گئی تھی اور پوری گاڑی کو اگ لگ گئی تھی۔

سنسان روڈ تھی اور وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا ٹرک بھی

اپنا کام کر کے وہاں سے جا چکی تھی۔

پیچھے پوری گاڑی کو اگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

oooooooooooooooooooooooo

شام سے رات ہو گئی تھی اور رات سے پھر صبح ہونے

والی تھی لیکن ہارون شاہ گھر واپس نہیں آیا تھا۔

اس کا نمبر بھی نہیں لگ رہا تھا رات جب کائزان شاہ حویلی آیا تھا سب نے اس سے پوچھا تھا ہارون شاہ کا۔

یہ سن کر وہ حیران ہوا تھا کیونکہ وہ تو شام کو ہی حویلی کے لیے نکل گئے تھے۔

اس کے بعد اس نے انہیں بہت سی کالز کی تھیں لیکن ان کا نمبر بند جا رہا تھا۔

کائزان شاہ نے پوری رات لگا کر انہیں ڈھونڈا تھا لیکن وہ اسے نہیں ملے تھے۔

اب اس نے جا کر پولیس اسٹیشن میں کمپلین کروائی تھی۔

پولیس اپنے کام پر لگ گئی تھی اور اس نے ہارون شاہ کو ڈھونڈنے کا کام سرانجام دینا شروع کر دیا تھا۔

oooooooooooooooooooo

احمر کی عمر 14 سال ہو گئی تھی اور وہ ہر چیز کو سمجھنے لگ

گیا تھا وہ یہ بات بھی جان گیا تھا کہ شہزادان ملک نے
کی ماں کے ساتھ بے وفائی کی تھی۔
زینب کی جب کبھی کبھی شہزاد ملک سے لڑائی ہو جاتی
تھی تو اس نے زینب کو اکثر یہ کہتے سنا تھا کہ یہ جو کچھ
بھی اس کے پاس ہے یہ اس کے بھائی کا دیا ہوا ہے۔
اس نے یہاں سے ایک اور بات اندازہ لگایا تھا کی شہزاد ملک نے زینب کے ساتھ
بھی شادی صرف پیسوں کی
وجہ سے کی تھی۔
اس نے زینب کو یہ بھی کہتے سنا تھا کہ یہ سب کچھ اس
نے دھوکے سے اپنے نام کیا ہے۔
اس کا مطلب اگر اس نے سونیا کو دھوکہ دیا تھا تو زینب
کو بھی دھوکے میں اب تک رکھا ہوا تھا۔
اس کا یہاں پر دم گھوٹتا تھا شہزاد ملک کو دیکھ کر اسے
غصہ اتا تھا۔

اس کا دل کرتا تھا وہ یہاں سے کہیں دور چلا جائے لیکن مسئلہ اس کی پڑھائی تھی جو اسے جانے نہیں دے رہی تھی۔

وہ پڑھ لکھ کر کچھ بننا چاہتا تھا اپنی ماں کا بدلہ لینا چاہتا تھا سامنے اس کا باپ تھا لیکن اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی۔

اسے صرف اور صرف اپنی ایف ایس سی مکمل کرنی تھی اس کے بعد وہ ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا تھا وہ یہاں سے کہیں دور چلا جانا چاہتا تھا۔

اور وہ ایسا کرنے کا ارادہ بھی رکھتا تھا اس نے ابھی تک زینب کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔

وہ بتانا چاہتا تھا لیکن وہ صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔

نور الایمان کائزان شاہ کے لیے وہ ساڑھی پہن کر تیار
ہوئی تھی۔
بلیک کلر کی ساڑھی میں اس کا دودھیا رنگ دمک رہا تھا
اس نے اپنے بالوں میں کرل ڈالے تھے۔
کائزان شاہ کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کرنے کے لیے
اس نے بلیک ساڑھی کے اوپر ریڈ لپسٹک لگائی تھی
ساتھ میں آنکھوں میں کاجل ڈالا تھا آئی لائنر کے
ساتھ اپنی انکھوں کو مزید خوبصورت بنایا تھا۔
ساڑھی کا بلاؤز چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کی بیلی کی
بھی ہلکی لکیر نظر آرہی تھی جیسے وہ بہت مشکل سے
سنبھال رہی تھی۔
وہ اس حولیے میں کبھی بھی کائزان شاہ کے سامنے
نہیں جانا چاہتی تھی لیکن بات اب اس کی چالکیٹس پر
آگئی تھی۔

وہ منہ بنا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ

جائے یہ نا جائے۔

ایک تو اس کے دل کی دھڑکنیں ابھی سے بے ترتیب

ہو رہی تھی اگر کائزان شاہ کے سامنے وہ چلی گئی تو نا

جانے اس کا کیا حال ہونا ہے۔

وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھی کہ کمرے کا دروازا کھلا تھا

اس نے اپنے اوپر فوراً سے بلینکٹ لیا تھا۔

کائزان شاہ کمرے میں آیا تھا اور اسے بلینکٹ میں چھپا

دیکھ کر وہ اسے گھور رہا تھا۔

کیا ہے ایسے کیوں گھور رہے ہیں" نورالایمان اسے"

اپنے آپ کو گھورتا دیکھ کر بول رہی تھی۔

میں نے تمہیں تیار ہو کر بلینکٹ میں بیٹھنے کو تو نہیں"

کہا تھا نہ" کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا۔

نورالایمان سے اپنے پاس اتا دیکھ کر اپنے اپ کو پورا

بلینکٹ میں چھپا لیتی ہے۔

کائزان شاہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور پھر اس کے اوپر سے بلینکٹ ہٹانے کی کوشش کی تھی۔

لیکن نور الایمان نے بلینکٹ کو بہت زور سے پکڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے بلینکٹ نہیں اترا تھا۔

کائزان شاہ نے بھی زور لگا کر پلینکٹ دور کیا تھا اب کی بار بلینکٹ دور ہو گیا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کے اوپر سے پورا بلینکٹ ہٹایا تھا وہ اسے دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

کائزان شاہ ایک پل کو ساکت ہو کر اسے دیکھ رہا تھا اتنا حسن وہ بھی کسی لڑکی میں وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

بلیک ساڑھی میں تو اس نے اس کے دل کی دھڑکنوں کو ہی چھیڑ دیا تھا۔

وہ ایک مضبوط اوصاف کا مالک تھا ہونے جذباتوں پر

کنڑول کرنا جانتا تھا لیکن اب اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ خود پر کنڑول نہیں کر پائے گا۔

نورالایمان بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی جو کہ بے بنا کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

نورالایمان نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن کائزان شاہ ہوش میں آتا اسے ایسا کرنے سے روک گیا تھا۔

اس نے نورالایمان کا ہاتھ پکڑا تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ بیڈ سے اتارتی اس کے برابر میں آ کھڑی ہو گئی تھی۔

نورالایمان ڈرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی کائزان شاہ آنکھوں میں جذباتوں کا سمندر لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

کائزان شاہ نے اس کے کمر میں ہاتھ ڈال لیا تھا

نورالایمان تو اس کی آنکھیں دیکھ کر خوف کھا رہی

تھی۔

اگر میرا بس چلے تو تمھیں ابھی رخصت کر کے اپنے "
کمرے میں لے جاؤں "کائزان شاہ نے اسے مزید خود
کے قریب کر لیا تھا۔

نورالایمان نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے تھے تاکہ ان
دونوں میں تھوڑا فاصلہ ضرور ہو۔

اس کی اس حرکت پر کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا
تھا۔

تم مجھے ہر ویکینڈ پر ساڑھی میں میرے لیے تیار ملو "کائزان شاہ کی نظریں اس "
کے پورے وجود پر تھیوہ اوپر
سے لے کر نیچے تک اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہر ہفتے "اس کا دل کیا تھا وہ یہاں سے غائب ہو "
جائے کیونکہ کائزان شاہ کی نظروں کو وہ اپنے وجود کے
آر پار ہوتی محسوس کر رہی تھی اور اب اس کی یہ نئی

ڈیمانڈ۔

"مجھے لگتا ہے ساڑھی تمہارے لیے بنی ہے تاکہ تم اپنے کائز کا دل بے ایمان کر سکو" کائزان شاہ نے مسکرا

کر یہ بات کہی تھی۔

"توبہ توبہ کائز یہ سراسر الزام ہے" اس نے کائزان شاہ کو پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن وہ نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی اس حرکت پر کائزان شان نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"یہ جو تم مجھے بار بار پیچھے کر رہی ہو نا اس کی بہت بڑی سزا بھگتو گی تم" کائزان شاہ نے اسے پل میں دیوار کے ساتھ لگا کر اس کے گرد ہاتھ رکھے تھے۔

"پلیز کائز پہن لی نہ میں نے ساڑھی اب تو جانے دیں"

نور الایمان نے معصومیت سے کہا تھا۔

"اتنا تیار ہونے کے بعد تمھیں جانے کی اجازت دوں

تم پاگل ہو" کائزان شاہ نے اسے گھورا تھا۔

تو اور کیا کرنا ہے "نور الایمان نے غصے سے اسے دیکھا"

تھا۔

کائزان شاہ نے ایک ہاتھ اس کے کمر میں ڈالا اور اسے

اپنی طرف کھینچا۔

"میرا پلان تو تمہیں اپنے ساتھ پوری رات جگانا ہے "

کائزان شاہ نے اسے آنکھ ونک کی تھی۔

کائزان پلیز ہماری رخصتی نہیں ہوئی ہے آپ یہ کیسی "

باتیں کر رہے ہیں "نور الایمان نے اپنا چہرہ اس کے

سینے میں چھپا لیا تھا۔

اللہ اللہ ایمان اتنا شرماؤ گی میرا دل تو پھر دیوانہ ہو گا ہی "

نہ "کائزان شاہ نے اس کے گال پر اپنی داڑھی رب کی

تھی۔

اف کائزان یہ کیا کر رہی ہیں " وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھ "

لیتی ہے۔

اس کے اس طرح کرنے پر کائزان شاہ مسکراتا ہے اور پھر اس کے دوسرے گال پر بھی یہی حرکت سرانجام دیتا ہے۔

نورالایمان نے اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا کے ایسا کرنے پر کائزان شاہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

" تمھیں لگتا ہے کہ ایسا کرنے سے تمھارے یہ سوفٹ سوفٹ گال مجھ سے بچ جائیں گیں "کائزان شاہ نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر گال سے نیچے کیے تھے اور پھر بہت محبت سے اپنے لب اس کے دونوں گالوں پر رکھے تھے۔

اس کی اس حرکت پر نورالایمان کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی اس کے گال جو پہلے لال ہو رہے تھے مزید لال ہو گئے تھے۔

" کائزان میری چاکیلٹس "اسے فوراً سے اپنی چاکیلٹس "

یاد آئی تھی۔

وہ بھی مل جائیں گی محترمہ "کائزان شاہ نے اسے "

باہوں میں اٹھالیا تھا۔

اس کی سرکت پر نورالایمان حیرانی سے اسے دیکھ رہی

تھی۔

کائز یہ آپ کیا کر رہے ہیں "نورالایمان نے اس کے "

سینے میں سر چھپاتے ہوئے کہا تھا۔

کچھ زیادہ نہیں بس جو تم دیکھ رہی ہو "کائزان شاہ نے "

اسے لاکر بیڈ پر لٹایا تھا۔

ناجانے کیوں لیکن اسے کائزان شاہ کے ارادے ٹھیک

نہیں لگ رہے تھے۔

کائز پلیز "اس نے معصومیت سے کہا تھا کائزان شاہ "

اسے دیکھ رہا تھا جس کی شکل اب رونے والی ہوگئی

تھی۔

کائزان شاہ اس کے دوسرے طرف آیا تھا خود لیٹ کر اس کا سر اپنے سینے پر رکھا تھا۔

" میری جان آپ ٹینشن نہ لیں کچھ بھی نہیں کر رہا میں اور خصتی سے پہلے تو بلکل بھی نہیں بعد میں بھی آپ کی اجازت کے ساتھ "کائزان شاہ کی اس بات پر اس کی جان میں جان آئی تھی۔

اور وہ زور اس کے ساتھ لپٹ گئی تھی کائزان شاہ نے بھی اس کے گرد اپنا حسار بنایا تھا۔

" اب محترمہ آپ میرے جذباتوں کو خود ہوا دے رہی ہیں "کائزان شاہ نے ہنس کر کہا تھا۔

اس کی اس بات پر نورالایمان شرم سے سرخ ہوئی تھی اس نے پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نے نہیں ہونے دیا تھا۔

" میری چاکیلٹس "جب کائزان شاہ نے اسے دور

ہونے نہ دیا تو اس نے فوراً سے اپنی چاکلیٹس یاد کی تھی۔

" مل جائیں گی وہ بھی ابھی سو جاؤ بہت تھک گیا ہوں میں آفس میں بھی بہت کام تھا" نورالایمان کو اپنے پاس محسوس کر کے اسے نیند آنے لگ گئی تھی۔

کیوں کہ اس لڑکی میں اس کی جان بستی تھی اسنے کبھی بھی نہیں سوچا تھا اس تیس سالا مرد کو ایک معصوم سی سولا سال کی لڑکی سے اس حد تک محبت ہو جائے گی۔

اس کے چہرے پر تھکان صاف واضح ہو رہی تھی اس لیے نورالایمان نے بھی مزید کچھ نہیں کہا تھا اور اس کے ساتھ لگ کر نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

صبح فجر کے وقت ڈاکٹر انوشے ان کی اچھی کھاسی خاطر داری کرنے کے بعد انھیں سچ بولنے پر آمادہ کر ہی چکی

تھی۔

وہ باہر آئی تھی کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک وہی

پر موجود تھے۔

منہ کھولا ان تینوں نے "میجر حسین ملک کھڑا ہو گیا"

تھا۔

بولنے کے لیے تیار ہیں" ڈاکٹر انوشے نے کہا تو وہ "

تینوں پھر سے ایک ساتھ اندر گئے تھے۔

بولو اب "میجر حسین ملک اندر آ کر ان تینوں کو دیکھ "

کر بول رہا تھا۔

ان کے بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پر تھپڑوں کے

نشان تھے خون بھی بہہ رہا تھا لیکن ان پر چادریں دی

گئی تھی۔

سر آپ جو پوچھیں گیں ہم جواب دیں گیں بس ہمیں "

مزید نہ ماریں اور جانے دیں" مہک نے ڈر ڈر کر یہ

بات کی تھی۔

جس کلب میں تم لوگ جاتے ہو "میجر حسین ملک" کہتا کہتا خاموش ہوا تھا۔

جی سر شہر سے باہر ہے اور سنسان جگا پر ہے باہر سے" ایسا لگتا ہے جیسے کوئی پرانا گھر ہے لیکن اندر پورا ماحول بنا ہوا ہے" مہک نے جواب دیا تھا۔

لڑکیاں اپنی مرضی سے جاتی ہیں" کیپٹن آیان ملک " نے سوال کیا تھا۔

نہیں سر وہاں وہی لڑکیاں لائی جاتی ہیں جو اس کام" کے لیے راضی نہیں ہوتی وہاں امیر لوگ ہی آتے ہیں جنھیں کم عمر لڑکی چاہیے ہوتی ہے لڑکی بھی ایسی جسے کسی نے چھوا تک نہ ہو اس کے ساتھ زبردستی کرتے ہیں کوئی کوئی لڑکیاں تو مر جاتی ہیں اور جو بچ جاتی ہیں انھیں دبائی بھیج دیا تھا ہے اس کلب میں بس وہ ایک بار

ہی یوز کی جاتی ہیں"ندا نے کیپٹن آیان ملک کے پوچھنے

پر کہا تھا۔

دبائی میں کس کے پاس بھیجا جاتا ہے"میجر حسین"

ملک نے ندا کے بتانے پر پوچھا تھا۔

سر اس بات کا نہیں پتہ لیکن آج کل اس کلب کا اونر نیا ہے"ردا نے میجر حسین"

ملک کے کہنے پر جواب دیا

تھا۔

تارا کو جانتے ہو نہ تم تینوں"کیپٹن آیان ملک نے ان"

تینوں کو دیکھ کر پوچھا۔

ہاں وہ کالج سے لڑکیاں لاتی ہے اور آج کل اسے کائزان شاہ کی بیوی اور بہن کو"

" لانے کا

خاموش"میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک ایک"

ساتھ دہاڑے تھے ان کے دل پر انگارے آئے تھے۔

ایک طرف ان کی جان سے عزیز بہن تھی تو دوسری

طرف کیپٹن آیان ملک کی پسندیدہ عورت اور میجر
حسین ملک کے لیے وہ بہنوں کی طرف عزیز تھی۔
ان دنوں کا دل کیا تھا کہ اس لڑکی کی زبان کھینچ دے۔
"ٹینشن نہ لوتارا ابھی تم لوگوں کے ساتھ جلد ہی یہاں
ہو گی" کیپٹن آیان ملک نے غصے سے کہا تھا وہ یہ بات
کہہ کر یہاں سے چلا گیا تھا۔

"اس میشن پر ہمیں کام کرنا ہے اور جب تک مکمل
نہیں ہو جاتا تم لوگ وہی کرو گے جیسا ہم کہیں گیں اور
یہ مت سمجھنا کہ میری تم لوگوں پر نظر نہیں ہر وقت
تم لوگوں پر میری نظر ہو گی یونیورسٹی میں سب سے
سامنے اٹھا کر لایا تھا اکیلے میں تو نا جانے کیسی موت
دے سکتا ہوں" میجر حسین ملک نے ڈاکٹر انوشے کو
دیکھا اور چلا گیا۔

اس کا ڈاکٹر انوشے کی طرف دیکھنے کا مطلب ہی یہ تھا

کہ انہیں اچھے سے سمجھا دو۔

وہ بھی ان تینوں لڑکیوں کو پھر سے اپنی زبان میں سمجھانے لگی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماضی

پولیس نے ہارون شاہ کی گاڑی ڈھونڈلی تھی گاڑی پوری کی پوری جل گئی تھی۔

اسے پوری طرح سے چیک کرنے کے بعد انہیں ایک لاش ملی تھی گاڑی کے اندر سے وہ پوری طرح سے جل چکی تھی۔

وہ لاش اتنی زیادہ جل چکی تھی کہ پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ یہ حارون شاہ کی ہی ہے نہ۔

لیکن پوسٹ مارٹم کے درمیان انہیں کچھ چیزیں ملی تھی جو کہ ہارون شاہ کی ہی تھی انہیں دیکھ کر انہوں نے

تسلیم کر لیا تھا کہ یہ ہارون شاہ ہی تھا۔

حویلی میں تو ماتم کا سماں ہو گیا تھا ان سب لوگوں نے ہارون شاہ کو مرا ہوا تسلیم کر لیا تھا۔

کیونکہ گاڑی جس طرح جل کر راکھ ہو گئی تھی ہارون شاہ کا بچنا نا ممکن تھا۔

کائزان شاہ تو پوری طرح سے ٹوٹ گیا تھا لیکن پھر بھی اس نے خود کو مضبوط کر لیا تھا۔

کیونکہ اسے ہی اپنی بہنوں اور ماں کو سنبھالنا تھا اب اس کی ماں اور بہنوں کا سہارا صرف اور صرف کائزان شاہ ہی تھا۔

کائزان شاہ کے علاوہ ان کا کوئی بھی سہارا نہیں تھا اس لیے کائزان شاہ نے خود کو مضبوط کر لیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ہارون شاہ کی گاڑی کا جب ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو تب اسے

گاڑی سے نکال لیا گیا تھا اور یہ سب شہزاد ملک نے کیا تھا۔

اس نے ایک نیا کام شروع کیا تھا جس میں وہ چاہتا تھا کہ ہارون شاہ اس کا ساتھ دے۔

اس لیے ہارون شاہ کا دنیا کے سامنے مر جانا ہی بہتر تھا۔

تب ہی تو اس نے یہ پورا کھیل رچایا تھا ہارون شاہ کو سب کے سامنے مار دیا تھا۔

اس وقت وہ ہاسپٹل میں اس کے پاس کھڑا تھا اسے ہوش بالکل بھی نہیں تھا گاڑی میں اگ لگنے کی وجہ سے نقصان ہارون شاہ کو بھی ہوا تھا اس کے ماتھے پر بھی چوٹ لگی تھی۔

"تمھیں اس کام میں میرا ساتھ دینا پڑے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے" شہزاد ملک اس کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دو دن کے بعد ہارون شاہ کو ہوش آگیا تھا شہزاد ملک نے اسے اپنے فارم ہاؤس میں شفٹ کر دیا تھا۔

تاکہ کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہو سکے اس نے اسے بے ہوش کیا ہوا تھا ابھی کچھ دنوں کے لیے۔

تاکہ وہ کوئی ہنگامہ نہ کھڑا کر سکے اب وہ اس سے ملنے کے لیے آیا ہوا تھا۔

ہارون شاہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ شہزاد ملک اسے یہاں کیوں لایا ہے۔

"کیوں لائے ہو مجھے یہاں اب کیا چاہیے تمھیں مجھ سے" حارون شاہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ دھوکہ دینا میری فطرت ہے

اور اب جو ہے نا وہ میں اور مزید پیسہ کمانا چاہتا ہوں امیر ادمی بننا چاہتا ہوں تو میں نے ایک کام شروع کرنے کا

سوچا ہے اور اس میں تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا" شہزاد ملک نے ہنس کر بات کہی تھی۔

ایسا بھی کیا کام ہے" حارون شاہ نے اسے دیکھ کر کہا۔"

تمہیں گناہ کی دنیا میں قدم رکھنا ہو گا تمھیں میرے " ساتھ مل کر لڑکیوں کو سمگل ان کو بیچنے کا کام کرنا ہو گا" شہزاد ملک نے ہنس کر بات کی۔

ہارون شاہ اس کی بات سن کر حیران ہو رہا تھا وہ گرا ہوا شخص تھا لیکن اتنا گرا ہوا اسے پتہ نہیں تھا۔

ہارون شاہ نے اس کے باتوں کے جواب میں کوئی بھی رسپانس نہیں دیا تھا۔

تمہارے پاس وقت ہے سوچ لوں" وہ یہ کہہ کر چلا" گیا تھا۔

میں مر کر بھی ایسا نہیں کر سکتا لیکن" حارون شاہ نے " خود سے یہ بات کہی تھی۔

سادیہ بیگم کائزان شاہ انوشے لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے میجر حسین ملک نورالایمان سے ملنے کے لیے آیا تھا آج۔

اسے دیکھ کر وہ تینوں ہی کھڑے ہو گئے تھے سادیہ بیگم سے اس نے پیار لیا اور پھر کائزان شاہ کے گلے لگ کر وہی بیٹھ گیا۔

تو نے بتایا نہیں تو آنے والا ہے" کائزان شاہ نے میجر" حسین ملک کو دیکھ کر کہا تھا۔

ہاں بس نورالایمان سے ملنے کا دل کر رہا تھا اس لیے آ " گیا" میجر حسین ملک نے ہنس کر یہ بات کہی تھی۔

عیشل کی بچی ڈلیٹ کرو یہ پیکچر" دعا عیشل کے پیچھے " بھاگ رہی تھی اور عیشل آگے آگے تھی۔

سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے کیپٹن آیان ملک بھی اندر داخل ہوا تھا وہ دونوں ساتھ میں ہی آئے تھے آیان نے گاڑی پارک کی تھی اس لیے اندر آتے ہوئے ٹائم لگ گیا تھا۔

"تمھیں لگتا ہے اتنی اچھی چیز میں ڈلیٹ کروں گی "

عیشل نے مڑ کر اسے منہ چڑھایا تھا۔

میں کائزان بھائی کو بتاؤں گی تمھارا "عیشل آگے " آگے تھی اور دعا اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی وہ اپنی لڑائی میں اتنے مصروف تھے کہ انھیں یہ بھی نہیں دیکھ رہا تھا کون ہے یہ نہیں۔

دعا سو رہی تھی اور عیشل نے اس کے منہ پر ڈرائنگ کی تھی یہ کچھ دنوں پہلے کی بات تھی بعد میں اس کی پیکچر بھی نکال لی یہ دعا کو نہیں تھا پتہ آج جب اسنے اس کے موبائل میں پیکچر دیکھی تو اس کے پیچھے پیچھے بھاگ

رہی تھی۔

"احمر بھائی" دعا کی نظر اچانک احمر پر پڑی تھی اور پھر اس کے ساتھ کھڑے کیپٹن آیان ملک پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ بغیر دوپٹے کے تھی کیپٹن آیان ملک غصے سے اسے دیکھ رہا تھا میجر حسین ملک کے تاثرات بھی ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"عیشل احمر بھائی" دعا نے عیشل کو بھاگتا دیکھ کر کہا تھا۔

"تم مجھے روکنے کے لیے بول رہی ہو نہ ورنہ وہ یہاں کہاں سے آئے" وہ پیچھے مڑ کر یہ بات کہہ رہی تھی میجر حسین ملک اس کے آگے آکر کھڑا ہو گیا تھا وہ کسی سخت وجود کے ساتھ ٹکرائی تھی۔

وہ گرتے گرتے بچی تھی میجر حسین ملک نے اسے کمر سے تھام کر سیدھا کیا تھا میجر حسین ملک کو دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات پل میں بدلے تھے اس نے

ایک نظر لاونج میں دوڑائی۔

کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر اس کی سانسیں تھمی تھی آج اس کی شامت پکی تھی وہ نہیں برداشت کر سکتا تھا اسے یوں بغیر دوپٹے اور اس حوالیے میں کسی کے سامنے بھی۔

وہ اس سے دور ہوئی تھی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

کائزان شاہ نے اپنی دونوں بہنوں کو دیکھا تھا جو کہ اب ڈر سے سر جھکا کر کھڑی تھی اس ڈر کی وجہ انھیں سمجھ نہیں آئی تھی۔

کائزان شاہ کیپٹن آیان ملک کے قریب ہوا تھا کیپٹن آیان ملک حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ دعا سر جھکا کر کیوں کھڑی ہے "کائزان شاہ نے اس" کے کان میں یہ بات کہی تھی۔

اس کا حولیہ دیکھیں اس حولیے میں وہ بھائی کے "

سامنے ہے یہ بات آپ بھی جانتے ہیں میں بھی کہ

بھائی نے ایک نظر ڈالنے کے بعد دوسری نظر اس پر

نہیں ڈالی ہو گی لیکن اس حولیے میں وہ آئی ہی کیوں

ایسے "کیپٹن آیان ملک کے لہجے میں غصہ تھا عیشل کا

بھی سر جھکا کر کھڑا ہونا اسے سمجھ آگیا تھا وہ دونوں

شخص اس کی بہنوں کے محرم تھے جیسے وہ اپنے اور

نور الایمان کے درمیان کسی کو برداشت نہیں کر سکتا

تھا اس کے بھائیوں کو بھی نہیں ویسے ہی وہ دونوں بھی

اپنے معاملات میں کسی کے دخل اندازی برداشت

نہیں کر سکتے تھے۔

کمرے میں جاؤ دوپٹہ لے کر آؤ سر تمھارا ڈھکا ہونا"

چاہیے "میجر حسین ملک نے یہ بات آہستہ سے کی

تھی۔

عیشل فوراً سے اوپر چلی گئی تھی اسے اوپر جاتا دیکھ کر دعا

بھی اس کے پیچھے پیچھے گئی تھی۔

وہ سب لوگ آکر واپس سے بیٹھ گئے تھے میجر حسین

ملک نے بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا تھا کیپٹن

آیان ملک کی بھی یہی حالت تھی۔

"کائزان کچھ دن پہلے میں نے تم سے ایک بات کی

تھی" سادیہ بیگم نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر کہا

تھا۔

جی ماما کون سی بات "کائزان شاہ پریشان ہو کر انھیں "

دیکھ رہا تھا۔

"میں نے تم سے احمر اور عیشل کی شادی کی بات کی تھی تم نے مجھے اس کا کوئی

جواب نہیں دیا اس کے بعد" سادیہ بیگم نے یہ بات اس لیے ابھی کی تھی کیوں

کہ

میجر حسین ملک بھی یہی موجود تھا۔

امی میں نے تو اسی وقت کہا تھا کہ ابھی عیشل کی "
پڑھائی ہے تو" کائزان شاہ کی بات میجر حسین ملک
نے بیچ میں ہی کاٹ دی تھی۔
آنٹی مجھے کوئی عتراض نہیں ہے اور میں خود یہی چاہتا"
ہوں" میجر حسین ملک کی بات پر کائزان شاہ نے غصے
سے اس کی طرف دیکھا تھا۔
ایسے کیسے ابھی اس کی پڑھائی ہے" کائزان شاہ فوراً"
سے بولا تھا۔
میں نے اسے روکا نہیں ہے کائزان پڑھنے سے وہ"
شادی کے بعد بھی آگے پڑھ سکتی ہے" میجر حسین
ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا تھا۔
اور میں شادی جلد از جلد کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ اسی مہینے میں ایک میشن ہے "
جو پورا کرنا ہے" میجر حسین
ملک نے سادیہ بیگم کی طرف دیکھ کر بات کی تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا مجھے کوئی عتراض نہیں ہے "سادیہ بیگم" نے مسکرا کر یہ بات کی تھی۔

کائزان تمھیں بھی کوئی عتراض نہیں ہونا چاہیے " یقین مانو عیشل کی پڑھائی پر کوئی کمپر ومائز نہیں "میجر حسین ملک کائزان شاہ کے پاس آیا تھا۔

لیکن ابھی اتنی جلدی "کائزان شاہ صرف اس لیے" منع کر رہا تھا کیونکہ وہ عیشل کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔

خود سے زیادہ خیال رکھوں گا میں اس کا "میجر حسین " ملک نے اسے یقین دلایا تھا۔

کائزان شاہ نے بھی اس کی طرف دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

شادی اگلے ہفتے میں ہی ہو جائے تو بہتر ہے "میجر " حسین ملک سب کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

لیکن اتنی جلدی" سادیہ بیگم پریشان ہوئی تھی۔ "

جی آنٹی اسکے بعد بہت سے کام کرنے ہیں" میجر "

حسین ملک نے سادیہ بیگم کی طرف دیکھا تھا۔

انتظامات نہیں ہو پائیں گیں اگلے ہفتے کر لیتے ہیں پھر "

بھی" سادیہ بیگم نے میجر حسین ملک کی بات کے

جواب میں کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے اگلے ہفتے ہی ٹھیک "میجر حسین ملک ان "

کی پریشانی بھی سمجھ رہا تھا اس لیے بولا۔

بھائی "نور الایمان نے سیڑھیوں سے انھیں دیکھا تھا "

وہ ایکسائٹڈ ہو گئی تھی۔

اسے دیکھ کر وہ تینوں ہی کھڑے ہو گئے تھے بھائیوں کی

جان بستی تھی اس میں اور کائزان شاہ کی تو جینے کی وجہ

وہی بن گئی تھی۔

نور الایمان جلدی جلدی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔

دھیان سے" وہ تینوں ایک ساتھ بولے تھے اور اس "
کی طرف بڑھے تھے۔

ڈاکٹر انوشے تو حیرانی سے ان تینوں کو ایک لڑکی کے
لیے اتنا فکر مند ہوتا دیکھ رہی تھی۔

اچانک اس کا پاؤں پھسلا تھا ان تینوں کی سانسیں اٹک
گئی تھی۔

وہ چند سیکنڈوں میں اس تک پہنچنے تھے اس نے خود کو
سنبھال لیا تھا۔

تم ٹھیک ہو" وہ تینوں ایک ساتھ اس کے گلے لگے "
تھے۔

نور الایمان ان تینوں کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی اسے
سمجھ نہیں آئی تھی ان کے ایسے رویے کی وجہ۔
لیکن وہ اس بات پر خوش تھی کہ وہ تینوں ہی اس
کے لیے فکر مند تھے۔

ٹھیک ہوں میں "وہ ان تینوں کے دور ہونے پر مسکرا" کر بولی تھی۔

ایسے کون آتا ہے گڑیا آرام سے "میجر حسین ملک" نے اسے ڈانٹا تھا۔

بچوں والی حرکتیں کرتی ہو نور پھر جان نکال دیتی ہو "کائزان شاہ نے ایک بار " پھر اسے اپنے ساتھ لگایا ڈاکٹر

انوشے جلن کے ساتھ یہ سب دیکھ رہی تھی۔

میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک بھی اسے گھور رہے تھے جیسے کسی کی بھی فکر نہیں تھی۔

جائز ڈب دیکھ رہے ہیں "اس نے کائزان شاہ کو دور " کرنا چاہا تھا۔

دیکھنے دو "کائزان شاہ نے منہ بنا کر کہا تھا لیکن اس " کے شرم سے لال ہوتے گال دیکھ کر اسے اس پر ترس آگیا تھا اس لیے وہ پیچھے ہو گیا تھا۔

کیسی ہے میری گڑیا"اس کے ایک سائیڈ میجر حسین "
ملک آگیا تھااور ایک سائیڈ پر کیپٹن آیان ملک وہ ان
دونوں کے بیچ میں تھی۔

کائزان شاہ اب ان دونوں کو غصے سے دیکھ رہا تھا نا جانے
کیوں وہ دونوں اسے اپنی بیوی کے پاس برداشت نہیں
ہو رہے تھے۔

اب اسے ان دونوں کا دیکھ سمجھ آرہا تھا میجر حسین ملک
کیسے اسے عیشل کے پاس برداشت کرتا ہو گا۔

وہ نور الایمان کو لے کر نیچے لاونج میں آئے تھے اسے
بیٹھا کر اس کی ایک ایک سائیڈ وہ دونوں بیٹھ گئے تھے۔

کائزان شاہ ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

اور غصے سے ان تینوں کو ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا۔

اس کا حساب تو میں تم سے ضرور لوں گا مسز کائزان"
شاہ یہ بات تم بھی جانتی ہیں مجھے تمھارے پاس

تمھارے بھائی بھی برداشت نہیں پھر بھی "کائزان

شاہ خود سے بولا تھااور اس کی نظر ڈاکٹر انوشے پر پڑی

تھی اس کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھابس ان دونوں کے جانے کے بعد وہ اس

پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتا

تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

نورالایمان کائزان شاہ کے کمرے میں آئی تھی جہاں وہ

اسے فل اگنور کر کے موبائل میں لگا ہوا تھا۔

کائزان "نورالایمان اسکے پاس آئی تھی۔ "

لیکن کائزان شاہ ویسے ہی اپنے موبائل میں مصروف رہا

تھا۔

کائزان "نورالایمان نے پھر سے آواز دی تھی لیکن "

اب کی بار بھی اس نے ان سنا کر دیا تھا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ میں آپ سے بات کر "

رہی ہوں نہ "نورالایمان نے اس کے پاس آک موبائل اس سے چھین لیا تھا۔
نورالایمان میرا موبائل واپس کرو" وہ منہ بنا کر بولا"

تھا۔

میں نے نہیں کرنا پہلے یہ بتاؤ کہ یہ منہ کیوں بنا ہوا "

ہے"نورالایمان نے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا۔

تمھیں بھی پتہ چل گیا میرا منہ بنا ہوا ہے"کائزان "

شاہ نے غصے سے یہ بات کی تھی۔

"کیا ہوا گیا ہے کائزان ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں"

نورالایمان نے معصومیت سے کہا تھا۔

میں کوئی بات بھی نہیں کر رہا تم جاؤ اپنے بھائیوں سے "

باتیں کرو"کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

"اوو تو اب سمجھ آئی میرا کائز کیوں ناراض ہے "

نورالایمان نے مسکرا کر کہا۔

میں کیوں ناراض ہونے لگا" وہ منہ بنا کر بولا تھا اور "

کھڑا ہو گیا۔

اچھا غصہ بعد میں نکال لیجیے گا یہ پہن کر فریش ہو "

جائیں صبح سے انھیں کپڑوں میں ہیں" نور الایمان نے اس کے لیے الماری سے

کپڑے نکالے تھے۔۔

مجھے جو پہنا ہو گا پہن لوں گا" وہ یہ کہہ کر اپنے لیے "

کوئی اور ڈریس لے کر نکل گیا تھا۔

پیچھے نور الایمان اسے جاتا دیکھ رہیں تھی اتنا ناراض ہو

گیا تھا وہ۔

ناراضگی اپنی جگہ لیکن آپ نے میرا پسند کیا ہوا "

ڈریس نہیں لیا" نور الایمان واشروم کے دروازے کی

طرف دیکھ کر بولی تھی۔

اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی جھلکی تھی جیسے اس نے

فوراً سے صاف کر لیا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کائزان شاہ تیار ہو کر نیچے آیا تھا نور الایمان سادیہ بیگم

کے ساتھ باتیں کر رہی تھی ڈاکٹر انوشے اسے کیچن

سے نکلتی نظر آئی تھی اس نے نور الایمان کو دیکھا اور

پھر انوشے کو آواز دی تھی اس کے ہاتھ میں کافی کا مگ

تھا۔

انوشے "کائزان شاہ کے آواز پر نور الایمان نے بھی"

اس کی طرف دیکھا تھا بلیک شلوار قمیض میں اوپر وائیٹ

رنگ کی شال اس نے کندھوں پر لی ہوئی تھی سردیاں

شروع ہو گئی تھی آج کل موسم سرد رہنے لگا تھا۔

نور الایمان اسے دیکھ کر دیکھتی ہی رہ گئی تھی انوشے

بھی اس کو تک رہی تھی یہ بات نور الایمان سے

برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

اس کے سر پر بکھرے بال اسے مزید پر کشش بنا رہے

تھے۔

سادیہ بیگم نے تو آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کی نظر اتاری تھی۔

ہاں بولو کائزان "انوشے نور الایمان کی طرف دیکھتے " ہوئے کائزان شاہ کے پاس آئی تھی۔

"وہ مجھے ایک کپ کافی چاہیے تھی تم باہر لے آؤ " کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

ہاں کیوں نہیں بلکہ تم ایسا کرو یہ لے لو "انوشے نے" اپنے ہاتھ میں موجود مگ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

نہیں یہ تم خود پی لو میرے لیے دوسرے بناہ کر لاؤ "کائزان شاہ نے مسکرا کر" کہا تھا۔

عیشل اور دعالون سے آرہی تھی کائزان شاہ کی یہ بات سن کر وہ دونوں ہی حیران ہوئی تھی پھر انہوں نے نور الایمان کی طرف دیکھا تھا۔

دعا مجھے لگتا ہے آج بھائی کی خیر نہیں ہے "عیشل نے "

دعا کے کان میں کہا تھا۔

" وہ تو مجھے بھی لگ رہا ہے لیکن اپنے اور میرے طوفان کا تو انتظار کرو" دعا نے معصوم سی شکل بنائی تھی۔

" تمہارا کون سا طوفان ہے" دعا انجانے میں بول تو گئی تھی اب عیشل اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

" نہیں میں تو ویسے ہی بول رہی تھی تمھاری بات کر رہی ہوں نہ" دعا نے عیشل کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

" سچی سچی بتاؤ تم مجھ سے کیا چھپا رہی ہو" عیشل نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے" دعا یہ بول کر فوراً سے وہاں سے نکل گئی تھی۔

" کچھ تو یہ جو یہ مجھ سے چھپا رہی ہے" عیشل نے اس کی پشت دیکھی تھی۔

کائزان شاہ عیشل کے پاس سے گزر کر باہر لون کی

طرف جارہا تھا۔

"بھائی آپ نے آج ضروری مار کھانی ہے "عیشل نے

کائزان شاہ کے پاس ہو کر کہا تھا۔

اس کی ایسی بات پر کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا

تھا۔

"کیا کہنا چاہ رہی ہو تم "کائزان شاہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

"وہ تو آپ کو بھابھی ہی بتائے گی "عیشل نے مسکرا کر

کہا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

عیشل کے کہنے پر کائزان شاہ نے ایک بار نور الایمان کی

طرف دیکھا تھا جو کہ آنکھوں میں غصہ لیے اس کی

طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

لیکن وہ اگنور کر کے آگے بڑھ گیا تھا نور الایمان بھی

کھڑی ہوئی تھی۔

"ممانی میں آرہی ہوں "نور الایمان یہ کہہ کر جائزہ

شاہ کے پیچھے چلی گئی تھی۔

oooooooooooooooooooo

نورالایمان لون میں آئی تھی جہاں پر وہ کرسی پر بیٹھ کر موبائل یوز کر رہا تھا نورالایمان اس کے سامنے آ کر بیٹھی تھی اسے پتہ چل گیا تھا کہ اس کی شیرنی بیوی آئی ہے۔

وہ اسی طرح موبائل میں مصروف رہا تھا اس نے ایک نظر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

" اگر یہ آپ مجھے اپنے بھائیوں کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کی سزا دے رہے ہیں تو زیادہ ہو رہا ہے "

نورالایمان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اس کی اس بات پر کائزان شاہ نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

" میں کیوں کسی کو سزا دینے لگا" وہ یہ کہہ کر پھر سے

اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا تھا۔

"میرا دل کر رہا ہے تمہارا قتل کر دوں تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس انوشے سے بات کرنے کی کیا میں مر گئی تھی جو اسے کافی کا کہہ رہے تھے جب سے آپ سے میرا نکاح ہوا ہے چاہے وہ زبردستی کا تھا میں نے دل سے قبول کیا ہے نا اپنے بابا تک کو بھلا دیا آپ کی خاطر اور کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے اگر مجھے اپنے دو رشتے ملے ہیں تو میں ان کے ساتھ بھی ٹائم سپینڈ نہیں کر سکتی" نورالایمان آنکھوں میں آنسوں لیے بول رہی تھی۔

کائزان شاہ نے موبائل سائیڈ پر رکھا تھا اور اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

اس نے اسے دونوں بازوں سے تھام کر کھڑا کیا تھا۔

"تو تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا نکاح زبردستی

ہوا ہے "کائزان شاہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ

رہا تھا۔

آپ نے میرے ساتھ زبردستی کی تھی مجھے زبردستی "

دبئی سے لائے تھے مجھے نہیں پتہ بابا کی ایسی کیا مجبوری

تھی کہ وہ آپ کو روک نہ سکے وہ آپ کو روک سکتے

تھے لیکن انہوں نے آپ کو نہیں روکا یہاں پر آ کر مجھے

میرے اپنے ملے ہیں میں اج تک اپنے باپ کو نہیں بھلا

پائی ہوں تنہائی میں روتی ہوں انہیں یاد کر کے اگر آپ

کے سامنے ذکر نہیں کرتی تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں ان کو بھول

گئی ہوں اب میرا سب کچھ آپ

کے ساتھ ہے نکاح کے بعد اس رشتے کو میں نبھا رہی

ہوں ہماری رخصتی نہیں ہوئی لیکن پھر بھی آپ کے

کھانے سے لے کر سونے تک کا سارا سب کچھ میں ہی

دیکھتی ہوں حالانکہ مجھے ایسے کام نہیں اتے تھے آپ

کے لیے میں نے یہ سب کچھ سیکھا ہے"نورالایمان کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

"جاننا چاہو گی تمہارا باپ کیوں نہیں تمہیں اب تک یہاں سے لے کر گیا کیوں اس وقت وہ مجھے روک نہیں پایا"کائزان شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کی تھی۔

"ہاں جاننا ہے مجھے ہر ایک بات جاننی ہے مجھے"

نورالایمان رو کر بول رہی تھی۔

"یقین کرلو گی اپنے باپ کی حقیقت پر"کائزان شاہ نے اسکا بازو زور سے دبوچا تھا۔

نورالایمان کو درد ہو رہا تھا لیکن وہ کچھ بھی نہیں کہہ رہی تھی۔

لون میں آتی انوشے وہیں پر کھڑی ہو گئی تھی اور یہ سب دیکھنے لگی۔

آپ مجھے بتائیں میں یقین کر لوں گی "نور الایمان نے "
اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بات کی اس کی آنکھوں میں
درد صاف نظر آرہا تھا۔

نہیں یقین کر پاؤں گی ٹوٹ جاؤں گی بکھر جاؤ گی بلکہ "
مجھے ہی جھوٹا کہہ دو گی "کائزان شاہ نے اسے چھوڑا
تھا۔

مجھے جاننا ہے کائزان "نور الایمان نے اس کی طرف "
دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے پھر چلو میرے ساتھ "کائزان شاہ اس کا "
ہاتھ پکڑ کر کار کی طرف لے جا رہا تھا۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں "نور الایمان روتے ہوئے "
کہہ رہی تھی۔

"تمھیں یقین دلوانے کے لیے لے جا رہا ہوں "
کائزان شاہ نے مڑ کر اسے دیکھ کر بات کی تھی۔

انوشے یہ سب دیکھ کر خوش ہو رہی تھی اور وہیں کھڑے ہو کر یہ تماشہ دیکھ رہی تھی۔

کائزان شاہ نے نورالایمان کو گاڑی میں بٹھایا تھا خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا اور کار کو حویلی سے لے گیا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کائزان شاہ اسے لے کر میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک کے پاس آیا تھا۔

نورالایمان نے اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

اگر آپ مجھے خود بھی بتاتے تب بھی میں یقین کر لیتی "ہوں" نورالایمان نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کی۔

اسی وقت میجر حسین ملک نے فلیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔

نورالایمان اور کائزان شاہ کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔

ابھی کچھ دیر ہی تو ہوئی تھی وہ ان سے مل کر آئے

تھے۔

تم دونوں "میجر حسین ملک حیران ہوا تھا وہ دنوں "

اندر آئے تھے۔۔

بتاتے ہیں کیوں آئے ہیں "کائزان شاہ اندر آتا بولا "

تھا۔

وہ دونوں صوفے پر آکر بیٹھ گئے تھے میجر حسین ملک

اور کیپٹن آیان ملک بھی ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔

نورالایمان کو سچائی جاننی ہے شہزاد ملک کی "کائزان "

شاہ نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔

کیا تمہیں لگتا ہے یہ صحیح وقت ہے "میجر حسین ملک نے نورالایمان کی طرف "

دیکھا اور پھر کائزان شاہ سے

کہا۔

مجھے نہیں پتہ لیکن میری بیوی ایک ایسے شخص کو یاد "

کر کر روئے جس نے میرے بابا کو دھوکہ دیا میری

پھوپھو اس کی وجہ سے اس دنیا سے چلی گئی مجھے نہیں

برداشت یہ بات" کائزان شاہ کی بات پر نورالایمان

نے اس کی طرف دیکھا۔

"اتنا حیران ہو کر نا دیکھو کیوں کہ یہی حقیقت ہے "

کائزان شاہ نے نورالایمان کو یوں حیران دیکھ کر کہا تھا۔

"بچے میں نہیں چاہتا کہ ابھی اپ کو یہ سب پتہ چلے "

میجر حسین ملک نورالایمان کے پاس آیا تھا اس نے نور

الایمان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

کیپٹن آیان ملک بھی اس کے پاس آیا تھا اس نے اس کا

دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔

کچھ حقیقت ایسی بھی ہوتی ہیں جو سامنے نہ آئیں تو بہتر "

ہوتا ہے" کیپٹن آیان ملک اس کی طرف دیکھ کر کہہ رہا

تھا۔

لیکن مجھے جاننا ہے بھائی" نور الایمان روتے ہوئے "

بول رہی تھی۔

اگر میرا بچہ ایسا چاہتا ہے تو ہم بتانے کے لیے تیار "

ہیں" میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا۔

شہزاد ملک نے پہلی شادی ماما سے کی اور ماما سے ان کی "

شادی پسند کی تھی وہ خود کچھ بھی نہیں کماتے تھے ان کا

جتنا بھی بوجھ تھا وہ سب ان کے بابا نے اٹھایا ہوا تھا اور

جب وہ اس دنیا سے چلے گئے تو انہیں بہت مشکلیں پیش

آئی انہیں کوئی ایسا چاہیے تھا جو انہیں گھر بٹھا کر کھلائے

کیونکہ یہ محنت مزدوری ان سے نہیں ہوتی تھی میری

پیدائش کے بعد ان کی ملاقات ہارون سر سے ہوئی" میجر حسین ملک نور الایمان

کو دیکھ کر بات کر رہا تھا۔

ہارون سر نہ صرف اچھے دوست ثابت ہوئے بلکہ ایک

اچھے انسان بھی تھے جن کا شہزاد ملک نے اعتماد جیتا

ہارون شاہ نے شہزاد ملک کو اپنے بزنس میں جگہ دی

اپنی شیئرز تک ان کے نام کر دیے انہیں الگ سے

فلیٹ دیا گاڑی دی سب کچھ دیا لیکن جب انسان کے

پاس پیسہ اتا ہے تو انسان اسے دیکھ کر اندھا ہو جاتا ہے

بس یہی تمنا کرتا ہے کہ یہ پیسہ اتا ہی جائے اور یہی کچھ

شہزاد ملک کے ساتھ ہوا" کیپٹن آیان ملک بولا تھا اب کی بار۔

اور پھر جب ان کو پتہ چلا کہ ہارون سر کی کوئی بہن "

ہے انہوں نے ہمیشہ کے لیے بزنس میں اور اپنے قدم

مضبوط کرنے کے لیے ہارون سر سے ان کی بہن کا

رشتہ مانگ لیا سعدیہ انٹی نے بہت سمجھایا تھا انہیں

لیکن ہارون انکل نے ان کے ایک بھی نہ سنی ایک

پسندیدہ عورت ہونے کے باوجود اس سے اولاد ہونے

کے باوجود اتنا سارا پیسہ انے کے باوجود بھی انہوں نے

دوسری شادی کی صرف اور صرف مزید پیسے کے

لیے "اسی طرح وہ لوگ اسے ساری سچائی بتارہے تھے

اس سے تو اس سب پر یقین کرنا ہی مشکل ہو رہا تھا۔

وہ کیسے اس سب پر یقین کرے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

" ماما کو جب ان کی بے وفائی کا پتہ چلا تو وہ اپنی سانسیں

وہیں پر توڑ گئی تھی ان سے شہزاد ملک کی بے وفائی

برداشت نہیں ہو پائی تھی اس کے بعد وہ مجھے اور آیان

کو چھوٹے ماما کے پاس لے کر آیا تھا ان کے پاس آکر

اس نے یہ بات کہی کہ یہ میرے دوست کے بیٹے ہیں

وہاں ہماری ملاقات اپنی کیوٹ سی گڑیا سے ہوئی" میجر

حسین ملک نے مسکرا کر اسے اپنے ساتھ لگا یا تھا۔

" اور میں سات سال تک چھوٹی ماما کے پاس رہا جب

میرا ایف ایس سی ہو گیا تو میں سب کچھ چھوڑ کر اپنا

خواب پورا کرنے کے لیے اگیا جب میں اپ کو چھوڑ کر

آیا تھا تب اپ کی عمر نو سال تھی اس کے بعد بھی میں مہینے میں ایک یا دو مرتبہ چھوٹی ماما سے ملنے آیا کرتا تھا لیکن جب چھوٹی ماما کو یہ بات پتہ چلی نا کہ میں اور آیان

شہزاد ملک کے ہی بیٹے ہیں تو انہوں نے اس سے پوچھا تھا کہ اپ نے ان معصوم بچوں کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے ان کی ماما کدھر ہے لیکن شہزاد ملک کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور اسی دوران وہ جب گھر سے باہر جا رہا تھا تو چھوٹی ماما اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی اور پھر جب چھوٹی ماما خاموش نہ ہوئی تو اس نے انھیں سیڑھیوں سے دھکا دے دیا تھا جب وہ سیڑھیوں سے گر رہی تھی نا تب ہی میں گھر میں داخل ہوا تھا انھیں بہت بری چوٹ دماغ پر لگی تھی جس کی وجہ سے ان کا بہت خون بہہ چکا تھا" کائزان شاہ کو تو آج پتہ چل رہا تھا اس کی پھوپھو کی ڈیتھ اس طرح ہوئی ہے اس کی

آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے نور الایمان نے اس کی
طرف دیکھا تھا۔
"وہ تو چھوٹی ماما کو ہاسپٹل بھی نہیں لے کر گئے تھے
انہیں ہاسپٹل بھی میں لے کر گیا تھا ایک اور سچائی ہے
جس کا اج تک کسی کو بھی نہیں پتا اور میں چاہتا ہوں کہ
جب وقت ائے گا تب ہی یہ سچائی تم سب کے سامنے
آئے" میجر حسین ملک نے ان سب کو دیکھ کر کہا اسکی اس بات پر کائزان شاہ اور
کیپٹن آیان ملک دونوں
حیران ہوئے تھے۔
اب ایسا اور کیا تھا جو ان دونوں کو نہیں پتہ تھا نور لا یمان
نے بھی میجر حسین ملک کی طرف دیکھا۔
"اور کوئی بھی مجھے مجبور نہیں کرے گا بتانے پر جب
وقت آئے گا میں سب کو بتا دوں گا" میجر حسین ملک
نے ان تینوں کو دیکھ کر یہ بات کہی۔

اوراج کل شہزاد ملک کا واسطہ ایسے لوگوں کے ساتھ "
ہے جو لڑکیوں کی عزت وابرو کو لوٹتے ہیں" کائزان
شاہ نے نورالایمان کو دیکھ کر کہا۔

کائزان شاہ کے ایک نئے انکشاف پر نورالایمان حیرانی
سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ بہت زور زور سے رونے لگی تھی اس کا باپ اتنا گھٹیا
تھا اسے آج پتہ چل رہا تھا۔

کائزان شاہ اس کے پاس ایا تھا اور اسے اپنے سینے سے لگا
لیا۔

نورالایمان نے غصے سے اسے خود سے دور کیا تھا۔

آپ بھی جائیں اس انوشے کو گلے لگائیں" وہ روتے "
ہوئے بول رہی تھی۔

میری جان وہ تو بس میں آپ کو تنگ کرنے کے لیے "
کر رہا تھا" کائزان شاہ اس کے قریب ہونا چاہا تھا لیکن

نورالایمان نے غصے سے پیچھے کردیا تھا۔

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی جائیں اس کے ہاتھ کی کوفی پیئے" نورالایمان غصے سے بولی تھی۔

اس کے اس طرح غصہ کرنے پر اور لاڈ دکھانے پر میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

"اچھا اب چلو ہم کہیں چلتے ہیں جس سے آپ کا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا" کائزان شاہ نے اسے کھڑا کرنا چاہا تھا لیکن وہ نہیں ہوئی تھی۔

اب کی بار کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا کائزان شاہ اس کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا وہ دونوں حیران ہو کر اسے دیکھ رہے تھے۔

"جانِ کائز سزا دے دو لیکن ایسے تو نہ کرو" کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

سزادوں "نورالایمان نے اسے گھور کر دیکھا۔ "

ہاں سزا دے دو "کائزان شاہ نے نورالایمان کی "

طرف دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے تو آپ کی سزا یہ ہے کہ آپ جو ہے ناوہ "

یہاں سے چلے جائیں "نورالایمان ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

اس کی ایسی بات کرنے پر کائزان شاہ نے غصے سے گھورا

تھا اسے۔

ایسے گھورو نہیں میری بہن کو "میجر حسین ملک نے "

غصے سے کہا۔

اپ نے کہا میں اپ کو سزادوں تو اپ کی سزا یہ ہے "

کہ جب تک میرا دل چاہے گا تب تک میں اپنے دونوں

بھائیوں کے ساتھ رہوں گی "نورالایمان نے اسے

دیکھ کر یہ بات کی تھی اس کی اس بات پر کائزان شاہ

حیران ہوا تھا اب اسے اپنی سزا والی بات فضول لگی

تھی۔

" ایسے تو نہ کہو" کائزان شاہ نے معصومیت سے کہا۔

" میں ایسے ہی کہوں گی آپ جائیں اس انوشے کے

پاس" نورالایمان نے غصے سے منہ بنایا تھا۔

" میں کیوں جاؤں گا اس کے پاس جب میری اتنی

خوبصورت بیوی ہے" کائزان شاہ نے پیار سے کہا تھا۔

" آج آپ جو بھی کرلیں میں نہیں مانوں گی آج کا دن

میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی گزاروں گی"

نورالایمان نے اسے دیکھ کر کہا۔

" سالے صاحب آپ یہاں سے جاسکتے ہیں کیونکہ

ہماری بہن کو آج کا دن ہمارے ساتھ گزارنا ہے بلکہ

جب تک وہ نہیں جانا چاہتی تمھارے ساتھ تب تک وہ

نہیں جائے گی تم اسے فورس نہیں کرسکتے" پروفیسر

احمر ملک نے اسے دیکھ کر یہ بات کی تھی۔

تم ہمارے معاملے میں مت بولو" کائزان شاہ کو غصہ "
آیا تھا وہ جلے ہوئے پہ مزید تیل چھڑک رہا تھا۔

"بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ یہاں سے جائیں "
نور الایمان نے منہ بنا کر کہا۔

" جب تک تم میرے ساتھ نہیں جاؤں گی میں نہیں
جاؤں گا" کائزان شاہ نے ضدی لہجے میں کہا۔

"بھائی آپ انہیں یہاں سے نکال سکتے ہیں"
نور الایمان نے کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک کو
دیکھ کر یہ بات کہی۔

وہ دونوں تو نہ جانے کب سے اس انتظار میں تھے انہیں
تو نہ جانے اس پل کا کب سے انتظار تھا کہ ان کے پاس
کوئی ایسا موقع اۓ کہ وہ اسے دھکے دے کر کہیں سے
نکال سکے۔

اور اب تو یہ موقع ان کی بہن نے ہی انہیں دے دیا تھا۔

"اگر تم دونوں میرے پاس آئے نا اچھا نہیں ہو گا "

کائزان شاہ غصے سے بولا۔

چل چل نکل "میجر حسین ملک اور کیپٹن ایان ملک نے آ کر اسے دونوں "

بازوں سے پکڑا تھا اور اسے لے کر

دروازے کی طرف چلے گئے تھے۔

وہ پوری کوشش کر رہا تھا ان سے چھڑوانے کے لیے

لیکن وہ بھی آرمی پرسن تھے آرمی کی ٹریننگ لی ہوئی

تھی۔

اور وہ تھے دو کائزان شاہ بیچارہ اکیلا دروازے کے پاس آ

کر ان لوگوں نے دروازہ کھولا اور اسے باہر کی طرف

دھکا دیا تھا۔

اس کا حساب میں تم لوگوں سے ضرور لوں گا یہ بات"

یاد رکھنا کہ میری دونوں بہنیں تمہاری بیویاں ہیں اور

تم دونوں میرے سالے لگتے ہو" کائزان شاہ کھڑا ہوتا

بولا تھا۔

تب کی تب دیکھیں گیں بچو ابھی نکلو یہاں سے "میجر حسین ملک نے کہا تھا اور اس نے فلیٹ کا دروازہ بند کر دیا۔

اس کے منہ پر دروازہ بند کرنے کے بعد انہوں نے ایک دوسرے کو ہائی فائی دی تھی۔

کائزان شاہ برا سا منہ بناتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا اسے انوشے کے ساتھ فری ہونا بھاری پڑ گیا تھا۔

دعا اپنی اسائمنٹ مکمل کر رہی تھی کل اسے اپنا اسئمنٹ پروفیسر کو سبمٹ کروانا تھا۔

اور کل اس کی لاسٹ ڈیٹ تھی اس لیے اسے وہ رات میں ہی مکمل کرنا تھا وہ اس وقت بیٹھی ہے اپنا اسائمنٹ

مکمل کر رہی تھی۔

اس کا دماغ ہر قسم کی خیال سے اس وقت ارہی تھا اس نے اپنے مائنڈ کو فریش کر کے اسئنمنٹ بنانے کا سوچا تھا۔

کیونکہ وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کے کیپٹن آیان ملک کا ری ایکشن کیا ہو گا۔

ایک بار پھر سے اچانک اس کے دماغ میں کیپٹن آیان ملک اگیا تھا اس نے اپنا سر ٹیبل پر رکھ دیا۔

افففف اللہ جی"اس نے ٹیبل پر سر رکھ کر کہا تھا۔ "

ابھی وہ اسی کشمکش میں تھی کہ اس کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا کمرے کا دروازہ کھلتا دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔

کیونکہ اسے اچھے سے یاد تھا کہ اس نے اندر سے کمرے کو لاک کیا تھا۔

اس کی سانسیں اٹک گئی تھیں وہ فوراً سے اپنی جگہ سے

کھڑی ہو گئی کمرے کا دروازہ کھول کر ایک لڑکا اندر آیا
تھا۔
جس نے فل بلیک کلر کی ڈریسنگ کی ہوئی تھی منہ پر
بھی بلیک کلر کا ماسک چڑھایا ہوا تھا۔
لیکن اس کی آنکھوں اور بالوں سے وہ پہچان گئی تھی کہ
اس کے سامنے اس کا محرم کیپٹن آیان ملک کھڑا ہے۔
اسے دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی تھی ورنہ تو اس
کی جان ہوا ہوئی تھی۔
وہ فوراً سے بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی اور اس کے
سینے سے لگ گئی سچ میں اس کی جان نکل گئی تھی۔
یہ سوچ کر کہ نہ جانے کون آسکتا ہے اس وقت اس
کے کمرے میں اور وہ بھی یوں لاک کھول دے گا جو
اس نے اندر سے بند کیا تھا۔
اس نے اس کے گرد بازوں کا حسار نہیں بنایا تھا یہ دیکھ

کر دعا کو بہت دکھ ہوا تھا۔

جب اسے اس بات کا احساس ہوا تو وہ فوراً سے اس سے

پیچھے ہوئی تھی۔

سوری" دعا پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی تھی اس نے اپنی "

نظریں جھکا لی تھی۔

کافی جان پہچان ہو گئی ہے اس حولیے میں بھی مجھے "

پہچان لیا" کیپٹن آیان ملک نے ہنس کر کہا تھا۔

جن سے محبت کی جاتی ہے نا اس کی خوشبو سے ہی "

آپ پہچان لیتے ہیں" دعا نے ایک نظر اٹھا کر اس کی

طرف دیکھا تھا اور اسے دیکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔

لیکن تم جانتی ہو آج تم سے کیا غلطی ہوئی ہے اور اس "

کی کیا سزا ہو سکتی ہے" کیپٹن آیان ملک بیڈ پر جا کر بیٹھ

گیا تھا۔

دعا نے اس کی طرف دیکھا تھا یعنی وہ سچ میں اسے یہاں

پر سزا دینے کے لیے آیا تھا نکاح کے بعد اکیلے میں ان کی یہ پہلی ملاقات تھی اور وہ بھی اس طرح۔

مجھے اچھے سے پتہ ہے اپنی غلطی کو اور سزا آپ جانتے " ہیں" اس نے اسے دیکھیں بغیر ہی یہ بات کہی تھی۔

سزا تو ملے گی لیکن یہ تمہاری پہلی غلطی تھی تو اس کی " وجہ سے یہ کچھ الگ ہو گی" کیپٹن ایان ملک کھڑا ہوا تھا اور اس کے پاس ایا۔

نہ جانے کیوں بھائی کی بھی نظریں مجھے تم پر برداشت نہیں ہوتی حالانکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ میں تمہاری طرف دیکھتے بھی نہیں ہیں" کیپٹن ایان ملک نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تھے۔

لیکن پھر بھی تمہیں خیال کرنا چاہیے نا تم کیپٹن آیان ملک کی بیوی ہو" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے بولا تھا۔

دعا کی انکھوں میں آنسوں آ گئے تھے اس نے اس کی

طرف دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

" نکاح کے بعد یہ تمہاری پہلی غلطی تھی اس لیے

معاف کی جارہی ہے" کیپٹن آیان ملک نے اس کے

آنسوں صاف کیے تھے۔

" میری کیوٹ سی چوزی میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں ہے

تمہیں تو میں پھر بھی رو رہی ہو" کیپٹن آیان ملک نے

اس کے گال کھینچے تھے۔

" کیا چوزی آپ کو میں کہاں سے چوزی لگتی ہوں" دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔

" نہ جان ہے تم میں اور نہ ہی صحت مجھے نہیں لگتا تم

میرا معاملہ کر پاؤ گے تو رخصتی سے پہلے پہلے جان بناؤں

میری جان" کیپٹن آیان ملک نے اس کے قریب ہو کر

سرگوشی نما اواز میں یہ بات کہی تھی۔

دعا کو کیپٹن آیان ملک سے کسی بھی ایسی بات کی توقع نہیں تھی۔

وہ حیرانی سے کیپٹن آیان ملک کو دیکھ رہی تھی اس کی

اس بات پر اس کے گال سرخ ہوئے تھے بلکہ وہ سرخ انار ہو گئی تھی پوری کی پوری۔

اسے یوں شرماتا دیکھ کر کیپٹن ایان ملک محفوظ ہو رہا تھا اس کا یوں شرمانا اسے بہت پسند آ رہا تھا۔

" ویسے مجھے نہیں لگتا تھا تم اور شرماتی بھی ہو ویسے یار کیا انداز تھے محترمہ بلیک لیدر کی پینٹ اور جیکٹ میں بائیک کے اوپر ایک کیپٹن کو کڈنیپ کر کے لے گئی واہ" کیپٹن آیان ملک نے اس کو شرماتا دیکھ کر اس کی اس دن والی بات یاد کی تھی جب وہ گنڈیوں کی طرح اسے کڈنیپ کرنے نکلی تھی۔

" اپ مجھ پہ ٹاؤنٹ کر رہے ہیں اور بھولے نہیں میں اب بھی وہی دعا ہارون شاہ ہوں "اس کی دعا ہارون شاہ بولنے پر کیپٹن آیان ملک نے اسے کمر سے تھام کر اپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ اس کے بالکل کلوز ہو گئی

تھی۔

" آپ شاید بھول رہی ہیں اب آپ کیپٹن آیان ملک کی بیوی ہیں دعا ہارون شاہ نہیں اب تم دعا آیان ملک ہو "

کیپٹن آیان ملک نے اپنا چہرہ بالکل اس کے قریب کر لیا تھا اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہیں دعا کی سانسیں اٹک گئی تھی۔

آیان "اس کے ہونٹوں نے ہلکی سی جنبش کی تھی۔"

کیپٹن آیان ملک کی سرد سی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی جو اس کا چہرہ جلا رہی تھی۔

" ویسے میرا تو دل کر رہا ہے آج کی رات یہیں گزار لی جائے" کیپٹن آیان ملک نے دعا کو پل میں اپنے بازوں میں اٹھا لیا تھا۔

دعا تو اسے دیکھ کر حیران ہو رہی تھی اکیلے میں نے کہا کے بعد ان کی یہ پہلی ملاقات تھی اور وہ اپنی نہ جانے

کون کون سے رنگ اسے دکھا رہا تھا۔

" اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے مسز آیان ملک کیونکہ اب آپ مسٹر آیان ملک کی مسز ہیں اور میں پورا حق رکھتا ہوں کچھ بھی کرنے کا" کیپٹن آیان ملک نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔

"کیا کر رہے ہیں آیان ابھی ہمارا صرف نکاح ہوا ہے " دعا کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

" نکاح کا مطلب ہی سب کچھ ہوتا ہے نکاح سے زیادہ امپورٹنٹ کچھ نہیں ہوتا" کیپٹن ایان ملک نے اسے آنکھ ونک کی تھی۔

" لیکن پھر بھی" وہ منہ بنا کر بول رہی تھی اسے لگ رہا تھا شاید وہ ویسے ہی کر رہا ہے۔

کیپٹن آیان ملک اس کے اوپر جھک گیا تھا یہ دیکھ کر وہ مزید حیران ہوئی تھی۔۔

آیان ابھی ہمارا صرف نکاح ہوا ہے ہماری رخصتی نہیں ہوئی ہے" دعا نے ڈر کر یہ بات کہی تھی اسے نہ جانے کیوں اب کیپٹن ایان ملک سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں نکاح ہی سب کچھ" ہوتا ہے" کیپٹن آیان ملک ابھی کوئی اور گستاخی کرتا کہ دعا کو غصہ آیا تھا۔

اس نے پوری قوت کے ساتھ کیپٹن آیان ملک کو دور دھکیلا تھا کیپٹن آیان ملک کو اس سے ایسی کوئی توقع نہیں تھی اس لیے وہ اس کے دور دھکنے پر دور ہو بھی گیا تھا۔

دعا فوراً سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کا یہ عمل کیپٹن آیان ملک کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

دعا کے کھڑے ہونے پر کیپٹن آیان ملک بھی کھڑا ہو

گیا تھا۔

اس نے دعا کی طرف دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا تھا وہ دعا کے پاس آیا دعا ڈر کر اس سے دور ہو رہی تھی۔

دعا پیچھے ہوتے دیوار کے ساتھ جا لگی تھی کیپٹن آیان ملک کو نہ جانے کیوں یہ سب برا لگ رہا تھا۔

وہ تو بس اسے تنگ کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا تھا۔

کیپٹن آیان ملک اس کے پاس ایا تھا اس نے اسے دونوں بازوں سے تھاما۔

"میری جان ریلیکس ہو جاؤ میں ایسا کچھ بھی نہیں کر رہا بس آپ کو تنگ کر رہا تھا" کیپٹن آیان ملک نے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی جو کہ وہ نہیں ہو رہی تھی۔

دعا پھر بھی نہ میں سر ہلا رہی تھی اور اسے دور کر رہی

تھی۔

میری جان میں سچ میں مذاق کر رہا تھا صرف آپ کو"

تنگ کر رہا تھا آپ کی اس غلطی کی وجہ سے "کیپٹن آیان ملک پوری کوشش کر رہا

تھا کہ کسی نہ کسی طرح

اسے ریلیکس کر لے لیکن بہت ہی کی لمبی لمبی سانسیں

لے رہی تھی۔

اور حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی اس کی

آنکھوں میں یہ حیرانی کیپٹن آیان ملک کو بہت چبھ

رہی تھی۔

نہیں نہیں "اس نے پھر سے اسے اپنے سے دور "

دھکیلا تھا۔

یہ سب آپ کے لیے مذاق ہو گا میرے لیے نہیں "

ہے" دعا نے لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہا تھا۔

اس کی سانسیں اٹک رہی تھی اس کی سانسیں نہ جانے

کیوں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اس وقت۔

" پلیز میری جان سانس لو خود کو ریلیکس کرو" کیپٹن آیان ملک نے کمرے میں

ادھر ادھر نظریں دوڑائی

تھی پانی کے لیے۔

" آپ کو پتہ ہے میں نے ایک پل میں کیا کیا نہیں سوچ

لیا تھا" اس کی سانسیں اب بھی اوپر نیچے ہو رہی تھی

اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا وہ بہت مشکل سے بول

رہی تھی۔

" پلیز تم کچھ بولو نہیں" کیپٹن آیان ملک نے اسے

بولنے سے منع کیا اور پھر پانی کے جگ کی طرف بڑھا

تھا۔

کیپٹن آیان ملک اس کے پاس ایا تھا اس نے اس کے

اگے پانی کیا۔

دعا نے غصے سے پانی کا گلاس دور پھینکا تھا اس نے کافی

حد تک خود کو ریلیکس کر لیا تھا۔

مجھے اس وقت آپ سے کوئی بات نہیں کرنی پلیز "

آپ یہاں سے چلے جائیں آپ جتنا یہاں پہ ہوں گے

اتنا ہی میں اذیت میں رہوں گی" دعا نے غصے سے کہا تھا

اور اسے جانے کا اشارہ کیا۔

میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں" کیپٹن آیان ملک پریشان "

ہوا تھا اب اسے خود پر غصہ آ رہا

تھا اس نے ایسا کیوں کیا۔

آپ کی وجہ سے میری یہ حالت ہے اور آپ اگر "

یہاں پہ تھوڑی دیر اور رہے نا یہ حالت مزید بگڑ سکتی

ہے تو پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں میں آپ کو اس

وقت یہاں نہیں دیکھنا چاہتی" دعا نے روتے ہوئے کہا

تھا۔

اچھا تم صرف خود کو ریلیکس کر کو میں جا رہا ہوں" کیپٹن آیان ملک اسے یوں "

دیکھ کر بول رہا تھا کیونکہ اس

کی حالت دیکھ کر سچ میں لگ رہا تھا کہ وہ اسے یہاں

برداشت نہیں کر سکتی۔

اور یہی بات کیپٹن آیان ملک کو بہت زیادہ چب رہی

تھی نکاح کی بعد ان کی اکیلے میں پہلی ملاقات تھی۔۔اور اس نے پہلی ہی ملاقات

میں اپنی بیوی کا دل اتناد کھا

دیا تھا۔

پلیز فوراً سے جائیں یہاں سے" دعا نے اس کے آگے "

ہاتھ جوڑ لیے تھے۔

پلیز یہ نہ کرو میں جا رہا ہوں اس سے مجھے اور تکلیف "

ہو رہی ہے" کیپٹن آیان ملک یہ کہہ کر وہاں سے چلا

گیا تھا۔

دعا نیچے بیٹھ کر رونے لگی تھی اس نے ایک پل میں نہ

جانے کیا کیا سوچ لیا تھا۔

جس شخص کو اس نے عمر بھر کا ساتھی سمجھ لیا تھا اس پہ اتنا یقین کیا تھا اس سے محبت کی تھی اسے ڈر تھا کہ وہ

ہوس۔

وہ اس سے آگے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اس نے

اپنے مذاق میں اس کی فیلنگز کے ساتھ بہت کھیلا تھا۔

وہ گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی نہ جانے کیوں کیپٹن

آیان ملک کا یہ ایک عمل اس سے بہت زیادہ تکلیف

دے گیا تھا۔

وہ اس کے قریب ضرور آتا لیکن جب وہ خود راضی

ہوتی اس کی چند باتیں ایسی تھیں جو اسے بہت زیادہ

ہارٹ کی تھی۔

اگر وہ ویسے بھی اس کے قریب آتا تو وہ کچھ بھی نہ کہتی۔

اس کی یہ بات ٹھیک تھی کہ نکاح کا ہونا ہی سب کچھ

ہوتا ہے۔

لیکن کیا اسے اس کی عزت کی پرواہ نہیں تھی وہ ابھی

اپنے بھائی کے گھر میں تھی۔

یہ سب باتیں اس نے مذاق میں کی تھی لیکن اس کے

لیے بہت زیادہ تکلیف دے تھی یہ سب باتیں۔

وہ اس کا شوہر تھا اس پر حق بھی رکھتا تھا لیکن اس وقت

وہ اپنے بھائی کے گھر میں تھی اور بھائی کے گھر میں

رہتے ہوئے کچھ بھی ایسا ویسا ہو جاتا جس کی وجہ سے

اس کی عزت پر بات آجاتی۔

تو کیا کیپٹن آیان ملک اس کا ازالہ کر پاتا اور اگر وہ اس

سے محبت کرتا ہوتا تو وہ ایسی باتیں کیوں کرتا ان سب

باتوں سے اب وہ اس وقت بہت ڈسٹرب تھی۔

نورالایمان اپنے کمرے میں زمین پر بیٹھی رو رہی تھی
اسے تو یقین نہیں ارہا تھا کہ شہزاد ملک ایسا نکلے گا۔
وہ اس کا باپ تھا وہ اسے اپنا سب کچھ مانتی تھی اس کی
وجہ سے اپنے من پسندیدہ شخص تک سے اس نے
نفرت پیدا کرلی تھی۔
لیکن کیا فائدہ ہوا وہی شخص اس کی ماں کا قاتل ثابت
ہوا تھا۔
اسے نہ جانے کیوں یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی
اس سے شہزاد ملک کا سچ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔
وہ ایکسیپٹ کرلینا چاہتی تھی لیکن اس سے ایکسیپٹ
نہیں ہو رہا تھا۔
وہ جتنی کوشش کر رہی تھی کہ اس بارے میں نہ
سوچے اتنا ہی اس بارے میں سوچ رہی تھی۔

اس کی انکھیں رو رو کر لال ہو گئی تھی جب سے
کائزان شاہ گیا تھا وہ تب سے اپنے کمرے میں بند تھی۔
اور روئے جا رہے تھے میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان
ملک نے بھی اسے اکیلا چھوڑ دیا تھا کچھ دیر کے لیے۔
لیکن انہیں نہیں لگا تھا کہ وہ اپنی اس طرح کی حالت بنا
لے گی۔

اچانک دروازہ کھلا تھا اس نے اوپر دیکھا تو کیپٹن آیان
ملک اور میجر حسین ملک کھڑے تھے۔

ان دونوں کو دیکھ کر اس کی انکھوں میں مزید آنسوں آ
گئے تھے۔

نورالایمان کھڑی ہوئی تھی اور فوراً سے ان کے پاس
آئی تھی۔

وہ فوراً سے میجر حسین ملک کے گلے لگی تھی میجر
حسین ملک اس کو یوں روتا دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔

میری گڑیا میری پرنسز "میجر حسین ملک نے اسے "

خاموش کروانا چاہا تھا لیکن وہ مزید روئے جا رہی تھی۔

اپ تو بھائی کی جان ہو نا اور بھائی کی جان اس طرح "

نہیں روتے "میجر حسین ملک نے اسے خاموش کروانا

چاہ تھا۔

بھائی جان میں کیا کروں مجھ سے نہیں برداشت ہو پا"

رہا" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

میجر حسین ملک نے اسے خود سے دور کیا تھا اور اسے

لے کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا کیپٹن آیان ملک بھی ان کے

پاس آیا تھا۔

اسی لیے میں کہہ رہا تھا کہ یہ صحیح وقت نہیں ہے کہ "

میری گڑیا کو کچھ بھی پتہ چلے "میجر حسین ملک نے

اس کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا تھا۔

میری گڑیا آپ بھائی کی جان ہو اور میں ہوں نا آپ "

کے پاس آیان بھی تو ہے نادوا تنے خوبصورت بھائیوں

کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی اور کی ضرورت ہے جو

شخص اپنی پسندیدہ عورت کا نہیں ہو سکا اپنے بیٹوں کا

نہیں ہو سکا وہ آپ کا بھی نہیں ہے اس کے اندر

انسانیت نہیں ہے اس شخص کے لیے آنسوں بھانا

بالکل غلط ہے میری بہنا" میجر حسین ملک نے اس کے

آنسوں صاف کیے تھے۔

اور آپ کو پتہ ہے چھوٹی ماما بھی یہی چاہتی تھی کہ "

آپ کائزان بھائی کی دلہن بنیں دیکھیں اب آپ ان

کی چھوٹی سی دلہن ہیں ان کی بھی خواہش پوری ہو گئی

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے میرا بچہ آپ کے پاس اتنے

اچھے اچھے دو بھائی ہیں جو آپ کو اتنا پیار کرتے ہیں اور

آپ کی اتنی پیاری بھابھی ہے دعا بھی ہے آپ کے

پاس اور سادیہ آنٹی تو آپ کو ویسے ہی اتنا چاہتی ہیں او کائزان بھائی کی کیئر تو ہم نے خود دیکھی آپ کے

لیے" کیپٹن آیان ملک بہت محبت سے کہہ رہا تھا۔

آپ کے دونوں بھائیوں کو برداشت نہیں ہے کہ "

آپ روئیں گڑیا اور آپ کے دونوں بھائی آپ کی

انکھوں میں آنسوں برداشت نہیں کر سکتے "میجر

حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

اب آپ پرامس کریں اس بات پر دوبارہ نہیں"

روئیں گی اور اتنی دیر سے آپ رو رہی تھی "کیپٹن

آیان ملک نے اس کے آگے ہاتھ کیا تھا۔

نور الایمان نے ہلکا سا مسکرا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

تھا۔

گوڈ میری گڑیا" کیپٹن آیان ملک نے مسکرا کر کہا۔ "

نور الایمان اس کے گلے لگی تھی اور اس کے بعد میجر

حسین ملک کے۔

اب سو جاؤ میرا بچہ کل ہم نے جانا ہے "میجر حسین" ملک نے مسکرا کر کہا۔

کدھر "نور الایمان نے فوراً سے پوچھا تھا۔ "

کل جانا ہے شادی کی ڈیٹ لینے فنکشنز کی ڈیٹ " ڈسائیڈ کرنی ہے "میجر حسین ملک نے اسکی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

واؤ بھائی کی شادی "نور الایمان بہت خوش ہوئی تھی " یہ سن کر۔

جی میری گڑیا بھائی کی شادی "میجر حسین ملک اس " کو اتنا خوش دیکھ کر خود بھی خوش ہو رہا تھا۔

اب ریسٹ کرو میرا بچہ "میجر حسین ملک یہ کہہ کر " کھڑا ہوا تھا کیپٹن آیان ملک بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

ان دونوں نے اس کے ماتھے پر بہت محنت سے لب

رکھے تھے اور اس کے بعد گوڈ نائیٹ کہہ کر چلے گئے تھے۔

ooooooooooooooooooooooo

نورالایمان صبح کا ناشتہ میجر حسین ملک اور آیان ملک کے ساتھ کر رہی تھی۔

آج ان لوگوں نے شادی کی ڈیٹ لینے کے لیے بھی جانا تھا اس سے پہلے کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ سے بات کرنی تھی۔

بھائی میں تو بہت ایکسائیٹڈ ہوں آپ کی شادی کے" لیے ہم بہت زیادہ انجوائے کریں گیں "نورالایمان نے مسکرا کر ناشتہ کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔

مزا تو بہت آئے گا آخر کو بھائی کی شادی ہے "کیپٹن" آیان ملک نے بھی ہنس کر کہا تھا۔

یس "نورالایمان بھی مسکرا کر بولی تھی میجر حسین "

ملک ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اچھا ابھی تو اچھے سے ناشتہ کرو" میجر حسین ملک ان

دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ کر بولا تھا۔

"یس بھائی جلدی سے ناشتہ کریں میں تو بہت

ایکسائیڈٹ ہوں ہم کب جائیں گیں ڈیٹ لینے" نور الایمان نے مسکرا کر کہا تھا۔

"میرا بچہ بس چلیں گیں نہ کچھ دیر میں" میجر حسین

ملک نے مسکرا کر کہا وہ اس کے اتنا ایکسائیٹڈ ہونے پر

مسکرا کر بولا تھا۔

پھر ان لوگوں نے ساتھ میں ناشتہ کیا تھا اور پھر

تیاریاں شروع کی تھی جانے کی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک ایک اندھیرے کمرے میں آیا تھا

جہاں پر ایک خاتون لیٹی ہوئی تھی۔

اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ اچھے سے نظر نہیں آ

رہا تھا لیکن اس کے وجود میں کوئی بھی حرکت نہیں

تھی۔

اسے دیکھ کر میجر حسین ملک کی آنکھیں نم ہو گئی تھی وہ ان کے پاس بیٹھ گیا تھا

میجر حسین ملک نے ان کا

ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"آپ کو پتہ ہے میں شادی کر رہا ہوں میں تو اس انتظار

میں ہوں کب آپ کوما سے باہر آئیں گی" میجر حسین

ملک نے ان کے ہاتھ پر کس کیا تھا۔

"میں تو روز اس امید کے ساتھ آپ کے پاس آتا ہوں

کہ آج آپ اٹھ جائیں گی لیکن آپ تو اٹھ ہی نہیں رہی

ہیں صرف مجھے تنگ کر رہی ہیں" میجر حسین ملک نے

ان کا ہاتھ اپنے ماتھے کے ساتھ لگا لیا تھا۔

"اور کتنا تنگ کرنا ہے اپنے بیٹے کو آپ جانتی ہیں نہ

میں نا جانے کب سے آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار

کر رہا ہوں "میجر حسین ملک کھڑا ہوا تھا اور ان کے ماتھے پر کس کیا تھا۔

میں تو اس انتظار میں ہوں کب آپ ہوش میں آئیں " گی آپ کا بیٹا آپ کے بغیر شادی نہیں کرنا چاہتا لیکن مجھے نہیں پتہ کہ اس میشن میں میں بچو گا بھی یہ نہیں لیکن عیشل کو ہمیشہ کے لیے اپنے نام کر کے جانا چاہتا ہوں وہ میری منکوحہ نہیں بلکہ میری بیوی کے نام سے جانی جائے "میجر حسین ملک نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی اس کے بعد اس نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔

اور اسکے بعد وہاں سے نکل گیا تھا اس عورت کی آنکھوں سے آنسوں پھسل کر نیچے آئے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ عیشل اور دعا کے سامنے کھڑا تھا وہ ان

دونوں کا اپنا پلین بتا رہا تھا جس کی وجہ سے نور الایمان واپس روک جائے یہاں پر۔

آج اس نے آنا تھا اور وہ یہ چاہتا تھا کہ اس کے بعد وہ واپس نہ جائے اسلیے اس نے دعا اور عیشل کے ساتھ پلین بنایا تھا۔

تم دونوں کو پتہ ہے نہ کیا کرنا ہے "کائزان شاہ نے " ایک بار پھر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

ہاں پتہ ہے بھائی "عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔ "

اور آپ ٹینشن نہ لیں بھائی جان ہم دونوں ویسے ہی " ان کامون میں ایکسپرٹ ہیں " دعا نے مسکرا کر کہا تھا۔

رات جو کچھ بھی ہوا تھا وہ کسی کے سامنے بھی اسے شو نہیں کرنا چاہتی تھی اسلیے اس نے خود کو نارمل ہی ظاہر کیا تھا سب کے سامنے۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ آتے ہوں گیں تم دونوں "

بس اپنی کزن کو ڈھونڈو" کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔
اوکے بھائی ویسے آپ کی بھی وہ بہن ہی ہے کیوں کہ "
نور الایمان نے اس دن اپ کو اس کا کائزان بھائی بنا دیا
ہے" دعا نے ہنس کر یہ بات کی تھی اس کی اس بات پر
وہ دونوں ہی مسکرائے تھے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ تینوں آ گئے تھے کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین
ملک وہ لوگ کائزان شاہ کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھ
گئے تھے۔
نور الایمان کو عیشل اور دعا اپنے ساتھ لے گئی تھی
جاتے جاتے انھوں نے کائزان شاہ کو تھمب کا اشارہ کیا
تھا۔
وہ اسے لے کر کیچن میں آئے تھے جہاں پر وہ انوشے کو
پہلے ہی لے آئے تھے۔

کیا کر رہی ہو انوشے تم "عیشل نے انوشے کی طرف

دیکھ کر کہا۔

وہ مہمان آئے ہیں نہ تو ان کے لیے چائے بنا رہی "

ہوں "انوشے سے مسکرا کر کہا اس نے ایک نظر

نور الایمان پر ڈالی تھی جو کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اچھا اور یہ کافی "دعا اسے کافی الگ بناتا دیکھ کر بولی "

تھی۔

وہ مہمانوں کے لیے بنا رہی ہوں تو وہاں کائزان بھی "

ہوں گیں تو ان کو چائے نہیں پسند نہ وہ کافی لیتے ہیں "انوشے نے مسکرا کر یہ

بات کہی تھی۔

انوشے کے منہ سے یہ بات سن کر نور الایمان کو بہت

غصہ آیا تھا۔

نور الایمان کو چھری نظر آئی تھی اس نے وہ اٹھالی اور

انوشے کی گردن پر رکھ دیا تھا۔

"تم یہ کیوں بھول رہی ہو کہ تم یہاں پر مہمان ہو "

نورالایمان نے غصے سے کہا تھا۔

عیشل اور دعا کو نورالایمان سے کوئی بھی ایسے عمل کی

توقع نہیں تھی۔

دعا فوراً سے باہر کی طرف گئی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی

تھی کہ نورالایمان اپنے غصے میں کچھ بھی کر ڈالے۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ تینوں مل کر باتیں کر رہے تھے جب دعا بھاگتے

ہوئے آئی تھی۔

اب کی بار اس نے اچھے سے دوپٹہ لیا ہوا تھا اچھے سے

خود کو کور کیا ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے دعا" کائزان میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک کھڑے ہو گئے "

تھے لیکن پوچھا کائزان شاہ

نے تھا۔

بھائی وہ نور الایمان نے انوشے کے گردن پر چھری "

رکھ لی ہے" دعا گھبرا کر بولی تھی اس کی اس بات پر وہ تینوں ہی حیران ہوئے

تھے۔

کیا لیکن کیوں" میجر حسین ملک بھی پریشان ہوا تھا۔ "

بھائی ابھی کے لیے بس آپ چلیں" دعا انھیں سوال "

کرتا دیکھ کر بولی تھی۔

دعا کے بولنے پر وہ تینوں ہی کچن کی طرف گئے تھے دعا

بھی ان کے پیچھے پیچھے گئی۔

oooooooooooooooooooo

وہ چاروں کچن میں داخل ہوئے تو نور الایمان نے اس

کے گردن پر چھری ابھی تک رکھی ہوئی تھی۔

کیا ہوا نور لایمان یہ تم کیا کر رہی ہو" کائزان شاہ نے "

آگے آنا چاہا تھا لیکن نور الایمان اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔

جہاں ہیں وہی رک جائیں کائزان" نور الایمان غصے "

سے بولی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن تم چھری نیچے کرو"کائزان شاہ"

اپنی جگہ پر رک گیا تھا۔

آپ سے پوچھ کر کچھ بھی نہیں کروں گی"نور "

الایمان کو اس پر بھی غصہ تھا۔

اس نے ہی اس انوشے کو کچھ زیادہ ہی اپنے ساتھ فری

کر لیا تھا وہ اسے کچھ کہہ ہی نہیں رہا تھا جس کی وجہ سے

وہ سر پر سوار ہوتی جارہی تھی۔

اور تم "کائزان شاہ کو غصے سے دیکھنے کے بعد اب وہ "

انوشے کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

میں یہاں سے اپنے بھائیوں کے گھر ہی صرف گئی "

ہوں یہ حویلی میری ہے اور جو تم خواب دیکھ رہی ہو وہ

کبھی بھی پورے نہیں ہوں گی کائزان شاہ صرف اور

صرف نور الایمان کا ہے تم یہ بات جتنی جلدی سمجھ لو

اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہو گا" میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک تو اپنی بہن کو شیرنی بنتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

" آئندہ کے بعد تمہیں کائزان شاہ کا کوئی بھی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں اس کے کام کرنے کے لیے یا پھر عیشل اور دعا میں سے کوئی کر دے گی تم اس کا کوئی بھی کام نہیں کرو گے اور اگر تم مجھے اس کے اس پاس بھی نظر ائی نا تو تمہاری جان تو اب میں اپنے ہاتھوں سے لوں گی" نور الایمان نے غصے سے کہہ کر نائف پیچھے کی تھی۔

نور الایمان اب کائزان شاہ کے پاس ائی تھی کائزان شاہ کو تو اپنی خیر نہیں لگ رہی تھی جس طرح وہ اسے گھور رہی تھی۔

" اور آپ اپنے کام خود کر سکتے ہیں کوئی چھوٹے بچے

نہیں ہیں جو آپ کو کسی اور کو اپنے کام کہنے پڑیں اپنے
کام خود کرنا سیکھیں جب تک میں اپنے بھائیوں کے
پاس ہوں اور اگر میری غیر موجودگی میں بھی اس نے
" آپ کا کوئی کام کیا تو خیر آپ کی نہیں ہو گی
نورالایمان نے غصے سے یہ بات اس کی آنکھوں میں
دیکھ کر کہی تھی۔

یہ بات کہہ کر وہ کیچن سے نکل گئی تھی سب لوگ ہی
حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

ابھی تو رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی اور اتناروب تھا اس کا کائزان شاہ کے اوپر سب
ہی یہ دیکھ کر حیران ہو رہے
تھے۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو "میجر حسین ملک اور کیپٹن "
آیان ملک کو خود کو یوں دیکھتا دیکھ کر وہ بولا۔

اتناروب "میجر حسین ملک حیرانی سے بولا تھا وہ "

لوگ بھی کچن سے نکل آئے تھے۔

روب کی بات نہیں ہے میں اپنی بیوی کو اتنا مان خود "
دینا چاہتا ہوں اور اچھا ہی ہے نا اس کا پوزیسو ہونا مجھے
بہت اچھا لگتا ہے "کائزان شاہ مسکرا کر بولا تھا۔

وہ دونوں بھی اس بات پر مطمئن تھے کہ کائزان شاہ
سے بہتر ان کی بہن کے لیے کوئی بھی نہیں ہے زینب
جو فیصلہ کر کے گئی تھی بہت اچھا کر کے گئی تھی۔

وہ سب لوگ ایک ساتھ لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے
عیشل بھی ساتھ میں بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کے سر پر لال دوپٹہ تھا جو کہ نور الایمان نے دیا تھا سب لوگ مسکرا کر باتیں
کر رہے تھے۔

میں تو سوچ رہی ہوں بھائی ابھی سے ہی چھوٹے "

موٹے فنکشن شروع کر لیتے ہیں ویسے بھی اگلے ہفتے میں تو شادی ہے "نور الایمان نے مسکرا کر کہا تھا۔

"جو بھی کرنا ہو میری گڑیا کر لینا" میجر حسین ملک نے اس کے کہنے پر مسکرا کر کہا تھا۔

نور الایمان اپنے بھائی کی شادی کو لے کر بہت زیادہ ایکسائیٹڈ تھی اور اسے اتنا خوش دیکھ کر کائزان شاہ بھی مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ تو اچھی ہی بات ہو گی حویلی میں ہلہ گلہ ابھی سے ہو جائے گا" سادیہ بیگم مکسرا کر بولی تھی۔

"نہیں مومانی میں بھائی والوں کی طرف سے ہوں" نور الایمان نے سادیہ بیگم کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اس کی اس بات پر کائزان شاہ اسے گھور کر دیکھ رہا تھا اس کے اس طرح دیکھنے پر نور الایمان نے اسے اگنور کیا تھا۔

اچھا سب چھوڑ دیں فنکشنز کی ڈیٹ تو رکھ لیں "دعا" نے ان سب کو دیکھ کر بات کہی تھی۔

" اگلے ہفتے کی منگل کو ہلدی کی رسم کر لیتے ہیں اس کے بعد بدھ کو مہندی رکھ لیتے ہیں جمعہ والے دن بارات اور پھر اتوار کو ولیمہ "کائزان شاہ نے سب کو دیکھ کر ڈیٹس بتائی تھی۔

" کچھ زیادہ گیپ نہیں کر لیا"میجر حسین ملک نے اس کے کان میں کہا تھا۔

اس کی ایسی بات پر کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

" بلکل بھی نہیں "کائزان شاہ نے ایک ایک بات چبا چبا کر کی تھی۔

" تو بچوں آپ سب لوگ ابھی سے اپنی شوپنگ شروع کر لیں اس کے بعد ٹائم نہیں ملنا "سادیہ بیگم نے ان

سب کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے ماما" دعا نے مسکرا کر جواب دیا۔ "

آپ سب لوگ چلیں کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے میں لگا "

دیتی ہوں" انوشے ان سب کو دیکھ کر بولی تھی اس

کے کہنے پر نور الایمان نے اسکی طرف دیکھا تھا۔

میں بھی چلتی ہوں" نور الایمان بھی کھڑی ہو گئی"

تھی۔

نہیں میں کر لوں گی" اسے اپنے ساتھ آتا دیکھ کر "

انوشے بولی تھی۔

آپ کیوں کریں گی انوشے آپ تو خود یہاں مہمان "

ہیں میں اس گھر کی بیٹی بھی ہوں اور بہو بھی میں کر

لوں گی" نور الایمان نے اس کی طرف دیکھ کر یہ بات

کہی تھی۔

انوشے وہی کھڑی ہو گئی تھی نور الایمان وہاں سے چلی

گئی تھی کھانا لگانے کے لیے۔

میں روم میں جا رہی ہوں "انوشے یہ کہہ کر اپنے "
کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

کائزان شاہ کو اب نور الایمان کا بیہیویئر حد سے بڑھتا
ہوا لگ رہا تھا۔

میں آ رہا ہوں ایک کال کرنی ہے "کائزان شاہ بھی یہ "
کہہ کر اٹھ کر چلا گیا تھا۔

باقی سب لوگ باتوں میں مصروف ہو گئے تھے میجر
حسین ملک عیشل کی طرف دیکھ رہا تھا۔

سادیہ بیگم اور باقی سب کی موجودگی کی وجہ سے عیشل
تو نظریں بھی نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

اور نہ ہی وہ اس کی طرف دیکھ پا رہی تھی اس نے بس
ایک بار ہی اسے دیکھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان کھانے کی ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا۔

کائزان شاہ کو دیکھ کر نورالایمان نے اسے اگنور کیا تھا۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

نورالایمان نے اس کی طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا تھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں "نورالایمان نے غصے سے کہا تھا۔

"کیوں چھوڑوں "کائزان شاہ نے اسے وہاں موجود ٹیبل کے ساتھ لگا دیا تھا اور خود اس کے اطراف میں ٹیبل پر ہاتھ رکھے تھے۔

"تمھارا رویہ انوشے کے ساتھ کچھ زیادہ ہی خراب نہیں ہو رہا "کائزان شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔

اووتواس کی طرف داری کرنے ائے ہیں آپ کو برا "

لگاہو گا نامیں نے اس کی بے عزتی کی "نورالایمان نے

اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے تھے۔

برالگنے والی بات نہیں ہے نورالایمان تمہارارویہ سچ "

میں انوشے کے ساتھ براہورہاہے اب تووہ صرف

کھانالگارہی تھی اوروہ صرف مہمان نہیں ہے وہ بھی

اس حویلی کی بیٹی ہے "کائزان شاہ نے اس کی آنکھوں

میں دیکھ کر بات کی تھی۔

صحیح ہے ٹھیک ہے پھر جائیں اس کے پاس میرے "

پاس کیوں آئے ہیں" یہ بات کہتے ہوئے نورالایمان

کی انکھیں بھیگ گئی تھی۔

اب تم بات کو مزید بڑھارہی ہونورالایمان "کائزان "

شاہ نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ ماراتھا۔

میں بات کو بڑھارہی ہوں یاآپ بات کو بڑھارہے "

"ہیں طرف داری ہے لیے آپ ہی آئے ہیں
نور لا یمان بھی غصے سے بولی تھی۔
دیکھو نور الا یمان تو میں مسئلہ اس سے یہ ہے کہ وہ "
میرے اس پاس ہوتی ہے وہ مسئلہ تم نے سالو کر لیا لیکن اس حویلی کی وہ بھی بیٹی
ہے اور اسے حق ہے کام
وہ یہ سب کام کر سکتی ہے" کائزان شاہ نے اس کی
طرف دیکھ کر کہا تھا۔
اور تم صرف اور صرف سے تب باتیں سنا سکتی ہو یا "
اسے ٹوک سکتی ہو جب وہ میرے متعلق کچھ کرے
اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اس کے علاوہ فضول میں تم
اس سے باتیں نہیں سنا سکتی اس کی بھی کوئی سیلف
رسپیکٹ ہے" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر یہ
بات کی تھی۔
"اب تم جاؤ گی اور اسے سوری کر کے لے کر اؤں گی "

کائزان شاہ پیچھے ہوا تھا۔

اسکی ایسی بات پر نورالایمان آنکھیں بڑی بڑی کر کے اسے دیکھ رہی تھی اسے کائزان شاہ سے ایسی توقع تو بالکل بھی نہیں تھی کہ وہ اسے یہ بھی کرنے کو کہے گا۔۔

" میں بالکل بھی نہیں جاؤں گی اور اس سے سوری کرتی ہے میری جوتی" نورالایمان بھی غصے سے بولی تھی۔

" تم جاؤ گی" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

" اور میں نے بھی کہہ دیا کہ میں نہیں جاؤں گی" نورالایمان نے غصے سے کہا تھا اور وہاں سے جانے لگی تھی۔

کائزان شاہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا نورالایمان نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

لگتا ہے تمہیں میری بات کی سمجھ نہیں آئی میں نے "
کیا کہا ہے" کائزان شاہ نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا
تھا۔
ہاں مجھے نہیں آئی ہے جو بھی کہا ہے تم نے اور اگر اتنا "
ہی شوق ہے اسے سوری کرنے کا تو خود جا کے کر لو اور
منا کے لے آؤں" نور الایمان نے غصے سے کہا۔
ٹھیک ہے ایسا تو پھر ایسا ہی صحیح" کائزان شاہ نے اس "
کی طرف دیکھ کر کہا۔
اس کے پل میں مان جانے پر نور الایمان حیران ہوئے
تھے۔
کیونکہ اسے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی
مان جائے گا۔
اسے اپنے کائزان شاہ پر مان تھا اور وہ ایسا تو کبھی نہیں کر
سکتا تھا جو بات اسے تکلیف دے وہ تو وہ کبھی بھی نہیں

کر سکتا تھا۔

لیکن وہ کر رہا تھا کر رہا تھا کیا بلکہ کر چکا تھا اور نور

الایمان بے یقین ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔

اتنا بے یقین ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں "

تمہیں کہہ چکا ہوں کہ تم چلی جاؤ تو میں نہیں جاؤں

گا" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھا۔

اور میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں نہیں جاؤں گی" نور الایمان اس کی انکھوں "

میں انکھیں ڈال کر یہ بات

بول گئی تھی۔

اگر تم نہیں جاؤں گی تو میں چلا جاؤں گا" کائزان شاہ "

نے اسے دیکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے جائیں" نور الایمان نے بہت مشکل سے "

اپنے آنسوں روکے ہوئے تھے۔

ٹھیک ہے ایسا تو پھر ایسا ہی صحیح" کائزان شاہ یہ کہہ کر "

نور الایمان کا ہاتھ چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

وہ بھی یقین سے ہو کر اسے دیکھ رہی تھی اس کے جانے کے بعد اس کا ایک آنسوں ٹوٹ کر زمین پر گرا تھا۔

اس نے فوراً سے اپنی انکھیں صاف کی تھی وہ اس وقت نہیں رونا چاہتی تھی۔

کیونکہ وہ اپنی سرخ ہوئی آنکھوں کا جواب سب کے سامنے نہیں دے پائے گی یہ بات وہ جانتی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

سب لوگ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے کائزان شاہ وہاں پر موجود نہیں تھا۔

اس کا مطلب وہ سچ میں انوشے کو منانے گیا تھا نور الایمان نے اس بات پر یقین کر لیا تھا۔

یقین کرنے کی کیا بات تھی بلکہ وہ سامنے سے انوشے

کے ساتھ ہنستے ہوئے باتیں کرتا ہوا آرہا تھا۔

یہی چیز اسے سب سے زیادہ تکلیف دے رہی تھی باقی سب لوگ بھی انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

میجر حسین ملک کیپٹن آیان ملک عیشل اور دعا سب ہی لوگ حیرانی سے کائزان شاہ کو دیکھ رہے تھے۔

اس کے بعد ان چاروں نے نور الایمان کی طرف دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں آنسوں ابھی سے آ گئے تھے۔

کائزان شاہ ان سب کے پاس اکر رکا تھا اس نے انوشے کو بیٹھنے کا کہا تھا۔

انوشے نور لایمان کی طرف دیکھ کر اسے اپنی جیت کی خوشی سے جلا رہی تھی۔

انوشے کے بیٹھتے ہی نور الایمان کھڑی ہو گئی تھی۔

نور الایمان کے کھڑے ہونے پر سب لوگوں نے اسے دیکھا تھا کائزان شاہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

" بھائی مجھے لگتا ہے کہ ہمیں چلنا چاہیے اب" نورالایمان نے میجر حسین ملک کی

طرف دیکھ کر کہا

تھا۔

الایمان کے کہنے پر میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان

ملک دونوں ہی کھڑے ہو گئے تھے۔

" لیکن بچے اتنی جلدی کیا ہے" سادیہ بیگم نے

نورالایمان کو دیکھ کر کہا تھا۔

" بس ممانی وہ ہم لوگوں نے باہر کا پلان بنایا تھا تو اب

ہم وہیں جائیں گیں" نورالایمان نے ہنس کر کہا۔

" لیکن بچے کھانا تو پورا کھالیں" سادیہ بیگم نے

نورالایمان کو ہاتھ صاف کرتے ہوئے دیکھ کہا تھا۔

" نہیں ممانی بہت ہے" نورالایمان نے مسکرا کر کہا

میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک کے ساتھ وہ

جانے لگی تھی۔

کائزان شاہ نے ابھی تو کچھ بھی نہیں کہا تھا لیکن جب وہ
لوگ لاؤنج تک پہنچے تھے۔
وہاں سے ڈائننگ ٹیبل کا ایریا نہیں نظر آتا تھا وہ فوراً سے کھڑا ہوا تھا۔
اور بھاگ کر ان کی طرف گیا تھا وہ ابھی حویلی کے
دروازے کے پاس ہی تھے۔
اس نے نور الایمان کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا
تھا۔
اس کی اس حرکت پر نور لایمان نے پیچھے مڑ کر دیکھا
تھا۔
میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک نے بھی اسے
دیکھا تھا۔
تم دونوں چلے جاؤ لیکن میری بیوی تمہارے ساتھ "
نہیں جائے گی" کائزان شاہ نے ان کے گھورنے پر ان
دونوں کو کہا تھا۔

"لیکن میں یہاں نہیں رکنا چاہتی آپ رہیں اپنی

انوشے کے ساتھ "نورالایمان نے غصے سے کہا تھا وہ

اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہتی تھی لیکن کائزان شاہ نہیں چھوڑ

رہا تھا۔

"نورالایمان تم فضول باتیں کر رہی ہو "کائزان شاہ

نے اس کو غصے میں دیکھ کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے نا میں تو فضول باتیں کرتی ہوں جو اچھی

باتیں کرتی ہیں آپ اس کے پاس جائیں نا میرے پاس

کیوں کھڑے ہیں "نورالایمان نے غصے سے جھٹکا

دے کر اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ کی

گرفت بہت مضبوط تھی۔

"کائزان نور کا ہاتھ چھوڑو "میجر حسین ملک نے

کائزان شاہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے اگر تم دونوں اس

میں نہ آؤ بہتر ہے "کائزان شاہ میجر حسین ملک کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا تھا۔

"اگر نورلایمان نہیں رہنا چاہتی تو تم اسے فورس نہیں کر سکتے "میجر حسین ملک نے اس کا ہاتھ نورالایمان کے ہاتھ سے چھڑایا تھا۔

میجر حسین ملک نے نورالایمان کو اپنے پیچھے کر لیا تھا۔

"تم اچھا نہیں کر رہے ہو میرے اور میرے بیوی کے درمیان میں آ کے "کائزان شاہ کا دل کر رہا تھا اس کا منہ توڑ دے۔

"اگر نورالایمان یہاں رکنا چاہتی ہے تو وہ یہاں رک سکتی ہے میں اسے منع نہیں کروں گا لیکن وہ یہاں نہیں رکنا چاہتی "میجر حسین ملک نے اسے غصے میں دیکھ کر کہا تھا۔

اس کی حالت پر اسے ہنسی بھی بہت آ رہی تھی ایسے

موقع تو وہ دونوں ڈھونڈتے تھے۔

انہیں کوئی ایسا موقع ملے جس پر وہ ایک دوسرے کو

تنگ اور ذلیل کر سکیں۔

وہ دونوں بہت اچھے دوست تھے بیسٹ فرینڈ تھے

لیکن ایک دوسرے کو تنگ کیے بغیر ان کا گزارا بھی

نہیں ہوتا تھا۔

وہ دوست نہیں تھے وہ دوستوں سے بڑھ کر تھے وہ

ایک دوسرے کو بھائیوں کی طرح ٹریٹ کرتے

تھے۔

بلکہ یوں کہا جائے کہ وہ ایک دوسرے کے بھائی ہی تھے ایک دوسرے پر جان

چھڑکنے والے۔

خود ایک دوسرے کو جتنا چاہیں مار لیں لیکن کسی

تیسرے کے مارنے پر وہ اس کی ہڈیاں پسلیاں ایک

بھی کر دیتے تھے۔

اور اب ان کی اس دوستی میں ایک اور فرد کا اضافہ ہوا تھا کیپٹن آیان ملک بھی ان کے لیے اتنا ہی امپورٹنٹ تھا جتنا وہ ایک دوسرے کے لیے تھا۔

"اور اب ہم جا رہے ہیں ڈیئر سالے صاحب" میجر حسین ملک نے ہلکا سا ہنس کر کہا تھا۔

"ویسے اچھا ہوا تم دونوں نے مجھے یاد کروا دیا کہ میں تم لوگوں کا سالا ہوں تم دونوں سے بدلے تو میں چن چن کر لوں گا لیکن پہلے مجھے اپنی بیوی سے بات کرنی ہے" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔

"لیکن مجھے آپ سے کوئی بھی بات نہیں کرنی آپ سن لیں مجھے اپنے بھائیوں کے ساتھ جانا ہے اور اب آپ برائے کرم ہمیں جانے دیں اس سے زیادہ مجھے اور کچھ بھی نہیں کہنا اور مجھے منانے کی آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے آپ جائیں انوشے کو جا کر منائیں"

نور الایمان غصے سے بولے تھے اس نے میجر حسین ملک کا ہاتھ پکڑا تھا۔

دوسرے ہاتھ سے اس نے کیپٹن آیان ملک کا ہاتھ پکڑا تھا۔

اس کی ایسی حرکت پر کائزان شاہ کو بہت غصہ آیا تھا نہ جانے کیوں نور الایمان کا اپنے بھائیوں کا ہاتھ پکڑنا بھی اسے پسند نہیں آیا تھا۔

اس کا دل چاہ رہا تھا ابھی جا کر وہ نور الایمان کے ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں سے الگ کر لیں۔

نور الایمان اس پر بغیر ایک بھی نظر ڈالے اپنے بھائیوں کو لے کر وہاں سے جانے لگی تھی کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک نے پیچھے مڑ کر کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔

ان کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ کر کائزان شاہ کو بہت

ہی زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

لیکن یہ بات تو طے تھی کہ اج اگر کائزان شاہ کا وقت

آیا ہے تو کل ان کا بھی تو آئے گا۔

کیپٹن آیان ملک کائزان شاہ کے سامنے کھڑا تھا کائزان

شاہ اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

" بولو اب کیوں آئے ہو "کائزان شاہ ٹیبل پر پین

گھماتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

" بھائی مجھے بات کرنی ہے آپ سے "کیپٹن آیان ملک

کنفیوز تھا کہ وہ کیسے بات کرے۔

" کل تو بڑے اترا کر اپنی بہن کو لے کر گئے تھے اب

کیا ہوا ہے "کائزان شاہ اٹھ کر اسکے پاس آیا تھا۔

" بھائی میں کیا کر سکتا ہوں وہ تو بھائی "کیپٹن آیان ملک

کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے۔

"تم بھی برابر کے شریک ہو میرے سامنے معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے اچھے سے جانتا ہوں تم کتنے معصوم ہو" کائزان شاہ نے غصے سے اسے گھور کر دیکھا تھا وہ واپس سے جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

"بھائی بیٹھنے کا نہیں کہیں گیں" کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف دیکھ معصومیت سے کہا تھا۔

نہیں" کائزان شاہ نے ایک نظر اس پر ڈال کر اپنا" موبائل نکال لیا تھا۔

"بھائی پلیز آپ میری بات سن لیں" کیپٹن آیان ملک کائزان شاہ کے پاس آیا تھا۔

"میں کیوں سنوں کل جو تم دونوں بغیرتوں نے میرے ساتھ کیا تھا اس کے بعد لگتا ہے میں تم دونوں کی بات سنوں گا" کائزان شاہ نے موبائل سے نظر ہٹا

کر اوپر ڈالی تھی۔

" پلیز نہ بھائی" کیپٹن آیان ملک نے معصومیت سے کہا تھا۔

کائزان شاہ نے اسے دیکھا اور پھر اس کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا۔

" پھر میرا ایک کام کرنا پڑے گا تمھیں" کائزان شاہ نے اب کی بار موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا اور اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

" جی بھائی بولیں" وہ فوراً سے بولا تھا۔

"بیٹھ جاؤ" اسے کھڑا دیکھ کر کائزان شاہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔

کائزان شاہ کے کہنے پر کیپٹن آیان ملک بیٹھ گیا تھا۔

" جی بھائی بولیں" کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"اگر تم نے مجھ سے بات کرنی ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری بات سنوں پھر تمہیں میری مدد کرنی ہو گی" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"کیسی مدد" کیپٹن آیان ملک کہیں نہ کہیں تو سمجھ ہی گیا تھا وہ کون سی مدد کی بات کرے گا۔

"تو میں کسی طرح نور الایمان کو واپس حویلی لانا پڑے گا" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر یہ بات کی تھی۔

"لیکن بھائی یہ میں کیسے کر سکتا ہوں میں اسے کیسے کہہ دوں کہ تم حویلی چلی جاؤ" کیپٹن آیان ملک پریشانی سے بولا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر تمہاری مرضی ہے" کائزان شاہ نے کندھے اچکائے تھے۔

"اچھا میں صرف کوشش کر سکتا ہوں بھائی" کیپٹن آیان ملک نے اس کے اس طرح صاف انکار پر فوراً

سے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے جب تم اسے حویلی لانے کے لیے کنوینس کرلو گے اس کے بعد آکر مجھ سے بات کرنا" کائزان شاہ اسے یکھ کر بولا۔

"کیا مطلب ابھی اپ میری بات بھی نہیں سنیں گے جب آپ میری ابھی بات ہی نہیں سنیں گے تو میں کیسے نور الایمان کو کنونس کروں گا حویلی لانے کے لیے" کیپٹن آیان ملک حیران ہو کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"جب تم نور الایمان کو کنونس کرلو گے حویلی لانے کے لیے ہم تب میں تمہاری بات سن لوں گا" سمپل کائزان شاہ نے اس کو حیران دیکھ کر اس کی حیرانی دور کی تھی۔

"اگر آپ میری بات سن کر میری بات مانیں گے تو اس کے بعد ہی میں نور ایمان کو کنونس کروں گا حویلی

لانے کے لیے ورنہ نہیں اور یہ آپ ابھی کریں گیں" کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر بات کی۔

" بالکل بھی نہیں ابھی میں بالکل بھی نہیں سناؤں گا جب تم نورالایمان کو کنونس کر لو گے حویلی لانے کے لیے تب میں تمہاری بات سن لوں گا اور اگر بات ماننے والی ہوئی تو میں مان لوں گا اگر نہ ماننے والی ہوئی تو میں نہیں مانوں گا" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر بات کی تھی۔

" یہ بات میں آپ کی اسی شرط پر مانوں گا جب آپ تب میری بات مانیں گے بھی" کیپٹن آیان ملک کو اس کے ساتھ کل پنگا لینا مہنگا پڑ گیا تھا۔

وہ کائزان شاہ سے بات کرنے کے لیے آیا تھا کہ میجر حسین ملک اور عیشل کی شادی کے ساتھ ساتھ ان کی شادی بھی کر دی جائے۔

لیکن اسے نہیں لگتا تھا کہ یہاں پر اس کی بات بنی تھی۔

ابھی اس کی زندگی میں انتظار ہی لکھا تھا اپنی پیاری سی بیوی کا۔

ایک تو وہ اس سے ناراض تھی اس نے اسے منایا بھی نہیں تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اسے منائے گا کیسے۔

آج وہ پھر سے اس کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا تھا بس وہ مان جائیں وہ تو یہی دعا کر رہا تھا۔

" ایسا نہیں ہو گا جب تم نورالایمان کو کنونس کر لو گے میں تمہاری بات سن لوں گا ماننے نہ ماننے کی تب دیکھیں گیں "کائزان شاہ نے ایک بار پھر سے وہی بات کی تھی۔

" ٹھیک ہے بھائی اپ کی مرضی ہے "کیپٹن آیان ملک یہ کہہ کر کھڑا ہوا تھا۔

اچھا بتاؤ بات کیا ہے "کائزان شاہ اسے جانے کے "

لیے مڑتا دیکھ کر بولا تھا۔

وہ تو حیران ہوا تھا کائزان شاہ نے اسے روک کیسے لیا

اور پھر اس کے بات بھی سننے کے لیے تیار ہو گیا۔

کیپٹن آیان ملک واپس آیا تھا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

ہاں بولو کیا بات کرنی ہے میں سن رہا ہوں "کائزان "

شاہ اب کی بار پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہو

گیا تھا۔

بھائی پہلے آپ غصہ نہیں کریں گیں "کیپٹن آیان "

ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

تو ایسا کر چلا ہی جا "کائزان شاہ نے اس کے ایسے "

سوال پر کہا تھا۔

اچھا میں بات کر رہا ہوں بھائی "کیپٹن آیان ملک اس "

کے انکار پر فوراً سے بولا تھا۔

"جلدی کر لڑکی بننے کی ضرورت نہیں ہے ایک بات کو کرنے میں اتنی دیر لگا رہا ہے" کائزان شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر غصے سے یہ بات کہی تھی۔

"بھائی میں چاہتا ہوں کہ آپ احمر بھائی کے ساتھ میری" اس نے ابھی آگے بولا بھی نہیں تھا کہ کائزان شاہ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے خاموش ہونے کا کہہ دیا۔

"دعا ابھی چھوٹی ہے پہلی بات تو یہ اگر تمھارے دماغ میں ایسی بات انی ہی نہیں چاہیے تھی اور اگر آ بھی گئی تھی تو مجھ سے آ کر یوں بات نہیں کرنی چاہیے تھی" کائزان شاہ کھڑا ہو گیا تھا اور اس کے پاس آیا تھا۔

اس نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا لیا تھا کیپٹن آیان ملک اب ڈر رہا تھا۔

"نور الایمان ابھی چھوٹی ہیں میں اس کی عمر کا خیال کر

رہاہوں تو تمھیں بھی کرنی چاہیے تھی" کائزان شاہ نے ایک مکا زور سے اس کے منہ پر مارا تھا۔

" ابھی تم جانتے نہیں ہو میں اپنی بہنوں کے معاملے میں کتنا پازیسو ہوں اگلی بار ایسی کوئی بھی بقواز کرنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچ لینا کہ تم کائزان شاہ کی بہن کے بارے میں بات کر رہے ہو" کائزان شاہ پیچھے ہو گیا تھا۔

" اگر تمہارا نکاح ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ اس پر تمھارا حق ہے وہ میری حویلی میں ہے اب بھی تم سے زیادہ حق میں رکھتا ہوں اپنی بہن پر اس کے لیے کیا بہتر ہے کیا نہیں تم سے بہتر میں جانتا ہوں جب ایسا ٹائم آئے گا میں خود بات کر لوں گا تم سے اور مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک مکا کافی ہو گا ابھی کے لیے" کائزان شاہ پیچھے ہو گیا تھا۔

اور اب تم جا سکتے ہو یہ مت سوچنا کہ تم سے پیار نہیں

کرتا مجھے لگتا ہے کہ تم ایسا سوچو گے کیوں کہ میری

تمہارے ساتھ ایسی لڑائی پہلی مرتبہ ہوئی ہے پہلے

کبھی نہیں ہوئی نہ تم نے دیکھا ہی ہو گا میرے اور احمر

کے درمیان یہ سب نارمل ہے تو تم بھی اب ہمارے

"دوست ہو تمھارے لیے بھی نارمل ہونا چاہیے

کائزان شاہ اس کو غصے میں دیکھ کر بات کر رہا تھا۔

جی بھائی" کیپٹن آیان ملک نے ہلکا سا مسکرا کر ہاں "

میں سر ہلایا تھا۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اور اس کے گلے لگ

گیا۔

اپنی بہنوں کے معاملے میں کچھ زیادہ پوزیسو ہوں"

ایک پرست تو حق کھو دون گا کچھ دنوں میں لیکن

دوسری جب تک ماما نہیں چاہے گی تب تک ایسا کچھ

نہیں ہو گا" کائزان شاہ اس سے پیچھے ہوا تھا۔

جی بھائی" کیپٹن آیان ملک نے مسکرا کر کہا تھا۔"

اور ہونٹ صاف کر لے خون آ رہا ہے" کائزان شاہ "
نے ہنس کر کہا تھا۔

کائزان شاہ کے مسکرا کر کہنے پر کیپٹن آیان ملک بھی
مسکرایا تھا۔

ooooooooooooooooooooo

نور الایمان میجر حسین ملک کے پاس آئی تھی وہ لیپ
ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔

میری گڑیا کوئی کام تھا" میجر حسین ملک اسے اپنے "
کمرے میں دیکھ کر بولا تھا۔

کیا مطلب بھائی اب اگر مجھے آپ سے کام ہو گا تب "
ہی میں آپ کے کمرے میں آ سکتی ہوں" نور الایمان
نے منہ بنا کر کہا تھا۔

اللہ جی میری شہزادی کا تو منہ بن گیا"میجر حسین "

ملک نے لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا اور نور الایمان کی

طرف دیکھا۔

"مجھے نہیں کرنی اب آپ سے کوئی بھی بات "

نور الایمان واپس جانے لگی تھی۔

میجر حسین ملک فوراً سے اس کے پاس آیا تھا اور اسے

بازؤں سے تھام کر واپس لایا تھا۔

غلطی ہو گئی میری ماں کہ میں نے یہ بول دیا"میجر "

حسین ملک نے اسے لا کر بیڈ پر بیٹھایا تھا۔

بھائی میں آپ کی ماما کہاں سے بن گئی"اس نے پھر "

سے منہ بنالیا تھا۔۔

اچھا اچھا میری بہن"میجر حسین ملک نے سر پر ہاتھ "

مارا تھا۔

جی یہ ٹھیک ہے نہ"نور الایمان نے ہنس کر کہا تھا۔"

اچھااب بتاؤ میری گڑیا کو کوئی بات کرنی تھی اپنے"
بھائی سے "میجر حسین ملک بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ
گیا تھا۔

"بھائی میں نے بھابھی کے لیے کچھ پلین کر رہی تھی "
نورالایمان نے مسکرا کر بتایا۔

کیا پلین کر رہی تھی میری گڑیا"میجر حسین ملک "
اسے خوش دیکھ کر بہت خوش تھا۔

وہ دو دن سے ان کے ساتھ تھی اور ان کے گھر میں
رونق لگ گئی تھی بے شک بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی
ہے اور گھر کی رونق بھی انھیں سے ہوتی ہے۔

اور پھر جب چلی جاتی ہیں تو اپنے ساتھ ساتھ گھر کی
رونق بھی لے کر چلی جاتی ہیں۔

بھائی ابھی آپ کی اور بھابی کی شادی ہے تو میں سوچ "
رہی تھی ان کے لیے برائیڈ ٹو بی کا چھوٹا سا فنکشن ارینج

کرلیں "نورالایمان نے میجر حسین ملک کی طرف دیکھ کر کہا۔

" آپ یہ کیوں بھول رہی ہیں گڑیا آپ گروم کی طرف سے ہیں "میجر حسین ملک نے اس کا گال کھینچا تھا۔

" تو بابھائی درد ہو رہا ہے "نورالایمان نے معصومیت سے کہا تھا۔

اچھا اچھا میری گڑیا "کائزان شاہ نے اس کا گال سہلایا تھا۔

" بھائی میں اپنی خوشی سے کرنا چاہتی ہوں اور مزہ بھی تو ائے گا نا جلدی سے اپ کی شادی کے فنکشن سٹارٹ ہوں "نورالایمان نے پیار سے کہا تھا۔

" ٹھیک ہے میرا بچہ میرے بچے نے جو کرنا ہے وہ کر لے "میجر حسین ملک اسے بہت ایکسائٹڈ دیکھ رہا تھا

اس لیے معصومیت سے بول رہا تھا۔

اوکے تھینک یو بھائی جانی لو یو ہم یہ کریں گیں کل ہی "

اوکے "نور الایمان نے ہنس کر کہا تھا۔

ٹھیک ہے میری گڑیا" میجر حسین ملک اسے خوش "

دیکھ کر مطمئن تھا وہ ان کے ساتھ خوش تھی یہی اس

کے لیے سب سے بڑی بات تھی۔

ooooooooooooooooooooooooo

آج وہ پھر سے پروفیسر احمر ملک بن کے بلکے اس نے وہ

والا گیٹ اپ لیا تھا جو کہ عیشل کے ساتھ پہلی ملاقات

پر اس نے لیا ہوا تھا۔

آج وہ پھر سے ساری میموریز کو ریمائنڈ کرنا چاہتا تھا

اپنی کیوٹ سی بیوی کے ساتھ۔

لیکن اس سے پہلے وہ اس دن کا حساب اس سے لینے

چاہتا تھا۔

وہ بغیر دوپٹے کے کیپٹن آیان ملک کے سامنے تھی اور

یہی بات اسے برداشت نہیں تھی وہ بھلے ہی اس کا

بھائی تھا۔

لیکن میجر حسین ملک بھی تو پھر عیشل کے معاملے میں

حد سے زیادہ پوزیسو تھا۔

وہ نہیں برداشت کر سکتا تھا یوں اس کو کسی کے بھی

سامنے۔

کسی کے بھی سامنے کیا وہ اپنے بھائی کے سامنے

برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

تو اگر کوئی اور دیکھتا تو وہ نہ جانے کیسی سزا اس شخص کو تو دیتا ہی دیتا لیکن عیشل کو

بھی ساتھ میں سزا ملتی اسے

وہ کبھی بھی اس معاملے میں معاف نہیں کر سکتا تھا۔

وہ بالکنی میں کھڑا تھا لیکن اس کے بد قسمتی یہ تھی کہ

آج ونڈوز بند تھی اسے خود پر غصہ ایا تھا وہ اپنے ساتھ

کوئی ایسی چیز کیوں نہ لایا جس کی مدد سے کھڑکیاں کھول پاتا۔

اس نے موبائل نکالا تھا اور پھر عیشل کو کال کی اس کے ایک بیل پر ہی کال اٹھالی گئی تھی۔

السلام علیکم "عیشل نے کال پک کرتے ساتھ ہی کہا" تھا۔

وعلیکم السلام حال بعد میں کر لینا پہلے اکے کھڑکیاں " کھول لو "پروفیسر احمر ملک نے اسے سلام کرنے کے بعد حال احوال کرنے سے روکا تھا۔

آپ بلکنی میں کھڑے ہیں "عیشل فوراً سے بلینکٹ " سے نکلی تھی۔

جی محترمہ میں بالکنی میں کھڑا ہوں اور اب آکے " کھڑکیاں کھولو "پروفیسر احمر ملک کا کہنا سخت تھا۔

عیشل نے اکر کھڑکیاں کھولی تھی کھڑکیاں کھلونے پر

پروفیسر احمر ملک نے جلدی سے آمد آنے کی کوشش
کی تھی۔
لیکن عیشل ابھی وہاں سے ہٹی نہیں تھی وہ دونوں
ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے۔
بیچ میں پردے ہونے کی وجہ سے پروفیسر احمر ملک بھی
سمجھ نہیں پایا تھا کہ کیا ہوا ہے۔
اس وجہ سے وہ دونوں ہی سنبھل نہیں پائے
تھے عیشل گری تھی اور پھر اسکے اوپر پروفیسر احمر ملک
گرا تھا۔
وہ تو ایک چیز صحیح ہو گئی تھی کہ نیچے کارپٹ تھی اتنی
زیادہ چوٹ نہیں لگی۔
پروفیسر احمر ملک نے آہستہ آہستہ سے اپنے اور اس کے
درمیان موجود پردے کو ہٹایا تھا۔
پروفیسر احمد ملک اسے دیکھنے لگا تھا وہ اس کی آنکھوں

میں کھو گیا تھا۔

ان سمندر جیسی آنکھوں میں تو وہ ہر دفعہ ہی کھو جاتا تھا آج پھر وہی اس کے ساتھ ہوا ہے عیشل کے دماغ میں تو پل سے پہلی ملاقات کے مناظر آئے تھے۔

ان سمندر جیسی آنکھوں میں تو وہ ہر دفعہ ہی کھو جاتا تھا آج پھر وہی اس کے ساتھ ہوا ہے عیشل کے دماغ میں تو پل سے پہلی ملاقات کے مناظر آئے تھے۔

پروفیسر احمر ملک نے اس کے فیس پر آئے بال پیچھے کیے تھے۔

"احمر پلیز اٹھیں مجھے درد ہو رہا ہے" ہوش کی دنیا میں آتے ہی عیشل نے سب سے پہلے یہی بات کہی تھی۔

"اتنا بھی بھاری نہیں ہوں میں ڈیئر وائف" پروفیسر

احمر ملک نے اسے انکھ مار کر یہ بات کہی تھی۔

توبہ توبہ کریں احمر آپ خود کو دیکھیں اور مجھے "وہ"

بیچاری معصومیت سے بولی تھی۔

پروفیسر احمر ملک اس کی اس بات پر اسے سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔۔

یہ تو مجھے پتہ ہے محترمہ آپ بہت خوبصورت ہیں " اور بلکل ہی نازک سی ہیں" پروفیسر احمر ملک نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔

عیشل اس کی طرف پتنگ کی کٹی ڈور کی طرف کھنچتی چلی گئی تھی وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا تھا اس کی اس وقت صرف اور صرف آنکھیں اور بال نظر آ رہے تھے کیوں کہ منہ پر اس نے ماسک لگایا ہوا تھا۔

عیشل نے اس کے ماسک پر ہاتھ رکھا تھا پروفیسر احمر ملک نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

" یہ آپ نہیں اتار سکتی اگر آپ کو یاد ہو ہماری پہلی ملاقات میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا" پروفیسر احمر ملک کی آنکھیں مسکرا رہی تھی۔۔

" یہ کیا بات ہوئی اگر آپ کو آیدہ تو ہماری پہلی ملاقات "میں ایسا کچھ بھی نہیں یا تھا جیسے اب ہم کھڑے ہیں عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔

" تو وہ تو پھر آپ میری بیوی بن گئی ہیں نہ پوری طرح سے میں حق رکھتا ہوں نہ" پروفیسر احمر ملک نے اس کی بات پر مسکرا کر کہا۔

" ویسے کتنی ہی فضول بات کی ہے تو پھر آپ بھی میرے شوہر بن گئے ہیں میں بھی آپ پر حق رکھتی ہوں" عیشل نے منہ بنا کر یہ بات کہی تھی۔

لیکن شوہر کا زیادہ ہوتا ہے اور بیوی کا کم "پروفیسر احمر "
ملک نے ہنس کر یہ بات کی تھی اس کی ایسی بات پر
عیشل نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔
ایسا کچھ بھی نہیں ہے جتنا حق آپ کا مجھ پر ہو گا اتنا ہی "
میرا بھی "عیشل نے اسے انگلی سے وارن کرتے
ہوئے یہ بات کہی تھی۔
سب باتیں سائیڈ پر رکھ کر پہلے ایک چیز کا حساب تو "
دو "پروفیسر احمر ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر
پوچھا۔
جی کیا "عیشل اس کی نیلی رنگ کی آنکھوں آنکھوں "
میں دیکھ رہی تھی اسے سب سے زیادہ پسند اپنے شوہر
کی یہ آنکھیں تھی۔
اگر تمھیں یاد ہو تو اس دن دعا تمھارے پیچھے بھاگ "
رہی تھی اور تم بجیر "اس سے آگے وہ کچھ بھی نہیں

بولا تھا کیوں کہ عیشل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

تھا۔

جی مجھے یاد ہے آپ کو دہرانے کی ضرورت نہیں"

ہے"اس بات کا وہ حساب نہیں لے گا یہ بات اس کے

دماغ میں آ بھی کیسے گئی۔

ان دنوں اس نے حساب نہیں لیا تو آج اتنے دنوں بعد

کی ملاقات میں وہ لینے آیا تھا۔

سوری احمر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہاں آیان بھائی "

ہوں گیں"عیشل نے نظریں جھکالی تھی اپنی۔

لیکن اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ تم پر سے "

نظریں ہٹاتا نہیں آیان نے تو تمھیں دیکھا بھی نہیں ہو

گا کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ تم اس کے لیے ماں کے

درجے پر ہو تم اس کی بھابھی اور اس کے بھائی کی

"عزت ہو لیکن ہر کوئی ایسا نہیں ہوتا میری جان

پروفیسر احمر ملک نے ایک ہاتھ اس کے گال پر رکھ لیا تھا۔

"اچھا اوکے سوری اگلی بار میں کمرے میں ہی ایسے رہوں گی کمرے سے بار خود کر چھپا کر ہی رکھوں گی" عیشل نے بہت پیار سے کہا تھا۔

"بلکل جانِ احمر تمھارا احمر کسی کی بھی نظریں تم پر برداشت نہیں کر سکتا اور یہ تمھاری آخری غلطی ہو گی اس طرح کی" پروفیسر احمر ملک نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا تھا اس کے لہجے میں ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

"اوکے اوکے" عیشل اس کے غصے سے ڈر تو رہی تھی لیکن نارمل رہتے ہوئے بولی تھی۔

"جی میری جان" پروفیسر احمر ملک نے اس کے ماتھے پر محبت سے ہونٹ رکھے تھے۔۔

"اگر آپ کو یاد ہو تو ہماری پہلی ملاقات میں ایسا کچھ

بھی نہیں ہوا تھا" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔
اس کے اس طرح منہ بنانے پر اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے ماسک اتارنے کا کہا تھا۔
عیشل مسکرائی تھی اور پھر اس نے اس کا ماسک اتارا تھا۔
" آپ کر دیکھنے کا گھورنے جا تکنے کا ہر چیز کا حق صرف اور صرف میرے پاس ہے" عیشل نے اپنی ناک اس کے ناک کے ساتھ ٹچ کی تھی۔
"آج میری بیوی رومنٹک مونڈ میں لگ رہی ہے" پروفیسر احمر ملک اسے تنگ کرنے کے لیے بولا تھا۔
" یہ آپ کی خوش فہمی ہے میرے ڈیئر شوہر" عیشل نے اس کے گال پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا۔
" اچھا میری جان برائیڈ ٹو بی ہے" پروفیسر احمر ملک نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے یہ بات

کہی تھی۔

"جی اور آپ گروم ٹو بی"عیشل نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

پھر دونوں ایک ساتھ مسکرائے تھے پروفیسر احمر ملک نے اپنی پوکٹ سے چاکیلٹس نکالی تھی۔

"یہ میری پیاری سی برائیڈ کے لیے"پروفیسر احمر ملک نے اسے چاکیلٹس پکڑائی تھی۔

"اب میری چاکیلٹس کدھر ہیں"پروفیسر احمر ملک اسے ساری چاکیلٹس کو بیڈ پر رکھتا دیکھ کر بولا تھا۔

"آپ کی کون سے چاکیلٹس"عیشل اس کی طرف مڑ کر بولی تھی۔

"جیسے میں نے تمھیں دی ہیں برائیڈ ٹو بی وش کیا ویسے ہی"پروفیسر احمر ملک نے اس کو یوں حیران دیکھ کر کہا تھا۔

"اچھا ویٹ"عیشل نے اس چاکیلٹس میں سے ایک

چاکیلٹ اٹھائی تھی اس کو کھول کر اس میں سے چھوٹا سا

چنے جتنا پیس توڑ کر پروفیسر احمر ملک کی طرف کیا تھا۔

"گروم ٹو بی اب خوش"وہ پیس عیشل اس کے منہ

میں رکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

پروفیسر احمر ملک تو بس اس کی چالاکی دیکھ کر حیران ہو

رہا تھا۔

"کیا ہوا"اس کو صدمے میں کھڑا دیکھ کر عیشل بولی

تھی۔

"یار چاکلیٹس بھی میرے پیسوں کی تھی وہ بھی اتنی

سی ایک پورا دینے سے کیا جاتا"پروفیسر احمر ملک نے

اسے غصے سے دیکھا تھا۔

"میری چاکیلٹس جا نقصان ہو جاتا اور کیا"عیشل نے

منہ بنا کر کہا تھا۔

"ٹھیک ہے نیکسٹ ٹائم میں لاؤں گا بھی نہیں "

پروفیسر احمر ملک نے اسے گھور کر یہ بات کی۔

اس کی ٹینشن آپ نہ لیں میں خود دیکھ لوں گی کیسے "

منگوانا ہے "عیشل نے ہنس کر یہ بات کہی تھی۔

پروفیسر احمر ملک نے اسے کمر سے تھام کر اسے اپنے

قریب کیا تھا اس کے ہونٹوں سے ہلکے سے اپنے

ہونٹ ٹچ کیے تھے۔

عیشل کی ہنسی کو فوراً سے بریک لگی تھی اس کے دل کی

دھڑکنیں بڑھی تھی۔

اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا وہ فوراً سے اس سے

پیچھے ہونا چاہتی تھی لیکن پروفیسر احمر ملک کی گرفت

بہت مضبوط تھی۔

کیا ہوا میری خوبصورت بیوی تمھیں ابھی سے شرم "

آرہی ہے "پروفیسر احمر ملک نے اس کا سرخ چہرہ دیکھ

کر کہا تھا۔

آپ بہت بد تمیز ہوتے جا رہے ہیں دن بادن "وہ

غصے سے اسے دور دھکیل رہی تھی لیکن وہ دور نہیں ہو

رہا تھا۔

تمھاری مزاحمت کا کوئی فایدہ نہیں ہے کیوں کہ یہ "

بات تم بھی جانتی ہو میں بھی تم میرے حصار سے نکل

نہیں سکتی" پروفیسر احمر ملک اس کی مزاحمت دیکھ کر

بولا تھا اس کی ایسی بات پر عیشل نے منہ بنایا تھا۔

oooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ پوری خبر کے ساتھ آیا تھا میجر حسین ملک

فلیٹ میں نہیں تھا کیپٹن آیان ملک بھی کسی کام سے

باہر تھا۔

لیکن انھوں نے اپنی سکیورٹی کا دل انتظام کیا ہوا تھا

انجان آدمی فلیٹ میں کبھی بھی نہیں آسکتا تھا۔

لیکن وہ تو فلیٹ کا مالک بنا ہوا تھا اس فلیٹ کی ایک ایک

چابی ان تینوں کے پاس ہی تھی۔

کائزان شاہ فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

اب اسے نور الایمان کا کمرہ ڈھونڈنا تھا اس فلیٹ میں

تین ہی کمرے تھے۔

ایک تو میجر حسین ملک کا تھا دوسرہ کیپٹن آیان ملک کا

تیسرا کمرہ تھا جس میں عموماً وہ رہتا تھا جب بھی یہاں آتا

تھا۔

اب لگتا ہے کہ اس کا ہی کمرہ اس کی بیوی کو دیا گیا تھا

اس لیے وہ سیدھا اسی کمرے میں گیا تھا۔

یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ کمرہ اندر سے لاک نہیں

تھا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور اندر داخل ہوا اس

وقت رات کے 12 بج رہے تھے۔

وہ سکون سے نیند کی اغوش میں تھی اس کا اندازہ

درست تھا اسی کا کمرہ اس کی بیوی کو دیا گیا تھا۔

وہ سوتے ہوئے بہت پیاری اور کیوٹ لگ رہی تھی

کائزان شاہ کمرے میں آیا تھا اس نے کمرے کا دروازا

بند کیا تھا۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس ایا تھا وہ اسی کے قریب بیڈ پر

بیٹھ گیا تھا۔۔

وہ اسے دیکھنے لگا جو کہ سوتے ہوئے بہت پیاری لگ

رہی تھی۔

کچھ دیر وہ اسے ایسے ہی دیکھتا رہا تھا پھر ہاتھ بڑھا کر اس

کے فیس کو ٹچ کیا۔۔

اس کے ٹچ کرنے پر نیند میں وہ کسمسائی تھی لیکن اٹھی

نہیں تھی۔

میری نیندیں حرام کر کے محترمہ یہاں آپ سکون "

سے سو رہی ہیں" کائزان شاہ نے اس کے آگے آتے

بالوں کو کان سے پیچھے کیا تھا۔

" ویسے میرا دل تو کر رہا ہے آپ کا یہ سکون برباد

کرنے کا لیکن پھر مجھے یہاں بیٹھنے کا بھی تو موقع نہیں

دے گی آپ" کائزان شاہ ہنس کر بولا تھا۔

وہ جو چاکلیٹس اس کے لیے لایا تھا وہ اس نے اس کے

تکیے کے نیچے رکھ دیے تھے۔

اور ساتھ میں ایک لیٹر بھی تھا ایک پیارا سا روز اس نے

اس کے ہاتھ میں پکڑایا تھا۔

کائزان شاہ نے بہت محبت سے اس کے ماتھے پر کس

کیا تھا اس کے بعد اس کے دونوں گالوں پر اپنے ہونٹ

رکھے تھے۔

" تمہاری عمر تمہیں کائزان شاہ سے بچا لیتی ہے ورنہ

محترمہ آپ نے تو اپنا چہرہ چھپا کر پھرنا تھا مجھ سے بھی "

کائزان شاہ نے ہنس کر بولا تھا۔

وہ مزید کچھ دیر ایسے ہی بیٹھا اسے تکتا رہا تھا کتنے دن ہو گئے تھے اسے اس طرح نہیں دیکھا تھا۔

اسے یوں قریب سے محسوس نہیں کیا تھا اس کی پیاری سی سمائل نہیں دیکھی تھی۔

کچھ دیر مزید بیٹھنے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ نورالایمان اٹھے اور پھر وہ آج والی بات یاد کر کر ہارٹ ہو۔

اسے اندازہ ہوا تھا کہ انوشے کو اسے خود لے کر نہیں آنا چاہیے تھا یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ اس کی بیوی اس کے لیے کس حد تک پوزیسو ہے۔

لیکن خیر اب کیا ہو سکتا تھا اسے یوں ہی تکنے کے بعد آخر کار اسے جانا ہی پڑ گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نور الایمان نے ڈیکوریشن کے لیے لڑکیاں صبح ہی گھر بلا لی تھی۔

اس نے سب کو میسج بھی کر دیا تھا کہ آج فلیٹ میں سب کے لیے دعوت ہے اور یہ نہیں بتانا چاہتی تھی

کہ اس نے عیشل کے لیے برائڈل شاور رینج کیا ہے۔

اور سب سے مزے کی بات تو یہ تھی کہ اس نے یہ سب میجر حسین ملک کے کمرے میں ارینج کرنے کا سوچا تھا۔

اس سب کے لیے وہ بہت ایکسائٹڈ بھی تھی کہ عیشل نے برائیڈ ٹو بیبننے کے بعد اسی کمرے میں آنا ہے تو اسی لیے اس نے سرپرائز بھی اسی کمرے میں ارینج کروایا تھا۔

میجر حسین ملک نے اسے کچھ بھی نہیں کہا تھا اس نے بلیک اور گولڈن کی تھیم رکھی تھی وہ سب کچھ سمجھا کر

خون باقی کے کام دیکھنے لگی تھی۔

اس نے عیشل کے لیے بھی ڈریس خود پسند کیا تھا اپنی اور دعا کی ڈریسز میں بالکل سیم رکھی تھی۔

میجر حسین ملک کو اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے لیے الگ سے لیکن بلیک کلر میں ڈریس پسند کر لے۔

جس پر اس نے حامی بھی بھر لی تھی باقی کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک کے لیے بھی ڈریس اس نے خود پسند کیا تھا۔

وہ جب صبح اٹھی تھی تو وہ حیران ہوئی تھی کیونکہ اس کے ہاتھ میں ایک گلاب کا پھول تھا۔

اس نے اب تک کیے کے نیچے موجود چاکلیٹس اور لیٹر نہیں دیکھا تھا۔

لیکن اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کائزان شاہ رات آیا تھا کیونکہ یہ پھول اسی چیز کی گواہی دے رہا تھا۔

کائزان کا ڈریس اس نے بھجوا دیا تھا باقی عیشل اور دعا کا بھی اس نے بھیجوا دیا تھا۔

سعدیہ بیگم کے لیے بھی اس نے ایک پیارا سا ڈریس سلیکٹ کیا تھا ان سب کے ڈریسز ہی اس نے ان لوگوں تک پہنچا دیے تھے۔

لیکن صرف ایک دعوت کے لیے وہ یہ سب ڈریسز لے کر پریشان ہو رہے تھے جو کہ دعوت کے حساب سے بالکل بھی صحیح نہیں تھی۔

لیکن اس نے سب کو یہی پہن کر آنے کو کہا تھا تو اس کی خوشی کے لیے ساب نے ہاں کر لیا تھا۔

کائزان شاہ کو تو اس بات کا پتہ ہی نہیں تھا کہ اس کی بیوی نے اس کے لیے ڈریس بھجوایا ہے۔

ساری ڈیکوریشن کے بعد اس نے کیک کا آرڈر بھی دے دیا تھا۔

اس میں دو کیک بنوائے تھے ایک برائڈ ٹو بی کا ایک

گروم ٹو بی کا اور وہ بہت خوش تھی کیونکہ وہ اپنے بھائی

اور بھابھی کے لیے اتنا پیارا سرپرائز ارینج کر رہی تھی۔

سرپرائز تو صرف بھابھی کے لیے تھا بھائی کو تو سب پتہ تھا لیکن پھر بھی وہ بہت

خوش تھی۔

رات سات بجے تک اس نے سب کو فلیٹ میں موجود

ہونے کا کہا تھا اور اس وقت دوپہر کے دو بج رہے

تھے۔

اس نے کھانے کا انتظام کیپٹن آیان ملک پر چھوڑ دیا

تھا۔

باقی سارے کام ہو گئے تھے ڈن بس ڈیکوریشن

کمپلیٹ ہونی تھی اس کے بعد اس نے جانا تھا تیار

ہونے کے لیے۔

بلیک لانگ فراک جس کے اوپر کام بھی بلیک میں ہی
کیا ہوا تھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

دعا نے اسے تیار کیا تھا ہلکا سا میک آپ دعا نے اسے
زبردستی کیا تھا وہ تو یہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن دعا کے اتنا فورس کرنے کے
بعد اس نے کر لیا تھا۔۔۔

دعا نے اس کے بولوں میں کرل ڈالے تھے جس پر
عیشل اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ کیا کیا ہے "عیشل غصے سے اسے گھور رہی "
تھی۔۔۔

کیوں اب میں نے کیا کر دیا ہے "دعا پریشان ہو کر "
بولی تھی کیوں کہ اسے سمجھ نہیں آیا اس نے کیا غلط کیا
ہے۔۔۔

تمھیں لگتا ہے کہ احمر مجھے آیان بھائی کے سامنے "

یوں جانے دیں گیں وہاں وہ بھی تو ہوں گیں "کیپٹن آیان ملک کا نام سن کر تو اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی اس دن کے بعد کیپٹن آیان ملک سے کوئی بات نہیں کوئی تھی اور نہ ہی وہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے یہ پہلے سے ہی سوچا ہوا تھا کہ وہ اس کی بات نہیں مانے گی وہ اچھا سا تیار ہو کر جائے گا۔۔۔

ایسا کرو یہ بالوں کا جوڑا بناؤ اور پھر حجاب کرو "عیشل "

اب اسے کھویا ہوا دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

میڈیم کہاں کھو گئی ہو "اسے خیالوں کی دنیا میں کھویا " دیکھ کر عیشل بولی تھی۔۔۔

نہیں نہیں کچھ نہیں میں کر دیتی ہوں "وہ فوراً سے " ہوش میں آتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

دعا نے فوراً سے اس کے بال جوڑے میں قید کیے تھے

اور اس کے بعد حجاب کیا تھا حجاب میں وہ مزید پیاری

لگ رہی تھی۔۔۔

بلیک کلر اس کے سفید رنگ پر بہت زیادہ جچ رہا تھا اور وہ اس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اچھا اب تم بھی تیار ہو جاؤ "عیشل خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

او کے" وہ ہلکا سا مسکرا کر یہ بات کہہ کر کمرے سے" چلی گئی تھی۔۔۔

اس کے جانے کے بعد عیشل نے ایک بار پھر خود کو آئینے میں دیکھا تھا آج وہ پروفیسر احمر ملک کے گھر جائیے گی۔۔۔

یہ بات سوچ کر ہی اسے بہت شرم آ رہی تھی وہ اس کا سامنا کیسے کرے گی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نور الایمان نے اپنے اور دعا کے لیے گولڈن میں

ڈریس سلیکٹ کیا تھا۔۔۔

وہ فراک اس کے گھوٹنوں تک تھی اس نے اپنے کمر تک آتے بال اسٹریٹ رکھے تھے۔۔۔

آنکھوں میں اس نے کاجل لگایا تھا اور اس سے ہی اس کی آنکھیں قاتلانہ منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

ہونٹوں پر اس نے لائٹ رنگ میں لپسٹک لگائی تھی۔۔۔

اتنے سے میک اپ پر بھی وہ حد سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ابھی وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی کہ کائزان شاہ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی اس سے پہلے کے وہ مڑتی کائزان شاہ نے اسے پیچھے سے گلے لگا لیا تھا۔۔۔

نور الایمان تو مزید حیران ہوئی تھی وہ اس کے بھیجے گئے ڈریس میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

بلیک پینٹ شرٹ کے اوپر بلیک ہی کوٹ پہن کر بالوں کو اس نے ہمیشہ کی طرح بکھرا ہوا ہی رکھا تھا کیوں کہ بکھرے بولوں میں وہ زیادہ ہی پرکشش لگتا تھا۔۔۔

کائزان پیچھے ہوں "نورالایمان کو جیسے ہی یاد آیا تھا " انوشے کا اس کے ساتھ اس دن والا آنا وہ اسے منا کر لایا تھا وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

جانِ کائز ایسا ممکن نہیں ہے اور آپ اتنی سی جان " ہیں اپنے کائز کا مقابلہ نہیں کر سکتی "کائزان شاہ نے اپنی بریڈ اس کے گال کے ساتھ رگڑا تھا جس کی وجہ سے نورالایمان کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا ورنہ اپنے دشمن سالوں کو وہ اچھے سے جانتا تھا ابھی اسے نکال باہر کرتے۔۔۔

میرے ساتھ ٹائم ویسٹ کرنے سے بہتر ہے جا کر "

آپ اپنی انوشے کو منائیں"نور الایمان غصے سے بولی

تھی۔۔۔

میری تو صرف ایک ہی ہے اور اس کا نام ہے"

نور الایمان کائزان شاہ"کائزان شاہ نے اس کے نرم

گالوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

اس کی اس حرکت پر نور الایمان بوکھلا گئی تھی وہ اسے دور کرنا چاہتی تھی لیکن

اس میں اتنی جان کہاں تھی

کہ اسے دور کر پاتی۔۔۔۔

کائزان شاہ اس کی سانسیں اوپر نیچے ہوتی دیکھ کر اس

کے دل والے مقام پر ہاتھ رکھ لیتا ہے۔۔۔

جہاں اس کی اتنی سی گستاخی پر اسکے دل کی دھڑکنیں

اتنی زیادہ تیز تھی۔۔۔

توبہ ایمان ابھی تو میں بے ایمان ہوا بھی نہیں ابھی "

سے یہ دھڑکنیں اتنا شور مچا رہی ہیں"کائزان شاہ نے

اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

کائزان شاہ کی بات پر وہ خاموش رہی تھی کیوں کہ اس کے پاس کوئی جواب ہی نہیں تھا۔۔۔

اس کا چہرہ مزید شرم سے سرخ ہوا تھا کائزان شاہ اسے سرخ گلاب ہوتا دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

"لگتا ہے میری خوبصورت بیوی کو اب تک اس کی چاکلیٹس نہیں ملی اس لیے مجھ سے اب تک ناراض ہے" کائزان شاہ پیچھے ہوا تھا اور بیڈ کے پاس آیا تھا۔۔۔

"کون سی چاکلیٹس" نور الایمان اس کی طرف مڑ کر بولی تھی۔۔۔

"یہ والی چاکلیٹس" کائزان شاہ نے اس کے تکیے کے نیچے سے چاکلیٹس نکال کر اس کے آگے کی تھی۔۔۔

ساتھ میں ایک لیٹر بھی تھا وہ بھی اس نے اسے تھمایا

تھا۔۔۔

"اتنا بھی کیا بزی ہونا کہ تم نے یہ سب چیزیں بھی نہ دیکھی" کائزان شاہ کا منہ بن گیا تھا۔۔۔

"یہ پکڑیں اپنی چاکیلٹس اور یہ لیٹر جا کر اپنگ انوشے کو دیں" نور الایمان نے اس کے ہاتھ میں وہ چیزیں واپس رکھی تھی۔۔۔

"اچھا نہ میری جان پلیز معاف کر دو اگلیا بار ایسا نہیں ہو گا" کائزان شاہ نے کان پکڑ لیے تھے۔۔۔

"مجھے بات نہیں کرنی آپ سے جائیں" نور الایمان منہ پھیر گئی تھی۔۔۔

"اچھا سب چھوڑو واپس گھر کب تک آ رہی ہو" کائزان شاہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

"میرے آنے کی کیا ضرورت ہے انوشے ہے نہ وہاں" نور الایمان ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"کمال کی بات کرتی ہو نورالایمان تم میری بیوی ہو اور

وہ میرے لیے عیشل اور دعا جیسی ہے بہنوں کی طرح

ہے" کائزان شاہ کو اب غصہ آیا تھا پہلے تو وہ نا جانے

کب سے انوشے کو اس کا کہہ رہا تھا اور اب یہ نئی رٹ

حویلی نہ آنے کی۔۔۔

"تو یہ بات آپ کو پتہ ہے نہ وہ تو نہیں سمجھ رہی"

نورالایمان غصے سے بولی۔۔۔

"تو جب میں اسے بہن مانتا ہوں تو پھر اسے سمجھانے

کی ضرورت ہی کیا ہے" کائزان شاہ نے اس کے ہاتھ

پکڑ لیے تھے۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ بس آپ کا اس دن اسے منا کر لینا آپ

کا اس کی وجہ سے مجھ پر غصہ کرنا مجھے اس سے معافی مانگنے کا کہا یہ سب باتیں مجھے

بہت بری لگی"

نورالایمان کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔

"میری جان آپ اپنا مقام دیکھیں اور اس کا آپ
کائزان شاہ کے دل میں رہتی ہیں آپ کائزان شاہ کے
دل کی ملکہ ہیں وہ تو صرف بہن ہے "کائزان شاہ نے
فوراً سے اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔
"اور یہ رونا میں برداشت نہیں کروں گا فوراً سے اپنے
آنسوں صاف کرو "کائزان شاہ نے اس کے آنسوں
صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
"لیکن پھر بھی میں آپ کے ساتھ حویلی نہیں آؤں
گی "نورالایمان نے معصومیت سے کہا۔۔۔
"کیوں "اس کی ایسی بات پر کائزان شاہ اسے دیکھ کر
بولا۔۔۔
"کیوں کہ بھائی کی شادی اٹینڈ کرنے تک میں یہی
ہوں گی "نورالایمان نے اس کی طرف دیکھ کر
کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میری جان "کائزان شاہ اس کی اس چھوٹی "
سی فرمائش پر خوش ہو کر بولا۔۔۔
لیکن یہ صرف تین چاکیلٹس "نور الایمان نے بیڈ پر "
پڑے چاکلیٹس اٹھا کر کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر منہ
بنا کر کہا۔۔۔
" جانِ کائز آپ جتنے کہیں گی اتنے کے آؤں گا "
کائزان شاہ نے اس کے سراپے پر اب نظریں ڈالی
تھی۔۔۔
وہ سچ میں آج اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اس کے دل
کی تاریں چھیڑ چکی تھی۔۔۔
جابوجھ کر کرتی ہو نہ تم یہ "کائزان شاہ کا لہجہ اب کی "
بار سخت تھا۔۔۔
کیا "نور الایمان پریشان ہوئی تھی۔۔۔ "
یہی یہ اتنا تیار ہوئی ہو تا کہ اپنے کائز کے دل کی "

دھڑکنیں تیز کر سکو اور یہ بات تو تم جانتی ہو پھر

تمھاری عمر کا سوچ کر وہ کچھ کہہ ہی نہیں سکتا" کائزان

شاہ کی اس بات پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

توبہ کائزالزام لگا رہے ہیں آپ مجھے پر "نورالایمان "

نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں تو صحیح کہہ رہا ہوں "کائزان شاہ بھی اس کے "

اس طرح مسکرانے پر مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"اچھا چلیں ٹائم ہو گیا ہے باقی سب آ گئے ہیں "

نورالایمان اسے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

دعا ڈرائیو کر لیتی ہے تو باقی سب اس کے ساتھ آئیں "

گیں "کائزان شاہ اسے دیکھ رہا تھا جو کہ آج بہت

پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

سب سے زیادہ اچھی بات جو اسے لگتی تھی وہ یہ کہ وہ

اس کے سینے تک آتی تھی۔۔۔

چلیں "نورالایمان ایک بار پھر سے بولی۔۔۔"

لیکن میرا دل نہیں کر رہا "کائزان شاہ اسے اسٹل "

دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

آپ کو بس مار کی ضرورت ہے "نورالایمان نے "

غصے سے کہا تھا اور اپنی سینڈل لے کر آئی تھی۔۔۔

وہ کھڑی ہو کر سینڈل پہن رہی تھی اور اس سے پہنا

نہیں جا رہا تھا کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس سے سینڈل لیے تھے۔۔۔

میں پہن لوں گی "نورالایمان جھٹ سے بولی"

تھی۔۔۔

بیٹھو خاموشی سے میں پہنا رہا ہوں نہ "کائزان شاہ "

سختی سے بولا تھا جس کی وجہ سے وہ بھی بیڈ پر بیٹھ گئی

تھی اور کائزان شاہ نے اسے سینڈل پہنائے تھے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

سب لوگ آ گئے تھے اس وقت سب لوگ لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

میجر حسین ملک تو اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھ رہا تھا جو کہ اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

اس لیے وہ ناجانے کب سے نظریں جھکا کر بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے تو نظریں بھی نہیں اٹھائی تھی اس سے تو اس کی طرف دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

دعا کیپٹن آیان ملک کو خود اگنور کر رہی تھی اور یہ دیکھ کر کائزان شاہ تو بہت خوش ہو رہا تھا۔۔۔

انوشے بھی ساتھ میں آئی تھی جیسے دیکھ کر نور الایمان کا منہ ضرور بن گیا تھا۔۔۔

لیکن اس نے کسی پر بھی ظاہر ہونے نہیں دیا تھا لیکن کائزان شاہ تو اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔۔

ماشاءاللہ میری بیٹی تو نہ پیاری لگ رہی ہے "سادیہ"
بیگم نورالایمان کو دیکھ کر بولی تھی۔۔۔
تھینک یو مومانی جان "نورالایمان بھی مسکرا کر بولی"
تھی۔۔۔
نورالایمان کھڑی ہوئی تھی وہ ایک ربن لے کر عیشل
کے پاس آئی تھی۔۔۔
اس نے وہ ربن عیشل کی آنکھوں پر رکھی تھی عیشل
پریشان ہو گئی تھی۔۔۔
نورالایمان کیا ہوا ہے یہ کیوں کر رہی ہو "اپنی آنکھوں کو بندھتا محسوس کر"
کے عیشل بولی تھی۔۔۔
" بس کچھ منٹوں کا صبر پھر آپ کو پتہ چل جائے گا "
نورالایمان مسکرا کر بولی۔۔۔
اس نے عیشل کو کھڑا کیا تھا اور میجر حسین ملک کے
پاس آئی تھی۔۔۔

نورالایمان نے اسکا ہاتھ میجر حسین ملک کے ہاتھ میں

دیا تھا۔۔۔

یہ کیا ہے نورالایمان "عیشل پریشان ہو کر بولی"
تھی۔۔۔

تھوڑا صبر رکھیں محترمہ "میجر حسین ملک کی آواز"

اس کے کانوں میں پڑی تھی وہ حد سے زیادہ سرخ

ہوئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ تو اپنی بیوی کو گھور رہا تھا کیوں کہ عیشل

اسے میجر حسین ملک کے قریب برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

چلیں بھائی "نورالایمان میجر حسین ملک کو کھڑا دیکھ "

کر بولی۔۔۔

کہاں جانا ہے "کائزان شاہ فوراً سے بولا تھا۔۔۔ "

پتہ چل جائے گا نہ تھوڑا صبر "نورلایمان کائزان شاہ "

کے بولنے پر بولی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے چلنا شروع کیا تھا سب لوگ اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔۔۔

انوشے کائزان شاہ کے آس پاس ہی گھوم رہی تھی یہ دیکھ کر نور لا یمان کائزان شاہ کے پاس آئی تھی اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔۔۔

اسکے ایسا کرنے پر انوشے نے غصے سے اسے دیکھا تھا لیکن اس کی اس حرکت پر کائزان شاہ مسکرایا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے کمرے کا دروازہ کھولا تھا سب لوگ کمرے کی ڈیکوریشن دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔۔۔

بلیک اور گولڈن میں کی گئی یہ ڈیکوریشن بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ہر طرف ہی بلیک اور گولڈن رنگ کے غبارے تھے۔۔۔

ایک وال کے پاس رنگ میں بلیک اور گولڈن بلون لگا کر اس کے درمیان میں برائڈ ٹو بی اور گروم ٹو بی لکھا ہوا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی یہ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے دعا کو یہ سب دیکھتا دیکھ کر کیپٹن آیان ملک اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

اپنے پس کیپٹن آیان ملک کو محسوس کر کے دعا فوراً سے ہوش میں آئی تھی اس کو دیکھ کر اس نے اس سے دور ہونا چاہا تھا لیکن کیپٹن ایان ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر دعا کو بہت غصہ آیا تھا لیکن وہ یوں سب کے درمیان کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

نورالایمان نے میجر حسین ملک کو اشارہ کیا تھا اس نے اب اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی تھی۔۔۔

یہ سب دیکھ کر تو وہ خود بہت شوکڈ تھی اور حیرانی سے
یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ سب "وہ میجر حسین ملک کی طرف دیکھ رہی تھی"
لیکن پھر سب کی موجودگی کا احساس ہوا تو اپنی نظریں
جھکا گئی۔۔۔

آپ کی نند محترمہ نے کیا ہے "میجر حسین ملک اس "
کے کان کے پاس آکر بولا۔۔۔

"واؤ یہ سب کتنا پیارا لگ رہا ہے کس نے کروایا ہے "
دعا نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

نورالایمان نے "اس کے پاس ہی کھڑے کیپٹن "
آیان ملک نے کہا تھا اسکے جواب دینے پر اس نے منہ بنایا تھا۔۔۔

ان دونوں نے مل کر دونوں کیک کٹ کیے تھے ایک

دوسرے کو کھلانے کے بعد ان دونوں نے فیملیز کی

طرف دیکھا تھا۔۔۔

عیشل کو تو بہت شرمندگی محسوس ہوئی تھی سب کی

موجودگی میں اس نے میجر حسین ملک کو کیک

کھلایا۔۔۔

اکیلے میں بات کرنے میں اور ایسی حرکتیں کرنے میں

کوئی حرج نہیں محسوس ہوتا تھا اسے لیکن یہاں سب

کے درمیان میں نہ جانے کیوں اسے شرم ارہی

تھی۔۔۔

اس کا چہرہ جب سے وہ ائی تھی تب سے سرخ ہو رہا

تھا۔۔۔

اور میجر حسین ملک یہ دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ زیادہ ہی شرم نہیں آرہی آپ کو بیگم "میجر"

حسین ملک اسکے پاس ہو کر بولا تھا اس کی اس بات پر

عیشل نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

کیک کٹ کرنے کے بعد سب لوگ اپنی باتوں میں مصروف تھے کیپٹن آیان ملک نے کیک کی کریم اٹھا کر دعا کے چہرے پر لگایا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر دعا نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

"یہ چیپ میرے ساتھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے" دعا غصے سے بولی تھی۔۔۔

" آپ کے ساتھ ہی میں کر سکتا ہوں محترمہ کیونکہ آپ میری بیوی ہیں" کیپٹن آیان ملک مسکرا کر بولا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اور سب کے ساتھ مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

تھوڑی بہت مستی کے ساتھ ساتھ ان لوگون نے

لیکچرز بھی بنائے تھے۔۔۔

اس کے بعد سب لوگ وہی بیٹھ گئے تھے عیشل تو شرما رہی تھی اب میجر حسین ملک سے۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا تم مجھ سے شرما رہی ہو" میجر حسین ملک نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

آرام سے بیٹھیں سب لوگ دیکھ رہے ہیں" عیشل " نے غصے سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

تو میں کیا کروں میں نے تھوڑی نہ سب سے کہا ہے " یہاں بیٹھیں چلے جائیں ویسے بھی اتنی خوبصورت ڈیکوریشن ہمارے کمرے کی میری بہن نے کروادی ہے اج ہی رخصتی کروالیتے ہیں کیا خیال ہے" میجر حسین ملک نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ خاموشی سے نہیں بیٹھ سکتے" عیشل نے غصے "

سے کہا تھا۔۔۔

نہیں "میجر حسین ملک سے تنگ کرنے کا اپنا پورا "

کارنامہ سرانجام دے رہا تھا۔۔۔

انوشے کائزان شاہ کے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گئی

تھی نورالایمان نے سب کے لیے کیک کٹ کر کے

لانے کا کام سرانجام دے رہی تھی۔۔۔

اور دعا اس میں اس کا ساتھ دے رہی تھی اس لیے اس

وقت اس نے غور نہیں کیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ بھی موبائل میں مصروف ہو گیا تھا وہ جان

بوجھ کر کائزان شاہ کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

نورایمان جب کیک کی پلیٹس لے کر آرہی تھی یہ

دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

انوشے کو کیک میں نے خود دینا ہے "نورالایمان نے"

دعا سے کہا۔۔۔

اوکے ٹھیک "دعا نے بھی انوشے کو دیکھا جو کہ اس کے بھائی کے کافی کلوز ہو "
کر بیٹھی تھی۔۔۔

نورالایمان نے سب سے پہلے سادیہ بیگم کو کیک دیا تھا
اور اس کے بعد کائزان شاہ کے پاس آئی تھی۔۔۔

غصہ تو اسے کائزان شا پر بھی آرہا تھا جو ان سب سے
غافل ہو کر موبائل میں مصروف تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اس کی
طرف دیکھا تھا اور اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے لیا۔۔۔

نورالایمان اب انوشے کے پاس ائی تھی جو کہ مسکرا کر
اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

" باندری تیری مسکراہٹ تو میں غائب کروں گی "

نورالایمان نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر پلیٹ کو ٹیڑھا کر دیا تھا جس سے کیک اس کے کپڑوں کے
اوپر گرا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ فوراً سے کھڑی ہوئی تھی اور غصے سے نورالایمان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہاں موجود سب ہی سمجھ رہے تھے یہ اس نے جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔

"سوری انوشے مجھے پتہ نہیں چلا کیسے" وہ پریشان ہو کر بولی تھی۔۔۔۔

"مجھے واشروم کا بتاؤ" انوشے اس کی بات کو اگنور کر کے بولی۔۔۔

انوشے کا چہرہ دیکھ کر سب کو ہی ہنسی ارہی تھی لیکن وہ خاموشی سے بیٹھے تھے۔۔۔

"میں لے جاتی ہوں" نورالایمان نے اسے غصہ کرتا دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"چلو" وہ منہ بنا کر غصے سے بولی تھی اس سے زیادہ وہ آر کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

ان کے کمرے سے جانے کے بعد وہ سب لوگ زور زور سے ہنسنے لگے۔۔۔

"ویسے یار سچ میں تجھے نورالایمان ہی کنڑول میں رکھ

سکتی ہے "میجر حسین ملک ہنس کر بولا تھا۔۔۔

اس کے اس طرح کہنے پر کائزان شاہ نے غصے سے

اسے دیکھا تھا۔۔۔

دعا اب کیپٹن آیان ملک کے پاس آئی تھی اس نے سب کو کیک دے دیا تھا۔۔۔

وہ تو اس انتظار میں تھی کہ نورالایمان کیپٹن آیان ملک

کو خود کیک دے گی۔۔۔

لیکن نورالایمان تو اب چلی گئی تھی اب دعا کو ہی اسے بھی کیک دینا پڑے گا۔۔۔

وہ کیک لے کر اس کے پاس آئی تھی اور اس کے آگے

پلیٹ کیا تھا۔۔۔

دعا اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی یہی بات کیپٹن

آیان ملک کو غصہ دلا رہی تھی۔۔۔

"میں نہی کھاؤں گا" کیپٹن آیان ملک نے اس دیکھے "

بغیر ہی کہا۔۔۔

دعا نے بھی دوسری بار نہیں کہا تھا اور پلیٹ واپس

ٹیبل پر رکھ دی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان انوشے کو لے کر باہر آئی تھی اس نے اسے

واشروم دیکھایا تھا۔۔۔

انوشے جانے لگی تھی لیکن نورالایمان نے اس کا ہاتھ

پکڑ لیا۔۔۔

کیا لگتا ہے تمھیں تم کائزان شاہ کے قریب آ کر یوں

چیپ حرکتیں کر کے اس کے دل میں جگہ بنالو گی "نورالایمان غصے سے بولی

تھی۔۔۔

مجھے تو یہ کوئی چیپ حرکتیں نہیں لگ رہی میں تو بس "

کوشش کر رہی ہوں اس کے دل میں گھر کرنے کی "انوشے نے ہنستے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

"یہی سب حرکتیں تم نے میرے آنے سے پہلے بھی
کی تھی جب تم میری یہاں غیر موجودگی میں اس کے
دل میں جگہ نہیں بنا پائی تو تو میں کیا لگتا ہے میں اپنی
موجودگی میں تمہیں ایسا کرنے دوں گی" نورالایمان
نے سینے پر ہاتھ باندھ لیے تھے۔۔۔

"تم ابھی سولا سال کی بچی ہو اور اس کے ساتھ کوئی بچی نہیں ایک میچور لڑکی
سوٹ کرتی ہے" انوشے نے
بھی آہنی طرف سے آگ لگانے کی کوشش کی
تھی۔۔۔

"اس کا فیصلہ تم نہیں کرو گی میرے ساتھ کون سوٹ
کرے گی اور کون نہیں" کائزان شاہ پیچھے سے آیا
تھا۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہے نورالایمان اپنی یہ فضول اور

چیپ حرکتیں چھوڑ دو کیوں کہ کائزان شاہ ہمشہ سے نور الایمان کا تھا اور ہمیشہ اس کا ہی رہے گا'' کائزان

شاہ ہاتھ پیچھے سے لے جاتے ہوئے اس کے

کندھے پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

کائزان شاہ کی ایسی بات پر وہ غصے سے اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔

" ایسی کون سی کمی ہے مجھ میں کہ تم نے مجھے ٹھکرا دیا ایک بچی کے لیے'' انوشے آنکھوں میں نمی اور غصہ

لیے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

" اپنی پھوپھو سے کیا وعدہ نبھایا تھا اور جب میری پہلی ملاقات ہوئی تھی نور الایمان سے اس کی سکول کے

باہر تب پہلی بار کائزان شاہ اپنا دل ہار گیا تھا اپنی

خوبصورت بیوی کی معصومیت پر'' کائزان شاہ نے

نور الایمان کو دیکھ کر مسکرا کر کہا۔۔۔

اس وقت اس بات سے میں انجان تھا کہ میری "
پیاری پھوپھو کی پھول جیسی بیٹی وہی لڑکی ہے جس
لڑکی کو میں پہلی نظر میں ہی اپنے دل میں بسا گیا
نور الایمان کائزان شاہ میری پھوپھو کی بیٹی ان سے کیا
وعدہ نبھایا اور دوسرا نور الایمان کائزان شاہ میری
محبت "کائزان شاہ نے اسکے سامنے ہی اس کے ماتھے
ہر کس کیا تھا۔۔۔

یہ دیکھ کر انوشے کو مزید غصہ آیا تھا وہ غصے سے کچھ
بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

بہتر یہی ہے تم اپنے لیے کوئی اچھا سا لڑکا ڈھونڈو تم "
ایک اچھی لڑکی ہو اور مجھ سے بھی اچھا لڑکا مل سکتا
ہے تم بہن ہو میری بہن کے علاوہ میرے دل میں
تمہارے لیے اور کوئی بھی احساسات نہیں ہیں اور نہ
ہی میں نے تمہیں کبھی کوئی امید دی ہے "کائزان شاہ

کا اسے بہن کہنا اس کا منہ دیکھنے والا ہو گیا تھا وہ حیرانی

سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ کچھ بھی کہے بغیر واشروم میں چلی گئی تھی اس کے

جانے کے بعد نورالایمان کائزان شاہ کے گلے سے لگ

گئی۔۔۔

میں بہت لکی ہوں کائز جیسے اتنا چاہنے والا شوہر ملا" نورالایمان اس کے سینے "

سے لگے ہوئے بول رہی

تھی۔۔۔

لکی تو میں ہوں میری جان پھوپھو بھی جانتی تھی ان "

"کی بیٹی صرف ان کے بھتیجے کے ساتھ ہی جچتی ہے

کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا اس کی بات پر نورالایمان

مسکرائی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کھانا کھانے کے بعد سب لوگ واپس حویلی چلے گئے

تھے دعا ابھی کمرے میں آئی تھی۔۔۔

لیکن کمرے میں آتے ہی سب سے بڑا دھچکا جو کہ

اسے لگا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کو اپنے بیڈ پر سوتا ہوا دیکھا تھا اسے

دیکھ کر وہ فوراً سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

دعا نے اسے اگنور کیا تھا وہ اپنا حجاب اتارنے لگی

تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا اس کے

اس طرح دیکھنے پر دعا اریٹیٹ ہو رہی تھی۔۔۔

" کیوں آئے ہو" وہ حجاب اتار کر اس کی طرف مڑ کر

دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

" میری مرضی میری بیوی کا کمرہ ہے میں جب چاہوں

آؤں" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

" لیکن مجھے اپ کی موجودگی یہاں برداشت نہیں

ہے" دعا نے سخت غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

" میں جانتا ہوں اس دن میری ایک غلطی کی وجہ سے تم مجھ سے ناراض ہو گئی ہو میں صرف اور صرف مذاق کر رہا تھا اور تمہیں تنگ کر رہا تھا اور تمہیں پتہ ہے تم نے مجھ پہ کیا الزام لگایا تھا تمہارے اس الزام سے میرا دل جو ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا اس کا کیا" کیپٹن آیان ملک کھڑا ہو گیا تھا اور اس کے پاس آ گیا تھا۔۔

" پہلی بات تو تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں ہوس پرست ہو سکتا ہوں" کیپٹن آیان ملک اس کے بالکل سامنے اکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

" اور ویسے بھی میں نے ایسا ویسا کچھ بھی نہیں کیا تھا تم میری بیوی تھی تمہارے اتنا قریب تو میں آ سکتا تھا" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

" بتاؤ اسکتا تھا کہ نہیں" کیپٹن آیان ملک نے اسے

دونوں بازوؤں سے تھام لیا تھا۔۔۔

"کیا تم نکاح کا مطلب نہیں جانتی تھی جو تم نے چھوٹے بچوں کی طرح ری ایکٹ کیا" کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"اگر اتنا ہی تمہیں لگتا ہے میں ہوس پر ستو تا تو جس دن تم مجھے لے کر گئی تھی نا کڈنیپ کر کے مرد ہوں تم سے زیادہ مجھ میں ہمت ہے نکاح کرنے کی بجائے وہاں پر تمہارے ساتھ زبردستی کر سکتا تھا اپنی ہوس وہی مٹا سکتا تھا مجھے کیا ضرورت پڑی تھی تم سے نکاح کرنے کی" کیپٹن آیان ملک غصے سے بول رہا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے کھڑی ہے سب سن رہی تھی اس کی ساری باتیں ٹھیک ہی تو تھی۔۔۔

وہ ٹھیک ہو کر بھی اسے منانے آیا تھا اور وہ غلط ہو کر بھی اسے ایٹیوڈ دیکھا رہی تھی۔۔۔

تم میری بیوی ہو تم میری عزت ہو کچھ بھی ایسا "

کرنے سے پہلے ناہزار مرتبہ سوچوں گا" کیپٹن آیان

ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کہی

تھی۔۔۔

وہ یہ کہہ کر جانے لگا تھا دعا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

تھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو" دعا اسے دیکھ کر بولی۔۔۔ "

تو میں اس سے کیا میں جہاں بھی جاؤں تمہیں تو میں "

ہوس پرست لگتا ہوں نا اور ہوس پرست کو یوں رات

میں اپنے کمرے میں نہیں روکتے" دعا نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔

اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے نم انکھوں سے نہ میں

سر ہلا رہی تھی۔۔۔

تکلیف ہو رہی ہے درد ہو رہے ہیں میں خود سے کچھ "

بھی نہیں بول رہا تمہاری باتیں تو میں بتا رہا ہوں" کیپٹن آیان ملک اسے روتا دیکھ

کر بولا تھا۔۔۔

پھر بھی خاموش ہو جائیں" وہ روتے ہوئے بول رہی "

تھی۔۔۔

روتے ہوئے وہ اس کی قدموں میں بیٹھ گئی تھی کیپٹن

آیان ملک دھچکا لگا تھا اور فوراً سے پیچھے ہوا۔۔۔

میری جان یہ کیا کر رہی ہو" وہ فوراً سے اس کے "

ساتھ نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

میں نے بہت کچھ غلط کہا ہے نہ" وہ روتے ہوئے کہہ "

رہی تھی۔۔۔

بس یہ رونا بند کرو نہیں برداشت تمھارا رونا مجھ سے" کیپٹن آیان ملک نے "

اسکے آنسوں صاف کیے

تھے۔۔۔

وہ روتے ہوتے ہوئے کیپٹن آیان ملک کے گلے سے

لگ گئی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے بھی اس کے گرد اپنا حسار بنایا تھا۔۔

سوری" دعا اس سے پیچھے ہو کر بولی۔۔۔ "

بس اب اس ٹوپک پر ہمارے بیچ کوئی بات نہیں ہو گی" کیپٹن آیان ملک اس کے آنسوں صاف کر کے بولا تھا۔۔

اور رونا اب بلکل نہیں ہے" کیپٹن آیان ملک اسے " دیکھ کر بولا۔۔

نہیں رو گی نہ" کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف" دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کے پوچھنے پر اس نے نا میں سر ہلایا تھا اور روتے ہوئے ہلکا سا مسکرائی بھی تھی۔۔۔

اس کے بعد اسنے اپنے آنسوں صاف کیے تھے اور

کیپٹن آیان ملک کے سینے پر سر رکھ لیا تھا۔۔۔

آیان میرے سر میں درد ہو رہا ہے"دعا نے اسے "

دیکھ کر کہا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کھڑا ہوا تھا اور اسے اپنے بازوؤں میں

اٹھالیا۔۔

اسے بیڈ پر لے آیا تھا خود بیٹھا اور اس کا سر اپنی گود میں

رکھا اور اس کا سر دبانے لگا۔۔۔

دعا آنکھیں کھول کر مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیپٹن ایان ملک نے عقیلت بھرا بوسہ اس کے ماتھے پر

دیا تھا دعا نے آنکھیں بند کر لی تھی۔۔

میجر حسین ملک صبح صبح ہی حویلی آیا ہوا تھا کائزان شاہ

جب نیچے ایا تو اسے دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔

تم صبح صبح یہاں کیا کر رہے ہو" کائزان شاہ اس کے "
ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

میں کیا کر رہا ہوں یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ" میجر "
حسین ملک اسے دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

جو پوچھا ہے اس کا صاف صاف جواب دو تم یہاں کیا "
کر رہے ہو" کائزان شاہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ
رکھ کر دباؤ دیا تھا۔۔۔

صاف صاف" میجر حسین ملک موبائل پر آئے "
نوٹیفکیشن کو دیکھ کر کائزان شاہ سے بولا تھا۔۔۔

لگتا ہے آج تو میرے ہاتھوں سے ضائع ہونے کا "
سوچ رہا ہے" کائزان شاہ نے اس کا موبائل چھینا
تھا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے کائزان ضروری ای میل ہیں" میجر "
حسین ملک نے اس سے موبائل لینا چاہا تھا۔۔۔

پہلے یہاں انے کی وجہ بتاؤ اپنے موبائل لے لینا "
ہے" کائزان شاہ نے موبائل اس کی پہنچ سے دور
کیا۔۔۔

میجر حسین ملک کا دل کیا تھا ابھی اسی وقت اس کا قیمہ
بنا دے لیکن کیا کرتا اس کی حویلی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

ممانی نے بلایا ہے اب یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ کیوں "
بلایا ہے" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا اور اپنا
موبائل لینے کے لیے پھر سے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن اس
کے جس ہاتھ میں موبائل تھا اس نے اپنا وہ ہاتھ پیچھے
کر لیا۔۔۔

اب کیا مسئلہ ہے اب کیوں نہیں دے رہے میرا "
موبائل" میجر حسین ملک نے غصے سے کہا۔۔۔

میری مرضی" کائزان شاہ نے ہنستے ہوئے موبائل "
پیچھے کر لیا۔۔۔

"تم کیوں چاہتے ہو کہ تمہاری حویلی میں کھڑے ہو
کے میں تمہارا وہ حشر کروں کہ کسی کو منہ دکھانے کے
لائق بھی نہ بچو" میجر حسین ملک کو اب غصہ آرہا تھا وہ
اس کا موبائل نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ ماما نے تمہیں کیوں بلایا ہے اس
کے بعد تمہیں تمہارا موبائل مل جائے گا" کائزان شاہ نے بہت ہی پر سکون انداز
میں کہا تھا۔۔۔

"جب میں کہہ رہا ہوں مجھے نہیں پتہ ممانی جان نے
بلایا ہے تو مجھے نہیں پتہ نا" میجر حسین ملک اسے دیکھ
کر غصے سے بولا۔۔۔

اتنے میں سادیہ بیگم خود آ گئی تھی ان دونوں کو لڑتا دیکھ
کر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے اتنا شور کیوں مچایا ہوا ہے تم دونوں
نے" سادیہ بیگم ان کے سامنے صوفے پر بیٹھتے

ہوئے بولی۔۔۔

"ممانی جان آپ سچ میں بتائیں یہ آپ کی اولاد نہیں

ہے نا کسی کوڑے دان سے اٹھا کر لائے تھے نا آپ

اسے "میجر حسین ملک اسے دیکھ کر غصے سے بولا

تھا۔۔۔

اس کی ایسی بات پر کائزان شاہ اسے غصے سے دیکھ رہا

تھا۔۔۔

"اب تمہارا موبائل بھی تمہیں نہیں ملے گا "اس کی

یہ بات کہنے پر کائزان شان موبائل اپنی پاکٹ میں

رکھ دیا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے معصومیت سے سادیہ بیگم کی

طرف دیکھا تھا۔۔۔

"کائزان موبائل دو احمر کا "سادیہ بیگم اسے دیکھ کر تھوڑا سخت لہجے میں بولی

تھی۔۔۔

"کیا ماما جان آپ بھی اسی کی سائیڈ لے رہی ہیں"

کائزان شاہ نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

موبائل دو اسے اس کا کائزان "سادیہ بیگم نے غصے "
سے کہا تو کائزان شاہ کو بھی مجبوراً موبائل نکال کر اس
کے ہاتھ پر رکھنا پڑا۔۔۔

اس کی شکل دیکھنے والی ہو گئی تھی اور میجر حسین ملک
سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گئی تھی۔۔۔

اچھا ممانی جان آپ نے کیوں بلایا تھا"میجر حسین "
ملک نے موبائل پاکٹ میں ڈال کر ان کی طرف دیکھ
کر پوچھا۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں شادی بہت قریب ہے تو سب "
سے پہلے تم عیشل کے ساتھ جا کر اپنی اور اس کی ساری
شاپنگ کر آؤ"سادیہ بیگم نے اسے دیکھ کر مسکرا کر
کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے ممانی جان کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ جب
کہیں گی میں اسے لے جاؤں گا" میجر حسین ملک کا دل
کر رہا تھا کہ سادیہ بیگم کو ایک بار گلے لگا لے کیوں کہ
انھوں نے اس کے دل کی بات کہہ دی تھی۔۔۔
"لیکن کیوں ماما میں خود جا کر عیشل کو اس کی پسند کی
شوپنگ کروا آؤں گا نہ یہ اپنی شاپنگ کر لے گا"
کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا اور پھر سادیہ بیگم
سے یہ بات کہی تھی۔۔۔
"اچھا ٹھیک ہے تمہاری مرضی پھر تو نور الایمان کو
بھی شاپنگ اس کے بھائی کروا دیں گے کیوں احمر" سادیہ بیگم نے پہلے کائزان
شاہ کی طرف دیکھا اور پھر
پروفیسر احمر ملک سے پوچھا۔۔۔
"یہ کیا بات ہوئی ماما" کائزان شاہ نے برا سا منہ بنایا
تھا۔۔۔

"یہ وہی بات ہوئی جو تم کر رہے ہو تم عیشل کو شاپنگ کروا دینا اور پھر احمر جو ہے وہ نور الایمان کو کروا دے گا سمپل" سادیہ بیگم کائزان شاہ کو دیکھ کر بول رہی تھی اس کا چہرہ دیکھ کر انہیں بھی ہنسی ارہی تھی لیکن وہ اپنی ہنسی پر کنٹرول کیے ہوئے تھی۔۔۔

میجر حسین ملک تو آرام سے بیٹھا بس لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ خاموش ہو گیا تھا کیونکہ اب وہ جان گیا تھا کہ اس کی ایک بھی نہیں چلنی۔۔۔۔

"احمر تم ایسا کروا بھی بیٹھو عیشل کو تیار ہونے کا کہہ دیتی ہوں پھر تم لوگ نکل جانا" سادیہ بیگم کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اوکے ممانی" میجر حسین ملک نے ہنس کر کہا سادیہ" بیگم وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

اب میجر حسین ملک کائزان شاہ کی شکل دیکھ کر زور

زور سے ہنسنے لگا۔۔۔

تو بس صبر کر بچو تیری باری بھی آنی ہی ہے "کائزان شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا تھا "

وہ جانے لگا تھا لیکن پھر مڑ کر

اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

" میری بہن سے دور ہی رہنا" کائزان شاہ نے اس کے

کام کے پاس جھک کر کہا تھا۔۔۔

" تیری بہن اب میری بیوی ہے یہ تو ناممکن بات کہہ

دی ہے تم نے " میجر حسین ملک نے بھی اسے دیکھتے

ہوئے ہنس کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

"پچھتا رہا ہوں تم جیسے دوست سے اپنی بہن کا نکاح

کروا کے "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" اگر تم نہ بھی کرواتے ہو تو میں نے خود کر لینا تھا "

میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر ہنس کر کہا تھا۔۔۔

جاؤتم اپنی بیوی کے ساتھ میں بھی جارہا ہوں "
نورالایمان کے پاس" کائزان شاہ نے غصے سے کہا
تھا۔۔۔
اوکے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے" میجر حسین ملک "
نے ہنس کر کہا تھا۔۔۔
کائزان شاہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے چلا گیا تھا اور وہ
اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔
اس نے موبائل نکالا تھا اور پھر سے اس میں مصروف
ہو گیا۔۔۔
کچھ ہی دیر میں عیشل نیچے آتے ہوئے نظر آئی
تھی۔۔۔
اس نے بلیک عبایا ڈالا تھا عبایا میں سے نظر آتی اس کی
آنکھیں غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔
اسے دیکھ کر میجر حسین ملک کھڑا ہو گیا تھا عیشل اس

کے پاس آکر رو کی تھی۔۔۔

محترمہ آپ تو پردے میں بھی اپنی شوہر کا دل "
دھڑکانا جانتی ہیں" میجر حسین ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر عیشل مسکرائی تھی اس کی مسکراتی نظریں وہ بھی دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ایسی باتیں چل کر گاڑی میں کر لیجیے گا یہاں اگر وہ "
دعا ٹپک پڑی میری تو جان ہی عذاب بنا دینی ہے اس نے "عیشل نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر وہ مسکرایا تھا اس نے عیشل کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے لے کر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

وہ دونوں مال کی طرف جا رہے تھے میجر حسین ملک نے اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔

عیشل اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اس نے

نقاب نہیں اتارا تھا۔۔۔

"میں جو پسند کروں گا وہ تمھیں لینا پڑے گا جانِ احمر"

میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے لیکن آپ ابھی جو ہے سامنے دیکھ کر گاڑی

چلائیں "عیشل نے اس کے اور اپنے ہاتھ کی طرف

دیکھا تھا۔۔۔

"اور اگر ویسے نہ ہوئے تو میں آرڈر پر بنوالوں گا" میجر

حسین ملک نے سامنے دیکھتے ہوئے بات کہی

تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے لیکن آپ بس گاڑی چلانے پر فوکس

کریں ویسے ہی اپ کا ایک ہاتھ یہاں ہے" اس نے

اپنے اور اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہا

تھا۔۔۔

" اچھا ٹھیک ہے میری جان نہیں کرتا کوئی بھی بات " میجر حسین ملک نے ہنس کر کہا تھا۔۔۔

اس کے ہنسنے پر عیشل نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو محبت ہو جائے گی "اس کے گھور " کر دیکھنے پر میجر حسین ملک نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ہو جائے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا "عیشل نے بھی" ہنس کر کہا تھا۔۔۔

اچھا تمھیں پتہ ہے تمھارے آنے سے پہلے کائزان " کھڑا تھا میرے ساتھ "میجر حسین ملک نے اس کا ہاتھ مزید مضبوطی سے تھاما تھا۔۔۔

بعد میں بتا دیجیے گا ابھی بس گاڑی چلانے پر فوکس " کریں "وہ غصے سے بولی تھی اس کے غصے سے کہنے پر وہ مسکرایا تھا اور خاموش ہو گیا تھا اس نے اس کی

طرف ایک بات دیکھ کر پھر ڈرائیونگ پر فوکس کیا تھا۔۔۔

اگر اس ماڈرن دور میں اس کی بیوی خود کو چھپا کر رکھتی ہے پردہ کرتی ہے تو وہ خوش قسمت شخص تھا۔۔۔

اسنے یہ بات اپنے دماغ میں سوچی تھی کائزان شاہ کی تربیت بہت اچھی تھی اس بات کا گواہ وہ خود تھا۔۔۔

اپنی بہنوں کی ہر خواہش پوری کرتا تھا لیکن انھیں پردے کی اہمیت سے بھی اس نے اچھے سے روشناس کروایا تھا۔۔۔

کچھ لوگوں کی سوچ ہوتی ہے کہ عبایا پہنے اور پردہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا آپ کا خود کا صحیح ہونا ٹھیک ہے۔۔۔

لیکن میں آپ کو بتاؤ تو عبایا سب سے کمفرٹیبل ڈریس ہے جس میں آپ کو کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی۔۔۔

اور رہی بات اسے کیری کرنے کی تو جو لڑکی ایک بار

کر لے تو اس کا پھر دل نہیں کرتا کوئی اور بھی ڈریس پہنے کا وہ اس میں ہی بہت کمفرٹیبل ہوتی ہیں۔۔

ooooooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک پورا مال گھوم چکا تھا لیکن اسے کچھ بھی ایسا نہیں مل رہا تھا جو کہ اس کے حساب کا ہو۔۔۔

اس نے جتنے بھی ڈریسز دیکھے یا تو کسی کا گلا بہت ڈیپ تھا یہ تو کسی کی فٹنگ اتنی زیادہ تھی کہ سارے وجود کی نمائش ہو رہی تھی۔۔

کچھ تو ایسے تھے جن سے پیٹ بھی نظر آ رہا تھا اسے اب غصہ آ رہا تھا کیا کچھ بھی ایسا نہیں تھا جو اس کی بیوی کی حساب کا بنا ہو۔۔۔

کیا ہوا ہے احمر "عیشل احمر کو پریشان دیکھ کر بولی" تھی۔۔۔

مجھے کچھ بھی پسند نہیں ہے یہاں ہم میری شاپنگ "

"کرتے ہیں تمھارے لیے میں خود کسٹمائز کرواؤ گا
میجر حسین ملک نے اس کی طرد دیکھ کر کہا۔۔۔
"او کے اگر آپ کو نہیں پسند تو ہم نہیں لیں گیں"
عیشل نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔
اس کے بعد وہ لوگ پروفیسر احمر ملک کی شاپنگ کرنے
لگے تھے۔۔۔
یہ دیکھیں احمر یہ کیسا ہے "عیشل نے ایک بیلک"
شلوار قمیض پسند کی تھی اس کے لیے۔۔۔
یہ کس لیے "میجر حسین ملک اپنی خوبصورت بیوی"
کو دیکھ کر بولا۔۔۔
یہ قوالی نائیٹ کے لیے بلکل پرفیکٹ ہے "عیشل نے "
اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔
اچھا محترمہ دیکھائیں "میجر حسین ملک نے اس سے ڈریس لیا تھا وہ واقعی میں "
اچھا لگنا تھا اس پر۔۔۔

پرفیکٹ "اس نے وہ ڈریس خود پر رکھا تھا عیشل نے "

اسے دیکھ کر کہا تھا۔۔

اس کے ایسا کہنے پر میجر حسین ملک بھی مسکرایا

تھا۔۔۔

اگر آپ کہتی ہیں تو لے لیتے ہیں "میجر حسین ملک "

نے ہنس کر کہا۔۔۔

تو یہ دن ہو گیا آپ کی قوالی نائیٹ کے لیے اب آپ "

کے لیے مہندی کا ڈریس دیکھنا ہے "عیشل نے اسے

دیکھ کر کہا اس کی اس بات پر اس نے ہاں میں سر ہلایا

تھا۔۔۔

اسی طرح دونوں نے مل کر میجر حسین ملک کی شادی کی پوری شاپنگ مکمل کی

تھی اور انھیں شاپنک کرتے

کرتے صبح سے شام ہو گئی تھی اور ابھی صرف اور

صرف میجر حسین ملک کی ہوئی تھی۔۔۔

اب وہ لوگ واپس حویلی جارہے تھے میجر حسین ملک نے ایک جگہ گاڑی روکی تھی۔۔۔

"گاڑی کیوں روکی "عیشل نے اس کے گاڑی روکنے پر کہا تھا۔۔۔

"گاڑی اس لیے روکی کیوں کہ اس شاپنگ کے چکر میں ہم نے تو رومنٹک باتیں ہی نہیں کی "میجر حسین ملک کی اس بات پر عیشل نے غصے سے اسے گھورا تھا۔۔

"توبہ ہے احمر "وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"کیا توبہ بیوی ہو تم میری رومینس بھی تم سے ہی کروں گا نہ "میجر حسین ملک نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"بس کریں احمر تھک گئی ہوں میں ابھی حویلی ڈراپ کریں "عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

"میرا تو دل نہیں کر رہا تمھیں حویلی چھوڑنے کا بلکہ

دل کر رہا ہے تمھیں اپنے فلیٹ اپنے کمرے میں لے

جاؤں ڈیکوریشن تو تمھاری نند ایک گھنٹے میں کروا لے

گی"میجر حسین ملک نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے

تھے۔۔۔

"توبہ توبہ کریں احمر بہت تھک گئی ہوں اور ایسی باتیں رخستی کے بعد ہی صیحح

لگتی ہیں"عیشل نے اسے دیکھ

کر غصے سے کہا تھا۔۔۔

"وہی تو کہہ رہا ہوں رخصتی کر لیتے ہیں نہ"میجر حسین

ملک نے اس کے ہاتھوں پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

عیشل نے ہاتھ پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن پروفیسر احمر ملک نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا

تھا۔۔۔

"احمر کیا ہو گیا ہے پہلے ہی اتنا لیٹ ہو گئے ہیں ماما کی

بھی کالز آرہی تھی بھائی کی بھی"عیشل نے اسے دیکھ

کر کہا۔۔۔

کائزان شاہ کے ذکر کرنے پر میجر حسین ملک نے اسے

غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

اپنے بھائی سے کہنا تھا کہ بیوی ہو اب تم میری"

میرے ساتھ ہو بلکل سیو ہو اسے ٹینشن لینے کی

ضرورت نہیں "میجر حسین ملک نے غصے سے یہ بات

کہی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے احمر آپ کو اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں ان کی بھی پریشانی جائز ہے "

"ہم کب سے باہر ہیں

عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔۔

ان کی پریشانی کیوں جائز ہے ذرا بتانا تم اپنے شوہر کے "

ساتھ ہو تو اس میں اسے پریشان ہونے کی کیا ضرورت

ہے "میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

تھا۔۔۔

میں آپ کو نہیں سمجھا سکتی آپ بس مجھے حویلی "

ڈراپ کریں" عیشل نے اس دیکھ کر کہا۔۔۔

اس کی اس بات پر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی اور اس کا رخ حویلی کی طرف کیا تھا۔۔۔

اس کے بعد ان دونوں میں حویلی پہنچنے تک کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

عیشل نے انتظار کیا تھا وہ اسے بائے کہے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا وہ بھی خاموشی سے اتر کر چلی گئی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک بھی گاڑی وہاں سے بھگا گیا تھا عیشل پریشان ہو گئی تھی کیون کہ میجر حسین ملک اس سے ناراض ہو گیا تھا۔۔

عیشل پریشانی سے کمرے میں بیٹھی تھی جب دعا اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

دعا اسے پریشان دیکھ کر اس کے پاس اکر بیٹھی۔۔۔

کیا ہوا ہے چوہی اتنی پریشان کیوں ہو" دعا اسے "

اداس دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

یار دعا تم اگر مجھے تنگ کرنے آئی ہو نا تو یہاں سے "

چلی جاؤ" عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

اللہ جی کیا ہو گیا ہے میری بہن کو میں تو سوچ رہی "

تھی کہ سرخ چہرے کے ساتھ ملاقات ہو گی لیکن

یہاں تو میڈم غصے میں بیٹھی ہے" دعا نے اسے دیکھ کر

چھیڑا تھا۔۔۔

اس کی ایسی بات پر عیشل غصے سے اسے گھور کر دیکھ

رہی تھی۔۔۔

کیا ہے چوہی آنکھوں سے ہی نگل جاؤ گی کیا" دعا نے "

منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

خاموش رہو چھوٹی ہو تو چھوٹی ہی رہو" عیشل نے "

غصے سے کہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے کوئی بات ہوئی ہے احمر بھائی کے ساتھ "

دعا نے اس دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"میں نے اب تمھیں مارنا ہے تمھارا کیا کام ان سب

کاموں میں"عیشل نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

"کیا ہے چوہی اب میں اتنی بھی چھوٹی نہیں ہوں"دعا

نے منہ بنایا تھا۔۔۔

"اتنی بڑی بھی نہیں ہو کہ ایسی باتیں کرو"عیشل نے

غصے سے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

"اچھا نہ اب بتاؤ کیا ہوا ہے"دعا نے اس کی طرف دیکھ کر ایک بار پھر سے پوچھا

تھا۔۔۔

"تمھیں کیوں میرے ہاتھوں سے مرنے کا دل کر رہا

ہے"عیشل نے غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

"اچھا نہ بتاؤ مجھے کیا لگتا ہے جیجو جی سے لڑائی ہوئی "

ہے" وہ جاتے جاتے یہ بات کہہ گئی تھی۔۔۔

اس نے تکیہ اٹھایا تھا اسے مارنے کے لیے لیکن تب تک وہ جا چکی تھی۔۔۔

ایک تو نا جانے انھیں کیا ملتا ہے مجھ سے ناراض ہو کر "عیشل نے غصے سے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

وہ تینوں آج پھر ایک ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

ہفتے میں ایک دن تو ایسا ہوتا ہی ہے جب وہ تینوں ایک ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔

ہو گئی تھی کل تمھاری اور عیشل کی شوپنگ "کائزان" شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

شوپنگ والی بات پر اس کے دماغ میں کل والی باتیں آئی تھی۔۔۔

کل ان کی لڑائی ہو گئی تھی اور اب اسے بھی ایسا لگ رہا

تھا کہ وہ بھی کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر گیا تھا۔۔۔

وہ کل سے اسے کالز اور میسیجز کر رہی تھی وہ ان کو بھی اگنور کر رہا تھا۔۔۔

ہاں میری تو ہو گئی ہے بس عیشل کے ڈریسز رہتے"

ہیں" میجر حسین ملک نے ہلکا سا ہنس کر کہا تھا۔۔۔

صحیح اور اسکی زمیداری بھی تیری ہی ہے" کائزان"

نے سے دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

ہاں مجھے پتہ ہے اس کی زمینداری میری ہے" میجر"

حسین ملک نے اس کے کہنے پر کہا تھا۔۔۔

میں اپنی شوپنگ کس کے ساتھ کروں" کیپٹن آیان"

ملک نے ان دونوں کی گفتگو میں حصہ لیا تھا۔۔۔

کیا تظلنکس کے ساتھ کرے گا" کائزان شاہ نے اسے"

گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

جب تم دونوں مل کر اپنی بیویوں کے ساتھ کرو گے"

تو مجھے بھی دعا کے ساتھ کرنے دو نہ" کیپٹن آیان ملک

نے معصومیت سے کہا تھا۔۔۔

خاموشی سے جا کر اپنی شوپنگ کر آنا دعا کو میں خود "

کروادوں گا" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھائی جب آپ نورالایمان کے "

" ساتھ جائیں گیں شاپنگ کے لیے تو میں کیوں نہیں

کیپٹن آیان ملک نے معصومیت سے کہا تھا۔۔۔

خاموشی سے جا کر اپنی شوپنگ کر آنا دعا کا میں خود "

دیکھ لوں گا" کائزان شاہ برگر کا بائیٹ لیتے ہوئے بولا

تھا۔۔۔

اور ویسے بھی تیرا ابھی نکاح ہوا ہے کسی کو پتہ بھی "

نہیں ہے تیرے نکاح کا تو تو خاموش ہی رہ" میجر

حسین ملک نے بھی اسے تنگ کیا تھا۔۔۔

بھائی اپ بھی اپنے سالے کے ساتھ مل گئے" اس "

کے سالے بولنے پر میجر حسین ملک نے اسے مکا مارا

تھا منہ پر۔۔۔

پہلے ہم دونوں دوست ہیں" میجر حسین ملک نے مکا مارا اور کائزان شاہ نے یہ"

الفا کہے تھے۔۔۔

کیپٹن آیان ملک ان دونوں کے مل جانے پر منہ بنا کر

ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آج رات میں قوالی نائیٹ کا فنکشن تھا جو کہ حویلی میں

رکھا گیا تھا۔۔۔

تھا بھی کائزان شاہ کی طرف سے اسپیشلی وہ اپنی بہن

کی شادی یادگار طریقے سے کرنا چاہتا تھا اس کے

سارے ارمان پورے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جس کی ساری زمینداری ہی اس پر تھی دولہا دلہن کے آؤٹ فٹ کے علاوہ باقی

سب کے ڈریسز ہی اسے

دیکھنے تھے۔۔۔

جن کا آرڈر اس نے رات میں ہی دے دیا تھا اور دوپہر

تک آ بھی جانے تھے۔۔۔

شادی جلدی میں ہو رہی تھی لیکن دھوم دھام سے ہی

ہونی تھی۔۔۔

تقریباً پچاس کے قریب لوگ انوائیٹ کیے تھے اس

نے زیادہ نہیں کیے تھے۔۔۔

صرف جو قریب کے اس کے رشتدار تھے اور آفس

والے بس اس کے علاؤہ نہیں۔۔۔

وہ صبح سے ڈیکوریشن میں مصروف تھی آج کی تھیم

میجر حسین ملک کے کہنے کے مطابق بلیک میں رکھی

گئی تھی۔۔۔

کیوں کہ اس نے اپنے اور اپنی محترمہ کے ڈریسز بلیک

میں ہی رکھے تھے۔۔۔

کھانے کا انتظام اسنے کیپٹن آیان ملک ہر چھوڑا تھا کیوں

کہ وہ بھی اس سب میں اس کی مدد کروا رہا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک تو خوشی خوشی مدد کروا رہا تھا اسی

بہانے اسے اپنی بیوی کا چہرہ دیکھنے کا مل جاتا تھا۔۔۔

ہو گئے میں سارے کام "کائزان شاہ حویلی کے لون "

میں آتا ہوا بولا تھا۔۔۔

ہاں بھائی تقریباً سب کچھ ہی ہو گیا ہے اسٹیج کی "

تھوڑی ڈیکوریشن رہتی ہے اس کے بعد ہو گیا ہے "کیپٹن آیان ملک نے پھول

ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے

کہا تھا۔۔۔۔

اور جو پیسے اڑانے کے لیے ہیں وہ "کائزان شاہ نے "

اسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

جی بھائی وہ بھی ڈن ہیں "کیپٹن آیان ملک نے "

کائزان شاہ کے پوچھنے پر کہا۔۔۔

وہ سارے کا سارا میری بہن کا صدقہ ہو گا تو وہ سارا "

غریبوں میں جانا چاہیے آج کے کھانے میں سے الگ

اہتمام کروایا ہے نہ تم نے مسکین اور یتیم لوگوں کے

لیے "کائزان شاہ اسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

جی بھائی جیسا جیسا آپ نے کہا تھا ویسے ہی کیا ہے "کیپٹن آیان ملک ابھی بات "

کر رہا تھا کہ دعا کافی لائی تھی

ان دونوں کے لیے۔۔۔

مجھے کافی نہیں پسند "دعا نے کافی کیپٹن آیان ملک کی "

طرف کی تو کیپٹن آیان ملک بولا۔۔۔

سوری مجھے پتہ نہیں تھا بھائی آپ کی کافی "دعا نے "

کائزان شاہ کو اس کی کافی دی تھی۔۔۔

دعا اندر جاؤ "ورکرز کو دیکھ کر کائزان شاہ نے سختی "

سے کہا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک اسے آتا دیکھ یہ تو بھول ہی گیا تھا کہ

وہاں لوگ موجود تھے ڈیکوریشن کے لیے۔۔۔

جی بھائی" دعا یہ کہہ کر فوراً سے اندر چلی گئی "

تھی۔۔۔

اور جو کھانا یہاں کے مہمانوں کے لیے ہو گا وہی ان "

لوگوں کے لیے بھی جانا چاہیے "کائزان شاہ نے ایک

بار پھر سے اسے باور کروایا۔۔

بھائی آپ کی کہی ساری باتیں یاد ہیں مجھے "کیپٹن "

آیان ملک نے ہنس کر کہا۔۔

اچھی بات ہے پھر تو "کائزان شاہ بھی مسکرایا تھا۔۔۔"

oooooooooooooooooooooooo

انوشے اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی اس نے اپنے دماغ سے کائزان شاہ کو

نکالنے کی ناجانے کتنی

کوششیں کی تھی۔۔۔

لیکن وہ تھا کہ اس کے دل پر مزید سوار ہوئے جا رہا

تھا۔۔۔

اب تو وہ سکی حویلی میں رہتی تھی وہ ہر وقت اس کے سامنے ہوتا تھا وہ شخص اس کی محبت ہے کیسے وہ اس کے خواب نہ دیکھتی۔۔۔۔

کیسے وہ اس حویلی کے بہو ہونے کے خواب نہ دیکھتی جو خواب اسے بچپن سے اس کی ماں نے دیکھائے تھے۔۔۔

پھر اسکی خالہ نے بھی اسے دیکھائے اور اب نند کی بیٹی کے آتے ہی اس سے محبت زیادہ ہو گئی۔۔۔

کائزان شاہ اسے صاف لفظوں میں بہن کہہ چکا تھا لیکن اس کا دل ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ کائزان شاہ کو حاصل کرنا چاہتی تھی اس کی زندگی میں شامل ہونا چاہتی تھی پھر وہ چاہے اس کی دوسری بیوی بن کر ہی کیوں کہ ہو۔۔۔

یہ بات اس نے سوچ لی تھی اور اب بس اسے اس پر عمل کرنا تھا۔۔۔

اسے اپنی تسکین برداشت تھی لیکن کائزان شاہ کو اپنا اسے بنانا ہی تھا۔۔۔

کائزان شاہ نورالایمان کے ساتھ بلکل بھی اچھا نہیں "

" لگتا اگر وہ کسی کے ساتھ جچے گا تو وہ انوشے ہو گی

انوشے نے مسکرا کر سوچا تھا۔۔۔۔

نورالایمان کائزان شاہ نہیں بلکہ انوشے کائزان شاہ ہو

گا اب "اس کے دل میں حد سے زیادہ نفرت تھی

نورالایمان کے لیے۔۔۔

آج سب نے حویلی ہی انا تھا اور یہی سے تیار ہونا

تھا۔۔۔

اس نے پہلے ہی سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

وہ اس ڈریس کو دیکھ کر بہت کنفیوز تھی اسے سمجھ

نہیں آ رہا تھا کیا سچ میں کائزان شاہ نے اس کے لیے

اس طرح کا ڈریس سلیکٹ کیا تھا۔۔۔

"یہ کیسا ڈریس ہے وہ تو ایسے کپڑے مجھے حویلی میں

نہیں پہنے دیتے تو اتنے لوگوں کے سامنے کیسے" وہ پریشان ہو گئ تھی۔۔۔

وہ بلیک رنگ میں خوبصورت سی ساڑھی تھی جس

کے بلاؤز کا گلا بہت گہرا تھا۔۔۔

اور بلاؤز تھی بھی سلیوز لیس اسے سمجھ نہیں آرہا تھا

اب وہ کیا کرے۔۔۔

اسے ساتھ میں ایک پیپر بھی ملا تھا اس نے وہ پیپر اٹھایا

اور پڑھنے لگی۔۔۔۔

"مجھے پتہ ہے تم اس ڈریس کو دیکھ کر حیران ہوئی ہوں

گی لیکن تمہیں یہی پہننا ہے ڈیئر وائفی" یہ پڑھ کر بھی

اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

اب وہ کمرے سے باہر نکلی تھی اس کا ارادہ کائزان شاہ

کے پاس جانے کا تھا۔۔۔

لیکن کمرے کے دروازے پر ہی اسے انوشے مل گئی تھی۔۔۔

انوشے کو دیکھ کر اس نے برا سا منہ بنایا تھا اسے دیکھ کر اسے غصہ بھی آرہا تھا۔۔۔

" کیا ہوا تم اب تک تیار نہیں ہوئی" انوشے اسے یوں دیکھ کر بولی۔۔۔

" میری مرضی میں جب بھی تیار ہوں تمھیں اس سے کیا ہوں" وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

" نہیں میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی کائزان پوچھ رہا تھا تمھارا اب تک تم نیچے نہیں آئی نہ اس لیے" انوشے نے مسکرا کر بتایا۔۔۔

" اچھا کہاں ہے وہ" نورالایمان اس کے منہ سے کائزان شاہ کا ذکر سن کر بولی۔۔۔

" وہ شاید حویلی میں ہی ہوگا کہیں" انوشے نے مسکرا

کر کہا۔۔۔

نورالایمان اس کی بات سن کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

انوشے اس کے کمرے میں گئی تھی اس کے کمرے میں سے اس کا ایک حجاب اٹھایا تھا اور اچھے سے خود پر حجاب کیا۔۔۔

اس نے بلیک کلر کا فراک پہنا تھا جو کہ پاؤں کو چھو رہا تھا اس کی فٹنگ وغیرہ بھی کچھ نہیں تھی بازو بھی فل تھے اور پیارا سا دوپٹہ تھا جس کے اوپر کام کیا ہوا تھا۔۔۔

انوشے خود کو شیشے میں دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔

"اب آئے گا اصل مزہ" وہ مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

انوشے کیچن میں آئی تھی اور وہاں پر گلاس نکالنے لگی تھی۔۔۔

کائزان شاہ بھی کیچن میں آیا تھا اسے کیچن کی طرف آتا

دیکھ کر اس نے دیکھ لیا تھا اس لیے جان بوجھ کر وہ

کیچن میں آئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے بھی بلیک شلوار قمیض ڈالی تھی اور اسکے

ساتھ اوپر وائیٹ کلر کی شال لی تھی پاؤں میں آج اس

نے کھیڑی ڈالی تھی فل دیسی اسٹائل اور واللہ اس پر یہ

اسٹائل بہت جب بھی رہا تھا۔۔۔

کسی گاؤں کے سردار والی فیلنگز آرہی تھی آج اسے

دیکھ کر۔۔۔

کائزان شاہ دروازے پر کھڑا ہو گیا تھا اور کچھ دیر تک وہ

یوں ہی کھڑا انوشے کو دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اندر قدم رکھے تھے وہ انوشے کے پاس آیا تھا

اور اس نے اسے پیچھے سے اپنے حسار میں لے لیا۔۔۔

کائزان شاہ نے جو ڈریس نورالایمان کے لیے پسند کیا

تھاوہ انوشے اس کے کمرے سے لے آئی تھی۔۔۔

اس کے بعد اس نے جان بوجھ کر نور الایمان کا حجاب

یوز کیا تھا۔۔۔

اور بالکل وہی سیم سٹائل کیا تھا جیسے نور الایمان حجاب

کرتی تھی۔۔۔

اس کے بعد اس نے وہی سیم پرفیوم یوز کیا تھا جو کہ نور

الایمان یوز کرتی تھی۔۔۔

تاکہ کائزان شاہ دھوکا کھا جائے اور وہ ان دونوں کے

درمیان لڑائی کرواسکے۔۔۔

میری جان آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے آپ"

کمرے میں بلا لیتی ہوں میں وہاں آجاتا" کائزان شاہ

نے مسکرا کر اسکے کان کے پاس کہا تھا۔۔۔

نور الایمان اسے ڈھونڈتے ہوئے کیچن میں آئی تھی یہ

سب کچھ کر وہ حیران ہو گئی تھی اس نے کائزان شاہ کے الفاظ بھی سنے تھے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کائزان بھائی "انوشے نے جب قدموں" کی آہٹ سنی تو اس نے فوراً سے کائزان شاہ کو خود سے پیچھے کیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ بھی یہ دیکھ کر بوکھلا گیا تھا اس کے بعد اس نے پیچھے دیکھا تھا نور الایمان اس کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔

نور الایمان "کائزان شاہ حیرانی سے بولا تھا۔۔۔ "

نور الایمان اس کے پاس آئی تھی اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

یہ سب دیکھ کر اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی لیکن وہ انوشے کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک سارے کام کرنے کے بعد اپنے

کمرے میں تیار ہونے جا رہا تھا جب اسے سیڑھیوں

سے دعا نیچے آتے ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔

وہ فوراً سے سیڑھیاں چڑھ کر اس تک آیا تھا دعا تو اسے

دیکھ کر ایک پل کو ڈر گئی تھی۔۔۔

توبہ ہے آیان ڈرا دیا تھا" وہ دل پر ہاتھ رکھ کر بولی "

تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کچھ بھی نہیں بولا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ

کر اوپر لے جا رہا تھا۔۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں آیان اگر کسی نے دیکھ لیا "

تو" دعا پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک اسے اپنے کمرے میں لے کر آیا تھا

اسے اندر کر کے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اسے

دروازے کے ساتھ لگا یا۔۔۔

"پاگل ہو گئے ہیں لے کر تو ایسے آرہے تھے جیسے

ہمارے نکاح کا سب کو پتہ ہو" دعا نے منہ بنا کر کہا

تھا۔۔۔

"اگر نہیں بھی پتہ ہو گا تو ہمیں ایسے دیکھیں گیں میں

بتادوں گا" کیپٹن آیان ملک نے اس کے حجاب کی پنز

میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔۔

"بلکل بھی نہیں آیان میں نے بہت مشکل سے کیا

ہے" دعا منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

"لیکن مجھے تو میری بیوی کا زلفوں والا روپ دیکھنا

ہے" کیپٹن آیان ملک نے اسے آنکھ ماری تھی۔۔۔

"کچھ زیادہ بے شرم نہیں ہو گئے آپ" دعا نے غصے

سے کہا تھا۔۔۔

"پہلے اس لیے نہیں تھا کیوں کہ اپنی بیوی نہیں تھی نہ

اب تو اپنی بیوی ہے نہ "کیپٹن آیان ملک ہنس کر بولا تھا۔۔۔

بہت ہی کوئی فضول لو جک ہے "دعا نے برا سا منہ بنا" کر کہا۔۔۔

اچھا ویسے میری خوبصورت بیوی پر سیاہ رنگ سب " سے زیادہ اچھا لگتا ہے "کیپٹن آیان ملک نے سرگوشی میں کہا تھا۔۔۔

بلیک شلوار قمیض میں بلیک ہی اسٹولر کے ساتھ حجاب کیا ہوا تھا اپنے ارد گرد سیاہ رنگ کی چادر لی ہوئی تھی پوتی طرح سے خود کو کور کیا ہوا تھا۔۔۔

تھینک یو ڈیئر ہسبنڈ "دعا نے شرما کر کہا تھا۔۔۔ "

تھینک یو سے کام نہیں چلے گا تمھیں میرے ریڈی " ہونے تک یہی رہنا پڑے گا" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی نیچے سب کیتا پوچھیں گیں پھر "دعا "

پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

"صرف دس منٹوں میں ہی میں نے تیار ہو جانا ہے "

کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

نہیں نہ اگر کوئی پوچھے گا کہاں تھی تو "دعا نے "

معصومیت سے کہا۔۔۔

بول دینا تیار ہونے میں ٹائم لگ گیا "کیپٹن آیان ملک "

کو اس کا انکار کرنا پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔

لیکن دس منٹوں میں اگر نہ ہوئے تو میں نے چلا جانا "

ہے "دعا نے پیار سے کہا۔۔۔

اوکے بس میں ابھی گیا اور ابھی آیا "کیپٹن آیان ملک "

یہ کہہ کر اپنا ڈریس جو کہ بیڈ پر پڑا تھا وہ لے کر واشروم

چلا گیا تھا۔۔۔

دعا باہر اس کا انتظار کرنے لگی بس اسے یہاں کوئی دیکھ

نہ لے۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

نورالایمان کائزان شاہ کو لے کر اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

ایمان میری بات "کائزان شاہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن" نورالایمان نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔۔۔

نورالایمان نے وہ ساڑھی اٹھائی تھی اور واشروم جا رہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے جب یہ دیکھا تو وہ فوراً سے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

یہ کیا پہننے جا رہی ہو "کائزان شاہ نے اس کے پاس" پہنچ کر کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے اب آپ نے ہی تو بھیجا تھا "نورالایمان " غصے سے بولی۔۔۔

"میں نے نہیں بھیجا میری جان جو ڈریس انوشے نے پہنا ہوا میں نے تو وہ بھیجا تھا تمھارے لیے" کائزان شاہ نے اس کے ہاتھ سے وہ ساڑھی لے کر دور پھینکی تھی۔۔۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا اتنے لوگوں کے بیچ میں تمھیں ایسے کپڑے پہنے کے لیے بھیجو گا" کائزان شاہ نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

"ابھی کے لیے اپنی الماری میں دیکھو کوئی اچھا سا ڈریس اس پر ہم بعد میں بات کریں گیں ابھی ٹائم نہیں ہے" جائزوں شاہ اپنا سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"ساری باتیں ٹھیک ہے لیکن آپ نے اسے گلے لگا لیا آپ کو پتہ بھی نہیں چلا وہ انوشے ہے" نور الایمان نم آنکھوں سے بول رہی تھی۔۔۔

میری جان اس وقت کسی بچے نے آکر مجھ سے کہا کہ "

تم میرا ایکچن میں ویٹ کر رہی ہو اس نے تمھارا ڈریس

پہنا ہوا تھا تمھارا حجاب کیا ہوا تھا تمھاری پرفیوم یوز کی

کوئی تھی تو میں کیا کرتا" کائزان شاہ پریشانی سے بولا

تھا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتہ" وہ اپنی آنکھیں صاف کر کے بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی "

۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو نور الایمان تمھیں پتہ ہے نہ حویلی "

میں فنکشن ہے" جائزوں شاہ اسے سوتا دیکھ کر بول رہا

تھا۔۔۔

مجھے نہیں اٹینڈ کرنی قوالی" نور الایمان نے غصے سے "

کہا تھا اس خود ہر بلینکٹ لے لیا۔۔۔

نور پاگل ہو گئی ہو اب لوگ کیا سوچیں گیں تم حویلی "

کی بہو ہو" کائزان شاہ نے اس کے اوپر سے بلینکٹ

ہٹایا تھا۔۔۔

"کہہ دیجیے گا میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی "

نورالایمان کی آواز میں نمی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ رو رہی ہو۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے اوپر سے بلینکٹ ہٹایا تھا وہ سچ میں رو رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے میری جان تم جانتی ہو کائزان شاہ " تمھارے علاؤہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا" کائزان شاہ نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

لیکن آپ اس کے اتنا قریب بھی کیسے گئے آپ نے " اسے ہگ بھی کیوں کیا" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میری جان آپ مجھے سزا دے دیں لیکن پلیز ایسا نہ " کہیں" کائزان شاہ نے اسے خود سے دور کر کے اس

کے ماتھے پر کس کیا تھا۔۔۔

میں نے کوئی سزا نہیں دینی مجھے آپ سے بات ہی "

"نہیں کرنی جائیں میں تیار ہو کر آ رہی ہوں

نور الایمان نے اسے خود سے پیچھے کیا تھا۔۔۔

میری ہیلپ کی ضرورت ہو گی "کائزان شاہ کا لہجہ ٹھرکی پن میں بدلا تھا۔۔۔ "

بلکل بھی نہیں میری جان مجھے بلکل بھی ضرورت "

نہیں "وہ اس سب میں میری جان بول گئی اسے اندازہ

ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

کیا کہا ہے ذرا دوبارہ بولیں "کائزان شاہ نے اس کے میری جان کہنے پر فوراً "

سے کہا تھا۔۔۔

میں نے کیا کہا کچھ بھی نہیں "نور الایمان نے انجان "

بنتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے "وہ بھی وہی بیٹھ گیا تھا نور الایمان نے "

گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر الماری کی طرف گئی تھی وہ ڈریس ڈھونڈ رہی

تھی لیکن اسے کچھ مل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ اسے پریشان دیکھ کر اس کے پاس آیا

تھا۔۔۔

کیا ہوا" کائزان شاہ اس کے پاس آیا۔۔۔ "

نہیں وہ ڈریس سمجھ نہیں آ رہا" نور الایمان اس کی "

طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

کیوں نہیں آ رہا" کائزان شاہ نے اسے دور کیا تھا اور "

الماری میں ڈریسز دیکھنے لگا۔۔۔

کچھ بھی ایسا نہیں تھا جو کہ آج کے فنکشن کے حساب

کا ہو۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا بلیک عبایا نکالا تھا اور اسے دیا

تھا۔۔۔

نور الایمان یہ دیکھ کر حیران ہوئی تھی کائزان شاہ اس

کی حیرانی دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے "کائزان شاہ اسے حیران دیکھ کر بولا "

تھا۔۔۔

میں آج یہ پہنو گی "نور الایمان نے اسے دیکھ کر "

پوچھا۔۔۔۔

ہاں جی میری جان یہ میری جان پر بہت خوبصورت "

لگے گا "کازان شاہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

لیکن لوگ کیا کہیں گیں "نور الایمان نے پریشان ہو "

کر کہا۔۔

لوگوں کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں"

تمھارا کائزان شاہ ہو گا نہ تمھارے پاس "کائزان شاہ

نے اس کے ماتھے پر کس کر کے کہا۔۔۔

اوکے "نور الایمان نے کائزان شاہ سے وہ عبایا لیا تھا اور بیڈ پر رکھا۔۔ "

وہ خود آئینے کے پاس آئی تھی اور اس نے اپنے بال

بنائے تھے۔۔۔

اس نے بال جوڑے میں باندھے تھے کائزان شاہ نے

آکر کھول دیے تھے۔۔۔

کیا" نورالایمان نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔ "

چوٹیاں کرو" کائزان شاہ نے اس کے پوچھنے پر "

کہا۔۔۔

اوکے" نورالایمان نے بالوں کی چوٹیاں بنائی تھی "

اور پھر کائزان شاہ جی طرف دیکھا جس نے اسے عبایا

پکڑایا تھا۔۔۔

نورالایمان نے عبایا پہلا تھا اس کے اوپر حجاب کیا

تھا۔۔۔

کچھ ادھورا ہے" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر"

کہا۔۔۔

کیا" نورالایمان کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔ "

کائزان شاہ نے اپنی پوکٹ سے گجرے نکال کر اس
کی کلائیوں میں ڈالے تھے۔۔۔
نورالایمان یہ دیکھ کر مسکرائی تھی جائزوں شاہ اب
بھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
اب کیا ہوا" کائزان شاہ کو خود کو تکتا محسوس کر کے "
نورالایمان نے کہا تھا۔۔۔
یہ "کائزان شاہ نے فلاور کراؤن نکلا تھا اور اسکے سر"
پر رکھا تھا۔۔۔۔
پھر اسکا رخ شیشے کی طرف کیا تھا نورالایمان یہ دیکھ کر
بہت خوش تھی۔۔۔۔
واؤ کائزان "نورالایمان کائزان شاہ کے سینے سے لگی "
تھی۔۔۔
بے رخی ختم نہ "کائزان شاہ نے اس کے گرد حصار بنا کر کہا۔۔۔ "
ایسے کیسے ختم" وہ منہ بنا کر بولی تھی اس نے پیچھے "

ہونا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نے نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

کیا ہے چھوڑیں مجھے "نورالایمان نے غصے سے کہا "

تھا۔۔۔

کیوں چھوڑو بیوی ہو تم میری "کازان شاہ نے اپنا "

حسار مزید مضبوط کیا تھا۔۔۔

اسی وقت کمرے کا دروازہ بجا تھا کازان شاہ نے منہ بنایا

تھا۔۔۔

کون ہے "جائزوں شاہ غصے سے بولا تھا۔۔۔ "

باہر کھڑی انوشے کو منہ بنا گیا تھا وہ جو سوچ رہی تھی کہ

وہ اپنے کمرے سوگ منا رہی ہو گی یہاں تو کائزان شاہ

کی آواز سن کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

وہ خالہ بلا رہی ہیں "انوشے کی آواز پر ان دونوں کا "

منہ بن گیا تھا۔۔۔

تم جاؤ ہم آرہے ہیں "کائزان شاہ نے غصے سے کہا"

تھا۔۔۔

دلہن کی انٹری ہونی ہے جس وجہ سے خالہ "

نور الایمان کو بلا رہی ہیں "انوشے نے ایک بار پھر

کوشش کی تھی وہ باہر آجائیں۔۔۔

اوکے آرہے ہیں "کائزان شاہ نے اس کے دونو گالوں پر محبت سے لب رکھے "

تھے۔۔۔۔

اس کے اس عمل پر اس کے گال دھک کر سرخ

ہوئے تھے۔۔۔

کائزان شاہ اس سے پیچھے ہوا تھا اس کا ہاتھ اپنے ہات میں لیا تھا۔۔۔

اور کمرے کے دروازے کی طرف قدم بڑھائے تھے

کمرے کا دروازا کھول کر وہ دونوں باہر آئے۔۔۔

ان دونوں کو تو فلحال اس کے منہ لگانے کا کوئی ارادہ

نہیں تھا اس لیے کائزان شاہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بنا انوشے سے بات کیے ہی وہاں

سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

یہ دیکھ کر اس کا منہ بن گیا تھا یعنی اس کے اتنا سب کچھ فضول میں کیا تھا۔۔۔

وہ بھی غصے سے ان کے پیچھے پیچھے گئی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لون میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

تقریباً سب ہی مہمان آ گئے تھے سب لوگ ہی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

کائزان شاہ چلتا ہوا میجر حسین ملک کے پاس آیا تھا۔۔۔

اس وقت اس نے نور الایمان کا ہاتھ چھوڑا تھا اور اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

دور رہ کر بیٹھنا میری بہن سے" کائزان شاہ نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر میجر حسین ملک مسکرایا تھااور اس سے پیچھے ہوا۔۔۔

ماشاءاللہ میری گڑیا"میجر حسین ملک نے"

نورالایمان کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔

آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں"نورالایمان اس سے پیچھے ہوتے ہوئے"

بولی تھی۔۔۔

تھینک یو میری گڑیا"میجر حسین ملک نے ہنس کر کہا "

تھا۔۔۔

کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک نے سمپل سیاہ شلوار قمیض کے اوپر وائیٹ شال لی

تھی لیکن میجر حسین

ملک کے ڈریس پر سیاہ ہی رنگ میں کام ہوا ہوا تھا۔۔۔

اس نے اس کے اوپر ویس کوٹ لی ہوئی تھی وہ ابھی

باتیں کر رہے تھے کہ کیپٹن آیان ملک بھی آگیا

تھا۔۔۔

السلام علیکم "اس نے بلند آواز میں کہا تھا انٹرنس سے "

آتے ہوئے۔۔۔

سب نے ہی اس طرف دیکھا تھا اور سب اس کو دیکھ کر

حیران ہوئے تھے۔۔۔

اسے کس نے بلایا ہے "کائزان شاہ نے میجر حسین "

ملک کو دیکھا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ اور نہ ہی میں نے بلایا ہے "میجر حسین "

ملک نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اس شخص کو دیکھ کر اسے ہر وقت غصہ ہی آتا تھا اس کی وجہ سے اس کے اپنی منہ

کو کھویا تھا اور اس کے بعد

چھوٹی ماں کو بھی۔۔۔۔

نور الایمان اسے دیکھ کر کائزان شاہ کے پیچھے ہو جاتی

ہے۔۔۔

کائزان شاہ نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں ریلیکس

رہنے کے لیے کہا تھا۔۔۔

شہزاد ملک ان سب کے پاس آیا تھا یہ بات تو وہ جان گیا تھا اس کے آنے سے وہ کچھ خاص خوشی محسوس نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔

"کیا ہوا باپ کے آنے کی خوشی نہیں ہوئی" شہزاد ملک نے ان تینوں کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"بلکل بھی نہیں" میجر حسین ملک نے سینے پر ہاتھ باندھ لیے تھے۔۔۔

شہزاد ملک نے کیپٹن آیان ملک کو گلے لگانا چاہا تھا لیکن وہ پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔

"کیوں آئے ہو" کائزان شاہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

"کیا مطلب کیوں آیا ہوں میرے بیٹے کی شادی ہے اور میں نہ آؤں ایسا کیسے ہو سکتا ہے" شہزاد ملک نے ہنس کر کہا۔۔۔

کیوں آئے ہو" کائزان شاہ غصے سے بولا تھا۔۔۔ "

کیا مطلب کیوں آیا ہوں میرے بیٹے کی شادی ہے " اور میں نہ آؤں ایسا کیسے ہو سکتا ہے" شہزاد ملک نے ہنس کر کہا۔۔۔

کون سے بیٹے" میجر حسین ملک نے آگے آکر بولا " تھا۔۔۔۔

وہاں پر سادیہ بیگم بھی آگئی تھی شہزاد ملک کو دیکھ کر غصہ انھیں بھی آیا تھا۔۔۔

تم دونوں میرے بیٹے اور یہ میری بیٹی" کائزان شاہ " کے پیچھے چھپی نور الایمان کی طرف اشارہ کیا تھا اس نے۔۔۔

ہم میں سے کوئی بھی تمھارا کچھ نہیں لگتا" کیپٹن "

آیان ملک غصے سے بولا تھا۔۔۔

مہمان سب ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے سادیہ بیگم یہ دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

ابھی کے لیے اس بات کو چھوڑو سب لوگ دیکھ "

رہے ہیں" سادیہ بیگم نے ان سب کو دیکھ کر کہا۔۔۔

سادیہ بیگم کی بات پر سب نے مہمانوں کی طرف دیکھا

تھا۔۔۔

ان سب نے خود کو ریلیکس کیا تھا اور اسے اگنور کرنے

کی کوشش کی تھی۔۔۔

" نورالایمان تم جاؤ دعا کے ساتھ عیشل کو لے کر آؤ "

سادیہ بیگم نے کائزان شاہ کے پیچھے چھپی نورالایمان کو

دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے ممانی" نورالایمان یہ کہہ کر وہاں سے چلی"

گئی تھی۔۔۔

تم لوگوں کو تو پل بھی نہیں لگا میری بیٹی کو اپنی کرنے"

میں "شہزاد ملک نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ تمھاری بیٹی کبھی تھی ہی نہیں تم نے اسے صرف "

اور صرف اس کے جائداد کی وجہ سے رکھا ہوا تھا جو کچھ

بھی پھوپھو کا تھا وہ سب انھوں نے اس کے نام کر دیا

اور اس کے بعد بابا نے جو نور الایمان کے نام کیا اس کی

وجہ سے "کائزان شاہ نے اسے آئینہ دیکھایا تھا۔۔۔

تم الزام لگا رہے ہو مجھ پر "شہزاد ملک نے غصے سے "

کہا۔۔۔

سچ کہہ رہا ہوں "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر "

کہا۔۔۔

کائزان بس کرو مہمان دیکھ رہے ہیں "سادیہ بیگم "

اپنے بیٹے کو جانتی تھی جب وہ غصے میں آجائے ایک

بار تو اسے کنٹرول کرنا مشکل تھا۔۔۔

میجر حسین ملک کیپٹن آیان ملک اسے وہاں سے لے

گئے تھے۔۔۔

وہ تینوں اسٹیج پر جا کر بیٹھ گئے تھے فوٹو گرافر نے اپنا کام
شروع کیا تھا۔۔۔

وہ ان کی تصویریں لینے لگا تھا وہ تینوں سچ میں اس وقت
شہزادے ہی لگ رہے تھے۔۔۔

نور الایمان اور دعا عیشل کو لے کر آ رہی تھی وہ ان
دونوں کے درمیان میں تھی۔۔۔

ان کے ساتھ کچھ لڑکیاں تھی جو کہ ان پر پھول
پھینک رہی تھی۔۔۔

وہ تینوں ہی اسٹیج پر سے کھڑے ہو گئے تھے کازان شاہ
تو اسٹیج سے اتر کر عیشل کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا بلیک رنگ کے
لہنگے میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

سر پر اچھے سے حجاب کیا تھا اپنے ارد گرد ایک بلیک میں

شال لی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک تو بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا اتنی خوبصورت لگتی سیاہ رنگ میں اس کی بیوی تو وہ کوئی اور ڈریس ڈیزائن کروالیتا اس میں کہیں اس کی حسین بیوی کو اسی کی نظر نہ لگ جائے۔۔۔

کائزان شاہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھی ابھی کل کا ہی وقت تھا جب وہ ان دونوں کو اپنے ہاتھوں میں کھلاتا تھا اور آج وقت آگیا تھا ان کی شادی کی۔۔۔۔

نور الایمان نے کائزان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

شہزاد ملک ان سب کو حسد سے دیکھ رہا تھا اس کے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی وہ سب ایک ساتھ تھے اور خوش تھے کیوں۔۔۔

کائزان شاہ اسے لے کر اسٹیج تک آیا تھا میجر حسین

ملک نے نیچے اتر کر اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

عیشل تو نظریں جھکائے ہوئی تھی اس سے نظریں

نہیں اٹھائی جا رہی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک اس کا ہاتھ تھام کر اسے اسٹیج کے اوپر

لایا تھا اور اسے اپنے ساتھ بیٹھایا تھا۔۔۔

قوالی نائیٹ شروع ہو گئی تھی میجر حسین ملک تو بس اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھ

رہا تھا۔۔۔

کب سے انتظار کر رہا تھا تمھارا" میجر حسین ملک نے "

اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے احمر سب دیکھ رہے ہیں" عیشل نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ "

میں کیا کروں سب دیکھ رہے ہیں ایک تو اکیلے میں"

ملنے کا موقع بھی نہیں ملا" میجر حسین ملک نے منہ بنا

کر کہا تھا۔۔۔

کیاہ گیا ہے احمر آپ تو ایسے ری ایکٹ کر رہے ہیں "

جیسے چھوٹے بچے ہوں"عیشل نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

تمھارے معاملے میں میں بچہ بھی بن جاؤں گا"

کبھی"میجر حسین ملک نے اسے آنکھ ماری تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے احمر سب لوگ ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں "

عیشل نے منہ بنایا تھا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا سب لوگ تو کھانا کھلنے کے انتظار میں"

ہوں گیں"میجر حسین ملک نے ہنس کر کہا۔۔۔

اللہ جی احمر کیا یاد کروایا ہے بھوک تو مجھے بھی لگی "

ہے"عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا سنے کھانا نہیں کھایا تھا

یہ بات اسے اب یاد آرہی تھی۔۔۔

اچھا میں کائزان سے پوچھتا ہوں کہ کب تک کھانا"

کھلے گا"میجر حسین ملک نے موبائل نکلا تھا اور اسے

کال کی تھی۔۔۔

لیکن کائزان شاہ نے کال نہیں اٹھائی تھی شاید وہ کہی

اور بزی تھا۔۔۔

اچھا رو کو میں خود دیکھ کر آتا ہوں "میجر حسین ملک "
یہ بول کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

تم کیوں اٹھ کر آ گئے "اسے آدھے راستے میں "
کائزان شاہ مل گیا تھا کائزان شاہ اسے دیکھ کر بولا۔۔۔

وہ عیشل کو بھوک لگی تھی کھانا لینے آیا ہوں "میجر "
حسین ملک کائزان شاہ کو دیکھ کر بولا۔۔۔

تو مجھے کال کر دیتا "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر "
کہا۔۔۔

کیا تھا تمھیں کال لیکن اٹھایا ہی نہیں "میجر حسین "
ملک نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اسی وقت ڈاکٹر اشعر آیا تھا اسے دیکھ کر وہ دونوں ہی
مسکرائے تھے۔۔۔

لیٹ ہو گئے ہو تم "ڈاکٹر اشعر کو دیکھ کر میجر حسین "

ملک نے کہا۔۔۔

ہاں بس وہ ڈریس نہیں سمجھ آ رہا تھا اس لیے "ڈاکٹر "

اشعر میجر حسین ملک کے گلے لگا تھا۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو بھائی "ڈاکٹر اشعر اس سے "

پیچھے ہوا تھا۔۔۔

تھینک یو "میجر حسین ملک نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

تم جاؤ آیان والوں کے پاس انجوائے کرو "کائزان "

شاہ نے اس سے کہا۔۔۔

وہ بھی ان سب کی طرف چلا گیا تھا راستے میں اسے

انوشے نظر آئی تھی۔۔۔

انوشے کو دیکھ کر وہ اس کے پیچھے گیا تھا اور پھر قریب

جا کر اس نے انوشے کا دوپٹہ پکڑ لیا تھا۔۔۔

انوشے نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا ڈاکٹر اشعر کو دیکھ کر وہ

مسکرائی۔۔۔

ہائے بیوٹی فل لیڈی "ڈاکٹر اشعر نے مسکرا کر "

کہا۔۔۔

ہیلو تم یہاں "انوشے نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔ "

ہاں کیوں میں نہیں آ سکتا "ڈاکٹر اشعر نے مسکرا کر "

کہا۔۔۔

"میں نے ایسا کب کہا میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھی "

ڈاکٹر انوشے بھی مسکرائی تھی۔۔۔

آجاؤ "انوشے اسے دیکھ کر بولی۔۔۔ "

کدھر "ڈاکٹر اشعر نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔ "

کھانا کھانے اور کہاں "ڈاکٹر انوشے نے اسے گھور کر "

کہا تو اشعر مسکرا دیا۔۔۔

چلو "ڈاکٹر اشعر بھی مسکرا کر کہا۔۔۔ "

ooooooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک کھانا لے کر آیا تھا اس نے کھانا اس

کے آگے رکھا تھا ٹیبل پر۔۔۔

ہائے اتنا ٹائم "عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔"

میری جان راستے میں مہمان بھی تو مل رہے تھے "

نہ "میجر حسین ملک نے پیار سے کہا۔۔۔

میجر حسین ملک اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے لگا

تھا عیشل نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا ہوا "میجر حسین ملک اسے حیران ہوتا دیکھ کر "

بولا۔۔۔

احمر میں خود کھالوں گی "عیشل نے معصومیت سے "

کہا۔۔۔

اگر میں کھلا دون گا تو کیا ہو جائے گا "میجر حسین ملک "

نے گھور کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

نہیں احمر وہ سب "ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ میجر "

حسین ملک نے اس کی بات بیچ میں کاٹ دی تھی۔۔۔

ہاں مجھے پتہ ہے وہ سب دیکھ رہے ہیں مجھے شرم آرہی "

ہے لوگ کیا سوچیں گیں بلابلا" میجر حسین ملک نے

منہ بنا کر کہا تھا اور چمچ واپس رکھ دی تھی۔۔۔

اچھا نہ میری جان آپ کھلا دیں بس" وہ میجر حسین "

ملک کا بنا ہوا منہ دیکھ کر بولی۔۔

نہیں اب خود کھا لو" میجر حسین ملک نے غصے سے "

بولا۔۔۔

پلیز نہ احمر" اس نے پلیٹ اٹھا کر اسے دیا تھا میجر "

حسین ملک نے ہنستے ہوئے پلیٹ کی تھی اور اسے کھانا

کھلانے لگی۔۔۔

کائزان نور الایمان آیان اور دعا سٹیج پر آئے تھے انھیں

ایسے دیکھ کر وہ چاروں ہی مسکرائے تھے۔۔۔

ان کے اس طرح مسکرانے پر عیشل نے شرم سے

نظریں جھکا لی تھی۔۔۔

ہو گئے اب خوش "عیشل اس کے کان کے پاس "

سر گوشی کرتی بولی۔۔۔

میجر حسین ملک اس کی اس بات پر مسکرایا تھااور ان

چاروں کو غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

کیوں آئے ہو "میجر حسین ملک نے غصے سے "

کہا۔۔۔

ہم تو یہ دیکھنے آئے تھے کہ آپ سچ میں بھابھی کو "

اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہے ہیں "کیپٹن آیان ملک

نے ہنس کر کہا۔۔۔

ہاں اب جاؤ دیکھ لیا نہ "میجر حسین ملک نے غصے سے "

اسے گھورا تھا۔۔۔۔

کیوں ہم کیوں جائیں جانا ہے تو تم جاؤ "کائزان شاہ "

نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

شرم کر لو میں دولہا ہوں "میجر حسین ملک نے منہ "

بنا کر کہا۔۔۔

" تو ہم کیا کریں" کائزان شاہ نے اٹیٹوڈ سے کہا اور اس

کا ایک ہاتھ پکڑا۔۔۔

دوسرا ہاتھ کیپٹن آیان ملک نے پکڑ لیا تھا ان دونوں

نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔

اسے اپنی طرف زور سے کھینچا جس وجہ سے وہ صوفے

سے نیچے گر گیا تھا۔۔۔

سب اسے دیکھ کر ہنسنے لگے تھے ایک سائیڈ پر کائزان

شان بیٹھ گیا تھا اور دوسری سائیڈ سے نور الایمان بیٹھ

گئی تھی۔۔۔

" گڑیا آپ بھی" وہ نیچے بیٹھے ہوئے ہی بولا تھا۔۔۔

" بھائی میں تو کچھ نہیں کر رہی جو بھی کیا ہے آپ کے

بھائی اور سالے نے کیا ہے" نور الایمان نے مسکراتے

ہوئے کہا۔۔۔

اس کی ایسی چالاکی پر میجر حسین ملک نے اسے گھور کر

دیکھا تھا۔۔۔

جگہ چاہیے "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔ "

میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا

تھا۔۔۔

پہلے تجھے میری منتیں کرنی ہوں گی "کائزان شاہ نے "

اسے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

تجھے منتیں کرتی ہے میری جوتی "وہ کھڑا ہوتے "

ہوئے غصے سے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے تیری مرضی "کائزان شاہ نے بھی سینے پر ہاتھ باندھے تھے اور '

خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔۔

میجر حسین ملک نے نور الایمان کو دیکھا تھا جو کہ

معصومیت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک اس کے پاس آیا تھا وہ چالاکی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی کائزان

شاہ اس کی اس چالاکی پر اسے

گھور کر دیکھ رہا تھا اب۔۔۔

اب بتاؤ "میجر حسین ملک نے بھی اسے اب فاتحانہ "

مسکراہٹ سے دیکھا تھا۔۔۔

"کوئی نہیں تو نے میری بیوی کو اپنی طرف کر لیا"

کائزان شاہ نے نور الایمان کی طرف دیکھ کر کہا جو کہ

اب اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

ایسے ہی سب نے باتیں کی تھی ایک دوسرے کو تنگ کیا تھا اور رات دیر تک ہلا

گلا کیا تھا۔۔۔

صبح نور الایمان کیچن میں اپنے لیے کافی بنا رہی تھی

رات دیر ہو جانے کی وجہ سے وہ لوگ واپس نہیں گئے

تھے۔۔۔

پھر سادیہ بیگم اور کائزان شاہ کے بہت اسرار کرنے پر

وہ لوگ روک ہی گئے تھے۔۔۔

نور الایمان اپنے لیے کافی بنا رہی تھی جب انوشے کیچن

میں آئی تھی اسے دیکھ کر نور الایمان نے اگنور کیا تھا

کیوں کہ اس کے منہ لگانے کا اس کا ویسے بھی مونڈ

نہیں تھا کوئی بھی۔۔۔

اور تم یہاں "انوشے اسے دیکھ کر حیران ہوئی"

تھی۔۔۔

کیوں یہ میری حویلی ہے اور تم مجھ سے ہی یہی سوال "

" کر رہی ہو البتہ میں تم سے یہ سوال کر سکتی ہوں

نور الایمان نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

نہیں میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی "اس نے برا سا"

منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

تمھیں ویسے بھی نہیں کہنا چاہیے "نور الایمان نے "

اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں وارن کیا تھا۔۔۔

اچھا ویسے رات تم نے عبایا کیوں ڈالا تھا فنکشن پر "

بھی عبایا "اس نے برا سہ منہ بنایا تھا۔۔۔

کیوں کہ میں نے کہا تھا" پیچھے سے کائزان شاہ کیچن "

میں آتا بولا تھا۔۔۔

اوٹھیک "انوشے نے زبردستی مسکراتے ہوئے "

کہا۔۔۔

ویسے مجھے سمجھ نہیں آیا کہ نور الایمان جا ڈریس "

تمھارے پاس کیا کر رہا تھا "کائزان شاہ نے چولہا

جلایا تھا۔۔۔

اس کے ایسا کرنے پر نور الایمان اور انوشے دونوں ہی اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

کون سا ڈریس "انوشے نے کائزان شاہ کو دیکھ کر "

ڈرے ہوئے کہا۔۔۔

"تمھیں لگتا ہے تم میری سامنے جھوٹ بول سکتی ہو "

کائزان شاہ نے چمچ لی تھی اور اس جلتے ہوئے چولہے پر رکھ دی تھی۔۔۔

رات جو ڈریس آپ نے بھیجا تھا میں نے تو رہی پہنا" ہے "انوشے نے چولہے پر گرم ہوتے چمچ کو دیکھا تھا۔۔

لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے تو تمھیں کوئی " ڈریس بھیجا ہی نہیں تھا "کائزان شاہ نے گرم ہوتے چمچ کو دیکھا۔۔۔

میں تمھیں آخری بار وارن کر رہا ہوں میرے اور " میری بیوی کے درمیان آنے کا انجان اچھا نہیں ہو گا تمھارا جیسے یہ چمچ اس وقت گرم ہو رہا ہے نہ اسی طرح تمھارے ہاتھ یہاں رکھ کر گرم کروں گا "کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے تمھاری چلاکی ہم سمجھ نہیں پائیں "
گیں بعد میں لڑیں گیں جھگڑیں گیں یہ تمھاری
صرف ایک غلط فہمی تھی میاں بیوی کے رشتے میں
اعتبار نہ ہو تو وہ رشتہ کسی کام کا نہیں ہوتا" نور الایمان
نے اسکے سامنے آکر کہا تھا۔۔۔

جتنے دن یہاں رہو گی عزت سے رہو یہ نہ ہو میں تمھیں حویلی سے دھکے دے "
کر نکالوں" کائزان شاہ
نے انگلی سے وارن کیا تھا۔۔۔۔

اب یہاں ایسے کیوں کھڑی ہو جاؤ" نور الایمان "
اسے وہی بت بنا دیں کر بولی تھی۔۔۔۔

تمھارا بس یہی اعتماد چاہیے مجھے اور کچھ بھی نہیں "
چاہیے" کائزان شاہ نے اسے شیلف پر بٹھایا تھا اور اس
کے بال کان سے پیچھے کیے تھے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کائز ہم کیچن میں ہیں" نور الایمان کے "

دودھیا رنگت میں سرخیاں گھلی تھی۔۔۔

تو میں کیا کروں میں تو اپنی پیاری سی کیوٹ سی بیگم "

کے ساتھ ہوں" کائزان شاہ نے فوراً سے اس کے گال

پر لب رکھے تھے اسی وقت عیشل کیچن میں آئی

تھی۔۔۔

عیشل کو دیکھ کر وہ فوراً سے نورالایمان سے پیچھے ہوا

تھا۔۔۔

نورالایمان نے تو شرم سے نظریں ہی جھکالی تھی

عیشل کے سامنے ایسی حرکت وہ بھی کائزان شاہ نے

کی تھی۔۔۔

میں تو سوچ رہی تھی بس میرے والا ہی ایسا ہے "

یہاں تو ہر کسی کے والا ایسا ہے" عیشل نے اپنے دماغ میں سوچا تھا۔۔۔

ڈونٹ وری بھائی کیری اون میں تو بس چائے بنانے "

آئی تھی میں بعد میں بنالوں گی" عیشل نے مسکرا کر کہا

تھا۔۔۔

اس کی ایسی بات پر کائزان شاہ نے اسے ایک نظر دیکھا جو کہ اپنی ہنسی چھپا رہی تھی ان دونوں کی شکلیں دیکھ کر۔۔۔

اب کی بار کائزان شاہ اسے گھور کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

عیشل زور زور سے ہنسنے لگی تھی اسے ہنستا دیکھ کر نور الایمان مزید شرمندگی محسوس کر رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کائزان شاہ کا حشر نشر کر دے۔۔۔

خود تو اپنی جان بچا کر بھاگ گیا تھا پیچھے وہ بیچارہ پھنس گئی تھی۔۔۔

"ویسے یہ کیا ہو رہا تھا" عیشل نے نور الایمان کو اپنی جگہ پر ساکت بیٹھا دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

"وہی جو آپ کے اور بھائی کے درمیان ہوتا ہے ہر

ملاقات پر"نور الایمان کے دماغ نے بھی کھجلی کی تھی
اس لیے اس کے منہ میں جو آیا تھا اس نے بول دیا
تھا۔۔۔
شرم کرو اپنی بھابھی سے بات کر رہی ہو"عیشل نے "
اس کے ایسے کہنے پر غصے سے کہا تھا۔۔۔
ہاں تو میں بھی تو آپ کی بھابھی ہوں نہ"نور الایمان "
نے معصومیت سے کہا۔۔۔
تو میں تم سے رشتے میں بھی بڑی ہوں اور عمر میں "
بھی"عیشل نے اسے گھورا تھا اور چائے کے لیے
دودھ نکالنے گئی تھی۔۔۔۔
میری سوئیٹ ڈی بھابھی جان آپ چائے بنا رہی ہیں میری بھی کافی بنا دیں"وہ "
دانت نکال کر بولی تھی اور
وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔
اس سے پہلے کہ عیشل منہ کر دیتی عہناڈے موقع ہی نہ دیتی۔۔۔

وہ بھاگ کر باہر جا رہی تھی جب اس کی ٹکر کائزان شاہ
سے ہوئی تھی۔۔۔
وہ گیا نہیں تھا بلکہ وہی کھڑے ہو کر ان کی باتیں سن
رہا تھا۔۔
وہ گرتے گرتے بچی تھی کائزان شاہ نے اس کی کمر میں
ہاتھ ڈال لیا تھا۔۔
لاونج میں بیٹھے میجر حسین ملک آیان ملک اور سادیہ
بیگم نور الایمان کی چیخ پر ان کی طرف متوجہ ہوئے
تھے۔۔۔
نور الایمان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا نوشے
بھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی اس کی آنکھوں کو تو
اس منظر نے جلا کر رکھ دیا تھا۔۔
وہ دونوں ہی ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے میجر حسین ملک اور کیپٹن
ایان ملک دونوں اٹھ کر ان

کے پاس آئے تھے۔۔۔

چھوڑ دے اسے جگہ اور لوگوں کا تو خیال کر لیا کر" میجر حسین ملک نے اس کے "

کان کے پاس آکر یہ بات
کہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ ہوش میں آیا تھا اور اس کی طرف دیکھا

تھا۔۔۔

نور الایمان بھی دوسری دینا سے واپس اس دنیا میں آئی

تھی نور الایمان کے مزاحمت کرنے پر جائزوں شاہ نے

اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔
اسے تو نہ جانے کتنی شرمندگی محسوس ہو رہی
تھی۔۔۔

پہلے عیشل کے سامنے اور اب میجر حسین ملک اور

کیپٹن آیان ملک کے سامنے۔۔۔

وہ ان سب کے درمیان نہ تو اس پر غصہ کر سکتی تھی اور

نہ ہی اسے گھور کر دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ بس خاموشی سے سر جھکائے کھڑی تھی کسی مجرم کی طرح۔۔۔

گڑیا مجھے لگتا ہے اب ہمیں چلنا چاہیے "میجر حسین ملک نے نور الایمان کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ایسے کیسے ناشتہ کیے بغیر میں تم میں سے کسی کو بھی جانے نہیں دوں گی "سادیہ بیگم میجر حسین ملک کے بولنے پر فوراً سے بولی تھی۔۔۔۔

اوکے ممانی ہم ناشتہ کر کے جائیں گیں "میجر حسین ملک نے ہنس کر کہا تو سادیہ بیگم بھی مسکرائی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooo

دعا تیار ہو کر آئی تھی رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے اس کی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔۔۔

باقی سب لوگ تو نا جانے کب سے اٹھ گئے گے بس ایک وہی تھی جو نہیں اٹھی تھی۔۔۔

سب سے لیٹ اٹھنے کی وجہ سے وہ ابھی فریش ہو کر آئی تھی۔۔۔

اس نے شیشے کے سامنے آکر بال کو مب کرنا شروع کیے تھے جب بیڈ پر اس کی نظر پڑی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک بوٹوں کے ساتھ اس کے بیڈ پر لیٹا تھا

دعا نے کومب وہی چھوڑا اور اس کی طرف مڑی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہے آیان" دعا نے غصے سے کہا تھا۔۔۔"

آیان ملک کھڑا ہو گیا تھا اور اس کے پاس آیا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے میری جان اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو

ایک تو جانے سے پہلے میں تم سے ملنے آیا ہوں تم نے تو صبح سے اپنا دیدار ہی نہیں کروایا" وہ معصوم بن کر

بول رہا تھا۔۔۔

بہت اچھا کیا ہے اگر بھائی ہجر لیں تو اور اچھا ہو جانا "

ہے" دعا نے اسکے لیے کلیپنگ کی تھی۔۔۔۔

تم ضرور ہی چاہتی ہو کہ تمھارا وہ ہٹلر بھائی ہمیں "

پکڑے" کیپٹن آیان ملک نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

ہٹلر بولا آپ نے میرے بھائی کو ہٹلر ہوں گیں آپ "

بلکہ آپ تو جنات کے سردار نہیں نہیں بلکہ گدھوں

کے سردار لگتے ہیں مجھے" دعا نے بیڈ پر پڑا تکیا اس کی طرف پھینکا تھا۔۔

جیسے کیپٹن آیان ملک نے کیچ کر لیا تھا وہ دعا کے پاس

آیا تھا۔۔۔۔

اس کی دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اس نے اپنے ساتھ

اسے بیڈ پر گرایا تھا۔۔۔

یہ کیا کیا ہے آیان میں نے ابھی کپڑے چینج کیے تھے ساری پرس خراب کر "

دی آپ نے" دعا نے منہ

بنا کر کہا تھا۔۔۔

خاموش بھائی کے میسجز آرہے ہیں کہاں ہو ہمیں"
نکلنا ہے بس پانچ منٹ دو اس کے بعد میں نے ویسے
ہی چلے جانا ہے" کیپٹن آیان ملک اسے غصہ کرتا دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔
وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف منہ کیے لیٹے
تھے۔۔۔
کیپٹن آیان ملک اس کے قریب ہوا تھا اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔
" اپنا خیال رکھنا میری خوبصورت بیوی بہت جلد پھر
آپ سے ملاقات ہو گی اور میرے فلیٹ پہنچنے سے
پہلے آپ نے مجھے میسج کرنا ہے مس یو کا اوکے" کیپٹن آیان ملک نے ایک بار پھر
اس کے ماتھے پر لب
رکھے۔۔۔۔
''' آپ بھی اپنا خیال رکھنا" دعا نے ہنس کر کہا۔۔۔

تم ٹھیک میں ٹھیک آئی لو یو میری شریکِ حیات "کیپٹن آیان ملک یہ کہہ کر "
کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

دعا بھی اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی کیپٹن آیان
ملک نے جانے سے پہلے اپنی باہیں کھولی تھی۔۔۔

دعا اس کی باہوں میں سمائی تھی کیپٹن آیان ملک نے
اسے اپنے باہوں کے حسار میں قید کر لیا اور اسے
محسوس کرنے لگا۔۔

امتیاز شاہ اور شہزاد ملک ایک دوسرے کے آمنے
سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

دونوں ہی بہت سیریس انداز میں ایک دوسرے کو
دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیوں بلایا ہے مجھے یہاں "شہزاد ملک نے اسے دیکھ "

کر سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

" بتا رہا ہوں اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے تم یہ تو بتا دو" امتیاز شاہ اسے دیکھ ہنس کر بولا تھا۔۔۔

" کیوں میرا ابھی وقت ضائع کر رہے ہو اور اپنا بھی "

شہزاد ملک کو غصہ آرہا تھا اس کی یوں پہیلیاں بجھانے پر۔۔۔

" اچھا بتاؤ کیسی رہی تمھارے بیٹے کی قوالی نائیٹ "

امتیاز شاہ نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

" تم نے مجھے یہ سب فضول بقواز کرنے کے لیے بلایا ہے" شہزاد ملک غصے سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

" کیا ہو گیا ہے اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہو مجھے بھی پتہ ہے تم وہاں صرف اور صرف نور الایمان کے لیے گئے تھے" امتیاز شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

" تو وہ میری بیٹی ہے" امتیاز شاہ کے کہنے پر شہزاد ملک

نے غصے سے کہا۔۔۔

"یہ تو میں بھی جانتا ہوں تمھارا وہاں جانے کا مقصد

اس کے نام کی جائداد تم اپنے نام کرنا چاہتے ہو "امتیاز

شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں کہا

تھا۔۔۔

"میں تو یہ بھی جانتا ہوں تم نے اس کی شادی کائزان سے اس لیے ہونے دی

کیوں کہ زینب یعنی کائزان کی پھوپھو جائیداد کے پیپرز میں یہ صاف لکھوا

کر

گئی تھی کہ جب تک نورالایمان کی شادی کائزان شاہ

سے نہیں ہو جاتی تب تک اس کی جائیداد اس کی نہیں

ہو سکتی ورنہ تو تم نے بھی وہی بنانا تھا اسے ہر امیر مرد

کے بستر کی زینت "امتیاز شاہ کے یہ الفاظ اسے سخت

ناپسند گزرے تھے لیکن وہ خاموش رہا تھا۔۔۔

"تمھیں مجھ سے کیا چاہیے "شہزاد ملک نے اس کے

خاموش ہونے پر کہا تھا۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں بس ان کے گھر میں ہے شادی بارات" والے دن نورالایمان کو میں کیڈنیپ کروں گا تم اس کے نام کی دولت اپنے نام کروالینا اس کے بعد اسے مجھے دے دینا" امتیاز شاہ نے مسکرا کر اسکے آگے ڈیل رکھی تھی۔۔۔

میں اپنی بیٹی تمھیں نہیں دوں گا" شہزاد ملک نے " غصے سے کہا اور کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

سوچ لو اس کے بعد نہ بیٹی ہاتھ آئے گی اور نہ ہی " جائیداد" اس کے کھڑے ہونے پر امتیاز شاہ نے کہا تھا۔۔۔

تمھیں شکر ادا کرنا چاہیے ایک بار میرے بیٹے کے ہاتھوں بچ گئے ہو اور پھر یہ " سب کر رہے ہو" امتیاز شاہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

اسی سے بھی تو بدلا لینا ہے نہ نور الایمان کو کیڈ نیپ "
کر کے اسے بتاؤں گا اس کی بہن میرے پاس ہے سوچو
اسے کتنی عزیت ہو گی جب اس کی بہن میرے کمرے
میں میرے بیڈ پر اجڑی حالت میں ملے گی اور کائزان
شاہ کی عزت ویسے کی خاک ہو جائے گی کیوں کہ
عیشل کی بارات والے دن میں یہ کروں گا احمر کو میں
بارات لے جانے ہی نہیں دوں گا" امتیاز شاہ قہقہہ لگا
کر ہنسا تھا۔۔۔

"تم مجھے کیوں ان سب میں شامل کرنا چاہتے ہو"
شہزاد ملک نے اسے تشویش ناک نگاہوں سے دیکھا
تھا۔۔

" کیوں کہ اس وقت میرے پاس ایسی کوئی جگہ نہیں
جہاں میں چھپ سکوں نہ ہی کئی فورس کے اس لیے
تم سے مدد مانگ رہا ہوں" امتیاز شاہ نے کما سے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

شہزاد ملک پھر سے بیٹھ گیا تھا اس کے بیٹھنے کا مطلب یہی تھا کہ جائیداد کے لیے

ان نے اپنی ہی بیٹی کو ایک

درندے کے بستر کی زینت ہونے کے لیے چھوڑ دیا

تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نور الایمان ان دونوں کے لیے کافی بنا کر آئی تھی وہ

تینوں ہی اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔۔۔

تینوں نے ہی ایک دوسرے کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور

بنایا تھا۔۔۔

نور لایمان نے کافی بنائی میجر حسین ملک نے نوڈلز بنائے تھے اور کیپٹن آیان

ملک نے ان کے لیے

سینڈوچ بنایا تھا۔۔۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ ان تینوں کی چیزیں پرفیکٹ بنی تھی یا

نہیں۔۔۔۔

اور صحیح نہ بننے والے کو پنشمنٹ بھی ملنی تھی

نورالایمان نے اپنے مگ ٹیبل پر رکھے تھے اور چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"سب سے پہلے کس کی ڈش ٹیسٹ کریں "

نورالایمان نے ایکسائیٹڈ ہو کر کہا۔۔

لیکن نورالایمان تمھاری ڈش کہاں ہے یہ کافی دیکھا " کر کیوں ڈش کی بیچاری کی توہین کر رہی ہو" کیپٹن آیان ملک نے ہنس کر کہا۔۔۔

"بھائی دیکھ لیں اسے یہ مجھے تنگ کر رہا ہے"

نورالایمان نے معصومیت سے میجر حسین ملک کو دیکھا تھا۔۔۔

چپ رہ تو اور اب سب سے پہلے تیرے ہی سینڈوچ " ٹیسٹ ہوں گیں لو گڑیا" میجر حسین ملک نے ایک سینڈوچ نورالایمان کی طرف کیا تھا اور ایک خود لیا

تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے لینا چاہا تھا لیکن میجر حسین ملک نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

کیا بھائی" وہ بیچارگی سے بولا۔۔۔ "

"پہلے ٹیسٹ تو کرنے دے ہمیں پھر تو بھی کر لینا "

میجر حسین ملک نے یہ کہہ کر ایک بائیٹ لیا تھا۔۔۔

اور پھر نور الایمان کو دیکھا تھا جو کے مزے سے آدھا سینڈوچ کھا بھی چکی تھی۔۔۔

بتاؤ گڑیا کیسا بنا ہے" کیپٹن آیان ملک نے نور الایمان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ "

مجھے کیا پتہ بھائی سے پوچھیں" نور الایمان نے اپنا سینڈوچ ختم کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ "

کیپٹن آیان ملک نے منہ بنا لیا تھا ایک تو اسے کھانے نہیں دے رہے تھے اور اوپر سے اسے بتا بھی نہیں

رہے تھے۔۔۔

بتادو ظالموں "میجر حسین ملک نے جب اپنا سینڈوچ "

ختم کر لیا تو کیپٹن آیان ملک بولا۔۔۔۔

ہاں بس ٹھیک ہے "میجر حسین ملک نے منہ بنا کر "

بتایا تھا۔۔۔

نور الایمان تو دوسرا سینڈوچ اٹھا چکی تھی اسکے اس طرح کے رسپانس پر اس کا منہ

بن گیا تھا وہ سینڈوچ

سب سے اچھا بنا لیتا تھا اس لیے اس نے ان وہی بنائے

تھے۔۔۔۔

بھائی بہت مزے کے ہیں "کیپٹن آیان ملک کے منہ "

کو دیکھ کر نور الایمان نے ہنس کر کہا تھا۔۔۔

تو پہلے نہیں بتا سکتی تھی "کیپٹن آیان ملک نے اسے "

گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

اچھا نہ اب بتا دیا نہ ویسے کافی میری ٹھنڈی ہو جانی "

ہے ان چکروں میں "نورالایمان نے ان دونوں کو

دیکھ کر کہا۔۔۔

" ٹھیک ہے تو پہلے تمھاری کافی ٹیسٹ کر لیتے ہیں" کیپٹن آیان ملک نے ایک

مگ لیا تھا میجر حسین ملک نے بھی مگ میں ہاتھ ڈالا۔۔۔۔

وہ ایک سائیٹڈ تھی اور اس انتظار میں تھی کہ کب وہ

دونوں پی کر اسے بتائیں گیں وہ مسکرا کر ان دونوں کو

دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ان دونوں نے کافی ٹیسٹ کی تھی اور پھر ایک دوسرے کی طرف سیریس انداز

میں دیکھا تھا ان کے

اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے پر وہ پریشان ہو گئی

تھی۔۔۔

" کیا ہوا ہے اچھی نہیں بنی "نورالایمان نے

معصومیت سے پوچھا تھا۔۔۔

وہ دونوں کچھ بھی نہیں بولے تھے بس خاموش

رہے۔۔۔

نورالایمان کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی اسے کی آنکھیں بھگتا دیکھ کر دونوں اس کے پاس آئے تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے میری گڑیا ابھی تو ہم نے بتایا ہی نہیں ہے "میجر حسین ملک اس کی نم آنکھیں دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

مجھے پتہ ہے اچھی نہیں بنی اس لیے اپ دونوں کچھ " بول نہیں رہے "نورالایمان ان دونوں کو دیکھ کر بولی۔۔۔

ایسا بالکل بھی نہیں ہے میری جان کافی بہت اچھی " بنی ہے ہم دونوں تو بس تمہیں تنگ کر رہے تھے جیسے میں نے اور آپ نے مل کر آیان کو کیا "میجر حسین ملک نے اس کی آنکھیں فوراً سے صاف کی تھی۔۔۔

پکانہ "وہ ایک بار پھر سے بولی تھی۔۔۔ "

جی پکا" کیپٹن آیان ملک نے بھی مسکرا کر کہا۔۔۔ "

اب بھائی کی باری ہے"""نورالایمان نوڈلز کی طرف "
دیکھ کر بولی۔۔۔

نورالایمان نے ایک چمچ لیا تھا اور پھر میجر حسین ملک
کو دیکھا۔۔۔

بھائی اتنے زیادہ اسپائسی "نورالایمان نے فوراََ سے "
گلاس پانی کا پیا تھا۔۔۔

مجھے نوڈلز ہمیشہ سے ایسے ہی پسند ہیں "میجر حسین ملک مزے سے اپنی باؤل "
سے نوڈلز کھا رہا تھا کیپٹن
آیان ملک بھی اسپائسی کھا لیتا تھا۔۔۔۔

توبہ ہے آپ دونوں ہی کھائیں" وہ منہ بنا کر بولی "
تھی۔۔۔۔

اچھا دعا بات کر رہی تھی ڈھولکی کی "نورالایمان نے ان دونوں کو دیکھ کر "
کہا۔۔

کب کی "کیپٹن آیان ملک فوراً سے بولا۔۔۔ "

پتہ نہیں کہہ رہی تھی کہ بتادے گی صرف خاندان "

"کی ہی کچھ لکڑیاں ہوں گی ان کی اسکول فیلوز ہوں گی

نورالایمان نے ہنس کر کہا۔۔۔

اور ہم "وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔۔۔ "

کیا ہم "نورالایمان نے ان دونوں کے ایک ساتھ "

بولنے پر کہا۔۔۔

کیا مطلب کہ ہم نہیں جارہے "میجر حسین ملک "

نے فوراً سے پوچھا۔۔۔

نہیں کیوں کہ وہ لڑکیوں کی ڈھولکی کی بات کررہی"

تھی "نورالایمان مزے سے کافی پی رہی تھی۔۔۔

یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی "کیپٹن آیان ملک نے منہ "

بنا کر کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو سب لڑکیاں ہوں گی آپ نے "

ان لڑکیوں کے درمیان آکر کیا کرنا ہے اور احمر بھائی کو تو سمجھ آیا ہے لیکن آپ کا" نورالایمان نے کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

" کیا کچھ بھی تو نہیں" وہ فوراً سے بولا تھا اور خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

انوشے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب اسے امتیاز شاہ کی کال آئی تھی۔۔۔

اج بہت دنوں کے بعد اسے امتیاز شاہ کی کال ائی تھی ورنہ وہ اسے کال نہیں کرتا تھا۔۔۔

" جی اسلام علیکم" انوشے نے کال اٹھا کر کہا۔۔۔

" وعلیکم السلام کیسی ہو" امتیاز شاہ اپنے کمرے کی بالکونی میں اگیا تھا۔۔۔

" ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیوں کال کی ہے" انوشے

نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

" اب میں تمھیں کال بھی نہیں کر سکتا" امتیاز شاہ نے

سوال کیا تھا۔۔۔

" نہیں ایسا نہیں کہا میں نے وہ آپ مجھے کال نہیں کرتے نہ اس لیے پوچھ رہی

تھی" انوشے نے فوراً سے

کہا تھا۔۔۔

" تم سے بات نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں

ہے کہ تم سے غافل ہوں" امتیاز شاہ نے ہنس کر

کہا۔۔۔

" اچھا خیر بتائیں آپ کہاں ہیں" انوشے نے مسکرا کر

پوچھا۔۔۔

" میں جہاں ہر بھی ہوں بس تمھیں میرا ایک کام کرنا

ہے" امتیاز شاہ اپنے مدعے پر آیا تھا۔۔۔

" ہاں جی بولین" انوشے طنزیہ ہنسی تھی اسنے آج بھی

اسے کام کے لیے ہی یاد کیا تھا۔۔۔

تمھیں کسی طرح نورالایمان کو بے ہوش کر کے میرے حوالے کرنا ہو گا اس "

میجر کے بارات والے

دن "امتیاز شاہ نے سیریس انداز میں کہا۔۔۔

یہ پوسیبل نہیں ہے "انوشے نے انکار کرتے ہوئے "

کہا۔۔۔

دیکھو جو تم سوچ رہی ہو ویسا نہیں ہے بلکہ اس دن تم "

اس کے باپ سے ملی ہو گی وہ ایسا چاہتا ہے میں کچھ بھی

نہیں کروں گا "امتیاز شاہ کو غصہ آیا تھا اسکے انکار

کرنے پر لیکن وہ خود کو کنٹرول کر گیا۔۔۔

میں ایسا کر ہی نہیں پاؤں گی "انوشے نے اس کی اتنی "

صفائیاں دینے پر کہا۔۔۔

لیکن کیوں "امتیاز شاہ کو غصہ آیا تھا اس پر لیکن اس "

نے ظاہر ہونے نہیں دیا۔۔۔

" کیوں کہ وہ یہاں نہیں ہوتی اپنے بھائیوں کے پاس

ہوتی ہے اس دن بھی اسنے ادھر ہی ہونا ہے" انوشے

نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

" اچھا" امتیاز شاہ یہ کہہ کر کال بند کر چکا تھا۔۔۔

" آپ سچ میں صرف اپنے لیے کرتے ہیں اور سوچتے

ہیں" آپ کو نہیں فرق پڑتا کسی کے بھی ہونے سے

انوشے نے خود سے کہا تھا۔۔

کائزان شاہ دعا کو دیکھ رہا تھا جس نے اسے یہاں بلایا

تھا۔۔۔

" کیا ہوا ہے بچے" کائزان شاہ نے اسے خاموش دیکھ

کر کہا۔۔۔

" بھائی وہ میں سوچ رہی تھی عیشل کے لیے ڈھولکی

اریینج کرنے کا تو آج شام میں کر لیں ویسے بھی شادی میں دن ہی بہت تھوڑے رہ گئے ہیں" دعا نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

" ٹھیک ہے جیسا تمھیں ٹھیک لگے "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا۔۔

" تو ان شام میں ہی نہ بھائی" دعا نے مسکرا کر پوچھا۔۔

" جی میرا بچہ آج شام میں "کائزان شاہ نے ہنس کر کہا۔۔

" تھینک یو بھائی" دعا مسکرا کر بولی تھی اور اس کے گلے کے ساتھ لگی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نور الایمان کمرے میں ریڈی ہو رہی تھی جب میجر حسین ملک اور کیپٹن آیان ملک اس کے کمرے میں

آئے تھے۔۔۔

کہاں کی تیاری ہو رہی ہے"میجر حسین ملک بیڈ پر "

بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"بتایا تو تھا آپ کو عیشل بھابھی کی ڈھولکی ہے آج"

نورالایمان نے مڑ کر میجر حسین ملک کو دیکھا تھا۔۔۔

اور یہ کب ہوا ہے"میجر حسین ملک نے اس کی "

پشت دیکھ کر کہا۔۔۔

صبح دعا کی کال آئی تھی اس نے بتایا ہے صرف "

لڑکیاں ہوں گی اس لیے میں نے سوچا آپ دونوں کو

بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"نورالایمان نے اپنی ہنسی

کنٹرول کی تھی۔۔۔

ان دونوں کی شکلیں دیکھنے والی ہو گئی تھی نورالایمان

کیپٹن آیان ملک کے پاس آئی۔۔۔

آپ کو کس سے محبت ہو گئی ہے جو آپ کا منہ اس "

طرح بن گیا ہے "نور الایمان نے سینے پر ہاتھ باندھ کر پوچھا۔۔۔

کسی سے بھی نہیں میں تو ویسے ہی کہہ رہا تھا "کیپٹن آیان ملک اس کے پوچھنے پر بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا تھا اسے دیکھ کر میجر حسین ملک کو ہنسی آرہی تھی۔۔۔

تو پھر ایسا منہ کیوں بن گیا ہے "نور الایمان نے ہنس کر پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا "کیپٹن آیان ملک نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

دعا سے دل تو نہیں لگا بیٹھے "نور الایمان نے ہنس کر پوچھا تھا اس کے اس طرح کہنے پر کیپٹن آیان ملک نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

سوری سوری "نور الایمان اس کے گھورنے پر بولی تھی۔۔۔

وہ بہت پیاری لگ رہی تھی آج اس نے بلیو رنگ میں شلوار قمیض ڈالی تھی۔۔۔

اسی رنگ کا حجاب اس نے کیا تھا ہلکہ سا میک اپ بھی

اج اسنے کیا تھا اس سب میں ہی رہ بہت حسین لگ رہی

تھی۔۔۔

"اچھا مجھے ڈراپ کر دیں ٹائم ہو گیا ہے تقریباً"

نور الایمان نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

میں کر دیتا ہوں "میجر حسین ملک نے فوراً سے کہا"

تھا اس کے کہنے کے بعد کیپٹن آیان ملک کچھ کہہ ہی

نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

عیشل لائیٹ گرین شلوار قمیض پہنے پھولوں کے

زیورات ڈالے لائیٹ سے میک اپ میں بہت پیاری

لگ رہی تھی۔۔۔۔

دعا نے اسے تیار کیا تھا اس کا حسن چار چاند لگ رہا تھا

اس جوڑے میں۔۔۔
وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی جب اسے محسوس ہوا
کہ بالکونی میں کوئی ہے۔۔۔
وہ فوراً سے بالکونی کی طرف گئی تھی اس نے پردے
دور کیے تو میجر حسین ملک کھڑا تھا۔۔۔
اسے دیکھ کر وہ شاک ہوئی تھی میجر حسین ملک کمرے
میں آیا تھا۔۔۔
عیشل کو دیکھ کر وہ ساکت ہوا تھا اتنا حسن آج وہ سچ میں
سمپل میں بھی اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی
تھی۔۔۔
مجھے بتایا نہیں آج تمھاری ڈھولکی ہے "میجر حسین "
ملک نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کر لیا
تھا۔۔۔
اس بات کا مجھے خود بھی نہیں تھا پتہ ابھی تھوڑی دیر "

پہلے دعا سے پتہ چلا تھا تو آپ کو کہاں سے بتاتی "عیشل

نے جھکے سر کے ساتھ کہا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کا جھکا سر اوپر کیا تھا عیشل نے

اس کی طرف دیکھا۔۔۔

یہ تو غلط ہے سراسر شادی ہم دونوں کی ہے تو ڈھولکی بھی ہم دونوں کی ہی ہونی "

چاہیے نہ "میجر حسین ملک

نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

لڑکے شامل نہیں ہوتی پاگل "عیشل نے اسکے منہ "

بنانے پر کہا تھا۔۔۔

کیوں شامل نہیں ہوتے لڑکے "میجر حسین ملک "

اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے کیا پتہ "عیشل نے کندھے اچھکا کر کہا تھا۔۔۔ "

اچھا ویسے ابھی تھوڑی ہی دیر میں مجھے لینے کے لیے "

آجانا ہے کسی نے تو آپ جلدی کریں نہ "عیشل نے

میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

اتنی حسین لگ رہی ہو تم میرا تو دل ہی نہیں کر رہا "

جانے کا" میجر حسین ملک نے اسے تھام کر بیڈ پر بیٹھایا

تھا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا میجر حسین ملک

نے اس کی گود میں سر رکھ لیا۔۔۔

جانا تو پڑے گا نہ احمر "عیشل نے اس کے بولوں میں "

ہاتھ پھیرنا شروع کیا تھا۔۔۔

ویسے میں تو سوچ رہا ہوں "میجر حسین ملک نے "

آنکھیں بند کی ہوئی تھی اس بات پر اس نے آنکھیں

کھول کر عیشل ک دیکھا تھا۔۔

کیا "اس کے خاموش ہو جانے پر عیشل نے پوچھا"

تھا۔۔۔

یہی کہ میں تمھیں بھگا کر لے جاتا ہوں باقی یہ لوگ "

کرتے رہیں یہ شادی کی رسمیں "میجر حسین ملک نے

ہنس کر کہا تھا اسکی بات پر عیشل بھی مسکرائی تھی۔۔۔

آپ کے یہ نیک خیالات بہت ہی برے ہیں "عیشل " نے مسکرا کر کہا۔۔۔

میجر حسین ملک اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اس نے عیشل کے دونوں گالوں پر نظر محبت سے لب رکھے تھے۔۔۔

اتنی پیاری کیوں ہیں آپ "میجر حسین ملک نے ہنس " کر پوچھا۔۔۔

مجھے کیا پتہ "عیشل نے کندھے اچھکائے تھک ابھی " وہ بات ہی کر رہے تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا نور الایمان اور دعا ایک ساتھ کمرے میں آئی تھی۔۔۔

تم دونوں کو اتنا نہیں پتہ نوک کر کے آتے ہیں "میجر " حسین ملک ان دونوں کو دیکھ کر بول رہا تھا وہ دونو تو میجر حسین ملک کو یہاں دیکھ کر حیران ہو رہی

تھی۔۔۔

"بھائی آپ یہاں "نور الایمان نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

"ہاں تمھاری بھابھی سے ملنے آیا تھا "میجر حسین ملک اس کے حیران دیکھ کر بولا۔۔۔

"عیشل سے تو آپ مل لیے بھائی اب اگر آپ نہیں چاہتے کہ یہ ہم کسی کو بھی بتائیں تو لائیں 50 ہزار نکالیں اور فورا سے یہاں سے جائیں جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے "دعا میجر حسین ملک کے پاس آکر بولی۔۔۔۔

"توبہ توبہ دعا بیٹے کتنی چلاک ہو آپ "میجر حسین ملک نے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔۔۔

"یہ آنٹیوں والی اور ایکٹنگ بند کریں بھائی پیسے دے اور جائیں "دعا نے ہاتھ آگے کیے ہوئے ہی کہا

تھا۔۔۔

میں تو پیسے نہیں دینے والا" میجر حسین ملک نے بے "
فکر ہو کر کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ہم بھی شور کر دیتے ہیں کہ دولہا "
صاحب اپنی دلہن کو دیکھنے آئے ہیں" دعا نے مسکرا کر
کہا۔۔۔

ٹھیک ہے جب تک آپ شور مچائیں گی جب تک "
لوگ اکٹھے ہوں گے تب تک میں یہاں سے نکل بھی
چکاؤں گا" میجر حسین ملک یہ کہہ کر بالکونی کی طرف
بڑھ گیا تھا۔۔۔

دعا نے برا سا منہ بنا کر میجر حسین ملک کو دیکھا اس کے
بعد عیشل کو۔۔۔

وہ بالکنی کی طرف گئی تھی لیکن میجر حسین ملک اسے
کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اس کا مطلب وہ صحیح کہہ رہا تھا جب تک اس نے شور مچا کر لوگوں کو اکٹھا کرنا تھا تب تک اس نے یہاں سے نکل بھی جانا تھا وہ پلک جھپکا کر غائب ہونے کا ہنر رکھتا تھا۔۔۔

دعا واپس سے ان لوگوں کے پاس آئی تھی اور عیشل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ویسے کتنا کنجوس ہے آپ کا میاں" دعا نے منہ بنا کر کہا۔۔ "

اس کے اس طرح کہنے پر نور الایمان اور عیشل دونوں ہی مسکرائے تھے۔۔۔

"تو تمہیں کیا ضرورت تھی ان سے پیسے مانگی کی"

عیشل نے مسکرا کر کہا۔۔۔

اللہ جی ابھی سے ان کی ہوگئی ہوا بھی تو رخصتی بھی "

نہیں ہوئی ہے" دعا نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھانابس کرواب چلونیچے'''نورالایمان نے مسکرا "
کر کہا۔۔۔
اس کے کہنے پر وہ دونوں عیشل کو نیچے لے گئے
تھے۔۔

oooooooooooooooooooooo

نیچے لاونج کو ہلکا پھلکا سا سجایا تھا اتنا کچھ زیادہ نہیں تھا
لیکن پھر بھی بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔
پڑوس کی کچھ لڑکیاں ائی ہوئی تھی اور دوسرا خاندان
کی کچھ لڑکیاں تھی۔۔۔
کل ملا کر 15 سے 20 لڑکیاں ہوں گی ان میں دعا
نورالایمان انوشے وغیرہ بھی شامل تھی۔۔۔۔
کچھ لڑکیاں ڈھول پر بیٹھی تھی اور ڈھول بجا رہی
تھی۔۔۔
کچھ لڑکیاں ڈانس کر رہی تھی نورالایمان ان سب کو

دیکھ کر تالیاں بجارہی تھی۔۔۔

اسے نہ ہی ڈھول بجانا آتا تھا اور نہ ہی ڈانس کرنا آتا تھا۔۔۔

دعا اسے زبردستی کھڑا تو کر چکی تھی لیکن پھر بھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔

کچھ دیر تک ہلا گلا کرنے کے بعد وہ عیشل کو بیچ میں لے آئے تھے۔۔۔

اور خود اس کے سائیڈ پر سرکل بنا کر ڈانس کرنے لگے تھے۔۔۔۔

تب ہی نورالایمان کا موبائل چھینا شروع ہوا تھا اتنے شور میں اسے موبائل کی آواز نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

لیکن سادیہ بیگم نے اس کا موبائل دیکھا تھا اور اسے آواز دی۔۔۔

جی ممانی" نورالایمان ان کے پاس آکر بولی۔۔۔ "

موبائل بھی رہا ہے تمہارا" سادیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو نور الایمان نے "
موبائل اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔

اس میں موبائل دیکھا تو کائزان شاہ کی کالز لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

کائزان جا کے پاس اس وقت جانا خطرے سے خالی
نہیں تھا۔۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب اس کے موبائل پر "
پھر سے کائزان شاہ کی کال انے لگی تھی۔۔۔

اس نے کال نہیں اٹھائی تھی موبائل سائلنٹ پر کر دیا
تھا۔۔۔

میں یہ دیکھ سکتا ہوں کہ موبائل تمہارے ہاتھ میں "
ہے اور تم نے میری کال نہیں اٹھائی ہے اور اس کا
انجام برا ہو گا اگر تم ابھی تھوڑی دیر میں میرے
کمرے میں نہ آئی "کائزان شاہ کا میسج دیکھ کر اس نے ادھر اُدھر دیکھا تھا۔۔۔
وہ سیڑھیوں کے پاس ہی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

نورالایمان نے فوراً سے اپنی نظریں واپس موبائل پر
کی تھی۔۔۔

"اتنے لوگوں کے درمیان سے میں کیسے آؤں "

نورالایمان نے میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔

یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا نہیں" کائزان شاہ کا ریپلائی آیا تھا اس کے ایسے ریپلائی پر"

نورالایمان کو غصہ

ایا۔۔۔

اس نے دوبارہ سے سیڑھیوں کی طرف دیکھا کائزان

شاہ اسے اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ بیچاری تو اب پھنس کر رہ گئی تھی اس نے موبائل

واپس سے رکھا تھا اور سب کے درمیان آگئی تھی۔۔۔

اس کے ایسا کرنے پر کائزان شاہ نے اسے غصے سے

دیکھا تھا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ابھی کمرے میں آئے اسے دس منٹ ہی ہوئے ہوں گیں کہ کمرے کادرواز اکھلا تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولنے پر بھی اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا وہ جیسے بیٹھا تھا ویسے ہی بیٹھا رہا۔۔۔

نورالایمان اس کے پاس آئی تھی اس کے اس تیور کی وجہ بھی وہ جان گئی تھی۔۔۔

جی بتائیں کیوں بلایا ہے" نورالایمان اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ "

میں نے اس وقت بلایا تھا اب نہیں" کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔۔۔ "

توبہ کائز آ تو گئی ہو" نورالایمان نے منہ بنا کر کہا۔۔۔ "

تو نہ آتی" کائزان شاہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔ "

آپ ضرور چاہتے ہیں کہ لڑائی ہو" نورالایمان اس کے پاس بیٹھ گئی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔ "

جب میں بلا رہا تھا آئی کیوں نہیں "کائزان شاہ نے "
اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھ کر کہا۔۔۔

کائز دس منٹوں میں آپ کے پاس ہی تو ہوں "نور الایمان نے معصومیت سے "
جواب دیا تھا۔۔۔

اسکے اس طرح معصوم بننے پر کائزان شاہ کو اس پر بہت
پیار آیا تھا۔۔۔

ادھر آؤ "کائزان شاہ اسے دور بیٹھا دیکھ کر بولا "
تھا۔۔۔

اس نے اسے اپنے پاس بلایا تھا نور الایمان اس کے
قریب ہوئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنی باہیں کھولی تھی نور الایمان اس
کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

جب جب تم میرے پاس ہوتی ہو میرے قریب "
ہوتی ہو بہت سکون محسوس کرتا ہوں میں "کائزان

شاہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنا شروع کر چکا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنی باہیں کھولی تھی نورالایمان اس
کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

" جب جب تم میرے پاس ہوتی ہو میرے قریب
ہوتی ہو بہت سکون محسوس کرتا ہوں میں "کائزان
شاہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنا شروع کر چکا تھا۔۔۔

" آپ بھی میرے لیے میرا سکون ہیں کائزان"

نورالایمان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

میری جان آپ میری روح کا حصہ بن گئی ہیں جلدی"
سے بڑی ہو میں نے بھی شادی کرنی ہے "کائزان شاہ
اسے خود سے دور کرتا بولا تھا۔۔۔

اس کی ایسی بات پر نورالایمان مسکرائی تھی کائزان شاہ

اس کے مسکرانے پر اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ

رہا تھا۔۔۔

"ایسے ہی ہمیشہ مسکراتی رہا کرو میری جان تمھارے

اس مسکان سے ہی تو کائزان شاہ جیتا ہے "کائزان شاہ

نے پھر سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

"کائزان مجھے ڈر لگ رہا ہے "نور الایمان نے کائزان

شاہ کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تھی لیکن کائزان

شاہ نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"ڈر کس بات کا میری جان "کائزان شاہ نے اس کے

بالوں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

"جب سے میں نے بابا کو دیکھا ہے اس دن قوالی نائیٹ

"پر میرے اندر عجیب سی بے چینی آگئی ہے کائزان

نور الایمان نے اس کے گرد مزید مضبوطی سے حصار باندھ لیا تھا کائزان شاہ نے

بھی اس کا ڈر کم کرنے کے

لیے اس کے گرد حسار مضبوط کیا تھا تاکہ اسے لگے کہ

اس کا کائزان اس کے پاس ہے بلکل پاس۔۔۔

میری جان میں ہوں نہ آپ کے ساتھ تو پھر آپ کو"

"کسی بھی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے

جائزوں شاہ نے ایک بار پھر اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ

رکھے تھے اور اسے اپنے سینے میں چھپالیا۔۔۔

اس کی باتیں سن کر دل تو اس کا بھی بے چین ہو گیا تھا

لیکن وہ نورالایمان کو مزید ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا

اس لیے وہ اپنی بے چینی کو چھپا گیا تھا اس نے

نورالایمان ہر ظاہر ہونے نہیں دی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

آپ کا بیٹا آپ کا انتظار کر رہا ہے آپ کیوں نہیں سن "

رہی میری" میجر حسین ملک آج پھر وہی جگہ پر آیا

تھا۔۔۔

کیا آپ کو نظر نہیں آتا میں کتنا تڑپ رہا ہوں آپ "
کے لیے" میجر حسین ملک نے ان کا ہاتھ مضبوطی سے
تھام لیا تھا۔۔۔

جلدی سے ٹھیک ہو جائیں نہ آپ کو میں آپ کی بہو "
سے بھی تو ملانا ہے نہ" میجر حسین ملک نے ان کے
جھریوں پڑے ہاتھوں پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

وہ سچ میں ناجانے کب سے ان کے کومہ سے واپس
آنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن شاہد وہ تھی کہ انھوں نے
بہت لمبا انتظار لکھ دیا تھا میجر حسین ملک کی زندگی
میں۔۔۔

وہ جب بھی آتا تھا گھنٹوں ان کے پاس بیٹھتا تھا یوں ہی
ان کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔۔۔

وہ ان کی باتیں سن کر روتی تھی میجر حسین ملک ان
کے آنسوں صاف کرتا تھا وہ انھیں سن سکتی تھی لیکن

بول نہیں پاتی تھی۔۔۔

کوئی حرکت نہیں کر پاتی تھی وہ یوں ہی ان کے پاس بیٹھا بولتا رہتا تھا اور وہ انھیں سنتی رہتی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"کیا ہوا ہے بھائی آپ پریشان لگ رہے ہیں" میجر حسین ملک پریشان بیٹھا تھا اس کو پریشانی میں دیکھ کر کیپٹن آیان ملک بولا تھا۔۔۔

"بس بات ہی کچھ ایسی پتہ چلی ہے" میجر حسین ملک نے صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔

اسی وقت کمرے میں کائزان شاہ بھی آیا تھا وہ ان دونوں کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"سوری یار تھوڑا لیٹ ہو گیا" کائزان شاہ نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

" کوئی بات نہیں "میجر حسین ملک نے ٹیک ہٹا کر آنکھیں کھول کر کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔۔۔

" کیا ہوا ہے تم پریشان لگ رہے ہو "میجر حسین ملک کو دیکھ کر کائزان شاہ نے بھی پوچھا تھا۔۔۔

" یار بات ہی کچھ ایسی ہے جب مجھے پتہ چلی میں خود بہت پریشان ہوا ہوں "میجر حسین ملک نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔۔

" ایسا بھی کیا ہو گیا ہے "کائزان شاہ نے بھی سیریس ہو کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

" شہزاد ملک نے نور الایمان کو اپنے پاس صرف اس کی جائیداد کے لیے رکھا ہوا تھا اس نے نور الایمان کی شادی تم سے صرف اس لیے ہونے دی کیوں کہ جب تک اس کی شادی تم سے نہ ہوتی تب تک اس کی جائیداد اسکے نام نہیں ہونی تھی یہ کانٹریکٹ چھوٹی ماں

کر کے گئی تھی اب جب نور الایمان کی جائید اد اسکے نام ہو گئی ہے تو وہ اسے پھر سے ہم سے لینے کی کوشش کرے گا" میجر حسین ملک نے بہت سنجید گی سے ان دونوں کو یہ بات بتائی تھی۔۔۔

" تو اس کا مطلب اس کا اس دن قوالی میں آنے کا بھی یہی مقصد تھا" کیپٹن آیان ملک نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔۔۔

" ہو سکتا ہے کیوں کہ اس سے کسی بھی چیز کی توقع کی جاسکتی ہے" میجر حسین ملک نے پریشان ہو کر کہا۔۔۔

" اس کے علاوہ جس کیس پر ہم آج کل کام کر رہے ہیں اس کا کنیکشن بھی شہزاد ملک کے ساتھ جا کر بن رہا ہے" میجر حسین ملک نے سر ہاتھوں میں پکڑ لیا تھا۔۔۔

ہمیں دبائی جانا پڑے گا اس کیس کو اختتام تک "

پہنچانے کے لیے "کائزان شاہ ان دونوں کو دیکھ کو

پوچھ رہا تھا۔۔۔

ہاں ہو سکتا ہے کیوں کہ پاکستان میں صرف اس کی "

برانچ ہیں دبائی میں یہ سارا کام ہو رہا ہے وہ بھی یہی

کروا رہا ہے "میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کے پوچھنے پر اسکی طرف سنجید گی

سے دیکھتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

شادی میں ہمیں سب سے زیادہ کیر فل رہنے کی "

ضرورت ہے یہ نہ ہو ہم شادی میں اتنا مصروف ہو

جائیں کہ وہ ہمیں کوئی جانی نقصان نہ پہنچادیں "کائزان شاہ کو اب نور الایمان اور

اپنے بے چین ہونے

کی وجہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

احمر "کائزان شاہ نے کچھ دیر کی خاموشی کو توڑا "

تھا۔۔۔

جی" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔"

" میں چاہتا ہوں نور الایمان میرے پاس رہے"

کائزان شاہ نے اس کے دیکھنے پر کہا تھا۔۔۔

میرے فلیٹ میں وہ بلکل سیو ہے کائزان تم بھی یہ " بات بہت اچھے سے جانتے ہو" میجر حسین ملک اسے فکر مند دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

جانتا ہوں لیکن میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں " بہت زیادہ پاس" کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

تمھاری پریشانی کی وجہ میں سمجھ رہا ہون کائزان " لیکن" میجر حسین ملک کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ کیسے خود کو جسٹی فائی کرتا۔۔۔

پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے" کائزان شاہ نے پریشانی سے "

کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے "اس کے ڈر کے آگے وہ بھی بے بس ہو"

کرہاں کر بیٹھا تھا۔۔۔

لیکن ڈر تو میجر حسین ملک کو بھی لگ رہا تھا کیونکہ وہ اس کی بہن تھی اس کی جان تھی اتنے سالوں بعد تو ملی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

انوشے نے امتیاز شاہ کو کال کی تھی وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ نور الایمان اس کے اور کائزان شاہ کے درمیان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی جائے۔۔۔

چاہے وہ جیسے بھی جائے اس وقت اسکی آنکھوں پر محبت کی پٹی بندھی ہوئی تھی اسے بس کائزان شاہ کو پانے کا جنون تھا۔۔۔

اسے اپنا یہ جنون پورا کرنا تھا جائزوں شاہ کو اپنا بنانا

تھا۔۔

خود اس حویلی کی بہو بننا تھا اس سب کی مالکن بننا تھا اس حویلی کی بہو بننا تو اسکا سپنا تھا اگر ایسے پورا ہو رہا تھا تو ایسے ہی صحیح۔۔۔

کائزان شاہ سے دور ہوتے ہوئے وہ اپنے جذبوں پر قابو پا چکی تھی لیکن جب پھر اسے دیکھا اتنا اس کے پاس رہ رہی ہے اس سے اپنے جذبوں پر قابو کرنا اب مشکل تھا۔۔۔

اسلام علیکم "اس نے مسکرا کر سلام کیا تھا۔۔۔"

و علیکم السلام "امتیاز شاہ نے بھی مسکرا کر سلام کا " جواب دیا تھا۔۔۔

کل آپ نے مجھے کال کی تھی "انوشے نے خود ک ایک نظر شیشے میں دیکھا " تھا۔۔۔

ہاں لیکن وہ کام تم نہیں کر سکتی "امتیاز شاہ نے طزیہ "

ہنس کر کہا تھا۔۔۔

ارے بات تو سنین آپ کے فائدے کی ہے"انو شے "

کو اس کا طنز کرنا بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا لیکن پھر بھی

خود پر قابو رکھ کر بولی تھی۔۔۔

ہاں بولو"سیگریٹ سلگا کر اس نے آہنگ دانتوں "

تلے دبایا تھا۔۔۔

"کائزان نور الایمان کو واپس حویلی لے آیا ہے "

انو شے نے مسکرا کر بتایا۔۔۔

اس کی اس بات پر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا اتنی بڑی گوڈ نیوز اس کے

لیے۔۔۔

تو پھر کیا خیال ہے"امتیاز شاہ نے ہنس کر کہا تھا۔۔۔ "

میں آپ کی مدد کروں گی لیکن وہ دوبارہ واپس نہیں"

آنی چاہیے"انو شے نے اپنے ناخنوں کو دیکھ کر کہا

تھا۔۔۔

وہ ایک بار میری قید میں تو آجائے میں اسے جانے "

ہی نہیں دوں گا" امتیاز شاہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

دعا کیچن میں کام کر رہی تھی جب نور الایمان اس کے

پاس آئی تھی۔۔۔

دعا" نور الایمان کے ہاتھ میں دعا کا موبائل تھا۔۔۔ "

جی بھابھی" دعا نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔ "

"یہ تمھارے فون پر بھائی کی کال کیوں آرہی ہے "

نور الایمان نے موبائل اسکے آگے کیا تھا۔۔۔

یہ سن کر دعا کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی

تھی۔۔۔

مجھے کیا پتہ کیوں آرہی ہے اٹھا کر پوچھ لو" دعا نے "

فوراً سے اپنا ڈر چھپایا تھا اور جلدی سے بولی تھی۔۔۔

اسلام علیکم میری جان" نور الایمان نے کال اٹھا کر "

کان سے لگایا تھا کیپٹن آیان ملک کی آواز آئی تھی۔۔۔

اس کا میری جان بولنے پر نورالایمان نے دعا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے محترمہ آپ کچھ بول کیوں نہیں رہی "

کیپٹن آیان ملک اسے خاموش دیکھ کر پھر سے بولا تھا۔۔۔

"کیونکہ محترمہ کی بھابھی بات کر رہی ہے "

نورالایمان نے ہر بات چبا چبا کر کی تھی۔۔۔

نورالایمان کی آواز سن کر کیپٹن آیان ملک بوکھلا کر رہ گیا تھا۔۔۔

گڑیا آپ" کیپٹن آیان ملک نے فوراً سے کال بند کی " تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بات کرے۔۔۔

نورالایمان نے کال بند ہونے پر موبائل دعا کو دیا تھا۔۔۔

کیا تھا یہ سب "نور الایمان دعا کو کنفیوز دیکھ کر "

بولی۔۔

جب آپ بھائی سے محبت کر سکتی ہیں تو میں کیوں "

نہیں کر سکتی آیان سے "دعا نے فوراً سے یہ الفاظ کہے

تھے آنکھیں بند کر کے۔۔۔

اسی وقت عیشل بھی کیچن میں آئی تھی نور الایمان اور

عیشل دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگی

تھی۔۔۔

ان دونوں کے اس طرح ہنسنے پر دعا انھیں پریشانی سے

دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے "دعا انھیں پاگلوں کی طرح ہنستا دیکھ کر "

بول رہی تھی۔۔۔

ہم تو پہلے ہی جانتے تھے بس تمھارے منہ سے "

کنفرم کرنا چاہتے تھے "نور الایمان نے ہنس کر کہا

تھا۔۔۔

تمھارا ان کو یوں چھپ چھپ کر دیکھنا ان کا تمھیں "

" یہ کالز اور میسجز تو ہم کب سے نوٹ کر رہے تھے

عیشل اس کے پاس آکر بولی تھی۔۔۔

ہم سب سے آگے نکلی ہو بتایا بھی نہیں "عیشل اسے "

کندھا مار کر بولی تھی۔۔۔

دیکھو مجھے تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے شادی "

تمہاری ہے تو تم یاد رکھنا کہ میں نے بہت زیادہ تنگ

کرنا ہے جیجو کے نام سے "دعا نے اس کے انداز دیکھ

کر فوراً سے کہا تھا۔۔۔

کتنے بدتمیز ہو تم شرم نہیں آئے گی "عیشل نے منہ "

بنا کر کہا تھا۔۔۔

" بالکل بھی نہیں ڈیر بھابھی بلکہ ہمیں تو مزہ آئے گا "

نور الایمان نے بھی حصہ لیا تھا ان کی باتوں میں۔۔

کتنی چالاک ہوا بھی تھوڑی دیر پہلے اسے پکڑنے کے "

" لیے میری سائیڈ میں تھی اب اس کی سائیڈ ہو گئی

عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

ویسے کتنا انٹرسنگ ہے نہ یہ آپ دونوں ہی میری بھابھی بنیں گی "نور الایمان "

مسکرا کر بول رہی

تھی۔۔۔

اور تم ہماری بھابھی عمر میں سب سے چھوٹی لیکن "

بیوی کائزان شاہ کی جو کہ ہم سب میں بڑے ہیں کیا

جوڑی ہے یار تم لوگوں کی "عیشل نے اسے تنگ

کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر نور الایمان کے گال شرم سے لال

ہوئے تھے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

اوئے ہوئے دیکھو تو صحیح بھائی کے نام پہ کس طرح "

گال شرم سے لال ہو رہے ہیں" دعا نے بھی اسے

چھیڑا تھا۔۔

" لیکن شادیاں پھر بھی اپ دونوں کی پہلے ہونی ہے کیونکہ میں سب سے چھوٹی ہوں" نورالایمان نے بھی ہنس کر کہا تھا اس کی بات پر وہ دونوں ہی اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

" ہمیں اس سے کوئی مسئلہ نہیں" وہ دونوں ہی ایک ساتھ بولی تھی۔۔۔۔

ان کے اس طرح بولنے پر نورالایمان تو حیران ہو رہی تھی۔۔۔۔

" لگے رہو" وہ منہ بناتے ہوئے کچن سے چلی گئی تھی پیچھے وہ دونوں مسکرا رہی تھی اسے تنگ کر کے۔۔

حویلی میں مایوں کے فنکشن کی تیاریاں شروع ہو گئی

تھی۔۔۔

کل حویلی میں مایوں تھی شادی کی تیاریوں میں دن ایسے گزر رہے تھے کہ ان کا تو پتہ بھی نہیں چل رہا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی اپنی زندگی میں خوش تھے انوشے پورا ارادہ رکھتی تھی نورالایمان جو یہاں سے غائب کرنے کا اور آج کل تو اسے نورالایمان ویسے بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

کیوں کہ وہ حویلی میں ہوتی تھی اور ہر وقت کائزان شاہ کے آس پاس۔۔۔

جس جگہ کے خواب جس کمرے کے خواب جو ارمان اس نے سجائے تھے ان سب پر نورالایمان کا قبضہ تھا۔۔۔

سب کچھ اس کا تھا جس کائزان شاہ کو وہ حاصل کرنا

چاہتی تھی وہ بھی اس کا تھا۔۔۔

یہی سب باتیں تو اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اس لیے وہ نورالایمان کو اپنی اور کائزان شاہ کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھیجنا چاہتی تھی۔۔۔

کیا کر رہی ہو "نورالایمان کمرے میں کپڑے " استری کر رہی تھی جب کائزان شاہ نے پیچھے سے آ کر اس کو اپنے حسار میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"کائزان کیا ہو گیا ہے میں کام کر رہی ہوں " نورالایمان نے پریشان ہو کر کہا اسے اس وقت اس بات کا ڈر تھا کہ اسکے ساتھ باتوں میں مصروف ہو کر کہیں وہ کپڑے یا خود کو ہی نہ جلا دے۔۔۔

"تو میں نے کب تمھیں کام کرنے سے روکا ہے تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کروں گا" کائزان شاہ نے ہنس کر

اس کے کان کے پاس آکر کہا تھا۔۔۔

نورالایمان نے استری بند کی تھی اور اسے ٹیبل پر رکھا۔۔

کائزان شاہ کے ہاتھ پر اس نے اپنے ہاتھ رکھے تھے اور اسے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ تھا کہ دور ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"کیا مسئل ہے نہیں چھوڑ سکتا میں تمھاری جان تو کیوں کوشش کر رہی ہو" کائزان ٹاس کی مزاحمت دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

"آج کل آپ کے اندر سے کچھ زیادہ ہی رومینس نکل رہا ہے" نورالایمان منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا اور اس کو دیکھنے لگا۔۔۔

"نہیں تو کیا تمھیں کوئی مسئلہ میری بیوی میرا رومینس"

میں جب کروں "کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھتے

ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہاں مجھے مسئلہ ہے "نورالایمان نے غصے سے منہ بنا"

کر کہا۔۔۔

"ہوتا رہے میں تو اپنی بیوی سے رومینس کر رہا ہوں "

کائزان شاہ نے ہنس کر کہا تھا۔۔۔

اس کے ہنسنے پر نورالایمان نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

مجھے تنگ کرنے کے علاوہ آپ کے پاس کوئی اور کام "

ہے "نورالایمان نے سینے پر ہاتھ باندھ کر پوچھا

تھا۔۔۔

بھابھی "دعا کمرے کا دروازا کھول کر اندر داخل ہو"

چکی تھی۔۔۔

کائزان شاہ جو کہ اس کے پاس کھڑا تھا فوراً سے پیچھے

ہوا تھا۔۔۔

سوری "دعا کائزان شاہ کے گھور کر دیکھنے پر فوراً سے "

بولی تھی۔۔۔

کام بولو کیوں آئی ہو "کائزان شاہ نے اس کے سوری "

کہنے پر غصے سے کہا تھا۔۔۔

وہ ماما بلا رہی ہے بھابھی کو کہ وہ آ کر اپنے لیے ڈریس "

دیکھ لیں کل کے فنکشن کے لیے ڈیزائیز کو ماما نے

حویلی ہی بلا لیا ہے "دعا نے مسکرا کر بتایا تھا۔۔۔

اوکے آجاتی ہے تم جاؤ "کائزان شاہ نے سخت لہجے "

میں کہا۔۔۔

کائزان شاہ کو سخت لہجا دیکھ کر دعا وہاں سے فوراً سے

بھاگی تھی۔۔۔

تم کہاں "نور الایمان کو جاتا دیکھ کر کائزان شاہ بولا "

تھا۔۔۔

"ابھی بتا کر تو گئی ہے دعا ممانی جان بلا رہی ہے "

نورالایمان نے اس کے پوچھنے پر کہا۔۔۔

"تو اتنی جلدی کیا ہے چلی جانا" کائزان شاہ نے اسے

بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ اس کے

سینے سے آکر لگی تھی۔۔۔

"کیا آپ پھر سے چاہتے ہیں کہ کوئی اور آئے"

نورالایمان نے اس کے اس طرح سے کھینچنے اور

قریب کرنے پر کہا تھا۔۔۔

"اب کوئی نہیں آتا محترمہ آپ بس ایک کس دے کر

چلی جائیں" کائزان شاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ

کر بات کہی تھی اور اسے اپنے مزید قریب کر لیا

تھا۔۔۔

اس کے مزید قریب کرنے پر اور کس والی بات پر

نورالایمان حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یہ آپ کو کیوں لگتا ہے کہ آپ کی ایسی ڈیمانڈز میں

پوری کروں گی" نورالایمان نے منہ بنایا تھا۔۔۔

آپ ایسا کریں گی کیوں کہ میں کہہ رہا ہوں" کائزان "

شاہ نے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ملایا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کائزان جانے دیں نہ" نورالایمان کو "

اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے اس لیے

فوراً سے بولی تھی۔۔۔

جانے دوں گا پہلے کس دینی پڑے گی" کائزان شاہ "

نے اپنے گال کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

میں کیسے" نورالایمان پریشان ہو گئیں تھی۔۔۔ "

"کیا مطلب تم کیسے جیسے کس دیتے ہیں ویسے "

کائزان شاہ نے اپنے گال آگے کیا تھا۔۔۔

نورالایمان نے اس کے گال پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا۔۔۔

"مل گئی آپ کو آپ کی کس اب مجھے جانے دیں "

نورالایمان منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔

" اگر تم نہیں دینا چاہتی تو میں لے لیتا ہوں کہیں اور "

جائزوں شاہ کا فوکس اسکی کہا پر تھا۔۔۔

نورالایمان نے بھی یہ بات نوٹس کی تھی اور یہ سوچتے ہی وہ سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

اچھا دے رہی ہوں آنکھیں بند کریں "نورالایمان " نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

آنکھیں میں نہیں بند کر رہا تم نے بھاگ جانا ہے "کائزان شاہ نے منہ بنا کر " کہا۔۔۔

نورالایمان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی کمر پر رکھا تھا۔۔۔

اب کر لیں آنکھیں بند "نورالایمان نے منہ بنایا تو " کائزان شاہ ہنس دیا تھا اور اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

نورالایمان نے ہلکا سا اس کے لپس گال سے ٹچ کیے اور پھر فوراً سے پیچھے کر لیے تھے۔۔۔

کائزان شاہ نے آنکھیں کھول کر نورالایمان کو گھورا

تھا۔۔۔

اب کیا ہوا ہے "نورالایمان اس کے گھورنے پر "

بولی۔۔

یہ کیا تھا" کائزان شاہ نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے "

پوچھا۔۔۔

اسے تم کس کہتی ہو مجھے تو فیل بھی نہیں ہوا" کائزان "

شاہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اچھا نہ اب جانے دیں "نورلایمان نے پیار سے کہا "

تھا۔۔۔

اچھا میں بھی آرہا ہوں ڈریس میری پسند کا ہونا "

چاہیے "کائزان شاہ نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے

ہوئے کہا تھا۔۔۔

سب نیچے کیا سوچیں گیں "نورالایمان نے "

معصومیت سے کہا۔۔۔

یہی کہ دونوں میں کتنا پیارا ہے"کائزان شاہ نے "

ہنس کر کہا۔۔۔

ویری فنی"نورالایمان منہ بنا کر بولی لیکن ایک بار جو "

کائزان شاہ کہہ دے رہی کرتا ہے۔۔۔

اور اسے ایسا لگ رہا تھا کہ کائزان شاہ اسے اپنے ساتھ

ہی لے کر جائے گا۔۔۔

اور ایسا ہی ہوا تھا کائزان شاہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے

ساتھ لے کر گیا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

دعا تم کیوں نہیں دیکھ رہی ڈریسز"سادیہ بیگم دعا کو"

موبائل میں مصروف دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

نہیں ماما مجھے کچھ بھی نہیں پسند ان میں میں نے دیکھ "

لیے ہیں"دعا نے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔

میں بھی یہی بیٹھی ہوں تم نے اب تک کوئی ڈریس بھی نہیں دیکھا تو تم کیسے "
کہہ سکتی ہو" عیشل نے اس کے جھوٹ بولنے پر اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں نے دیکھ لیے ہیں جو ہی مجھے نہیں پسند" دعا نے "
غصے سے کہا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کیوں لڑ رہی ہو" کائزان شاہ نے ان "
دونوں کو بحث کرتا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

"میں نہیں کر رہی بھائی یہ جھوٹ بول رہی ہے "
عیشل نے دعا کو غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

اچھا بس کرو اگر اسے نہیں پسند تو رہنے دو" کائزان "
شاہ نے موبائل میں واپس سے مصروف ہوتے کہا
تھا۔۔۔

بظاہر تو وہ موبائل میں مصروف تھا لیکن وہ تو
نورالایمان کا ڈریس سلیکٹ کر رہا تھا۔۔۔

وہ جو بھی ڈریس نکال کر اپنے آگے رکھتی اور اس کی

طرف دیکھتی تو وہ منع کر دیتا۔۔۔

ایسا کوئی چھ بار ہو چکا تھا اب تو نور الایمان بھی اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے بھابھی آپ بار بار بھائی کو کیوں دیکھ کر" ڈریس چینج کر رہی ہے "دعا جو کہ موبائل فون میں مصروف ہوتے ہوئے ان دونوں کو بھی نوٹ کر رہی تھی اتنی دیر خاموش رہنے کے بعد اب اس کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی تو اس لیے بولی تھی۔۔۔

دعا تم ایسا کرو کمرے میں جاؤ "کائزان شاہ نے اسے " غصے سے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

جو کہ پہلے ان کے کمرے میں آگئی تھی اور اب یہاں انھیں تنگ کر رہی تھی۔۔۔

انوشے کدھر ہے دعا میں نے تم سے کہا تھا اسے بھی " بلالو "سادیہ بیگم نے دعا کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں ماما شاید میں بلانا بھول گئی تھی" دعا نے"

اتنی معصوم شکل بنائی جیسے اس سے زیادہ معصوم اس

دنیا میں کوئی اور ہے ہی نہیں۔۔۔

اور وہاں سے اڑتی ہوئی آئی سادیہ بیگم کی فلائنگ

چپل۔۔۔

فوراً اٹھو کچھ شہاد ہی ڈھیٹ ہوگئی ہو کزن ہے وہ تم "

لوگوں کی جان بوجھ کر اسے اگنور کر رہے ہو" سادیہ

بیگم نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

میں نہیں جا رہی اب مجھے جوتا کیوں مارا" دعا نے غصے "

سے کہا تھا وہ جانتی تھی اب دوسرا فلائنگ چپل آئے

گا اس لیے وہ جا کر کائزان شاہ کے پیچھے چھپ گئی

تھی۔۔۔

ماما چھوڑیں جب وہ آئے گی دیکھ لے گی" کائزان شاہ "

نے بھی ان کے ہاتھ میں دوسرا چپل دیکھ کر کہا۔۔۔

سادیہ بیگم غصے سے ان دونوں کع دیکھ رہی تھی وہ دونوں ہی معصوم بن گئے تھے

اس وقت۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان نے اسے پیلے رنگ کی چوڑیاں پہنائی

تھی۔۔۔۔

اسکے بعد اس کے ہاتھوں میں گجرے ڈالے تھے پیلے

رنگ کے اس کے بعد اس کے کانوں میں پیلے رنگ

کے جھمکے ڈالے تھے۔۔۔

اسکے بعد ہلکے رنگ کی گلوز اس کے لبوں پر لگائی

تھی۔۔۔

اس کے ڈریر پیلے رنگ کا ہی دوپٹہ سیٹ کیا تھا اس کے

بعد اس کو پیچھے سے گلے لگایا۔۔۔۔

ماشاءاللہ میری پیاری بھابھی جان "نورالایمان نے "

اسکے کندھے پر اپنی چن رکھ لی تھی۔۔۔

پیلے رنگ کے جوڑے کی۔میں وہ بہت خوبصورت

لگ رہی تھی۔۔۔

اور ہلکے رنگ کے میک اپ اور پھولوں کی جیولری

نے اس کے حسن میں مزید چار چاند لگائے تھے۔۔۔

آج سے اس نے مایوں بیٹھ جانا تھا ایک ہی کمرے میں

اس شوہر صاحب کا تو اس سے ملنا بلکل بھی نہیں الاؤ

تھا۔۔۔

آج اس کی اُبٹن کی رسم تھی جو کہ مکمل ہونے کے بعد

اسے مایوں بیٹھا دیا جانا تھا۔۔۔

اچھا میں بھی تیار ہو کر آئی"نورالایمان نے پیچھے ہو "

کر کہا تھا۔۔۔

اوکے جلدی ٹائم کم رہ گیا ہے اور دعا کو بھیج دینا"عیشل نے مکارا کر کہا۔۔۔ "

تو نورالایمان بھی مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

تھی۔۔۔

ایک پیکچر ہی بھیج دو دشمنِ جان "عیشل نے موبائل دیکھا تو میجر حسین ملک کا "

میسج آیا ہوا تھا۔۔۔

بلکل بھی نہیں ماما نے منع کیا ہے "عیشل نے میسج "

بھیجا تھا۔۔۔

سوچ لو میں کمرے میں آنے میں ویسے ہی ایکسپرٹ ہوں "میجر حسین ملک کا "

میسج پڑھ کر اس نے برا سامنہ

بنایا تھا۔۔۔

آپ آج ایسا کچھ بھی نہیں کہیں گیں "عیشل نے "

غصے والے ایموجی کے ساتھ میسج بھیجا تھا۔۔۔

تمھیں لگتا ہے تمھارے روکنے پر میں روک جاؤں "

گا "میجر حسین ملک کا میسج آیا تھا۔۔۔

اور میری سالی صاحبہ کو ابھی باہر ہی رہنے دو "میجر "

حسین ملک نے کمرے کی کنڈی لگائی تھی۔۔۔

عیشل آواز پر حیران ہوئی تھی اور اس نے مڑ کر دیکھا

تھا۔۔۔

وہ میجر حسین ملک کو دیکھ کر مزید حیران ہوئی تھی۔۔۔

آپ کب "عیشل فوراََ سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ "

میں تو تب سے ہوں جب میری پیاری بہن میری" بیوی کو تیار کر رہی تھی "پروفیسر احمر ملک اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

کیا ہو جاتا اگر آپ مہندی تک انتظار کر لیتے "عیشل " نے غصے سے منہ بنایا تھا۔۔۔

آپ کا شوہر صاحب آپ کے معاملے میں بہت بے " صبرہ ہے ڈیئر وائفی "میجر حسین ملک اس کے پاس آیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے تھے۔۔

" کیا ہو جاتا اگر آپ مہندی تک انتظار کر لیتے" عیشل

نے غصے سے منہ بنایا تھا۔۔۔

" آپ کا شوہر صاحب آپ کے معاملے میں بہت بے

صبرہ ہے ڈیئر وائفی" میجر حسین ملک اس کے پاس آیا

تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے

تھے۔۔۔

" احمر ماما کہتی ہیں ایسے صحیح نہیں ہوتا" عیشل نے

پریشان ہو کر کہا تھا۔۔۔

" کچھ بھی نہیں ہوتا تم ٹینشن نہیں لو" میجر حسین ملک

نے اس کے ہاتھوں میں موجود گجروں پر نظریں

مرکوز رکھے ہوئے کہا۔۔۔۔

" ایسا ہوتا ہے اس لیے میں اپ سے کہہ رہی تھی کہ

اج اپ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے لیکن اپ میری

سنتے ہی کہاں ہیں "عیشل نے پریشانی سے کہا تھا اس کی پریشانی میجر حسین ملک کو صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔

" کچھ بھی نہیں ہو گا میری جان تم بس اچھا سوچو تو اچھا ہی ہو گا اور اتنے خوبصورت سے چہرے پہ اتنی پریشانی کیوں "میجر حسین ملک نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"نہیں نا پھر بھی آپ کو میری بات ماننی چاہیے تھی نا " عیشل نے اس کا ہاتھ نیچے کر دیا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے احمر کی جان ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا " میجر حسین ملک نے پھر سے اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔

" ویسے سب چھوڑو پہلے مجھے یہ بتاؤ اتنا حسین لگنے کی کیا ضرورت تھی اگر کسی کی نظر لگ گئی تو "میجر حسین ملک نے اپنی جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی تھی اور

اس کی نظر اتاری۔۔۔

اپ میری بات کو نظر انداز کر رہے ہیں "عیشل نے "

منہ بنایا تھا۔۔۔

ویسے یار کتنی کیوٹ لگ رہی ہو اس طرح میں سوچ "

رہا ہوں ایک سیلفی تو بنتی ہے آخر کو ہماری مایوں ہے

ویسے یہ نہ بڑا ہی کوئی فضول ہے شادی لڑکا لڑکی

دونوں کی ہوتی ہے تو مایوں بھی ہم دونوں کا ہونا چاہیے

وہ بھی ساتھ میں "میجر حسین ملک نے برے برے

منہ بنائے تھے۔۔۔

اس کے اس طرح منہ بنانے پر عیشل مسکرا رہی

تھی۔۔۔

ویسے اچھا ہی ہے ورنہ اپ نے مجھے تنگ کرتے "

رہنا تھا "عیشل نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

ابھی وہ بات ہی کر رہے تھے کہ کمرے کا دروازہ بجا

تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ بجنے پر میجر حسین ملک نے عیشل کو

گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

مجھے کیوں ایسے دیکھ رہی ہیں "میجر حسین ملک کے "

گھور کر دیکھنے پر عیشل نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

"تم نے ہی کہا تھا نا نور الایمان سے کہ دعا کو بھیج دینا "

میجر حسین ملک نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

ہاں تو مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ نے نازل ہو جانا ہے یا پھر آپ کمرے میں پہلے ہی "

موجود ہیں "عیشل بھی

غصے سے منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

بجاتی رہے دروازہ نہ میں نے جانا ہے اور نہ ہی میں "

نے دروازہ کھولنا ہے "میجر حسین ملک ڈھیٹوں کی

طرح بولا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے احمر آپ نے دیکھنا تھا نا آپ نے مجھے "

دیکھ لیا اب آپ جائیں "عیشل نے منہ اس کا ہاتھ پکڑا

تھا۔۔۔

عیشل کھڑی ہوئی تھی اور اسے بھی کھڑا کرنا چاہا لیکن

وہ ڈھیٹوں کی طرح بیٹھا رہا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس

کے اوپر گری تھی۔۔۔۔

پھر سے دروازہ بجا تھا اور اب کی بار زور سے بجا

تھا۔۔۔۔

"عیشل کیا ہوا ہے دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تم "

دعا نے باہر سے آواز لگائی تھی۔۔۔

کیا کر رہے ہیں احمر چھوڑیں "عیشل اس کے اوپر "

گری ہوئی تھی اور اس نے اسکے کمر میں ہاتھ ڈال لیے

تھے۔۔۔

عیشل نے اٹھنا چاہا تھا لیکن وہ ناکام ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں کوشش کر رہی ہو میری جان کوئی فایدہ نہیں"

میجر حسین ملک اسے مزاحمت کرتا دیکھ کر بولا تھا اس

کی گرفت بہت مضبوط تھی اور اس میں سے عیشل کا

نکلنا ناممکن سی بات تھی۔۔۔

عیشل "ایک بار پھر سے دروازہ بجا تھا اور دعا نے باہر"

سے آواز لگائی۔۔۔

پلیز احمر "عیشل نے معصومیت سے کہا تھا اور اسے "

دیکھنے لگی۔۔۔

سوچا جا سکتا ہے "میجر حسین ملک نے سوچتے ہوئے "

کہا تھا۔۔۔

پلیز احمر "عیشل نے ایک بار دروازے کو دیکھا اور "

پھر سے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

ایسا کرو تم مجھے یہاں اور یہاں کس دو پھر میں چلا "

جاؤں گا" پروفیسر احمر ملک نے اپنے گال پر اشارہ کیا

تھا۔۔۔

عیشل حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی اسے میجر حسین ملک سے ایسی توقع تو بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"جلدی کرو ورنہ لیٹ تمہیں ہی ہو گا سوچنے کا ٹائم بالکل بھی نہیں ہے اور حیران ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے تو میری بیوی ہو اور میں تمہارا شوہر ہوں اتنا تو حق میں تم پر رکھتا ہی ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ" پروفیسر احمر ملک اسے حیران دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

اس کی باتوں پر عیشل اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"سوچ لو تمہاری اپنی مرضی ہے یوں غصے سے مجھے دیکھ کر ٹائم ویسٹ کرنا ہے یا پھر دو کس دے کر اپنی جان چھڑانی ہے" پروفیسر احمر ملک ہنس کر بولا تھا۔۔۔

اس کے ہنسنے پر عیشل کو بڑا غصہ ارہا تھا لیکن وہ اس

وقت کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

دوں گی لیکن" وہ کہتے ہے کہتے ہے خاموش ہو گئ"

تھی کیونکہ اسے شرم ارہی تھی۔۔۔۔

لیکن کیا"پروفیسر احمر ملک نے اس کے کمر پر گرفت "

مزید مضبوط کی تھی۔۔۔

لیکن آپ کو آنکھیں بند کر ہوں گی"عیشل نے لال "

ہوتے چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی پھر تو مزہ ہی نہیں آنا میں تو تمہارے "

فیس ایکسپریشنز بھی دیکھنا چاہتا ہوں"پروفیسر احمر ملک

نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اگر آپ کو کس چاہیے تو میں ایسے ہی دوں گی اس "

کے علاوہ نہیں دوں گی"عیشل نے غصے سے کہا

تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میری بیگم ٹھیک ہے"پروفیسر احمر ملک "

نے یہ کہہ کر انکھیں بند کی تھی۔۔۔

عیشل اس کے چہرے کے قریب ہوئی تھی لیکن اس سے ہمت نہیں ہو رہی تھی اس کے گال پر لب رکھنے کی وہ قریب ہو کر پھر سے پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔۔

جلدی کرو ڈارلنگ ورنہ تمہاری بہن جو ہے نا " تمہارے بھائی کو لے آئے گی" پروفیسر احمر ملک نے آنکھیں کھول کر کہا تھا۔۔۔

وہ بہت کنفیوز اور نروس لگ رہی تھی لیکن پروفیسر احمر ملک اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا اس کے چہرے کے بدلتے زاویے اسے مزا دے رہے تھے۔۔۔۔

کر رہی ہوں نہ آنکھیں بند کریں "عیشل نے غصے " سے کہا تو پروفیسر احمر ملک نے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

جلدی جلدی میں اس نے اس کے دونوں گالوں پر

ہلکے ہلکے سے لب رکھے تھے اور فوراً سے پیچھے ہوئی

تھی۔۔۔

یہ تم نے مجھے کس کی ہے "پروفیسر احمر ملک آنکھیں کھولتا اسے دیکھ کر بولا تھا "

کیونکہ اس نے کس نہیں کی

تھی بلکہ لب صرف اس کے گالوں کے ساتھ ٹچ کر

کے فوراسے پیچھے کر دیے تھے۔۔۔۔

ٹھیک ہے نا احمر پلیز اب جائیں اس سے پہلے کہ کوئی آ"

جائے "عیشل نے بیچارگی سے کہا تھا اس ڈر تھا کہ کہیں

دعا جا کر کائزان شاہ کا نہ بتا دے کہ وہ دروازہ نہیں

کھول رہی پھر وہ ڈپلیکیٹ کیز کے ساتھ اکر دروازہ نہ

کھول دے۔۔۔

ٹھیک ہے جا رہا ہوں لیکن شادی کی رات پورے "

حساب برابر کروں گا آپ سے ابھی کے لیے تو بخش رہا ہوں "میجر حسین ملک

نے اسے چھوڑا تھا۔۔۔

عیشل فوراً کھڑی ہو گئی تھی اور اسے بھی کھڑے

ہونے کا کہا تھا۔۔۔

پلیز جلدی جائیں" وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے ونڈو کی طرف بھیج رہی تھی۔۔۔ "

اتنی جلدی ہے مجھ سے جان چھڑانے کی" پروفیسر "

احمر ملک نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کر کے

کہا۔۔۔

ایسا نہیں ہے احمر میں آپ کو ابھی نہیں سمجھا سکتی پلیز"

جلدی جائیں "عیشل نے اس کے آگے اب کی بار تو

ہاتھ جوڑ لیے تھے۔۔۔

جا رہا ہوں کیا ہو گیا ہے" پروفیسر احمر ملک یہ کہہ کر "

چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی کمرے کا دروازہ کھلا تھا عیشل نے

کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

جہاں پر دعا کائزان شاہ کے ساتھ کھڑی تھی اور ان

دونوں کے چہرے پر پریشانی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ دونوں کو "عیشل ان کے پاس اتے "

ہوئے بولی۔۔۔۔

عیشل تم دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی تمہیں پتہ "

ہے میں کتنی پریشان ہو گئی تھی "دعا نے اس کے پاس آکر کہا تھا عیشل بھی لمبی

لمبی سانسیں لے رہی

تھی۔۔۔۔

"وہ میں واش روم میں تھی مجھے پتہ نہیں چلا شاید "

عیشل نے کائزان شاہ کو دیکھا تھا جو کہ اسے دیکھ کر

پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بھائی آپ پریشان لگ رہے ہیں "عیشل "

کائزان شاہ کے پاس ائی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا اس کی انکھیں نم

ہو گئی تھی۔۔۔

اسے یوں سجا سنوارا دیکھ کر کائزان شاہ ایموشنل ہو گیا

تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بھائی" دعا بھی اس کے پاس آئی تھی اور "

ان دونوں کے ساتھ لگ گئی تھی عیشل کی بھی آنکھیں

نم ہو گئی تھی۔۔۔

میری گڑیا اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ اس کی شادی کے "

دن آگئے "کائزان شاہ نے اسے خود سے دور کیا تھا اور

اس کے ماتھے پر عقیدت سے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

بھائی کیا ہو گیا ہے اپ نے ان کا سارا میک اپ "

خراب کر دینا ہے" دعا ان دونوں کو روتا دیکھ کر بولی

تھی۔۔۔

آنسوں تو اس کی بھی انکھوں میں تھے لیکن وہ بہا نہیں رہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے عیشل کے آنسوں صاف کیے اور اسے

اپنے سینے سے لگا یا تھا۔۔۔

"آپ کا بھائی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے میری گڑیا "

کائزان شاہ نے اپنے بھی آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔

اتنے میں نورالایمان بھی آگئی تھی ان سب کو نیچے

موجود نہ پا کر انھیں ڈھونڈتے ہوئے آئی تھی لیکن

یہاں کا ایموشنل سین دیکھ کر اسے بھی احمر اور ایان

کی یاد آگئی تھی۔۔۔

"کیوں آپ نے ان کا میک اپ خراب کرنا ہے "

نورالایمان کائزان شاہ کے پاس آئی تھی اور اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔

کوئی بھی نہیں روئے گا بس سارے اپنے اپنے "

" آنسوں صاف کرو اور نیچے چلو سب مہمان اگئے ہیں

نورلایمان ان سب کو دیکھ کر بولی تھی جو کہ تینوں ہی

رو چکے تھے۔۔۔

ان تینوں نے اپنے آنسوں چھپائے تھے اور پھر ایک

دوسرے کو مسکرا کر دیکھا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے عیشل کا ہاتھ پکڑا اور اسے خود نیچے لے

کر جا رہا تھا۔۔۔

نور الایمان اور دعا ان دونوں کے پیچھے پیچھے آ رہے

تھے۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

عیشل جھولے کے اوپر بیٹھی تھی سب لوگ اسے آ کر

ہلدی لگا رہے تھے۔۔۔

اس پر سے پیسے وار رہے تھے اور مٹھائی کھلا کر جا رہے تھے۔۔۔

سب نے آ کر رسم کی تھی پہلے سب بڑوں نے کی

تھی۔۔

اس کے بعد آ کر کائزان شاہ نے بھی اسے ہلدی لگائی تھی۔۔۔

فنکشن میں صرف اور صرف اگر کوئی مرد تھا تو وہ

کائزان شاہ تھا وہ بھی اس لیے کیونکہ وہ اپنی بہن کا ہر

مومینٹ اسپیشل بنانا چاہتا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے"سادیہ "

بیگم نے اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔

کائزان شاہ اور نورالایمان ایک ساتھ کھڑے

تھے کائزان شاہ بار بار اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

جتنا دیکھنا ہے دیکھ لو کائزان کیوں کہ پھر تم اپنی "

خوبصورت بیوی کو کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے "انوشے ان

دونوں کو دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔

"تمہارے ساتھ صرف میں ہی اچھی لگوں گی "

انوشے نے جل کر نورالایمان کو دیکھا تھا۔۔۔

وہ سب عیشل کو اب درمیان میں لے آئے تھے اور

اس کے ارد گرد گھوم کر ڈانس کر رہے تھے۔۔۔۔

تم بھی جاؤ"کائزان شاہ نے نورالایمان کو کہا تھا۔۔۔ "

مجھے آتا ہی نہیں ہے"نورالایمان نے کائزان شاہ کو "

دیکھ کر کہا۔۔۔

بلکل آسان ہے میری جان جاؤ جیسے وہ کر رہی ہیں "

کرو" کائزان شاہ نے اسے ان سب کی طرف جانے کا کہا تھا۔۔

وہ بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے گئی تھی اور ان سب

کے ساتھ ڈانس کرنے لگی کائزان شاہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نا جانے کیوں اج کل اس کا دل بہت بے چین رہنے لگا تھا وہ نور الایمان کو ہر

وقت اپنے آنکھوں کے سامنے

دیکھنا چاہتا تھا۔۔

میجر حسین ملک نے اپنے سامنے لیپ ٹاپ اوپن کیا

ہوا تھا اور غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھول کر کیپٹن آیان ملک

کمرے میں آیا تھا۔۔

میجر حسین ملک نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے

دیکھا تھا اور پھر اسے اپنے پاس آکر بیٹھنے کا اشارہ کیا

تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک آکر بیٹھ گیا تھا میجر حسین ملک پھر

سے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا۔۔۔

"کیا ہوا ہے بھائی آپ نے اتنی ارجینٹ بلایا ہے"

کیپٹن آیان ملک میجر حسین ملک کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر

بول رہا تھا جو کہ اس وقت حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔۔۔

کائزان کو آلینے دو پھر بتاتا ہوں" میجر حسین ملک "

نے اسے دیکھے بغیر ہی کہا تھا اس کی نظریں لیپ ٹاپ

پر ہی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے موبائل دیکھا تھا اسے کائزان شاہ

کو کال کیسے بیس منٹوں سے اوپر ہونے والے

تھے۔۔۔

اس نے پھر سے کائزان شاہ کا نمبر ڈائل کیا اور اسے

کال کی۔۔۔

"کہاں رہ گئے ہو میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" کال پک ہوتے ہی میجر حسین ملک نے کہا تھا۔۔۔

"کیا کروں یہاں پہ ٹریفک بہت زیادہ ہے اور میں ٹریفک میں پھنس گیا ہوں" کائزان شاہ نے پریشان ہو کر کہا تھا۔۔۔

"جلدی سے وہاں سے نکلنے کی کوشش کرو اور یہاں پہنچو" میجر حسین ملک نے کہہ کر کال رکھ دی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے غصے سامنے دیکھا تھا ٹریفک دیکھ کر اسے غصہ آرہا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

آدھا گھنٹہ لگ گیا تھا اسے اس ٹریفک سے نکلنے میں آدھے گھنٹے کے بعد وہ فلیٹ پہنچا تھا۔۔۔

اور اپنے مخصوص کمرے میں آیا جہاں پر وہ لوگ اپنے مشن کی تیاری یا پھر پلین بناتے تھے۔۔۔

" اب بھی آنے کی کیا ضرورت تھی نہ آتا" میجر حسین ملک اسے اندر آتا دیکھ کر غصے سے بولا تھا۔۔

" میں کیا کرتا اتنا ٹریفک تھا میں نے پوری کوشش کی تھی جلدی نکلنے کی لیکن نکلا ہی نہیں گیا" کائزان شاہ ان لوگوں کے ساتھ آکر بیٹھ گیا تھا۔۔

" اچھا صحیح ہے اب میری بات سنو" میجر حسین ملک نے سخت لہجے میں کہا تھا اس وقت وہ بہت سیریس لگ رہا تھا۔۔

" کیا ہوا ہے تم اج پریشان لگ رہے ہو" کائزان شاہ اس کی پریشانی دیکھ کر بولا تھا۔۔

" پریشان تھا اس لیے ہی تم لوگوں کو بلایا ہے نا اس وقت" میجر حسین ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر

کہا۔۔۔

" اچھا اب خاموش ہو جاؤ"میجر حسین ملک نے انھیں کچھ بھی کہنے سے روکا۔۔۔

" اب ہم نے اس کام کو حیدر آباد سے جڑ سے ہی ختم کرنا ہے آخری جگہ رہ گئی ہے جہاں پر او نر سر حارون بنے ہوئے ہیں"میجر حسین ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر کافی سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

" انہوں نے خبر بھیجی ہے اب یہ کام حد سے گزر رہا ہے سب تو بارہ تیرہ سال کی لڑکیوں کو بھی وہ کڈنیپ کر رہے ہیں اور ان کی تعداد سو سے زائد ہو گئی ہے وہ لڑکیاں دبئی بھیجی جائیں گی"میجر حسین ملک کو بہت غصہ آرہا تھا یہ سوچ کر ہی کہ اتنی معصوم معصوم

لڑکیوں کے ساتھ اتنی بڑی بڑی زیادتیاں کی جاتی ہیں۔۔۔

دبئی میں یہ کام لیگلی طور پر کچھ پولیسوں کے ساتھ "

مل کر شہزاد ملک کر رہا ہے پہلے اس ٹیم کا اونر کوئی

اور تھا لیکن اسے مار کر شہزاد ملک نے خود اس کی جگہ لی

ہے اب وہ ساری لڑکیاں اس کے پاس جائیں گی اب اس کام کو ہمیں انجام تک

پہنچانا ہے" میجر حسین ملک انھیں دیکھ کر بہت سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔۔

اور یہ کام ہمیں کرنا ہے میری شادی کے فوراً بعد "

ہی" میجر حسین ملک نے ان دونوں کے آگے لیپ

ٹاپ کیا تھا۔۔۔

یہ اس جگہ کی لوکیشن ہے اور جگہ کی ڈیٹیل ہے پوری "

کہ لڑکیاں کہاں ہیں سر نے بھیجی ہے" میجر حسین

ملک ان دونوں کو لیپ ٹاپ پر جگہ سمجھا رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے" کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا اسے بھی بہت زیادہ "

غصہ تھا ایسے لوگوں

پر۔۔۔۔

" ویسے ان سب لڑکیوں کو کب دبئی بھیجا جائے گا "

کیپٹن آیان ملک نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر سوال

کیا۔۔۔

میری شادی کے تین دن بعد یہ لوگ ان لڑکیوں کو "

دبئی بھیجیں گیں "میجر حسین ملک نے لیپ ٹاپ بند

کیا تھا۔۔۔

ہمارا سارا پلین پہلے سے ہی ریڈی ہونا چاہیے تاکہ بعد "

میں کوئی مسئلہ نہ ہو ٹھیک ہے "میجر حسین ملک نے

سنجیدگی سے کہا تھا ان دونوں نے بھی ہاں میں سر ہلایا

تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیا ہو گیا تم لوگوں کو یار میں اس کمرے میں ایک "

"کونے میں بیٹھ بیٹھ کر تنگ آگئی ہوں مجھے باہر جانا ہے

نورالایمان اور دعا کو دیکھ کر عیشل نے کہا تھا وہ بھی

تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے کمرے میں کھانا لے کر

آئی تھی۔۔۔

ایسا تو نہیں ہو سکتا کیوں کہ ممانی نے سختی سے منع کیا "

ہے "نور الایمان نے اس کے کہنے پر ہنس کر کہا

تھا۔۔۔

آپ ٹینشن نہ لے میری بات آپ کی بھی باری آنی ہے میں بھی ایسے ہی کروں"

گی "عیشل نے غصے سے

منہ بنایا تھا۔۔۔

ہم نے کیا کر دیا ہے ماما نے کہا ہے "دعا نے بھی اسے "

تنگ کیا تھا۔۔۔

اور ویسے بھی یہ سب آپ کی بھلائی کے لیے ہی ہے "

آپ کو روپ چڑھے گا جب بھائی آپ کو دیکھیں گیں

تو آپ پر فدا ہو جائیں گے "نور الایمان نے اسے تنگ

کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے بھابھی کیسی باتیں ہونے کے بیٹھ گئی ہیں "

" احمر بھائی تو پہلے ہی ہماری بہن پہ فدا ہیں کیوں عیشل

دعا نے اسے رنگ کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔

تم دونوں کھانا دینے کے لیے آئی تھی نا کھانا دے دیا "

اب نکلو یہاں سے "ان کی فضول باتوں پر عیشل نے

غصے سے کہا تھا۔۔۔

"اب ہم نے ایسا کیا کر دیا کہ اپ اتنا غصہ ہو گئی "

نورالایمان نے معصومیت سے کہا تھا۔۔۔

" یہ جو آپ اتنی معصوم بنتی ہے نا اپنی معصومیت جو

ہے نا وہ بھائی کے سامنے ہی ظاہر کیا کرے کیونکہ آپ

کی معصومیت دیکھ کر وہی پگھل سکتے ہیں میں نہیں اور

مجھے تم دونوں تنگ کر رہی ہو کیا میں تم دونوں کو

چھوڑوں گی "عیشل نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اس کے تنگ ہونے اور اتنا غصہ ہونے پر نورالایمان

اور دعا دونوں ہی مسکرا رہے تھے۔۔۔

"اللہ پوچھے گا تم دونوں سے تم دونوں مجھے تنگ کر رہی ہو نا اپنی باری آنے دو بچو "عیشل نے پاس پڑا تکیا نور الایمان کی طرف پھینکا تھا نور الایمان دعا کی طرف دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

"میری باری تو ابھی بہت دور ہے باقی دعا کا کچھ نہیں کہہ سکتے "نور الایمان نے عیشل کے غصہ کرنے پر کہا تھا۔۔۔

نور الایمان کی ایسی بات ہے دعا کی آنکھوں کے سامنے کیپٹن آیان ملک آگیا تھا اس کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔۔۔

"اوئے ہوئے محترمہ کا تو چہرہ بھی شرم سے سرخ ہو گیا ہے "نور الایمان نے دعا کو کندھا مار کر کہا تھا۔۔۔

"اور آپ کا اپنا کیا خیال ہے بھابھی جان "دعا نے جب

دیکھا نور الایمان اسے تنگ کر رہی ہے تو وہ کائزان شاہ کے نام سے اب اسے چھیڑنے لگی۔۔۔

"میرا کیا خیال ہوگا" نور الایمان نے دعا کے کہنے پر کہا۔۔۔

"اچھا تم دونوں نکلا میرے کمرے سے مجھے فضول میں تنگ کرنے کے لیے آئی ہو میں کھانا کھالوں گی اور میں کچھ نہیں ہو رہی میں تنگ بھی نہیں ہو رہی میں بور بھی نہیں ہو رہی میں یہی پہ ٹھیک ہوں" عیشل نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا کیونکہ اب ان دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا تھا۔۔۔

اب یہ نہ ہو کہ ایک دوسرے کو چھوڑ کر وہ پھر سے اس کے اوپر اجائیں۔۔۔

"جارہے ہیں ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے ہم تو اس لیے ائے تھے کہ کل سے آپ اس کمرے میں ہیں

کہیں تنگ نہ ہو گئی ہوں ہم باتیں کر لیں اپ سے" دعا نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

نہیں تم لوگوں کی باتوں سے نا میں یہاں پہ اکیلی ہی "

بہتر ہوں تم دونوں چلی جاؤ" عیشل نے ان دونوں کو

دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ دونوں ہی عیشل کو گھورتے ہوئے کمرے سے نکل

گئی تھی۔۔۔۔

پیچھے عیشل نے منہ بنایا تھا وہ کل سے اسی کمرے میں

تھی ابھی تو اسے کل تک رہنا تھا کیوں کہ کل تھا مہندی

کا فنکشن۔۔۔

oooooooooooooooooooo

کائزان شاہ حویلی آیا تھا اس کی نظریں نورالایمان کی

منتظر تھی لیکن اس کی بدقسمتی تھی کہ اسے سامنے سے

انوشے آتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

انوشے کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ وہاں سے جانے لگا

تھا جب اس نے اسے پیچھے سے پکارا۔۔۔

کائزان "انوشے نے اس کے مڑ جانے پر اسے پیچھے "

سے آواز دی۔۔۔

کائزان شاہ رک گیا تھا لیکن مڑ کر اس کی طرف نہیں

دیکھا تھا۔۔۔

نور الایمان دعا کے ساتھ سیڑھیاں اتر کر نیچے آ رہی

تھی۔۔۔۔

جو منظر اس نے نیچے لاونج میں دیکھا تھا وہ اس کی

انکھوں کو بالکل بھی پسند نہیں ایا۔۔۔

انوشے چل کر کائزان شاہ کے سامنے اکر کھڑی ہو

گئی۔۔۔۔

جی بولو "کائزان شاہ نے اسے دیکھے بغیر ہی کہا "

تھا۔۔۔

کائزان وہ کل گھر میں مہندی کا فنکشن ہے تو میرے "

پاس کوئی ڈریس نہیں ہے اپ مجھے شاپنگ پر لے چلیں گے "انوشے نے پیارا سا منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

اس کے اس طرح بولنے پر کائزان شاہ کو حیرانی ہوئی تھی۔۔۔

" ویسے تو میرا کوئی کام نہیں ہے اگر تم چلنا چاہتی ہو تو میں نورالایمان سے بھی پوچھ لیتا ہوں اگر اسے کچھ چاہیے ہو گا تو وہ بھی ہمارے ساتھ چل لے گی "

کائزان شاہ نے جان بوجھ کر نورالایمان کا نام لیا تاکہ وہ خود ہی منع کر دے۔۔۔

" نورالایمان کیوں اس کی تو ساری شاپنگ ہو گئی ہے نا ہم جا کے لے آتے ہیں ایسے کیوں تنگ کرنا" انوشے فوراً سے بولی تھی۔۔۔۔

" نہیں اس نے مجھے کہا تھا کہ اس نے بھی شاپنگ پہ جانا ہے اسے کچھ لینا ہے تو میں اس سے لے کے جا رہا

ہوں تو تم بھی ساتھ میں چل لو" سیڑھیوں پر کھڑی

نور الایمان یہ سب دیکھ رہی تھی اور ان کی باتیں بھی

سن رہی تھی۔۔۔

ویسے تو اسے کائزان شاہ کا اسے ہاں کہنا فضول ہی لگا تھا لیکن وہ اسے ساتھ میں

لے جانے کی کر رہا تھا یہ سب

سے اچھا تھا۔۔۔

نور الایمان نے اپنا موبائل نکالا تھا اور کائزان شاہ کو

کال کی تھی۔۔۔

تم یہیں کھڑی رہو اور مجھے بتاؤ یہ چڑیل کائزان کو کیا "

کہہ رہی ہے" نور الایمان نے دعا کو دیکھ کر کہا اور خود

اوپر کی طرف چلی گئی۔۔۔

کائزان شاہ کا موبائل بجا تو موبائل پر نمبر دیکھ کر اس

نے آس پاس دیکھا تھا۔۔۔

دعا کو سیڑھیوں پر کھڑا دیکھ کر وہ یہ تو سمجھ ہی گیا تھا کہ

نورالایمان یہ بات جانتی ہے کہ وہ اس وقت انوشے

کے ساتھ کھڑا ہے۔۔

تمہارا موبائل بج رہا ہے کائزان پھر سے "کائزان "

شاہ کو سوچوں میں دیکھ کر انوشے بولی تھی۔۔۔

انوشے کے بولنے پر کائزان شاہ نے کال اٹھائی تھی اور

موبائل کان سے لگایا تھا۔۔۔

ہاں جی اسلام علیکم "کائزان شاہ نے کال اٹھاتے "

ساتھ ہی کہا۔۔۔

وعلیکم السلام مسٹر کائزان شاہ "نورالایمان نے ہر "

بات چبھا چبھا کر کہی۔۔۔

کیا ہوا ہے 'کائزان شاہ سمجھ گیا تھا کہ وہ غصے میں "

ہے۔۔۔

آپ کو طلب کیا جا رہا ہے یہاں پر آپ کہیں بھی "

"نہیں جائیں گی تو آپ ب جلدی سے تشریف لائیے

نورالایمان نے ہر بات پر کافی زور دیا تھا۔۔۔

"اوکے جیسا آپ کا حکم بس میں آرہاہوں" کائزان شاہ نے یہ کہہ کر کال رکھی تھی۔۔۔

"سوری ڈئیر سسٹر مجھے ایک ضروری کام آگیا ہے تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ" کائزان شاہ یہ کہہ کر فوراً سے اوپر کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

انوشے کو تو اس بات کا سدمہ تھا کہ وہ اسی سسٹر کہہ کے گیا ہے۔۔۔

دعا انوشے کے پاس آئی تھی اور اس کے پاس آکر رک گئی۔۔۔

"جانتی ہو بھائی کو کس کی کال ائی تھی" دعا نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

دعا کے پوچھنے پر انوشے نے نام میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں بتادیتی ہوں جب تم بھائی سے

بات کر رہی تھی تب نورالایمان نے تم دونوں کو دیکھ لیا تھا اس وقت بھائی کو نورلایمان کے کال آئی تھی اور انہوں نے بھائی کو اپنے پاس بلایا اس لیے وہ تمہیں منع کر کے گئے ہیں ایک ضروری کام کا کہہ کر اپنی یہ فضول حرکتیں چھوڑ دو بھائی اور نورالایمان کے بیچ آنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہاری ان فضول حرکتوں سے کچھ بھی نہیں ہونے والا بھائی بہت زیادہ محبت کرتے ہیں نورایمان سے "دعا نے ہر بات پر بہت زیادہ زور دے کر کہا تھا تاکہ اسے یہ بات سمجھ آ جائے۔۔۔

" کائزان شاہ کو تو میں حاصل کر کے رہوں گی اور تم دیکھو گی "انوشے نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

" ٹھیک ہے پھر دیکھتے ہیں تم یہاں سے ذلت اور رسوائی لے کر ہی جاؤ گی" دعا یہ کہہ کر وہاں سے چلی

گئی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ یہ بات اب جان گئی تھی کہ اس لڑکی کو
سمجھانا فضول ہے۔۔۔

وہ اپنی ضد میں حد سے زیادہ اندھی ہو گئی ہے اور اسے
کچھ نظر ہی نہیں آنے لگا ہے اب۔۔۔

کائزان شاکر تو میں اپنا کر کے رہوں گی اور تم سب "
لوگ دیکھو گے "انوشے دعا کی پشت کو دیکھ کر بول
رہی تھی جو کہ اب وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

کائزان شاہ موبائل میں مصروف چلتا ہوا آ رہا تھا اس کی اچانک ٹکر انوشے سے
ہوئی تھی۔۔۔

وہ موبائل میں مصروف تھا اس نے اسے اتے ہوئے
نہیں دیکھا تھا۔۔۔

لیکن انوشے نے یہ جان بوجھ کر کیا تھا وہ نور الا یمان کو

آتے ہوئے دیکھ چکی تھی وہ ان کی طرف ہی ارہی

تھی۔۔۔۔

وہ گرنے لگی تھی لیکن کائزان شاہ نے اسے بچانے کے

لیے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

انوشے اس کی انکھوں میں دیکھ رہی تھی کائزان شاہ کا

موبائل ٹکرانے کی وجہ سے نیچے گر گیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے بھی اس کی طرف دیکھا انوشے کو دیکھ

کر اس کا منہ بن گیا تھا۔۔۔

اس نے فورا اسے انوشے کیوں سیدھا کیا اپنا موبائل

اٹھایا اور وہاں سے جانے لگا تھا جب اسے سامنے ہی نور

الا یمان کھڑی نظر ائی۔۔۔

نور الا یمان اسے غصے سے دیکھ رہی تھی انوشے نے

پیچھے سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے "کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ساتھ "
سے ہٹایا تھا۔۔۔

"وہ میں یہ پوچھ رہی تھی کہ میں کیسی لگ رہی ہوں "
انوشے نے اس کے سامنے اپنے لہنگے کو جھاڑتے ہوئے
کہا تھا۔۔

کائزان شاہ نے بے زاریت سے اس کی طرف دیکھا
تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ بہن میری جان چھوڑو "کائزان شاہ یہ "
کہہ کر نورالایمان کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

جو کہ گرین فراق پہنے سر پر گرین ہی حجاب لیے بہت
پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

آج گھر میں مہندی کا فنکشن تھا رات میں اسی کے لیے
یہ ساری تیاریاں ہو رہی تھی۔۔۔۔

کائزان شاہ نورالایمان کے پاس اکر رکا تھا نورالایمان

غصے سے اسے دیکھ رہی تھی کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ

پکڑااوراسے لے کراپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

تھا۔۔۔

پیچھے انوشے غصے سے ان دونوں کو جاتا ہوا دیکھ رہی

تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کمرے میں اکر کائزان شاہ نے کمرے کا دروازہ بند کیا

تھا۔۔۔

یہ کیا کررہے ہیں "کائزان شاہ کو کمرے کا دروازہ بند "

کرتا دیکھ کر نورالایمان بولی تھی۔۔۔

ششششش "کائزان شاہ نے اسے دروازے کے ساتھ "

لگا کراس کے لبوں پر انگلی رکھ دی۔۔۔

نورالایمان اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی اس کی

ہیزل رنگ کی آنکھیں نورالایمان کو سب سے زیادہ

اپنا اسیر کرتی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے نور الایمان کے حجاب کی پنز نکالی تھی۔۔۔

" یہ کیا کر رہے ہیں کائزان میں نے بہت مشکل سے کیا ہے "نور الایمان نے معصومیت سے کہا تھا وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن کائزان شاہ کی گھورتی نگاہوں نے اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا حجاب اتار کر اس کے جوڑے میں بندے بال کھولے تھے۔۔۔

" کیا کر رہے ہیں کائزان میں نے اتنی مشکل سے کیا ہے "نور الایمان نے منہ بنا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

" میری خوبصورت بیوی آپ کھلے بالوں میں مجھے حد سے زیادہ پسند ہیں "کائزان شاہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے شیشے کے سامنے لے آیا تھا۔۔۔

وہ خود اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا کائزان شاہ نے شیشے

میں خود کو اور نورالایمان کو دیکھا تھا۔۔

سامنے دیکھو" کائزان شاہ اس کی جھکی ہوئی نظریں "

دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کے بولنے پر نورالایمان نے نظریں اٹھا کر

اوپر دیکھا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کی کھلے بال اس کے ایک کندھے

پر ڈال کر اگے کیے تھے۔۔۔۔

تمہارا یہ روپ بھی دیکھنے کا حق صرف اور صرف "

میرا ہے اور اس طرح تم میرے دل کو کتنا ھاتی ہو تم

نہیں جان سکتی" کائزان شاہ نے اس کے بالوں میں اپنا

منہ چھپا لیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنے منہ اس کے بالوں سے نکال کر

اسکے بال گردن سے ہٹا کر اسکی گردن پر رکھے

تھے۔۔۔

نورلا یمان کے دل نے رفتار پکڑی تھی اس نے اپنی انکھیں زور سے میچ لی تھی۔۔۔۔

کائزان"اس کی شدتیں حد سے بڑھتی دیکھ کر "

نورالا یمان نے اسے پکارا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا اور پھر اس کی پیشانی پر عقیدت سے اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

تم نہیں جانتی میں نے اپنے منہ توڑ جذبوں کو کیسے " اپنے بس میں کیا ہوا ہے تمہیں دیکھ کر میرا دل میرے بس میں نہیں رہتا میرا دل مجھ سے ہی بغاوت کر بیٹھتا ہے "کائزان شاہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

اس کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی نورالا یمان کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

آپ تیار ہو جائیں کچھ ہی دیر میں فنکشن شروع "
ہونے والا ہے مجھے بھی دوپٹہ صحیح کر لینے دیں"نورالایمان نے بہت ہمت جمع کر
کے جھکے ہوئے نظریں
کے ساتھ ہی کہا تھا۔۔۔
میرا دل تو نہیں ہے تمہیں بخشنے کا اتنا خوبصورت ہو "
کر میرے سامنے اؤں گی تو میرا دل مجھ سے بغاوت
کرے گا ہی نا"کائزان شاہ نے اسکے بال کان سے پیچھے
کیے تھے۔۔۔
نورالایمان کچھ بھی نہیں بولی تھی ویسے ہی نظریں
جھکائے کھڑی رہی۔۔۔
میرے جگر کا ٹوٹے آپ اتنا بھی شرماؤ نہیں کہ باہر"
جاتے ہی سب کو پتہ چل جائے کہ اندر کچھ نہ کچھ
ضرور ہوا ہے میں جارہا ہوں تیار ہونے تم بھی اپنا
دوپٹہ صحیح کر کے چلی جاؤں"کائزان شاہ اسے شرم

سے لال ٹماٹر ہوتا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

نورالایمان نے بھی ہاں سر ہلایا تھا کائزان شاہ نے اپنی

وائیٹ شلوار قمیض لی اور تیار ہونے کے لیے چلا گیا۔۔۔

اس کے اوپر اس نے گرین کلر کی کوٹ پہنی تھی۔۔۔

نورالایمان نے بھی اپنا دوپٹہ صحیح کیا اور نیچے چلی گئی

تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

مہندی کی دلہن بن کر وہ اسٹیج پر میجر حسین ملک کے

ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نا جانے کب سے اسے دیکھی جا رہا تھا

اس پر سے اس کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی

تھیں۔۔۔

کیا ہو گیا ہے احمر سامنے دیکھ لیں لوگ ہمیں ہی دیکھ "

رہے ہیں" آخر کار عیشل نے تنگ آ کر احمر سے کہا تھا جو

نہ جانے کب سے اسے ہی دیکھی جا رہا تھا۔۔۔

بلکہ جب سے وہ آئی تھی اس کے برابر میں بیٹھی تھی تب سے ہی وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک پل کے لیے بھی اس نے اپنی نظریں ادھر ادھر نہیں کی تھی۔۔۔۔

" میری بیوی میری نظریں میری مرضی میں جہاں بھی دیکھوں لوگوں کو اس سے کیا" میجر حسین ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا تھا عیشل نہ حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

" کیا ہو گیا ہے احمر آپ نے ضروری مجھے یہاں پہ ہارٹ اٹیک دلانا ہے آپ سامنے دیکھ لیں" عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

" میں ابھی بھی کہہ چکا ہوں میری بیوی میری پراپرٹی ہے میری مرضی میں اپنی بیوی کو دیکھوں یا سامنے

دیکھوں "میجر حسین ملک نے اس کی کمر پر اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔

"کیا کر رہے ہیں احمر لوگ دیکھ رہے ہیں ہاتھ ہٹائیں " عیشل نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن اس نے اپنا ہاتھ بہت مضبوطی سے رکھا ہوا تھا۔۔

ایسا ہو نہیں سکتا کہ میں اپنا ہاتھ ہٹا لوں اور لوگوں " سے میرا کوئی بھی تعلق نہیں ہے "میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

پلیز نہ احمر "عیشل نے معصومیت سے کہا تھا۔۔ "

میں نے کوئی بھی بات نہیں سنی اور ویسے بھی اپ " ایک دفعہ کمرے میں پہنچیں اپ نے چینج نہیں کرنا کیونکہ میں نے کمرے میں آنا ہے "میجر حسین ملک نے اسے یکھ کر کہا۔۔۔

کیا ہو گیا احمر آپ نے مجھے یہاں پہ دیکھ لیا ہے نا" عیشل نے منہ بنا کر کہا "
تھا۔۔۔

لیکن جتنی تم خوبصورت لگ رہی ہو نا میں اس طرح "
تمہاری تعریف نہیں کر سکتا کمرے میں آکر اطمینان
سے آرام سے جو ہے نا میں تمہاری تعریف کروں گا
اور تمہیں بتاؤں گا کہ تم کتنی خوبصورت لگ رہی تھی
لفظوں سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے" میجر حسین ملک
نے آخر میں اسے آنکھ مار کر بات کہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھ مارنے پر عیشل سرخ انار ہوئی تھی اس کی
زو معنی بات بھی وہ سمجھ گئی تھی۔۔۔

ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کرنی آپ نے لیٹ "
نائٹ تک تو فنکشن رہنا ہے اس کے بعد رات میں اگر
آپ آئیں نہ تو مجھ سے کوئی نہیں ہو گا" عیشل نے غصے
سے کہا تھا۔۔۔

میں آؤں گا دیکھوں گا کہ مجھے کون روکے گا آنے "
سے تم مجھے روک نہیں سکتی "میجر حسین ملک نے
اسے چیلنج کیا تھا۔۔۔
میں کمرے کی ونڈوز بلکنی والی سائیڈ کی بھی ونڈوز اور "
"ساتھ میں کمرے کے دروازے بھی بند کر دوں گی
عیشل نے اسے گھور کر کہا تھا۔۔
محترمہ تم نے جو کرنا ہو کر لینا یہ بات تم کیوں بھول "
جاتی ہو کہ میں ایک ارمی افیسر ہوں میرے لیے
تمہارے کمرے کے لاکس کھولنا کوئی مشکل کام نہیں
ہے "میجر حسین ملک نے ہنس کر کہا تھا۔۔۔
اس کی ایسی بات پر عیشل نے غصے سے اسے گھورا تھا
اس کے پاس اس کے ہر سوال کا جواب تھا۔۔۔
آپ دونوں ارام سے اور سکون سے بیٹھ جائیں "
کیونکہ سب کی نظریں آپ دونوں کے اوپر ہیں

اسپیشلی اپ کو یہ کہنے کے لیے مجھے مہمانوں کو چھوڑ کے یہاں انا پڑا ہے "نور الایمان نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

ابھی وہ لوگ یہ بات کر ہی رہے تھے کہ سامنے سے شہزاد ملک اتا ہوا نظر ایا تھا اسے دیکھ کر میجر حسین ملک فوراً سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک جو لوگوں کے ویلکم کے لیے وہیں پر کھڑا تھا۔۔۔

اس نے مڑ کر میجر حسین ملک کو دیکھا تھا کائزان شاہ بھی ریڈی ہو کر وہاں پر آ گیا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک اسٹیج سے اتر کر اس طرف گیا تھا کائزان شاہ بھی اسی طرف جا رہا تھا۔۔۔

اللہ جی بس خیر ہو سب "سادیہ بیگم شہزاد ملک کو " دیکھ کر بولی تھی اور پھر میجر حسین ملک اور کائزان شاہ

کواس کی طرف بڑھتا دیکھ کرانہیں اور زیادہ ڈر لگ رہا تھا کہیں یہاں پر ہی وہ کوئی جھگڑا وغیرہ نہ کر دیں۔۔۔۔

" کیوں آئے ہو" میجر حسین ملک اس کے پاس اکر روک گیا تھا۔۔۔۔

" کیونکہ میرے بیٹے کی مہندی ہے اور میں وہ اٹینڈ کرنے کے لیے ایا ہوں باپ کے بغیر کیسی مہندی ہوتی ہے تم لوگوں نے تو مجھے بلانا گوارا نہیں سمجھا تو میں نے سوچا میں خود ہی چلا جاتا ہوں" شہزاد ملک نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

" تم جیسا شخص کبھی بھی ہمارا باپ نہیں ہو سکتا دولت کی لالچ میں اتنے اندھے ہو گئے ہو کہ تمہیں کچھ نظر ہی نہیں ارہا کیا غلط ہے کیا صحیح ہے خدا سے ڈرو شہزاد ملک" میجر حسین ملک نے اس کا ہاتھ اپنے کندھے

سے دور کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"باب چاہے جیسا بھی ہو خدا کہتا ہے کہ اس کی عزت کرنا اولاد پر لازم ہے" شہزاد ملک نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"تم جیسے باپ سے بہتر تھا کہ ہم یتیم ہو جاتے تم خود کو باپ کہتے ہو کبھی ان لڑکیوں کے بارے میں سوچا ہے جن کو تم اپنے پیروں تلے روند دیتے ہو ایسا شخص ہمارا باپ نہیں ہو سکتا مجھے تو گھن ارہی ہے تمہیں انسان کہتے ہوئے" میجر حسین ملک نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔

"یہاں پہ کوئی بھی نہیں چاہتا کہ کوئی تماشہ ہو یا پھر کوئی بھی ایسی بات ہو تو بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ تمہاری یہاں پہ کوئی جگہ نہیں بنتی" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کی مہندی پر
اؤں اور اٹینڈ کیے بغیر ہی چلا جاؤں اخر کو میرے بیٹے
کی مہندی ہے مجھے بھی رسم کرنے کا حق ہے اپنی بہو کو
ڈھیر ساری دعائیں بھی تو دینی ہے "شہزاد ملک نے
ہنس کر کہا تھا۔۔۔

"تمہاری دعاؤں کی ہمیں کوئی بھی ضرورت نہیں
ہے "میجر حسین ملک غصے سے بولا تھا۔۔

"تم جو بھی کہو میں یہاں سے نہیں جانے والا "شہزاد
ملک نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

میجر حسین ملک نے بولنا چاہا تھا لیکن کیپٹن آیان ملک
نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

"بھائی بات کو بڑھائیں نہ زیادہ کیونکہ انہوں نے نہیں
سنی "کیپٹن آیان ملک اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے
ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہم "میجر حسین ملک نے بھی اس کی طرف دیکھ کر "

ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

سادیہ بیگم بھی ان لوگوں کے پاس ائی تھی۔۔۔

احمر بیٹا تمہیں سٹیج پر جا کے بیٹھو رسم شروع ہونے "

لگی ہے "سادیہ بیگم نے نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

میجر حسین ملک نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے چلا

گیا تھا۔۔۔۔

کائزان شاہ نے بھی غصے سے شہزاد ملک کو دیکھا

تھا۔۔۔

سب لوگ واپس اپنی جگہ پر اگئے تھے اور اپنے اپنے کام

دیکھنے لگے۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نورالایمان کے پاس ایا تھا نورالایمان

اسے غور سے دیکھنے لگے۔۔۔

ہاں جی کیا ہوا "نورالایمان جانتی تھی وہ اتنا بے چین "

کیوں ہے پھر بھی پوچھ لیا۔۔

وہ دعا" کیپٹن آیان ملک نے جھجھکتے ہوئے دعا کا نام "

لیا تھا۔۔

ٹینشن نہ لیں تھوڑی دیر میں اجائے گی اسے لیٹ ہو "

"گیا ہے تیار ہونے میں کیونکہ وہ ایشل کی مدد کر رہی تھی

نورالایمان نے ہنس کر کہا تھا اور وہاں سے چلی گئی

تھی۔۔۔

پیچھے کیپٹن آیان ملک دعا کا سوچ کر ہنسنے لگا تھا۔۔۔

وہ دعا کا انتظار کرتے کرتے اندر حویلی میں آگیا تھا اب

اس کا انتظار کافی طویل ہو رہا تھا۔۔۔

ایک وہ تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی کیپٹن

آیان ملک اب اس کے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

اس کے قدم سیڑھیوں پر ہی تھے ابھی کہ دعا اسے آتے ہوئے نظر آئی تھی۔۔۔

دعا نے پنک اور گرین کلر میں لہنگا ڈالا ہوا تھا ہاتھوں میں لال رنگ کے گجرے ڈالے ہوئے تھے۔۔۔

سر پر اچھے سے حجاب سیٹ کیا ہوا تھا ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک فوراً سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر دعا حیران ہوئی تھی اور حیرانی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

آپ یہاں "دعا اسے یہاں دیکھ کر حیران ہو رہی " تھی اسے تو نیچے ہونا چاہیے تھا وہ یہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔

کب سے انتظار کر رہا ہوں تمھیں زرا بھی رحم نہیں "

آیا اپنے معصوم شوہر پر وہ تمھارے دیدار کے انتظار

میں ہو گا" کیپٹن آیان ملک نے اسے کمر سے تھام کر

اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے آیان یہاں پر کوئی بھی آسکتا ہے "

کیپٹن آیان ملک کے اس عمل پر وہ حیران رہ گئی تھی

یہاں پر کوئی بھی آسکتا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں اگر تم کہتی ہو تو کمرے میں چلتے ہیں "

کیپٹن آیان ملک نے آنکھ ونک کر کے کہا تھا۔۔۔

توبہ ہے آیان کیا ہو گیا ہے سب باہر انتظار کر رہے "

ہیں میں پہلے ہی بہت لیٹ ہوں" دعا نے غصے سے

اسے دیکھا تھا۔۔۔

انھیں تھوڑا اور انتظار کر و لیتے ہیں" کیپٹن آیان ملک "

کی گرفت اس کی کمر پر مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آیان کوئی آجائے گا" دعا نے ادھر "

ادھر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک اس کی یہی بات بار بار سن کر اس کے

کمر سے ہاتھ نکال کر اس کی کلائی پکڑ لیتا ہے۔۔

کلائی پکڑ کر وہ اسے ایک روم میں لے کر آتا ہے۔۔۔

دعا تو بس اسے دیکھ رہی تھی وہ کر کیا رہا تھا ایک تو وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی وہ

ے شوہر محترم کو۔۔

کمرے میں آکر اس نے کمرے کے دروازے بند کیے

تھے۔۔۔

اور دعا کو دروازے کے ساتھ لگایا تھا کیپٹن آیان ملک

نے اس کی پیشانی سے گال تک انگلی سے لکیر کھینچی

تھی۔۔۔

دعا نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لی تھی کیپٹن آیان

ملک نے اپنا ایک ہاتھ دروازے پر رکھا تھا۔۔۔

"اتنا انتظار کروایا ہے تم نے تمھیں لگتا ہے اتنی جلدی
میں تمھیں جانے دوں گا" کیپٹن آیان ملک نے اس
کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

"آیان پلیز نہ سب لوگ نیچے انتظار کر رہے ہوں گیں
مجھے ماما کی پانچ کالز آچکی تھی اور ساتھ میں نور الایمان
کی بھی آئی تھی سب لوگ انتظار کر رہے ہوں گیں
پلیز نہ" دعا نے معصومیت سے کہا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا۔۔
دعا اس کے سینے سے لگی تھی کیپٹن آیان ملک نے اس
کے گال پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

دعا تو حیران ہوئی تھی اس نے پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن
کیپٹن ایان ملک نے اسے ہونے نہیں دیا تھا۔۔

اس کے بعد کیپٹن آیان ملک نے اس کی بیک اپنی
طرف کی تھی۔۔۔

اپنی پاکٹ سے اس نے ایک پینڈینٹ نکلا تھا اور پھر دعا کے گلے میں ڈالا تھا۔۔۔

اس کے بعد اس کا رخ واپس سے آہنی طرف موڑا تھا۔۔۔

"یہ کیا" دعا نے اسے ہاتھ میں لیا تھا وہ پینڈینٹ بہت پیارا تھا۔۔

اس میں دو ہارٹ بنے ہوئے تھے ایک دوسرے کے

لکھا ہوا تھا۔۔۔ A اوپر اور ان میں

"واؤ آیان" دعا نے اسے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

"تمھیں پسند آیا" اسکے چہرے پر خوشی دیکھ کر کیپٹن آیان ملک بولا تھا۔۔۔

"بہت زیادہ" دعا بہت زیادہ خوش لگ رہی تھی کیپٹن آیان ملک نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

وہ بھی خوشی خوشی اس کی باہوں میں سمائی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

مہندی کی رسم شروع ہو گئیں تھی ان دونوں کے ہاتھ میں ہی ایک ایک پتہ دیا
گیا تھا اسکے اوپر آ کر مہندی لگا
رہے تھے ان دونوں کو میٹھائی کھلا رہے تھے اور ان پر
سے پیسے وار رہے تھے۔۔۔
اب باری تھی کائزان شاہ اور نور الایمان کی رسم
کرنے کی باقی سب لوگوں نے اپنی اپنی باری کر لی
تھی۔۔۔
کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اس نے نور الایمان کا
ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔
انوشے غصے سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی شہزاد ملک
بھی ان دونوں کو دیکھ رہا تھا ان دونوں کی نظروں میں
ایک دوسرے کے لیے پسند دیکھی جا سکتی تھی۔۔۔
سب لوگ ہی مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

کچھ لوگ حسد سے بھی دیکھ رہے تھے جن کو کائزان
شاہ کو پانے کی چاہ تھی۔۔۔
کائزان شاہ اور نور الایمان دونوں اسٹیج پر آئے
تھے۔۔۔
میجر حسین ملک اور عیشل دونوں نے مسکرا کر ان
دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔
میجر حسین ملک باقاعدہ کھڑا ہو گیا تھا اس نے کھڑے
ہو کر ان دونوں کی نظر اتاری تھی۔۔۔
کائزان شاہ مسکرا کر اس کا یہ عمل دیکھ رہا تھا
نور الایمان بھی مسکرا کر میجر حسین ملک کو دیکھ رہی
تھی۔۔۔
وہ واپس بیٹھ گئی تو کائزان شاہ اور نور الایمان دونوں
نے مل کر رسم کی تھی۔۔۔

کائزان شاہ میجر حسین ملک کو میٹھائی کھلانے لگتا جب میجر حسین ملک منہ کھولتا تو
وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر
لیتا۔۔۔
میجر حسین ملک غصے سے اسے دیکھنے لگا اس کے اس
طرح دیکھنے پر کائزان شاہ مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ
رہا تھا۔۔
منہ ٹھیک کر مہندی ہے تیری "اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر کائزان شاہ نے کہا تھا "
اور میٹھائی اسے نہیں کھلائی
تھی بلکہ خود کھالی تھی۔۔۔
اسکے ایسا کرنے پر میجر حسین ملک نے اس غصے سے
گھورا تھا اور ساتھ میں منہ میں بھی کچھ بڑبڑایا تھا۔۔۔
اب ڈانس کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا سب لوگون نے
اپنی اپنی جگہ سنبھال لی تھی اس وقت اسٹیج پر انوشے
ڈانس کر رہی تھی۔۔۔

سب لوگ ہی ہوٹنگ کرتے ہوئے اس کا ڈانس

انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

کہانی سُنو ہاں، زبانی سُنو"

مجھے پیار ہوا تھا، اِقرار ہوا تھا" اچانک ہی ساری لائٹس

بند ہو گئی تھی اور ایک لائٹ تھی جو کہ کائزان شاہ کے

اوپر تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں مائک تھا اور وہ گانے کے بول بول رہا

تھا۔۔۔

سب لوگ حیران تھے پہلے کسی نے بھی اسے گاتے

ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ پہلی بار گا رہا تھا اور وہ بھی نورالایمان کے لیے ایک

سپاٹ لائٹ اچانک سے نورالایمان کے اوپر ان ہوئی

تھی۔۔۔

کائزان شاہ چلتے ہوئے نورالایمان کے پاس آ رہا

تھا۔۔۔

نورالایمان حیرانی نے اسے دیکھ رہی تھی اس کا تو شرم سے برا حال تھا۔۔۔

کہانی سُنو ہاں، زبانی سُنو "

مجھے پیار ہوا تھا، اِقرار ہوا تھا

مجھے پیار ہوا تھا، اِقرار ہوا تھا" ہر طرح سے ہوٹنگ کی

آواز آئی تھی۔۔۔

انوشے غصے سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی کائزان شاہ

اس کے پاس آیا تھا اور اس نے نورالایمان کا ہاتھ پکڑ لیا

تھا۔۔۔

دیوانہ ہوا، مستانہ ہوا "

تیری چاہتمیں کتنا فسانہ ہوا

تیرے آنے کی خوشبو، تیرے جانے کا منظر

تجھے ملنا پڑے گا، اب زمانہ ہوا" نورالایمان نے اپنا چہرہ

ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اس کے چہرے

سے پیچھے کیے تھے۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اب اسٹیج پر لے کر جا رہا

تھا۔۔۔

صدائیں سُنو ہاں، جفائیں سُنو "

مجھے پیار ہوا تھا، اِقرار ہوا تھا

مجھے پیار ہوا تھا، اِقرار ہوا تھا" کائزان شاہ اسے لے کر

اسٹیج پر آ گیا تھا وہاں پر آکر وہ روک گیا تھا اور اس نے

نورالایمان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ہے تمنا ہمیں، تمہیں دلہن بنائیں "

تیرے ہاتھوں پہ مہندی اپنے نام کی سجائیں

" تیری لے لیں بلائیں، تیرے صدقے اُتاریں

کائزان شاہ نے مائیک اسے دے دی تھی نورالایمان

نے مائیک اس کے منہ کے آگے کیا ہوا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا دوپٹہ اس کے حجاب کر اوپر دیتے

ہوئے دلھن بنانے والی لائنز پڑھی تھی۔۔۔

ہے تمنا ہمیں، تمہیں اپنا بنائیں"

نہیں مشکل وفا، زرا دیکھو یہاں

تیری آنکھوں میں بستا ہے میرا جہاں

کبھی سُن تو زرا جو میں کہہ نہ سکا

میری دنیا تمہی ہو، تمہی آسرا" کائزان شاہ اس کے

چاروں طرف گھومتا ہوا بول رہا تھا اور اس کی آنکھوں

میں دیکھ کر یہ لائینز پڑھ رہا تھا۔۔۔

دعائیں سُنو، سزائیں سُنو"

مجھے پیار ہوا تھا، اِقرار ہوا تھا" کائزان شاہ نے اسکا ہاتھ

ایک پکڑ لیا تھا۔۔۔

کہانی سُنو ہاں، زبانی سُنو"

مجھے پیار ہوا تھا، اِقرار ہوا تھا

مجھے پیار ہوا تھا

پیار ہوا تھا

پیار ہوا تھا

پیار ہوا تھا'' کائزان شاہ اسے گھمانے لگا تھا گانے کی آخری بولوں پر اس نے اس گھمانا بند کیا تھا اور اس کے کمر میں ہاتھ ڈالے تھے۔۔۔

سب لوگ ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے اور تالیاں بجا رہے تھے لیکن دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔

رات تقریباً ایک بجے تک مہندی کا فنکشن رہا تھا سب نے بہت ہلا گلا کیا تھا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

اپنے کہے کے مطابق میجر حسین ملک عیشل نے کمرے میں موجود تھا۔۔۔

جیسے ہی فنکشن ختم ہوا تھا وہ کمرے میں آ گیا تھا وہ عیشل سے بھی پہلے آ گیا تھا۔۔۔

ابھی تو دعا اور نور الایمان بھی عیشل کو کمرے میں چھوڑ کر نہیں گئی تھی اس سے پہلے ہی میجر حسین ملک اس کے کمرے میں اگیا تھا۔۔۔۔

اب وہ بے چینی سے اپنی دلہن کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

عیشل کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی تھی اس نے ابھی سامنے نہیں دیکھا تھا اس نے فوراً سے کمرے کا دروازا بند کیا تھا۔۔۔

کھڑکیاں بھی بند کر دیتی ہوں اس سے پہلے کہ احمر آ نا جائیں "عیشل نے دروازہ بند کرتے ہوئے یہ کہا تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر میجر حسین ملک مسکرانے لگا

تھا۔۔۔

ابھی وہ بات کر کے پلٹی ہی تھی کہ نظر میجر حسین ملک
پر پڑی تھی اور وہ حیران ہو گئی۔۔۔

آپ یہاں اتنی جلدی "عیشل حیران ہو کر بولی "
تھی۔۔۔

ہاں جی بیگم صاحبہ آپ کی پلیننگ کامیاب نہیں "
ہوئی مجھے باہر ہی رکھنے کی "میجر حسین ملک کھڑا ہوا تھا اور اسکے پاس آیا تھا۔۔۔

آپ نے غلط کیا نہ میں نے آپ کو کہا بھی تھا "وہ منہ "
بنا کر کھڑی ہو گئیں تھی۔۔۔

میجر حسین ملک بیڈ سے کھڑا ہوا تھا اور اس کے پاس آیا
تھا۔۔۔

اس کے پاس آکر میجر حسین ملک نے اس کا رخ اپنی
طرف کیا تھا اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر میجر حسین
ملک مسکرانے لگا۔۔۔

میری جان منہ کیوں پھلا کر بیٹھی ہے "میجر حسین "
ملک نے ہنس کر کہا تھا۔۔۔

آپ کو ذرا ابھی احساس نہیں ہے میں اتنی تھک گئی "
ہوں ابھی میں نے سونا تھا اور آپ مجھے پھر سے آ گئے
ہیں تنگ کرنے کے لیے "عیشل نے غصے سے کہا
تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر میجر حسین ملک مسکرایا تھا۔۔۔

اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کر دو"
"میں کہ صدیوں سے ادھورا ہوں مکمل کر دو

میجر حسین ملک نے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اسے اپنی
طرف کھینچا تو وہ اس کے سینے سے لگی پھر اسے دیکھ کر
یہ شیر پڑھا تھا۔۔

جسے سن کر عیشل کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اج کل تو مجھ سے کچھ زیادہ ہی شرمانے نہیں لگ رہی "

ہو"میجر حسین ملک اس کا رخ چہرہ دیکھ کر بولا
تھا۔۔۔

لیکن عیشل خاموش رہی تھی اسنے اس کی بات کا کوئی
بھی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

اج کل تم مجھ سے کچھ زیادہ ہی شرمانے نہیں لگ"
رہی ہو"میجر حسین ملک اس کا رخ چہرہ دیکھ کر بولا
تھا۔۔۔

لیکن عیشل خاموش رہی تھی اسنے اس کی بات کا کوئی
بھی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے"میجر حسین ملک نے "
اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر رکھ لیے تھے اور اسے
اپنے اور بھی قریب کر لیا تھا۔۔۔

"جب اپ اتنی فضول باتیں کریں گے تو مجھے شرم ہی آئے گی نا" عیشل نے منہ بنا کر کہا تھا اس نے آپنے اور اس کے درمیان فاصلہ رکھنے کے لیے اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔

اس کے ایسا کرنے پر میجر حسین ملک نے اسے گھور کر دیکھا تھا اس کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔۔۔

"تمہیں کچھ زیادہ ہی شوق نہیں ہے مجھ سے دور رہنے کا" میجر حسین ملک سختی سے بول رہا تھا۔۔۔

اس کی کمر پر میجر حسین ملک کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

"ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے احمر مجھے بس آپ سے شرم آرہی ہے اس لیے" عیشل نے سر جھکا کر کہا تھا۔۔۔

"مجھ سے شرم آرہی ہے میری جان میں تو کچھ ایسا ویسا

کرتا بھی نہیں ہوں پھر بھی تمہیں مجھ سے شرم آنے لگ جاتی ہے سوچو ہماری شادی کی رات تمہارا کیا ہو گا" میجر حسین ملک نے اسے آنکھ مار کر بات کی تھی۔۔۔

" توبہ ہے احمر کتنی فضول باتیں کرتے ہیں آپ مجھ سے ایسی باتیں مت کیا کریں" عیشل نے غصے سے منہ بنایا تھا۔۔۔

" تو پھر کیا چاہتی ہو کہ اس سے ایسی باتیں کروں تم میری بیوی ہو تم سے ہی کروں گا نا محلے کی کسی لڑکی سے تو نہیں کروں گا نا" میجر حسین ملک نے اسے گھور کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

" محلے کی کسی لڑکی سے کر کے تو دکھائیں سب سے پہلے آپ کی جان میں نے لینی ہے" عیشل نے اپنے دونوں ہاتھ اس کی گردن پر رکھ لیے تھے۔۔۔

"اگر یہی تمہارے دونوں ہاتھ مجھے پیار کرنے کے لیے میری گردن پر ہوتے تو کتنی اچھی بات تھی" میجر حسین ملک نے غصے سے منہ بناتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"مجھ سے نا یہ فضول حرکتیں نہیں ہوتی آپ کر رہے ہیں نا یہی ٹھیک ہے" عیشل نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"فضول حرکتیں نہیں کہتے اسے رومنس کہتے ہیں جو کہ تمہارے اندر بالکل بھی نہیں ہے مجھے خود ہی تمہارے اندر پیدا کرنا پڑے گا بس تم شادی ہونے تک کا انتظار کرو" میجر حسین ملک نے اس کے بال کان سے پیچھے کیے تھے۔۔۔

"انہیں فضول حرکتیں ہی کہتے ہیں" عیشل منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

"ہر بار اتنا خوبصورت لگنے کی ضرورت ہی کیا ہوتی ہے تمہیں کہ میں ایسی فضول حرکتیں کروں تم مجھے خود مجبور کرتی ہو ایسی فضول حرکتیں کرنے پر تمہاری لینگویج میں یہ فضول حرکتیں ہوں گی لیکن میری لینگویج میں اسے رومینس کہتے ہیں" میجر حسین ملک نے یہ کہتے ہی اس کے گال پر اپنے لب رکھے تھے اور وہاں پر ہلکا سا بائیٹ کیا تھا۔۔۔

"کیا ہے احمر" وہ چیخی تھی اس کے اس طرح چیخنے پر میجر حسین ملک نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔۔

"پاگل ہو کیا اگر ابھی کوئی آجاتا تو" میجر حسین ملک اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"اچھی بات ہے نا اگر کوئی آجاتا کمرے میں آتے ہوئے آپ کو ڈر نہیں لگتا لیکن پکڑے جاتے ہوئے

آپ کو ڈر لگتا ہے "عیشل نے اسے دور کرنا چاہا تھا لیکن وہ دور نہیں ہوا تھا۔۔۔

میری جان آج بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی" میجر " حسین ملک نے عقیدت سے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے اور پھر اسے محبت سے دیکھتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

جا رہا ہوں میں کر لو تم آرام "میجر حسین ملک یہ کہہ " کر وہاں سے اس طرح غائب ہوا تھا جیسے آیا ہی نہ ہو۔۔۔

پیچھے عیشل بھی کھڑی حیران تھی کہ وہ اتنی جلدی چلا کیسے گیا۔۔۔۔

خیر اس سے کیا تھا وہ بھی تھک گئی تھی اس لیے چینج کرنے کے لیے واش روم چلی گئی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آج ان سب لوگوں نے مہندی لگوانی تھی اس رات میں بارات تھی۔۔۔

اسلیے صبح صبح میں ہی ان لوگوں نے یہ سارے کام نپٹانے تھے۔۔۔

مہندی لگانے کے لیے مہندی والی لڑکی بھی آگئی تھی۔۔۔۔

وہ لاونج میں بیٹھ گئی تھی اور ملازمہ ان سب کو بلانے کے لیے گئی ہوئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ تینوں وہاں پر موجود تھی انوشے کو بلایا نہیں تھا لیکن وہ بھی آگئی تھی۔۔۔

مہندی لگانے کے لیے دو لڑکیاں آئی ہوئی تھی اور سب سے پہلے عیشل کی ہی مہندی شروع ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں لڑکیاں ہی اس کے دونوں ہاتھوں پر مہندی

لگا رہی تھی۔۔۔

دعا اور نور لا یمان بیٹھ کر اسے تنگ کر رہی تھی عیشل کو ان دونوں پر ہی غصہ آ رہا تھا۔۔۔

" ویسے اپنے بارے میں کیا خیال ہے کہ بھائی نے تمھارے لیا گانا گایا تھا وہ بھی سب کے سامنے" اچانک ہی عیشل کے دماغ میں کل رات والی بات آئی تھی نور الا یمان کو تنگ کرنے کے لیے عیشل فوراً سے بولی تھی۔۔۔

" اس میں میرا کیا تھا وہ تو انھوں نے خود کیا تھا نہ " نور الا یمان نے بھی فوراً سے کہا تھا۔۔۔

" ویسے اپ نے نام کیا لکھوانا ہے اپنے دونوں ہاتھوں پر" دعا نے عیشل کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

" تم بھابھی سے کیوں پوچھ رہی ہو میں تمہیں بتاتی ہوں نا" نور الا یمان نے دعا کے پوچھنے پر کہا تھا۔۔۔

میرا کیوں بتا رہی ہو تم اپنا بتاؤ نا تم اپنے ہاتھ پر بھائی "
کے کون کون سے دو نام لکھوا رہی ہو "عیشل نے
نور الایمان کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔
"میڈم پلیز ہلیں نہیں میں نہیں خراب ہو جائے گی "
مہندی والی لڑکی عیشل کو بحث کرتے دیکھ کر بولی
تھی۔۔۔
جی "عیشل کو اس پر بھی غصہ ایا تھا اس لیے وہ غصے "
سے بولی۔۔۔
تم دونوں اب خاموشی سے بیٹھو "عیشل نے ان "
دونوں کو دیکھ کر غصے سے کہا تھا۔۔۔
ایک تو مہندی لگوانا بھی سب سے عذاب کام تھا اتنی
دیر تک ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہو۔۔۔
نام کیا لکھنا ہے "جب مہندی پوری مکمل ہو گئی تھی "
نام لکھنے کی باری آئی تو ان میں سے ایک لڑکی بولی

تھی۔۔۔

" میری جان احمر اور دوسرے ہاتھ پر احمر کی دلہن "

نور الایمان نے فوراً سے نام بتائے تھے اس کے نام

بتانے پر عیشل اڑے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہی نام لکھ دیں "اس لڑکی نے عیشل سے کنفرم کیا "

تھا۔۔۔

ارے ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے میں اپ کو "

غلط تھوڑی نہ بتاؤں گی "نور الایمان نے اس لڑکی کو

غصے سے دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے "وہ لڑکی نام لکھنے ہی لگی تھی عیشل نے اپنا "

ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔

کیا ہوا میم "اس لڑکی نے عیشل کی طرف دیکھ کر "

کہا۔۔۔

آپ ایک ہاتھ پر پروفیسر احمر کی عیشل لکھیں اور "

دوسرے پر ہمارے بارات کی ڈیٹ "عیشل نے اس

لڑکی کو دیکھ کر کہا۔۔۔

" نہیں نابھابھی بارات کی ڈیٹ نہیں سہی احمر کی دلہن

لکھ لین نہ "نورالایمان نے فوراً سے کہا تھا۔۔۔

" نہیں صحیح ہے "عیشل نے اسے دیکھ غصے سے یہ بات

کہی تھی تو نورالایمان خاموش ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"اچھا آپ لکھ دیں ایک ہاتھ پر احمر کی دلہن "

نورالایمان کو خاموش بیٹھا دیکھ کر وہ بولی تھی ان

لوگوں کو دیکھ کر انوشے غصہ ہو رہی تھی۔۔۔

نورالایمان کو دیکھ کر تو اسے ویسے ہی غصہ آتا تھا اسے

ایسا لگتا تھا کہ نورالایمان اس حویلی میں اس کی جگہ

ہے۔۔۔

حالانکہ ایسا نہیں تھا قسمت قسمت کی بات ہوتی ہے۔۔۔

کائزان شاہ کو نورالایمان پسند تھی اس نے اس سے

شادی کر لی۔۔۔

اور بھی بہت سے ایسے لڑکے ہوں گے جو کائزان شاہ

سے بھی بہتر ہوں گیں اس کے منتظر لیکن وہ تھی کہ

اس کے پیچھے ہی پڑی تھی۔۔۔

وہ ایک لاحاصل چیز کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور اسے

حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے موبائل دیکھا تو اس کے موبائل پر امتیاز شاہ کی

کال آرہی تھی۔۔۔

امتیاز شاہ کی کال آتی دیکھ کر وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

تھی۔۔۔

وہ باہر ائی تھی اور اس نے امتیاز شاہ کی کال اٹینڈ

کی۔۔۔

کیا پلین ہے آج کا" انوشے نے کال اٹھاتے ساتھ ہی"

کہا تھا۔۔۔

میں تمہیں حویلی کی پچھلی والی گیٹ پر ملوں گا بس تم "

وہ کھول دینا اگے کا کام میرا اپنا ہے" امتیاز شاہ نے

انوشے کے پوچھنے پر کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے وہ کھل جائے گا لیکن اس کے بعد نور "

الایمان کائزان شاہ کی زندگی میں دوبارہ واپس نہیں

آنی چاہیے" انوشے نے سامنے دیکھتے ہوئے یہ بات

کہی تھی۔۔۔

نہیں آئے گی" امتیاز شاہ نے یہ کہہ کر کال بند کر دی"

تھی۔۔۔

انوشے واپس آئی تو نور الایمان اور دعا کی مہندی لگ

رہی تھی وہ بھی ان کے ساتھ ہی وہاں بیٹھ گئی

تھی۔۔۔

جتنی باتیں جتنے مستی مذاق کرنے ہیں کر لو صرف"

اور صرف اج کا دن ہے تمہارے پاس" انوشے نے

اپنے دماغ میں یہ بات سوچی تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ حال کی اریجمنٹ اور کھانے وغیرہ کا دیکھ کرابھی حویلی آیا تھانہ جانے کیوں اس کے دماغ میں عجیب عجیب سے خیالات ارہے تھے۔۔۔
انھی سب باتوں کو سوچتے سوچتے اج اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے بچا تھا۔۔۔
اس کا دل بس نورالایمان کو دیکھنے کا کر رہا تھا صبح سے اس نے نورالایمان کو نہیں دیکھا تھا صبح وہ جلدی حال کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔
ابھی وہ نورالایمان کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھا وہ لاؤنج میں داخل ہوا تھا وہ لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی اس کی مہندی مکمل ہو گئی تھی اور وہ وہاں بیٹھ کر اسے سکھا رہی تھی۔۔۔۔

عیشل تو وہاں سے چلی گئی تھی لیکن نورالا یمان اور دعا

وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

انوشے اپنی مہندی لگوا رہی تھی کازان شاہ کو دیکھ کر وہ

مسکرائی تھی۔۔۔

نورالا یمان کو دیکھ کر بھی کائزان شاہ کی دل کو سکون

نہیں ملا تھا۔۔۔

ایمان کمرے میں آؤ "کائزان شاہ اسے دعا کے ساتھ "

باتیں کرتا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے کائز اپ پریشان لگ رہے ہیں "نورالا یمان نے کائزان شاہ کے "

چہرے پر پریشانی دیکھ

لی تھی اس لیے وہ فوراً سے بولی تھی۔۔۔

ہاں وہ بس ایسی بات ہے تم کمرے میں اؤ میں تمہیں "

بتاتا ہوں "کائزان شاہ یہ کہہ کر جانے لگا تھا دعا اس

کے پاس آئی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے بھائی" دعا کائزان شاہ کو پریشان دیکھ کر
اس کے گلے کے ساتھ لگی تھی۔۔۔

"پتہ نہیں بچے عجیب سی بے چینی ہو رہی ہیں شاید اج
عیشل نے چلے جانا ہے اس لیے" کائزان شاہ نے بھی
اس کے گرد بازؤں کا حسار بنایا تھا۔۔

اسی وقت کیپٹن آیان ملک آیا تھا دعا کو کائزان شاہ کے
سینے سے لگا دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا۔۔

"بھائی آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں احمر بھائی بہت
اچھے ہیں" دعا اس کے سینے سے لگے ہوئے ہی بولی
تھی۔۔

"وہ تو مجھے پتہ ہے بس پتہ نہیں کیوں عجیب سی بے
چینی ہو رہی ہے" کائزان شاہ نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ہم" دعا بھی اداس ہو گئی تھی۔۔

کائزان شاہ کی نظر کیپٹن آیان ملک پر پڑی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر نور الایمان اس کی طرف

گئی تھی اور اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

نور الایمان کے ایسا کرنے پر کائزان شاہ اسے گھور کر

دیکھ رہا تھا کیونکہ اس سے برداشت نہیں ہو پا رہا تھا کہ

وہ اپنے بھائی کے بھی سینے سے لگی ہوئی ہے۔۔۔۔

کائزان شاہ کے فیس ایکسپریشنز بتا رہے تھے کہ اسے

یہ بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک اسے جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا

تھا۔۔۔

جب کچھ دیر پہلے دعا اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی تو

اسے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

بھائی آپ یہاں" نور الایمان کی آواز پر دعا نے بھی "

اس طرف دیکھا تھا۔۔۔

دعا کیپٹن آیان ملک کو ابھی دیکھ رہی تھی ورنہ وہ

کائزان شاہ کی طرف متوجہ تھی۔۔۔

"ہاں وہ بھابھی کا ڈریس بھیجا ہے بھائی نے وہی دینے والا تھا" کیپٹن آیان ملک نے مسکرا کر کہا تھا اور اسنے وہ ڈریس صوفے پر رکھا تھا۔۔۔

کائزان شاہ بھی اس کے پاس آیا تھا اور اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔

"نور الایمان سے دور ہی رہا کر" کائزان شاہ نے اس کے کان کے قریب یہ بات کہی تھی۔۔۔

"اپ بھی دعا سے دور ہی رہا کریں پھر" کائزان شاہ پیچھے ہو رہا تھا جب کیپٹن آیان ملک نے یہ بات کہی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے بھی دعا کو دیکھا تھا وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں بہت سارے کام ہیں اج

کے "کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

چائے پی لیتے بھائی "نور الایمان نے فوراً سے کہا " تھا۔۔۔

نہیں گڑیا زیادہ ٹائم ہو گیا ہے ابھی بہت سے کام ہیں "

ٹھیک ہے "کیپٹن آیان ملک نے نور الایمان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

کیپٹن ایان ملک چلا گیا تھا کائزان شاہ نے نور الایمان کی طرف دیکھا اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اپنے ساتھ اوپر لے جا رہا تھا۔۔۔

انوشے کو اسی بات پر بہت غصہ آرہا تھا دعا بھی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

" یہ تم دونوں کی اخری ملاقات ہو گی ایک دوسرے کے ساتھ "انوشے نے یہ بات دماغ میں سوچے تھے

کیونکہ وہ مہندی لگوا رہی تھی اور ان کے سامنے یہ بات نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔

کائزان شاہ اسے کمرے میں لایا تھا اسے اپنے سامنے کھڑا کر کے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے کائزان اپ پریشان لگ رہے ہیں "

نور الایمان کائزان شاہ کو خود کو یوں تکتا دیکھ کر بولی تھی اس کے چہرے پر پریشانی صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔

" مجھے ڈر لگ رہا ہے نور الایمان مجھے سمجھ نہیں آ رہا میرے دل کی کیفیت اتنی عجیب کیوں ہو رہی ہے آج مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ بہت زیادہ غلط ہونے والا ہے میں نہیں چاہ رہا کہ تم ایک پل کے لیے بھی میری

انکھوں سے اوجھل ہو" کائزان شاہ نے ڈر کی وجہ سے
اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔۔
"کائز کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شیئر کریں "
نورالایمان اس کو پریشان دیکھ کر بولی تھی نورالایمان
کو بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کائزان شاہ کا ایسے مرجھایا
ہوا چہرہ۔۔۔
مجھے خود نہیں سمجھ ارہا نورالایمان میں تمہیں کیا "
بتاؤں" کائزان شاہ اسے سینے کے ساتھ لگائے ہوئے
ہی بولا تھا۔۔۔۔
مجھے لگ رہا ہے اپ عیشل کا دور جانے کی وجہ سے "
سن کر پریشان ہے" نورالایمان اس کو پریشان دیکھ کر
بولی۔۔۔۔
ایسا نہیں ہے نورالایمان میرے اندر ایک عجیب سی "
بے چینی ہے اور جب بھی میں تمہیں دیکھتا ہوں یہ

بڑھنے لگ جاتی ہے پتہ نہیں کیوں میرے دل میں ایک عجیب سا خوف پیدا ہو رہا ہے تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گی "کائزان شاہ نے اس کے گرد اپنا حسار مزید مضبوط کیا تھا۔۔۔

نور الایمان نے پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کائزان اپ یہ ایسی باتیں کیوں کر رہے " ہیں "نور الایمان کے چہرے پر بھی پریشانی چھا گئی تھی۔۔۔

نہ جانے کیوں مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے میرا یہ ڈر " "خوف فضول نہیں ہے کچھ تو ہے جو برا ہونے والا ہے

کائزان شاہ نے نور الایمان کو پیچھے کیا اور اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا تھا۔۔

کائز ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا "نور الایمان اس کی "

پریشانی سمجھ سکتی تھی۔۔

اپ کا دل اس لیے خوفزدہ ہے اور ڈر رہا ہے اپ اس"

لیے بے چین ہیں کیونکہ اج عیشل نے چلے جانا ہے"نورالایمان کائزان کے ہاتھ

پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے اور

اسے مطمئن رہنے کا کہتی ہے۔۔۔

"مجھے نہیں سمجھ میں ارہا کہ یہ بے چینی کیسی ہے"

کائزان شاہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

کائز اللہ پر یقین رکھیں کچھ بھی نہیں ہو گا"نورالایمان نے اسے دیکھ ہلکا سا مسکرا"

کر کہا تھا اس کی ایسی باتوں سے دل تو اس کا بھی بے چین ہو گیا تھا۔۔۔

لیکن وہ کائزان شاہ کے سامنے پریشان نہیں ہونا چاہتی

تھی کیونکہ وہ پہلے سے ہی پریشان تھا۔۔۔۔

نورالایمان تم بس میرے پاس رہو میرے سینے سے

لگ کر رہو تمہارے قریب ہونے سے مجھے سکون مل

رہا ہے تم میرے قریب ہو تو میں دنیا کو بھول رہا ہوں

مجھے نہیں سمجھ آرہا مجھے کیا پریشانی ہے کیا بے سکونی ہے لیکن تمہارے قریب ہونے سے سب کچھ میں بھول رہا ہوں بس تم اسی طرح میرے سینے سے لگ کر رہو" کائزان شاہ نے پھر سے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا تھا۔۔۔

وہ اسے وہ اسے خود سے دور نہیں بھیجنا چاہتا تھا اس کے قریب رہتے ہی اس کے دل کو سکون مل رہا تھا۔۔۔

نور الایمان بھی اس کے سینے سے لگ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اگر اس کے قریب ہونے سے کائزان شاہ کو سکون مل رہا تھا تو وہ اس کے قریب ہی رہنا چاہتی تھی اس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک کائزان شاہ اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑا رہا تھا۔۔۔

کائزان اپ کی پوری شرٹ خراب ہو گئی ہے "نور لا یمان کو جب یاد آیا اس "
کے ہاتھوں پر مہندی لگی
ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ فورا سے بولی تھی اسے اتنا بھی نہیں تھا پتہ کہ اس کی
مہندی صحیح سلامت بھی ہے کہ خراب ہو گئی

ہے۔۔۔
وہ تو بس اب یہ دعا ہی کر سکتی تھی کہ اس کی مہندی
سوکھ گئی ہو۔۔۔

نور الایمان کی آواز پر کائزان شاہ ہوش کی دنیا میں آیا
تھا اور اس نے نور الایمان کو اپنے سے پیچھے کیا۔۔۔
اس کی مہندی تو سوکھ گئی تھی لیکن وائٹ شرٹ
ہونے کی وجہ سے کائزان شاہ کی شرٹ پر داغ رہ گئے

تھے۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں

لیے تھے۔۔۔۔

میرا نام تو میری خوبصورت بیگم نے ضرور لکھوایا "

ہو گا" کائزان شاہ مسکرا کر اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

جی بالکل نورالایمان کی جان ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ "

کا نام میں نا لکھواوں" نورالایمان ابھی یہ بات کر ہی

رہی تھی کہ کائزان شاہ نے اس کے چہرے کی طرف

دیکھا۔۔۔

کیا ہوا ہے" نورلایمان اسے پریشان دیکھ کر بولی "

تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ اس کی انکھوں کے سامنے

کیا تھا۔۔۔

جہاں پر کائزان شاہ کا نام لکھا گیا تھا مہندی خراب

ہونے کی وجہ سے اس کا نام مٹ گیا تھا۔۔۔

باقی ساری مہندی پہلے لگی تھی جس کی وجہ سے وہ

سوکھ گئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ کا نام اس نے بعد میں لکھوایا تھا جس کی وجہ

سے وہ سوکھا نہیں تھا۔۔۔

اور مہندی خراب ہونے کی وجہ سے اس کا نام بھی

مٹ گیا تھا۔۔۔

ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ اس نے کائزان شاہ کا نام بھی

اپنے ہاتھوں پر لکھوایا ہے۔۔۔۔

پلیز کائزان آپ پریشان نہیں ہوں گیں مہندی"

خراب ہوئی ہے اس کی وجہ سے نام مٹ گیا ہے آپ کا

اور ویسے بھی آپ کا نام تو میرے دل پر لکھا ہوا ہے

اپ میرے مقدر میں لکھ دیے گئے ہیں ان سب سے

کچھ بھی نہیں ہوتا" نور الایمان کائزان شاہ کے چہرے

پر پریشانی دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

ہم "کائزان شاہ کا دل زور زور سے دھڑکا تھا اس نے"

نور الایمان کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور برا ہونے

والا ہے۔۔۔

لیکن وہ اپنے دل کو تسلی دے رہا تھا کہ ایسا کچھ بھی

نہیں ہو گا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

شام کا وقت ہو گیا تھا سب کچھ بالکل ریڈی تھا بس ان

لوگوں نے تیار ہو کر حویلی سے نکلنا تھا حال کے

لیے۔۔

انوشے ابھی کمرے میں تیار ہونے کے لیے آئی تھی

جب اس کے موبائل پر امتیاز شاہ کی کال آئی۔۔

اس نے موبائل اٹھا کر کال اٹینڈ کی تھی اور موبائل

کان کے ساتھ لگا یا تھا۔۔۔

میں حویلی کے باہر ہی کھڑا ہوں پچھلی والی سائیڈ پہ تم"

آکر گیٹ کھولو" امتیاز شاہ نے کال اُٹھاتے ساتھ ہی کہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے تم بس پانچ منٹ صبر کرو میں آرہی ہوں" انوشے نے یہ کہہ کر کال بند کی تھی اور کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

وہ حویلی کی پچھلی سائیڈ پر آئی تھی بہر محتاط طریقے سے آئی تھی تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ پائے۔۔۔

انوشے نے جلدی جلدی سے پچھلا گیٹ اوپن کیا تھا اور امتیاز شاہ کو اندر کیا۔۔۔

"تم نے یہیں سے واپس جانا ہے اور نورالایمان واپس نہیں آنی چاہیے" انوشے امتیاز شاہ کو دیکھ کر ایک مرتبہ پھر سے بولی تھی۔۔۔

"بالکل بھی نہیں آئے گی بس تم مجھے اس کا کمرہ دکھا دو" امتیاز شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

انوشی اسے اپنے ساتھ لے کر حویلی کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ حال میں مہمانوں کو دیکھنے اور باقی کی ارینجمنٹس دیکھنے کے لیے حال جلدی چلا گیا تھا۔۔

نورالایمان اس وقت کمرے میں تیار ہو رہی تھی جب امتیاز شاہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔

قدموں کی آہٹ پر نورالایمان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا امتیاز شاہ کو دیکھ کر وہ حیران ہو گئی تھی۔۔۔

ابھی نورالایمان چیختی وہ پل میں نورالایمان کے پاس ایا تھا اس نے اپنی جیب سے رومال نکالا اور نورالایمان کے ناک پر رکھ دیا۔۔۔

کچھ ہی سیکنڈ لگے تھے نورالایمان کو بے ہوش ہونے

میں اس نے مزامت کی تھی لیکن اس کی مزاحمت کسی
بھی کام نہیں ائی تھی۔۔۔

وہ لہنگا پہن چکی تھی بس اس نے ہلکا میک اپ اور حجاب
کرنا تھا۔۔۔

امتیاز شاہ اسے کمینگی سے دیکھ رہا تھا اور پھر مسکرا رہا
تھا۔۔۔

" تمہارا حسن تو واقعی میں ایک مرد کو دعوت دے
دے لیکن تمہارا اشارٹ تمہیں اس چار دیواری میں
بند کر کے رکھتا ہے اسی ڈر سے لیکن اب تمہاری
عزت محفوظ نہیں کائزان شاہ اور میجر حسین ملک سے
بدلہ لینے کے لیے تمہاری وہ حالت کروں گا کہ دنیا
دیکھے گی" امتیاز شاہ نے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا تھا
اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک سیلون میں بیٹھا تھا جب اس کا موبائل

بجا تھا۔۔۔

اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو کسی ان نون نمبر سے

کال تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے وہ کال اٹھائی تھی سامنے سے اسے

ہنستی ہوئی آواز آئی تھی۔۔۔

" بارات لے کر جا رہے ہو اپنی" امتیاز شاہ کی آواز وہ

پہچان چکا تھا۔۔۔

" امتیاز شاہ" جیسے اس نے کنفرم کرنا چاہا تھا۔۔۔

"بالکل ٹھیک پہچانا ہے امتیاز شاہ" امتیاز شاہ

ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔

" اپنی بارات لے کر جا رہے ہو لیکن پہلے اپنی بہن کو تو

مجھ سے چھڑا لو" امتیاز شاہ کمینگی سے ہنستا ہوا بولا

تھا۔۔۔

میں اپنی لوکیشن بھیج رہا ہوں تمہیں اگر آدھے گھنٹے "
میں تم یہاں نہ پہنچے تو تمہاری بہن کی عزت کی میں
کوئی گیرنٹی نہیں دے سکتا" امتیاز شاہ نے ہنس کر کہا
تھا۔۔

میں کیسے یقین کر لوں نور لا یمان تمہارے پاس "
ہے" میجر حسین ملک نے غصے سے کہا تھا۔۔۔
اس کا موبائل ان ہے اگر یقین نہیں اتا تو ٹریس کر "
لو" امتیاز شاہ نے یہ کہہ کر کال بند کر دی تھی۔۔۔
میجر حسین ملک فوراً سے کھڑا ہوا تھا اور اس نے کیپٹن
آیان ملک کو کال کی تھی۔۔۔
کیپٹن آیان ملک ابھی فلیٹ پر ہی تھا اس نے کال
اٹھائی۔۔۔

جلدی سے نور الا یمان کی لوکیشن ٹریس کرو اور بتاؤ "
وہ کہاں ہے" میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک

سے کہا تھا۔۔۔

لیکن ہوا کیا ہے بھائی "کیپٹن آیان ملک بھی پریشان "
ہو گیا تھا۔۔۔

جو میں کہہ رہا ہوں وہ جلدی سے کرو اگر لوکیشن "
حویلی کی نہ ہوئی تو جو لوکیشن ارہی ہے نا جلدی سے
وہاں پر پہنچو "میجر حسین ملک گاڑی میں بیٹھتے ہوئے
بولا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے جلدی سے وہ لوکیشن ان کی تھی
جو امتیاز شاہ نے بھیجی تھی۔۔۔

تقریباً یہاں سے وہاں کا راستہ ڈیڑھ گھنٹے کا تھا اور اسے
ادھے گھنٹے میں وہاں پہنچنا تھا۔۔۔

اس کا مطلب پچھلے دو گھنٹوں میں وہ اس کی بہن کو
یہاں سے کیڈنیپ کر کے وہاں لے جا چکا تھا۔۔۔

وہ اپنی پوری رفتار کے ساتھ گاڑی دوڑا رہا تھا وہ جتنا

جلدی ہو سکے یہ کام کر کے واپس اکر اپنی بارات لے کر جانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کی عیشل پر کوئی سوال اٹھے۔۔۔

اگر وہ اج بارات لے کر نہ جا سکا تو بہت سارے سوال ہوں گے جن کا نشانہ اس کی عیشل ہو گئی اور وہ ایسا بالکل بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کو تو وہ سمجھا دیتا لیکن دنیا کو وہ کیسے سمجھا پاتا اسے تو ابھی تک خبر ہی نہیں ہو گی کہ اس کی بیوی اس کے گھر میں موجود نہیں ہے۔۔۔۔

وہ بہت تیز فل اسپیڈ کے ساتھ گاڑی دوڑا رہا تھا ابھی پانچ منٹ ہی ہوئے تھے اسے کال رکھے کہ کیپٹن آیان ملک کی کال اسے پھر سے آنے لگی۔۔۔

اس نے کال اٹینڈ کر کے موبائل کان کے ساتھ لگایا

تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے جلدی بولو "میجر حسین ملک اس پر چیخا "

تھا۔۔

لوکیشن حویلی کی نہیں ہے یہاں سے تقریباً ایک "
گھنٹے کے فاصلے پر یہ لوکیشن شو ہو رہی ہے "کیپٹن
آیان ملک اس کے غصہ کرنے پر بولا تھا۔۔۔

تو پھر تم ابھی تک وہاں پر کیا کر رہے ہو جلدی سے "
نکلو وہاں سے اور ادھے گھنٹے کے اندر لوکیشن پر پہنچو "میجر حسین ملک نے غصے
سے کہا تھا۔۔۔

ابھی وہ کیپٹن آیان ملک سے بات ہی کر رہا تھا کہ اس
کے موبائل پر پھر سے امتیاز شاہ کی کال آنے لگی اس
نے امتیاز شاہ کی کال اٹھائی تھی۔۔۔

یقین اگیا میری بات پر "امتیاز شاہ ہنس کر بولا "

تھا۔۔۔

میں تمہیں بتا رہا ہوں میری بہن کو کچھ بھی ہوا نا میں "

تمہاری جان لے لوں گا" میجر حسین ملک غصے سے

چیخا تھا۔۔۔

" میں نے تمہیں صرف یہ بتانے کے لیے کال کی ہے

کہ اپنے ساتھ اپنی آرمی کو لانے کی ضرورت نہیں ہے

خود آؤ گے صرف اور صرف خود ورنہ تمہاری بہن کی

جان لینے میں میں ایک پل نہیں لگاؤں گا" امتیاز شاہ یہ

کہہ کر کال رکھ چکا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اپنی گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی

تھی۔۔۔

وہ جلد سے جلد وہاں پر پہنچنا چاہتا تھا اس کے لیے سب

سے زیادہ عزیز اپنی بہن کی جان تھی۔۔

میجر حسین ملک لوکیشن پر پہنچ گیا تھا اسے یہاں پہنچتے پہنچتے آدھے گھنٹے سے زیادہ لگ گیا تھا۔۔۔

ہر طرف جنگل ہی جنگل تھا وہاں پر اور کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

تھوڑا بہت دیکھنے کے بعد اسے ایک جھونپڑی سی نظر آئی تھی۔۔۔

وہ فوراً سے اس جھونپڑی کی طرف بھاگا تھا وہ بس یہ دعائیں کر رہا تھا کہ نور الایمان بالکل سیف ہو اسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔۔۔

اسے ٹینشن عیشل کی بھی تھی اگر وہ بارہ ٹائم پر نہ لے کر گیا تو اس پر بھی بہت زیادہ سوال اٹھیں گیں۔۔۔

اور وہ ایسا بلکل بھی نہیں چاہتا تھا اس کی جان چلی جائے لیکن اس کی جان سے عزیز ہستیوں کو کچھ بھی نہ ہو۔۔۔

وہ جھونپڑپٹی میں داخل ہوتو بلکل حیران ہوا تھا وہاں پر

نیچے زمین پر ایک دوپٹہ پڑا تھا۔۔۔

اس دوپٹے کے علاوہ وہاں پر کچھ بھی نہیں تھا نہ امتیاز

شاہ تھا اور نہ ہی نورالایمان تھی۔۔۔

اس نے غصے سے وہ دوپٹہ اٹھایا تھا اس دوپٹے کے نیچے

ہی نورالایمان کا موبائل پڑا ہوا تھا۔۔۔۔

کیا نورالایمان سچ میں کڈنیپ ہوئی تھی یا پھر اس کے

ساتھ کوئی کھیل کھیلا گیا تھا۔۔۔

اس کے مائنڈ میں اچانک سے یہ سوال ایا تھا اس نے اپنا

موبائل نکالا اور کائزان شاہ کے نمبر پر کال کی

تھی

۔۔۔۔

ابھی وہ جھونپڑی سے باہر ہی نکلا تھا کہ جھونپڑی پوری

بلاسٹ ہو گئی تھی

۔۔۔۔

کیونکہ وہ جھونپڑی کے بالکل قریب تھا اس لیے

نقصان اس کا بھی ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے دور جا کر گرا تھا اس کے ہاتھ چھل گئے تھے اس کے باقی جسم پر بھی چوٹیں آئی تھی۔۔۔

وہ پورا کا پورا زخمی ہو گیا تھا اس کا سر ایک پتھر پر لگا تھا جس کی وجہ سے اس کے سر سے خون نکلنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن اب اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

اس کا موبائل نا جانے کہاں جا کر گرا تھا اس سے اٹھا نہیں گیا تھا۔۔۔

وہ پھر سے وہی گر گیا تھا آہستہ آہستہ وہ بے ہوشی کی حالت میں جا رہا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

وہ سب لوگ ہی حال پہنچ چکے تھے اور انھیں اب

بارات کا انتظار تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے اس سے کہا تھا کہ میجر حسین ملک نے کہا ہے کہ وہ نورالایمان کو اپنے ساتھ لے جائیں گیں اور وہ اپنے بھائی کی بارات لے کر آئے گی۔۔۔

پہلے تو اس کا دل نہیں مان رہا تھا لیکن ان کے بہت اسرار کرنے پر وہ مان گیا تھا۔۔۔

اور اس نے اجازات دے دی تھی لیکن تب جب بارات نکلنے والی ہو تب ہی اسے لے جائیں۔۔۔

یہاں پر سب کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک کے ساتھ بارات کے ساتھ آرہی ہے۔۔۔

کائزان شاہ کے دل کی کیفیت عجیب تھی اس کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

حال میں اس کا سانس گھٹ رہا تھا اسے سانس نہیں آ

رہی تھی اس لیے وہ حال سے باہر آگیا تھا۔۔۔

"اب تک تو بارات کو آجانا چاہیے تھا" کائزان شاہ نے واچ میں ٹائم دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

اس نے موبائل نکال کر میجر حسین ملک کو کال کی تھی لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے یہ کال کیوں نہیں اٹھا رہا" کائزان شاہ کو غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ اندر گیا تھا سب لوگوں کو ہی بارات کا انتظار تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

کیپٹن آیان ملک سے جتنی جلدی ہو سکا تھا وہ وہاں پہنچا تھا۔۔۔

ہر طرف اندھیرہ ہی اندھیرہ تھا کچھ بھی نہیں نظر آ رہا تھا۔۔۔

لیکن جھونپڑی پر بھڑکتی آگ اب بھی بھڑک رہی

تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے موبائل کی ٹارچ ان کی تھی اور

اس طرف گیا تھا۔۔۔۔

اس نے میجر حسین ملک کو کال کی تھی لیکن اس کا نمبر

بند جا رہا تھا۔۔

یا اللہ سب خیر خیریت سے ہو" جھونپڑی میں لگی "

اگ کو دیکھ کر اس کے دل نے شدت سے دعا کہ

تھی۔۔۔

وہ اس کے قریب گیا تھا لیکن اسے وہاں پر کچھ بھی

نہیں ملا تھا۔۔۔

اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی تھی جب اسے میجر حسین ملک زمین پر پڑا ہوا

کچھ فاصلے پر نظر آیا تھا۔۔۔

وہ فوراً اسے اس طرف گیا تھا اس کی سفید شلوار قمیض

جو اس نے ڈالی تھی جس کے اوپر ابھی اس نے سفید

شیر وانی پہننی تھی وہ پوری کی پوری لال ہو گئی تھی۔۔۔

وہ سلون میں اپنی بارات کے لیے تیار ہونے کے لیے گیا تھا۔۔۔

وہ مکمل تیار ہو گیا تھا بس اس نے اوپر سے شیر وانی ڈالنی تھی اور اس کے بعد بارات لے کر نکلنا تھا۔۔۔

انہوں نے یہاں سے بارات اٹھ بجے لے کر جانی تھی اور ہال نو بجے تک پہنچنا نہیں پہنچنا تھا۔۔۔

اور اس وقت رات کے ساڑھے نو بج گئے تھے کیپٹن ایان ملک نے میجر حسین ملک کو سیدھا کیا تھا۔۔۔

اس نے بھی وائٹ شلوار قمیض ڈالی تھی میجر حسین ملک کو ہاتھ لگاتے ہی اس کے کپڑے بھی خون سے رنگ گئے تھے۔۔۔

اس کا پورا جسم زخموں سے بھرا ہوا تھا کپڑے کئی جگہ

سے جل بھی گئے تھے اور پھٹ بھی گئے تھے۔۔۔

اس کے سر سے زیادہ خون بہہ چکا تھا کیونکہ وہاں پر

چوٹ لگی تھی۔۔۔۔

اور اسی چوٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش بھی ہو گیا

تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے میجر حسین ملک کو سہارا دے کر

کھڑا کیا تھا۔۔

اس چکر میں وہ اپنا موبائل وہیں زمین پر چھوڑ گیا

تھا۔۔۔۔

ابھی وہ گاڑی تک ہی سارا دیکھ کر میجر حسین ملک کو

لے کر گیا تھا کہ پیچھے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔۔

لیکن اس وقت سے میجر حسین ملک کی سب سے زیادہ

ٹینشن تھی جس کی وجہ سے اس کے ذہن میں موبائل

کا خیال ہی نہیں رہا۔۔۔

یہاں سے شہر جاتے جاتے انہیں گھنٹے سے زیادہ لگ جانا تھا اور حال تک کا فاصلہ تو یہاں سے ڈیڑھ گھنٹے کا تھا۔۔۔

اس نے گاڑی میں کپڑہ تلاش کیا تھا جس سے وہ میجر حسین ملک کا سر باندھ پاتا۔۔۔

لیکن اسے گاڑی میں بھی ایسا کوئی کپڑا نہیں ملا تھا جس سے وہ میجر حسین ملک کا سر باندھ پاتا۔۔۔

اس نے اپنا کوٹ اتار رہا تھا اور وہ کس کے میجر حسین ملک کے سر پر باندھا تھا جس سے خون رک جائے۔۔۔

کیپٹن آیان ملک خود فرنٹ سیٹ پر آیا تھا اور اس نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔۔۔

پیچھے اور اس کے موبائل پر کائزان شاہ کی کالز آ رہی تھی۔۔۔

لیکن اس وقت میں جو حسین ملک کی ٹینشن اسے اتنی تھی کہ باقی کسی چیز کو وہ یاد ہی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے جلدی جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور گاڑی کو کی طرف لیا تھا اس وقت اس کو نور لا یمان بھی بھول گئی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

گھنٹے سے زائد ہونے والا تھا لیکن بارات ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔

ان لوگوں کی اتنی لاپرواہی پر کائزان شاہ کو بہت غصہ آ رہا تھا۔۔

بس ایک مرتبہ الینے دو انھیں ان کی خیر نہیں تھی۔۔۔

اتنی غیر ذمہ داری اور اوپر سے ان میں سے کسی کا نمبر بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے اب نورالایمان کو کال کی تھی لیکن اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔۔۔

"کہیں نورایمان کو کڈنیپ کرنے والی بات بھائی نے اس کے بھائیوں کو تو نہیں بتا دی" انوشے نے اپنے دماغ میں یہ بات سوچی تھی۔۔۔

اگر ایسی بات تھی تو وہ کبھی بھی ایسا نہیں چاہتی تھی کہ عیشل کے ساتھ کچھ ہو۔۔۔۔

"بھائی یہ آپ کیا کر رہے ہیں" انوشے نے غصے سے سوچا تھا۔۔۔

اور اس نے نورالایمان کے ساتھ بھی کچھ برا ہونے کا نہیں سوچا تھا وہ تو بس اتنا چاہتی تھی کہ وہ واپس اپنے باپ کے پاس چلی جائے اور کائزان شاہ اس کا ہو جائے۔۔۔

ابھی وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اسے امتیاز شاہ کی کال آئی

تھی۔۔۔

امتیاز شاہ کی کال دیکھ کر اس کے دماغ نے کلک کیا تھا کہ کچھ تو برا ہوا ہے۔۔۔

اس نے امتیاز شاہ کال اٹھائی تھی وہ کچھ بولا نہیں تھا خاموش رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ابارات کا انتظار کر رہے ہو نہیں آئے گی "

امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔۔۔

کیا کیا ہے تم نے "کائزان شاہ غصے سے دھاڑا تھا اس " کی دھاڑ پر امتیاز شاہ نے موبائل کان سے پیچھے کر لیا تھا۔۔۔

اس کی دھاڑ پر ارد گرد موجود لوگ بھی متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

" اللہ توبہ اتنی زور سے کیوں بول رہے ہو میں سن سکتا ہوں "اس نے پھر سے موبائل کان سے لگایا

تھا۔۔۔

میں نے پوچھا کیا کیا ہے تم نے ان لوگوں کے "

ساتھ "کائزان شاہ کو غصہ آرہا تھا وہ فضول باتیں کر رہا

تھا لیکن اس کے بات کا کوئی جواب نہیں دے رہا

تھا۔۔

تمھاری بیوی میرے پاس ہے تمھاری حویلی سے "

کیڈنیپ کر کے لے کر گیا ہوں اور تمھیں پتہ بھی

نہیں چلا "امتیاز شاہ نے ٹیبل کے اوپر اپنے پاؤں رکھے

تھے۔۔۔

بقواز کر رہے ہو تم "کائزان شاہ غصے سے بولا "

تھا۔۔۔

سچ بول رہا ہوں تمہارے سالے کو بھی یقین نہیں آ "

رہا تھا لیکن پھر اسے بھی یقین کرنا پڑا وہ بچانے آیا تھا

اپنی بہن کو لیکن مجھے لگتا ہے اب تک وہ اپنی سانسیں

توڑ چکا ہو گا" امتیاز شاہ ہنستے ہوئے بول رہا تھا۔۔

کیا کیا ہے تم نے ان کے ساتھ" کائزان شاہ نے غصے "

سے کہا۔۔۔

میں نے اسے وہاں بلوایا جہاں پہ میں نے نورالایمان کو

رکھا ہی نہیں تھا میں نے تو بس ایک کھیل کھیلا تھا اس کا

دوپٹہ اور موبائل وہاں پہ چھوڑا تا کہ اسے لوکیشن نظر

آئے نورلایمان کی تمہاری بیوی اس وقت میرے

پاس ہے اور جہاں تک مجھے لگتا ہے تمہارا سالا اب تک

اپنی سانسیں توڑ چکا ہو گا وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ

"رہا ہو گا بیچارہ بارات والے دن اللہ کے پاس پہنچ گیا

امتیاز شاہ نے ہنس کر کال بند کر دی تھی۔۔۔

کائزان شاہ سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو رہا

تھا۔۔۔

سامنے والے دروازے سے وہ بالکل بھی نہیں اسکتا تھا

حویلی کی سیکیورٹی اس نے بہت سوچ سمجھ کر رکھی
تھی۔۔۔

اس سب میں وہ پچھلے سائیڈ کے دروازے کو بھول گیا
تھا اگر وہ آیا تھا تو وہاں سے آیا تھا۔۔۔

دیوار پھلانگ کرانا اس کے بس کی بات نہیں تھی
کیونکہ وہاں پر اس نے کانٹے نما چیز یوز کی تھی کہ اگر
کوئی کوشش بھی کرتا وہاں سے اندر گھسنے کی تو وہ نہ آ
پاتا۔۔۔

کوئی تھا جس نے اس کی اندر سے مدد کی تھی سب سے
پہلے اس کا شک انوشے کے اوپر گیا تھا۔۔۔

وہ انوشے کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر
پریشانی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے کائزان کس کی کال تھی "کائزان شاہ کی "
انکھوں میں غصہ دیکھ کر سعدیہ بیگم اس کے پاس آئی

تھی۔۔۔

"امتیاز شاہ کی کال تھی وہ کہہ رہا ہے کہ نورالایمان کو اس نے کیڈنیپ کیا ہے احمر کو اس نے غلط لوکیشن بتا کر وہاں بھیجا اور کچھ کہہ رہا تھا کہ وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہو گا اس وقت" اس کی بات پر انوشے کے چہرے کے زاویے بدلے تھے کائزان شاہ یہ سب نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

"کوئی ہے جس نے اس کی مدد اندر سے کی ہے کیونکہ وہ خود سے کچھ بھی نہیں کر سکتا" کائزان شاہ کی ایسی بات پر انوشے نے بھی کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔۔۔

انوشے کی آنکھوں میں خوف آگیا تھا وہ ڈرتے ہوئے کائزان شاہ کو دیکھ ہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا انوشے پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے چہرے پر غصے سے تھپڑ مارا

تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے کائزان تم اسے کیوں مار رہے ہو "

سادیہ بیگم کو کائزان شاہ کا یہ عمل بالکل بھی اچھا نہیں

لگا تھا۔۔۔

"ماما اسی نے کیا ہے یہ سب "کائزان شاہ غصے سے بول

رہا تھا۔۔۔

غصے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی

انوشے کو اس سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

"سچ سچ بتاؤ تم نے کیا ہے نہ "کائزان شاہ نے غصے سے

اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔

"ہاں میں نے کیا ہے "انوشے غصے سے چیخی تھی اس

کے عتراف کرنے پر وہاں موجود سب لوگ حیران

ہوئے تھے۔۔۔۔

"سچ سچ بتاؤ تم نے کیا ہے نہ "کائزان شاہ نے غصے سے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔

"ہاں میں نے کیا ہے "انوشے غصے سے چیخی تھی اس کے عتراف کرنے پر وہاں موجود سب لوگ حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

"کیوں کیا ہے ایسا "کائزان شاہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔

"کیونکہ مجھے وہ تمہارے اس پاس برداشت نہیں ہوتی تھی "انوشے نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اس کے غصے سے کہنے پر کائزان شاہ نے اس کا بازو زور سے دبوچا تھا۔۔۔

"تمھاری میں جان لے لوں گا "کائزان شاہ نے اسے

پیچھے کی طرف دھکا دیا تھا۔۔۔

دعا سے لے جا کر کسی کمرے میں بند کر دو" کائزان "

شاہ نے غصے سے کہا تھا۔۔

دعا نے اکر اس کا بازو پکڑا اور اسے لے جانے لگی لیکن

وہ اس کے ساتھ جا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

تمہیں کیوں نہیں سمجھ آتا وہ تم سے عمر میں بھی بہت "

"چھوٹی ہے میں تمہارے ساتھ بالکل صحیح لگوں گی

انوشت روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

تم اسے طلاق دے دو مجھ سے شادی کر لو وہ "

تمھارے قابل نہیں ہے" دعا نے اس کا بازو زور سے

دبوچا ہوا تھا اور اسے لے کر جا رہی تھی۔۔۔

وہ پیچھے مڑ کر کائزان شاہ کو دیکھ رہی تھی اور بولے جا

رہی تھی۔۔

خاموش ہو جاؤ" کائزان شاہ اس کے چپ نہ ہونے پر "

غصے سے بولا تھا۔۔

دعا ایک پل کو رکی تھی اور پھر کھینچ کر تھپڑ اس کے گال پر مارا تھا دعا کے تھپڑ مارنے پر وہ نیچے زمین پر جا گری تھی۔۔۔

تمہیں شرم آنی چاہیے تم ایک عورت ہو کے "

"دوسری عورت کی عزت کو خطرے میں ڈال چکی ہو

دعا نے غصے سے کہا تھا اور پھر سے اسے لے جانے لگی۔۔۔

چھوڑ دو مجھے مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا مجھے "

کائزان کے پاس جانا ہے" انوشے پوری کوشش کر رہی تھی اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی لیکن وہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

دعا اسے وہاں سے لے کر چلی گئی تھی کائزان شاہ کے دماغ میں اس وقت صرف یہ بات چل رہی تھی کہ

اس کی بیوی کیڈنیپ ہو گئی ہے اور وہ بھی امتیاز شاہ

جیسے گھٹیا انسان کے پاس ہے۔۔۔

احمر "اس کے دماغ میں اچانک ہی احمر کا خیال آیا تھا "

اس نے موبائل نکال کے پھر سے اسے کال کی

تھی۔۔۔

لیکن اس کا نمبر مسلسل بن جا رہا تھا اس نے کیپٹن آیان

ملک کو بھی کال کی تھی لیکن کوئی کال ہی نہیں اٹھا رہا

تھا۔۔۔

یہ دونوں میری کال کیوں نہیں اٹھا رہے "کائزان"

شاہ کو اب پریشانی لاحق ہوئی تھی۔۔۔

وہ حال سے باہر نکل گیا تھا اس نے پھر سے کیپٹن آیان

ملک کو کال کی تھی کیونکہ اس کے موبائل میں بیل جا

رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنی کار نکالی تھی اور روڈ پر لی اسے نہیں پتہ تھا

اس نے کہاں جانا ہے بس اس نے کہیں جانا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیپٹن آیان ملک اسے ابھی ہوسپٹل لے کر آیا تھا اس

کا بہت زیادہ خون بہہ چکا تھا۔۔۔

اس نے پوری کوشش کی تھی کہ اس کا خون نہ بہے

لیکن پھر بھی بہت زیادہ خون بہہ چکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر اس کی کنڈیشن دیکھ کر اسے فوراً سے آئی سی یو

میں لے گئے تھے۔۔۔

کیپٹن آیان ملک باہر ہی تھا اس کے دماغ میں ایک پل

کو بھی یہ بات نہ آئی کہ اسے کال کر کے یہ بتانا چاہیے

کہ بارات نہیں اسکتی اور میجر حسین ملک کی اس وقت

کیا کنڈیشن ہے۔۔۔

وہ پچھلے پندرہ منٹوں سے یہی پر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

اچانک ہی اس کے دماغ میں یہ بات آئی تھی کہ آج تو

میجر حسین ملک کی بارات تھی۔۔۔

اوران لوگوں نے بارات لے کر جانی تھی وہاں پر

سب لوگ ان کا انتظار کر رہے ہوں گیں۔۔۔

وہ فوراً سے باہر کی طرف گیا تھا اس نے باہر ایک رینڈم

بندے کو روکا۔۔۔

"دیکھیں سر مجھے ایک کال کرنی ہے آپ مجھے اپنا

موبائل دے سکتے ہیں" کیپٹن آیان ملک نے اس

بندے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ بندہ کنفیوز ہو کر کیپٹن آیان ملک کو دیکھ رہا تھا کیونکہ

وہ پورا تیار تھا اور اس کے کپڑوں پر خون لگا ہوا

تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے آپ یوز کر سکتے ہیں" وہ ادمی کیپٹن آیان

ملک کو دیکھ کر بولا تھا اس نے اپنا موبائل نکالا اور اسے

دیا۔۔۔

تھینک یو سو مچ سر 'کیپٹن آیان ملک نے موبائل لیا "
تھا اور کائزان شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کی کال نہیں اٹھائی تھی اس نے پھر
سے ایک مرتبہ کار ٹرائی کی تھی۔۔۔

اب کی بار کال اٹھالی گئی تھی اس نے فوراً سے ہیلو کیا
تھا۔۔۔

آیان "کائزان شاہ اس کی آواز پہچان گیا تھا۔۔۔ "

جی بھائی میں "کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کے "
کہنے پر فوراً سے کہا تھا۔۔۔

کہاں ہو تم "کائزان شاہ اس کے لہجے کی پریشانی "
محسوس کر رہا تھا لیکن وہ بالکل بھی یہ نہیں چاہتا تھا جو
وہ سوچ رہا ہے وہ سچ نکلے۔۔

"بھائی میں اس وقت ہوسپٹل میں ہوں وہ احمر بھائی "
احمر کی حالت یاد کر کے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا

وہ بہت مشکل سے بات کر رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے احمر کو" کائزان شاہ کے دل نے شدت "
سے دعا کی تھی کہ کچھ برا نہ ہو۔۔

ان کی حالت بہت خراب ہے اپ بس جلدی سے "
ہاسپٹل اجائیں وہ جو مال کے پاس ہاسپٹل ہے وہاں" کیپٹن آیان ملک کا لہجہ نم ہو
گیا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں آرہا ہوں تم ٹینشن نہ لو بس میں آرہا "
ہوں" کائزان شاہ نے یہ کہہ کر کال رکھ دی
تھی۔۔۔

تھینک یو" یہ کہہ کر کیپٹن آیان ملک نے موبائل "
اس بندے کو واپس کر دیا تھا۔۔

ooooooooooooooooooooooo

نورالایمان کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بند
کمرے میں پایا تھا۔۔

اسے اندھیرے سے ویسے ہی ڈر لگتا تھا اور یہ بند کمرہ تو

ویسے ہی اسے کھانے کو آرہا تھا۔۔۔

اس نے زور سے چیخ ماری تھی کیونکہ اندھیرے میں رہنا اسے پسند نہیں تھا۔۔۔

اس کے چیخ مارنے کے دو منٹ بعد ہی کمرہ کھلا تھا

کمرے میں امتیاز شاہ آیا تھا۔۔۔

اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور کمرے کی لائٹس

ان کی تھی۔۔۔۔

اسے دیکھ کر نور الایمان مزید خوف زدہ ہو گی

تھی۔۔۔

اس نے خود کو نیچے فرش پر پایا تھا اس کمرے میں بیٹھنے

کے لیے کوئی بھی چیز نہیں تھی۔۔۔۔

امتیاز شاہ اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا اور وہ ڈرتے

ہوئے پیچھے ہو رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے اتنا ڈر کیوں رہی ہو" امتیاز شاہ اس کے "

پاس آ کر نیچے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

دور رہو مجھ سے "نور الایمان روتے ہوئے بولی "

تھی۔۔۔

ارے ایسے کیسے میں تم سے دور رہ سکتا ہوں تمہیں تو "

میں اپنے قریب لانے کے لیے یہاں پر لایا ہوں "امتیاز شاہ کمینگی سے ہنستا ہوا

بولا تھا اس کے لہجے میں

ہوس صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔

تم جیسے درندے تو انسان کہلانے کے لائق بھی نہیں "

ہیں جس نے اپنی ہی بھائی جیسے کزن کی بیوی پر نظر

رکھی ہوئی تھی یہ جو سب تمہارے پاس ہے نا یہ سب

کائزان شاہ کی وجہ سے ہے تمھیں تو اس کا شکر گزار

ہونا چاہیے اور تم ہو کے اس کی عزت کے پیچھے پڑے

ہو تمہاری بہن ہے کہ اس پر ڈورے ڈال رہی ہے اور

تم نے اس کی عزت کو ہی کیڈ نیپ کر لیا شرم آنی

چاہیے تم لوگوں کو "نور الایمان نہیں جانتی تھی اس

کے پاس اتنا حوصلہ کہاں سے آیا تھا لیکن جب وہ

بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔۔

" توبہ ہے تم بھی اتنا زیادہ بولتی ہو مجھے تو پتہ ہی نہیں

تھا مجھے لگا تھا تم بالکل نہیں بولو گی اور مجھے بالکل بھی

تنگ نہیں کرو گی یہ گیان مجھے مت دیا کرو کیونکہ میں

نے تم لوگوں کی باتوں میں آنا ہی نہیں ہے" امتیاز شاہ

نے اپنے کان میں انگلی ڈال کر اسے صاف کرتے

ہوئے کہا تھا۔۔۔

" تم بلکل درندے ہو تم میں انسانیت ہے ہی نہیں "

نور الایمان نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" تم میری انسانیت کی بات کر رہی ہو جس باپ نے

تمہیں پیدا کیا ہے اس نے تمہیں مجھے بیچ دیا ہے تمہیں

پتہ ہے تمہیں بیچنے کی اس نے مجھ سے کیا قیمت لی

ہے"امتیاز شاہ شاہ اسے دیکھ کر بول رہا تھا وہ حیرانی
سے اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔
"ابھی تھوڑی دیر میں وہ آتا ہی ہو گا تم سے پیپرز پر
سائن کروانے کے لیے اس نے کائزان شاہ سے
تمہاری شادی صرف اس لیے ہونے دی کیوں کہ
تمہاری ماں یہ وصیت کر کے گئی تھی کہ جب تک
تمہاری شادی کائزان شاہ سے نہیں ہو جاتی تب تک
تمہارے نام کی جائیداد تمہارے نام نہیں ہو گی جیسے
ہی کائزان شاہ سے تمہاری شادی ہو جائے گی ویسے ہی
تمہارے نام کی جائیداد تمہاری ہو جائے گی اسی لیے
تمہارے باپ نے تمہاری شادی کائزان شاہ سے
ہونے دی اور اب اس نے میری مدد کی ہے تمہیں
کڈنیپ کروانے مس تمھیں یہاں تک لانے میں اس
نے میری مدد کی ہے"امتیاز شاہ کی باتیں سن کر وہ

حیران ہو رہی تھی اسے تو ان سب باتوں کا پتہ بھی

نہیں تھا۔۔۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو وہ اتنا نہیں کر سکتے وہ جیسے

بھی ہوں لیکن مجھے نہیں بیچ سکتے" نور الایمان نے نفی

میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تمھیں میری بات کا یقین نہیں آ رہا ٹھیک ہے مت

کرو جب وہ یہاں آئے گا تب تم خود ہی اس سے پوچھ

لینا کچھ ہی دیر میں آتا ہو گا" امتیاز شاہ نے اس کی نفی

میں سر ہلانے پر کہا تھا۔۔۔

نور لا یمان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا

اور خاموشی سے بیٹھی رہی۔۔۔

"تمھیں ایک اور بات بتاؤں" امتیاز شاہ نے اسے ڈرا

ہوا دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر نور الایمان نے اس کی طرف دیکھا

تھا۔۔۔

" تمہیں پتہ ہے تمہارا بھائی آیا تھا تمھیں بچانے غلط

جگہ پہ میں نے اسے بلایا اس کے لیے ایک جال بچھایا

اور وہ اس میں پھنس بھی گیا تمہیں پتہ ہے اس وقت نا

وہ ہاسپٹل میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے" امتیاز شاہ زور زور سے ہنس کر

بولا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر نور الایمان کے چہرے کے زاویے

بدلے تھے اس کی جان حلک پر آ بنی تھی۔۔۔

" کس کی بات کر رہے ہو" نور الایمان نے ڈرتے

ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

"تمہارے بھائی میجر حسین ملک کی بات کر رہا ہوں "

امتیاز شاہ ہنس رہا تھا نور الایمان کی آنکھوں میں پھر

سے آنسوں آرہے تھے۔۔۔

" کیسی حالت ہے اس کی" نور لایمان نے فوراََ سے

پوچھا تھا۔۔۔

اتنا تو مجھے نہیں پتہ لیکن اتنا ضرور پتہ ہے اسے بہت" زیادہ چوٹیں ائی ہیں اس وقت وہ کس حالت میں مجھے یہ نہیں پتہ لیکن اس کی جان جانے کے بڑے چانسز ہیں"امتیاز شاہ اس کے چہرے پر تکلیف اور عزیت دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اس کے چہرے پر یہ سب دیکھنا نہیں چاہتا تھا لیکن کیا کرتا محبت ہی ان بہن بھائیوں میں اتنی تھی کہ وہ ذرا سا بھی کسی کے بارے میں اسے بتاتا اور وہ اتنی پریشان ہو جاتی۔۔۔

ابھی وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے یہ کمرے کا دروازہ پھر سے کھولا تھا۔۔

نورالایمان کو تو دھچکا تب لگا جب شہزاد ملک کو اندر آتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

اس کا مطلب جو امتیاز شاہ ابھی تھوڑی دیر پہلے باتیں

کی تھی وہ سچ تھی اس کے باپ نے ہی اسے بیچ دیا

تھا۔۔۔

نورلایمان کھڑی ہو گئی تھی وہ حیرانی سے اپنے باپ کو

دیکھ رہی تھی وہ حیرانی سے اس شخص کو دیکھ رہی

تھی۔۔۔

جس کو بچپن سے لے کے اب تک اپنا سب کچھ مانا تھا۔۔۔

اس کی سچائی پتہ ہونے کے باوجود بھی وہ اس سے

نفرت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

جب اس دن اس نے شہزاد ملک کو قوالی نائٹ پر دیکھا

مہندی کے فنکشن میں دیکھا اس کا دل کیا تھا کہ وہ

شہزاد ملک کے سینے سے لگی۔۔۔۔

لیکن اس کے دونوں بھائی اس سے نفرت کرتے تھے

کائزان شاہ کو وہ شخص پسند نہیں تھا ان سب کے لیے

وہ رک گئی تھی۔۔۔

امتیاز شاہ پیچھے ہو گیا تھا نور الایمان چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے شہزاد ملک کے پاس ائی تھی۔۔۔

"آپ نے مجھے اس شخص کے ہاتھوں بیچ دیا ہے "

نور الایمان حیرانی سے اس شخص کے سامنے کھڑی ہو کر یہ سوال پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

شہزاد ملک کو غصہ آیا تھا امتیاز شاہ کے اوپر کہ اس نے یہ بات نور الایمان کو کیوں بتائی۔۔۔۔

میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے "شہزاد ملک کو " خاموش دیکھ کر نور الایمان چیخ کر بولی تھی۔۔۔

تم نے بغاوت کی ہے اپنے باپ کے ساتھ کائزان " شاہ کے ساتھ شادی کر کے تو میں اس سے نفرت ہونی چاہیے تھی لیکن تم اس سے محبت کر بیٹھی ہو تم اپنے باپ کو بھول گئی "شہزاد ملک کو جب سمجھ نہ آیا وہ کیا

بولے تو اس نے یہ حربہ استعمال کیا۔۔۔

اس کا مطلب جو باتیں اس شخص نے مجھے ابھی "

تھوڑی دیر پہلے کہی ہیں وہ ساری سچ ہے اپ کے پاس

میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے "نور الایمان

نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس کا مطلب جو باتیں اس شخص نے مجھے ابھی "

تھوڑی دیر پہلے کہی ہیں وہ ساری سچ ہے اپ کے پاس

میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے "نور الایمان

نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں نہیں جانتا اس نے کیا کہا ہے "شہزاد ملک نے "

اسے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

لیکن اس نے جو بھی کہا ہے سچ کہا ہے "نور الایمان "

نام انکھوں سے اپنے سامنے کھڑے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

" باپ کہلانے کے لائق نہیں ہے اپ کیسے اس شخص پر بھروسہ کر سکتے ہیں کیسے اپ نے میری عزت کو خطرے میں ڈال دیا" نورالایمان اسے یکھ افسوس سے بول رہی تھی۔۔۔

" ارے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اس نے تو تمہیں مجھے پیسوں کے لیے بیچ بھی دیا ہے اب سے تم میری ہو تم پر میرا حق ہے" امتیاز شاہ ہنس کر بول رہا تھا۔۔۔

" لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر نورالایمان صرف اور صرف کائزان شاہ کی تھی اور ہمیشہ کائزان شاہ کی رہے گی وہ مجھے ضرور بچانے آئیں گے" نورالایمان نے اسے دیکھ کر غصے میں کہا تھا۔۔۔

" اسے بھی دیکھ لوں گا میں جس طرح تمہارا بھائی

زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے پتہ بھی نہیں کہ اس کی سانسیں رہنے بھی ہیں کہ نہیں ویسے ہی بہت جلد کائزان شاہ کی سانسیں بھی بند ہو جائیں گی" امتیاز شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔۔۔

چھوڑو اسے "شہزاد ملک کو امتیاز شاہ کا یہ ایکٹ بالکل" بھی پسند نہیں ایا۔۔۔

جس کام کے لیے آئے ہو وہ کرو اور یہاں سے نکلو"

زیادہ نا ہمدرد بننے کی ضرورت نہیں ہے تم خود اسے مجھے بیچ چکے ہو" امتیاز شاہ کو اس کی بات پر غصہ ایا تھا۔۔۔

سائن کرواؤ اور نکلو یہاں سے "امتیاز شاہ اسے یوں" ہی کھڑا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

شہزاد ملک نے پیپرز نکالے تھے اور نور الایمان کے پاس آیا تھا۔۔۔

نور الایمان حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ بلکل بھی

انسان نہیں تھا انسانیت اس کے اندر مر چکی تھی

شاید۔۔۔۔

سائین کرو یہاں "شہزاد ملک نے پیپرز نکال کر اس "

کے اگے کیے تھے۔۔۔

شرم انی چاہیے اپ کو اتنی دولت کا کیا کریں گے کیا"

فائدہ اتنی دولت کا جو اپ کی بیٹی کی عزت ہی نہ رہنے

دے "نور الایمان اسے دیکھ افسوس سے بول رہی

تھی۔۔۔۔

نور الایمان مجھے غصہ مت دلاؤ اور خاموشی سے "

سائن کرو "شہزان ملک نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

نہیں کروں گی سائن کیا کر لیں گے اپ "نور الایمان نے بھی وہ پیپرز پکڑ کر "

دور پھینکے تھے۔۔۔

تم ٹینشن نہ لو میں سائن کروا لوں گا تم یہاں سے جا "

سکتے ہو کل اکے بس پیپرز لے کر چلے جانا" امتیاز شاہ شہزد ملک کا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے 'شہزاد ملک یہ کہہ کر وہاں سے نکل گیا "
تھا۔۔۔

امتیاز شاہ نے بھی ایک نظر اس پر ڈالی اور وہاں سے چلا
گیا۔۔۔

پلیز اللہ بھائی بلکل ٹھیک ہوں "نور الایمان نے ڈرتے ہوئے دعا کی تھی۔۔۔ "

oooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ ہاسپٹل پہنچا تھا ریسپشن سے پوچھ کر وہ
کیپٹن آیان ملک تک اگیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک باہر بینچ پر بیٹھا ہوا تھا جب سے وہ آیا
تھا تب سے ڈاکٹر اندر تھے۔۔۔

نہ ڈاکٹر باہر ا رہے تھے اور نہ ہی کچھ بتا رہے تھے
کائزان شاہ کو دیکھ کر کیپٹن آیان ملک کھڑا ہو گیا

تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کی انکھوں میں آنسوں تھے کیپٹن آیان ملک کائزان شاہ کی گلے سے لگ گیا تھا۔۔۔

" پاگل ہواس طرح کیوں رو رہے ہو تم دیکھنا احمر بالکل ٹھیک ہو کر باہر نکلے گا" دل تو اس کا بھی چھوٹے بچوں کی طرح رونے کا کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ اس کا بچپن کا دوست تھا لیکن کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر اس نے خود پر کنٹرول کیا تھا۔۔۔

" بھائی ٹھیک تو ہو جائیں گیں نہ" کیپٹن آیان ملک کی آنکھوں میں آنسوں تھے اور وہ کائزان شاہ کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

" کیوں ٹینشن لے رہے ہو اللہ سے اچھے کی امید رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا" کائزان شاہ نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔

ہم" وہ بس اتنا ہی بولا تھا۔۔۔"

ڈاکٹرز نے کچھ بتایا ہے "کائزان شاہ اسے خاموش "

دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

نہیں جب سے ایا ہوں تب سے وہ اندر ہی ہیں کچھ بتا "

ہی نہیں رہے "کائزان شاہ کے پوچھنے پر کیپٹن آیان

ملک نے اس کی طرف دیکھ کر بتایا تھا۔۔۔

نورالایمان کی کوئی خبر "کائزان شاہ کا دل نہ جانے "

کب سے یہ سوال پوچھنے کا کر رہا تھا اخر کار اس نے

پوچھ ہی لیا۔۔۔

کچھ بھی نہیں معلوم نہ جانے وہ بھی کہاں ہو گی کس "

حال میں ہو گی بس اللہ تعالی اسے اپنے حفظ وامان میں

رکھے "کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو امید سے

دیکھا تھا۔۔۔

تم نے اپنے افیسرز سے کہا ہے اسے ڈھونڈنے کے "

لیے "کائزان شاہ فوراً سے بولا تھا۔۔۔

" بھائی ان سب چکروں میں میں وہ بات تو بھول ہی گیا ہوں میں ابھی کہتا ہوں بلکہ میں اپنی پوری ٹیم کو لگا رہا ہوں نورالایمان کو ڈھونڈنے پر "کیپٹن ایان ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

" تم پاگل ہو آیان کم از کم اتنا تو کر لیتے "کائزان شاہ کو اس کی لاپرواہی پر غصہ آیا تھا لیکن وہ ضبط کر گیا تھا۔۔۔

" بھائی میرے پاس تو موبائل ہی نہیں ہے آپ اپنا موبائل دیں "کیپٹن ایان ملک نے فوراً سے اس سے موبائل لیا تھا۔۔۔

اور اپنی ٹیم کے ساتھ کانٹیکٹ کیا تھا ان سب کو کیپٹن آیان ملک نے نورالایمان کو ڈھونڈنے پر لگا دیا تھا۔۔۔۔

تم احمر کے ساتھ یہیں رکو میں خود بھی نور الایمان کو "

ڈھونڈنے جارہا ہوں" کائزان شاہ نے کیپٹن آیان ملک سے موبائل لیتے ہوئے

کہا تھا۔۔

آپ ایسے نہیں جا سکتے بھائی بہت خطرہ ہے" کیپٹن "

آیان ملک نے اسے روکنا چاہا تھا۔۔۔

آیان میں نہیں رک سکتا مجھے اس گھٹیا شخص کا بہت "

اچھے سے پتہ ہے اور میں اپنی بیوی کو اس کے پاس

نہیں چھوڑ سکتا" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر کہا اور وہ وہاں سے چلا گیا تھا روکا

نہیں تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دعا ابھی عیشل کے کمرے میں ائی تھی وہ کب

سے پریشان بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

دو گھنٹے سے زائد ہونے والے تھے لیکن ابھی تک

بارات نہیں ائی تھی وہ کسی نہ کسی کے اندر انے کا انتظار

کر رہی تھی کیونکہ وہ خود باہر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے بارات کیوں نہیں ائی"عیشل فورا سے "

کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

عیشل بہت برا ہو گیا ہے"دعا نے عیشل کی طرف "

دیکھ کر کہا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تم مجھے سیدھے سیدھے طریقے سے بتاؤ "

اس طرح ڈرا کیوں رہی ہو"عیشل کی بے چینی شروع

ہو گئی تھی۔۔۔

نور الایمان کو امتیاز شاہ نے کیڈنیپ کر لیا ہے اس "

میں اس کی مدد انوشے نے کی ہے نور الایمان کو

کڈنیپ کر کے اس نے احمر بھائی کو کال کی اس نے احمر

بھائی کے لیے جال بچھایا انھیں غلط جگہ پر بلایا اور وہاں

بولا کر اس نے بم لاسٹ کر دیا جس کی وجہ سے بھائی

زخمی ہو گئے ہیں اور اس وقت وہ ہاسپٹل میں ہے نور

الایمان کا کچھ پتہ نہیں ہے" دعا پریشانی سے بول رہی
تھی۔۔۔
دعا کی یہ ساری باتیں سن کر عیشل کی انکھوں میں
آنسوں اگئے تھے۔۔۔
احمر ہاسپٹل میں تھا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا
اور وہ یہاں پر تھی۔۔۔
مجھے احمر کے پاس جانا ہے" وہ روتے ہوئے بول رہی "
تھی۔۔۔
وہ فورا سے باہر کی طرف بھاگی تھی دعا اسے پیچھے سے
پکار رہی تھی۔۔۔
عیشل کیا ہو گیا ایسے کیسے جاؤ گی تمہیں تو پتہ ہی نہیں "
ہے ہاسپٹل کا" دعا اس کے پیچھے پیچھے ارہی تھی لیکن وہ کسی کی سن ہی نہیں رہی
تھی۔۔۔
عیشل اپنا لہنگا اوپر کر کے بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے

نیچے اتر رہی تھی۔۔۔

سارے مہمان اسے ہی دیکھ رہے تھے سب کی نظریں اس کے اوپر تھی۔۔۔

لیکن اس سے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی اسے اگر کچھ پتہ تھا تو یہ کہ احمر ہاسپٹل میں ہے اور بہت زیادہ زخمی ہے۔۔۔

اس وقت اسے احمر کے پاس ہونا چاہیے تھا نہ کہ یہاں۔۔۔

سادیہ بیگم بھی اس کے پاس ائی تھی سادیہ بیگم کو دیکھ کر وہ رک گئی۔۔۔

"ماما پلیز سامنے سے ہٹ جائیں مجھے جانے دیں " عیشل نے نم آنکھوں سے درخواست کی تھی۔۔

عیشل بچے تم ایسے کیسے جاؤں گی" سادیہ بیگم نے " پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

ہاں عیشل ہم سب ہی پریشان ہیں احمر بھائی کے لیے "
نورالایمان کے لیے" دعا بھی اس کے پاس ایک
تھی۔۔۔

وہ ان دونوں کی بات اگنور کر کے اگے بڑھ گئ
تھی۔۔۔۔

دعا پھر بھی اس کے پیچھے پیچھے ارہی تھی عیشل بہت تیز
تیز چل رہی تھی۔۔۔

وہ پارکنگ میں آئی تھی اسے اپنے حویلی کی ایک کار
نظر آئی تھی۔۔۔

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا چابی اس میں پہلے سے
ہی لگی ہوئی تھی۔۔۔

دعا بھی اس کے پیچھے پیچھے ارہی تھی ابھی وہ اس کے
پاس ہی پہنچی تھی کہ عیشل نے گاڑی سٹارٹ کر دی
تھی۔۔۔

عیشل گاڑی روکو مجھے بھی بیٹھنا ہے "دعا نے گاڑی "

کے پیچھے پیچھے اتے ہوئے کہا تھا لیکن تب تک وہ گاڑی

بھگا چکی تھی۔۔۔۔

اس کی نظر ایک سکوٹی پہ پڑی تھی جس کے ساتھ

ہیلمٹ تھا اور چابی بھی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ فورا سے سکوٹی پر اکر بیٹھی تھی اس نے سکوٹی

سٹارٹ کی تھی اور کار کے پیچھے بھگائی۔۔۔

عیشل کو ڈرائیونگ اتنے اچھے سے نہیں اتی تھی اس

لیے وہ اہستہ اہستہ سے ہی چلا رہی تھی۔۔۔

دعا نے فل سپیڈ سے سکوٹی کار کے پیچھے بھگائی تھی

لیکن پھر بھی وہ عیشل کو نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔۔

عیشل نے اپنا موبائل اٹھایا تھا اور کیپٹن آیان ملک کے

موبائل پر کال کی تھی۔۔۔

لیکن کوئی کال ہی نہیں اٹھا رہا تھا پھر اس نے کائزان

شاہ کو کال کی تھی۔۔۔

کچھ ہی بیلز پر اس کی کال اٹھالی گئی تھی اس نے موبائل کان کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

بھائی احمر کون سے ہاسپٹل میں ہے" جیسے ہی کائزان" شاہ نے کال پک کی تھی ویسے ہی ایشل بولی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بچے اپ اتنا رو کیوں رہے ہو اپ کی اواز " کیوں اتنی نم ہے احمر کو کچھ بھی نہیں ہو گا" کائزان شاہ تڑپ اٹھا تھا اپنی بہن کے اس طرح رونے پر۔۔۔

بھائی آپ مجھے یہ بتائیں کہ احمر کون سے ہاسپٹل میں " ہے" ایشل نے ایک بار پھر سے اپنی بات دہرائی تھی۔۔۔

میرے بچے وہ جو ہال کے ساتھ والا ہاسپٹل ہے نا جو " ابھی نیو بنا ہے" کائزان شاہ نے جیسے ہی یہ بات کہی تھی۔۔۔

عیشل نے کال بند کر دی کیونکہ اس طرح اس سے گاڑی نہیں سنبھل رہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ اس کے اس طرح رونے پر پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ احمر کو ایک پل میں ٹھیک کر دیتا۔۔۔

دعا نے اپنے فون سے عیشل کو کال کی تھی اس نے اپنے اسکوٹی کی سپیڈ بھی کم کی تھی۔۔۔

دعا کی کال اتی دیکھ کر عیشل نے کال اگنور کی تھی اور سارا فوکس ڈرائیونگ پر کیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسوں رہے دل سے بس ایک یہی دعا نکل رہی تھی کہ احمر بالکل ٹھیک ہو۔۔۔

عیشل کال اٹھا لو پلیز عیشل" دعا جلدی میں تھی اور " جلدی جلدی کی وجہ سے اس کا موبائل اس کے ہاتھ

سے چھوٹ گیا تھا۔۔۔

موبائل کی وجہ سے وہ رکی نہیں تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ موبائل گر کر ٹوٹ چکا ہوگا۔۔۔

بس وہ کسی طرح سے ایشل کے سامنے انا چاہتی تھی اور گاڑی کو رکوانا چاہتی تھی۔۔۔

عیشل کی ڈرائیونگ اتنی اچھی نہیں تھی ٹریفک میں اس سے ڈرائیونگ پر بالکل بھی کنڑول نہیں ہوتا تھا جلد بازی میں کہیں وہ اپنا ہی نقصان نہ کر بیٹھے۔۔۔

عیشل ہاسپٹل پہنچ گئی تھی ہاسپٹل پہنچتے ہی اس نے گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔

اس کے سامنے ایک اور گاڑی تھی وہ بہت مشکلوں سے گاڑی پر کنڑول رکھ سکی تھی اور سامنے والی گاڑی سے نہیں ٹکرائی تھی پیچھے سے آتی دعا نے یہ دیکھ کر

خدا کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

کہ وہ صحیح سلامت ہاسپٹل پہنچ گئی ہے عیشل نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اور اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے وہ ہاسپٹل کی طرف بھاگی تھی اج اسے اپنے پردے کا کوئی خیال نہیں تھا۔۔۔

لیکن اس نے حجاب اچھے سے کیا ہوا تھا لیکن پھر بھی اج پہلی مرتبہ اس کا چہرہ یوں سب لوگ پبلک پلیس میں دیکھ رہے تھے دعا بھی اس کے پیچھے پیچھے ارہی تھی۔۔۔

عیشل اپنا لہنگا پکڑرت ہوئے ہاسپٹل میں داخل ہوئیم تھی۔۔۔

وہ ریسپشن پہ رکے بغیر ہی اندر کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

سب لوگ حیرانی سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو دلہن بنی ہوئی ہو سپٹل میں تھی اور یوں بھاگ رہی

تھی جس کی آنکھوں میں انسوں تھے دعا سے بھی اپنی

بہن کی یہ حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"عیشل رکو ریسپشن سے پوچھ تو لو احمر بھائی کہاں ہیں "

دعا نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی لیکن عیشل نہیں

رکی تھی۔۔۔

دعا نے ریسیپشن سے پوچھا تھا اور پھر اس کے پیچھے

پیچھے ائی تھی۔۔۔

عیشل اچانک رک گئی تھی کیونکہ اسے سمجھ نہیں ارہا

تھا اسے اگے کہاں جانا ہے۔۔۔

شکر ہے تم رک تو گئی ہو مجھے اتنا تھکا دیا ہے" دعا نے "

لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایشل نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا دعا

معصومیت سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

اگے کہاں جانا ہے تم نے تو ریسیپشن سے پوچھا ہے نا "

اب جلدی سے مجھے بتاؤ "عیشل کی انکھوں میں نمی تھی اور وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

ہاں چلیں میں اپ کو لے کے چلتی ہوں" دعا نے " اس کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر دعا اسے اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

کیپٹن آیان ملک کی ٹیم نے پورا حیدر آباد دیکھ لیا تھ ایک گھنٹے میں ہر وہ جگہ چھان ماری تھی جہاں ان لوگوں کو امید تھی کہ نور الایمان نے ہونا ہے لیکن انہیں کچھ بھی نہیں ملا تھا۔۔۔

نور الایمان کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا نہیں کائزان شاہ کے بھی جتنے کنٹیکٹس تھے جتنی اس کی پاور تھی اس نے وہ سب لگا لی تھی لیکن نور الایمان کا اسے بھی کوئی پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کو اب خود پر غصہ آرہا تھا اتنی پاور پر غصہ آ رہا تھا اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی وہ اپنی بیوی کا پتہ نہیں لگا پا رہا تھا اس نے اپنا سر سٹیرنگ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

جب اس کا موبائل بجا تھا اس نے فورا سے موبائل دیکھا اس پر امتیاز شاہ کی کال ارہی تھی۔۔۔
امتیاز شاہ کی کال آتی دیکھ کر اس نے کال اٹینڈ کی تھی اور موبائل کان کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔
اسلام و علیکم ڈیئر کزن "امتیاز شاہ نیم مسکرا کر سلام " کیا تھا۔۔۔
گھٹیا انسان "کائزان شاہ کو اس پر بہت زیادہ غصہ ا " رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ اس شخص کی جان لے لے۔۔۔

اچانک سے اس کے مائنڈ میں ایک بات ائی تھی اس

نے موبائل پر کچھ ٹائپ کیا تھا۔۔

اور پھر سے موبائل کان کے ساتھ لگایا تھا اگر جو وہ سوچ رہا تھا وہ ہو گیا تو اس طرح سے وہ نور الایمان تک آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔۔۔

" کیا حال ہے ڈیئر کزن فضول میں سڑکوں پر پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہیں نور الایمان تو کبھی نہیں ملنے والی ایشل بچ گئی تھی میرے ہاتھوں سے اس کی قسمت اچھی تھی اس میجر نے اسے بچالیا لیکن نور الایمان کو تو میرے ہاتھوں سے نہیں بچا سکتے امتیاز شاہ بول کر زور سے قہقہے لگا کر ہنسنے لگا تھا۔۔۔

" تیری تو جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا تو بس تھوڑی دیر صبر کر " کائزان شاہ ہر بات پر بہت زور دے کر بولا تھا۔۔۔

" ویسے تمہاری قسمت اچھی تھی تمہاری بیوی کو اتنا ڈرا

ہوا سہما ہوا دیکھ کر اور اس کے سامنے اس کے باپ کا ایک نیا روپ بھی تو ایا ہے اسے یہ خوشخبری بھی تو سنائی ہے نا کہ اس کا بھائی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے اس وجہ سے میں نے اس سے اج چھوڑ دیا میں نے سوچا کل اطمینان سے اچھے سے اس کے پاس جاؤں گا اس کی خدمت سر انجام دوں گا" امتیاز شاہ کمینگی سے بولا تھا۔۔۔

ذلیل انسان اپنے الفاظوں کا چناؤ صحیح سے کرو ورنہ" میں تمہاری جان لے لوں گا" کائزان شاہ کو اتنی زیادہ تب چڑھی ہوئی تھی کہ اسے سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

اس کی اس بات پر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی دماغ کی رگیں تن کر واضع ہو گئی تھی۔۔

تمہارے اندر کی یہ اگ مجھے سکون دے رہی ہے "

لیکن سب سے زیادہ سکون تو مجھے تب ائے گا نا جب تم اپنی بیوی کی اجڑی ہوئی حالت پر ماتم کر رہے ہو گے جب تمہیں تمہاری بیوی میری بستر کی زینت بنتی ہوئی نظر ائے گی نا تب جو تمہارے چہرے پر عزیت ہو گی تکلیف ہو گی نا اس سے مجھے سب سے زیادہ سکون ملے گا" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔۔۔

" غلیظ انسان اپنے لفظوں کا چناؤ صحیح سے کرو یہ بات تم کیوں بھول رہے ہو کہ تم کازان شاہ کی عزت اس کی بیوی کے بارے میں بات کر رہے ہو اور تمہیں میں ایسا کبھی بھی نہیں کرنے دوں گا جان لے لوں گا میں تمہاری تمہارے ان الفاظوں کی سزا تمہارے لیے موت ہو گی" کائزان شاہ سرخ انکھوں سے بولا تھا اگر اس وقت امتیاز یا اس کے سامنے ہوتا تو وہ اس کی جان لینے میں پل نہ لگاتا۔۔۔

" تم سے تو سننا تک برداشت نہیں ہو رہا سو چو تم دیکھ کیسے پاؤ گے آئے ہائے کیا وہ اذیت ہو گی تمہارے چہرے پر" امتیاز شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

" تو میں ایسا کچھ بھی نہیں کرو گی غلیظ گھٹیا انسان اور نہ ہی تم ایسا کرنے کی ہمت رکھ سکتے ہو" کائزان شاہ غصے سے گرجا تھا۔۔۔

" تمہارا غصہ تمہاری گرج تمہاری تڑپ دیکھ کرنا مجھ سے کل تک کا انتظار نہیں ہو رہا میں سوچ رہا ہوں جو کام کل کرنا ہے وہ اج کیوں نہ کیا جائے" امتیاز شاہ اس کی بے بسی پر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔

" تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے کیونکہ تم جانتے ہو کہ اس کی قیمت تمہیں بہت بڑی چکانی پڑے گی" کائزان شاہ نے غصے سے کہا۔۔۔

کائزان شاہ کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا تھا وہ نوٹیفکیشن

دیکھ کر اسے تھوڑا سا سکون ملا تھا۔۔۔

میں ایسا کروں گا اور تم دیکھو گے" امتیاز شاہ نے یہ "
کہہ کر کال بند کر دی تھی۔۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنے موبائل پر شو ہوتے لوکیشن کو
دیکھا تھا جو کہ یہاں سے تین گھنٹے کے فاصلے پر تھا بہت
ہی سنسان جگہ تھی۔۔۔

اچانک ہی وہ لوکیشن شو ہونا بند ہو گئی تھی وہ جانتا تھا
ایسا ہی ہو گا اس لیے اس نے سکرین شاٹ لے لیا تھا
پہلے ہی۔۔۔

" اب تمہیں میرے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا "
کائزان شاہ نے غصے سے بول کر ڈرائیونگ سٹارٹ کی
تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

عیشل اور دعا کیپٹن آیان ملک کے سامنے کھڑے تھے

انہیں یہاں پر دیکھ کر کیپٹن آیان ملک حیران ہوا تھا اور فورا سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔۔۔

آپ دونوں یہاں پر "وہ انہیں دیکھ کر حیرانی سے " پوچھ رہا تھا۔۔۔

آیان احمر کیسا ہے "اس کی بات کو اگنور کر کے ایشل " نے پوچھا تھا۔۔۔

بھابھی کچھ پتہ نہیں پچھلے دو گھنٹے سے ڈاکٹر اندر ہیں " باہر ہی نہیں ائے ہیں نہ کچھ بتا رہے ہیں "کیپٹن آیان ملک کی بھی انکھیں نم تھی۔۔

دعا کی نظریں تو اس کی وائٹ شلوار قمیض پر تھی جس پر پورا خون لگا ہوا تھا۔۔

یہ سارا خون احمر کا ہے "ایشل نے اس کے کپڑوں پر " خون دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

ایشل کے سوال پر کیپٹن ایان ملک نے کوئی جواب

نہیں دیا تھا بس سر جھکا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کو تو دعا پر غصہ ارہا تھا وہ بغیر نقاب کے یہاں پر کھڑی تھی غصہ تو اسے اپنی بھابھی پر بھی ارہا تھا لیکن اسے وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا پرابلم چاہے جتنی بھی بڑی ہو اس میں اپنا پردہ نہیں بولا جاتا۔۔۔

عیشل بھی وہیں خاموشی سے بیٹھ گئی تھی کیپٹن آیان ملک وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے ایک مرتبہ ہی اسے دیکھا تھا اس کے بعد نہیں دیکھا۔۔

اسے غصہ ہوتا دیکھ کر دعا پریشان ہو گئی تھی اسے کیپٹن آیان ملک کے غصہ ہونے کی وجہ معلوم نہ ہوئی۔۔

میں آتی ہوں "عیشل سے کہہ کر وہ بھی کیپٹن آیان " ملک کے پیچھے گئی تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان زمین پر بیٹھی رو رہی تھی کمرے کا دروازہ اچانک سے کھلا تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلتا دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی اس وقت وہ ہر چیز سے ڈر رہی تھی۔۔۔

وہ تو بس اپنے رب سے یہ دعائیں کر رہی تھی کہ اس کی عزت بس صحیح سلامت رہے۔۔۔

اسے اپنی عزت کے علاوہ اور کوئی چیز بھی نہیں چاہیے تھی۔۔۔

اندر ایک لڑکی ائی تھی جس کی عمر 20،25 سال کے درمیان تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر نورالایمان حیران رہ گئی تھی وہ فورا اسے کھڑی ہو گئی۔۔۔

دیکھیں پلیز اپ مجھے یہاں سے بچا لیں مجھے یہاں " سے نکال لے مجھے نہیں رہنا یہاں پہ مجھے واپس جانا

ہے اپنے بھائی کے پاس میرے بھائی کو میری

ضرورت ہے "نور الایمان روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کے ہاتھوں میں ایک ٹرے تھی جو کہ ڈھکی

ہوئی تھی۔۔۔

اس نے وہ ڈرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی اور پھر نور

الایمان کو دیکھنے لگی۔۔۔

" دیکھیں ان سب میں میں اپ کی کوئی مدد نہیں کر

سکتی مجھے جس کام کے لیے بھیجا گیا ہے میں وہی کرنے

ائی ہوں اور وہ کر کے چلی جاؤں گی "نور الایمان کی

باتوں کو سن کر وہ لڑکی بولی تھی۔۔۔۔

" دیکھیں پلیز مجھے یہاں پر نہیں رہنا یہ لوگ زبردستی

مجھے یہاں لائے ہیں "نور الایمان روتے ہوئے بول

رہی تھی اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگ گئی۔۔۔

" مجھے نہیں معلوم یہ اپ کو کس طرح لائے ہیں کیوں

لائے ہیں لیکن مجھے جس کام کے لیے بھیجا گیا ہے میں

وہی کر کے یہاں سے چلی جاؤں گی" اس لڑکی کو

نور لیمان پر ترس تو آ رہا تھا لیکن اگر اس نے اس پر

ترس کھایا تو اس کی جان جانی تھی۔۔۔

صرف اس کی جان خطرے میں نہیں تھی بلکہ اس کا

چھوٹا بھائی تھا ایک جسے امتیاز شاہ نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ لڑکی بھی امتیاز شاہ کو کچھ مہینوں پہلے ہی پسند آئی

تھی۔۔۔

خوبصورت تھی حسین تھی سب کچھ تھا اس کے اندر

صرف اور صرف دولت کی کمی تھی سپورٹ کی کمی

تھی کسی کا سہارا نہیں تھا۔۔۔

اسی بات کا فائدہ امتیاز شاہ نے اٹھایا تھا اور کچھ مہینوں

پہلے اسے کڈنیپ کر کے اس کی عزت کی دھجیاں اڑا

کے اب اسے اپنے پاس ملازموں کی طرح رکھا ہوا

تھا۔۔

وہ لڑکی اتنی حسین تھی کہ اب تک اس سے اس کا دل نہیں بھرا تھا ورنہ وہ اسے پیسے دے کر نہ جانے کب کا بیچ چکا ہوتا۔۔۔

لیکن وہ اس کے لیے ایک طرح سے سکون کا باعث تھی جس کی وجہ سے وہ اسے نہیں بیچ رہا تھا۔۔۔

" دیکھیں پلیز اپ میری مدد کر دیں اپ کو خدا کا واسطہ ہے" نور الایمان روتے ہوئے بول رہی تھی لیکن وہ لڑکی نور الایمان پر ترس نہیں کھا سکتی تھی۔۔۔

اگر اس نے نور الایمان پر ترس کھا لیا تو اس کے بھائی کی جان خطرے میں تھی۔۔

" دیکھیں میں اپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی کہ کپڑے پڑے ہیں اپ جا کر چینج کر کے اجائیں میں نے اپ کو تیار کرنا ہے" اس لڑکی نے اس ٹرے کی طرف اشارہ

کیا تھا۔۔۔

میں نے کچھ بھی نہیں پہننا تم چلی جاؤ یہاں سے"نور الا یمان غصے سے چیخ کر "
بولی تھی۔۔۔

امتحان شاہ کی یہ عادت تھی جب بھی وہ کسی لڑکی کی زندگی اجاڑنے جاتا تھا تو پوری طرح اسے سجا سنوار کے اپنے کمرے میں لا کر اس کی زندگی تباہ و برباد کر دیتا تھا۔۔۔

اور وہ نور الا یمان کے ساتھ بھی یہی کرنا چاہتا تھا اور پھر اسی حالت میں اسے حویلی چھوڑ کر آنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

دیکھیں آپ ضد نہ کریں کیونکہ اپ کے منع کرنے "
سے کچھ بھی نہیں ہو گا وہی جو امتیاز شاہ چاہے گا"اس لڑکی نے نور الا یمان کو دیکھا تھا۔۔۔

اسے اپنا اپ یاد آیا تھا اس نے بھی بہت منع کیا تھا بہت

مزاحمت کی تھی لیکن ہوا کیا تھا وہی جو امتیاز شاہ چاہتا

تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے یہ اتنا شور کیوں ڈالا ہوا ہے "نور الایمان "

کی چیخ و پکار سن کر امتیاز شاہ آیا تھا۔۔۔

امتیاز شاہ کو دیکھ کر وہ لڑکی بھی ڈر گئی تھی اور نور

الایمان بالکل جا کر دیوار کے ساتھ چپک گئی

تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے یہ اتنا شور کیوں ڈالا ہوا ہے "نور الایمان "

کی چیخ و پکار سن کر امتیاز شاہ آیا تھا۔۔۔

امتیاز شاہ کو دیکھ کر وہ لڑکی بھی ڈر گئی تھی اور نور

الایمان بالکل جا کر دیوار کے ساتھ چپک گئی

تھی۔۔۔۔

امتیاز شاہ کمرے کے اندر آیا تھااور نور الایمان کو دیکھا۔۔۔

کیا ہوا تمہاری بات نہیں سن رہی نکرے دکھا رہی ہے" امتیاز شاہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ نور الایمان نہیں مان رہی اس لیے وہ اس لڑکی کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے نہ میں سر ہلایا تھا امتیاز شاہ اب نور الایمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میں خود دیکھ لیتا ہوں" امتیاز شاہ " اس لڑکی کو دیکھ کر بولا۔۔۔

امتیاز شاہ کے کہنے پر وہ لڑکی فوراً سے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

اس کے جانے کے بعد امتیاز شاہ دروازے کی طرف گیا تھا اس نے دروازے کو کنڈی لگائی تھی۔۔۔

امتیاز شاہ کے دروازے کو کنڈی لگانے پر نور الایمان ڈر گئی تھی اس کی سانسیں بند ہونے کو تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے باربی اتنا ڈر کیوں رہی ہو" امتیاز شاہ آہستہ آہستہ سے چلتے ہوئے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

نور الایمان اس کے قریب آنے پر نا میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی خوبصورت لڑکی سامنے" کھڑی ہو اور میرے جیسا شخص دور رہے" امتیاز شاہ اس کے بالکل قریب اکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

پلیز دور رہ کر بات کرو مجھ سے" نور الایمان نے " ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔

تمہارے شوہر کو کال کی تھی میں نے لیکن بڑا ہی " غصہ کر رہا تھا اکڑ رہا تھا میرے سامنے میں تو سوچ رہا تھا یہ سب کل کر لیتا ہوں لیکن تمہارے شوہر کی باتوں

نے مجھے غصہ دلا دیا اب میں سوچ رہی ہوں کل کرنے کی بجائے اج کر لوں" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔۔

" اب اگر تم نہیں جانتی کہ تمہیں چینج میں کرواؤں تو جو کپڑے میں نے بھجوائے ہیں شرافت کے ساتھ چینج کر کے اجاؤ اور اب تم نے تیار بھی خود ہونا ہے تم خود کو پورا کا پورا میرے لیے تیار کرو گی" امتیاز شاہ اسے ڈرا ہوا دیکھ کر زور زور سے ہنستے ہوئے بول رہا تھا۔۔

" تم جیسے گھٹیا انسان کے لیے میں کبھی بھی تیار نہیں ہوں گی" نور الایمان غصے سے بولی تھی۔۔

" میں مر جاؤں گی لیکن تم جیسے گھٹیا انسان کی بات کبھی نہیں مانوں گی تم انسان کہلانے کے لائق نہیں ہو تم حیوان ہو حیوان" نور الایمان نہیں جانتی تھی اس

کے اندر اچانک اتنی ہمت کہاں سے اگئی لیکن وہ غصے

میں بول رہی تھی۔۔۔

جب اسے غصہ آتا تھا تو وہ نہیں دیکھتی تھی سامنے کون

کھڑا ہے اور کون نہیں جو اس کے منہ میں اتا تھا وہ بول

دیتی تھی۔۔۔

اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو تمہیں میں حیوان "

بن کر دکھاؤں گا شرافت سے میری بات مانو یہ ڈریس

لو اور جا کر تیار ہو جاؤں" امتیاز شاہ کو غصہ ارہا تھا اس

کی باتوں پر اس کے انکار کرنے پر۔۔۔

میں مر جاؤں گی لیکن تمہاری بات کبھی بھی نہیں "

مانوں گی' نور الایمان نے اب کی بات چیخ کر کہا

تھا۔۔۔

اس کا یوں بلند اواز میں بات کرنا امتیاز شاہ کو بالکل بھی

پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

باقی لڑکیوں کے ساتھ وہ بہت بے رحمی سے پیش آتا

تھانورالایمان وہ پہلی لڑکی تھی جسے اس نے ابھی تک

کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔

اور اب اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس کی نرمی کا فائدہ

اٹھا رہی ہے۔۔۔۔

" اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں کچھ بھی نہ کہوں تو یہ

کپڑے لو اور جا کر چینج کرو اور میرے لیے خود بخود

تیار ہو جاؤ" امتیاز شاہ وہ کپڑے لے کر اس کے سامنے

آیا تھا۔۔۔

نورالایمان نے وہ ڈریس اس کے ہاتھ سے لی تھی وہ

انتہائی غلیظ ڈریس تھی جو کہ نورلایمان تو کبھی بھی

نہیں پہن سکتی تھی۔۔۔

اس طرح کی ڈریس تو وہ کائزان شاہ کے سامنے بھی

پہننے کا سوچ نہیں سکتی تھی۔۔۔

نورالایمان نے وہ ڈریس زمین پر پھینکا تھا اس کا ڈریس زمین پر پھینکنے کی وجہ سے امتیاز شاہ کو غصہ آیا تھا۔۔

اس نے زور سے تھپڑ نورلایمان کے گال پر مارا تھا اس کے ہاتھوں کے نشان نورالایمان کے گال پر بن گئے تھے اور اس کی ہاتھ میں موجود انگوٹھی نورالایمان کا گال زخمی کر گئی تھی۔۔۔

نورلایمان خود کو سنبھال نہیں پائی تھی اور زمین پر جا کر گری تھی۔۔۔

"تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو آج تک کوئی بھی ایسی لڑکی نہیں آئی جس کے ساتھ میں نے اتنی نرمی سے بات کی ہو" امتیاز شاہ نے اسے بالوں سے پکڑ کر اوپر کیا تھا۔۔۔

نورالایمان کی درد کی وجہ سے چیخ گونجی تھی وہ نم

آنکھوں سے امتیاز شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

اگر تم نہیں چاہتی کہ میں مزید کچھ بھی کروں تو "

شرافت سے یہ ڈریس لو اور یہاں سے چلی جاؤ" امتیاز شاہ نے اسے مزید اوپر

کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس نے اسے بالوں سے پکڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے

اس کی سر میں درد اٹھ رہا تھا۔۔۔

میں مرنا پسند کروں گی تمہارے ہاتھوں سے لیکن "

کبھی بھی یہ ڈریس نہیں پہنوں گی" نور الایمان نے

غصے سے کہا تھا۔۔۔

تمہیں ماروں گا تو میں بالکل بھی نہیں بلکہ تمہاری"

عزت کی دھجیاں اڑا کے تمہیں جیتے جی ضرور مار دوں

گا" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔۔۔

تمہاری یہ اجڑی ہوئی حالت دیکھ کر جو تمہارے "

شوہر اور تمہارے بھائیوں کے چہرے پر عزیت ہو گی

ناوہ دیکھنا چاہتا ہوں" امتیاز شاہ نے اسے بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔۔۔

نور الایمان کی انکھوں میں آنسوں تھے سر میں بہت زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

" میں مر جاؤں گی لیکن تمہاری بات کبھی بھی نہیں مانوں گی" نور الایمان روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

" اگر تم خود چاہتی ہو کہ میں تمہیں عزیت دوں تو تمہاری مرضی" امتیاز شاہ نے یہ بات ہنس کر کہی تھی اور اس کی بالوں سے ہاتھ نکالا تھا ایک کے بعد تین تھپڑ ایک ساتھ اس نے اس کے چہرے پر مارے تھے اس کا لب پھٹ گیا تھا۔۔۔

اس کا ہر تھپڑ پہلے سے کہیں زیادہ تھا اور اس کے کان سن ہو گئے تھے۔۔۔

وہ اپنا سہارا چھوڑ چکی تھی اور فرش پر جا گری تھی فرش پر گرتے ساتھ ہی اس کا

سر نیچے زمین پر لگا تھا اس کے

سر پر بہت زیادہ چوٹ لگی۔۔۔

پتہ نہیں سر پر چوٹ لگنے کی وجہ تھی یا پھر تھپڑوں کا

اثر تھا وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

"اف حسینہ تم تو اتنی جلدی بے ہوش ہو گئی" امتیاز

شاہ نے اس کے گال پر چٹکی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

وہ کھڑا ہوا تھا اور کمرے سے باہر چلا گیا کمرے سے باہر

آیا تو وہی لڑکی کھڑی تھی۔۔۔

"بے ہوش ہو گئی ہے وہ جاؤں اسے چینج کرواؤ اور اس

کے بعد تیار کر کے میرے کمرے میں چھوڑ جانا" امتیاز شاہ نے اس لڑکی کو حکم

دیا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی

ہوئی وہاں سے اندر چلی گئی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیپٹن آیان ملک ہاسپٹل سے باہر اگیا تھا اس نے گہرا سانس لیا تھا اور اسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب اسے محسوس ہوا کہ کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دعا تھی اس نے دعا کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹک دیا اس کے اس عمل پر دعا اچھا خاصا حیران ہوئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا ہے ایان میں دیکھ رہی ہوں اپ مجھے اگنور کر رہی ہیں" دعا اس کے سامنے ائی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے اس کے سامنے آنے پر اپنا منہ دوسری طرف موڑ لیا تھا۔۔۔

" کیا ہوا ہے آیان آپ مجھے یوں اگنور کیوں کر رہے ہیں" دعا پریشان ہو گئی تھی وہ پھر سے اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

"تمھیں خود پتہ ہونا چاہیے میں ایسا کیوں کر رہا ہوں "

کیپٹن آیان ملک غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آیان مجھے سچ میں نہیں پتہ آپ کے ایسے رویے کی "

وجہ " دعا نے پریشان ہو کر کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے اچھی بات ہے اگر نہیں پتہ اور تم میرے "

پیچھے کیوں آئی ہو' کیپٹن آیان ملک غصے سے بولا

تھا۔۔۔

کیوں کہ آپ مجھے یوں اگنور کر رہے ہیں میری "

طرف آپ نے ایک بار دیکھنے کے زحمت بھی نہیں

کی" دعا کی آنکھوں نم ہوئی تھی یہ سب بولتے

ہوئے۔۔

دعا تم جانتی ہو کتنی بھی پرابلم بڑی کیوں نہ ہو نہ "

بھابھی کو نہ تمہیں اپنے نقاب کا خیال رہا سو جب

بھائی کو پتہ چلے گا انہیں اس چیز سے کتنی عزیت ہو گی

انہیں بھابھی کا پریشان ہونا نہیں دکھے گا انہیں بھابھی

کی تکلیف نہیں دکھے گی انہیں صرف اور صرف یہ

دیکھے گا کہ ان کی بیوی کو اتنے لوگوں نے دیکھا" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ

غصے سے کہا تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر دعا خاموش ہو گئی تھی کیونکہ اس

کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

تم جانتی ہو قوالی نائٹ پر جب گیدرنگ ہوئی تھی "

بھائی کو یہ بات بالکل بھی پسند نہیں ائی تھی اس بات پر

انہوں نے کائزان شاہ سے لڑائی کی تھی کسی کے

سامنے انہوں نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا لیکن وہ

لڑے تھے اس کے بعد سے سارے فنکشن یہاں تک

کہ مہندی کے فنکشن میں بھی گھر کے لڑکوں کے

علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا لڑکوں کا سیٹ اپ الگ کیا

گیا تھا" کیپٹن آیان ملک اسے دیکھ کر یہ ساری باتیں

بول رہا تھا۔۔۔

" میں تمہیں اپنے فیلنگز نہیں بتا سکتا مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہے مجھے کتنا اندازہ ہو رہا ہے مجھے یہ سوچ کر ہی تکلیف ہو رہی ہے کہ تمہیں کتنے لوگوں نے دیکھا ہو گا زیادہ نہ سہی ہاں میں سمجھتا ہوں تم لوگ پریشان تھے عبایا وغیرہ نہیں کر سکتے تھے ایٹ لیسٹ حجاب کے اوپر نقاب تو ڈال ہی سکتے تھے" کیپٹن آیان ملک نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

" سچ میں آیان پتہ ہی نہیں چلا کیسے کیا ہو گیا" دعا نے سر جھکائے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو سر اٹھا کر بات کرو" کیپٹن آیان ملک نے اس کے بازو پر دباؤ ڈالا تھا۔۔۔

" اب مجھے بتاؤ کتنے لوگوں کی نظریں تم پر تھی کن کن لوگوں نے نہ جانے کس کس طرح تم لوگوں کو دیکھا ہوگا آتے جاتے تم نہیں دیکھتی یہ گھٹیا لوگ لڑکیوں کو کس طرح سے دیکھتے ہیں" کیپٹن آیان ملک کی بات پر اس نے پھر سے نظریں چرا لی تھی۔۔۔

" نظریں نہیں چراؤ میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو" کیپٹن آیان ملک نے اس کے بازو پر دباؤ دیتے ہوئے کہا تھا۔۔

" آیان پلیز میرے بازو میں درد ہو رہا ہے" دعا اسے دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے محسوس کیا تھا کہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے اس نے دعا کا بازو چھوڑ دیا تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ جلد از جلد اپنی نورالایمان کے پاس پہنچ جائے۔۔۔۔

اس کی گاڑی کی رفتار خطرناک حد تک تیز تھی وہ فل اسپیڈ میں گاڑی دوڑا رہا تھا۔۔۔

جہاں پر اسے پہنچنے میں تین گھنٹے لگنے تھے یا پھر اس سے بھی زیادہ وہاں وہ تقریباً پہنچنے والا تھا۔۔۔

اور اسے صرف اور صرف ایک گھنٹہ لگا تھا وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ بس جلد از جلد اپنی نورالایمان کے پاس ہوں اور اس کوشش میں کئی بار اس کی گاڑی اس سے اوٹ اف کنٹرول ہوئی تھی۔۔۔

ابھی بھی اسے 10 سے 15 منٹ لگنے تھے وہاں تک پہنچنے میں اس کے بعد اندر جانے میں نورالایمان کو ڈھونڈنے میں اسے اور بھی ٹائم لگنا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نورالایمان کو جب ہوش ایا تو وہ ایک بیڈ کے اوپر تھی

ابھی وہ ہوش سے پوری طرح بیدار نہیں ہوئی تھی

اسی لیے اسے نہیں پتہ تھا یہ اس کے اس پاس کیا ہو رہا

ہے۔۔۔

نورالایمان کو جب پوری طرح سے ہوش آیا اس نے

ادھر ادھر دیکھا تو وہ حیران ہوئی وہ ایک ایسے کمرے

میں تھی جو کہ پوری طرح سے گلاب کی پتیوں کے

ساتھ سجا ہوا تھا۔۔۔

پھر اس کی نظر خود پر پڑی تھی اپنے کپڑوں پر تھی وہ حد

سے زیادہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

اس کے کپڑے چینج ہوئے ہوئے تھے وہ بلیک کلر کے

اس واحیات ڈریس میں تھی جو کہ امتیاز شاہ نے اسے

دیا تھا پہننے کے لیے۔۔۔

وہ اپنے وجود کو دیکھ کر خوف محسوس کر رہی تھی اسے

خود اچھا نہیں لگ رہا تھا خود کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے فوراً سے اپنے اوپر بلینکٹ لیا تھا۔۔۔

اس کے ڈریس کے بازو نہیں تھے اور وہ بہت مشکل سے اس کی گھٹنوں تک ارہی تھی اس کا گلا بھی بہت زیادہ ڈیپ تھا۔۔۔

اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو اس کی رائٹ سائیڈ پر ڈریسنگ مرر پڑا ہوا تھا۔۔۔

اس نے خود کو ڈریسنگ مرر میں دیکھا تو حیران ہوئی وہ خود کو پہچان ہی نہیں پائی تھی اس ہنر سے اس لڑکی نے اس کا میک آپ کیا تھا وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

وہ ڈری ہوئی تھی سہمی ہوئی تھی وہ بلینکٹ سے نکلنا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس کا ڈریس ایسا نہیں تھا کہ وہ بلینکٹ سے نکل پائے۔۔۔

وہ خود میں سمٹ سی گئی تھی ابھی چند منٹ ہی گزرے

تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

وہ سامنے نہیں دیکھنا چاہتی تھی اسے خوف محسوس ہو

رہا تھا سامنے دیکھنے سے بھی۔۔۔

اور اس نے سامنے دیکھا بھی نہیں تھا اندرانے والا

شخص اسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا وہ اس کے قریب آیا

تھا۔۔۔

ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ کمرے کا دروازہ

کھلا تھا۔۔۔

وہ سامنے نہیں دیکھنا چاہتی تھی اسے خوف محسوس ہو

رہا تھا سامنے دیکھنے سے بھی۔۔۔

اور اس نے سامنے دیکھا بھی نہیں تھا اندرانے والا

شخص اسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا وہ اس کے قریب آیا

تھا۔۔۔

میری جان" وہ حیران ہوئی تھی ان الفاظوں پر وہ "

حیرانی سے ان الفاظ کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سے چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا تھا کائزان شاہ

کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اس کی آنکھوں میں

آنسوں تھے اور وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔

میری جان سب کچھ ٹھیک ہے آپ کا کائزان آپ "

کے پاس آگیا ہے نہ" کائزان شاہ نے اسے اپنے پاس آ

کر سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

"میری جان چلو یہاں سے ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا "

کائزان شاہ اس سے دور ہر کر بولا تھا۔۔۔

نور الایمان نے ناں میں سر ہلایا تھا اسکے ناں میں سر ہلانے پر کائزان شاہ حیران ہو

کر اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے نور الایمان چلو ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا "

کائزان شاہ نے اس پر سے بلینکٹ ہٹانا چاہا تھا لیکن

نور الایمان نے زور سے بلینکٹ کو پکڑ لیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے نور الایمان "کائزان شاہ کے دل نے رفتار "

پکڑی تھی وہ حیرانی سے نور الایمان کو دیکھ رہی

تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے نور تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو ہمیں یہاں "

سے نکلنا ہو گا اس سے پہلے کہ وہ گھٹیا انسان یہاں پر آ

جائے "کائزان شاہ نور الایمان کو دیکھ کر بول رہا تھا جو

کہ ناں میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے نور تو مجھے بتاؤ تو صحیح ایسے مجھے کچھ سمجھ "

نہیں آ رہی "کائزان شاہ نے ایک بار پھر سے اسے

اٹھانا چاہا تھا لیکن وہ نہیں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

نورالایمان تم مجھے بتاؤ گی ہوا کیا ہے مجھے ٹینشن ہو "
رہی ہے اور تم چل کیوں نہیں رہی ہو ہم یہاں پر بہت
بڑی مشکل میں پھنس سکتے ہیں" کائزان شاہ نے اب
کی بار سخت لہجے میں کہا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا نور
الایمان بار بار منع کیوں کر رہی ہے اور کھڑی کیوں
نہیں ہو رہی۔۔۔

کائزان میرا ہو لیا ایسا نہیں ہے کہ میں اپ کے ساتھ "
باہر جا سکوں" اس کی یہ بات سن کر کائزان شاہ حیرانی
سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر نورالایمان کو جیسے شک ہوا تھا کہ وہ اپنے مانڈ میں کچھ
بورا سوچ چکا ہے۔۔۔

کہنا کیا چاہتی ہو نورالایمان صاف صاف کہو" ابھی "
کائزان شاہ بول رہا تھا کہ امتیاز شاہ اندر آیا تھا امتیاز شاہ
کو دیکھ کر نورالایمان کائزان شاہ کے پیچھے ہو گئی

تھی۔۔۔

کائزان شاہ کو یہاں دیکھ کر امتیاز شاہ کے بھی ہوش اڑے تھے۔۔۔

"غلیظ انسان بتا تو نے میری بیوی کے ساتھ کیا کیا ہے"

کائزان شاہ امتیاز شاہ کو دیکھ کر فوراً سے اس کے پاس آیا تھا اور اسے دیکھ کر غصے میں بولا تھا۔۔۔

" ابھی تک تو کچھ بھی نہیں کیا ہے پوچھ لو ویسے تم یہاں اکیسے گئے" امتیاز شاہ پہلے تو اسے یہاں دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔

لیکن بعد میں خود کی حیرانی پر کنٹرول کرتے اس نے کائزان شاہ سے سوال کیا تھا۔۔۔

" مجھے تمہارے کسی بھی سوال کا کوئی جواب نہیں دینا اور شرافت سے یہاں سے نکل جاؤ ہمیں یہاں سے جانے دو پھر تم نے یہاں اکے جو کرنا ہے کر لینا"

کائزان شاہ غصے میں تھا لیکن پھر بھی اپنے غصے پر کنٹرول کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اتنی محنت میں نے فضول میں ہی کی ہے میں تمہیں نور ایمان کو یہاں سے لے کے جانے دوں گا وہ بھی اتنی آسانی سے" امتیاز شاہ ہنس کر بولا تھا۔۔۔

"اس میں تمہارا ہی بھلا ہے تم مجھے یہاں سے جانے دو" کائزان شاہ کی انکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھیں کیونکہ اس نے نور الایمان کا نام لیا تھا نور الایمان کا نام وہ کسی کے بھی منہ سے برداشت نہیں کر سکتا تھا نہ جانے وہ کس طرح خود پر ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔

"میرا اس میں کیا بلا ہے تم اکیلے ہو میرے ساتھ میری پوری ٹیم ہے بلکہ تمہارے سسر نے مجھے یہ ٹیم دی ہے اپنی ہی بیٹی کو کڈنیپ کروانے میں" امتیاز شاہ

ہنس کر بول رہا تھا اس کی ایسی بات پر کائزان شاہ حیران

ہوا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ شہزاد ملک اس حد تک گر سکتا

تھا۔۔۔

اگر تمھیں اپنی جان پیاری ہے تو ہمیں یہاں سے "

جانے دو" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

تم جا سکتے ہو لیکن نور الایمان کو میں کہیں نہیں "

جانے دوں گا یہ کمرہ میں نے" کائزان شاہ کو اس کی

اس بات پر حد سے زیادہ غصہ آیا تھا۔۔

اسنے زور سے مکا اس کے چہرے پر مارا تھا اور پھر اسے مارتا چلا گیا تھا وہ روکا نہیں

تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اسے کوئی موکا ہی نہیں دیا تھا ایک

ساتھ ہی اسے ماری جا رہا تھا۔۔۔

اس کے ایک ساتھ مارنے پر اس کی حالت بہت بری

ہو گئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ پیچھے ہوا تھا اور اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا جگ اس کے ماتھے پر دے مرا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نور ایمان کے پاس آیا تھا اور اسے یکھ رہا تھا جو کے ڈری سہمی سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

درالا یمان چلو یہاں سے اس سے پہلے کہ کوئی اورا " جائے" کائزان شاہ نے اس کے وجود سے بلینکٹ زور سے کھینچی۔۔۔

اب کی بار نور الایمان کی پکڑ اتنی مضبوط نہیں تھی اور بلینکٹ اس کے وجود سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

اس کا حولیہ اور کپڑے دیکھ کر کائزان شاہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نور الایمان نے ایک بار بھی کائزان شاہ کی طرف نہیں

دیکھا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے پھر سے اس کے وجود پر بلینکٹ ڈالی تھی۔۔۔

یہ "کائزان شاہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے اسے" تو بلکل ہی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

نورالایمان اس کے قریب ہو کر اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی۔۔۔

کائزان شاہ میں تو اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ اس کے پشت پر ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دے سکے۔۔۔

اور اس کے اسی حرکت کی وجہ سے نورالایمان پیچھے ہوئی تھی اور حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھی۔۔۔

کائزان شاہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ کچھ بول ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

نورالایمان نے اپنے وجود سے منہ بلینکٹ ہٹایا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنی انکھیں زور سے بند کرلی تھی نور لا یمان نے وہ بلینکٹ نیچے

زمین پر پھینکا تھا۔۔۔

بیڈ پر بچھی سفید شیٹ اس نے نکالی تھی اور اس سے

خود کو کور کیا تھا۔۔۔

چلیں "نور الا یمان اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔کائزان شاہ نے ہاں میں سر "

ہلایا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے سے باہر لے گیا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیپٹن آیان ملک دعا کو لے کر گاڑی میں آیا تھا دعا اس

کے اس عمل پر حیران ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا

تھا یہ کیپٹن آیان ملک کرنا کیا چاہتا ہے۔۔۔

آیان ہم کہاں جا رہے ہیں احمر بھائی ہاسپٹل میں ہے "

ایشل ہاسپٹل میں ہے "دعا کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر

حیرانی سے بول رہی تھی۔۔۔

احمر یہاں پر ہے ایشل یہاں پر ہے تم نے کیا احمر کا "

اپریشن کرنا ہے تمہاری یہاں پر کوئی ضرورت نہیں

ہے" کیپٹن آیان ملک نے غصے سے یہ بات کہی

تھی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ایان اپ اتنا غصہ کیوں ہو رہے "دعا کی "

انکھیں اچانک ہی نام ہو گئی تھی۔۔۔

تو کیا تمہارے اس کارنامے پر مجھے تمہیں پھولوں کی "

ہار پہنانے چاہیے "کیپٹن آیان ملک نے یہ بات کہہ کر

گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

ایان بس بھی کر رہی ہیں اب ہو گئی ہے غلطی اس کا "

مطلب یہ تو نہیں ہے کہ اپ اس غلطی کو لے کر بیٹھے

رہیں" دعا نم مانگو سے بولی تھی۔۔

اس کی اواز بھی بھیگی تھی جو کہ کیپٹن ایان ملک نے

محسوس کی تھی لیکن اس کی طرف دیکھا پھر بھی نہیں

تھا۔۔۔

مجھے کہیں بھی نہیں جانا ہے مجھے ایشل کے پاس "

واپس جانا ہے اپ گاڑی واپس لیں" دعا نے غصے سے

یہ بات کہی تھی۔۔۔

تم واپس جاؤں گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے" کیپٹن "

آیان ملک سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

میں نے بھی آپ سے کہہ دیا کہ میں نے ایشل کے "

پاس جانا ہے تو عیشل کے پاس جانا ہے اگر آپ نے

ابھی گاڑی واپس نہ لی تو میں چلتی ہوئی گاڑی سے کود

جاؤں گی" دعا نے چیختے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

تم ایسا کرو تو صحیح اس سے پہلے تمہاری جان میں اپنے "

ہاتھوں سے لوں گا" کیپٹن ایان ملک نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

جب میں کود کے مر جاؤں گی تو اس کے بعد کس کی "

جان لو گے" دعا نے بھی غصے میں اسے جواب دیا

تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تمہاری مرضی جو تم نے کرنا ہے"اچانک "
نہ جانے کیپٹن ایان ملک کو کیا ہوا تھا اس کی باتوں سے
کہ اس نے گاڑی کو زور سے بریک لگایا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے دعا کا سر ڈش بورڈ کے ساتھ جا کر لگا
تھا۔۔۔

اس کے بعد کیپٹن آیان ملک نے گاڑی واپس ہاسپٹل
کی طرف لی تھی۔۔۔

دعا نے بھی اس کے بعد کوئی بات نہیں کی تھی
خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

عیشل آئی سی یو کے باہر بیٹھی نم انکھوں سے دروازے
کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے بس اس دروازے کے کھلنے کا انتظار تھا اور اللہ
تعالی کی طرف سے احمر کی جان کا۔۔۔

وہ جب سے یہاں بیٹھی ہوئی تھی تب سے اپنے رب

سے دعائیں کر رہی تھی اپنے رب کو پکار رہی تھی۔۔۔

تین چار گھنٹے گزرنے کے بعد اندر سے ڈاکٹر باہر ائے

تھے۔۔۔

انہیں دیکھ کر عیشل فوراً سے کھڑی ہو گئی تھی ایشل کو

دیکھ کر وہ دونوں بھی روک گئے تھے۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے احمر کی" عیشل ان دونوں "

ڈاکٹرز سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں ڈاکٹر تو اسے دلہن کے حلیے میں یہاں دیکھ کر

ہی حیران تھے۔۔۔

جی آپ کون ہیں پیشنٹ کی پہلے تو یہاں ان کے بھائی "

تھے نہ" ان میں سے ایک ڈاکٹر بولا تھا۔۔

جی میں ان کی وائف ہوں انہیں تھوڑا کام تھا تو وہ اس "

لیے چلے گئے" عیشل ان دونوں ڈاکٹرز کی طرف دیکھ

کر بول رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے لیکن دیکھیں ہم اپ کو کوئی بھی جھوٹی امید نہیں سے سکتے کیوں کہ اگر اگلے 24 گھنٹوں میں انہیں ہوش نہ ایا تو ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ چوٹ ان کے دماغ پر لگی ہے جس وجہ سے ان کی جان بھی جاسکتی ہے" ڈاکٹرز یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔

ایشل سے اپنے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہوا تھا وہ گرنے لگی تھی جب پیچھے سے اکر دعا نے اسے پکڑا تھا۔۔۔

"ایشل تم ٹھیک ہو" دعا اسے سہارا دے کر واپس چیئر پر بٹھاتی ہے۔۔۔

"دعا وہ ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ اگر 24 گھنٹوں میں"

احمر کو ہوش نہ ایا تو وہ" یہ بات کہہ کر وہ زور زور سے رونے لگی تھی کیپٹن ایان

ملک کو بھی اس کا رونا پسند

نہیں ارہا تھا۔۔۔

عیشل تم اللہ پر یقین رکھو اللہ سب بہتر کرنے والا "

ہے" دعا نے اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

دعا احمر ٹھیک تو ہو جائے گا نا"عیشل نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ "

دعا نے اسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا تھا کیپٹن آیان

ملک سے بھی اس کی حالت نہیں دیکھی جا رہی

تھی

۔۔۔

بھابھی آپ ٹینشن نہ لیں بس اللہ سے دعا کریں بھائی "

بالکل ٹھیک ہو جائیں گیں" کیپٹن آیان ملک نے بھی

اسے دیکھ کر کہا تھا لیکن وہ تھی کہ بس روئے جا رہی

تھی

۔۔۔

کوئی کیا کہہ رہا تھا کیا نہیں کہہ رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں

آرہا تھا اس کے دماغ میں بس ڈاکٹر کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

کائزان نورالایمان کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے کر جا رہا تھا۔۔۔
اندر اتنے لوگ نہیں تھے اتنے باہر تھے کائزان شاہ بھی پیچھے سے ایا تھا وہ بھی دیوار پھلانگ کر۔۔۔
لیکن اس بار اس کے ساتھ نورالایمان تھی وہ اسے کیسے وہاں سے نکالتا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا۔۔۔
وہ دیوار تو نہیں پھلانگ سکتی تھی یہ بات کائزان شاہ بھی جانتا تھا۔۔۔
اور یہاں پر ایسا کوئی بھی شخص نہیں تھا جو اس کی مدد کرتا نورالایمان تھک گئی تھی اس لیے رک گئی۔۔۔

کائزان شاہ نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اس نے اپنے ارد گرد بیڈ کی شیٹ کو بہت اچھے سے لپیٹا تھا اس کا وجود اس میں سے بالکل بھی نظر نہیں ارہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے رک کیوں گئی "کائزان شاہ اسے کھڑا دیکھ " کر بولا تھا۔۔۔

کائز میں تھک گئی ہوں مجھ سے مزید نہیں بھاگا جا رہا " ہم کب نکلیں گے اس گھر سے ہم پچھلے 20 منٹ سے تقریبا بھاگ رہے ہیں "نور الایمان لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

ہمیں بس یہاں سے نکلنا ہے نور الایمان کسی بھی " طرح چلو جلدی اس سے پہلے کہ کوئی اجائے "کائزان شاہ نے اسے لمبی لمبی سانسیں لیتے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

نور الایمان نے بھی ہاں میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ پھر سے بھاگنے لگی۔۔۔۔

کائزان شاہ نے مڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا

تھا اس کا میک اپ اتر رہا تھا اس کی گال پر لگے نشان

واضح ہو رہے تھے اس کے زخمی ہونٹ سے بھی

لپسٹک ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

یہ دیکھ کر اس کا دل کیا تھا وہ واپس جائے اور امتیاز شاہ

کو انتہائی دردناک موت دے جس نے اس کی بیوی کو

اتنی تکلیف دی تھی۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کیا ہو گیا ہے عیشل کیوں رو رہی ہو احمر بھائی ٹھیک ہ جائیں گیں" جب سے "

ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ احمر کی جان

کو اب بھی خطرہ ہے اگر 24 گھنٹوں میں اسے ہوش نہ

ایا تو ڈاکٹرز بھی کچھ نہیں کر سکیں گیں۔۔

تب سے لے کر اب تک ایشل بس روئے جا رہی تھی

دعا اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ تھی کہ خاموش ہی نہیں ہو رہی تھی کیپٹن آیان ملک بس خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا کیونکہ جو بحث اس کی دعا سے گاڑی میں ہوئی تھی اس کے بعد وہ کچھ کہنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

دعا سے ایشل کو ہینڈل کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا دعا نے کیپٹن ایان میں لکھ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

" کیا مجھے کیوں ایسے دیکھ رہی ہو" کیپٹن آیان ملک اسے اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

" اپ بھائی کو کال کریں نا بھائی کہاں ہیں" دعا نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

" میرے پاس میرا موبائل نہیں ہے اور ویسے بھی کائزان نورالایمان کو ڈھونڈنے گیا ہے" کیپٹن آیان

ملک نے روڈلی جواب دیا تھا۔۔۔

ایشل کے آنسوں اس سے بھی برداشت نہیں ہو رہے

تھے لیکن وہ دعا کرنے کے علاوہ کچھ اور کر بھی نہیں

سکتا تھا۔۔۔۔

کیپٹن آیان ملک ایشل کے پاس آیا تھااور اس کے پاس

آکراس کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

بھابھی آپ ایسے روئیں گی تو کام کیسے چلے گا آپ کو تو "

اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے ناانشاء اللہ اللہ تعالی آپ

کی دعاضرور سنیں گیں اور بھائی جب صحیح ہو جائیں گیں آپ کو اتنا روتا ہوا

دیکھیں گیں آپ کی یہ سو جھی

ہوئی آنکھیں دیکھیں گیں تو ہماری تو جان ہی لے لیں

گیں "کیپٹن آیان ملک ان کے قدموں میں بیٹھ کر یہ

ساری باتیں بول رہا تھا۔۔۔۔

اور بھابھی اس طرح ہم بہت انکمفرٹیبل ہوں گی "

آپ کو حویلی جا کر چینج کرنا چاہیے اس کے بعد اجائیے گا" کیپٹن ایان ملک نے عیشل کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

" نہیں میں نہیں جاؤں گی میں یہی رہوں گی جب تک احمر کو ہوش نہیں اجاتا" اس نے فوراً سے نا میں سر ہلایا تھا۔۔۔

" اچھا آپ مت جائیے گا بس رونا بند کریں اور اللہ تعالی سے دعا کریں" کیپٹن آیان ملک نے ان کی طرف دیکھ کر ایک امید سے کہا تھا کہ شاید وہ اپنے آنسوں صاف کر لے۔۔۔

ایشل نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے اس کے آنسوں صاف کرنے پر کیپٹن آیان ملک ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

" تھینک یو بھابھی" کیپٹن آیان ملک کھڑا ہو گیا تھا دعا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

کائزان سے کسی نہ کسی طرح گھر کی پچھلی سائیڈ پہ لے

آیا تھا۔۔۔

وہ دونوں یہاں تک سب کی نظروں سے تو بچ گئے

تھے لیکن اگے کا نہیں پتہ تھا نور الایمان کی سانس بری

طرح سے پھول رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے نور "کائزان شاہ کی نظر جب اس پر پڑی "

اس کو لمبی لمبی سانسیں لیتا دیکھ کر وہ بولا تھا۔۔

کائز مجھے سانس نہیں ارہی "نور الایمان نے کائزان"

شاہ کو دیکھ کر اٹک اٹک کر یہ بات بولی تھی۔۔۔

"اچھا تم ایسا کرو ریلیکس رہو اور لمبی لمبی سانسیں لو "

کائزان شاہ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

وہ اس کی پیٹھ تھپتھپا رہا تھا اس کی مدد کر رہا تھا سانس

لینے میں۔۔۔

نورالایمان اس کے کہے کے مطابق لمبی لمبی سانسیں

لے رہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ کو اس بات کا ڈر تھا کہ وہ لوگ کہیں ان

کے پیچھے تک یہاں تک نہ آجائیں اگر ایسا ہوا تو بہت

برا ہو گا اسے کیسی نہ کسی طرح یہاں سے نکلنا تھا۔۔۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو" کائزان شاہ اسے

ریلیکس دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہوں میں" نورالایمان نے اس کو دیکھ کر اس

کے سوال کا جواب دیا۔۔۔

"ہمیں یہ دیوار کسی نہ کسی طرح پھلانگ نہیں ہو گی

ان لوگوں کے انے سے پہلے میں تو یہ کر جاؤں گا لیکن

تم کر لو گی" کائزان شاہ نے اس کی توجہ دیوار کی طرف

دلائی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا لیکن اگر اپ میری مدد کریں مجھے

اٹھانے میں تو شاید ہو سکتا ہے ایسا" نور الایمان نے۔ پریشان ہو کر کہا تھا۔۔۔۔

کائزان شاہ نے نور الایمان کی طرف دیکھا تھا جو یہ

بات کہتے ہوئے سرخ بھی ہو رہی تھی۔۔۔

اسے اس سچویشن میں بھی نور الایمان کی ایسی حالت پر

ہنسی ائی تھی۔۔۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر

بالکل دیوار کے پاس لے آیا تھا اس نے ادھر ادھر

دیکھا تھا اسے کچھ بھی نہیں ملا تھا۔۔

اس نے نور الایمان کو اٹھایا تھا نور الایمان شرما رہی

تھی۔۔۔

نور شرمانا نہیں ہے تم نے دیوار پکڑنی ہے "کائزان"

شاہ اسے شرماتا ہوا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

گائزان شاہ کی بات پر نور لایمان فورا اسے ہوش میں ائی

تھی اور اس نے دیوار پکڑنی چاہی تھی لیکن اب بھی وہ

اس کی ہائٹ سے اونچی تھی۔۔۔۔

کائزان شاہ نے اسے مزید اوپر کیا تھا لیکن اب بھی وہ دیوار کو نہیں پکڑ پائی تھی۔۔۔

نور تھوڑی سی کوشش کرو تم کر لو گی "کائزان شاہ " اسے جتنا اوپر کر سکتا تھا اسے اتنا ہی اوپر کرتے ہوئے بولا تھا کیونکہ اس سے زیادہ وہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اب کی بار نور الایمان میں بھی کوشش کی تھی اور وہ دیوار کو پکڑ گئی تھی۔۔۔

"بس نور تھوڑی سی کوشش کرو تم اوپر چڑھ جاؤ گی" کائزان شاہ نے نور الایمان کو چھوڑ دیا۔۔۔

کائزیہ اپ نے کیا کیا میں گر جاؤں گی "نور الایمان" پاؤں مارتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں گرو گی نور بس تھوڑی سی کوشش کرو " کائزان شاہ اسے پریشان دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ اس سے بات ہی کر رہا تھا کہ وہاں پر کچھ لوگ اگئے تھے۔۔۔

"نور جلدی کرو ہمیں یہاں سے جلدی نکلنا ہو گا "

کائزان شاہ خود بھی دیوار چڑھنے کے لیے اگے بڑھا تھا۔۔۔

وہ لوگ بھاگ کر ان کے پاس ارہے تھے کائزان شاہ دیوار چڑھ گیا تھا۔۔۔

اس نے نورالایمان کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے اوپر کھینچا۔۔۔

اوپر کھینچتے ہوئے اسے تکلیف بھی ہو رہی تھی لیکن وہ کچھ کہہ نہیں رہی تھی اس کا وجود دیوار کے ساتھ رگڑ کھا کر چھل رہا۔۔۔

کائزان شاہ نے اسے بھی اوپر کھینچ لیا تھا وہ لوگ ان کے پاس اگئے تھے۔۔۔

نورلایمان ہمیں ایک ساتھ یہاں سے کودنا ہوگا تم"
نیچے مت دیکھو انکھیں بند کرلو" کائزان شاہ نے اس
کی طرف دیکھ کر اسے انکھوں سے تسلی دیتے ہوئے
کہا تھا۔۔۔

" ہم یہ کیسے کریں گیں کائزان مجھے بہت زیادہ ڈر لگ
رہا ہے" نورالایمان نے قائذان شاہ کو مضبوطی سے
تھام لیا تھا۔۔۔

" نور ہمیں یہاں سے کودنا ہوگا اس سے پہلے کہ وہ
لوگ ہم تک پہنچ جائیں اور پھر ہمیں یہاں سے بھاگنا
بھی ہے تم انکھیں بند کرو اور میرے ساتھ کودو "
کائزان شاہ نے اسے انکھوں ہی انکھوں میں تسلی دی
تھی نورالایمان نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کودہ تھا اور اس نے نورالایمان کا ہاتھ پکڑا
تھا دونوں ایک ساتھ کودے تھے۔۔۔

نیچے آتے ہوئے نورالایمان کا پاؤں ایک پتھر پر لگا تھا جس کی وجہ سے اسے چوٹ لگ گئی تھی کیونکہ اس کے پاؤں میں جوتے نہیں تھے۔۔۔۔

آہ "اس کے پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ چیخی " تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے "کائزان شاہ اسے یکھ کر بولا تھا۔۔"

نورالایمان نے اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کیا تھا اس کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا یہ دیکھ کر کائزان شاہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

اللہ میری جان "کائزان شاہ نیچے بیٹھ گیا تھا اور اس کا " پاؤں اس نے پکڑ لیا تھا۔۔۔

کائزان سامنے وہ لوگ ارہے ہیں "نورالایمان نے " سامنے دیکھا تو وہ لوگ گیٹ سے ان لوگوں کے پاس ائے تھے۔۔۔

کائزان شاہ نے بھی اس طرف دیکھا وہ کھڑا ہوا تھا نور

الایمان کو اپنی گود میں اٹھالیا اور بھاگنے لگا۔۔۔

"کائز اس طرح تو آپ تھک جائیں گیں آپ مجھے نیچے

اتاریں میں خود بھاگ لوں گی" نور الایمان نے کائزان

شاہ کے گلے میں باہر ڈال لی تھی اور پھر اسے دیکھتے

ہوئے بولی۔۔۔

"خاموش رہو نور" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا وہ

بس سامنے دیکھتے ہوئے بھاگ رہا تھا پیچھے مڑ کر وہ

نہیں دیکھ رہا تھا وہ لوگ ان لوگوں کے پیچھے ہی

تھے۔۔۔

اس وقت رات کا اندھیرا تھا وہاں وہ لوگ اس لیے نظر

ارہے تھے کیونکہ گھر کے باہر بہت زیادہ روشنی تھی

لائٹنگ کی ہوئی تھی۔۔۔

صبح ہونے میں ابھی کچھ ٹائم تھا وہ لوگ اس اندھیرے

میں غائب ہو کر یہاں سے بھاگ سکتے تھے۔۔۔

اس پاس جنگل ہی جنگل تھا جنگل کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

سامنے ایک مین روڈ بھی تھا جو کہ نظر ارہا تھا کیونکہ وہ وقفے وقفے کے ساتھ اس پر لائٹ لگے ہوئے تھے۔۔۔

کائزان اس طرح اپ تھک جائیں گیں "نور الایمان " نے ایک بار پھر سے کہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ اپنی کار کے پاس ایا تھا جہاں پر اس نے گاڑی کھڑی کی تھی اپنی۔۔۔۔

اس نے نور الایمان کو اتارا دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے کائزان شاہ نے گاڑی شروع کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

لیکن وہ سٹارٹ نہیں ہوئی تھی کائزان شاہ کو یہ دیکھ کر

بہت غصہ ایا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے کائزان "نور لا یمان اسے پریشان دیکھ کر "
بولی۔۔۔

یہ چل نہیں رہا "کائزان شاہ نے نور الا یمان کو دیکھ "
کر کہا اور پھر اسے اترنے کا اشارہ کیا۔۔۔

اندھیرے کی وجہ سے کچھ دیر کے لیے وہ لوگ ان
لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔۔

نور الا یمان باہر ائی تھی کائزان شاہ اس کے پاس ایا تھا
اور پھر سے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔۔۔

کائزان آپ رہنے دیں "نور الا یمان نے کائزان شاہ "
کو دیکھ کر کہا۔۔۔

لیکن اس نے اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا
اور وہ بھاگنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

وہ روڈ کی طرف جانا چاہتا تھا شاید وہاں سے انہیں کوئی

گاڑی مل جاتی۔۔۔

لیکن وہاں روشنی کی وجہ سے وہ نہیں جا رہا تھا رات کا اندھیرا تھا جنگل تھا خطرناک جانور بھی ہو سکتے تھے۔۔۔

کائزان شاہ بس اپنے اللہ پر یقین کر کے بھاگ رہا تھا اسے اپنے رب پر پورا یقین تھا وہ ان دونوں کو ضرور بچا لے گا۔۔۔

صبح ہو گئی تھی سادیہ بیگم بھی ہوسپٹل آ گئی تھی وہ بھی عیشل سے کہہ چکی تھی کہ وہ جا کر چینج کر لے۔۔

لیکن عیشل کسی کی سن ہی نہیں رہی تھی اس کی نظریں نیچے فرش پر تھی اور وہ فرش کو گھوری جا رہی تھی۔۔۔

ابھی کل ہی تو خوشی کا سماں تھا سب لوگ خوش تھے

ان کی بارات تھی اور آج یہ سب ہو گیا تھا۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی یہی سذری باتیں سوچ رہی تھی جب ڈاکٹر باہر آیا تھا ڈاکٹر کو دیکھ کر وہ سب کھڑے ہو گئے۔۔۔

کیا ہوا ہے ڈاکٹر' کیپٹن آیان ملک نے ڈاکٹر کے " چہرے پر پریشانی اور حیرانی دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

نور الایمان کون ہے پیشنٹ ہوش میں آنے کے بعد " بار بار ان کا نام لے رہے ہیں جس وجہ سے انھیں سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے" ڈاکٹر نے پریشان ہو کر کہا تھا۔۔

یہ سن کر سب ہی خوش ہوئے تھے کہ میجر حسین ملک کو ہوش آ گیا تھا لیکن اگلی بات ان سب کو ہی تکلیف دے گئی تھی۔۔۔

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں" عیشل نے فوراً سے "

پوچھا تھا۔۔

نہیں ابھی نہیں ابھی ان کی حالت ایسی نہیں کہ ان "

"سے ملا جائے نور الایمان کون ہے آپ میں سے

ڈاکٹر نے ایک بار پھر سے پوچھا تھا۔۔۔

وہ تو یہاں نہیں ہیں" کیپٹن آیان ملک ڈاکٹر کی "

طرف دیکھ کر بولا۔۔۔

تو وہ جہاں بھی ہے آپ انھیں بلائیں ورنہ پیشنٹ "

اس بات کو سوچ سوچ کر خود کی جان کو ہی خطرے

میں ڈالیں گیں" ڈاکٹر یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا

تھا۔۔۔

عیشل دوبارہ سے اسی جگہ پر بیٹھ گئی تھی اور پھر سے۔رونے لگی۔۔

نور الایمان کا کچھ پتہ چلا ہے" دعا نے کیپٹن آیان "

ملک کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

نہیں نا نور الایمان کا کچھ پتہ ہے نہ ہی جب سے "

کائزان بھائی گئے ہیں ان کا کچھ پتہ ہے "کیپٹن آیان

ملک نے ناں میں سر ہلایا۔۔۔

اللہ تو ہماری مدد کر "سادیہ بیگم نے اوپر کی طرف "

دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

دعا عیشل کے پاس ائی تھی اور اس کے ساتھ بیٹھ

گئی۔۔

عیشل نے دعا کی طرف دیکھا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ

لیا۔۔۔

دعا احمر ٹھیک ہو جائیں گیں نہ "عیشل نے روتے "

ہوئے دعا سے پوچھا تھا۔۔۔

انشاءاللہ عیشل وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گیں جیسے "

انہیں ہوش آگیا ہے نا ویسے ہی وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں

گیں "دعا نے اسے دلاسہ دیا تھا۔۔۔

عیشل نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور

اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

رات اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ لوگ ان کی آنکھوں

سے اوجھل ہو گئے تھے اور پھر اس کے بعد وہ بہت

آگے نکل آئے تھے۔۔۔

جب کائزان شاہ کو یقین ہو گیا کہ وہ لوگ اس کے پیچھے

نہیں ہیں تب وہ آرام کرنے کے لیے ایک جگہ پر

رکا تھا۔۔۔

کیونکہ نورالایمان کی حالت بالکل بھی ایسی نہیں تھی

کہ وہ مزید بھاگ پاتے وہ بہت زیادہ تھک گئی

تھی۔۔۔۔

اس وقت بھی وہ درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا نورالایمان اس کے سینے پر

سر رکھ کر سو رہی تھی۔۔۔

اس کے پاس اس کا موبائل تو تھا لیکن سروس نہیں آ

رہی تھی یہاں پر۔۔۔۔

ورنہ وہ کسی کو کال کر کے مدد کے لکھ ہی بلا لیتا اس نے

نورالایمان کی طرف دیکھا تھا جو اس کے سینے پر سر

رکھ کر سکون سے سو رہی۔۔۔۔

اس کے گال اور لب پر بنے نشان کو دیکھ کر اسے بار بار

امتیاز شاہ پر غصہ ارہا تھا۔۔

اس کا بس چلتا تو اس کا حشر نشر کر کے ہی اتا لیکن اس

کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا۔۔۔

وہ خود بھی بہت زیادہ تھک گیا تھا لیکن اسے نور

الایمان کی زیادہ فکر تھی۔۔۔

پہلے اس کو یوں پلینٹ میں لپٹا ہوا دیکھ کر اس کے دل

نے شدت سے دعا کی تھی کہ اس کے ساتھ کچھ بھی

غلط نہ ہوا ہو۔۔۔

وہ تو خدا کا شکر تھا کہ سب کچھ صحیح تھا اس کی بیوی

صرف اس کی تھی۔۔۔

ان کو ادھا گھنٹہ ہو گیا تھا یہاں پر کائزان شاہ روڈ پر جانا

چاہتا تھا تاکہ انہیں کوئی گاڑی مل سکے اور وہ لوگ

یہاں سے واپس جا سکیں۔۔۔

وہ بھی بہت زیادہ تھک گیا تھا کیونکہ وہ نورلایمان کو

اپنے گود میں اٹھا کر بھاگا تھا۔۔۔

نورالایمان "کائزان شانے اس کے گال پر "

تھپتھپاتے ہوئے اسے پکارا تھا۔۔۔

وہ فوراً سے اٹھ گئی تھی اور کائزان شاہ کو دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے "نورلایمان سیدھا ہونا چاہتی تھی لیکن "

کائزان شاہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا اسے

سیدھا ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں بس میں یہ کہہ رہا تھا کہ اب ہمیں چلنا "

چاہیے اسی لیے تمہیں جگانا پڑا "کائزان شاہ نے ہلکا سا

مسکرا کر کہا۔۔۔

" اب بھی چلنا پڑے گا کائزان اپ تھک جائیں گے پہلے ہی بہت زیادہ تھک گئے ہیں "نور الایمان نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

" تم اس کی ٹینشن نہ لو "کائزان شاہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا پاؤں پکڑ لیا تھا جس میں چوٹ لگی تھی۔۔۔

آہ "کائزان شاہ نے جیسے اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھا" تھا ویسے ہی نور الایمان کی سسکی نکلی تھی۔۔

" ٹھیک ہو "کائزان شاہ نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

" ہاں وہ بس آپ نے ہاتھ لگایا تو درد ہوا "نور الایمان کی آنکھیں نم ہو گئی تھی اس کے پاؤں پر زخم ہو گیا تھا۔۔

چوٹ بھی بہت زیادہ لگی تھی جس کی وجہ سے اسے اب تکلیف ہو رہی تھی۔۔

کائزان شاہ نے اپنے جیب میں ہاتھ ڈال کو کچھ تلاش کیا تھا۔۔۔

اسے رومال ملا تھا اپنی جیب سے اس نے وہ رومال نور الایمان کے پاؤں پر باندھنا چاہا تھا لیکن نورالایمان نے اپنا پاؤں پیچھے کر لیا۔۔۔

نہیں کائزیہ ممانی نے آپ کو دیا تھا" نورالایمان نے " ہنس میں سر ہلایا۔۔۔

نور تمہیں تکلیف ہو رہی ہے تمہارا خون بہہ رہا ہے " خاموش رہو تم" کائزان شاہ اسے ڈانٹ رہا تھا۔۔۔

نورالایمان محبت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس کی ڈانٹ سن رہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے پاؤں پر رومال باندھا اور پھر خود کھڑا ہوا تھا اپنے سہارے پر نورالایمان کو بھی کھڑا

کیا۔۔۔

تم چل سکتی ہو نور" کائزان شاہ نے نورالایمان کو "

دیکھ کر پوچھا جو نیچے اپنے پاؤں کی طرف دیکھ رہی

تھی۔۔۔

جی کائز میں چل لوں گی" نورالایمان نے کائزان "

شاہ کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر یہ بات کہی

تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے نورالایمان کو دیکھا اور پھر اپنے جوتے

اتار کر اس کے آگے کیے تھے۔۔۔۔

نہیں کائزان اگر میں نے آپ کے جوتے پہن لیے تو "

آپ کیسے چلیں گیں آپ اپنے جوتے خود پہنیں میں

چل لوں گی" نورالایمان نے انکار کیا تھا اس کے انکار

پر کائزان شاہ اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

نور میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے تمہیں بتایا ہے"

خاموشی سے یہ جوتے پہنو" کائزان شاہ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اس کا غصہ دیکھ کر نور الایمان نے وہ جوتے پہنے تھے

کائزان شاہ نے اس کا بازو اپنے بازو میں لیا تھا اور پھر

دونوں پھر سے چلنے لگے تھے۔۔

نور الایمان محبت سے کائزان شاہ کی طرف دیکھ رہی

تھی کائزان شاہ بھی نور الایمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کے ہمراہ چل رہے تھے ایک

دوسرے کی انکھوں میں دونوں کے لیے محبت کا

جہاں اباد تھا۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے عشق کے اس مقام پر دونوں

اس وقت اکر کھڑے

تھے۔۔۔

oooooooooooooooooooo

میجر حسین ملک کو ہوش تو آیا تھا لیکن وہ بار بار نور

الا یمان کا نام لے رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی حالت

پھر سے بگڑ گئی تھی۔۔۔

ڈاکٹرز نے ایک بار پھر سے ان لوگوں سے اکر کہا تھا

کہ وہ لوگ نور الا یمان کو بلوا لیں۔۔۔

لیکن نور الا یمان ان سب کے پاس ہوتی نور الا یمان کا

ان سب کو پتہ ہوتا تو وہ نور الا یمان کو بلواتے۔۔۔

کیا کروں کچھ سمجھ نہیں ارہا" کیپٹن ایان ملک نے "

پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

اس نے موبائل نیو لے لیا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ

کیا کرے۔۔۔

بھائی اپ کو کچھ تو پتہ ہو گا اپ کسی طرح بھی نور "

الا یمان کا پتہ لگوائیں نا" عیشل روتے ہوئے بول رہی

تھی۔۔۔

اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا میجر حسین ملک کی یہ حالت اس کے پاس صرف اور صرف رات تک کا ٹائم تھا۔۔۔

کیپٹن ایان ملک نے کائزان شاہ کو کال کی تھی اس کا نمبر لگ گیا تھا۔۔۔۔

وہ پہلے بھی اس کا نمبر ٹرائی کر چکا تھا لیکن نمبر نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اب کی بار نمبر لگ گیا تھا اور کائزان شاہ کی طرف سے کال بھی اٹھالی گئی تھی۔۔۔۔

بھائی اپ کہاں ہیں نور الایمان آپ کو ملی "کال " اٹھاتے ساتھ ہی کیپٹن آیان ملک نے سب سے پہلا سوال یہی پوچھا تھا۔۔۔

ہاں نور الایمان میرے ساتھ ہے شکر ہے سگنل مل "

گیا ہے اور تمہاری کال مجھے آگئی" کائزان شاہ نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کی بات سن کر کیپٹن ایان ملک کو بھی سکون پہنچا تھا۔۔۔۔

" بھائی آپ بس جلدی سے کسی طرح سے نور الایمان کو لے آئیں احمر بھائی کی جان کو بہت زیادہ خطرہ ہے وہ بار بار نور الایمان کا نام لے رہے ہیں" کیپٹن آیان ملک نے عیشل کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر سب نے خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ نور الایمان کائزان شاہ کو مل گئی ہے۔۔۔۔

" میرے پاس یہاں پر کچھ ہے ہی نہیں اور مجھے پتہ بھی نہیں ہے کہ میں اس وقت کہاں پر ہوں یہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں ہمیں ڈھونڈ رہے ہوں گیں" کائزان شاہ نے نور الایمان کو سہارا دیا ہوا تھا اور اس کی

طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

"بھائی آپ مجھے کسی طرح اپنی لوکیشن بھیجیں میں فورا سے وہاں پہنچ رہا ہوں" کیپٹن ایان ملک نے باہر جاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"نہیں تمہیں انے کی ضرورت نہیں ہے حویلی میں سے کسی ڈرائیور کو بھیجو وہاں تمہاری ضرورت ہو سکتی ہے" کائزان شاہ نے فورا سے کہا تھا۔۔۔

"نہیں بھائی یہاں پر دعا ہے عیشل بھابھی ہے اور ممانی بھی ہے اگر کوئی مسئلہ ہوا تو دعا دیکھ لے گی میں آپ لوگوں کے پاس ارہا ہوں" کیپٹن آیان ملک ہاسپٹل سے باہر اگیا تھا۔۔۔

"اچھا میں تمہیں اپنی لوکیشن بھیج رہا ہوں" کائزان شاہ نے یہ کہتے ہی کال بند کی تھی اور اپنی لوکیشن اسے بھیجی تھی۔۔۔

نورالایمان نے اسے دیکھ کر اپنا سر اس کے سینے پر رکھ لیا تھا۔۔۔

"کائزان میں اپ کا انتظار کر رہی تھی اور مجھے امید تھی آپ ضرور ائیں گے اپ کو پتہ ہے بابا نے کیا کیا ہے"نورلایمان کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔

کائزان شاہ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے تھے اور اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"میری جان ابھی ان سب باتوں کو سوچنے کا وقت نہیں ہے ہمیں کسی طرح سے احمر کے پاس پہنچنا ہو گا احمر کو ہماری ضرورت ہے"کائزان شاہ نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"بھائی بھائی کی طبیعت کیسی ہے"نورالایمان کو یاد ایا تھا جب امتیاز شاہ نے اسے بتایا تھا احمر کے بارے میں۔۔۔

وہ تمہیں پکار رہا ہے ہمیں پل جلد از جلد اس کے "

پاس پہنچنا ہے تاکہ احمر بالکل ٹھیک ہو جائے "کائزان

شاہ نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

انشاللہ "نورالایمان نے کائزان شاہ کے ہاتھ پر ہاتھ "

رکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں پھر سے ایک دوسرے کا سہارا بن کر چلنے

لگے تھے۔۔۔

وہ تیز تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا کیونکہ کائزان شاہ نے جو

اسے لوکیشن بھیجی تھی وہ بہت زیادہ دور تھی۔۔۔

وہاں تک پہنچتے پہنچتے شاید اسے شام لگ جانی تھی اور

اس کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا وہ انہیں دو گھنٹوں میں

ان تک پہنچنا چاہتا تھا اس کی سپیڈ پر ہی احمر کی زندگی

تھی۔۔۔

جتنی جلدی وہ ان کے پاس پہنچے گا اتنی ہی جلدی وہ انہیں ہاسپٹل لے کر آئے گا۔۔۔

اور جب احمر نور الایمان کو دیکھے گا تو شاید اس کی کنڈیشن کچھ بہتر ہو جائے اسی لیے وہ جتنی جلدی ہو سکے اتنی جلدی گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

"یا اللہ تو بس احمر بھائی کو صحت یاب کر دے اور مجھے جلد از جلد کائزان بھائی اور نور الایمان کے پاس پہنچا دے" اس نے دل میں رب سے یہ دعا کی تھی۔۔۔

اس کا پورا فوکس گاڑی چلانے پر تھا اگر اس کا فوکس ذرا بھی ادھر ادھر ہوتا تو شاید اس سے گاڑی نہ سنبھل پاتی کیونکہ وہ اتنی تیزی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

"ایک کام تم سے ڈھنگ سے نہیں ہوا ایک لڑکی کو تم

نہیں سنبھال پائے" شہزاد ملک امتیاز شاہ کے اوپر غصہ کر رہا تھا۔۔۔

"میں کیا کرتا مجھے پتہ ہی نہیں چلا کب وہ اندر ایا اور کب یہاں سے چلا گیا" امتیاز شاہ بھی غصے سے بولا تھا۔۔

"سارا پلان تم نے خراب کر دیا اتنی مشکل سے تو نور الایمان ہمارے ہاتھ لگی تھی اب تمہیں پتہ بھی ہے وہ میجر اور کائزان شاہ کیا حال کریں گیں ہمارا" شہزاد ملک کو تو خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اب ان تینوں سے کیونکہ یہ بات تو صاف ظاہر تھی کہ اب ان لوگوں کی خیر نہیں تھی۔۔۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ اسے یہاں کا بھی پتہ چل جائے گا اسی لیے تو میں نورالایمان کو اتنا دور لے کر ایا تھا" امتیاز شاہ نے غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

" اب بس جلد از جلد ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا میں جو ہے وہ دبئی جاؤں گا اور تمہیں بھی یہاں سے غائب ہونا پڑے گا کچھ دنوں کے لیے کیوں کہ جو لڑکیاں تم نے مجھے بھیجنی ہے یہاں سے وہ کام کیے بغیر تم یہاں سے فرار نہیں ہو سکتے" شہزاد ملک اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

" میں یہ کام ہر گز نہیں کرنے والا مجھے اپنی جان بہت زیادہ پیاری ہے ہارون شاہ سے یہ کام کروالو تم" امتیاز شاہ نے فورا اسے کہا تھا کیونکہ اگر وہ یہاں رہا تو اسے پتہ
تھا کہ اس کی جان جانی ہے۔۔۔

" اس سے میں یہ کام نہیں کروا سکتا یہ کام تم ہی کرو گے اور جلد از جلد یہ کام تم کرو گے" شہزاد ملک نے اسے دیکھ کر غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

" میں ہر گز یہ کام نہیں کرنے والا کیونکہ مجھے اپنی جان

بہت زیادہ عزیز ہے میں یہاں پر رہ کر اپنی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا تم نے جس سے بھی یہ کام کروانا ہے تم کرواؤ اگر تم نے ان لڑکیوں کو چھوڑ بھی دینا ہے نا یہاں پہ تو چھوڑ دو لیکن میں یہ کام نہیں کرنے والا" امتیاز شاہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

" اگر تم یہیں کہیں کچھ دنوں کے لیے چھپ جاؤ گے تو تمہیں کوئی بھی نہیں ڈھونڈ پائے گا" شہزاد ملک نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

" اگر تمہیں یاد ہو اس وقت بھی ہم یہی سوچ رہے تھے کہ نا وہ ہمیں ڈھونڈ نہیں پائیں گیں کیا ہوا کائزان شاہ نے ڈھونڈ لیا نا" امتیاز شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

" تمہارے علاوہ میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا

اور تمہارے علاوہ کوئی یہ کام کر بھی نہیں سکتا اس بات کو سمجھو اگر ہماری یہ ڈیل ہو جاتی ہے تو ہمیں بہت فائدہ ہو گا" شہزاد ملک نے اسے کھڑا دیکھ کر کہا۔۔

"اتنا ہی شوق ہے تمہیں تو خود کر لو یہ سب کچھ کیونکہ مجھے پیسوں سے زیادہ اس وقت اپنی جان عزیز ہے میں یہ سب نہیں کرنے والا" شہزاد ملک کے بار بار فورس کرنے پر اسے غصہ ارہا تھا۔۔۔

اس لیے اب کی بار وہ نہایت ہی غصے سے بولا تھا اور کمرے سے چلا گیا تھا۔۔۔

شہزاد ملک نے غصے سے اس کی پشت کو گھورا تھا جو لڑکا اس کے ٹکڑوں پہ پلا تھا اج وہی اسے انکار کر رہا ہے یہی بات اس کے لیے اس کی توہین کا سبب بن رہی تھی۔۔۔۔

اگر تم نے میری بات نہ مانی تو تمہاری جان تو میں "

اپنے ہاتھوں سے لوں گا اگر تمہیں اپنی جان بچانی ہے

تو تمہیں میری بات ماننی ہو گی" شہزاد ملک خود سے

بولا تھا وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

جانے سے پہلے وہ جس چیئر پر بیٹھا ہوا تھا اسے زور سے

ٹھوکر ماری تھی۔۔۔

چیئر کو ٹھوکر مارنے سے وہ بہت دور جا کر گری تھی وہ

غصے سے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

oooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ نور الایمان کو گود میں اٹھائے چل رہا تھا

جتنی جلدی اس سے ہو رہا تھا وہ اتنی جلدی چل رہا تھا

اچانک ہی گولی چلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ کے قدم رکے تھے نور الایمان نے ڈر کر

کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا۔۔

نورالایمان کوڈرتادیکھ کر کائزان شاہ کے ماتھے پر بل

آئے تھے۔۔۔

جس سمت سے گولی چلنے کی آواز آئی تھی کائزان شاہ

نے اس طرف دیکھا تھا وہاں پر چار لڑکے کھڑے تھے

کائزان شاہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ امتیاز شاہ کے لوگ

ہیں۔۔۔

اس نے نورالایمان کو اتارا اور خود نورالایمان کے

آگے آگیا تھا تا کہ نورالایمان اس کے پیچھے چھپ

جائے اور ان لوگوں کی نظر نورالایمان پر بالکل بھی نہ

پڑے۔۔۔

وہ لڑکے چل کر ان لوگوں کے قریب آئے تھے

کائزان شاہ غصے سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا کائزان شاہ

کی آنکھوں میں غصہ تھا غصے کی وجہ سے اس کی

آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔

ماتھے اور ہاتھ کی رگیں اس کی واضح نظر آ رہی تھیں پہلی بار نورالایمان اسے اتنے غصے میں دیکھ رہی تھی نورالایمان نے پیچھے سے اس کی قمیض کو زور سے جکڑ لیا تھا۔۔۔

"بہت بھاگ لیا تم دونوں نے اب نہیں بھاگ سکتے تم لوگوں کو دوبارہ شہزاد ملک کے پاس پیش ہونا پڑے گا" ان میں سے ایک لڑکا ان کے قریب آتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تم جیسے سو بھی آجائے ناتوان کو میں ڈھیر کرلوں گا اور اگر تم لوگوں کو اپنی جان پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ تم لوگوں کی ہڈیاں تو میں نے چھوڑنی نہیں ہیں" کائزان شاہ نے اپنے ہاتھوں اس کی مٹھیاں بند کی تھی غصے کی وجہ سے۔۔۔

"تم ایک ہو اور ہم چار ہیں تم ہمارا مقابلہ نہیں کر

سکتے "ان میں سے ایک ادمی ہنستا ہوا بولا تھا اس کے ہنس کر کہنے پر کائزان شاہ تنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ اپنے سامنے 15 سے 20 لوگوں کے ساتھ ایک ساتھ ہی ڈیل کر لیتا۔۔۔

اسے بس کسی طرح سے بھی اپنا غصہ کم کرنا تھا وہ چاہے اسی طرح ہو جاتا۔۔۔

صحیح ہے پھر اجاؤ دیکھتے ہیں تم چار میرا مقابلہ کر پاتے ہو یا نہیں "کائزان شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف انے کا کہا تھا۔۔۔

نہیں کائزان وہ زیادہ ہیں اگر اپ کو لگ گئی تو "نور الایمان بھی خوفزدہ ہو گئی تھی کائزان شاہ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے کچھ بھی نہیں ہوگا میری جان تم یقین رکھو " کائزان شاہ نے اس کی طرف مڑ کر مسکرا کر کہا

تھا۔۔۔

لیکن پھر بھی کائزان وہ زیادہ ہیں "نور الایمان "

پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

تمھیں اپنے قائزان پر یقین ہے نا "کائزان شاہ نے "

اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ابھی وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے کہ وہ لوگ ان کے

قریب آ گئے تھے۔۔

کائزان شاہ نے نور الایمان کو اپنے پیچھے کیا اور ان کی

طرف بڑھا۔۔۔

ان میں سے دو لڑکے آگے آئے تھے کائزان شاہ نے

ان دونوں کو دیکھا کائزان شاہ نے انھیں اپنی طرف

آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

کائزان شاہ پہلے ہی بہت کچھ ہے میں تھا جب انہوں

نے قریب اکر کائزان شاہ پر ہاتھ اٹھانا چاہا۔۔

کائزان شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور پھر اس کا ہاتھ مروڑ دیا اس کے بعد دوسرے نے مارا چاہا تھا کائزان شاہ نے دوسرے والے کو اس کے آگے کر دیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے زور سے اسے پھر زمین پر دھکا دیا تھا وہ پتھروں پر جا کر گرا تھا۔۔۔

اسکے بعد دوسرا آیا تھا کائزان شاہ نے اسے مکا مارا جس وجہ سے وہ گر گیا اور پھر اس کے اوپر چڑھ کر اسے مارنے لگا۔۔۔

دوسرا اوالا پھر سے اٹھ کر آگے آیا تھا کائزان شاہ اسے بھی موقوں سے مارنے لگا۔۔۔

اپنے غصے میں اس نے ان دونوں کی ہی حالت خراب کر دی تھی۔۔

اس کے بعد جو باقی دو تھے کائزان شاہ کھڑا ہوا تھا اور ان کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

ان میں سے ایک نے اپنی گن نکال لی تھی اور دوسرا نورالایمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اپنی نظریں ہٹا لے میری بیوی سے غلیظ انسان " کائزان شاہ نے غصے میں کہا تھا۔۔۔

اتنی خوبصورت بیوی ہے تمھاری اس سے کون " نظریں ہٹا پائے گا وہ لڑکا کمینگی سے بول رہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں غصے سے بند کی تھی۔۔۔۔

نہیں کائزان ان کے پاس گن ہے" کائزان شاہ ان " کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن نورالایمان نے اس کے پاس آکر اسے روکا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے نورالایمان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹایا تھا۔۔۔

نہیں کائزان" نورالایمان نے اسے پیچھے سے آواز "

دی تھی۔۔۔

لیکن کائزان شاہ نے اسے ان سنا کر دیا تھا جیسے اس کی آواز سنی ہی نہ ہو۔۔۔

" تم نے ہمت کیسے کی میری بیوی کے بارے میں بولنے کی "کائزان شاہ ان کے پاس آیا تھا۔۔۔

" ہم میں ہمت ہے تجھے مارنے کی "وہ لڑکا کائزان شاہ پر گن تانے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

" تو پھر چلاؤ گولی "کائزان شاہ نے ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

" ہم چلا بھی دیں گیں کیوں کہ ہمیں صرف تمہاری بیوی چاہیے "ان میں سے ایک بولا تھا۔۔

" جان لے لوں گا میں تم لوگوں کی "کائزان شاہ غصے میں ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

" تم ایسے نہیں مانو گے "اس نے گن کائزان شاہ کے

اوپر تانی تھی۔۔۔

وہ گولی چلانے والا تھا نور الایمان کائزان شاہ کے پاس آئی تھی۔۔۔

تب ہی گولی چلنے کی آواز آئی تھی نور الایمان کی جان ہوا میں پرواز ہوئی تھی۔۔۔

کائزان "نور الایمان کی چیخ گونجی تھی ڈر کے "

مارے۔۔۔

لیکن کائزان شاہ کے بجائے اس لڑکے کو گولی لگی تھی

جو کہ کائزان شاہ کو مارنا چاہتا تھا۔۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے گرنے پر پیچھے دیکھا تھا تو وہاں

پر کیپٹن آیان ملک کھڑا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے اس کے پاؤں پر گولی ماری تھی۔۔۔

نور الایمان نے ڈر سے آنکھیں بند کر لی تھی اس کی

ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ آنکھیں کھول کر کائزان شاہ کی طرف دیکھ پائے۔۔۔

آیان "کائزان شاہ کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر بولا" تھا۔۔

نورالایمان اس کی آواز سن کر حیران ہوئی تھی اس نے فوراً سے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

کائزان شاہ کو صحیح سلامت دیکھ کر اس نے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

کیپٹن آیان ملک بھاگ کر ان کے پاس آیا تھا اور اس نے دوسرے لڑکے کو بھی پکڑ لیا تھا۔۔۔

تمھاری جان میں لوں گا جس طرح تم لوگوں نے "

میری بیوی کا نام لیا تھا" کائزان شاہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نورالایمان کے پاس آیا تھا نورالایمان نے کیپٹن آیان ملک کو گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔

میرا بچہ ٹھیک تو ہے نہ "کیپٹن آیان ملک اس کے "

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جی بھائی میں ٹھیک ہوں "نور الایمان اس کے ساتھ لگے ہوئے بولی تھی۔۔۔ "

میرا بچہ ٹھیک تو ہے نہ "کیپٹن آیان ملک اس کے "

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جی بھائی میں ٹھیک ہوں "نور الایمان اس کے ساتھ لگے ہوئے بولی تھی۔۔۔ "

یہ سب "کیپٹن ایان ملک نے اسے خود سے دور کیا "

تھا اور پھر اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بول رہا

تھا۔۔

بھائی اب چھوڑیں نا یہ سب ہمیں جلدی سے چلنا "

چاہیے احمر بھائی کو ہماری ضرورت ہے "نور الایمان

نے کیپٹن ایان ملک کا ہاتھ نیچے کر لیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے ہاں میں سر ہلایا تھا نور الایمان اور کیپٹن آیان ملک کائزان شاہ کے پاس آئے تھے۔۔۔

کائزان شاہ غصے سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اس کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ ان دونوں کو تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتا تھا کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کی طرف دیکھا۔۔۔

اسے نہ جانے کیوں یہ احساس ہو گیا تھا کہ کائزان شاہ نے ان لوگوں کے ساتھ کچھ اچھا نہیں کرنا ان لوگوں کی خیر نہیں تھی۔۔۔

"کائزان ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے بھائی کو ہماری ضرورت ہے" نور الایمان نے کائزان شاہ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

" ان لوگوں کو کتے کی موت دیے بغیر تو میں یہاں سے نہیں جانے والا" کائزان شاہ بہت غصے میں لگ رہا

تھا۔۔۔

لیکن کائزان ہمارے پاس ان سب کے لیے وقت "
نہیں ہے بھائی کو ہماری ضرورت ہے آپ میری بات
کو سمجھیں" نورالایمان پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

پتہ نہیں کیوں کازان شاہ کو اس کی بات سمجھ نہیں آتی
تھی اس کا دل کر رہا تھا زبردستی اسے یہاں سے لے
جائے۔۔۔

لیکن اس نے اس طرح بھی نہیں انا تھا یہ بات تو وہ
جانتی تھی۔۔۔

جو کرنا ہے جلدی کریں کیونکہ ہمارے پاس زیادہ"
ٹائم نہیں ہے میں ویٹ کر رہی ہوں صرف اور صرف
دس منٹ ہیں آپ کے پاس 10 منٹوں میں آپ نے
جو کرنا ہے کریں اگر دس منٹ سے زیادہ آپ نے لیا نا
تو میں نے اپ کو چھوڑ کے یہاں پر بھائی کے ساتھ چلے

جانا ہے"نور الایمان بھی جب بولنے پر آئی تھی تو بولتی چلی گئی۔۔۔

اور بول بھی غصے میں رہی تھی اسے آنکھیں دکھا رہی تھی اس کی اس ادا پر کائزان شاہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

اس سچویشن میں بھی اس کی جنگلی بلی اس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی تھی۔۔

نور الایمان تمہیں یہاں کھڑے ہونے کی بالکل بھی" ضرورت نہیں ہے تم آیان کے ساتھ جاؤ اور گاڑی میں جا کر بیٹھو"کائزان شاہ کو ویسے بھی برداشت نہیں تھا کہ وہ اس حلیے میں یہاں کھڑی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے نور الایمان کو یہاں سے بھیجنا ہی مناسب سمجھا نور الایمان غصے سے اسے گھورتے ہوئے کیپٹن آیان ملک کے ہمراہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک بھی مسکرا رہا تھا جس طرح نور الایمان بار بار کائزان شاہ کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد کائزان شاہ نے ان دونوں لڑکوں کو دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں تو غلیظ انسان اب بتاؤ کیا کرنا ہے تم دونوں کے ساتھ بہت زیادہ زبان چل رہی تھی نا تم دونوں کی تمہاری تو بہت زیادہ چل رہی تھی حد سے زیادہ چل رہی تھی تم جانتے بھی ہو تم کس کے بارے میں بات کر رہے تھے تم کائزان شاہ کی بیوی کے بارے میں بات کر رہے تھے اور اس کے بارے میں بات کرنے کی قیمت تو تمھیں چکانی پڑے گی" کائزان شاہ نے یہ کہہ کر اس کے زخمی پاؤں پر گولی لگی ہوئی تھی گولی والی جگہ پر اپنا پاؤں رکھ دیا تھا۔۔

اس کے پاؤں رکھنے کی دیر تھی کہ اس کی چیخیں بلند

ہوئی تھی۔۔۔

پلیز پلیز ایسا مت کرو بہت زیادہ درد ہو رہا ہے یہ "
مت کرو ہمیں معاف کر دو بہت بڑی غلطی ہو گئی ہم
سے" وہ درد سے کراہاتے ہوئے بول رہا تھا لیکن
کائزان شاہ اس پر رحم نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کچھ دیر کے بعد پیچھے ہوا تھا اس نے ایک بڑا
پتھر اٹھایا تھا اور اس کے سر پر دے مارا تھا۔۔۔

دوسرا لڑکا تو بس حیرانی سے کائزان شاہ کو دیکھ رہا تھا
جب اس نے اس کی یہ حالت کی تھی تو سوچو اس کے
ساتھ اس نے کیا کرنا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کا نیچے پڑا ہوا گن اٹھایا تھا اور اس کی
طرف کیا تھا۔۔۔

سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس لڑکے کو کچھ سمجھ
نہیں آرہا تھا اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے کائزان شاہ نے

گولی چلائی تھی نشانہ اس کی آنکھ کا لیا تھا۔۔۔

انھیں آنکھوں سے دیکھا تھا نہ تو نے میری بیوی کی"

طرف" کائزان شاہ غصے سے بولا تھا۔۔

تم جانتے ہو میں تمھیں موت نہیں دوں گا بلکہ "

پوری عمر کے لیے تمہیں بوجھ بنا دوں گا" کائزان شاہ غصے سے بول رہا تھا اس

شخص کی چیخیں نکل رہی

تھی۔۔

دوسرے نے آٹھ کر بھاگنا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نے

اس کے پاؤں پر گولی چلا دی جس کی وجہ سے وہ زمین

پر گرا تھا وہ منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔۔

کائزان شاہ اسے وہی چھوڑ کر دوسرے کے پاس آیا تھا

اس نے ایک کے بعد دو اور گولیاں اس کے پاؤں پر

ماری تھی۔۔۔

اس کے بعد کائزان شاہ نے ایک گولی اس کے دل

والے مقام پر ماردی تھی اس سے برداشت نہیں ہو رہا

تھا کہ وہ زندہ بھی رہے۔۔۔

پہلے والے کو تو اس نے بہت بری طرح سے مارا تھا

لیکن اس کے لیے صرف ٹانگ سے معذور ہونا کافی

نہیں تھا اس لیے اس نے ایسا کیا تھا۔۔۔

اس کے بعد بندوق اس نے وہی پھینکی تھی اور وہاں

سے چلا گیا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ تینوں پریشانی سے آئی سی یو کے باہر کھڑی تھی شام

کا وقت ہو گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر باہر آیا تھا وہ بہت گھبرایا ہوا لگ رہا تھا اس کی ایسی حالت دیکھ کر عیشل کی تو

حالت ہی بری ہو گئی

تھی۔۔۔

آپ لوگوں نے ابھی تک ان کو نہیں بلایا جس کو "

پیشنٹ پکار رہے ہیں "ڈاکٹر ان تینوں کو دیکھ کر بول رہا

تھا۔۔۔

ڈاکٹر وہ بس آتے ہی ہوں گیں "دعا نے ڈاکٹر کو دیکھ "

کر کہا۔۔۔

دیکھیں پیشنٹ بار بار ان کا نام لے رہیں ہیں پلیز "

آپ ان کو بلا دین ان کی حالت بہت زیدا خراب ہو گئی

ہے "ڈاکٹر نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے یہ بات کہی

تھی۔۔۔

ابھی وہ بات ہی کر رہے تھے کہ ایک نرس اندر سے

باہر آئی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر "وہ بھی بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔ "

سر پیشنٹ واپس بے ہوشی کی طرف جا رہے ہیں اور "

ان کے دل کی دھڑکنیں بلکل آہستہ ہو گئی ہیں "نرس کی بات پر عیشل بے ہوش

ہو کر گر گئی تھی۔۔۔

عیشل "دعا جلدی سے اس کے پاس آئی تھی وہاں پر اور نرس آئی تھی اور اس "
لے کر وہاں سے چلے گئے
تھے۔۔۔

ڈاکٹر بھی واپس اندر چلے گئے تھے سادیہ بیگم کی
آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے ایک تو داماد کی یہ
حالت تھی اوپر سے ان کے بیٹے کی محبت ان کی عزیز
ترین بہو جو کہ ان کی بیٹی ہی تھی وہ غائب تھی اور اب
عیشل کا یوں بے ہوش ہو جانا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

ڈاکٹرز اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے تھے
لیکن اس کے دل کی دھڑکنیں بلکل ہی آہستہ ہو گئی
تھی۔۔۔

اور وہ پھر سے بے ہوش ہو رہا تھا جو کہ نہیں ہونا چاہیے
تھا تب ہی اچانک آئی سی یو کا دروازہ کھلا تھا نور الایمان

اور کائزان شاہ دونوں ہی اندر آئے تھے۔۔۔

نورالایمان فوراً سے اس کے پاس آئی تھی نورالایمان

ہے پاس آتے ہی اس کے دل کی دھڑکنیں تھوڑی بہتر

ہوئی تھی۔۔۔

ایسا ہوتا ہے بھائی بہن کا رشتہ نورالایمان اس کے پاس

آئی تھی اور اسے پتہ چل گیا تھا باقی سب پیچھے ہو گئے

تھے۔۔۔

بھائی "نورالایمان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اس "

کے گال کو تھپتھپا رہی تھی۔۔۔

احمر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اس نے مسکرا کر

نورالایمان کو دیکھا اور پھر اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔

بھائی "نورالایمان کی چیخ نکلی تھی اس کی چیخ پر باقی "

سب لوگ بھی اندر آئے تھے۔۔۔

سب ہی لوگ ڈاکٹرز کی طرف دیکھ رہے تھے ڈاکٹرز

خود پریشان تھے لیکن اچانک ہی مشین چلی تھی جہاں
پر اس کی دھڑکنیں چل رہی تھی۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے "اس میں سے سرجن ڈاکٹر نے "
اللہ کا شکر ادا کیا تھا اس نے اپنے پیشنٹ کو بچا لیا تھا۔۔

نور الایمان نے میجر حسین ملک کے سینے پر سر رکھ لیا
تھا کیپٹن آیان ملک مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ رہا
تھا۔۔۔

ان کے ہنستے کھیلتے گھر کو برباد کرنے والا ان کا اپنا باپ
تھا کتنے بدقسمت اولاد تھے وہ۔۔

ان کی ماں اس کی وجہ سے مٹی تھی اور اب ان کی بہن
کو بھی خطرے میں اسی نے ڈالا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے پھر سے آنکھیں کھولی تھی اور
اپنے اوپر لیٹی نور الایمان کو دیکھا تھا جو کہ رو رہی
تھی۔۔۔

بھائی کی جان بھائی کا بچہ بلکل ٹھیک ہے نہ کچھ ہوا تو "
نہیں میری گڑیا کے ساتھ "میجر حسین ملک نے اس
کے چہرے پر نشان دیکھے تھے وہ ڈر رہا تھا کہیں وہ آپنی
بہن کی حفاظت کرنے میں ناکام نا ہو گیا ہو۔۔۔
آپ کی گڑیا بلکل ٹھیک ہے "نور الایمان نے مسکرا "
کر کہا تھا۔۔
میجر حسین ملک نے سب کو دیکھا تھا وہاں سب لوگ
موجود تھے سوائے عیشل کے ڈاکٹرز اور نرس باہر چلی
گئی تھی۔۔۔
عیشل "میجر حسین ملک نے دعا کی طرف دیکھ کر "
پوچھا تھا۔۔۔
پہلی بات تو اسے اس بات پر حیرت ہوئی تھی وہ بغیر
نقاب کے یہاں موجود تھی وہ تو جان دے دیتا اپنی ان
کے پردے پر اور وہ اس وقت یوں کھڑی تھی۔۔

سب سے پہلے ہی اس کی نظر کیپٹن آیان ملک پر گئی تھی جو کہ سمجھ گیا تھا کہ میجر حسین ملک اسے یوں کیوں دیکھ رہا ہے کیوں کہ وہ پہلے دعا کو دیکھ رہا تھا اب اس کو۔۔

" وہ بھائی عیشل بے ہوش ہو گئی تھی" دعا نے ڈرتے ڈرتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔

" کیا ہوا ہے اسے ٹھیک تو ہے" میجر حسین ملک نے پریشان ہو کر کہا تھا۔۔۔

" جی بلکل ٹھیک ہے بس وہ کمزوری کی وجہ سے اور بی پی لو ہو گیا تھا" دعا نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

نور الایمان نے اپنے اوپر عبایا لیا ہوا تھا وہ کیپٹن آیان ملک کے کار میں تھا یہ عبایا اس نے دعا کے لیے پسند کی تھا۔۔۔۔

وہ میجر حسین ملک اور عیشل کی بارات پر اسے دینا چاہتا

تھالکین موقع ہی نہیں مل تھا۔۔۔

تو وہ اسنے نورالایمان کو دے دیا تھا نورالایمان نے وہ

پہنا ہوا تھا اور اوپر اس کے ساتھ اسٹولر تھا جو کہ اس

نے لیا ہوا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ نقاب نہیں تھا اسنے اپنا چہرہ اس اسٹولر

کے ساتھ ہی چھپایا ہوا تھا پھر جب احمر کا ہاتھ پکڑا تھا تو

وہ ہٹ گیا تھا۔۔

کیونکہ اس نے اپنا چہرہ ہاتھ کے ساتھ ہی اسٹولر کر پکڑ کر چھپایا ہوا تھا۔۔۔

اوکے "دعا کے بتانے پر میجر حسین ملک نے ہاں "

میں سر ہلایا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے ایک بار پھر سے نورالایمان کو

اپنے سینے کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

آہ "اچانک ہی نورالایمان کی چیخ نکلی تھی کائزان "

شاہ اور کیپٹن آیان ملک دونوں ہی اس کے پاس آئے

تھے۔۔۔۔

ان تینوں کے چہرے پر ہی پریشانی تھی نور الایمان کے

لیے ان تینوں کو اتنا پریشان دیکھ کر سادیہ بیگم کے

چہرے پر تو مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے گڑیا" میجر حسین ملک نے سب سے پہلے "

پوچھا تھا۔۔۔

کائزان شاہ جانتا تھا اس لیے وہ اس کے پاس پاؤں میں

بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کے پاؤں میں بیٹھنے پر سب نے ہی نیچے دیکھا تھا وہ

سب لوگ ہی اب دیکھ رہے تھے کائزان شاہ ننگے

پاؤں تھا اور اس کے جوتے نور الایمان کے پاؤں میں

تھے۔۔۔

نور الایمان کے پاؤں سے خون رس رہا تھا کائزان شاہ

نے اس کے پاؤں سے سینڈل نکالی تھی اس نے

نور الایمان کو اٹھا کر اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔

اس کا پاؤں اپنے گوٹھنے پر رکھ لیا تھا اس کا پاؤں انتہائی زخمی تھا۔۔

میں ڈاکٹر کو بلا کر لے کر آتا ہوں" کیپٹن آیان ملک " یہ کہہ کر جانے لگا تھا جب کائزان شاہ کی آواز بلند ہوئی تھی۔۔۔۔

اس بات کا خیال رکھنا کہ لیڈی ڈاکٹر ہو" کائزان شاہ " نے اس کی طرف دیکھ کر کہا اس کی بات پر وہ دونوں بھائی ہی مسکرائے تھے۔۔۔

جی بھائی" یہ کہہ کر کیپٹن آیان ملک چلا گیا تھا۔۔۔ "

کائزان شاہ پریشانی سے نور الایمان کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں درد کے اسار تھے اور باقی سب لوگ اس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا کمرے کا دروازہ کھلنے پر اس نے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

اس کی نظر دروازے پر گئی تھی جہاں وہ اج دو دن بعد بھی دلہن کے جوڑے میں کھڑی تھی۔۔

میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر زور سے اپنی آنکھیں میچی تھی عیشل اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

عیشل کو دیکھ کر وہ اپنا چہرہ پھیر گیا تھا اس کے اس عمل پر عیشل پریشان ہو گئی تھی اسے بلکل بھی نہیں سمجھ آئی تھی میجر حسین ملک کے ایسے رویے کی وجہ۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب آپ کی "عیشل نے اسے دیکھ " کر نم آنکھوں سے پوچھا تھا۔۔۔

اب تک تو ٹھیک تھی لیکن اب کا پتہ نہیں "میجر حسین ملک کے ایسے جواب " پر اس کی آنکھ سے آنسوں

اس کے بازو پر گرا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے احمر آپ ایسے کیوں بات کر رہے ہیں "

عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا لیکن اس نے اپنا ہاتھ

پیچھے کر لیا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ بس تم یہاں سے چلی جاؤ "میجر حسین "

ملک نے بنا دیکھے ہی اس سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے احمر میری جان نکال دی تھی "

آپ نے "عیشل روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اتنی تکلیف مجھے تب نہیں ہوئی تھی جتنی اب "

تمھاری وجہ سے ہو رہی ہے "میجر حسین ملک نے

ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سے اپنی نظریں اس پر سے

پھیر گیا تھا۔۔۔

احمر کیا ہوا ہے "عیشل نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑنا "

چاہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ اور تم جاؤ یہاں سے پلیز" وہ غصے سے بولا تھا اس کا دل بلکل بھی "

نہیں تھا اس وقت اس سے

بات کرنے کا عیشل کچھ دیر وہی کھڑی رہی اور اسے

دیکھتی رہی۔۔۔

اس کے بعد اس نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے جو

کہ روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور پھر وہاں سے

چلی گئی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

دو دن کے بعد اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا سب لوگ ہی

اس وقت ان کے فلیٹ میں موجود تھے۔۔۔

اس نے عیشل سے اس کے بعد کوئی بات نہیں کی تھی

کیپٹن آیان ملک بھی دعا سے کوئی بات نہیں کر رہا

تھا۔۔۔

" اب کیسی طبیعت ہے تمھاری" کائزان شاہ اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

بولا تھا۔۔

" پہلے سے بہت بہتر ہوں اور اب ٹھیک ہوں" وہ

بات کر رہا تھا عیشل کی نظریں اسی پر تھی عیشل کی

نظروں کی تپش وہ محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔

" یہ تو بہت اچھی بات ہے نہ" کائزان شاہ نے مسکرا کر

کہا تھا۔۔۔

نور الایمان اور دعا کھانے کے لیے لے کر آئے تھے

کائزان شاہ نے فوراً اٹھ کر اس کے ہاتھ سے ٹرے لیا

تھا۔۔۔

وہ تو اسے کیچن میں بھی نہیں جانے دے رہا تھا کیوں

کہ اس کے پاؤں پر چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔

لیکن پھر بھی وہ زبردستی گئی تھی اس نے روکا تھا لیکن

وہ نہیں رکی تھی۔۔۔

آؤ بچہ بھائی کے پاس" میجر حسین ملک نے اسے "

اپنے پاس بلایا۔۔۔

نورالایمان اس کے پاس آئی تھی کائزان شاہ نے جگہ دی تھی اب کی بار اس کے کچھ بھی نہیں کہا تھا کیونکہ وہ سمجھ سکتا تھا ان دونوں کا درد وہ کس عزیت سے گزر ہوں گیں جب ان کی بہن ان کے پاس نہیں تھی۔۔۔

سب نے ہی مل کر باتیں کی تھی دعا اور عیشل خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اچھا اب ہمیں چلنا چاہیے" کائزان شاہ نے ان "

دونوں کو دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن عیشل یہی رہے گی" میجر حسین ملک "

نے کائزان شاہ کو دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

لیکن ایسے کیسے "کائزان شاہ میجر حسین ملک کو دیکھ "

رہا تھا۔۔۔

کیا مطلب کیسے شادی ہو چکی ہے ہماری "میجر حسین "

ملک کائزان شاہ کے دیکھنے پر بولا تھا۔۔۔

لیکن "کائزان شاہ کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن سادیہ بیگم "

نے رو دیا تھا۔۔۔

صحیح کہہ رہا ہے احمران دونوں کی شادی ہو چکی ہے "

اور اب عیشل کا گھر یہی ہے "سادیہ بیگم کائزان شاہ کو

دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

جی امی "کائزان شاہ اب غصے سے میجر حسین ملک کو "

دیکھ رہا تھا۔۔۔

چلو کائزان شاہ ہمیں جانا ہے "سادیہ بیگم اسے غصے "

میں دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے نور الایمان کا ہاتھ پکڑا تھا اور سب سے

پہلے وہاں سے نکل گیا تھا وہ روکا نہیں تھا اور نہ ہی نورالایمان کو اس کے بھائیوں سے ملنے دیا تھا۔۔۔

وہ خود بھی تو عیشل سے نہیں ملا تھا وہ یہ بات بھی جانتا تھا کہ وہ دونوں ہی اس کی بہنوں سے ناراض تھے بات بھی نہیں کر رہے تھے۔۔۔

دعا کیپٹن آیان ملک کو دیکھتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ چلے گئے تھے عیشل میجر حسین ملک کو دیکھ رہی تھی جو کہ بغیر اس پر ایک بھی نظر ڈالے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک بھی وہاں سے چلا گیا تھا کیونکہ عیشل کے ساتھ ہمدردی اسے ہی مہنگی پڑنی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

رات کے دس بج گئے تھے لیکن وہ کمرے میں نہیں

آئی تھی میجر حسین ملک اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

تم کیوں میرا ضبط آزما رہی ہو "میجر حسین ملک نے"

خود سے بولا تھا۔۔۔

وہ کھڑا ہوا تھا اور باہر گیا تھا باہر لاونج میں آیا تو جیسے

اسے چھوڑ کر گیا تھا اسی پوزیشن میں وہ سب تک بیٹھی

ہوئی تھی۔۔۔

تین گھنٹے سے وہ ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی میجر حسین

ملک نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔۔

میجر حسین ملک اس کے پاس آیا عیشل نے اپنی سرخ

ہوتی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اس کی سرخ آنکھیں

اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ کئی دیر تک روتی رہی

ہے۔۔۔

کمرے میں چلو "میجر حسین ملک نے اس کی طرف "

دیکھ کر کہا۔۔

عیشل کچھ بھی نہیں بولی تھی اس نے بس ہاں میں سر ہلایا تھا وہ کھڑی ہوئی تھی لیکن اس میں اتنی طاقت بھی نہیں تھی کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو پاتی۔۔

اس بہت تیز بخار ہو رہا تھا اور اسنے پچھلے کچھ دنوں سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا جس کی وجہ سے اس میں بلکل بھی طاقت نہیں تھی۔۔۔

چلو کھڑی کیوں ہو "میجر حسین ملک اسے کھڑا دیکھ " کر بولا تھا۔۔۔

عیشل نے قدم اٹھائے تھے لیکن وہ بے ہوش ہو گئی تھی میجر حسین ملک نے فوراً سے اسے پکڑا تھا۔۔

اسے پکڑتے ساتھ ہی گرمائش کا احساس ہوا تھا وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے اسے اپنے باہوں میں اٹھا لیا تھا اور

کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

کمرے میں آکر اس نے عیشل کو لٹایا تھا اور اس پر بلینکٹ دی تھی یہ بات بھی وہ جانتا تھا کہ اس نے پچھلے کچھ دنوں سے کچھ صحیح سے کھایا نہیں ہو گا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کے چہرے پر پانی کی چھٹیں ماری تھی جس کی وجہ سے وہ ہوش میں آگئ تھی۔۔۔

عیشل نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا اور اس نے اٹھانا چاہا تھا میجر حسین ملک نے ناں میں سر ہلایا تھا جس کی وجہ سے وہ ویسے ہی لیٹی رہی تھی اس کے بعد اٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

تمھیں اتنا زیادہ بخار ہے ڈاکٹر کو دیکھایا کیوں نہیں "
ابھی شام میں ہی تو ہوسپٹل سے آئیں ہیں" میجر حسین ملک اس ڈانٹ رہا تھا۔۔۔

وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گئ تھی عیشل نے اس کی قمیض پکڑ

لی تھی۔۔۔

اس وقت اسنے وائیٹ شلوار قمیض پہنی تھی ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس نے چینج کیا تھا۔۔۔

عیشل روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھی میجر حسین ملک نے اسے خود سے پیچھے نہیں کیا تھا نہ ہی وہ اتنی ہمت رکھتا تھا اس وقت اپنے اندر جیسی اس کی حالت تھی۔۔۔

وہ کئی دیر تک میجر حسین ملک کے سینے سے لگ کر روتی رہی تھی اب میجر حسین ملک کی بس ہو گئی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے عیشل کو اب خود سے پیچھے کیا تھا اور اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ناں میں سر ہلانے لگی۔۔۔

آرہاہوں بس" میجر حسین ملک نے یہ کہہ کر اپنا "

ہاتھ چھڑایا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

پیچھے وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں پھر

سے بھیگ رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ کمرے میں آیا تھا اس کے ہاتھ میں

کھانے کی ٹرے تھی۔۔۔

عیشل نے اسے دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ میں موجود

ٹرے کو میجر حسین ملک نے وہ ٹرے بیڈ پر رکھا

تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو" عیشل کو خود کو غور دے دیکھتا "

ہوا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک کے پوچھنے پر اس نے ناں میں سر ہلایا

تھا روٹی کا نوالہ بنا کر میجر حسین ملک نے اس کے آگے

کیا تھا۔۔۔

عیشل نے خاموشی سے وہ کھالیا تھا میجر حسین ملک نے ہوش میں آنے کے بعد پہلی بار اب اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔۔۔

"اتنی بھی طبیعت خراب کرنے کی کیا ضرورت تھی "
میجر حسین ملک نے دوسرا نوالہ اس کے آگے کیا تھا۔۔۔

عیشل نے خاموشی سے کھالیا تھا وہ کچھ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔

عیشل نے نوٹ کیا تھا باہر اس نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا اس لیے اس نے بھی نوالہ بنا کر اس کے آگے کیا تھا۔۔

میجر حسین ملک نے بغیر کسی مزاحمت کے وہ کھالیا تھا عیشل بھی مسکرائی تھی۔۔۔

ساتھ میں کھانا کھانے کے بعد میجر حسین ملک نے

اسے میڈیسن دی تھی۔۔۔

ریسٹ کرو تم "میجر حسین ملک یہ کہہ کر بیڈ سے "

اترنے لگا تھا عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

نہیں آپ مت جائیں "یہ کہتے عیشل کی آواز نم ہوئی "

تھی۔۔

میجر حسین ملک وہاں اس کے پس بیٹھ گیا تھا اور اس

کے ماتھے پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

وہ اب بھی بخار سے تپ رہی تھی میجر حسین ملک کو

بہت برا فیل ہوا تھا۔۔۔

سر دبائیں میرا "عیشل نے آنکھیں کھول کر اسے "

دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

اسکی فرمائش پر میجر حسین ملک مسکرایا تھا اور پھر اس کا

سر دبانے لگا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک بہت دیر تک اس کا سر دباتا رہا تھا اور

اس کے پاس بیٹھا رہا تھا۔۔۔

جب اسے احساس ہو گیا تھا کہ عیشل سو گئی ہے تو اسنے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔

عیشل نے پیچھے سے اس کی قمیض پکڑ لی تھی میجر حسین ملک نے مڑ کر اسے دیکھا جو کہ آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم مجھے تنگ کر رہی ہو" میجر حسین ملک نے اسے " گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

میں آپ کو تنگ نہیں کر رہی آپ کے قریب رہنے " سے مجھے سکون ملتا ہے آپ دور جا رہے ہیں مجھے اتنی "ہی عزیت ہو رہی ہے پلیز آپ میرے پاس رہیں

عیشل نے اسے دیکھ کر التجائی انداز میں کہا تھا۔۔۔

اس کے کہنے پر میجر حسین ملک واپس بیٹھ گیا تھا اور عیشل کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیسا فیل کر رہی ہو اب "میجر حسین ملک نے اسے "

دیکھ کر سوال پوچھا تھا۔۔۔

ٹھیک لیکن "عیشل کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن خاموش ہو گئی۔۔۔"

لیکن کیا "میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر سوال کیا "

تھا۔۔۔

سونا چاہتی ہوں لیکن نیند نہیں ارہی "عیشل نے "

اسے دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

میجر حسین ملک سمجھ گیا تھا وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے لیکن

شرم کی ماری وہ کہہ نہیں پا رہی لیکن وہ بھی احمر تھا اس

کے منہ سے ہی سننا چاہتا تھا۔۔۔

تو سو جاؤ "میجر حسین ملک نے نارمل سا جواب دیا "

تھا۔۔

اپ میری بات سمجھ رہے ہیں پھر بھی مجھے تنگ کر "

رہی ہیں "عیشل نے برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اس وقت تمہارے سارے نکھرے اٹھا رہا ہوں"
کیونکہ تمہاری طبیعت نہیں صحیح لیکن میں ناراض پھر
بھی ہوں" میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر یہ بات
کہی تھی۔۔۔

عیشل نے معصومیت سے اس کے چہرے کی طرف
دیکھا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک لیٹا تھا اور پھر اس کا سر اپنے سینے پر
رکھ لیا عیشل بھی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

اس کے سینے پر سر رکھ کر وہ بہت سکون محسوس کر
رہی تھی نینداس پر حاوی ہو رہی تھی کچھ ہی دیر میں
نیند نے اسے اپنی اغوش میں لے لیا تھا۔

کائزان شاہ جب سے حویلی آیا تھا اس کا موڈ بہت زیادہ

خراب تھی وہ کسی سے بھی بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔
نورالایمان سے تو وہ اسپیشلی بات نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنے غصے میں اسے کچھ کہہ دے۔۔۔

نورالایمان بہت پریشان ہو گئی تھی وہ رات گئی تھی اس کے کمرے میں لیکن اس نے اجازت نہیں دی تھی اندر انے کی۔۔۔

اس وقت بھی وہ صبح صبح اس کے کمرے میں بغیر اس سے پوچھے ائی ہوئی تھی۔۔۔
اب کی بار اس نے کائزان شاہ سے اجازت نہیں لی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں آئی کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا اسے لگا تھا کہ شاید کائزان شاہ واش روم میں ہے لیکن اس کا اندازہ غلط تھا وہ بالکونی سے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

اسے صبح صبح ہی اپنے کمرے میں دیکھ کر کائزان شاہ کو
بہت حیرانی ہوئی تھی اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی
جو کہ اس بات کی چغلی کر رہی تھی کہ وہ پوری رات
نہیں سوئی۔۔۔

کائزان شاہ اس کے پاس ایا تھا اس نے اس کا ہاتھ پکڑ
لیا۔۔۔

رات کی وجہ سے ناراض ہو مجھ سے "کائزان شاہ "
نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ سوال پوچھا تھا۔۔۔

میں آپ سے کیوں ناراض ہوں گی بلکہ مجھے ایسا "
لگ رہا ہے جو بھائی نے کل کیا اس کی وجہ سے آپ مجھ سے ناراض ہیں اسی لیے
آپ مجھ سے بات نہیں کر
رہے "نور الایمان کی آنکھیں فوراً سے نم ہوئی
تھی۔۔۔

نہیں میری جان اس کی وجہ سے میں آپ سے کیوں "

ناراض ہوں گا بلکہ مجھے بہت زیادہ غصہ تھا اور میں

نہیں چاہ رہا تھا کہ میں اپنا غصہ اپنی جان پر نکالوں اسی

لیے میں آپ سے بات نہیں کر رہا تھا اسی لیے رات

میں نے آپ کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی" کائزان

شاہ نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا لیا تھا۔۔۔

نور الایمان روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی

اس کے رونے پر کائزان شاہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

سب سے زیادہ عزیت اسے ان آنسوؤں سے ہی ہوتی

تھی وہ نہیں برداشت کر پاتا تھا اس کے اور اپنی دونو بہنوں کی آنکھوں میں

آنسوں لیکن نہ نور الایمان یہ

بات سمجھ پاتی تھی نہ اس کی دونوں بہنیں۔۔۔

میری جان رو تو نہیں" کائزان شاہ نے اسے خود سے "

دور کر کے اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔

اس کے خود سے دور کرنے پر نور الایمان نے غصے سے

اسے دیکھا تھا۔۔۔

کیا ہوا میری جان اتنے غصے سے مجھے کیوں دیکھ رہی "

ہے"کائزان شاہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا

تھا۔۔۔

مجھے اچھا نہیں لگتا جب جب اپ مجھے خود سے دور کرتے ہیں'نور الایمان منہ "

بنا کر غصے سے بولی

تھی

۔۔۔

ہائے میرے جگر کے ٹوٹے ایسی باتیں مت کیا کرو "

ورنہ تمہارے بھائی کی طرح میں نے بھی رخصتی کروا

لینی ہے پھر میں نے نہیں دیکھا تمہاری عمر کتنی ہے اور

تم اپنے کائز کو برداشت کر سکتی ہوں بھی یا نہیں پھر تو

تمہیں برداشت کرنا پڑے گا"کائزان شاہ کی ایسی

بات پر نور الایمان سر تا پیر سرخ ہوئی تھی نور الایمان

نے اس کے سینے میں ہی اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔۔

اللہ جی ایک تو تمہاری یہ شرم "کائزان شاہ نے اس کا "
چہرہ اپنے سینے سے نکالا تھا اور پھر اسے دیکھنے لگا۔۔۔
آپ کیوں مجھے اتنا تنگ کر رہے ہیں کائز مجھے یہاں "
آنا ہی نہیں چاہیے تھا میں کیسے یہ بھول گئی کہ میرا
بندہ اتنا رومینٹک ہے صبح صبح مجھے اپنے کمرے میں
دیکھ کر وہ اپنی حرکتوں پر نہ آئے گا یہ میں نے کیسے
سوچ لیا "نور الایمان اب خود کو ہی کوس رہی تھی کہ
وہ اس کے کمرے میں ائی ہی کیوں۔۔۔
یہ تو آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا اب تو تم آگئی "
ہو "کائزان شاہ کی پکڑ اس کی کمر پر مضبوط ہوئی
تھی۔۔
پلیز کائزان آپ مجھے واپس جانے دیں مجھے یہاں پ نہیں آنا چاہیے تھا "نور "
الایمان اس کی طرف دیکھ کی
معصومیت سے بول رہی تھی۔۔۔۔

"تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے میری سویٹ سی بیوی میں

تمہیں جانے دوں گا" کائزان شاہ نے دوسرے ہاتھ

سے اس کا دوپٹہ اتار کر دور پھینکا تھا۔۔

نورالایمان اس کی اس حرکت پر بس حیرانی سے اسے

دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کائز پلیز نہ آپ اچھے سے جانتے ہیں مجھے شرم آتی

ہے" وہ سرخ چہرہ لیے بولی تھی۔۔

"جی میری جان اچھے سے جانتا ہوں تمھیں تنگ

کرنے میں مجھے مزا آتا ہے تمھارا سرخ چہرہ مجھے بہت

سکون دیتا ہے اس لیے میں یہ سب کرتا ہوں" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر مسکرا

کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

اس کی ایسی بات پر نورالایمان سے گھور کر دیکھ رہی

تھی۔۔۔

"ایسے نہ دیکھو یہ عاشق پہلے ہی تمہارے عشق میں

پاگل ہے تمہارے ایسے دیکھنے پر اور پاگل ہو جائے گا پھر تو پتہ نہیں میرا کیا ہونا ہے" وہ انتہا کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

نورالایمان اس کی ایکٹنگ پر اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی اس کے اس طرح کے سائیڈ ایفیکٹس وہ پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

" پلیز ناکائز چھوڑ بھی دیں" نورالایمان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اس ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا جو اس نے اس کی کمر پر رکھا ہوا تھا کائزان شاہ اس کے ایسا کرنے پر غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس کا چہرہ ویسے ہی سرخ انار ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ اسے تنگ کر چکا تھا اب اسے تنگ کرنے کا ارادہ اس نے ترک کیا تھا۔۔

لیکن اس سے پہلے ایک گستاخی تو وہ ضرور سر انجام دینا چاہتا تھا وہ اس کے مزید قریب ہوا تھا۔۔۔

نور لایمان ڈر گئی تھی وہ اس کی گردن پر جھک رہا تھا یہ دیکھ کر نور الایمان کے اوپر کی سانسیں اوپر اور نیچے کی سانسیں نیچے رہ گئی تھی وہ اسے دور بھی نہیں جھٹک سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ کائزان شاہ کا پاگل پن وہ جانتی تھی اگر اس نے اس وقت اسے دور جھٹکا تو وہ غصے میں نہ جانے کیا کر بیٹھے۔۔۔

نور الایمان کے دل کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑی تھی اس کے دل کی دھڑکنیں کائزان شاہ کو بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اہستہ سے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے تھے نور الایمان کے وجود میں کرنٹ سا لگا

تھا۔۔۔

وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی تھی لیکن کائزان شاہ نے اسے کمر سے پکڑا ہوا تھا جس وجہ سے وہ پیچھے نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

اسنے شرم سے نظریں جھکالی تھی کائزان شاہ اسے دیکھ رہا تھا اس نے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا نور الایمان نے اپنے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپالیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ اس کی اس ادا پر مسکرانے لگا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooo

وہ ابھی واشروم سے فریش ہو کر آیا تھا جب نظر دعا پر پڑی تھی دعا کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

تم "کیپٹن آیان ملک اس کے پاس آیا تھا شام کے" سات بجے وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔

ہاں میں کیوں آپ کو کیا مسئلہ ہے" دعا نے اٹیٹوڈ "

سے کہا تھا۔۔۔

تم یہاں تک کیسے آئی ہو" کیپٹن آیان ملک نے اسے "

غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

چل کر" دعا نے اسے دیکھ کر تنگ کرنے کے لیے "

کہا تھا۔۔۔

میں تم سے یہ نہیں پوچھ رہا میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ "

تم یہاں کیسے آئی ہو" کیپٹن آیان ملک کو اس کے

جواب پر مزید غصہ آیا تھا۔۔۔

پھر سے وہی سوال خیر ٹانگوں سے آئی ہوں اور کیسے "

آؤں گی" اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر دعا اپنی ہنسی دبا رہی

تھی۔۔

اگر تمھارا مزاق ہو گیا ہو تو بتاؤ گی کیسے آئی ہو" کیپٹن "

آیان ملک غصے سے اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

اس کا غصہ مزید بڑھا تھا دعا فوراً سے سیریس ہوئی

تھی۔۔۔

میں بھائی کے ساتھ آئی ہوں نورالایمان بھی آئی"

ہے" دعا نے ڈر جھکائے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک کوئی کام تھا" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھے "

بغیر کہا تھا وہ اپنے بال برش کرنے لگا تھا شیشے کے

سامنے۔۔۔

کیا مطلب اب اگر کوئی کام ہو گا میں تب ہی "

تمھارے پاس آؤں گی" دعا کو اس کی بات بالکل بھی

اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ لیکن مجھے تم سے کوئی بھی بات نہیں "

کرنی تم یہاں سے جا سکتی ہو" کیپٹن آیان ملک نے

اسے دیکھیں بغیر غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

لیکن مجھے آپ سے بات کرنی ہے میں آپ سے "

"سوری کہنا چاہتی ہوں میں مانتی ہوں میری غلطی ہے

دعا اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"کیا کروں تمہاری اس معافی کا تمہارے معافی مانگنے سے کیا جتنے لوگوں نے تمہیں دیکھا وہ سب بھول جائیں گیں تمہارا چہرہ کتنے لوگوں نے تمھیں دیکھا ہو گا کتنے لوگوں کے سامنے بے تم پردہ تھی تم دوبارہ سے پردہ دار ہو جاؤ گی" کیپٹن آیان ملک نے بہت ہی سخت الفاظ کہے تھے۔۔۔

جو کہ دعا سے بھی برداشت کرنا مشکل تھا لیکن یہاں پر اس کی غلطی تھی اور اسے ایسے الفاظ برداشت کرنے تھے۔۔

"آیان میں کہہ رہی ہوں نا میری غلطی ہے میں مان بھی رہی ہوں میں آپ سے سوری بھی کر رہی ہوں تو آپ کیوں بات کو اتنا بڑھا رہے ہیں" دعا نے اس کے قریب اکر اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے اپنا ہاتھ جھٹک دیا اور اس سے کئی

قدم پیچھے ہوا تھا اس کے پیچھے ہونے پر دعا حیرانی سے

اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسا پہلی بار تھا کہ کیپٹن آیان ملک نے اسے جھٹکا تھا اور

اس سے یوں پیچھے ہو رہا تھا۔۔۔

آیان مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے میں آپ سے "

سوری کرنے آئی ہوں مجھ سے نہیں برداشت ہو رہی

آپ کی یہ بے رخی اپ میرے کالز نہیں اٹھا رہے

میسجز کا جواب نہیں دے رہے مجھے بالکل بھی اچھا

نہیں لگ رہا" دعا اسے دیکھ کر نم آنکھوں سے بول

رہی تھی۔۔۔

آپ سچ میں میری بات نہیں مانیں گیں مجھے بالکل "

بھی معاف نہیں کریں گیں" اسے چپ چاپ

خاموش دیکھ کر دعا نے ایک بار پھر سے پوچھا

تھا۔۔۔

اس بات کا جواب فی الحال تو میرے پاس بالکل بھی" نہیں ہے اور میرا غصہ تمہارے اوپر بالکل بھی کم نہیں ہوا جب میرا غصہ کم ہو جائے گا مجھے لگے گا مجھے تم سے بات کرنی ہے میں تم سے بات کرلوں گا" کیپٹن آیان ملک نے اس کی طرف مڑ کر غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

تو اب کیا ہمارے رشتے میں ایسا ہو گا جب آپ کا دل " کرے گا مجھ سے بات کریں گیں جب نہیں کرے گا نہیں کریں گیں" دعا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا اور میری کوئی بھی " غلطی نہیں ہے اگر میری غلطی ہوتی میں یہ بات کہہ رہا ہوتا پھر تو تمھارا کہنا بنتا تھا" کیپٹن آیان ملک نے

اس کا بازو زور سے پکڑ لیا تھا۔۔۔

پلیز آیان چھوڑیں میرا بازو مجھے درد ہو رہا ہے "اس "

کی آواز میں بھی نمی گھل گئی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کو اس کی آنکھوں میں آنسوں

برداشت تو نہیں ہو رہے تھے لیکن وہ پھر بھی خاموشی

سے کھڑا تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسے ڈھیل دے اور وہ دوبارہ

سے کوئی ایسی حرکت کرے۔۔۔

وہ اسے اس کی غلطی کی سزا دینا چاہتا تھا اسے احساس

دلانا چاہتا تھا اس نے کتنا غلط کیا ہے۔۔۔

اس نے اسے بہت زیادہ ہرٹ کیا ہے وہ اس کی جان

بھی لے لیتی تو کیپٹن آیان ملک اف نہ کرتا لیکن اس

نے اسے بہت زیادہ تکلیف دی تھی۔۔۔

اس کی بات نہیں مانی تھی وہ جو چاہتا تھا وہ نہیں کیا تھا وہ

اس کے بولنے کے باوجود بھی بے پردہ رہی۔

" میں نے جو کہنا تھا جو بات کرنی تھی وہ میں نے کہہ دی اب تم یہاں سے جاسکتی ہو اس سے پہلے کہ تمہیں کوئی یہاں پر دیکھے اور کوئی تماشہ ہوا سپیشلی نور الایمان اور بھابھی عیشل میں سے " کیپٹن آیان ملک نے ہر ایک بات پر بہت زیادہ زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" میری غلطی ہے لیکن میں آپ سے معافی بھی تو مانگ رہی ہوں نہ " دعا روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

" اپنے آنسوں صاف کرو تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور یہاں سے جاؤ مجھے تمھارے اوپر اس وقت کوئی رحم نہیں آئے گا " یہ کہہ کر کیپٹن آیان ملک کمرے سے خود ہی چلا گیا تھا۔۔۔

پیچھے دعا روتے ہوئے اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ کھڑی ہوئی تھی واشروم چلی گئی تھی۔۔۔

وہ اپنا چہرہ دھو کر جانا چاہتی تھی تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے وہ روئی ہے۔۔۔

کائزان شاہ اور نورالایمان بیٹھ کر عیشل اور میجر حسین ملک سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

انوشے کہاں ہے "میجر حسین ملک نے کائزان شاہ " کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

حویلی کے اسٹور روم میں "کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر جواب دیا۔۔۔ "

رات تیار رہنا اچھی خاطر تواضع کرنی ہے اس کی "میجر حسین ملک نے کائزان " شاہ کو دیکھ کر غصے سے کہا

تھا اسکی آنکھوں میں غصہ تھا اس لڑکی کے لیے۔۔۔
اسے اب بہت افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے ایسی لڑکی پر یقین کیا ایسی لڑکی کو اپنی ٹیم کا حصہ بنایا جو کہ اس لائق ہی نہیں تھی۔۔۔
"ٹھیک ہے تم عیشل کو بھی ساتھ میں لاؤ گے کیونکہ تم نے آنا تو وہی ہیں ماما بھی اس سے مل لے گی" کائزان شاہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔
کائزان شاہ کی بات پر میجر حسین ملک نے بھی حامی بھری تھی۔۔۔
ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ کیپٹن آیان ملک لاؤنج کے اندر آیا تھا کیپٹن ایان ملک کائزان شاہ کے پاس آیا کائزان شاہ کھڑا ہو گیا تھا دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔۔۔
"کیا حال ہے" کائزان شاہ پیچھے ہوا تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں بھائی" کیپٹن آیان "
ملک نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا نور الا یمان اسے
گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو میری گڑیا" کیپٹن آیان ملک "
نور الا یمان کو دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

نہیں تو اور کیسے دیکھوں آپ مجھ سے ملے بھی نہیں "
صرف اور صرف کائزان سے ملے ہیں اور بیٹھ گئے
ہیں اتنا پرایا کر دیا ہے آپ نے مجھے دیکھ رہے ہیں نا احمر
بھائی" پہلے وہ کیپٹن آیان ملک سے شکوہ کر رہی
تھی۔۔۔

اس کے بعد اس نے احمر کو بھی بیچ میں انوالو کر لیا
تھا۔۔۔

میں کیا کر سکتا ہوں میرا بچہ میں تو اپنی گڑیا سے بہت "

محبت کرتا ہوں میرا بس چلے تو میں اپنی گڑیا کو جانے ہی نہ دوں اپنے پاس سے "میجر حسین ملک نے بھی جلتی پر پٹرول کا کام کیا تھا۔۔۔

بھائی آپ میری سائیڈ لینے کے بجائے نور ایمان کو" اور بھڑکا رہے ہیں یہ کیا بات ہوئی "کیپٹن آیان ملک نے منہ بنا کر میجر حسین ملک کو دیکھا تھا۔۔۔

دعا ابھی تک نہیں آئی میں دیکھ کر آتی ہوں وہ کہاں" رہ گئی ہے "عیشل جو اتنی دیر سے ان سب کے درمیان خاموش بیٹھی تھی وہ اب بولی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے دعا واش روم کا کہہ کر وہاں سے گئی تھی اور ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔

ابھی عیشل اٹھنے ہی لگی تھی کہ میجر حسین ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کائزان شاہ غصے

سے میجر حسین ملک کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر عیشل کے ہاتھ کو جو کہ احمر کے ہاتھ میں تھا

کائزان بھی نورالایمان کے قریب ہوا تھا۔۔۔

اور اس نے بھی نورالایمان کا ہاتھ پکڑ لیا نورالایمان

حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم یہیں رہو دعا آجائے گی"میجر حسین ملک نے "

اسے واپس بٹھا دیا تھا۔۔۔

لیکن دیکھ کر آنے میں کیا حرج ہے"عیشل نے ایک"

بار پھر سے کہا تھا۔۔۔

میں نے کہا نا وہ آجائے گی تم یہیں بیٹھی رہو"میجر"

حسین ملک کا لہجہ اب کی بار تھوڑا سا سخت تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے عیشل بھی خاموشی سے بیٹھ گئی تھی

اب احمر کی نظر کائزان شاہ اور نورایمان پر پڑی

تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے نور الایمان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا یہ دیکھ کر

وہ مسکرایا تھا۔۔۔

تم کچھ زیادہ ہی نہیں جل بھون رہے مجھ سے "میجر حسین ملک نے ہنس کر یہ "

بات کہی تھی۔۔۔

زیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنی بہن کے "

معاملے میں حد سے زیادہ پوزیسو ہوں مجھے تو یہ نہیں

سمجھ میں ارہا میں نے اس کی شادی تم سے کر کیسے دی

اب میں کچھ کر بھی نہیں سکتا تم شرعی اور قانونی طور

پر اس پر حق رکھتے ہو "کائزان شاہ نے منہ بناتے

ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

تمہیں اتنا مسئلہ کس بات کا ہو رہا ہے تم بھی تو میری "

بہن پر قانونی اور شرعی طور پر حق رکھتے ہو میں تو کچھ

بھی نہیں کہتا "میجر حسین ملک نے بھی اس کو ٹکا کر

جواب دیا تھا۔۔۔

تمہاری بات الگ ہے میری بات الگ ہے اگر تمہیں "

اچھا لگتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں "کائزان شاہ منہ بنا

کر بولا تھا۔۔۔

وہ سب باتیں کر رہے تھے لیکن کیپٹن آیان ملک اس

سب کے درمیان خاموش ہی بیٹھا تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں دعا کی باتیں چل رہی تھیں وہ سب

لوگ باتیں کر رہے تھے کہ دعا آئی تھی۔۔

کہاں رہ گئی تھی دعا "کائزان شاہ نے میجر حسین ملک "

سے بحث ختم کر کے دعا سے پوچھا تھا۔۔

کچھ نہیں بھائی بس ویسے ہی "دعا بھی نور الایمان "

کے برابر میں اکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

وہ سب لوگ باتیں کرنے لگے تھے لیکن کیپٹن آیان ملک اور دعا خاموشی سے

بیٹھے تھے۔۔۔

دعا کبھی کبھی چور نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی

تھی لیکن کیپٹن آیان ملک تو بلکل ہی خاموشی سے بیٹھا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک اسٹور روم میں آئے تھے۔۔۔

جہاں پر انوشے بے ہوش پڑی ہوئی تھی اتنے دنوں سے وہ وہاں پر قید تھی اسے نہ کچھ کھانے کو دیا گیا تھا نہ ہی کچھ پینے کو۔۔۔

وہ تینوں ہی ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے انہیں اپنے ساتھ ایک لڑکی کی ضرورت ضرور پڑنی تھی۔۔۔

آیان دعا کال کر کے کہو سٹور روم میں انے کے لیے " میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

لیکن اس کی یہاں کیا ضرورت ہے " کیپٹن آیان "

ملک نے فوراً اسے یہ بات کہی تھی۔۔

"تم سے پوچھا نہیں تمہیں بتایا ہے اس کی ضرورت ہو نہ ہو میں تمہیں کہہ رہا ہوں نا تم دعا کو کال کرو اور یہاں بلاؤ اگر تم نہیں کر سکتے تو میں کائزان سے کہہ دیتا ہوں وہ بلا لے گا" میجر حسین ملک نے غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے میں نہیں کر رہا آپ کائزان بھائی سے کہہ دیں وہ کر دیں گیں" کیپٹن آیان ملک نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

"یہ تم کس طرح میری بہن کے بارے میں بات کر رہے ہو" کائزان شاہ کو غصہ آیا تھا کیپٹن آیان ملک کے اس طرح کہنے پر۔۔۔۔

"بھائی پلیز میں اس بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا" کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو دیکھ کر

بیچارگی سے یہ کہا تھا۔۔۔

تم میری بہن کے بارے میں اس طرح سے بات کر"

رہے ہو اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں اس بارے میں

"کوئی بھی بات نہیں کرنی لیکن مجھے تم سے کرنی ہے

کائزان شاہ سختی سے بول رہا تھا۔۔۔

اس کے لہجے کی سختی کیپٹن آیان ملک کو پسند نہیں آئی

تھی یہ ان دونوں کا معاملہ تھا وہ دونوں میاں بیوی

تھے۔۔۔

یہ ان کا اپس کا معاملہ تھا جب وہ کبھی بھی نورالایمان

اور اس کے درمیان میں نہیں بولا تھا تو کائزان شاہ کو

بھی کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ ان دونوں میاں بیوں

کے درمیان میں بولے۔۔۔

بھائی میں نے کبھی بھی آپ کے اور نورالایمان ک درمیان میں کوئی بھی بات "

نہیں کی تو میری آپ سے

گزارش ہے کہ آپ میرے اور دعا کے معاملے میں نہ پڑیں" کیپٹن آیان ملک نے سختی سے یہ الفاظ کہے تھے۔۔۔

تم کس کے سامنے کیا بات کر رہے ہو تمہیں پتہ" ہے" کائزان شاہ حیران ہو رہا تھا اس کے لہجے پر۔۔۔

بھائی میں بالکل اچھے سے جانتا ہوں مجھے سب کچھ" قبول ہے صرف اور صرف اگر نہیں قبول تو اپنی بیوی کا بے پردہ ہونا نہیں قبول جو کہ میرے اس دن اتنی بار کہنے کے باوجود بھی ایسے رہی ہے" کیپٹن آیان ملک نے جب ریزن بتائی تو کائزان شاہ بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

تم دونوں خاموش رہو اور جو کام کرنے آئے ہیں وہ " کریں اور کائزان تم دعا کو کال کر کے یہاں بلا" میجر حسین ملک ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک کی بات پر کائزان شاہ نے ہاں میں سر

ہلایا تھا اور پھر دعا کو کال کی تھی۔۔۔

دعا اگلے پانچ منٹ میں سٹور روم میں موجود تھی۔۔۔

جی بھائی آپ نے بلایا تھا" وہ اندر آتے ہی کائزان شاہ کو دیکھ کر بولی۔۔۔ "

"جی بچے آپ نے اناشے کو ہوش میں لانا ہے"

کائزان شاہ کے بولنے سے پہلے ہی میجر حسین ملک نے

کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی" دعا واپس گئی تھی اور پانی لے کر آئی تھی۔۔۔ "

وہ نیچے اس کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے چہرے پر پانی

کی چھینٹیں ماری تھی وہ ہلکا ہلکا سا ہوش میں آنے لگی۔۔۔

کائزان تم صرف میرے ہو کائزان نور الایمان "

تمہارے لائق نہیں ہے" اب بھی وہ ایسی باتیں کر

رہی تھی ہوش میں آنے کے بعد۔۔۔

اس کی باتیں سن کر وہاں موجود سبھی لوگوں کو اس پر

بہت زیادہ غصہ ارہا تھا۔۔۔

کازان شاہ کو تو اس پر بہت زیادہ افسوس ہو رہا تھا اتنا سب ہو جانے کے باوجود بھی اب تک اس کا دماغ درست نہیں ہوا تھا۔۔۔

ہوش میں اجاؤ اور یہ جو بول رہی ہوں نا بولنا بند کرو" دعا نے اسے جھنجھوڑ کر" رکھ دیا تھا۔۔۔

انوشے میں ہمت بالکل بھی نہیں تھی اتنے دنوں سے وہ بھوکی تھی اور دعا کی جھنجھوڑنے پر تو اس کی حالت مزید خراب ہو گئی تھی۔۔۔

کیا کر رہی ہو میرے ساتھ چھوڑو مجھے" انوشے نے " دعا کو خود سے دور کیا تھا میجر حسین ملک اس کے پاس ایا تھا۔۔۔

دعا بچے اسے کھڑا کرو اور اس چیئر پر بٹھاؤ" وہاں پر " موجود ایک چیئر تھی میجر حسین ملک نے دعا سے

انوشے کو وہاں بٹھانے کا کہا تھا۔۔۔

جی ٹھیک ہے بھائی" دعا نے بھی ہاں میں سر ہلایا اور "

انوشے کو اس چیئر پر بٹھا دیا۔۔۔

مجھے لگا تھا تم سدھر گئی ہو لیکن تم کبھی بھی نہیں "

سدھر سکتی" کائزان شاہ اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

سب سے بڑی غلطی کی ہے تمھیں اپنی ٹیم میں "

شامل کر کے تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم پر یقین کیا

جائے تم وہ لڑکی ہو جس نے دوسری لڑکی کی عزت

کے بارے میں سوچا تک نہیں اس لڑکی پر میں نے

کیسے اعتبار کر لیا اور اپنی ٹیم کا حصہ بنا لیا" میجر حسین

ملک اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

سر آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں ہم میں نے آپ کے

ساتھ کوئی غداری نہیں کی ہے میں نے صرف اور

صرف اپنی محبت کو پانی کی کوشش کی ہے" انوشے

روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

مجھ سے نہیں برداشت ہوتا نورالایمان کا کائزان شاہ کے قریب آنا اس کے اس "

پاس میں کیا کروں" انوشے بے بسی سے بول رہی تھی۔۔۔

لیکن جو تم نے میری بہن کے ساتھ کیا ہے اس کی "

سزا تو تمہیں ضرور ملے گی تم جو بھی کہو تم نے میری

بہن کے ساتھ بہت غلط کیا تم نے اپنے بھائی کے ساتھ

مل کر میری بہن کی عزت اور جان دونوں کو خطرے

میں ڈال دیا اپنے بھائی کو جانتی تھی اس کے کرتوتوں

سے تم اچھے سے واقف تھی پھر بھی تم نے نورالایمان

کو اس کے حوالے کر دیا اللہ نہ کرے اسے کچھ ہو جاتا اس کی عزت کو کچھ ہو جاتا تو

کیا منہ دیکھاتی تم اللہ کے

سامنے" میجر حسین ملک غصے سے بول رہا تھا۔۔۔

تمہاری باتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہونے والا"

کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کو بولتا دیکھ کر کہا

تھا۔۔

میجر حسین ملک پیچھے ہوا تھا اور اس نے دعا کو اشارہ کیا تھا دعا اس کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔۔۔

وہ انوشے کے پاس آئی اور زوردار تھپڑ اس کے دونوں گالوں پر مارے تھے۔۔۔

"اس کی حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ یہ ہمارا ظلم سہہ سکے پہلے اسے اچھے سے کھانا دو" میجر حسین ملک نے دعا سے کہا تھا۔۔

دعا نے ہاں میں سر ہلایا تھا وہ تینوں ایک ساتھ کمرے سے چلے گئے تھے۔۔۔

"دیکھ لیا تم نے اپنا حال فضول میں بھائی کے پیچھے بھاگ رہی تھی اپنی کیا حالت بنالی ہے تم نے کھانا دے کر جا رہی ہوں کھا لینا" دعا بھی یہ بول کر چلی گئی تھی۔۔۔

کائزان میرا ہے کائزان میرا ہے اور میرا ہی رہے گا"
ہمیشہ "وہ پاگلوں کی طرح بول رہی تھی۔۔۔
دعا نے اس پر افسوس کیا تھا کیونکہ اس کے علاوہ وہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔

میجر حسین ملک کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک آج پھر سے اپنے سیکریٹ روم میں موجود تھے۔۔۔
انھیں اپنا روکا ہوا میشن مکمل کرنا تھا جو کہ ان لوگوں نے میجر حسین ملک کی شادی کے بعد کرنا تھا۔۔
" اس جگہ کی ساری ڈیٹیلز اس فائل میں ہیں ادھر کا لیڈر کون ہے کتنے لوگ ہیں کتنے کمرے ہیں اور کتنی لڑکیاں ہیں سب کی ڈیٹیلز اس میں موجود ہیں" میجر حسین ملک ان دونوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔
" ٹھیک ہے کب کرنا ہے ہم نے یہ "کائزان شاہ میجر

حسین ملک سے پوچھ رہا تھا کیونکہ وہی ان کے ٹیم کا لیڈر تھا وہی سارے میشن کے پلین بناتا تھا۔۔۔

بہت جلد" میجر حسین ملک ان دونوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

وہ جو لڑکی نورالایمان کے ساتھ ہوا کرتی تھی دبئ " میں "میجر حسین ملک کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پھر سے بولا تھا۔۔۔

ہاں مریم "کائزان شاہ نے بھی میجر حسین ملک کو " دیکھ کر کہا۔۔۔

ہاں وہی وہ بھی شہزاد ملک کی گرفت میں ہے یہ" ساری لڑکیاں وہی جانی ہیں جہاں وہاں کی باقی لڑکیوں کو رکھا ہوا ہے "میجر حسین ملک نے بہت ہی سنجیدہ ہو کر کہا تھا۔۔۔

وہ میرے لیے بہنوں کی طرح عزیز ہے کیوں کہ "

اس نے نور الایمان کا ساتھ دیا ہے اتنا اس کا باپ تو گھٹیا تھا دولت کے نشے میں آ کر شہزاد ملک نے اس سے اس کی بیٹی کو ہی چھین لیا اسے بھی بچانا ہے" میجر حسین ملک نے بہت ہی سیریس ہو کر یہ بات ان دونوں کی طرف دیکھ کر کی اسے بہت غصہ آ رہا تھا یہاں پر جیسے دیکھو صرف دولت چاہیے تھی انسانیت تو جیسے مر چکی تھی۔۔

"ٹھیک ہے لیکن اس کے لیے ہمیں دبائی جانا ہو گا" کیپٹن آیان ملک نے پریشانی سے یہ بات کی۔۔

شہزاد ملک اور امتیاز شاہ چھپ گئے ہیں دبئ جانے کی" ضرورت نہیں ہے بس شہزاد ملک کو پکڑنا ہے جو اس سب کی جڑ بنا ہوا ہے لڑکیوں کا سمگل کرتا ہے پاکستان اور دبئ دونوں میں اس کو پکڑ لیا تو بہت جگھوں سے یہ ختم ہو جائے گا پھر اسے عبرت کا نشان بنائیں گیں

سب کے لیے سب لوگ اس کی حالت دیکھ کر خوف کھائیں گیں جو یہ کام کرنے کا سوچ رہیں ہوں گیں ان کے دل میں بھی ہمارا ڈر بیٹھ جائے گا ان کو موت کے منہ میں لے جائے والا بھی کوئی آگیا ہے اور جو ابھی کر رہے ہیں وہ ڈر یا خوف میں کوئی ایسی غلطی تو ضرور کریں گیں جس کی وجہ سے ہم ان تک آسانی سے پہنچ سکیں "میجر حسین ملک نے اپنا پورا پلین بتایا تھا۔۔

جو کہ کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک کو پسند آیا تھا اور وہ اس سے اتفاق بھی کرتے تھے۔۔

" ساری باتیں ہو گئی بھائی میں اب اپ سے ایک سوال کروں "کیپٹن آیان ملک نے کائزان شاہ کو مخاطب کیا تھا۔۔

"ہاں بولو "کائزان شاہ اسے غصے سے دیکھ رہا تھا وہ اس پر غصہ تھا کیوں کہ کل اس نے جس طرح دعا کے

بارے میں بات کی تھی اسے بلکل بھی پسند نہیں آیا

تھا۔۔۔

" بھائی میں چاہتا ہوں آپ سب کو میرے اور دعا کے

نکاح کا بتائیں یا احمر بھائی کے ولیمے پر ہمارا نکاح پھر سے

کروائیں" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ کر کہا تھا جو

کہ خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

" لیکن تمھارا کل والا بیہیویر" کائزان شاہ نے اسے

دیکھ کر کہا۔۔۔

" بھائی اگر نور الایمان کوئی ایسی حرکت کرتی تو کیا آپ

اس سے غصہ نہ ہوتے" کیپٹن آیان ملک نے کائزان

شاہ سے سوال کیا۔۔۔

اس کے سوال کرنے پر کائزان شاہ خاموش ہو گیا

تھا۔۔۔

" ٹھیک ہے" کائزان شاہ نے ہاں کی تو وہ تینوں ہی

مسکرائے تھے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک کمرے میں آیا تھا کمرے میں آتے ہی

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

کیوں کہ ادھر ادھر گرد گلاب کے پھول پڑے ہوئے

تھے ایک ایک اس کے پاؤں کے پاس بھی تھے۔۔

وہ جھکا تھا اور اس نے جھک کر وہ پھول اٹھائے تھے وہ پھول بیڈ تک آ رہے تھے

بیڈ پر سوری لکھا ہوا تھا۔۔

یہ دیکھ کر وہ مسکرایا تھا وہ نیچے سے پھول اٹھاتے ہوئے

بیڈ کے پاس آیا تھا اور اس نے وہ سارے پھول بیڈ پر

رکھے تھے۔۔۔

یہ سب تو ٹھیک ہے محترمہ لیکن آپ خود کہاں "

ہیں" میجر حسین ملک نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

وہ یہ بات کر ہی رہا تھا کہ اسے اپنے پیچھے کسی وجود کے

وہ ے کا احساس ہوا تھا وہ فوراً سے پیچھے مڑا تھا۔۔۔

پیچھے کھڑی اپنی بیوی کو دیکھ کر وہ ہکا بکا رہ گیا تھا لال رنگ کی ساڑھی میں وہ اس کے لیے سجی سنوری کھڑی تھی۔۔۔

ساڑھی کا بلاؤز چھوٹا تھا اس کا پیٹ نظر آرہا تھا اس کی گردن بھی ڈیپ تھی میجر حسین ملک نے قدم اس کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھا تو اس کا ہاتھ اس کے وجود سے ٹکرایا تھا عیشل کے وجود میں کرنٹ سا دوڑا تھا۔۔۔

وہ اسے منانے کے لیے تیار تو ہو گئی تھی لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا اب اسے خود کہ آگے جو اس کے ساتھ ہونا ہے وہ برداشت کر بھی پائے گی یہ نہیں۔۔۔

میجر حسین ملک کی انکھوں میں نشہ سا سوار ہو رہا تھا

اسے دیکھ کر۔۔۔

میجر حسین ملک نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا تھا

عیشل مزید گھبرا گئی تھی اس سے پہلے وہ کبھی بھی اس

کے لیے نہ ہوں سجی تھی نہ ہی وہ اس کے اتنا قریب

آیا تھا جتنا آج آنے والا تھا۔۔۔

وہ اس کی بیوی کی روپ میں اس کے کمرے میں تھی اب وہ ہر چیز کرنے کا پورا

پورا حق رکھتا تھا۔۔۔

عیشل جا چہرہ حد سے زیادہ سرخ ہو گیا تھا اس نے میجر

حسین ملک کے سینے پر چہرہ چھپا لیا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کو بیڈ پر لٹایا تھا خود اس کے

اوپر آگیا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا عیشل

سے تو اس کی آنکھوں میں دیکھنا بھی مشکل ہو رہا

تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کر لی تھی میجر حسین ملک نے
جھک کر اس کے دونوں آنکھوں پر لب رکھے
تھے۔۔۔
اسکے بعد میجر حسین ملک نے ان کے دونوں گالوں پر
لب کے ساتھ ساتھ دانتوں کا بھی استعمال کیا تھا جس
سے اس کی سسکی نکلی تھی۔۔۔
آج وہ اپنے سارے ارمان پورے کرنے والا تھا آج
اس کی پسندیدہ عورت پور پور اسکے لیے سجی تھی اور
اس کی دسترس میں تھی۔۔۔
" خود سے زیادہ محبت ہے تم سے مر جاؤں گا تمھارے
بغیر تمھارے ہونے کے بعد معلوم ہو رہا ہے اللہ
شرک کیوں نہیں معاف کرتا جب ہمیں اپنے محبوب
کے اس پاس تو کیا دور سے بھی کسی گندی نظر سے
دیکھے تو برداشت نہیں ہوتا تو اللہ جو بندے سر ستر

ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے شرک کیسے

"برداشت کرے گا کیوں شرک کی معافی نہیں ہے

میجر حسین ملک اس کے بلکل قریب ہو کر بول رہا تھا

اس کے سانسوں کی تپش عیشل کا چہرہ جلا رہی

تھی۔۔۔

میجر حسین ملک اس پر اپنی محبت بھی آج بہت اچھے

سے ظاہر کر رہا تھا اسے اپنے عمل اور لفظ دونوں سے بتا

رہا تھا کہ عیشل احمر حسین ملک میجر احمر حسین ملک

کے لیے کس حد تک عزیز ہے کتنا وہ اسے چاہتا

ہے۔۔۔

اور اس کی ہر ایک بات سچی تھی بس عیشل سے ہی

نہیں برداشت ہو پا رہی تھی اس کی گستاخیاں عیشل کی

مزاحمت پر اس نے اسے سزا بھی دی تھی جس کے بعد

اس نے مزاحمت بھی نہیں کی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے آج اپنی اور اس کی محبت کو ہر

طرح سے مکمل کر دیا تھا اس کی روح تک اتر گیا

تھا۔۔۔

اور اس قدر نرمی سے اسے چھوا تھا جیسے وہ موم کی گڑیا ہو اس کی زرا سی سختی پر

ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو میجر حسین ملک کی

باہوں میں پایا تھا۔۔۔۔

اس کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا اس نے پھر سے اپنا چہرہ میجر حسین ملک کے

سینے میں چھپا لیا۔۔۔

اس کے ایسا کرنے کی وجہ سے میجر حسین ملک کی بھی

آنکھ کھول گئی تھی۔۔۔

اس کو خود میں چھپتا دیکھ کر میجر حسین ملک مسکرایا

تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے اتنا شرما کیوں رہی ہے میری جان "میجر "
حسین ملک نے اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالا تھا۔۔۔
" پلیز نہ احمر تنگ مت کریں اور یہ پردے جا کر صحیح
کریں مجھے نیند آ رہی ہے اور خود بھی آئیں میرے
پاس "آخری بات اس نے شرما کر کہی تھی۔۔
" ہائے میں قربان جاؤں خود بھی آئیں "میجر حسین
ملک نے اسے تنگ کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔
" صحیح ہے نہ آئیں لیکن جا کر پردے برابر کر دیں "
عیشل نے غصے سے کہا تھا۔۔۔
اور پھر اسے خود سے دور کرنے لگی میجر حسین ملک
اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔
" ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں ہٹیں "عیشل نے غصے سے منہ
بنایا تھا۔۔۔
" تمہیں لگتا ہے تم میرے اتنے قریب ہو اور میں

ہٹ جاؤں گا مذاق کر رہی ہوں میرے ساتھ "میجر
حسین ملک نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔
ہاں تو میں کیا کروں میں تو آپ کو کہہ رہی تھی ناجا "
کے پردے برابر کریں مجھے نیند آرہی ہے اور خود بھی
میرے پاس آئیں لیکن نہیں میرا مذاق بنانا آپ کو
زیادہ ضروری لگا "عیشل غصے سے بول رہی تھی۔۔
میجر حسین ملک اسے پیار سے تکے جارہا تھا نا جانے
کیوں اسے اس کا اس طرح سے مسلسل بولنا بہت پسند
تھا۔۔۔
وہ بولتی رہے اور میجر حسین ملک بس اسے سنتا
رہے۔۔۔
ہائے میری جان بولتی بھی کتنا میٹھا ہو "میجر حسین "
ملک نے خود پر سے بلینکٹ ہٹانا چاہا تھا۔۔۔
لیکن عیشل نے فوراً سے اسے روک دیا میجر حسین

ملک یہ دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

وہ ارام سے بلینکٹ سے نکلا تھا اور اس نے جا کر پردے

برابر کیے تھے۔۔۔

اب واپس بھی آجائیں وہاں کیا کھڑے ہیں "عیشل "

اسے ویسے ہی وہاں پر کھڑا دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

اگر میں نہیں آیا تو تم اجاؤ "میجر حسین ملک نے اسے "

دیکھ کر کہا تھا وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے نہ آپ کی مرضی "عیشل نے منہ بناتے "

ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور اس نے بلینکٹ اپنے اوپر لے لیا اس کے ایسا کرنے

پر میجر حسین ملک اسے گھورتا ہوا اس کے پاس آیا

تھا۔۔۔

کمرے میں پوری طرح سے اندھیرا ہو گیا تھا میجر

حسین ملک بھی پھر سے بلینکٹ میں گھس گیا

تھا۔۔۔

اور عیشل کو اپنے ساتھ لگا لیا اس کا سر اپنے سینے پر رکھا تھا۔۔

میری جان "عیشل آنکھیں بند کر کے سو رہی تھی"

میجر حسین ملک نے اسے پکارا۔۔۔

احمر ابھی خاموش ہو جائیں مجھے بہت زیادہ نیند آ رہی" ہے ویسے بھی رات میں آپ نے مجھے کہاں سونے دیا تھا پوری رات تو آپ نے مجھے جگا کر رکھا ہے اس کے بعد فجر کے ٹائم آپ نے مجھے سونے دیا اب دھوپ آنے کی وجہ سے میری آنکھ ویسے کھل گئی اب نہ مجھے تنگ کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے میں نے آپ کو بلایا بھی صرف اس لیے ہے کیونکہ آپ کے سینے پر سر رکھنے سے مجھے نیند جلدی اجاتی ہے اور میں سکون محسوس کرتی ہوں تو مجھے تنگ کرنے کی بالکل

بھی ضرورت نہیں ہے آپ کو آرام سے سوئے رہیں میرے لیے "عیشل غصے سے بولی جارہی تھی میجر حسین ملک اسے سن رہا تھا۔۔۔

توبہ توبہ کتنے زیادہ الزام لگا رہی ہو تم مجھ پہ تمہارا اپنا" قصور ہے رات تم تیار ہی اتنا زیادہ ہو گئی تھی میں خود پہ کنٹرول ہی نہیں رکھ پایا تو میری کیا لگتی ہے "میجر حسین ملک نے سارا کا سارا الزام اس کے اوپر ڈال دیا تھا۔۔۔

توبہ ہے احمر آپ تو بہت جلدی اپنی بات سے مکر" جاتے ہیں "عیشل نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔۔

میں کہاں اپنی بات سے مکرا ہوں میں نے تو تمہیں " تمہاری غلطی یاد دلائی ہے "میجر حسین ملک ہنس کر بول رہا تھا۔۔۔

اور آپ کی غلطیاں میں آپ کو یاد "وہ کہتے کہتے "

رک گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا تھا اور پھر میجر حسین ملک کے سینے میں چھپ گئی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے بھی اسے اپنے ساتھ لگایا اور اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اسے سونے کی اجازت دی تھی۔۔۔

وہ اس کے ساتھ لگ کر اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا اور خود بھی اس کے لیے سو گیا۔۔

اج ان لوگوں نے اپنے مشن پر جانا تھا اس پر پلین وہ پچھلے تین چار دنوں سے بنا رہے تھے۔۔۔

ان کا پلان تو مکمل ہو گیا تھا لیکن ہارون شاہ کی طرف سے کوئی میسج نہیں ارہا تھا کہ کب ان لوگوں نے لڑکیاں پاکستان سے دبئ بھیجنی ہیں آج ہارون شاہ نے انہیں اطلاع کی تھی۔۔۔

کہ آج رات کو لڑکیاں سمگل ہو کر دبئ جانی ہے جس کی وجہ سے ان لوگوں نے انہیں بچانے کے لیے آج ہی جانا تھا کیپٹن آیان ملک تین چار دنوں سے مسلسل دعا کو بالکل ہی اگنور کر رہا تھا۔۔۔

دعا اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ دعا سے بالکل بھی بات نہیں کر رہا تھا دعا اس سب چیزوں سے بہت زیادہ تنگ اگئی تھی۔۔

وہ بہت زیادہ ہارٹ بھی ہو رہی تھی اس کے اس طرح کے بیہیویئر سے لیکن وہ اس کی بات ہی نہیں سن رہا تھا۔۔۔

وہ پچھلے دو دنوں سے تقریبا مسلسل رو رہی تھی اس کی آنکھیں سو جھی ہوتی تھی صبح اٹھنے سے پہلے۔۔۔

نیند تو اسے آتی ہی نہیں تھی بہت مشکلوں سے وہ سوتی تھی دن رات کیپٹن آیان ملک کے بارے میں سوچتی رہتی تھی۔۔۔

وہ مانتی تھی کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے احمر بھائی نے بھی تو عیشل کو معاف کر دیا تھا۔۔۔

تو پھر وہ کیوں نہیں کر سکتا تھا اس وقت بھی وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے کیپٹن آیان ملک کو سوچ رہی تھی۔۔۔

اسے سوچتے سوچتے اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی اس کی آنکھ سے ایک آنسوں کا قطرہ نیچے گرنے ہی والا تھا۔۔

کہ کیپٹن آیان ملک فوراً سے اس کے پاس آیا تھا اور وہ

قطرہ اس نے اپنی ہتھیلی پر لے لیا۔۔۔

اپنے قریب کسی کے وجود کو محسوس کر کے دعا نے

جھٹ سے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

اپنے سامنے کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر وہ پہلے تو بہت

زیادہ حیران ہوئی تھی لیکن پھر اس کے چہرے پر ہلکی

سی مسکراہٹ بھی آئی تھی۔۔۔

اتنے دنوں کے بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی دیکھ بھی اتنے

قریب سے رہی تھی۔۔۔

اس کے مسکرا کر دیکھنے پر کیپٹن آیان ملک نے اسے

سنجیدہ انداز میں دیکھا تھا۔۔۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر دعا نے پھر سے نظریں چرا

لی تھی۔۔۔

یہ رویہ کس لیے جا رہا ہے "کیپٹن آیان ملک نے اس"

کا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔۔

جب اس کی آنکھوں میں دیکھا تو اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی جو کہ چغلی کر رہی تھی رات جاگنے کی اور رونے کی۔۔۔

" میں تمہیں یہ تو نہیں کہہ کے گیا تھا کہ اس طرح روتی رہو" کیپٹن آیان ملک کو غصہ ارہا تھا۔۔۔

خود پر بھی ارہا تھا اس پر بھی ارہا تھا خود پر تو حد سے زیادہ آرہا تھا وہ جو سوچ بیٹھا تھا کہ اس کی دعا آکر اسے منائے گی۔۔۔

وہ منانے کے بجائے یہاں بیٹھے کر سوگ منا رہی تھی اس نے سوچ بھی کیسے لیا اس نے ایکسیپٹ بھی کیسے کر لیا کہ دعا اسے منائے گی۔۔۔

"تو اور میں کیا کرتی آپ نے مجھے کچھ کہا ہے صرف اور صرف ناراض ہو کے بیٹھ گئے ہیں کچھ کہا ہی تو نہیں ہے" اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔۔

بالکل بھی نہیں بالکل نہیں اتنے دنوں سے یہ جو '

"سوگ منا رہی ہو وہ کم تھا کہ پھر سے شروع ہو گئی

کیپٹن آیان ملک کو غصہ ا رہا تھا جب وہ جانتی تھی کہ

اس کی آنکھوں میں آنسوں کیپٹن آیان ملک سے

برداشت نہیں ہوتے پھر بھی وہ روئے جا رہی

تھی۔۔۔

تو اور میں کیا کروں آپ نے مجھ سے کوئی بات بھی"

تو نہیں کی ہے" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

کیپٹن آیان ملک فوراً سے اس کے قریب ہوا تھا اور

اس کے آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔

میری جان میں بالکل بھی نہیں چاہتا تھا کہ آپ اتنی"

عزیت میں رہو آپ بالکل ہی روتی رہو میں تو یہ

ایکسیپٹ کر رہا تھا میں تو آپ سے امید لگا کے بیٹھا تھا

کہ آپ مجھے منانے آؤ گی لیکن آپ ہو کے یہاں پہ

خود ناراض ہو کے بیٹھے ہوئے ہو اس طرح سوگ منا

رہی ہو ایسے کون کرتا ہے" کیپٹن آیان ملک نے اسے

اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

دعا اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی۔۔۔

دعا اب مجھے تمہاری رونے کی بالکل بھی آواز نہ آئے"

ورنہ میں نے پھر سے چلے جانا ہے" کیپٹن آیان ملک

کی جانے والی بات سن کر اس نے فوراً سے اپنے

آنسوں صاف کیے تھے۔۔۔

اور زور سے کیپٹن آیان ملک کو خود سے پیچھے کیا تھا اس

کے اس طرح کرنے پر کیپٹن آیان ملک حیرانی سے

اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دعا نے اسے بیڈ پر دھکا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ بیڈ پر جا

گرا تھا وہ خود اس کے اوپر آ گئی تھی۔۔۔

آپ نے مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے یا میں کوئی گڑیا ہوں"

جب آپ کا دل چاہے گا آپ مجھ سے بات کر لیں گیں

جب آپ کا دل کرے گا نہیں کریں گیں" دعا غصے

سے بول رہی تھی۔۔۔

دعا کو شیرنی والے روپ میں آتا دیکھ کر کیپٹن آیان

ملک کے چہرے پر مسکراہٹ اگئی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے

اپنے اوپر مزید جھکنے کے لیے مجبور کر دیا۔۔۔

کیا ہے ہاتھ ہٹائیں" دعا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا"

تھا اور اس کا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا تھا۔۔۔

یہ غلط فہمی کیوں ہے آپ کو کہ میں اپنا ہاتھ ہٹا دوں"

گا" کیپٹن آیان ملک اسے مزید اپنے اوپر جھکا لیا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آیان" دعا نے گھبراتے ہوئے"

کہا۔۔۔

اس کے اتنا قریب ہونے پر اس کا چہرہ خود بخود شرم

سے سرخ ہو گیا تھا اس لیے دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھی۔۔۔

میں تو کچھ بھی نہیں کر رہا سوائے اپنی محبت کو ٹائم "

" دینے کے تمہیں پتہ ہے دعا آج میں نے جانا ہے

کیپٹن آیان ملک بہت محبت سے اس سے بات کر رہا تھا۔۔

اس کی اتنی محبت دیکھ کر دعا بھی تھوڑی حیران ہوئی تھی وہ پریشان بھی ہو گئی تھی۔۔۔

کہاں جانا ہے "دعا نے فوراً سے پوچھا تھا۔۔۔"

وہ اپنے اپ میں کچھ دنوں سے اتنی مگن تھی اپنے سوگ میں اتنی مگن تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ اس کے اس پاس کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں۔۔۔

تم جانتی تو ہو میں بھائی اور کائزان بھائی تینوں مشن پر "

ہیں اور اسے مکمل کرنے کے لیے آج ہم تینوں نے

جانا ہے تم دعا کرنا کہ ہم کامیاب لوٹیں" کیپٹن آیان ملک نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کی بات سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی پہلے وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی۔۔۔

اسے اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا لیکن اب یہ سن کر اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"میں اپنے رب سے دعا کروں گی آپ تینوں کو صحیح سلامت بلکہ آپ کے ساتھ جتنے بھی لوگ جائیں وہ سب صحیح سلامت واپس آئے میں منتظر رہوں گی آیان آپ کی آپ نے میرے لیے ضرور آنا ہے" دعا نے اسے کے سینے پر اپنا سر رکھ لیا تھا اور اپنی آنکھیں موند لی تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے بھی اس کے گرد اپنی باہیں رکھیں اور اسے اپنے مضبوط حسار میں لے لیا تھا۔۔

کچھ دیر کے لیے ہی سہی لیکن وہ سکون میں جانا چاہتے تھے ایک دوسرے کی باہوں میں اس دنیا سے بے خبر ہو جانا چاہتے تھے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ نور الایمان کے کمرے میں آیا تھا کالج سے آنے کے بعد وہ سوگئی تھی۔۔۔

وہ اس کا نیچے منتظر تھا لیکن وہ پھر بھی نہیں آئی تھی اسی لیے وہ خود ہی اوپر آگیا تھا اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا نظر اپنی خوبصورت بیوی پر پڑی جو سر تک بلینکٹ لے کر سو رہی تھی۔۔۔

کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اس نے اس کے سر سے بلینکٹ ہٹایا تھا۔۔۔

وہ سکون کی نیند سو رہی تھی کائزان شاہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا کیونکہ سوتے ہوئے وہ حد سے زیادہ

خوبصورت اور معصوم دکھ رہی تھی قائزان شاہ ک چہرے پر خود بخود مسکراہٹ ا گئی تھی۔۔

"میں اپنی زندگی اپنی خوبصورت بیوی کے ساتھ

گزارنا تمہارے ساتھ میری زندگی کا یہ سفر بہت خوبصورت گزرنے والا ہے

اس لیے میں اپنے رب

سے دعا کروں گا کہ وہ مجھے صحیح سلامت تمہارے پاس

واپس لے آئیں" کیپٹن آیان ملک نے اپنے شوز

اتارے تھے اور بیڈ پر چڑھ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس نے نور الایمان کے اوپر سے بلینکٹ ہٹایا تھا اور خود

بھی بلینکٹ کے اندر گھسا تھا اور پھر دونوں کے اوپر

بلینکٹ دیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے جب اس کا سر اپنے سینے پر رکھنا چاہا تھا

تو اس کی نیند کھل گئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر نور الایمان گھبرا

گئی تھی گھبرا کر اس نے پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا تھا جس کی وجہ سے وہ کائزان شاہ سے دور نہیں ہو پائی تھی۔۔

"تمھیں بہت شوق ہے کیا مجھ سے دور جانے کا" کائزان شاہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

اس کے اس طرح دیکھ کر بولنے پر اور اس کے اتنا قریب ہونے پر نور الایمان کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا تھا۔۔

اس کی دل کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑ لی تھی اس کی کان کی لو تک سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

"اتنا شرما کیوں رہی ہو میری بیوی پہلی بار تو نہیں ہے کہ میں تمہارے اتنا قریب آیا ہوں" کائزان شاہ نے اس کے بال کان سے پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"آپ یہاں کیسے آئے" نور الایمان نے فوراً سے

سوال کیا تھا۔۔

وہ کیسے بھول گئی کہ اس کا شوہر آج حویلی میں ہے اور

اس نے کمرے کا دروازہ ہی بند نہیں کیا۔۔۔

کیا مطلب کیسے آیا پیروں سے چل کر آیا اور کیسے آنا"

تھا اور کہیں سے آنا تھا تو مجھے بتا دیتی میں وہاں سے آجاتا" کائزان شام اپنی ہنسی

چھپاتے ہوئے بول رہا

تھا۔۔۔

کائزان میں سیریس ہوں" نور الایمان نے غصے سے "

کہا تھا۔۔۔

تو میں بھی مذاق نہیں کر رہا میری خوبصورت بیوی" کائزان شاہ نے ہنستے "

ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ بہت برے ہیں آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں "

نور الایمان نے اس سے دور ہونا چاہا تھا لیکن کائزان"

شاہ اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

ہٹیں دور یہاں سے مجھے آپ سے بات ہی نہیں "
کرنی اور آپ کس کی اجازت سے میرے اتنے قریب
آئے ہیں' نور الایمان اسے دیکھ کر غصے سے بول رہی
تھی۔۔۔
محترمہ آپ کے قریب آنے کے لیے مجھے کسی کے"
اجازت کی ضرورت نہیں ہے میں اتنا حق خود ہی رکھتا ہوں کہ جب چاہوں جس
وقت چاہوں جہاں چاہوں
جیسے چاہوں تمہارے قریب اسکتا ہوں" یہ بول کر
کائزان شاہ نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھو لیا
تھا۔۔۔
اس کی اس حرکت پر نور الایمان نے کرنٹ کھا کر
پیچھے ہونا چاہیے تھی لیکن کائزان شاہ نے اسے ہونے
نہیں دیا تھا۔۔۔
اس کے دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھی وجود میں ایک

الگ سے احساس نے انگڑائی لی تھی۔۔۔

جسے وہ سمجھنے سے بالکل ہی قاصر تھی کائزان شاہ اسے بہت محبت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر بھی وہ کنفیوز ہو رہی تھی وہ تو اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی اور کائزان شاہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

نہ جانے کیوں اس کی ایسی حالت اسے لطف اندوز کر رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے تم اتنا شرما کیوں رہی ہو" کائزان شاہ اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا۔۔۔

"آپ مجھے کیوں تنگ کر رہے ہیں" کائزان میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں ہے پھر کیوں تنگ کر رہے ہو مجھے"

نور الایمان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کائزان شاہ اسے کیوں تنگ کر رہا تھا وہ بھی تب جب وہ سو رہی تھی۔۔۔

تنگ نہیں کر رہا ہوں تم جانتی ہو آج میں نے مشن "

پہ جانا ہے اور کچھ ہی دیر میں ہم لوگوں نے نکلنا ہے

اس لیے جانے سے پہلے تمہارے ساتھ تھوڑا سا ٹائم

بتانا چاہتا تھا" کائزان شاہ نے اسے یاد دلایا تھا کہ انہوں

نے جانا ہے مشن پر وہ اسے کل رات بھی یہ بات بتا چکا

تھا۔۔۔

نور الایمان یہ بات بھول گئی تھی پہلے کالج گئی اور پھر

کالج انے کے بعد اکر وہ سو گئی تھی اس کے دماغ سے یہ

بات بالکل ہی نکل گئی تھی۔۔۔

کائزان" نور الایمان نے اس کے گال پر اپنے دونوں

ہاتھ رکھ لیے تھے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں

لے لیا تھا۔۔۔

میں آپ کی منتظر رہوں گی" نور الایمان نے اس"

کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے اور پھر اس کے سینے

پر سر رکھ کر بلکہ اس میں پوری کی پوری سما کر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ ڈر رہی تھی اسے بھیجنا تو نہیں چاہتی تھی روکنا چاہتی تھی لیکن وہ ملک کے لیے جا رہا تھا۔۔۔

اللہ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے اس نے دل سے دعا کی تھی اپنے رب سے کہ کائزان شاہ واپس صحیح سلامت آئے۔۔۔

کائزان شاہ نے بھی اسے اپنے سینے سے لگا کر آنکھیں بند کر لی تھی جب جب وہ اس کی اتنا قریب ہوتی تھی تب تب وہ بہت زیادہ سکون میں ہوتا۔۔۔

اور اسے اس وقت سکون کی سب سے زیادہ ضرورت تھی اور اس کا سکون اس کے پاس تھی اس کی بیوی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

وہ فریش ہو کر واش روم سے باہر آیا تھا اس نے اپنی بلیک شرٹ پہنی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں عیشل کا منتظر تھا جو کہ جان بوجھ کر نہیں آرہی تھی جب سے ان دونوں کے درمیان نزدیکیاں بڑھی تھی تب سے عیشل اس سے منہ چھپائے پھر رہی تھی۔۔۔

اس کے سامنے بہت کم ہی آتی تھی وہ بھی اپنے مشن کی وجہ سے بہت بزی تھا جس کی وجہ سے اسے کچھ نہیں کہتا تھا لیکن آج اسے اپنے مشن پر جانا تھا۔۔۔

اسے کسی نہ کسی طرح عیشل کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا تھا اس سے باتیں کرنی تھی۔۔۔

اس وقت فلیٹ پر کیپٹن آیان ملک بھی نہیں تھا اس نے اپنی شرٹ کے بٹن بند کیے تھے اپنے بال صحیح کیے

اور کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔۔

اسے عیشل کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی وہ کچن میں آیا تھا۔۔۔

وہ کچن میں کھڑی کچھ بنا رہی تھی میجر حسین ملک اس کے پاس آیا تھا اور پیچھے سے اکر اسے گلے لگا لیا۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھے تھے عیشل ڈر گئی تھی وہ فوراً سے پیچھے ہونا چاہی تھی۔۔

لیکن پیچھے بھی میجر حسین ملک تھا پیچھے ہونے کے باوجود بھی وہ اس کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔

کیا ہے احمر جان نکال دی تھی اپ نے میری پتہ ہے" میں کتنا ڈر گئی تھی "عیشل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اپنا چن اس کے کندھے پر رکھا تھا۔۔۔

میری جان اتنا بھی گھبرانے کی کیا ضرورت تھی"

جب آپ جانتی تھی کہ آپ کے شوہر کے علاوہ کوئی

بھی اتنی جرات نہیں کر سکتا آپ کے اتنا قریب آنے

کی اور ویسے بھی فلیٹ میں میں اور تم ہی تو ہے اور کوئی

بھی نہیں ہے 'میجر حسین ملک نے اس کا رخ اپنی

جانب کیا۔۔۔

"کیا مطلب کوئی نہیں ہے ایان بھائی کدھر ہیں"

عیشل نے اسے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

مجھے کیا پتا وہ کدھر ہے وہ مجھے بتا کے تھوڑی نہ گیا "

ہے اور اچھی بات ہے وہ چلا گیا ہے تھوڑا سا ٹائم میں

اپنی بیوی کے ساتھ اکیلے میں گزار لوں گا اور ویسے

بھی جب سے ہمارے درمیان کی نزدیکیاں بڑھی ہیں

اپ تو ویسے ہی اپنا چہرہ چھپاتی پھر رہی ہیں کیا بات ہے

آخر "میجر حسین ملک اسے تنگ کرنے کے لیے بول

رہا تھا۔۔۔

توبہ ہے احمر آپ تو اس بات کے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں "
تھوڑا سا تو خیال کر لیں مجھے شرم آتی ہے " یہ بات
سوچتے ہی اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔
اس کا چہرہ سرخ ہوتا دیکھ کر میجر حسین ملک مسکرانے
لگا تھا۔۔۔

ہائے میری معصوم سی بھولی سی بیوی تم تو بات سن کر '
ہی شرمانے لگ گئی " میجر حسین ملک ہنسنے لگا تھا۔۔۔
اور نہیں تو کیا میں آپ کی طرف بے شرم تھوڑی نہ "
ہو ایک بات کو لے کے بیٹھی رہوں اور پھر اسی بات کو
لے کے تنگ کرتی رہوں دوسروں کو اسی لیے میں
آپ کے سامنے نہیں آرہی تھی مجھے پتہ ہے تو آپ
نے مجھے اسی طرح تنگ کرنا ہے اور میری کوئی شادی
سے پہلے اپ سے اس طرح کی ملاقاتیں نہیں ہوتی

تھی کہ شادی کے بعد مجھے آپ سے شرم بھی نہ آئے

عیشل نے غصے سے منہ بنا کر کہا تھا اس کا پھولا ہوا "

منہ دیکھ کر میجر حسین ملک مسکرا رہا تھا۔۔

ہائے میری معصوم سی بیوی اتنا غصہ کہاں سے لاتی "

ہو" میجر حسین ملک نے اس کے گال کھینچے تھے۔۔

"احمر نہ کریں مجھے درد ہو رہا ہے ابھی"

وہ بات ہی کر رہے تھے کہ انہیں جلنے کی بد بو آئی تھی

جلنے کی بد بو محسوس کر کے عیشل فوراً سے مڑی

تھی۔۔۔

چولہے پر رکھا ہوا اس کا سالن بری طرح سے جل چکا

تھا اور وہ اب بھی اسے دیکھی جا رہی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے چولہہ بند کیا تھا عیشل غصے سے

اب اسے گھور رہی تھی۔۔۔

دیکھ لیا آپ نے اپنا کچن میں آنے کا نتیجہ جلا دیا نا میرا "

" سالن کتنی مشکلوں سے میں نے آپ کے لیے بنایا تھا
عیشل اسے غصے سے دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔
عیشل کے غصہ کرنے پر میجر حسین ملک مسکرا رہا

تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے

اپنے قریب کر لیا۔۔۔

کیا ہو گیا احمر آپ کو ہر سچویشن میں بس رومینس "

سوجھ رہا ہوتا ہے "عیشل نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔۔

سب باتیں چھوڑو آج میں نے جانا ہے "میجر حسین "

ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

اس کے جانے والی بات سن کر عیشل تھوڑی سی

حیران ہوئی تھی۔۔۔

کہاں جانے کی بات کر رہے ہیں "عیشل نے کنفیوز "

ہو کر اس سے پوچھا تھا۔۔۔

میں تمہیں پہلے ہی بتا دینا چاہتا تھا لیکن تمہیں ٹینشن "
نہیں دینا چاہتا تھا آج میں نے آیان نے اور کائزان نے
ہم تینوں نے ایک مشن پر جانا ہے اور جانے سے پہلے
میں اپنا سارا کا سارا وقت جو ہے وہ اپنی خوبصورت سی
بیوی کو دینا چاہتا ہوں" میجر حسین ملک نے اس کا چہرہ
اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر لیا تھا۔۔۔

یہ بات سن کر عیشل کی آنکھیں فوراً سے نم ہو گئی
تھیں۔۔۔

اس طرح رو کر مجھے اللہ حافظ کہوں گی میری جان"
اللہ پر یقین رکھو بے شک وہ بہتر کرنے والا ہے اور
رونے سے اچھا ہے کہ تم دعا کرو اللہ تعالی ہمیں خیر
خیریت سے واپس لائے اور ہمیں ہمارے مشن میں
کامیابی عطا کرے آمین" میجر حسین ملک نے اسے
اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

اس کا سہارا ملتے ہی عیشل زور زور سے رونے لگی تھی

ابھی چند روز گزرے تھے وہ زندگی اور موت کی جنگ

لڑ کی اس کے پاس ایا تھا۔۔۔

کتنی دعائیں کی تھی اس نے اپنے رب سے اور وہ پھر

سے جا رہا تھا یہ سوچ کر ہی عیشل کا دل زور زور سے

دھڑک رہا تھا اس کے اندر ایک خوف سا پیدا ہو گیا تھا۔۔

اسی لیے میں تمہیں نہیں بتا رہا تھا تم اسی طرح رو"

" گیتمہیں پہلے سے میں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

میجر حسین ملک اسے پیچھے کرنا چاہ رہا تھا لیکن وہ پیچھے

نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے ساتھ لگ کر مسلسل روئے جا رہی تھی میجر

حسین ملک بھی اسے رونے دے رہا تھا کیونکہ وہ جانتا

تھا اس نے اتنی اسانی سے چپ نہیں ہونا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

وہ تینوں اپنی پوری فورس لے کر وہاں پہنچ گئے تھے

میجر حسین ملک کے مطابق کیپٹن آیان ملک کے آفیسرز نے اس جگہ کو پوری

طرح سے گھیر لیا

تھا۔۔۔

اس جگہ کا لیڈر ویسے تو امتیاز شاہ تھا جو کہ اس پورے

کام کو کنٹرول کہہ رہا تھا۔۔۔

لیکن جب سے نور الایمان کو کائزان شاہ اس سے چھڑا

کر لایا تھا اس کے بعد سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو گیا

تھا۔۔۔

اس لیے وہ پاکستان میں نہیں رکا تھا بلکہ یہاں سے

بھاگ گیا تھا۔۔۔

اسے اپنی جان حد سے زیادہ عزیز تھی اس لیے یہاں پر

شہزاد ملک کا بہت ہی پر اعتماد بندہ تھا جو کہ اس پورے

کام کو کنٹرول کر رہا تھا۔۔۔

وہ شہزاد ملک کے نیچے کام تو کر رہا تھا لیکن اس نے کبھی

بھی لیڈر شپ نہیں لی تھی۔۔۔

اسے نہیں تھا پتہ کہ یہ ساری چیزیں کیسے ہونی ہیں بس

شہزاد ملک نے اپنی جان بچانے کے لیے اس جگہ کو

کسی کے کنٹرول میں دینا تھا۔۔۔

اور وہ اس نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا تھا

کائزان شاہ اور میجر حسین ملک کو بس کسی طرح سے

اندر داخل ہونا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے باہر سے اس جگہ کو گھیرنا تھا اور

اگر باہر کوئی سچویشن خراب ہوتی تھی تو اس نے اس کو

ہینڈل کرنا تھا۔۔۔

باقی سب کائزان شاہ اور میجر حسین ملک نے کرنا تھا

اگر اس کی ضرورت اندر پڑتی تو ہی اس نے اندر جانا

تھا۔۔۔

وہ ایک پرانا سا گھر تھا جو کہ باہر سے بالکل ہی خراب

لگ رہا تھا اس کے اس پاس کوئی بھی پہرا نہیں تھا۔۔۔

کسی قسم کا کوئی بھی بندہ نہیں تھا جس سے یہ ظاہر ہو

کے وہاں پہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

اور کوئی بھی نہیں رہتا ہو اور کسی کا شک بھی وہاں پر نہ

جائے میجر حسین ملک اور کائزان شاہ نے ایک

دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں ہی گھر کے

دروازے کے پاس آئے تھے۔۔۔

گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا یہ دیکھ کر وہ حیران ہوئے تھے

وہ دونوں ہی اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

ان دونوں نے اپنی گنز نکال لی تھی ان کے پیچھے پیچھے

ان کے آدمی بھی تھے۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی ان کا سامنا کچھ لوگوں سے ہوا تھا

جو کہ وہاں پر کھڑے تھے۔۔۔

ان کی تعداد لگ بھگ چھ یا سات کے درمیان ہوں
گے وہ سارے ہی شراب کی لت میں تھے۔۔۔
امتیاز شاہ جو کہ وہاں کا لیڈر تھا وہ انہیں کس کر رکھتا
تھا۔۔۔
شراب پینے اس وقت تو بالکل بھی نہیں دیتا تھا جب وہ
اپنی ڈیوٹی پر ہوں کیونکہ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا
تھا۔۔۔
لیکن اس وقت جوان کا نیا لیڈر تھا اس سے تو لیڈر شپ
کا پتہ ہی نہیں تھا اسے تو کسی بھی چیز کا نہیں تھا پتا۔۔۔
وہ ابھی ابھی نیا ہی آیا تھا ان کی ٹیم میں ایک بار اس نے
شہزاد ملک کی جان بچائی تھی۔۔۔
جس کی وجہ سے شہزاد ملک اس پر بہت زیادہ اعتماد
کرنے لگا تھا۔۔۔
اس لیے اس نے اسے یہاں پر لیڈر بنا دیا اور خود

پاکستان سے فرار ہو گیا۔۔۔

اب اس کی بلا سے کوئی جو بھی کرتا اسے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

یہ دیکھ کر وہ دونوں ہی حیران ہوئے تھے۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا کہ یہاں پر ہمیں لڑکیاں ملنی ہیں"

کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کی طرف دیکھ کر

کہا۔۔۔

میجر حسین ملک خود بھی بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا

لیکن اسے ہارون شاہ کی بات پر پورا یقین تھا۔۔

یقین رکھو اگر یہ لوگ اس حالت میں ہیں تو ہمارا ہی "

فائدہ ہے زیادہ خون ریزی نہیں ہو گی اور ہماری بھی

بہت سی جانیں بچ جائیں گی" میجر حسین ملک اس

طرف سے خدا کا شکر بھی ادا کر رہا تھا ان کی زیادہ

جانیں نہیں جائیں گی۔۔۔۔

ان سب کو پکڑ لو" میجر حسین ملک نے اپنی ٹیم کو"

حکم دیا ان لوگوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

ان میں سے کچھ افیسر زان لوگوں کو پکڑنے لگے تھے باقی میجر حسین ملک اور کائزان شاہ کے ساتھ اندر گئے۔۔۔

اندر ہی کچھ ایسے لوگ تھے جو کہ محتاط تھے اور اس کام کو بہت اچھے سے جانتے تھے اور شہزاد ملک کے بہت وفادار تھے۔۔۔

کائزان شاہ اور میجر حسین ملک کو دیکھ کر وہ سب ہی حیران ہو گئے تھے۔۔۔

میجر حسین ملک اور کازان شاہ نے ان پر گن تانی ہوئی تھی۔۔۔

ان کی تعداد بھی کم نہ تھی 15 یا 20 کے درمیان میں تو تھی۔۔۔

لیکن میجر حسین ملک کی ٹیم بھی بہت بڑی تھی ان

سب نے ہی ان پر غم تانی ہوئی تھی۔۔۔

وہ سب لوگ ان لوگوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔۔۔

اپنی جگہ سے کوئی بھی نہیں ہلے گا ورنہ میں گولی چلا "
دوں گا اگر تم لوگوں کو اپنی جان پیاری ہے تو خاموشی
سے خود کو میرے سپرد کر دو" میجر حسین ملک کی آواز پورے ہال میں گونجی
تھی۔۔۔۔

سوری گائز آج ایپیسوڈ چھوٹی ہو گئی ہے لیکن انشاءاللہ کل لمبی آئے گی آج بلکل
بھی نہیں لکھا جا رہا اور 9 بھی بج گئے ہیں ایڈیٹ بھی کرنی ہے۔۔۔ سوری

اپنی جگہ سے کوئی بھی نہیں ہلے گا ورنہ میں گولی چلا "
دوں گا اگر تم لوگوں کو اپنی جان پیاری ہے تو خاموشی

سے خود کو میرے سپرد کر دو" میجر حسین ملک کی آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔۔۔۔

ہم کبھی بھی خود کو تم لوگوں کے حوالے نہیں کریں" گیں" ان میں سے ایک آدمی بولا تھا اس نے بھی اپنی گن نکال لی تھی۔۔

تم لوگوں کی تعداد ہم سے کم ہے اور طاقت بھی جو " کام تم لوگ کر رہے ہو وہ سراسر غلط ہے اور تم لوگوں کو روکنے کے لیے ہم کچھ بھی کریں گے اس لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو تمہارا "لیڈر بھی دور بھاگ گیا نا تم لوگوں کو یہاں پر چھوڑ کر کائزان شاہ ان سب کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

سب سے زیادہ غصہ تو اسے اس شخص پر آیا تھا جس نے گن نکال لی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے ایک اشارہ کیا تھا اس کے اشارہ کرنے

کے فوراً بعد ہی گولی چلی تھی۔۔۔

جو کہ اس شخص کے پاؤں پر لگی تھی باقی سب لوگوں نے بھی اپنی اپنی بندوں کے نکال لی تھی۔۔۔

"تم لوگوں کی گولی جلانے سے پہلے ہی ہماری گولی تم لوگوں کے سینوں کے آر پار ہوں گی ہماری تعداد تم لوگوں سے زیادہ ہے تو اس لیے بہتر ہے کہ خود کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ یہ جو شخص نیچے یہاں درد سے کراہ رہا ہے نا تم لوگ بھی اسی طرح سے نیچے پڑے ہو گے" میجر حسین ملک ان لوگوں کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

"اگر تم لوگوں کو اب بھی یہ لگتا ہے کہ تم لوگ ہمیں پکڑ لو گے تو پھر کوئی اور اجائے جس نے ٹانگ پر اپنی گولی کھانی ہے" کائزان شاہ نے ان سب کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

ان سب لوگوں نے ہی اپنی گنز نیچے پھینک دی تھی اور اپنے ہاتھ اوپر کر لیے تھے۔۔۔

"اب مجھے بتاؤ کہ تم لوگوں کا موجودہ لیڈر کہاں ہے" میجر حسین ملک نے ان میں سے ایک بندے سے پوچھا تھا۔۔

ہمیں اس کا نہیں معلوم وہ صبح ہی یہاں سے نکل گیا" تھا" ابھی وہ بندہ بات ہی کر رہا تھا کہ ایک نوجوان کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر میجر حسین ملک تو اچھا خاصا حیران ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کا دوست تھا ٹریننگ میں وہ اسی کے ساتھ ساتھ رہا تھا اور دونوں نے مل کر ٹریننگ لی تھی۔۔۔

تم یہاں "میجر حسین ملک اچھا خاصا حیران ہوا" تھا۔۔

اسے تو دھچکا بھی لگا تھا میجر حسین ملک کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا اور اس کے پاس آیا۔۔۔

"ڈونٹ وری سر نے بھیجا ہے شہزاد ملک کے پاس بھیجا تھا ایک مرتبہ اس کی جان بچائی اس نے مجھ پہ یقین کر لیا اور پھر یہ سارا کام میرے سپرد کر دیا یہ خبر میں ہارون سر کو دینے ہی والا تھا لیکن مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ تم لوگوں نے آج اجانا ہے میں ابھی ان سے ہی مل کر ارہا ہوں" اس لڑکے نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"ساحل واقعی میں تم نے یہ ثابت کیا کہ ہم سب اپنے وطن کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں اپنے دشمنوں کے درمیان بھی رہ سکتے ہیں" میجر حسین ملک اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

ساحل بھی مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا کازان شاہ

ان دونوں کو حیران ہو کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے کوئی مجھے بھی بتائے گا" کائزان "

شاہ ان دونوں کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

اوہاں یہ ہے میرا دوست ہم دونوں نے ٹریننگ ایک "

ساتھ کی ہے اور ہارون سر سے ہی لیا اس کا نام ہے

ساحل خان" میجر حسین ملک نے کائزان شاہ سے اس

کا تعارف کروایا تھا۔۔۔

ساحل خان نے اپنا ہاتھ کائزان شاہ کے آگے کیا ان

دونوں نے ہاتھ ملایا۔۔۔

سب کچھ چھوڑو بس یہ بتاؤ کہ اب لڑکیاں کہاں ہیں "

جب تک وہ یہاں سے رہا نہ ہو جاتی تب تک مجھے کوئی

سکون چین نہیں ملے گا" کائزان شاہ نے ساحل خان

سے پوچھا۔۔۔۔

ان کی ٹینشن نہ لو ان کو میں نے یہ اعتماد دیا ہے کہ وہ "

لوگ یہاں سے صحیح سلامت نکل جائیں گی اور وہ اس
وقت سامنے والے کمرے میں ہے تم لوگ انہیں لے
"کر نکلو اور ان سب کو بھی پکڑنا چاہتے ہو تو پکڑ لو
ساحل خان نے کائزان شاہ اور میجر حسین ملک کو دیکھ
کر کہا۔۔۔

اور تم "میجر حسین ملک نے سائل خان سے "
پوچھا۔۔۔

ہائے یار کیا بتاؤں بس تمہیں تمہارے بھائی کو محبت "
ہو گئی ہے لیکن حد سے زیادہ غصہ اس بات پر ہے جس
لڑکی سے محبت ہوئی ہے شہزاد ملک کے پاس وہ قید
ہے "ساحل خان افسردگی سے بول رہا تھا۔۔۔

کس کے بارے میں بات کر رہے ہو اور وہ کون "
ہے "میجر حسین ملک اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم نے تو اپنی شادی میں مجھے بلایا ہی نہیں وہ تو سر سے "

پتہ چلا ہے تمہاری شادی کا مجھے اور میں تمہیں بتادوں کہ مجھے کس سے محبت ہوئی ہے" ساحل خان اسے دیکھ غصے سے بول رہا تھا۔۔۔

شہزاد ملک کے پاس وہاں پر اس وقت صرف اور" صرف دو لڑکیاں ہیں ان دونوں میں سے تمہیں کس "سے محبت ہے اور وہ دونوں ہی اس کے گھر میں ہیں میجر حسین ملک نے اسے دیکھ ایک بار پھر سے پوچھا تھا۔۔۔

تمہیں ان سب چیزوں کی خبر کیسے ہے" ساحل خان " اسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

آفیسرز تم لوگ ان سب کو پکڑ لو اور لڑکیوں کو صحیح " سلامت باہر نکالو ان سے ان کے گھر کا ایڈریس پوچھو اور انہیں وہاں تک چھوڑ دو" میجر حسین ملک نے پہلے اپنے آفیسرز کو حکم دیا۔۔۔

اور اس کے بعد ساحل خان کے ہمراہ باہر ا رہا تھا

کائزان شاہ بھی ان کے ساتھ ساتھ تھا۔۔۔

جن ہارون سر کو تم خبر دیتے ہو انہیں سے مجھ تک آ"

جاتی ہے "میجر حسین ملک نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

ان میں سے ایک مریم ہے "کائزان شاہ نے ساحل

خان سے پوچھا تھا۔۔۔۔

مریم کو آپ کیسے جانتے ہیں "ساحل خان کو کائزان"

شاہ کے منہ سے مریم کا نام بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

اس لیے وہ فورا اسے بولا تھا۔۔۔

مریم میری بیوی کے ساتھ ایک ہی سکول میں پڑھی"

ہے اور اس کی بیسٹ فرینڈ ہے میری اس سے ملاقات

ہوئی ہے اور میجر حسین ملک نے بھی بتایا تھا کہ شہزاد

ملک کے قبضے میں وہی مریم ہے تو اس لیے میں نے

پوچھ لیا "کائزان شاہ نے سائل خان کو دیکھ کر جواب

دیا تھا۔۔۔

"ساحل" ہاں وہی مریم اسی کی میں بات کر رہا ہوں

خان کو اچھا تو نہیں لگا تھا بتانا لیکن پھر بھی وہ بول

گیا۔۔۔

"تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے ہم سب مل

کر تمہارے ساتھ دبئی جائیں گے اور مریم کو چھڑائیں

گیں مریم میرے لیے میری بہنوں کی طرح ہے

" کیونکہ اس نے میری بہن کا ساتھ دیا ہے ہر قدم پر

میجر حسین ملک نے مسکرا کر کہا تھا اور اس کے

کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

" تم ٹینشن نہ لو ہم یہاں سے گھر نہیں جائیں گے بلکہ

سیدھا دبئی جائیں گے پہلے ہم مریم کو چھڑائیں گے اس

کے بعد ہی اپنے گھروں کو لوٹیں گے اپنے اس مشن کو

سرانجام تک لے کر جانا ہے شہزاد ملک اور امتیاز شاہ

دونوں کو پکڑنا ہے" میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا ان دونوں نے ہی ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

ان سب کو پکڑ کر وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے لڑکیوں کو صیحح سلامت ان لوگوں نے ان کے گھر چھوڑا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

اپنی سیکیورٹ ٹرانسپورٹ کے ساتھ وہ لوگ دبئ پہنچ گئے تھے۔۔۔

وہ کل رات کو نکلے تھے اپنے میشن پر اور اس وقت صبح ہو گئی تھی۔۔۔

ہم اج رات کو اس کے گھر پر حملہ کریں گیں" میجر حسین ملک نے ان سب کو ناشتے کی ٹیبل پر موجود دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ تھا کیپٹن آیان ملک تھا اور ساتھ میں ساحل خان تھا۔۔۔

باقی ان کے آفیسرز بھی وہاں پر موجود تھے لیکن اس کمرے میں نہیں تھے جہاں پر وہ لوگ تھے۔۔۔

" ٹھیک ہے لیکن ہمیں بہت محتاط رہنا پڑے گا یہاں پر اس نے اپنی سیکیورٹی بہت زیادہ ٹائٹ کر رکھی ہے کہیں ہم لوگ اس تک پہنچ نہ جائیں لیکن تم لوگ اس کی فکر مت کرو میرے وہاں پر جاننے والے لوگ ہیں جو ہمیں اندر ضرور لے جائیں گیں" ساحل خان نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

" انشاءاللہ آج شہزاد ملک کا کام ہم تمام کر کر ہی رہیں گیں اس کو پکڑنے کے بعد صرف اور صرف امتیاز شاہ رہ جائے گا جب شہزاد ملک ہاتھ اسکتا ہے تو امتیاز شاہ کیوں نہیں اسکتا" کائزان شاہ نے ان سب کو دیکھ کر

مسکرا کر کہا۔۔۔

"انشاءاللہ اللہ ہمیں اپنے مشن میں کامیاب کرے" کیپٹن آیان ملک مسکرا کر بولا تھا وہ سب لوگ ناشتہ کرنے لگے تھے۔۔۔۔

"لیکن تم مریم کو خود بھی تو چھڑا سکتے تھے تم وہیں پر رہتے تھے پھر تم نے چھڑایا کیوں نہیں" کائزان شاہ نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

نہ جانے کب سے یہ سوال اس کے دماغ میں گردش کر رہا تھا آخر کار اس نے پوچھ ہی لیا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے کہ میں نے اسے چھڑانے کی کوشش نہیں کی ہے بلکہ وہاں سے نکلنا مشکل ہے اور میں وہاں اکیلا ہوں اگر میں مریم کو اپنے ساتھ لے بھی آتا ہوں تو اسے کبھی بھی اس گھر سے باہر نہیں نکال پاؤں گا کیونکہ وہاں پر کیمرہ لگے ہوئے ہیں شہزاد ملک ہر ایک

چیز پر نظر رکھے ہوئے ہے آج کل کیونکہ اسے اپنی جان بہت زیادہ پیاری ہے لیکن کچھ دیر کے لیے میں ان کیمراز کو ڈی ایکٹیویٹ کر سکتا ہوں اور تم لوگوں کو اندر بھی لے جا سکتا ہوں" ساحل خان نے کائزان شاہ کو جواب دیا تھا۔۔۔

"اگر تم ان کے امراض کو ڈی ایکٹیویٹ کر سکتے ہو تو تم مریم کو کیوں نہیں چھڑا سکے" کائزان شاہ نے پھر سے سوال کیا تھا۔۔۔

"اگر میں ان کیمراز کو ڈی ایکٹیویٹ بھی کر دیتا تو دروازے پر اتنے گارڈ تھے ان سے میں اکیلے کیسے لڑتا اور ان کیمراز کو ڈی ایکٹیویٹ میں صرف اور صرف پانچ منٹ کے لیے کر سکتا ہوں کہ ہم وہاں سے اندر داخل ہو سکیں پانچ منٹ کے لیے میں کیسے مریم کو نکال کے لے آتا اور یہ سب کچھ کر لیتا وہ لڑکی ہے وہ

اتنی جلدی بھاگ وغیرہ نہیں سکتی" ساحل خان کو
کائزان شاہ کچھ عجیب لگا تھا جو اس سے صرف سوال
کیے جارہا تھا۔۔۔

"تم لوگ ان سب باتوں کو چھوڑو اور کائزان تم بھی
خاموشی سے کھانا کھاؤ تم تو اس کے پیچھے ایسے پڑ گئے ہو
جیسے تم اس کا انٹرویو لے رہے ہو" میجر حسین ملک
نے بھی جب دیکھا کہ سائل خان تنگ اگیا ہے تو اس
نے کائزان شاہ کو ٹوکا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے غصے سے میجر حسین ملک کی طرف
دیکھا تھا اسے اچھا نہیں لگا تا میجر حسین ملک کا اسے
یوں کہنا۔۔۔

کائزان شاہ کو مسئلہ ہی اس بات کا کہا تھا کہ میجر حسین
ملک نے اسے اپنا دوست کہا تھا جبکہ اس کا جگری یار کائزان شاہ تھا۔۔۔

اسی لیے وہ بار بار اسے تنگ کر رہا تھا اور اس سے عجیب

وغریب سوال کیے جارہا تھا۔۔۔

جبکہ ان سب کا جواب وہ خود بھی جانتا تھا۔۔۔

میں کیوں چپ کروں میری مرضی میں تو بولوں گا "

مجھے تو آج پتہ چل رہا ہے میرے علاوہ بھی تمہارے

کوئی دوست ہیں"کائزان شاہ نے منہ بنا کر یہ بات کہی

تھی۔۔۔

اور ساتھ میں اس پر طنز بھی کیا تھا کائزان شاہ کے طنز کا

تیر مارنے پر میجر حسین ملک مسکرایا تھا۔۔۔

وہ اسی بات کا تو منتظر تھا وہ جانتا تھا کہ وہ کس طرح خود

پر کنٹرول کر کے بیٹھا ہے ابھی سائل خان کے جانے

کی دیر تھی اور اس نے نیچے زمین پر زخمی حالت میں ہونا تھا۔۔۔

خیر ان لوگوں نے ساتھ میں ناشتہ کیا تھا اس کے بعد

میجر حسین ملک رات کا پلین بنانے لگ گیا تھا۔۔۔

اس کے بعد اس نے اپنی ٹیم کو بھی سمجھانا تھا اور اس پہ

عمل ہونا تھا کیونکہ بغیر پلاننگ کے کوئی بھی شخص اپنا کوئی بھی مشن مکمل نہیں کر سکتا۔۔۔

مشن سے پہلے پلیننگ ضروری تھی جو کہ میجر حسین ملک نے بہت سوچ سمجھ کر کرنی تھی۔۔۔۔

وہ چاروں اس وقت شہزاد ملک کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

ساحل خان کو تو جانے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن اس نے اپنے ساتھ ان تینوں کو بھی لے کر جانا تھا۔۔۔

گیٹ پر کھڑے بندے سے اس نے پہلے ہی بات کر لی تھی بس اسے اب اندر جا کے کسی طرح کیمراز ڈی ایکٹیویٹ کرنے تھے۔۔۔

اور اس کے بعد اس نے انہیں کال کرنی تھی اور ان لوگوں نے اندر جانا تھا۔۔۔

"میں جا رہا ہوں تم لوگ تیار رہنا میری ایک کال پہ تم لوگ اندر آ جانا" ساحل خان ان تینوں سے بولا تھا۔۔۔

ان تینوں نے ہاں میں سر ہلایا تو ساحل خان اندر چلا گیا۔۔

" تم لوگ بھی تیار رہنا ہمیں اپنے ساتھ اندر بندوں کی بھی ضرورت پڑے گی لیکن اس کے لیے بھی پلین تیار ہے" میجر حسین ملک کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر بولا تھا ان دونوں نے ہی حامی سر ہلایا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooo

ساحل خان اپنے کمرے میں آیا تھا سب سے پہلے اس

نے اپنا لیپ ٹاپ نکالا اور کیمرا زڈی ایکٹیویٹ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

تقریباً دو سے تین منٹ لگے تھے اسے یہ کام کرنے میں اور اس نے میجر حسین ملک کے موبائل پر کال بھی کر دی تھی۔۔۔

اب وہ جا رہا تھا شہزاد ملک کے پاس کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس وقت شہزاد ملک کہاں ہو گا وہ اس طرف گیا تھا۔۔۔

ساحل خان ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں پر ایک بہت بڑی ایل ای ڈی لگی ہوئی تھی۔۔۔

جہاں پر ہر جگہ کی فوٹیج دکھائی دیتی تھی لیکن اس وقت وہ سارے سکرین ہی بلینک تھے۔۔

وہاں موجود لڑکا جوان سب کام کو کنڑول کرتا تھا وہ حیران ہو گیا تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ساحل خان

کھڑا تھا۔۔۔

تم یہاں اور یہ سب" وہ لڑکا پریشانی سے بول رہا "

تھا۔۔

ساحل خان اس کے پاس ایا تھا اور اپنی گن نکال کر اس

کے ماتھے کے پیچھے مارا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ نیچے زمین پر گرا تھا اور اس کے

ماتھے سے خون نکلنے لگا۔۔۔

اب اس نے جانا تھا شہزاد ملک کے پاس وہ وہاں سے

نکل کر سیدھا اس کے کمرے کی طرف بڑھ رہا

تھا۔۔۔

لیکن شہزاد ملک حسین گھر کے لاؤنج میں ہی مل گیا

تھا۔۔۔

ساحل خان کو وہاں دیکھ کر وہ اچھا خاصا حیران ہوا تھا

بغیر کسی اطلاع کے وہ یہاں پر کیسے اسکتا تھا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو میں تمہیں پاکستان چھوڑ کر آیا"

تھانا"شہزاد ملک اسے یہاں دیکھ کر غصہ ہو گیا تھا۔۔۔

اور میں کیا کرتا ان لوگوں نے وہاں پر حملہ کر دیا اپنی "

جان بچا کر بھاگ آیا جیسے آپ اپنی جان بچا کر بھاگ

آئے تھے"ساحل خان نے اس پر طنز کرتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

اپنی زبان کو لگام دے کر مجھ سے بات کرو اور جب"

تم وہاں پر سارا معاملہ سنبھال ہی نہیں سکے تو یہاں پر

تمہیں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی"شہزاد ملک بوکھلا

گیا تھا اسے یہاں دیکھ کر اسے اس بات کا اندازہ ہو چکا

تھا کہ اسے کتنا بڑا نقصان ہو چکا ہے۔۔۔

کروڑوں میں جو ڈیل ہونی تھی وہ ساری کی ساری برباد

ہو چکی تھی۔۔۔

تم نے یہاں اکر بہت بڑی غلطی کی ہے اگر تم بھاگ "

جاتے تو پھر بھی تمہاری جان بچ جاتی لیکن یہاں پر آکر نا تمہاری جان بالکل بھی نہیں بچنی "شہزاد ملک غصے سے بول رہا تھا۔۔۔

"میری جان نہیں بچنی یا تمہاری جان نہیں بچنی"

ابھی وہ یہ بات کر ہی رہا تھا کہ میجر حسین ملک کائزان شاہ اور کیپٹن آیان ملک بھی وہاں آپہنچے تھے ان سب کو دیکھ کر شہزاد ملک تو حیران رہ گیا تھا۔۔۔

"تم سب لوگ یہاں کیسے آئے تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی تمہیں اندر آنے کس نے دیا"

وہ اتنا ڈر گیا تھا کہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے اور کیا نہیں۔۔۔

"یہ چھوڑو کہ ہم یہاں کیسے آئے ہیں اور کس نے ہماری مدد کی ہے اپنی خیر مناؤ" میجر حسین ملک غصے سے بولا تھا۔۔۔

یہ گھر دیکھ کر اسے یہاں پر گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی اتنا شان وشوکت والا گھر وہ بھی حرام کے پیسوں سے انتہائی حرام کے۔۔۔

ان لوگوں نے کس غریبی میں زندگی گزاری تھی وہ ان دونوں بھائیوں کو ہی پتہ تھا اس لیے اسے یہاں پر عجیب سی گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ یہاں نہیں کھڑا ہونا چاہتا تھا یہاں سے جانا چاہتا تھا۔۔۔

تم لوگوں کو میں چھوڑوں گا نہیں "اس نے اپنے " گارڈز کو آواز دی تھی۔۔۔

تقریبا اس کے سبھی گارڈز جوارد گرد تھے وہ یہاں پر آ گئے تھے ان سب کو دیکھ کر شہزاد ملک ان چاروں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

اب کیا کرو گے تم چار اور میرے پاس پوری فوج "

ہے "شہزاد ملک ہنس کر بول رہا تھا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری اس فوج پر ہم بھاری نہیں " پڑ جائیں گیں" کیپٹن آیان ملک نے اس پر تنز مارتے ہوئے کہا تھا۔۔

اگر ہم یہاں پہنچ گئے ہیں تو تمہیں کیا لگتا ہے ایسے " ہی آگئے ہیں پوری پلاننگ کے ساتھ آئے ہیں کائزان شاہ مسکرا کر بول رہا تھا۔۔"

ابھی وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے کہ ان کے آفیسرز بھی وہاں اگئے تھے۔۔

میجر حسین ملک گیٹ پر موجود گارڈ سے پہلے ہی بات کر چکا تھا جب وہ لوگ اندر چلے جائیں تو اس کے کچھ دیر بعد ہی وہ اس کی ٹیم کو بھی اندر بھیج دیں۔۔۔

کیونکہ ساحل خان نے اسے میسج کر کے بتا دیا تھا کہ جو لڑکا کیمراز کو کنڑول کرتا ہے اور یہ ساری خبر شہزاد

ملک تک پہنچاتا ہے اس کو اس نے بے ہوش کر دیا

تھا۔۔۔

تو شہزاد ملک تک کوئی خبر بھی نہیں پہنچیں گی شہزاد

ملک تو اس کی پوری فورس دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

اور یہ بات اچھے سے جانتا تھا کہ وہ سب آرمی ٹرین ہیں

ان کی طاقت اس کے آدمیوں کے معاملے میں بہت

زیادہ ہو گئی۔۔۔۔۔

اب بتاؤ اب بھی کچھ کہو گے "میجر حسین ملک نے"

اسے دیکھ کر غصے سے کہا۔۔۔

تم لوگوں کی میں جان لے لوں گا اتنا بڑا نقصان مجھے "

دے کر بھی تم لوگوں کو چین نہیں ملا کہ یہاں تک

پہنچ گئے "شہزاد ملک غصے سے چیخا تھا۔۔۔

اپنی آواز نیچے رکھو تم جیسے درندوں کو نا صفائی ہستی "

سے مٹا دوں گا میں یہ مت سمجھنا تمہارے خون کا حصہ

ہیں تو تمہیں بخش دوں گا اس معاملے میں ہمارے اندر دل بالکل بھی نہیں ہے تم معصوم بچیوں کو سمگل کرو ان کے ساتھ زبردستی کروان کے ساتھ زنا کرو پھر انہیں بیچ دوں اور تم یہ امید بھی لگا کر بیٹھو کہ میں تمہارا بیٹا ہوں تمہارا خون ہوں تو تمہیں بخش دوں گا میری لسٹ میں معافی بالکل بھی نہیں ہے چاہے وہ اپنے ہوں چاہے وہ غیر ہو کسی کو بھی میں معاف نہیں کرتا" میجر حسین ملک نے یہ کہہ کر گن شہزاد ملک پر تان لی تھی۔۔۔

شہزاد ملک کے آدمی بھی ہوشیار ہو گئے تھے ان لوگون نے بھی اپنی اپنی گنز نکال لی تھی اور ان چاروں کی طرف کی تھی۔۔۔

ہم پر گولی چلانے سے پہلے یہ سوچ لینا جتنی تمہاری" تعداد ہے اس سے تین گنا لوگ تم لوگوں کے پیچھے

کھڑے ہیں" ساحل خان ان سب لوگوں کو دیکھ کر بولا۔۔

سبھی لوگوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا پیچھے مڑ کر دیکھتے ساتھ ہی وہ خود خوف محسوس کر رہے تھے۔۔۔

کیسی ٹیم رکھی ہوئی ہے تم نے اپنے پاس مردانگی تو" ان میں بالکل ہے ہی نہیں تھوڑے سے لوگ دیکھ لیتے ہیں تھوڑی سی ٹیم دیکھ لیتے ہیں اور اس طرح ڈر جاتے ہیں لڑنے میں مزہ ہی نہیں آتا" کائزان شاہ شہزاد ملک کے اوپر تنز کر رہا تھا۔۔۔

تمہارا تو سب کچھ چھین لیا میں نے تمہاری پھوپھو" تمہارا باپ تمہاری بیوی بھی چھین لیتا لیکن تم صحیح وقت پر پہنچ گئے لیکن اب بھی تم سے میں بہت کچھ چھین لوں گا" شہزاد ملک مسکرا کر بول رہا تھا۔۔۔

تم نے مجھ سے کچھ بھی نہیں چھینا بلکہ تم نے تو اچھا کیا "

کہ بابا کو اپنے ساتھ ملا لیا تمہارا یہ کرنا تمہیں ہی نقصان دے گیا کیونکہ بابا کبھی تمہارے ساتھ ملے ہی نہیں تھے وہ تو ہمیشہ اپنے ملک کو بچاتے رہے ہیں اسی لیے تمہاری بات انہوں نے مان لی اگر آج ہم یہاں موجود ہیں نا تو ساری وہی انفارمیشن دیتے ہیں اور باقی رہی بات پھوپھو کی تو احمر کیا خیال ہے بتا دیں" کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے

پوچھا۔۔

" بتا دیتے ہیں کیونکہ یہ جو سمجھ رہا ہے اس نے ہم سے سب کچھ چھین لیا اس نے تو ہم سے کچھ چھینا ہی نہیں" میجر حسین ملک نے بھی مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

" تم نے وقتی طور پر ہمیں عزیت دی ہے لیکن ہم تمہیں تا عمر کی عزیت دیں گے میری پھوپھو اتنے سالوں سے کوما میں تھی میجر حسین ملک کے پاس تھی

ابھی کل رات ہی انہیں ہوش آیا ہے" کائزان شاہ کی

بات سن کر شہزاد ملک تو حیران رہ گیا تھا۔۔۔

یہ کیسے ممکن تھا وہ تو خود اسے سپرد خاک کر چکا تھا۔۔۔

البتہ تم نے ہم سے ہماری ایک عزیز ترین ہستی"

ضرور چھینی ہے ہماری ماں" کیپٹن آیان ملک کی

آنکھیں نم ہوئی تھی اپنی ماں کے ذکر پر۔۔۔

لیکن اللہ نے ہمیں پھر زینب جیسی اتنی اچھی ماں بھی"

عطا کی" میجر حسین ملک نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

باتیں بہت زیادہ ہو گئی ہیں تم سے سارے معاملے"

ہم بعد میں کریں گیں ویسے بھی تم ہمارا مقابلہ نہیں کر

سکتے آفیسر ز اس کے آدمیوں کو پکڑ لو" میجر حسین

ملک نے حکم دیا تھا۔۔۔

اس کے حکم دیتے ساتھ ہی اس کے سبھی بندے

الرٹ ہو گئے تھے اور ان لوگوں نے شہزاد ملک کے

آدمیوں کو پکڑ لیا تھا انہیں مہلت ہی نہ دی تھی گن

وغیرہ چلانے کی۔۔۔۔

اب تم بتاؤ تم نے کیا کرنا ہے کہیں پہ گولی کھا کر "

ہمارے ساتھ چلنا ہے یا پھر خود کو ہمارے حوالے کرنا

ہے" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔

تمہارا باپ ہوں میں تم لوگوں کو شرم نہیں آئے گی"

میرے ساتھ اس طرح کرتے ہوئے" شہزاد ملک

نے اب انہیں ہیرانسا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

بالکل بھی نہیں آئے گی جس طرح تم بغیر خدا کے "

خوف کے یہ سارے کام کر رہے تھے نا جب تمہیں

خوف نہیں آیا جب تمہیں شرم نہیں آئی تو ہمیں

کیوں آئے گی ہم تو صرف اور صرف اس کام کو جڑ سے

ختم کرنے کے لیے تمہیں عزیت دیں گیں تمہیں ختم

کریں گیں "کائزان شاہ اسے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کی آنکھوں میں خون تھا ساحل خان وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک نے آگے بڑھ کر اسے پکڑا تھا اور پھر اپنے آفیسرز کو اشارہ کر کے اس کے ہاتھ باندھے تھے۔۔۔

کائزان شاہ ان دونوں کے پاس آیا تھا اور ان دونوں کو ہی اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔

پریشان مت ہو اللہ سب بہتر کرنے والا ہے "وہ"

لوگ مایوس تھے ان کا باپ اس طرح کا تھا۔۔۔

حالانکہ وہ اپنے وطن پر جان قربان کرنے والے تھے ان کی آنکھوں میں اتنی شرم تھی کہ اپنی محرم کے علاوہ کسی پر بھی نظر ڈالنا اپنی توہین سمجھتے تھے۔۔۔

اور ایک ان کا باپ تھا جو جوان جوان اور کم عمر لڑکیوں

کی زندگیاں برباد کر چکا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک اور میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

ہم کامیاب ہوئے اللہ نے ہمیں کامیاب کیا الحمد للہ "میجر حسین ملک اوپر کی طرف دیکھ کر بولا

تھا۔۔۔

الحمد للہ "کازان شاہ اور کیپٹن آیان ملک دونوں "

ساتھ میں بولے تھے۔

ساحل خان نیچے سٹور روم میں آیا تھا جہاں پر شہزاد ملک نے ان دو لڑکیوں کو رکھا ہوا تھا۔۔۔

اس نے سٹور روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا اس نے سٹور روم کا بلب ان کیا تھا اس کی نظر مریم پر پڑی

تھی۔۔۔

جو کہ نیچے گھٹنوں میں منہ دیے بیٹھی ہوئی تھی ساحل خان فوراً سے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

مریم" ساحل خان نے اسے پکارا تو مریم نے سر اٹھا" کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔

ساحل خان کو اپنے سامنے دیکھ کر مریم حیران ہوئی تھی وہ اسے کہہ کر گیا تھا کہ وہ اسے ضرور چھڑا لے گا اور پھر اس کے بعد وہ دو ہفتوں سے غائب ہو گیا تھا۔۔۔

آیا ہی نہیں تھا اسے لگا تھا شاید وہ اس کے ساتھ کوئی مذاق کر کر گیا ہے لیکن آج اتنے دنوں بعد اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ا رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے تھا اپنی محبت کا اظہار کر چکا تھا اس

کے باپ نے صرف اور صرف دولت کے چکر میں

شہزاد ملک پر بھروسہ کر کے خود بھی گھاٹے کا سودا کیا

تھا۔۔۔

اور اپنی بیٹی کو بھی مصیبت میں ڈال دیا تھا۔۔۔

"ساحل آپ مجھے بچانے کے لیے آئے ہیں یہاں سے

لے جانے کے لیے آئے ہیں" وہ ساحل خان کو امید

سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

ساحل خان اس کے پاس نیچے بیٹھا تھا اس کی آنکھوں

میں آنسوں تھے۔۔۔

ساحل خان نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں

لے لیا تھا اور نہ میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔

"رونا بند کرو میں نے کہا تھا نا میں آؤں گا تمھیں یہاں

سے لے جاؤں گا دیکھو میں آگیا تو میں یہاں سے لے

جانے آیا ہوں" ساحل خان اس کے آنسوں صاف

کرتے بول رہا تھا۔۔۔

دوسری لڑکی ڈری سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ مجھے لینے آئے ہیں مجھے "

"مزید کوئی بھی دن یہاں پر نہیں گزارنا پڑے گا نا

مریم روتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

نہیں میری جان تمہیں اب کوئی بھی ضرورت نہیں "

ہے یہاں پر رہنے کی میں آگیا ہوں نا تو میں بچانے کے

لیے تم میرے ساتھ جاؤ گی "ساحل خان کا یہ بولنا تھا

اور مریم اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔

ساحل خان کو بھی سکون مل رہا تھا اس نے مریم کو

اپنے ساتھ لگائے رکھا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

ساحل خان مریم کے اوپر اپنا کوٹ دیے لاؤنج میں آیا

تھا اس کے ساتھ دوسری لڑکی بھی تھی مریم کا ئزان

شاہ میجر حسین ملک کیپٹن آیان ملک اور وہاں پر موجود حالات دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ کو دیکھ کر وہ پہچان گئی تھی وہ فورا اسے کائزان شاہ کے پاس آئی تھی۔۔۔

ساحل خان یہ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا اور اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"آپ نور الایمان کو لے کر گئے تھے نا کہاں ہیں وہ" مریم کائزان شاہ کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

مریم کے یوں پوچھنا اور پریشان ہونے پر وہ تینوں ہی مسکرائے تھے۔۔۔

بالکل ٹھیک ہے تمہاری نور الایمان اور بہت جلد تم" اس سے ملو گی بھی "کائزان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

بچے تم ٹھیک تو ہو "میجر حسین ملک نے بھی مریم"

سے پوچھا تھا مریم حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں نورالایمان کا بھائی ہوں "اس کو حیران دیکھ کر" میجر حسین ملک نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔

لیکن نورالایمان کا تو کوئی بھائی نہیں تھا" مریم نے " شہزاد ملک کو دیکھا تھا جو کہ نیچے زمین پر بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔۔۔

بہت سے حقیقت ہیں بچے جو کہ سب سے چھپے " ہوئے تھے میں نورالایمان کا بھائی ہی ہوں اور تم اپنا بھی بھائی سمجھو" میجر حسین ملک نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ساحل خان ان کے پاس آیا اور اس نے مریم کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنی طرف کیا تھا۔۔۔

وہ تینوں ہی یہ دیکھ کر مسکرائے تھے اس جیلسی سے وہ

تینوں ہی اچھے سے واقف تھے۔۔۔

ہماری بہن ہے وہ" کیپٹن آیان ملک نے ساحل خان "

کو دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

جانتا ہوں تمہاری بہن ہے لیکن پھر بھی مجھے اچھا"

نہیں لگ رہا" ساحل خان نے منہ بنا کر یہ بات کہی

تھی۔۔۔

یہاں سے جاتے ساتھ ہی تمہارا اور اس کا نکاح ہو گا"

اور یہ تب تک نورالایمان کے ساتھ ہی حویلی میں

رہے گی" میجر حسین ملک نے ساحل خان کو دیکھ کر

کہا۔۔۔

ایسا بالکل بھی نہیں ہو سکتا میں مریم کو اپنے ساتھ ہی"

رکھوں گا" ساحل خان کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر

بولا۔۔۔

ایسا بالکل بھی نہیں ہو سکتا ساحل ابھی تم دونوں کا "

نکاح نہیں ہوا ہوا جب تک تم دونوں کا نکاح نہیں ہو جاتا تب تک تو مریم تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی" میجر حسین ملک نے اپنا حتمی فیصلہ سنایا تھا۔۔

ساحل خان بھی خاموش ہو گیا تھا وہ کچھ بھی نہیں بولا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کا بولنا فضول تھا۔۔۔

اور ویسے بھی میجر حسین ملک کی بات ٹھیک تھی نکاح سے پہلے ان دونوں کا ساتھ رہنا بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ کثرت سے اپنے رب سے دعا کر رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔۔

اور وہ بار بار اوپر کی طرف دیکھ رہی تھی اس کے دل میں بس ایک ہی دعا تھی کہ میجر حسین ملک بالکل کامیاب لوٹے اسے کچھ بھی نہ ہو۔۔۔

ایک مرتبہ پہلے بھی وہ اس عزیت سے گزر چکی تھی اب دوبارہ نہیں گزرنا چاہتی تھی وہ اپنے رب سے باتیں کرنے میں مصروف تھی جب میجر حسین ملک ہلکا سا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا۔۔

عیشل اپنی دعا میں اس قدر مشغول تھی اپنے رب سے بات کرنے میں اس قدر مصروف تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا کہ کوئی کمرے میں آیا ہے۔۔۔

میجر حسین ملک خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور اسے دیکھنے لگا کچھ دیر کے بعد وہ اپنے رب سے باتیں کرنے کے بعد اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر جائے نماز فولڈ کر کے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو میجر حسین ملک صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی تھی اسے اپنی

آنکھوں پر یقین نہیں ارہا تھا۔۔۔

اس نے جائے نماز ٹیبل پر رکھا تھا اور فوراً سے اس کے پاس صوفے پر آئی تھی۔۔۔

احمر آپ سچ میں میرے پاس ہیں میرا کوئی خواب تو" نہیں ہے "عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر اور اس قدر بے چینی میجر حسین ملک اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے قریب ہؤا تھا اور اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ لیا تھا اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا۔۔۔

عیشل سمجھ نہیں پائی وہ کیا کرنا چاہ رہا ہے میجر حسین ملک نے ہلکے سے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں سے ملائے تھے۔۔۔

عیشل نے فوراً سے اسے خود سے دور کیا تھا اس کے اس طرح دور کرنے پر میجر حسین ملک اسے گھور کر

دیکھ رہا تھا لیکن پھر مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

اسے برا لگا تھا اس کا دور کرنا لیکن پھر بھی وہ ضبط کر گیا

تھا وہ پورے 24 گھنٹے سے زائد اپنی بیوی سے دور

تھا اب مزید دور نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔۔

اب یقین ہو گیا میں تمہارے پاس ہوں حد سے زیادہ "

فاسٹ اور تمہارے اندر سمانے کے لیے بے قرار کوئی

بہانہ نہیں سنوں گا میں تم مجھے میرے پاس چاہیے

میری باہوں میں "میجر حسین ملک نے اس کی کمر میں

ہاتھ ڈال کر اسے بالکل اپنے پاس کر لیا تھا۔۔

ڈیشل سرخ چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی اس

کی باتوں سے عیشل کا چہرہ حد سے زیادہ سرخ ہو گیا

تھا۔۔۔

میں فریش ہو کر آ رہا ہوں یہاں سے ہلنے کی کوشش "

مت کرنا" میجر حسین ملک نے کھڑے ہوتے کہا

تھا۔۔۔

عیشل نے بھی اسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میری بات یاد رکھنا اگر تم یہاں سے ہلی یا پھر کہیں

گئی کمرے سے باہر تو رات میں اس سے بھی برا ہو گا

اور تم جانتی ہو اپنے احمر کو" میجر حسین ملک اسے

دھمکاتے ہوئے واش روم کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

عیشل نے منہ بنایا تھا جانتی تھی اپنے سر پھیرے ملک

کو اگر یہاں سے ہلی تو اس کی خیر نہیں تھی رات

میں۔۔۔

خیر اس نے آنا تو اس کی باہوں میں ہی تھا کیوں نہ اپنے

شوہر صاحب کے لیے تھوڑا سا تیار ہو جائے۔۔۔

"نہیں نہیں مزید پاگل ہو جائے گا مجھے دیکھ کے میری

جان پر بن جائے گی" دل میں آئے خیال کو دماغ نے فوراً سے جھٹکا تھا۔۔۔

"چھوڑنا تو ویسے بھی انہوں نے نہیں ہے تو کیوں نہ

اس کے لیے تیار ہی ہو جاؤ تاکہ اسے مزید خوبصورت لگ سکوں" دل نے پھر سے دماغ کی بات کو جھٹک دیا اور وہ اپنے دل کی سنتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی تھی۔۔۔

اس نے اپنا حجاب کھولا تھا اور اپنے بال کھول کر برش کرنے لگی اس نے بلیک شلوار قمیض ڈالی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے صبح ہی نماز پڑھنے کے لیے چینج کیا تھا اور اس کی دودھیا رنگت پر وہ رنگ بہت ہی جچ رہا تھا اس نے ہلکی سی لپسٹک لگائی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی اس نے وہ صاف کر کے ڈیپ ریڈ کلر کی لپسٹک اپنے لبوں پر سجائی تھی جو کہ اس پر بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ابھی وہ مزید کچھ کرتی میجر حسین ملک کمرے سے باہر آیا تھا سب سے پہلے اس کی نظریں صوفے پر ہی گئی تھی۔۔۔

لیکن اسے وہاں نہ پا کر اس نے کمرے میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تھیں اسے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا دیکھ کر وہ خود حیران ہوا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک چھوٹے چھوٹے قدم لے کر اس کے پاس آیا تھا اس کے پاس اکر میجر حسین ملک نے اسے پیچھے سے اپنی باہوں میں لے لیا تھا۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھے تھے اور اپنے لب اس کی گردن پر۔۔۔

اس کے لب جیسے ہی اس کی گردن سے ٹچ ہوئے عیشل کے وجود میں کرنٹ سا لگا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ فوراً سے سرخ ہوا تھا مزاحمت کرنا فضول

تھی کیونکہ یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔
اس لیے وہ خاموشی سے کھڑی تھی میجر حسین ملک نے اس کے بعد نظریں اٹھا کر اسے آئینے میں دیکھا تھا۔۔۔

" یہ تیاری میرے لیے تھی میرے دل پر مزید بجلیاں گرانے کا ارادہ تھا آپ کا" میجر حسین ملک نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔

"تو آپ میرے ہیں میری مرضی میں جس طرح آپ کو اپنے قبضے میں رکھوں" عیشل نے بھی اس کی گردن میں اپنی بائیں ڈالی تھی۔۔۔

'لگتا ہے میری صحبت کا اثر آپ پر بہت جلدی ہو گیا ہے" میجر حسین ملک نے آنکھ دبا کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر ہم نے فوراً اسے اپنے بازو

اس کے گلے سے نکالے تھے اور رخ پلٹنا چاہا تھا۔۔۔
لیکن میجر حسین ملک نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا

اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا۔۔۔
اسے بیڈ پر لا کر اس نے لٹایا تھا اور کمرے کی لائٹس

اف کی تھی کمرے میں بالکل اندھیرا ہو گیا تھا۔۔
عیشل شرم کے مارے کچھ بول ہی نہیں رہی تھی اس

کا چہرہ حد سے زیادہ سرخ تھا۔۔۔
میجر حسین ملک بھی بیڈ پر آیا تھا اور اس کے برابر میں

لیٹ گیا اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔
"حد سے زیادہ میں تمہارے لیے تڑپا ہوں تمھیں

اپنی باہوں میں چھپا لینا چاہتا ہوں آج میری شدت

زیادہ ہو گی تو برداشت کرنا آپ کا کام ہو گا میری

جان" میجر حسین ملک یہ کہہ کر اسے اپنی باہوں میں

چھپا لیا تھا۔۔۔

بہت ہی نرمی سے اپنی محبت اس پر نچھاور کر رہا تھا اپنے ہر حرکت سے اسے بتا رہا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی خاص ہے اسے۔۔۔

اپنی باہوں میں قید کیے اپنی محبت کا احساس بھی دلا رہا تھا اس کے لب بھی بول رہے تھے اور اپنی محبت کا اصرار اکر رہے تھے۔۔۔

عیشل خاموشی سے اس کی باہوں میں شرما رہی تھی ایک اور حسین صبح میجر حسین ملک نے اپنی عیشل کو باہوں میں لے کر گزاری تھی۔۔۔

کائزان شاہ مریم کو لے کر حویلی میں آیا تھا فجر کا ٹائم جا چکا تھا۔۔۔

فجر کی وجہ سے سب لوگ ہی اٹھ چکے تھے حویلی میں

گاڑی داخل ہوتی دیکھ کر سبھی لوگ خود بخود لاؤنج میں آ گئے تھے۔۔۔

وہ لوگ اسی چیز کے تو منتظر تھے کہ کوئی گاڑی آئے جس میں کائزان شاہ صحیح سلامت گھر واپس آئے سب سے پہلے نور الایمان لاونج میں آئی تھی۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے سادیہ بیگم اور دعا بھی تھی نور الایمان کائزان شاہ کے ساتھ مریم کو دیکھ کر پہلے تو بہت زیادہ حیران ہوئی تھی لیکن پھر وہ مریم کے پاس آئی تھی۔۔۔

مریم نے نور الایمان کو گلے لگا لیا تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ لگی ہوئی تھیں۔۔۔

نور الایمان کی انکھیں بھی نم ہو گئی تھیں اتنے مہینے بعد اسے اپنے سامنے دیکھ کر۔۔۔

کیسی ہو ٹھیک تو ہو نا نور الایمان "مریم سے پیچھے "

ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

" بالکل ٹھیک ہوں میں تم بتاؤ تم ٹھیک ہو نا جانے کے بعد کوئی رابطہ ہی نہیں کیا" مریم ہلکا سا مسکرا کر بول رہی تھی۔۔۔

" کہاں سے کرتی میرا اجلاد شوہر وہ کرنے دیتا تب نہ" نورالایمان نے آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

لیکن پاس کھڑے کائزان شاہ نے اس کی سرگوشی سن لی تھی اور غصے سے اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

نورالایمان کی بات سن کر مریم تو حیران رہ گئی تھی۔۔۔

" شوہر" مریم نے اس کی طرف دیکھ کر حیرانی سے پوچھا تھا۔۔۔

" مطلب یہ کہ نکاح ہو گیا ہے" نورالایمان نے

کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر اسے بتایا۔۔۔

"یہ کون ہے بیٹا" سعدیہ بیگم نے کائزان شاہ کو دیکھ کر سوال پوچھا تھا۔۔۔

"ماما آپ کی چہیتی اتنی کھل مل کے اس سے مل رہی ہے تو اسی سے پوچھ لیں کون ہے" کائزان شاہ نے نور الایمان کو غصے سے دیکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

"خیر آنٹی آپ سب کو چھوڑیں میں اپنا تعارف آپ کو خود ہی کروا دیتی ہوں" نور ایمان اور کائزان شاہ کو ایک دوسرے کو تکتا دیکھ کر مریم نے خود ہی بول دیا تھا۔۔۔

"میں مریم ہوں اور میں نور الایمان کی فرینڈ ہوں ہم دونوں دبئی میں ایک ساتھ تھے اور اب مجھے جو ہے شہزاد ملک سے کائزان بھائی احمر بھائی اور آیان بھائی نے بچایا" مریم مسکرا کر بول رہی تھی۔۔۔

بیٹا تم ٹھیک تو ہو نا اس نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو"

نہیں" سادیہ بیگم اس کے پاس آئی تھی اور اسے اپنے

ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔

آنٹی میں بالکل ٹھیک ہوں" مریم نے مسکرا کر"

انہیں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

دعا بھی اس کے پاس آئی تھی اور اس سے اس کا حال

احوال لیا تھا۔۔۔

اس کا دل بے چین ہو رہا تھا کیپٹن آیان ملک کو دیکھنے

کے لیے وہ بس چاہتی تھی کہ کسی طرح کیپٹن آیان

ملک اس کے سامنے ہو وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس سے ملنا چاہتی تھی اس کے سینے پر سر رکھنا چاہتی

تھی اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن نہ جانے ایسا کب ہونا تھا وہ کائزان شاہ کے پاس

آئی تھا کائزان شاہ اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

میرا بچہ اداس کیوں ہے "کائزان شاہ نے اسے دیکھ "

کر پوچھا۔۔۔

نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں بس عیشل سے ملنے کا دل "

کر رہا ہے اتنے دنوں سے میں اس سے ملی نہیں ہوں نا

اور آپ جانتے ہیں جب تک میری اس سے لڑائی نہ ہو

جائے مجھے چین کہاں ملتا ہے اسے تنگ کیے بغیر میرا

گزارا ہی نہیں ہوتا جب سے وہ گئی ہے تب سے ہماری

حویلی کی رونق ہی چلی گئی ہے "دعا افسردگی سے بول

رہی تھی۔۔۔

باقی سب کو بھی عیشل کی کمی شدت سے محسوس ہوتی

تھی لیکن اس طرح سے ذکر نہیں کرتے تھے جس

طرح آج دعا نے کیا تھا۔۔۔

اب میں کیا کر سکتا ہوں میرا وہ بے غیرت دوست "

"آنے تو نہیں دے گا اسے اتنا تو میں بھی جانتا ہوں

کائزان شاہ نے ہر ایک بات پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"شرم کرلو کائزان اب تمہارا صرف دوست نہیں ہے اس گھر کا داماد بھی ہے تمہارا بہنوئی اور سالہ دونوں لگتا ہے" سادیہ بیگم اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔

"ان سب رشتوں سے پہلے وہ میرا جگری یار ہے تو میری مرضی میں اسے جیسے بھی مخاطب کروں میری سویٹ سی ماما" کائزان شاہ ان کے پاس آیا تھا اور ان کے ماتھے پر محبت سے اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

نورالایمان اسے ہی دیکھ رہی تھی جو سب سے مل رہا تھا سوائے اس کے۔۔۔

"اچھا تم میرے ساتھ چلو تھک گئی ہو گی" نورالایمان نے جب مریم سے یہ بات کہی تو کائزان شاہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

جیسے وہ یہ بات جانتی ہی نہ ہو کہ اس کے بعد ڈائریکٹ کائزان شاہ نے اس کے پاس آنا تھا ملنے کے لیے۔۔۔

نہیں دعا تم مریم کو اپنے ساتھ لے جاؤ اس سے کوئی" اچھا سا ڈریس دو اور اس کے بعد کھانا کھلاؤ اور ریسٹ کرنے کے لیے کمرہ بھی دکھا دینا" میجر حسین ملک نور الایمان کے بولنے پر فوراً سے دعا کو تاکید کرتا بولا تھا۔۔۔

اس سے پہلے نور الایمان کچھ بولتی کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اس کی کلائی پکڑ لی تھی اور اسے لے کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ کازان بھائی نور لایمان کو کیوں لے کر گئے ہیں" مریم پریشانی سے بول رہی تھی۔۔۔

"کیونکہ کائزان بھائی تو ہیں آپ کی دوست کے شوہر" دعا نے مسکرا کر اسے بتایا تھا۔۔۔

اسے قطعاً بھی توقع نہیں تھی کہ نور الایمان کائزان شاہ سے شادی کے لیے ہاں کرے گی کیونکہ وہ عمر میں اس سے بہت بڑا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دعالون میں ٹہل رہی تھی نہ جانے کیوں اس کا دل کیپٹن آیان ملک سے ملنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔
لیکن وہ جا بھی نہیں سکتی تھی ایک تو حویلی میں کسی کو بھی اس کے نکاح کا نہیں تھا پتہ وہ تو اس بات سے ڈر رہی تھی کہ جب کائزان شاہ کو پتہ چلے گا تو اس کا رد عمل کیسا ہو گا۔۔۔

یہ ساری باتیں اس وقت اس کے دماغ میں چل رہی تھی اور وہ بہت ہی زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔

اس کا دوپٹہ اس کے وجود کو چھپانے میں ناکام ہو رہا تھا وہ اس قدر اپنے خیالوں میں مصروف تھی۔۔۔

اس وقت ہی وہاں پر کیپٹن آیان ملک کی اینٹری ہوئی
تھی۔۔۔
حویلی سے اس کی کار اندر داخل ہوئی تھی وہ کار سے اتر
کر باہر آیا تھا دعا کو لان میں دیکھ کر اور وہ بھی خیالوں
کی دنیا میں اور ساتھ میں دوپٹے سے بے خبر کیپٹن
آیان ملک پہلے تو اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔
لیکن جب اسے خود سے بے خبر دیکھا اس کے دوپٹے
کی حالت دیکھی تو اسے دعا کے اوپر بہت غصہ آیا
تھا۔۔۔
وہ بھی کسی نہ کسی بہانے سے اس سے ملنے ہی آیا تھا اگر
بے سکون یہاں پر دعا تھی تو کیپٹن آیان ملک بھی
سکون میں نہیں تھا۔۔۔
وہ ڈائریکٹ اس کے پاس آیا تھا بغیر کچھ کہے اس کا
دوپٹہ اس کے وجود پر صحیح سے دیا تھا۔۔۔

دعا تو حیران رہ گئی تھی اور وہ حیرانی سے کیپٹن آیان ملک کو دیکھ رہی تھی جو کہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایسی بھی کون سی خیالوں کی دنیا تم نے بنائی ہوئی تھی" "جس میں تمہیں اپنے دوپٹے کا ہی خیال نہیں تھا

کیپٹن آیان ملک کا لہجہ کافی سخت تھا۔۔۔

جسے محسوس کر کے دعا کا منہ بن گیا تھا کیونکہ وہ اس وقت کیپٹن آیان ملک سے بالکل بھی نہیں لڑ سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ اسے اس کی محبت چاہیے تھی۔۔۔

پلیز نہ آیان میں بہت زیادہ آپ کو مس کر رہی تھی " مجھے آپ کی ضرورت ہے اس وقت نہ آپ غصہ تو نہ کریں بعد میں کر لیجیئے گا" دعا بہت ہی معصومیت سے بول رہی تھی۔۔۔

اس کی ایسی باتیں سن کر کیپٹن آیان ملک دل میں مسکرایا تھا لیکن چہرے پر اس کی سنجیدگی ویسے ہی قائم تھی۔۔

"تمھیں اپنا خیال کیوں نہیں رہتا پہلے مجھے یہ تو بتاؤ" کیپٹن آیان ملک نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

پلیز نہ آیان میں کمرے میں جا رہی ہوں کسی بھی" طرح جو ہے نا تم کمرے میں آؤ مجھے نہیں پتا مجھے آپ چاہیے اپنے قریب چاہیے "دعا معصومیت سے منہ بنا کر بول رہی تھی۔۔۔

سوچ لو اس کے بعد راہ فرار نہیں ملے گا تمہارا سرخ" چہرہ دیکھ کر تمہاری معصومیت دیکھ کر میں نے پگھلنا نہیں ہے پھر "کیپٹن آیان ملک اسے غور سے دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

مجھے کچھ بھی نہیں پتہ مجھے بس آپ اپنے پاس چاہیے "

دعا غصے سے بولتے ہوئے وہاں سے جانے لگی

تھی۔۔۔

کیپٹن آیان ملک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف

کھینچا تھا۔۔۔

" کیا کر رہے ہیں یہ" دعا پریشان ہو گئی تھی اور ادھر

ادھر دیکھنے لگی۔۔

" کیا کر رہا ہوں" کیپٹن آیان ملک نے اسے دیکھ کر

پوچھا۔۔۔

" آیان پلیز یہاں پہ کوئی بھی دیکھ سکتا ہے میں کمرے

میں جا رہی ہوں نا آپ اجائیے گا اور ویسے بھی بھائی جو

ہے ناوا وُ بھابھی کے ساتھ بزی ہیں کسی کو بھی نہیں پتہ

چلنا ماما اپنے کمرے میں ہوں گی یہاں پہ کوئی بھی کسی

بھی وقت اسکتا ہے" دعا پریشانی سے بول رہی

تھی۔۔۔

اس کو پریشان دیکھ کر کیپٹن آیان ملک نے اس کا ہاتھ

چھوڑ دیا تھا۔۔۔

دعا وہاں سے چلی گئی تھی اور کیپٹن آیان ملک اس کے

پیچھے پیچھے گیا تھا۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

نور الایمان منہ بنا کر صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی کائزان

شاہ بیڈ پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایسے منہ بنا کر کب تک بیٹھنے کا ارادہ ہے کیونکہ "

تمہاری سننے والا میں بالکل بھی نہیں ہوں جو میں نے

کرنا ہے وہ میں کر کے ہی رہتا ہوں مجھے اس وقت

تمہیں اس ساڑھی میں دیکھنا ہے تو دیکھنا ہے اور تمہیں

یہ ساڑھی میرے لیے اسی وقت پہننی ہو گی" کائزان

شاہ نے ٹیبل پر پڑی بلیک ساڑی کی طرف اشارہ کیا

تھا۔۔۔

"تم جانتی ہو مجھے تم ساڑی میں کتنی زیادہ پسند ہو پھر بھی تم میری بات نہیں مان رہی ہو" کائزان شاہ نے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے اس سے دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

"کائزان ابھی دن ہے کوئی بھی کسی بھی وقت کمرے میں اسکتا ہے کبھی بھی باہر بلایا جاسکتا ہے میں کیسے اس طرح ساڑھی میں چلی جاؤں گی" نورالایمان اسے دیکھ کر پریشانی سے بول رہی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں ساڑھی میں کمرے سے باہر نکلنے بھی دوں گا اور میرے ہوتے ہوئے میری اجازت کے بغیر تمہیں کوئی بلانے کی ہمت بھی کرے گا" کائزان شاہ اس کے پاس آیا تھا اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔۔۔

"میں نہیں آپ نے میری جان ویسے ہی عذاب بنا

دینی ہے اور مجھے آپ سے بہت زیادہ شرم آتی ہے میں

نے یہ ساڑی نہیں پہنی اتنا واحیات اس کا بلاؤز ہے اس

کا سارا کا سارا پیٹ" وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی

تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر کائزان شاہ مسکرایا تھا۔۔۔

اتنی واحیات بھی نہیں ہے اتنی اچھی تو ہے تم پر بہت

زیادہ اچھی لگی گی اور ویسے بھی تم اپنے شوہر کے سامنے

پہن کر آؤ گی اب جلدی سے جاؤ چینج کر کے اؤ میں

انتظار کر رہا ہوں صرف اور صرف 20 منٹ دوں گا

تمہیں تیار ہونے کے لیے اس سے زیادہ اور میں انتظار

نہیں کر سکتا اگر تم تیار نہ ہوئی نا تو اس سے زیادہ بری

سزائیں تمہیں دوں گا" کائزان شام اسے دونوں

بازوں سے تھامے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

" ایسے بھی کیا سزا دے لیں گیں آپ مجھے "

نورالایمان نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے تھے۔۔۔
اور کائزان شاہ کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہی
تھی۔۔۔۔

برداشت کرلو گی میری سزا برداشت کرلو گی میری"
ناراضگی ایک دن تم سے بات نہیں کروں گا تم رونے
پہ اجاؤ گی تو اس لیے پلیز مجھے تنگ مت کرو مجھے
تمھیں ساڑی میں دیکھنا ہے اور کسی بھی طرح دیکھنا ہی
دیکھنا ہے پلیز نا جو تم کہو گی اس کے بعد میں وہ کرلوں
گا" کائزان شاہ اس کی منتیں کر رہا تھا۔۔۔
جس کائزان شاہ نے کبھی کسی کے آگے منت نہیں کی
تھی آرڈر دے کر اپنا کام مکمل کروایا تھا اپنی بات
منوائی تھی۔۔۔

وہی کائزان شاہ اپنی بیوی کے سامنے منتیں کر رہا تھا۔۔۔

سوچا جا سکتا ہے اب" نورالایمان نے مسکرا کر کہا تھا"

اس کے دماغ میں فوراً سے چاکلیٹس کا خیال آیا تھا۔۔۔
"ٹھیک ہے میری ماں جو تمہیں چاہیے وہ لے لینا لیکن
ابھی جاؤ صرف اور صرف تمہارے پاس 20 منٹ
ہیں اور 20 منٹ میں تیار ہو کے میرے سامنے آؤ
میں بہت بے قرار ہو رہا ہوں تمہیں اس ساڑھی میں
دیکھنے کے لیے" کائزان شاہ نے وہ ساڑی اٹھا کر اس
کے ہاتھوں میں دی تھی۔۔۔
"جا رہی ہوں نا اتنی بھی کیا جلدی ہے جائز" نور
الایمان نے اسے دیکھ کر منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔
کائزان شاہ اسے باقاعدہ خود واش روم تک چھوڑنے
گیا تھا۔۔۔
"اگر اب بھی تم اندر نہیں جانا چاہ رہی تم چاہتی ہو کے
میں تمہیں چینج کرواؤں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے
میں تو تمہارے ساتھ اندر جانے کے لیے تیار ہوں"

کائزان شاہ نے بڑے ہی واحیات انداز میں یہ بات کہی تھی۔۔۔

نور الایمان کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔۔

اپ سے اسی بے شرمی کی امید کی جاسکتی ہے" یہ کہہ " کر اسے پیچھے کی طرف دھکہ دیتے ہوئے وہ واش روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

پیچھے کائزان شاہ اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر مسکرایا تھا اسے تو بس انتظار تھا اس کے باہر آنے کا۔۔

دعا کو کمرے میں آئے ابھی چند منٹ ہی ہوئے تھے کیپٹن آیان ملک اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کو دیکھ کر دعا کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ آگئی تھی وہ فوراً سے کیپٹن آیان ملک کے

پاس آئی تھی اور اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔
اس کے ایسا کرنے پر کیپٹن آیان ملک مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
"کیا ہوا ہے اتنی بے چین کیوں ہو وہ میری جان کوئی بات ہے جو تنگ کر رہی ہے" کیپٹن آیان ملک اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے ہی بولا تھا۔۔۔
"اس وقت آپ مجھ سے کچھ بھی نہ پوچھیں میں صرف اور صرف آپ کے ساتھ لگ کر سکون محسوس کرنا چاہتی ہوں" دعا اس کی شرٹ کو پیچھے سے کس کے پکڑ لیتی ہے اور اس کے سینے سے لگے ہوئے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔
اس کے ایسا کرنے پر کیپٹن آیان ملک مسکرایا تھا اس کے گرد بھی اپنے بازوؤں کا حصار مضبوط کیا تھا۔۔۔
چند منٹ ایسے ہی گزر گئے تھے۔۔۔

دعا" کیپٹن آیان ملک نے اسے پکارا تھا۔۔۔ "

ہم" دعا نے آنکھیں کھول کر سر اونچا کر کے اسے"

دیکھ کر کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے میری جان کیوں اتنی بے چین ہو کوئی "

بات ہے جو تنگ کر رہی ہے مجھے بتاؤ میں سولیوشن

نکال لوں گا" کیپٹن آیان ملک نے اسے خود سے دور

کیا تھا۔۔۔

دعا اس کی طرف دیکھ کر نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا کوئی تو بات ہے جو تمہیں بہت "

زیادہ پریشان کر رہی ہو جس کی وجہ سے تم اتنی پریشان

ہو اب جلدی سے اپنے آیان کو بتاؤ تا کہ ہم اس کا

سولیوشن نکالیں" کیپٹن آیان ملک نے مسکرا کر پوچھا

تھا۔۔۔

اسے لے کر وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔

کچھ بھی نہیں سچ میں میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی پچھلے "
دنوں جو احمر بھائی کے ساتھ ہوا تھا اس کے بعد بس
میں یہی دعائیں کر رہی تھی کہ آپ سب لوگ صحیح
سلامت اجائیں اور اسی لیے میں آپ کے لیے اتنی
زیادہ بے چین تھی میں آپ کو دیکھنا چاہتی تھی آپ
کے ساتھ لگ کے سکون محسوس کرنا چاہتی تھی آپ
کو محسوس کرنا چاہتی تھی" دعا مسکرا کر بول رہی
تھی۔۔۔

ہائے میں قربان جاؤں اپنی جان پر "کیپٹن آیان ملک "
نے اسے پھر سے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔
دعا بھی اس کے ساتھ لگ کر سکون میں جا چکی تھی

ایک بار پھر سے۔۔۔

آیان" دعا جب اس سے پیچھے ہوئی تو اسے دیکھ کر "

بولی۔۔۔

جی جانے آیان" کیپٹن آیان ملک نے اس کا ہاتھ"

اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔۔۔

مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے جب بھائی کو پتہ چلے گا"

تو کیا ہو گا" دعا کے چہرے پر خوف تھا۔۔۔

کائزان شاہ کا خوف دعا کے چہرے پر دیکھ کر کیپٹن

آیان ملک کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

تمہارا شوہر ہے ناوہ سنبھال لے گا وہ الگ بات ہے "

کہ شادی نہیں نہیں بلکہ نکاح تم نے جس طرح مجھے

کیڈنیب کر کے کیا ناوہ سب سے الگ تھا ورنہ تو ایسا ہوتا

ہے کہ لڑکے لڑکیوں کو کڈنیپ کرتے ہیں وہ بھی

فلموں میں ڈراموں میں تم نے تو یہاں پہ ایک لڑکے

کو ہی ڈائریکٹ وہ بھی رات میں کیڈنیب کر کے لے

گئی اور پھر نکاح بھی کر لیا" کیپٹن آیان ملک اسے دیکھ

کر تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا۔۔۔

دعا اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اب کیا اس بات کا مجھے طعنہ دیتے رہو گے اور ویسے بھی اگر میں نہ کرتی تو اس وقت تم نے یہ میرے ساتھ اتنا فری نہیں ہو رہے ہوتے یہ جو تم محبت کے دعوے کرتے ہو نا بھائی کے ہوتے ہوئے کبھی بھی تم پورے نہیں کر پاتے" دعا نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر کیپٹن آیان ملک اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ویسے بات تو ٹھیک ہے تمہارے بھائی کے ہوتے ہوئے بہت مشکل تھا اسے منانا تم نے ویسے اچھا کر دیا میرا کام احسان کر لیا" کیپٹن آیان ملک نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

دعا اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں اس کے لیے عزت تھا مان تھا یقین تھا محبت تھی جنون تھا سب

کچھ ہی تو تھا۔۔۔

صرف اور صرف اس کے لیے وہ خود کو اس وقت دنیا
کی سب سے خوش نصیب لڑکی سمجھ رہی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کائزان شاہ نور الایمان کا منتظر بیٹھا تھا لیکن نور الایمان
تھی کہ وہ واش روم سے باہر ہی نہیں ارہی تھی۔۔۔
آدھے گھنٹے سے زائد ہو گیا تھا اسے اندر لیکن وہ شرم
کے مارے باہر ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔۔
نور الایمان تم نے اور کتنا ٹائم لگانا ہے تم خود باہر آ "
رہی ہو یا میں واش روم کا دروازہ کھول کر اندر آؤں اگر
میں دروازہ نہیں کھول سکتا تو توڑ تو سکتا ہوں نا" کائزان شاہ دروازے کے پاس ا
کر بولا تھا۔۔

"کیا ہو گیا ہے کائزان آپ سے تھوڑا صبر نہیں ہوتا "
اندر سے نور کی ڈرتی ہوئی آواز ائی تھی۔۔۔

کب سے صبر ہی تو کر رہا ہوں تم میرے صبر کا "

"امتحان لے رہی ہو یار اب آ ہی جاؤ کتنا ٹائم لگاؤ گی اور

کائزان شاہ نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

اچھا آ رہی ہوں تھوڑا صبر کریں" نور الایمان نے خود "

کو شیشے میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

ابھی بھی صبر کروں اور کتنا ٹائم ہے اگر تم اگلے پانچ "

منٹ میں باہر نہ آئی نا تو میں نے اندر ہونا ہے" کائزان

شاہ نے اتاولے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا اچھا آ رہی ہوں" نور الایمان منہ بنا کر بولی "

تھی۔۔۔

بلیک ساڑھی میں اس کی دودھیا رنگت صاف واضح ہو

رہی تھی بلاؤز بہت ہی چھوٹا تھا۔۔۔

بازو کے نام کا تو اس میں کچھ تھا ہی نہیں اس نے خود کو

دیکھا وہ باہر جانا چاہتی تھی لیکن جا نہیں پا رہی

تھی۔۔۔

شرم کے مارے اس کا چہرہ ابھی سے سرخ ہو گیا تھا وہ کائزان شاہ کے سامنے کیا جائے گی۔۔۔

اس نے بہت ہمت کرتے ہوئے اپنے قدم اٹھائے تھے اور واش روم کے دروازے کی طرف لیے وہ وہاں پر کھڑے ہو کر اب سوچ رہی تھی کہ وہ باہر جائے یا نہیں۔۔۔

اگر باہر جائے گی تو کائزان شاہ نے جو اپنی باتوں اور حرکتوں سے اس کی حالت کرنی ہے وہ تو اس سے ویسے بھی برداشت نہیں ہوتا تھا نہ جانے کیسے وہ برداشت کرتی تھی۔۔۔

پتہ نہیں کیوں اسے کائزان شاہ سے اتنی شرم کیوں آتی تھی۔۔۔

خیر اس نے اپنے اندر بہت زیادہ ہمت پیدا کر کے

کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور باہر آنے کے لیے قدم

اٹھائے تھے۔۔

اس نے اوپر کی طرف نہیں دیکھا تھا حالانکہ کائزان

شاہ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھی دل

زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

عجیب سا احساس اس کے پورے وجود میں ہو رہا تھا اس

نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔

نور الایمان نیچے دیکھتے ہوئے باہر ا رہی تھی جب

سامنے کھڑے کائزان شاہ سے ٹکرائی تھی۔۔۔

کائزان شاہ سے ٹکرا کر وہ گرنے لگی تھی کیونکہ اس کی

ساڑھی کا پلو اس کے پاؤں میں آ گیا تھا جس کی وجہ سے

وہ گرنے لگی تھی۔۔۔

لیکن کائزان شاہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے

گرنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کا ہاتھ جب اس کی کمر پر لگا تو اس کے پورے وجود میں کرنٹ سا دوڑ گیا تھا۔۔۔

نور الایمان نے اس کی شرٹ کو آگے سے مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا کیونکہ وہ اس ڈر سے تھی کہ کہیں وہ گر نہ جائے اس لیے کازان شاہ کا سہارا اس نے لیا تھا۔۔۔

یقین کریں محترمہ آپ قیامت خیز منظر پیش کر رہی ہیں آج کائزان شاہ اپنی نور الایمان کے ہاتھوں سے گیا" کائزان شاہ نے نور الایمان کو سیدھا کیا تھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

اس کی باتیں سن کر کا نور الایمان کا چہرہ مزید سرخ ہوا تھا اور دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اس کے دل والے مقام پر ہاتھ رکھا تھا اس کی دل کی دھڑکنیں محسوس کر کے وہ مسکرایا

تھا۔۔۔

تمہاری دھڑکنیں تو مجھ سے بھی زیادہ تیز ہیں" نور " الایمان کچھ بھی نہیں کہہ رہی تھی بس خاموشی سے کھڑی تھی۔۔۔

شرم کے مارے اس سے کچھ بولا ہی کہاں جارہا تھا ایک اس کا کائزان شاہ تھا جو کہ یہ بات سمجھ ہی نہیں پارہا تھا۔۔

اس کی نورالایمان اس کی بے باک حرکتیں نہیں برداشت کر سکتی۔۔۔

کائزان شاہ نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا نورالایمان بالکل اکراس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔

کازان شاہ نے اس کا جھکا ہوا سر اوپر کیا تھا۔۔۔

اتنا شرما کیوں رہی ہو میری جان تمہارا شوہر ہی ہوں "کاظزان شاہ اس کے " چہرے پر آتے نئے نئے

رنگ دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

اسے نورالایمان کا یوں شرمانا بہت پسند آرہا تھا۔۔

کائز کیوں تنگ کر رہے ہیں آپ مجھے"نورالایمان "

نے معصومیت سے یہ بات کہی تھی اور پھر سے اپنا چہرہ

جھکا لیا تھا۔۔۔

اس کی اس بات پر کائزان شاہ کا زوردار قہقہہ ہوا میں

بلند ہوا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے نورالایمان کو کمر سے تھام کر اپنے

بالکل قریب کیا اپنا ایک ہاتھ اس کے سر کے پیچھے رکھا

تھا اور اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرنا چاہا۔۔۔

نورالایمان فوراً سے اپنا چہرہ پیچھے کر گئی تھی اس کے

ایسا کرنے پر کائزان شاہ اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کائز پلیز نہ آپ کے لیے میں نے ساڑھی پہن لی نا"

"آپ نے صرف ساڑھی پہن کے آنے کو کہا تھا

نورالایمان کو سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔۔۔

وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کی کوئی بھی بات کائزان شاہ نے نہیں سنی لیکن وہ اپنی طرف سے کوشش ضرور کررہی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو میرے سامنے تمہاری بالکل بھی نہیں چلنی جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ میں کر کے ہی رہوں گا اسی لیے خاموش کھڑی رہو" کائزان شاہ نے ایک ایک بات پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ اس کے قریب ہوا تھا اور اپنے لب اس کی گردن پر رکھے تھے جیسے ہی اس کے لب نورالایمان کی گردن سے ٹکرائے تھے۔۔۔

نورالایمان نے زور سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں نا جانے کیوں ایک الگ سا احساس اس کے وجود میں اٹھ

رہا تھا جسے وہ خود بھی سمجھنے سے عاری تھی۔۔۔

تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے "چند سیکنڈ تک کائزان" شاہ نے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے تھے اور پھر اسے یوں آنکھیں بند کیے دیکھ کر کائزان شاہ نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

شاہ میں آپ سے ڈر نہیں رہی ہوں بس آپ کی بے" باک حرکتوں سے مجھے ڈر لگتا ہے آپ میری جان نکالنے کی در پر آجاتے ہیں" اس کی یہ بات سن کر کائزان شاہ مسکرایا تھا۔۔۔

ابھی تو رخصتی بھی نہیں ہوئی اور تم ایسی باتیں کر " رہی ہو جب رخصتی ہو گی تب تمہارا کیا حال ہو گا" کائزان شاہ مسکرا کر بول رہا تھا۔۔۔

کائزان کیوں آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں" نور" الایمان منہ بنا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اچھا بابا اچھا نہیں تنگ کر رہا میں چاہتا ہوں کہ تم "
میری باہوں میں اسی طرح رہو اور میں تمہیں دیکھتا
رہوں" کائزان شاہ نے یہ بول کر اسے اپنی باہوں
میں اٹھا لیا تھا۔۔۔

اور وہ بیڈ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

کائزان آپ کیا کر رہے ہیں" نور الایمان نے منہ بنا"
کر پوچھا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اور خود بھی اس کے
ساتھ لیٹ گیا تھا۔۔۔

اپنے اور اس کے اوپر اس نے بلینکٹ لیا تھا اس کا سر
اپنے سینے پر رکھا تھا۔۔۔

سکون محسوس کرنا چاہتا ہوں 24 گھنٹے تم سے دور رہا"
ہوں سکون کی نیند سونا چاہتا ہوں" کائزان شاہ نے یہ
کہہ کر نور الایمان کو اپنی باہوں میں کس کے بھر لیا

تھا۔۔۔

اپنے لب ایک بار پھر سے اس کی گردن پر رکھے تھے

اس کے اس عمل پر نور الایمان پھر سے اپنی آنکھیں

بند کر گئی تھیں۔۔۔

اس کے بعد کائزان شاہ اپنے لب اس کے گال پر رکھ

کر ہلکا سا کاٹا ہے جس سے نور الایمان کی چیخ بلند ہوتی

ہے۔۔۔

یار اتنا سا تو کاٹا ہے"کائزان شاہ اس کے چیخنے پر بولا "

تھا۔۔۔

شاہ اپ ایسی حرکتیں کیوں کرتے ہیں جس کی وجہ "

سے مجھے دوسروں کو جواب دے ہونا پڑے"نور

الایمان منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر کائزان شاہ مسکرایا تھا اور اس کے

بعد اس نے نور الایمان کے لبوں کو ہلکا سا چھوا تھا اور

اس کے بعد اسے اپنے ساتھ لگا کر اپنی انکھیں بند کر دی تھی۔۔۔
ایک سکون کی نیند وہ اپنی بیوی کی باہوں میں لینا چاہتا تھا۔۔

آج سب لوگ میجر حسین ملک کے فلیٹ پر اکٹھا ہوئے تھے۔۔۔۔
ساحل خان بھی وہاں پر آیا تھا میجر حسین ملک نے ہی ان سب کو انوائٹ کیا تھا ایک تو ساحل اور مریم کے نکاح کے حوالے سے بات کرنی تھی دوسرا یہ کہ ان کا ولیمہ بھی ہونا تھا۔۔۔۔
سب لوگ بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے جب عیشل سب کے لیے چائے بنا کر آئی تھی۔۔
میں مدد کروا دیتی ہوں" دعا اٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"

تم رہنے دو چائے میں نے خود بنالی ہے نا تو میں سب "
کو دے بھی دوں گی "عیشل اسے گھور کر دیکھ رہی
تھی۔۔۔

پہلے اسے یاد نہیں آیا تھا جب وہ کچن میں چائے بنانے
گئی تھی اب جب وہ چائے بنا کر آگئی تو وہ دینے کی بات
کر رہی تھی۔۔۔

" اچھا منہ مت بناؤ مجھے پتہ ہے ابھی بھی بہت سی
چیزیں ہیں جو تم نے کرنی ہیں میں کروا دوں گی تمہاری
مدد " دعا نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

" تمہارے مدد کی ضرورت نہیں ہے نور الایمان پہلے
ہی میرے ساتھ اندر کچن میں لگی ہوئی ہے "عیشل
غصے سے بول رہی تھی۔۔۔

" اچھا بس بھی تم دونوں لڑنا تو بند کرو "سادیہ بیگم ان
دونوں کو لڑتا دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

عیشل خاموش ہو گئی تھی اور اس نے سب کو چائے دی
تھی۔۔۔

"عیشل نورالایمان کو بھی بلالو ابھی سب بیٹھ کر باتیں کر لیتے ہیں اس کی تھوڑی دیر بعد کھانا کھالیں گیں"
میجر حسین ملک نے عیشل سے کہا جب وہ چائے دے کر واپس جانے لگی تھی۔۔۔

"لیکن ہمیں تو ابھی کام ہے آپ لوگ باتیں کریں ہم بس تھوڑی دیر میں آتے ہیں" عیشل نے مڑ کر جواب
دیا تھا۔۔۔

"سارے کام ہو جائیں گیں تم نورالایمان کو لے کر آؤ اور سب کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرو" میجر حسین ملک نے مسکرا کر کہا تو عیشل بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے چلی گئی تھی۔۔

وہ نورالایمان کو اپنے ساتھ لے کر آئی وہ دونوں بھی

ان کے ساتھ بیٹھ گئے تھے۔۔۔

کائزان شاہ کی نظر نور الایمان پر ہی تھی وہ کل سے اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی جس طرح کل ساڑی میں اس نے اس کی تعریف کی تھی اسے تنگ کیا تھا۔۔۔

دعا بھی چور نگاہوں سے کیپٹن آیان ملک کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن بہت احتیاط کے ساتھ کیپٹن آیان ملک بھی کبھی کبھی اسے دیکھ لیتا۔۔۔

ساحل خان کی نظریں بھی مریم پر تھی اور وہ کسی کی بھی پرواہ کے بغیر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مریم بیچاری تو خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

کھانا لگ گیا تھا سب لوگ بیٹھ کر کھانا کھا رہے

تھے۔۔۔

کھانا تو بہت اچھا بنایا ہے "کائزان شاہ نے عیشل کی"
طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

یہ جو بریانی آپ کھا رہے ہیں میں نے نہیں نور "
الایمان نے بنائی ہے "عیشل مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے نورالایمان کی طرف دیکھا تھا جہاں
تک اسے یاد تھا اسے کچھ بھی بنانا نہیں آتا تھا اگر اس
نے تھوڑا بہت سیکھا بھی تھا تو وہ صرف اور صرف اس
کے لیے اتنی جلدی اس نے بریانی بنانا کیسے سیکھ لی
تھی۔۔۔

یہ تم نے بنائی ہے نورالایمان "کائزان شاہ اس کی "
طرف دیکھتے ہوئے حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

نورالایمان نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا
تھا۔۔۔

ماشاءاللہ میرا بچہ بہت اچھی بریانی بنائی ہے" کیپٹن "
آیان ملک جو اس کے ساتھ بیٹھا تھا اس کے سر پر ہاتھ
رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس نے نورالایمان کو اپنے ساتھ لگایا تھا اور اس کے
ماتھے پر کس کی تھی۔۔۔

یہ دیکھ کر کائزان شاہ غصے سے اس کی طرف دیکھ رہا
تھا۔۔۔

بھائی اگر وہ آپ کی بیوی ہے تو ہماری بھی بہن ہے"
اب آپ کو برداشت کرنا پڑے گا کیپٹن آیان ملک
کائزان شاہ کا چہرہ دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

خاموش رہو مجھے مزید غصہ مت دلاؤ" کائزان شاہ "
نے غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر سب لوگ ہی مسکرا رہے
تھے۔۔۔

ویسے سچ میں کھانا جس نے بھی بنایا ہے جو چیزیں"
جس نے بھی بنائی ہیں اینڈ ایوری تھنگ بہت
مزے کی ہے"سادیہ بیگم نے بھی مسکرا کر سب کی
تعریف کی تھی۔۔۔

تم نے کوئی بات کرنی تھی"کائزان شاہ نے میجر "
حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ہاں کھانا کھانے کے بعد آرام سے چائے پیتے ہوئے کر لوں گا"میجر حسین "
ملک نے بھی اس کی طرف دیکھ
کر کہا۔۔۔

تو ابھی کرنے میں کیا مسئلہ ہے "کائزان شاہ اسے "
گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

مسئلہ تو کوئی نہیں ہے تھوڑا ٹائم اور ہم ایک "
دوسرے کے ساتھ سپینڈ کر لیں گیں"میجر حسین
ملک کی بات پر کائزان شاہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ویسے صحیح کہہ رہے ہو بہت دن ہو گئے ہیں ہم لوگ "
اس طرح اکٹھے نہیں ہوئے تھے "کائران شاہ نے
مسکرا کر کہا۔۔۔

سب لوگوں نے ہی مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا ان
دونوں کی دوستی سچ میں قابل مثال تھی۔۔۔

سب لوگوں نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

وہ سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے جب میجر
حسین ملک نے اپنی بات شروع کی تھی۔۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں کہ میرا اور عیشل کا ولیمہ رکھ لیا "
جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی ساحل اور مریم کا
بھی نکاح کر لیتے ہیں "میجر حسین ملک نے ساحل
خان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

تو اس نیک کام میں دیری کیسی "ساحل خان نے فوراً "

سے یہ بات کی تھی۔۔۔

اس کی اس قدر جلد بازی پر وہاں موجود سب لوگ ہی مسکرائے تھے۔۔۔۔

مریم تو بیچاری شرم کے مارے اپنا چہرہ ہی جھکا گئی تھی۔۔۔

"صبر رکھو نہ کہیں تم بھاگے جا رہے ہو اور نہ ہی مریم ہو جائے گا تم دونوں کا بھی نکاح ہو" کائزان شاہ منہ بنا کر بولا تھا۔۔۔

" ہاں تو میں جلد از جلد کرنا چاہتا ہوں نا اپنی محبت کو جلد از جلد اپنی محرم بنانا چاہتا ہوں" ساحل خان مریم کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا میجر حسین ملک ساحل خان ایک ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

کائران شاہ کو یہ بات بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی

ساحل خان پہلے اکر بیٹھ گیا تھا اس لیے کائزان شا کچھ

کر نہیں سکا تھا اور وہ خاموشی سے دوسرے سفے پر بیٹھ

گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے تم ڈیٹ بتا دو جب تم نے اپنا ولیمہ کرنا ہے

ہم لوگ تو اجائیں گیں "کائزان شاہ کا لہجہ تھوڑا سخت

ہوا تھا۔۔۔۔

میجر حسین ملک اس کے ایسے رویے کی وجہ جانتا تھا

اس لیے وہ جان بوجھ کر ساحل خان سے کچھ زیادہ ہی

فری ہو رہا تھا۔۔۔

"ساحل خان سے پوچھ لیتے ہیں جیسا اس کو

مناسب لگے گا کیونکہ اس کا بھی تو نکاح ہے نا" میجر

حسین ملک نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

" ہاں ٹھیک ہے پوچھ لو پھر جب وہ بتائیں نا پھر مجھے بتا

دینا میں اجاؤں گا"کائزان شاہ نے یہ بات کی تھی اور

اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے کائزان "اس کے اٹھنے پر نور الایمان بھی "

کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

کچھ نہیں "یہ کہہ کر مجبوراً کائزان شاہ کو پھر سے "

بیٹھنا پڑا تھا۔۔

میں تو سوچ رہا ہوں کہ کل ہی کر لو "ساحل خان "

نے مسکرا کر یہ بات کی تھی۔۔۔

ساتھ میں نکاح بھی ہو گا تو جمعہ کا دن بالکل اچھا رہے "

گا اس جمعہ کو کر لیتے ہیں اور ویسے بھی کون سا بہت

زیادہ تیاریاں کرنی ہیں ایک ولیمہ ہی ہونا ہے سب کچھ

ہو جائے گا اچھے سے کھانا ہال کپڑے وغیرہ ہی ہیں

دیکھ لیں گے "میجر حسین ملک نے سب کی طرف

دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

سب نے ہی اس کی بات پر ہاں میں سر ہلایا تھا ساحل خان کا موبائل بجہ تھا اور وہ اٹھ کر وہاں سے تھوڑا سائیڈ پر ہو گیا تھا۔۔۔

"چلیں لڑکیوں ہم لوگ کمرے میں چلتے ہیں میں تم لوگوں کو اپنے روم کی ڈیکوریشن دکھاتی ہوں جو میں نے خود کی ہے" عیشل نے ان سب کو دیکھ ایکسائٹڈ ہوتے کہا تھا۔۔

ساری لڑکیاں اور سادیہ بیگم اس کے کہنے پر اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ اب بھی غصے سے میجر حسین ملک کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"آیان مجھے لگ رہا ہے کہ آج میری ہڈیاں سلامت نہیں رہیں گی" میجر حسین ملک نے آیان کی طرف دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

اس کی بات پر آیان ملک بھی مسکرایا تھا اسی وقت ساحل خان بھی اگیا تھا۔۔۔

"اچھا مجھے جانا ہو گا ایک ارجنٹ کال اگئی ہے پھر ملاقات ہوتی ہے" ساحل خان نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

تو اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا وہ میجر حسین ملک کے پاس آیا تھا اور اس کے گلے گیا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک کے بھی وہ گلے لگا تھا کائزان شاہ کے پاس بھی وہ آیا تھا لیکن کائزان شاہ نے صرف اس سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔

خیر ساحل خان تو وہاں سے چلا گیا لیکن اس کے جاتے ہی کائزان شاہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ میجر حسین ملک کے پاس آیا تھا اور اس نے اپنی کھیڑی اتار لی تھی۔۔۔

آج اس نے شلوار قمیض ڈالی تھی اور اس کے ساتھ

پاؤں میں کھیڑی۔۔۔

اب تم مجھے بتاؤ کیا کہہ رہے تھے جیسا ساحل کو "

مناسب لگے کیونکہ اس کا بھی نکاح ہے" یہ کہہ کر

کائزان شاہ نے کھیڑی اس کے بازو پر زور سے ماری

تھی۔۔۔

توبہ توبہ شرم نہیں آرہی تمہیں اپنے صالے ارف بہنوئی کو کھیڑی سے مارتے "

ہوئے" میجر

حسین ملک اپنے بچاؤ کے لیے کچھ بھی نہیں کر رہا

تھا۔۔۔

کیونکہ اگر کائزان شاہ کی جگہ وہ ہوتا تو اس نے بھی اسی

طرح مارنا تھا بلکہ اس سے زیادہ بری طرح سے مارنا

تھا۔۔۔

سالے اور بہنوئی بغیرت انسان میں نے تمہاری جان "

لے لینی ہے" یہ کہتے ساتھ ہی وہ اپنی پوری طاقت
سے جہاں اسے جگہ مل رہی تھی کھڑی چلا رہا تھا۔۔۔
حالانکہ اس کے ہاتھوں اور چہرے پر نشان بھی پڑ گئے
تھے وہ مسلسل 10 منٹ تک اسے کھڑی سے مار تا رہا
تھا۔۔۔

لیکن جب اس کا غصہ پھر بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تو وہ رک
گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا" میجر حسین ملک اسے رکتا دیکھ کر بولا تھا۔۔۔ "
مجھے نہیں پتہ بس تم میری نظروں سے اس وقت"
کے لیے دور ہو جاؤ" کائزان شاہ نے کھیڑی زور سے
زمین پر پھینکی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک کھڑا ہوا تھا اور اس کے پاس آنے
لگا۔۔۔

میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ مجھے "

نہیں پتہ میں کیا کر ڈالوں گا تیرے ساتھ دور رہ مجھ سے اور مجھے نہیں رہنا یہاں

پہ اب تم رکھوا پنے اس

ساحل خان کو عزیز" کائزان شاہ کہتے ساتھ ہی فلیٹ

سے نکل گیا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک میجر حسین ملک کی حالت پر مسکرا رہا

تھا۔۔۔

اس کے مسکرانے پر میجر حسین ملک اس سے غصے سے

گھور رہا تھا۔۔۔

جب جانتے تھے یہ حال ہونا ہے تو پھر کیوں پنگا لیا"

اگر آپ ملک ہیں تو وہ بھی شاہ ہے اور دوستی میں

شراکت برداشت نہیں ہوتی" کیپٹن آیان ملک نے

اسے دیکھ کر یہ بات کہیں۔۔۔

میجر حسین ملک اس کے پاس آیا تھا اور اسے اپنے

ساتھ لگا لیا۔۔

میری زندگی کا بہت قیمتی اساسہ ہو تم ماما کی نشانی ہو تم "
میرے پاس میرے لیے بہت سپیشل ہو آئی لو یو میری
جان" میجر حسین ملک نا جانے کیوں آج ایموشنل ہو
گیا تھا۔۔۔

پہلا شخص تھا اس کی زندگی میں کائزان شاہ جو اس کے
لیے اس حد تک پولیس تھا۔۔

اس نے کبھی بھی اپنی لائف میں خود کو چاہنے والا ایسا
کوئی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

جس طرح ایک دوست کے ناطے کائزان شاہ نے
اسے چاہتا تھا جس حد تک اس کے معاملے میں پوزیسو
تھا۔۔۔۔

یہاں تک کے اس نے اپنی عیشل کے لیے بھی اسے
چنا تھا سب سے زیادہ عزیز تھی اس کی بہنیں
اسے۔۔۔

اور وہ انھیں ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے ہی رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

کائزان شاہ پھر سے میجر حسین ملک کے سامنے حاضر تھا وہ اس سے ملنے کے لیے آیا تھا۔۔۔

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کے علاوہ اس کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

مار کم پڑ گئی تھی کہ دوبارہ واپس آ گئے "میجر حسین " ملک نے اسے دیکھ کر بات کی تھی۔۔۔

مار نہیں کم پڑی بلکہ اپنی پھوپھو کا پتہ لینے آیا ہوں " اب میں مزید ان سے دور نہیں رہ سکتا میں ان سے ملنا چاہتا ہوں میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں ان سے باتیں کرنا چاہتا ہوں "کائزان شاہ نے نم آواز میں بولا

تھا۔۔۔

اس کی آواز میں درد تھا جو کہ میجر حسین ملک نے اچھے سے محسوس کیا تھا۔۔۔

"کائزان ابھی تمہیں صبر کرنا ہوگا انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا" میجر حسین ملک پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

"انشاءاللہ جب میں ان سے ملوں گا ان کو ہوش بھی آ جائے گا" کائزان شاہ کی انکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

زینب کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا اس دن اس نے شہزاد ملک کے سامنے اسے جلانے کے لیے یہ بات کہی تھی۔۔۔

شہزاد ملک کو بھی ان لوگوں نے اپنے پاس رکھا ہوا تھا ان سب مصروفیات سے فری ہونے کے بعد وہ اس کی اچھی خاطر تواضع کرنے کی نیت رکھتے تھے۔۔۔

کائزان تمہیں صبر کرنا ہو گا جب تک انہیں ہوش

نہیں آتا۔۔۔

تم ان سے مت ملو" میجر حسین ملک نے ایک اور "

ارگیومنٹ کرنا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ اسے غصے سے

دیکھ رہا تھا۔۔۔

اگر تم نہیں چاہتے نا کہ تم میرے ہاتھوں سے ضائع "

"ہو تو خاموشی سے مجھے اپنی پھوپھو کا پتہ دے دو

کائزان شاہ نے کھڑے ہوتے ہوئے یہ بات کہی

تھی۔۔۔

" اچھا اتنا ہائپر کیوں ہو رہے ہو ساتھ میں چلتے ہیں "

میجر حسین ملک بھی اس کے کھڑا ہونے پر کھڑا ہو گیا

تھا۔۔۔

تمہیں میرے ساتھ آنے کی کوئی ضرورت نہیں"

ہے جاؤ اپنے اس ساحل کے پاس تمہارا ابھی نکاح ہے

جو تاریخ تمہیں مناسب لگے "اس نے پھر سے وہی

الفاظ دہرائے تھے اور اس کی نقل اتاری تھی۔۔۔

بس کردو یار تمہیں تنگ کرنے کے لیے کر رہا تھا تم "

ہو کے اس بات کے پیچھے ہی پڑ گئے ہو " وہ دونوں

کمرے سے نکلے تھے۔۔۔

میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر کہا

تھا۔۔۔

بس کردو بس کردو میرا دل چاہ رہا تھا تمہارا قتل کر "

دوں اور یہ تمھارے دانت کیوں نکل رہے ہیں وہ تو

عیشل کا سوچ کے تمہیں چھوڑ دیا " کائزان شاہ

نے غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

عیشل کا نام کیوں لے رہے ہو صاف بولو نا تمہارا یہ "

ناچیز دوست تمھیں بہت زیادہ عزیز ہے " میجر حسین

ملک نے اسے روک کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

تھا۔۔۔

کائزان شاہ اس کے گلے سے لگ گیا تھا۔۔۔

"جب جانتے ہو مجھے نہیں برداشت ہوتی ہے ہمارے درمیان کوئی بھی تیسرا شخص تو پھر کیوں کرتے ہو ایسی حرکتیں میں نے کبھی کی ہے "کائزان شاہ نے اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہ ایک دوسرے کے ساتھ لگے رہے تھے۔۔۔

"اچھانا اب اتنا بھی ایموشنل مت ہوں غلطی ہو گئی نا تم نے سزا بھی دی ہے اگر کچھ اور سزا رہتی ہے تو وہ بھی دے دو "میجر حسین ملک نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

" یہ سزا نا جو میں سزا دینا چاہ رہا تھا نا اور جتنا میرے اندر آگ لگی ہوئی تھی مجھے عزیت ہو رہی تھی نا اس سے

کئی زیادہ کم ہے"کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر غصے سے یہ بات کہی تھی۔۔۔

اچھانااب بس کرو"وہ دونوں باہر آ گئے تھے کائزان" شاہ اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک بھی فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

یار کس طرح میں تمہیں مناؤں کیوں لڑکیوں کی" طرح منہ پھلا کے بیٹھے ہو"کائزان شاہ کو خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا دیکھ اور اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر میجر حسین ملک نے کہا تھا۔۔۔

ابھی کے لیے خاموش رہو مجھے کوئی بھی بات نہیں " کرنی پھوپھو کے پاس پہنچتے ہی میرا موڈ خود ٹھیک ہو جائے گا ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں کہیں نہ کہیں گاڑی مار

دوں" کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر یہ بات کہی تو میجر حسین ملک بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

اس کا دل تو کر رہا تھا کہ جتنے کھیڑی اس نے اسے مارے تھے نا اس کے اس بیہیویئر پر اس سے 10 گنا زیادہ کھیڑیاں وہ اسے مارتا۔۔۔

خیر وہ بھی خاموش ہو گیا تھا کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

کیونکہ غلطی اس کی تھی اور وہ اپنی غلطی کو مان بھی رہا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ کی گاڑی ایک گھر میں داخل ہوئی تھی جو کہ اتنا بڑا نہیں تھا لیکن اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے پہلے گھر کو دیکھا تھا اور پھر میجر حسین ملک کو۔۔۔

اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرا اپنا ہی " گھر ہے وہ تو فیملی وغیرہ نہیں تھی تو شہر میں چھوٹا سا فلیٹ لے لیا اور یہاں پر ویسے بھی میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو بھی چھوٹی ماما کا پتہ چلے تو اس لیے "میجر حسین ملک گاڑی سے باہر آیا تھا۔۔۔

کائزان شاہ بھی باہر آیا تھا اور اسے حیرانی سے گھر کو دیکھتا دیکھ کر میجر حسین ملک نے اسے جواب دیا تھا۔۔۔

اس کے جواب پر میجر حسین ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کازان شاہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

وہ دونوں اندر گئے تھے اندر انہیں ایک لڑکی ملی تھی۔۔۔

گھر کے باہر بھی واچ مین کھڑا ہوا تھا اس نے یہاں پر بھی پوری سیکیورٹی کی ہوئی تھی۔۔۔

دو گارڈ بھی باہر کھڑے تھے گھر کے۔۔۔

السلام علیکم سر"اس لڑکی نے میجر حسین ملک کو "

دیکھ کر کہا۔۔۔

اس لڑکی کی عمر زیادہ نہ تھی 20اور25 کے درمیان

میں تھی اور میجر حسین ملک نے خود ایسی لڑکی چنی

تھی۔۔۔

جو اس کی چھوٹی ماں کا اچھے سے دھیان رکھ سکے اس

لڑکی کو دیکھ کر کائزان شاہ نے میجر حسین ملک کی

طرف غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

اوئے پاگل جو تو سمجھ رہا ہے نا ایسا ویسا کچھ بھی نہیں "

ہے اور ویسے بھی 30 یا40 سال کی عورت میں لے

کے اکے بٹھا دیتا وہ اچھے سے چھوٹی مما کا خیال رکھتی نہ

رکھتی تو میں کیا کرتا اور اس ایج میں نا لڑکیاں سارے

کام کر لیتی ہیں"میجر حسین ملک نے اسے دیکھ کر گھور

کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

وہ آہستہ سے بولا تھا تاکہ وہ لڑکی نہ سن سکے۔۔۔

وعلیکم السلام "میجر حسین ملک نے اس کی طرف"

دیکھ کر بات کہی۔۔۔

میجر حسین ملک کے ساتھ کائزان شاہ کو دیکھ کر وہ لڑکی بھی حیران ہوئی تھی کیونکہ اس سے پہلے میجر حسین ملک جب بھی آیا تھا اکیلا آیا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں آیا تھا۔۔۔

کیسی طبیعت ہے چھوٹی ماما کی "میجر حسین ملک نے " اس لڑکی سے پوچھا تھا۔۔۔

وہ زینب کا پورا خیال رکھ رہی تھی اور ساتھ میں ایک نرس بھی تھی۔۔۔

الحمدللہ سے وہ بہت اچھے سے ریکور کر رہی ہیں بہت جلد انہیں ہوش بھی آ جائے گا "اس لڑکی نے

مسکرا کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

تو میجر حسین ملک نے ہاں میں سر ہلایا وہ کائزان شاہ

کے ہمراہ زینب کے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

میجر حسین ملک اور کائزان شاہ ایک کمرے میں داخل

ہوئے تھے۔۔۔

کائزان شاہ کی نظر جیسے ہی زینب پر پڑی تھی اس کی

آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی پھوپھو کتنی خوبصورت تھی حسین تھی کیا

حالت کر دی تھی اس شخص نے اس کی پھوپھو

کی۔۔۔۔

وہ تو یہ تصور رکھتا تھا کہ اس کی بہنوں سے اور اس کی

بیوی جو اسے حد سے زیادہ عزیز تھی ان سب سے

زینب خوبصورت تھی "نور الایمان بھی تو اس کے

وجود کا حصہ تھی۔۔۔

بلاشبہ وہ بھی خوبصورت تھی لیکن زینب سے زیادہ وہ اسے نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

وہ بچوں کی طرح سے ان کی طرف گیا تھا میجر حسین ملک کہ دل میں بھی درد اٹھا تھا۔۔۔

اسے یوں دیکھ کر اتنا تو وہ جانتا تھا کائزان شاہ اپنی پھوپھو کو حد سے زیادہ چاہتا ہے۔۔۔

سب سے زیادہ ان سے محبت کرتا ہے اپنے والدین سے زیادہ وہ اپنی پھوپھو کے قریب تھا۔۔۔

لیکن اس قدر وہ انہیں چاہتا ہے اس بات کا اسے اندازہ نہیں تھا اس کی یہ محبت آج وہ پہلی مرتبہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ تو یہ سوچ میں پڑ گیا تھا جب اسے پتہ چلا ہوگا کہ اس کی پھوپھو نہیں رہی جب شہزاد ملک نے اس سے یہ

بات کی ہو گی تب اس نے کیسے صبر کیا ہو گا۔۔۔

کائزان شاہ نے زینب کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اس کا ہاتھ

اپنے لبوں سے لگا لیا۔۔۔

میری پیاری پھو پھو کہاں چلی گئی تھی ہمیں چھوڑ کر "

آپ کو پتہ ہے نا آپ کے کائزان کو نہیں نیند آتی تھی

آپ کے بغیر پھر بھی آپ اپنے کائزان کو چھوڑ کر چلی گئی" کائزان شاہ کوئی

چھوٹے بچوں کی طرح بول رہا

تھا۔۔۔

میجر حسین ملک اس کے پاس آیا تھا اور اس کے

کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اس نے اسے کھڑا کرنا چاہا تھا لیکن کائزان شاہ نہیں ہوا

تھا۔۔۔

کائزان اٹھو کرسی پر بیٹھو" میجر حسین ملک نے کائزان

شاہ کو اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نا میں سر ہلا رہا

تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے جب دیکھا کہ کائزان شاہ اس کی بات نہیں مان رہا تو وہ پیچھے ہو گیا۔۔۔

کائزان شاہ مسلسل زینب کے ہاتھ پر اپنے لب رکھ رہا تھا۔۔۔

"پھوپھو پلیز اٹھ جائیں نا دیکھیں آپ کا کائزان آپ کے پاس آیا ہے آپ کا کائزان آپ سے ملنے آیا ہے" زینب کی آنکھوں میں آنسوں اگئے تھے۔۔۔

اس کے وجود میں حرکت پیدا ہوئی تھی میجر حسین ملک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔۔

اس نے فوراً سے اس لڑکی کو آواز دی تھی وہ بہت جلد ہی کمرے میں موجود تھی۔۔۔

کائزان پیچھے ہو چھوٹی مما نے حرکت کی ہے نرس کو دیکھنے دو" میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کے کندھے

پر ہاتھ رکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک کی بات پر کائزان شاہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

نرس نے فوراً سے زینب کو چیک کیا تھا اور اسے چیک کرنے کے بعد مسکرا کر ان دونوں کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"مبارک ہو ان کو ہوش آگیا ہے بس کمزوری کی وجہ سے زیادہ موو نہیں کر پا رہی ہیں کچھ ہی دیر میں بالکل ٹھیک ہو جائیں گی" وہ لڑکی ابھی بات کر رہی تھی کہ زینب نے آنکھیں کھولی تھی اور ہاتھ ہلایا تھا۔۔

کائزان شاہ فوراً سے ان کے پاس آیا تھا میجر حسین ملک بھی دوسری سائیڈ آگیا تھا۔۔

ایک طرف سے کائزان شاہ نے زینب کا ہاتھ پکڑا تھا اور دوسری طرف سے میجر حسین ملک نے۔۔۔

زینب نے پہلے کائزان شاہ کی طرف دیکھا تھا اور اس

کے بعد میجر حسین ملک کو۔۔۔

ان دونوں نے مل کر زینب کے ہاتھ پر بوسہ دیا

تھا۔۔۔۔

اس کے بعد کائزان شاہ نے زینب کے ماتھے پر اپنے

لب رکھے تھے۔۔۔

جب کائزان شاہ پیچھے ہوا تو میجر حسین ملک نے بھی

یہی سیم عمل دہرایا تھا۔۔۔

آپ جانتی ہیں پھوپھو آپ کا کائزان آپ کے لیے"

کتنا تڑپا ہے کتنا انتظار کیا ہے" کائزان شاہ ان کا ہاتھ

اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے بولا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک بھی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا

تھا۔۔۔

آپ جانتی ہیں پھو پھو آپ کا کائزان آپ کے لیے "

کتنا تڑپا ہے کتنا انتظار کیا ہے "کائزان شاہ ان کا ہاتھ

اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے بولا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک بھی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا

تھا۔۔۔

میرا بچہ زینب نے بہت آہستہ سے کہا تھا کمزوری

ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی

تھی۔۔۔

آپ ایسا کریں ان کے لیے کچھ کھانے کے لیے لے "

آئے "میجر حسین ملک نے وہاں موجود نرس سے کہا

تھا۔۔۔

وہ سارا ہی خیال زینب کا رکھتی تھی کھانا بھی بنا دیا کرتی

تھی میجر حسین ملک اسے اچھی خاصی تنخواہ دیتا

تھا۔۔۔

وہ لڑکی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

میں نے آپ کو بہت زیادہ مس کیا ہے پھوپھو میں"
بہت تڑپا ہوں آپ کے لیے مجھے سمجھ نہیں ارہا میں
اپنی فیلنگز آپ سے کیسے بیان کروں میں بہت بہت بہت بہت زیادہ خوش ہوں اتنا خوش ہوں کہ
میں آپ کو بتا نہیں سکتا اللہ تعالی نے مجھ پر کرم کیا ہے
آپ کو مجھے واپس دے کر" میجر حسین ملک کائزان شاہ کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے وہ روتے ہوئے زینب کا ہاتھ اپنے ماتھے سے لگا گیا تھا۔۔۔

زینب اس کی طرف دیکھ کر نا میں سر ہلا رہی تھی اور پھر اس نے میجر حسین ملک کو اشارہ کیا تھا۔۔۔

زینب کا اشارہ دیکھ کر میجر حسین ملک کھڑا ہوا تھا اور

کائزان شاہ کے پاس آیا۔۔۔

اس نے کائزان شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور

اسے خاموش کروانے کی کوشش کی۔۔۔

بس کر دو چھوٹی ماما کو بھی تمہارا رونا اچھا نہیں لگ رہا"

اور ایسے روتے نہیں ہیں اب تو چھوٹی ماما ہے نا ہم سب

کے پاس ہیں" میجر حسین ملک کے بولنے پر زینب نے

بھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے اور ہاں

میں سر ہلایا۔۔۔

میری نور الایمان کہاں ہے وہ کیسی ہے وہ ٹھیک تو "

ہے نا" زینب نے کائزان شاہ کی طرف دیکھ کر پوچھا

تھا۔۔۔

آپ بالکل بھی فکر نہ کریں پھوپھو جو آپ چاہتی تھی "

ناویسا ہو گیا ہے آپ اپنی نور لایمان کو کائزان شاہ کی

دلہن بنتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی نا آپ یہی چاہتی تھی

ناکہ نورالایمان کائزان شاہ کی دلہن بنے آپ کے

کائزان نے آپ کا یہ وعدہ پورا کیا ہے آپ کی نور

"الایمان بالکل محفوظ ہے کائزان شاہ کے پاس ہے

کائزان شاہ نے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ کر یہ بات

کہی تھی۔۔۔

زینب اس کی بات سن کر اطمینان میں اگئی تھی وہ جیسے

ہی ہوش میں آئی تھی ان کے دماغ میں سب سے پہلا

خیال ہی نورالایمان کا آیا تھا۔۔۔

لیکن تھوڑا دیر ٹھہرنے کے بعد انہوں نے نورالایمان

کا کائزان شاہ سے پوچھا تھا۔۔۔

میرا بچہ کیسا ہے "زینب نے میر حسین ملک کو اپنے"

پاس بلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک ان کے پاس آیا تھا اور ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔۔۔

"بالکل ٹھیک ہوں چھوٹی ماما لیکن آپ نے جا کر بالکل تنہا کر دیا تھا مجھے کوئی بھی نہیں تھا میرے پاس صرف آپ تھی اور آپ بھی چلی گئی" میجر حسین ملک انہیں دیکھ کر نم آنکھوں سے بول رہا تھا۔۔۔

وہ رونا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کی آنکھیں خود بخود نم ہو رہی تھی۔۔۔

زینب اس کی طرف دیکھتے ہوئے نا میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

"ماما کے بعد آپ نے ہی تو ماں جیسا پیار دیا تھا اپنا بیٹا بن کر پالا تھا آپ نے ماما کی کمی پوری کی تھی پھر آپ ہی ہمیں چھوڑ کر چلی گئی نور الایمان ہم سے دور ہو گئی شہزاد ملک اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا وہ تو کائزان شاہ

اسے وہاں سے واپس لایا تھا" میجر حسین ملک زینب کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

" ایسے نہیں بولتے اب تو تمہاری چھوٹی مما تمہارے پاس ہے نا کبھی بھی تم لوگوں سے دور نہیں جائے گی" زینب نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا اتنی دیر میں وہ نرس ہلکا سا کھانا جو کہ زینب کے لیے بالکل ٹھیک تھا وہ لے کر آئی تھی۔۔۔

" آپ یہ ہمیں دے دیں آپ چلی جائیں ہم کھلا لیں گیں" کائزان شاہ نے اس کے ہاتھ سے کھانا لیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

میجر حسین ملک اور کائزان شاہ نے ان سے ڈھیروں

باتیں کی تھی۔۔۔

انہیں کھانا کھلایا ان کی میڈیسن دی اور پھر وہاں سے

نکل آئے تھے۔۔۔

ابھی وہ کسی کو بھی زینب کے ہوش میں آنے کا یا پھر

اس کے زندہ ہونے کا نہیں بتا رہے تھے۔۔۔

وہ یہ سرپرائز دینا چاہتے تھے سب کو اور یہ سرپرائز ملنا

تھا میجر حسین ملک کی ولیمے والے دن۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

مریم سوچوں کی دنیا میں گم بیٹھی تھی دعا اور نور

الایمان دونوں ہی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

وہ اپنے کمرے سے کم ہی نکلتی تھی نور الایمان اس کے

پاس آیا کرتی تھی اس سے باتیں کرتی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرتی تھی وہ اسے سمجھاتی

تھی۔۔۔

کہ وہ باہر نکلے سب سے ملے گھولے باتیں کرے لیکن مریم کا دل نہیں کرتا تھا۔۔۔

جب سے اس نے وہ قید کاٹی تھی تب سے اس کا دل بوجھل بوجھل سا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی کسی سے بھی ملنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو کون سا تاج محل تم نے تعمیر کروانا ہے جس کے بارے میں سوچا جا رہا ہے "نور الایمان اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

"بھابھی آپ بھی کیسی باتیں کر رہی ہیں تاج محل تھوڑی نہ تیار کروانے کے بارے میں سوچ رہی ہے مریم تو یہ سوچ رہی ہو گی کہ ساحل خان کیسا ہو گا نکاح کے بعد اس کے ساتھ کیسا بیہیویئر ہو گا کیا جیسا

وہ اس کے بارے میں سوچ رہی ہے وہ ویسا شخص ہے بھی یا نہیں" دعا نے اسے تنگ کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

دعا کی یہ بات بالکل ٹھیک تھی کیونکہ مریم اسی بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

دعا کی یہ بات کہنے پر مریم نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

دیکھ لیا بھابھی میری بات بالکل ٹھیک ہے میری" بات کرنے پر اس نے مجھے دیکھا ہے" دعا نے نور الایمان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

اب ایسی بات بھی نہیں ہے دعا کیوں اسے تنگ کر " رہی ہو" نور الایمان نے مریم کی سائیڈ لی تھی۔۔۔

ہاں بھابھی آپ تو مریم کی دوست ہیں نا اسی کی " سائیڈ لیں گی نا دیکھ نہیں رہی ہیں ساحل بھائی کے نام

پہ اس کا چہرہ کیسے سرخ ہو گیا ہے" دعا نے اس کا
دھیان اس کے چہرے کی طرف دلانا چاہا تھا۔۔۔
جہاں پر شرم کے مارے سرخی پھیل گئی تھی۔۔۔
دعا پلیز تنگ نہیں کرو نا" مریم پہلے ہی ساحل خان "
کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہو گئی تھی۔۔۔
دعا تھی کہ اسے مزید تنگ کر رہی تھی۔۔۔
میں تو کچھ بھی نہیں کر رہی مریم تم خود ہی ہو کے "
انہیں کے بارے میں سوچ رہی ہو اب میری غلطی تو
نہیں ہے نا میں نے تو بس اندازہ لگایا ہے" دعا نے ہنستے
ہوئے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
اچھا ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن تم بتاؤ میں نے "
تمہیں اور بھائی کو ایک ساتھ دیکھا تھا کیا راز ہے یہ جو
ہمارے پیٹھ پیچھے تم لوگ کر رہے ہو نا اگر کائزان کو
پتہ چلا نا پھر دیکھنا" نور الایمان نے مریم کی جان

بچانے کے لیے دعا کو ٹارگٹ بنایا تھا۔۔۔

نور الایمان یہ جانتی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔

لیکن ان کے نکاح کے بارے میں انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

نور الایمان کی اس بات پر دعا کے فوراً سے ہوش اڑے تھے۔۔۔

"کیا ہے بھابھی کیا کر رہی ہیں اتنا زور سے بول رہی ہیں اگر کسی نے سن لیا تو" دعا پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔

"تو اس میں میری کیا غلطی ہے وہ تو محبت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا اب میں بول رہی ہوں تو کوئی سن نہ لے ویسے خود تو بڑی تنگ کر رہی تھی میری دوست کو" نور الایمان کی بات پر مریم اسے مسکرا کر

دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو کہ اس کے لیے سٹینڈ لیتے ہوئے دعا کو تنگ کر رہی تھی۔۔۔

"اچھا تو اب پتہ چلا سارا معاملہ ہی یہ ہے کہ میں آپ کی دوست کو تنگ کر رہی ہوں نہیں کرتی میں آپ کی دوست کو تنگ آپ بھی مجھے نہ تنگ کریں" نور الایمان کو دیکھتے ہوئے دعا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ منہ پھلا کر بیٹھ گئی تھی نور الایمان اور مریم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے قہقہہ لگایا تھا اور پھر دونوں ہی اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے ہم تو مذاق کر رہے تھے تم تو سیریس ہو گئی ہو اور ویسے بھی کائزان کو کون بتائے گا" نور الایمان نے دعا کے ایک سائیڈ بیٹھتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

دعا نے دوسری طرف منہ کر لیا تھا لیکن اس کی دوسری طرف مریم تھی مریم کو دیکھ کے ساتھ ہی اس نے سامنے کی طرف منہ کر لیا تھا۔۔۔

نور الایمان تنگ کر رہی تھی دعا کیوں پریشان ہو رہی ہو" مریم نے دعا کو دیکھ کر کہا۔۔۔

مجھے آپ دونوں سے بات نہیں کرنی آپ دونوں" مجھے بہت زیادہ تنگ کر رہی ہے جائیں یہاں سے بلکہ میں ہی چلی جاتی ہوں یہاں سے" دعا یہ بول کر اٹھنے لگی تھی۔۔۔

نور الایمان اور مریم دونوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اسے کھینچ کر واپس بٹھا دیا۔۔۔

ہم دونوں ہیں نا آپ ٹینشن کیوں لیتی ہیں اور ویسے بھی کائزان کی اتنی مجال کہ وہ اپ کو میری بھابھی بننے

سے روکے بنیں گی تو اپ میری ہی بھابھی اس میں
کوئی شک نہیں ہو گا'' نور لا یمان نے ہنستے ہوئے یہ
بات کہی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر دعا کی چہرے پر بھی ہنسی اگئی
تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ اس کی بھابھی بن چکی تھی اور جیسے وہ اس کی
بھابھی بنی تھی نا اگر وہ سنتی نہ تو اسے بھی یقین نہیں آنا
تھا۔۔۔

اس کو مسکراتا دیکھ کر وہ دونوں بھی مسکرائی تھی۔۔۔

ارے واہ تم تو اتنی جلدی مان گئی ہمیں لگا تھا بہت منتیں
کرنی پڑیں گی ہمیں'' نور الا یمان نے اس کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مریم نے بھی اس کی بات پر ہاں میں سر ہلا یا تھا۔۔۔

بس دیکھ لو'' دعا نے فخر سے کہا تھا تو وہ دونوں ہی ''

اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

پھر تینوں نے ایک ساتھ مل کر قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

کائزان شاہ نورالایمان کے کمرے میں آیا تھا لیکن وہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔۔

آج وہ بہت زیادہ خوش تھا کیونکہ آج اس نے زینب کو دیکھ لیا تھا وہ بہت زیادہ مطمئن تھا۔۔۔

وہ اپنی خوشی اپنی بیوی کے ساتھ بنانا چاہتا تھا وہ اسے بھی سرپرائز دینا چاہتا تھا لیکن ابھی کے لیے وہ اپنے اچھے موڈ کا نورالایمان کو ہی بتانا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن نورالایمان تو کمرے میں ہی نہیں تھی وہ اسے پورے کمرے میں دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

واش روم میں بھی اس نے دیکھ لیا تھا ٹیرس پھر بھی دیکھ لیا تھا لیکن نورالایمان اسے نہیں ملی تھی۔۔۔

اس کے بعد سے وہ دعا کے کمرے میں گیا تھا وہاں پر بھی نورالایمان نہیں تھی۔۔۔

وہ پریشان ہو گیا تھا اسے لگا تھا شاید وہ مریم کے پاس ہو گی لیکن وہ مریم کے روم میں جا کر بھی پوچھ چکا تھا۔۔

وہ وہاں پر بھی نہیں تھی اب آخری جو تھا وہ سادیہ بیگم کا کمرہ تھا کائزان شاہ سادیہ بیگم کے پاس آیا تھا سب سے پہلے ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا تھا۔۔۔

اور اس کے بعد ان سے نورالایمان کا پوچھا تھا لیکن سدیہ بیگم کو بھی نہیں تھا پتا۔۔۔

کائزان شاہ وہاں سے بھی باہر نکل آیا تھا اب وہ پریشان ہو گیا تھا اس نے پوری حویلی دیکھنے کا سوچا تھا۔۔۔

لیکن سب سے پہلے اس کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ وہ اپنا کمرہ دیکھ لے۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تھا جب اس کی نظر سامنے پڑی تو وہ
حیران ہوا کیونکہ نورالایمان۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تھا جب اس کی نظر سامنے پڑی تو وہ
حیران ہوا کیونکہ نورالایمان سامنے ہی کھڑی ہو
کپڑے پریس کر رہی تھی۔۔۔
اسے کپڑے پریس کرتا دیکھ کر کائزان شاہ اس کے
پاس آیا تھا۔۔۔
"یہ تم کون سے کام کر رہی ہو اور میں تمہیں کب سے
ڈھونڈ رہا ہوں تمھیں اندازہ بھی ہے" کائزان شاہ نے
اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔
"کیا کر رہے ہیں کائزان شرٹ جل جائے گی" نور "

الا یمان نے کائزان شاہ کو دیکھ کر پریشانی سے کہا

تھا۔۔۔

کائزان شاہ نے آگے بڑھ کر استری کا سوچ بند کیا تھا۔۔۔

"اب نہیں جلے گی خاموشی سے کھڑی ہو یہیں پہ "

کائزان شاہ نے اسے دیکھ کر غصے سے یہ بات کہی

تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے کائزان اتنے غصے میں کیوں ہیں"

نور الا یمان اسے غصے میں دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

"تو اور نہیں تو میں کیا کروں تمہیں پتہ ہے میں تمہیں

پوری حویلی میں تقریباً ڈھونڈنے والا تھا لیکن ڈھونڈنا

نہیں ہے" کائزان شاہ نے جب یہ بات کی تو

نور لا یمان اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا میں سمجھی نہیں "

نور الا یمان اسے دیکھ کر پریشانی سے بول رہی تھی۔۔۔

میرا مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارے کمرے میں " ڈھونڈا اماں کے کمرے میں گیا دعا کے کمرے میں گیا مریم کے کمرے میں گیا شاید تم مجھے کہیں مل جاؤ لیکن نہیں محترمہ تو یہاں پر اپنے سیاں کے کمرے میں بیٹھی ہے اور وہ بھی اپنے شوہر محترم کے کپڑے استری کر رہی ہیں تمہیں کس نے کہا ہے یہ سارے کام کرنے کے لیے تم بس میرے انتظار میں رہا کرو اور کچھ بھی نہیں چاہیے مجھے "کائزان شاہ نے منہ بناتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

نور الایمان اس کی باتیں سن کر مسکرانے لگی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کائزان اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہیں اچھا بتائیں کیا بات کرنی تھی "نور الایمان اسے غصے میں دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

کیا مطلب اب اگر مجھے تم سے کوئی بات کرنی ہو گی "

تب ہی میں تمہیں ڈھونڈوں گا"کائزان شاہ نے اب

بھی منہ بنالیا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کائزان آپ جان بوجھ کر مجھ سے لڑائی "

کرنا چاہتے ہیں اگر آپ کو لڑائی کرنی ہے تو ایسا ہی کر

لینا یہ فضول سے بہانے کیوں چھیڑ رہے ہیں"نور

الایمان منہ بنا کر بول رہی تھی۔۔

مجھے بہت غصہ ارہا ہے تم نے اچھا نہیں کیا میرے "

ساتھ"کائزان جو چھوٹے بچوں کی طرح منہ بنا کر کھڑا

ہو گیا تھا بولا۔۔۔

کائزان میں نے ایسا بھی کیا کر دیا اب"نور الایمان "

پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

وہ تو بالکل بچوں کی طرح بیہیو کر رہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ بس تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا ان سب "

کاموں کی تمہارے کائزان کو ضرورت نہیں ہے بس

تم میرے انتظار میں رہو میرے لیے یہی کافی ہے تم

"کیوں نہیں سمجھتی یہ بات مجھے تمہاری ضرورت ہے

کائزان شاہ نے اسے دونوں بازوں سے پکڑ کر اپنے

قریب کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

نورالایمان تو پریشان ہوگئی تھی اب نہ جانے اسے کیا

ہوگیا تھا اچانک۔۔۔

غصہ نہ کریں اگلی بار سے میں پوری کوشش کروں "

گی کہ ایسا نہ ہو "نورالایمان اس کی سینے پر سر رکھتے

ہوئے بولی تھی۔۔۔

میں ایسا ہونے دوں گا تب نہ اگر تم نے اگلی بار ایسا کیا "

نا میں نے بہت ناراض ہو جانا ہے اور پھر ماننا بھی نہیں

ہے منانے کے لیے تمہیں پھر سے نا میرے لیے

ساڑھی پہننی پڑے گی "کائزان شاہ اس کا چہرہ اپنے

دونوں ہاتھوں میں لے لیتا ہوئے گویا ہوا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کائزان مجھے نہیں پسند نا وہ ساڑھیاں "

کیوں مجھے تنگ کرتے ہیں ان کے ناموں سے پتہ

نہیں آپ کو کیا نظر اتا ہے عجیب وحیات ساڑھیوں

میں "نورالایمان منہ بناتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اس کے بدلتے فیس ایکسپریشن دے کر کائزان شاہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

کائزان شاہ اسے لے کر بیڈ پر آیا تھا اس نے نورالایمان

کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا نورالایمان بغیر کچھ بولے بیڈ پر

بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کائزان شاہ نے اپنا سر اس کے گود میں رکھا تھا اور پھر

اس کے ہاتھ اپنے بالوں پر رکھے تھے گویا کائزان شاہ

کہہ رہا ہو کہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرو۔۔۔

نورالایمان نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور اس کے بالوں میں

ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔۔۔

نور مجھے نہیں پتہ لیکن آج میں بہت زیادہ خوش "

ہوں اتنا خوش ہوں کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتا" کائزان شاہ نے آنکھیں بند کیے
ہوئے یہ بات کہی
تھی۔۔
" ایسی بھی کیا بات ہو گئی ہے میری جان مجھے نہیں
بتائیں گیں" نور الایمان نے اس کے چہرے کو دیکھ کر
کہا تھا۔۔۔
" ابھی بتا تو رہا ہوں مجھے نہیں پتہ لیکن میں بہت زیادہ
خوش ہوں مجھے سمجھ نہیں ارہا اتنی خوشی کس بات کی
ہے بس میرا دل کر رہا ہے کہ تم میرے پاس ہو اور
میں تمہیں نا اپنی فیلنگز بتا تا رہوں" کائزان شاہ مسکرا
کر بول رہا تھا۔۔۔
نور الایمان اس کے ایسے ایکسائیٹڈ ہونے پر خوشی سے
اسے دیکھ رہی تھی نور الایمان کے چہرے پر بھی
مسکراہٹ تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

بلیک عبایا پہن کر خود کو اچھے سے کور کیے وہ شیشے کے سامنے کھڑی تھی آج اس نے میجر حسین ملک کے ساتھ شاپنگ پر جانا تھا۔۔

دو دنوں بعد ہی ان کا ولیمہ تھا تو اس لیے انہوں نے اپنی شاپنگ مکمل کرنی تھی۔۔۔

وہ اس وقت بالکل تیار تھی جو میجر حسین ملک کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ ایک گھنٹے کا بول کر گیا تھا دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

اور اس وقت حیدر آباد میں شدید گرمی تھی اور وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے عبایا میں بیٹھی تھی۔۔۔

گھر میں تو چلو اے سی ان تھا لیکن باہر نکلتے ہوئے جو اس کی حالت ہونی تھی وہ اس سے بہتر کوئی بھی نہیں

جانتا تھا۔۔۔

اور میجر حسین ملک تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اس نے اسے کالز بھی کی تھی لیکن اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔

"آپ ایک مرتبہ گھر آجائیں پھر میں آپ کو بتاؤں گی"عیشل خود سے ہی بولی تھی۔۔۔

وہ باہر آئی تھی باہر لاؤنج میں ہی کیپٹن آیان ملک بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

عیشل کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"السلام علیکم بھابھی"کیپٹن آیان ملک نے بہت ادب کے ساتھ عیشل کو دیکھ کر سلام کیا تھا وہ کھڑی بھی ہو گئی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام تمہیں پتہ ہے احمر کدھر ہے کہاں گیا"

ہے "عیشل نے کیپٹن آیان ملک کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

تھا۔۔۔

خود بھی اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئ تھی۔۔

بھائی کا مجھے تو بالکل بھی نہیں اندازہ اور ویسے بھی وہ"

مجھے بتا کر کہاں ہی باہر جاتے ہیں "کیپٹن آیان ملک

نے عیشل کو دیکھ کر یہ بات کہی تھی اور لا علمی میں

کندھے اچکائے تھے۔۔۔

آنے دو آج ان کو ایک گھنٹے کا کہہ کے گئے تھے مجھے "

پتہ نہیں کہاں اتنا ٹائم لگا کے اگئے ہیں "عیشل غصے

سے بول رہی تھی۔۔۔

تب ہی میجر حسین ملک فلیٹ میں داخل ہوا تھا ان

دونوں کو لاؤنج میں دیکھ کر وہ مسکرایا تھا وہ ان دونوں

کے پاس آیا۔۔۔

السلام علیکم "میجر حسین ملک بھی ان لوگوں کے "

ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام ءان دونوں نے مل کر اس کی سلام کا"

جواب دیا تھا۔۔۔

ذرا بتانا پسند کریں گی کہ اتنی دیر آپ کو کہاں لگ "

گئی"عیشل نے کیپٹن آیان ملک کا خیال کیے بغیر ہی

میجر حسین ملک سے پوچھا تھا۔۔۔

کیپٹن آیان ملک تو حیرانی سے میجر حسین ملک کو دیکھ

رہا تھا۔۔۔

کسی کی اتنی مجال نہیں تھی کہ وہ کوئی میجر حسین ملک

سے اس انداز میں بات کریں لیکن عیشل تو اس سے

ایسے بات کر رہی تھی جیسے پورا کا پورا حکم میجر حسین

ملک پر عیشل کا چلتا ہو۔۔۔

یہ دیکھ کر کیپٹن آیان ملک کی ہنسی چھوٹ گئی تھی اس

کو ہنستا دیکھ کر میجر حسین ملک نے اسے گھور کر دیکھا

تھا۔۔۔

میجر حسین ملک کے گھورنے پر کیپٹن آیان ملک کے ہنسی کو بریک لگی تھی۔۔۔

عیشل نے بھی کیپٹن آیان ملک کی طرف دیکھا تھا۔۔

کیا ہو گیا عیشل کمرے میں چل کے بات کرتے نا " فضول لوگوں کے سامنے تمہیں بات کرنی ضروری ہے "میجر حسین ملک نے کیپٹن آیان ملک کی طرف دیکھ کر اسے باور کروایا تھا کہ وہ ان دونوں کے درمیان فضول ہے۔۔۔

یہ بات سنتے ہیں کیپٹن آیان ملک وہاں سے اٹھ کر خود ہی چلا گیا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک اس کے قریب آیا تھا اور اس کے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

نقاب سے نظر آتی اس کی آنکھیں قاتلانہ منظر پیش کر رہی تھی انہیں آنکھوں پر ہی تو وہ پہلی بار فدا ہوا تھا۔۔۔

انہی آنکھوں کی وجہ سے ہی تو وہ آج ایک ساتھ تھے۔۔۔

میجر حسین ملک ایک بار پھر سے اس کی جھیل جیسی گہری آنکھوں میں گم ہو گیا تھا بالکل کالی جھیل جیسی آنکھو میں وہ کھو گیا تھا۔۔۔

عیشل نے اس کے اگے چٹکی بجائی تھی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کدھر کھو گئے ہیں "اب میجر حسین " ملک کو خود کو یوں تکتا پا کر عیشل نے کہا تھا۔۔۔

عیشل کے بولنے پر میجر حسین ملک ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔۔۔

میجر حسین ملک نے اس کو بازو سے پکڑا اٹھا اور کمرے

کے اندر لے گیا کمرے کے اندر آ کر اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا اور عیشل کو دروازے کے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"اتنا خوبصورت بنانا ضروری تھا مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں تمہیں یہاں پہ بیٹھ کر دیکھتا رہوں یا پھر تمہارے ساتھ شاپنگ پہ جاؤں" میجر حسین ملک نے اس کا نقاب اتارنا چاہا تھا لیکن عیشل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی ہم بالکل لیٹ ہو گئے ہیں اور مجھے نقاب سیٹ کرتے ہوئے بہت زیادہ ٹائم لگتا ہے جلدی سے جائیں فریش ہوں میں نے آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں ہمیں جانا بھی ہے اور آپ کو پتہ ہے شاپنگ کرتے ہوئے ٹائم کا بالکل بھی پتہ نہیں چلتا" عیشل نے غصے سے

اسے دیکھ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔

اور اس کا رخ واش روم کی طرف کروایا تھا میجر حسین ملک نے منہ بنایا تھا۔۔۔

اس وقت وہ پوری پردے میں تھی وہ اس کے ساتھ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا اس لیے منہ بناتے ہوئے خاموشی سے وہ واش روم میں جا کر بند ہو گیا تھا۔۔۔

پیچھے سے عیشل اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

مریم اپنے کمرے میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا۔۔

اس لیے جو ناول نور الایمان نے کائزان شاہ سے کہہ کر منگوائے تھے اور نور الایمان نے پڑھ لیے تھے۔۔۔

تو وہ نور الایمان نے مریم کو دے دیے تھے کیونکہ وہ کمرے سے باہر بھی نہیں اتی تھی سارا دن بیٹھ کر بور ہونے سے بہتر تھا کہ وہ ناول ہی پڑھ لیں۔۔۔

اس وقت بھی وہ بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔۔

ناول پڑھتے ہوئے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اس کے چہرے کے ایکسپریشنز بتا رہے تھے کہ اندر کوئی رومینٹک سین چل رہا ہے۔۔۔

اور وہ فل اس کی امیجینیشن کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

کہ اچانک موبائل کی رنگ پر اس کا دھیان ہٹ گیا تھا۔۔

اس نے غصے سے گھور کر موبائل کو دیکھا تھا ان نون نمبر سے کال اتی دیکھ کر اس نے منہ بنایا تھا۔۔۔

اور اسے اگنور کر دیا وہ پھر سے اپنے ناول کی طرف

متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

لیکن ایک بار پھر سے اسی نمبر سے کال آنے لگی

تھی۔۔۔

مریم نے غصے سے موبائل کو دیکھا تھا اور پھر کال اٹھا

کر موبائل کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

السلام علیکم "دوسری جانب سے ساحل خان کی"

آواز آئی تھی۔۔۔

ساحل خان کی آواز سن کر اس کے دل کی دھڑکنیں

بڑھی تھی۔۔۔۔

ابھی ہی تو وہ اتنی رومینٹک ناول پڑھ رہی تھی اوپر

سے وہ شخص اس کا ہونے والا شوہر تھا اور جو ناول میں

ہو رہا تھا وہ ان دونوں کے درمیان میں تو ہونا تھا۔۔۔

یہ سوچتے ہی مریم کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا اس سے

کچھ بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے محترمہ آپ کچھ بول کیوں نہیں رہی ہیں امید ہے آپ مجھے پہچان تو گئی ہوں گی" ساحل خان نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے محترمہ آپ کچھ بول کیوں نہیں رہی" ہیں امید ہے آپ مجھے پہچان تو گئی ہوں گی" ساحل خان نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے اور میں آپ کو پہچان گئی ہوں خیریت ہے آپ نے مجھے کال کی ہے" مریم نے ناول بند کر کے سائیڈ پر رکھ دی تھی۔۔۔

اور پھر اٹھ کر بیٹھ گئی اس نے شرماتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

ویسے آپ سے اس بات کی مجھے امید نہیں تھی آپ "
دبئی میں رہتی ہیں آپ کو تو میں نے کال کرنے سے
کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے تھا اور ویسے بھی دن ہی
کتنے رہ گئے ہیں ہمارے نکاح میں بہت جلد تم میری
دسترس میں اؤٹ گے اور پھر تمہیں مجھ سے کوئی
نہیں بچا سکتا تمہیں میری شدتوں سے کوئی نہیں بچا
سکتا" ساحل خان کی ایسی باتوں پر مریم تو بیچاری گھبرا
گئی تھی۔۔۔

ایک تو پہلے ہی وہ اتنا رومینٹک ناول پڑھ رہی تھی اوپر
سے جیسا رومینٹک ناول کا کریکٹر اس نے پڑھا تھا
ساحل خان اسے اس پر پورا اترتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔

پلیز نہ ساحل ایسی باتیں نہ کریں مجھے شرم ارہی ہے" مریم نے شرماتے "
ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

تم شرمارہی ہو مریم تم میرے ساتھ مذاق کررہی"

ہو" ساحل خان کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ شرما رہی

ہے۔۔

کیونکہ وہ دبئی میں رہنے والی ماڈرن لڑکی تھی شرم اور

وہ بھی مریم کو اسے یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

تو کیا میں شرما نہیں سکتی اور آپ اتنا حیران کیوں ہو "

رہے ہیں" مریم نے خود چونکتے ہوئے یہ سوال کیا

تھا۔۔۔

سب چھوڑو تم مجھے ناویڈیو کال کرو میں نے تمہیں "

دیکھنا ہے شرماتے ہوئے" ساحل خان کی اس ڈیمانڈ پر

مریم تو پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

اسے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ یہ پہلی کال اور ان کی

پہلی کال جو کہ موبائل پر ہو رہی تھی وہ اس میں ہی

اسے ویڈیو کال کا بول دے گا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ساحل آپ مجھے کیوں تنگ کر رہے ہیں "

کیا آپ نے مجھے تنگ کرنے کے لیے کال کی ہے اور ویسے بھی آپ نے مجھ سے کیا باتیں کرنی ہیں جو بھی بات کرنی ہو گی نکاح کے بعد کر لیجئے گا ابھی میں نے کوئی بات نہیں کرنی اور مجھے جو ہے ناوہ اپنا ناول کمپلیٹ کر لینے دیجئے ویسے ہی آپ نے مجھے ڈسٹرب کر دیا ہے میں اتنے مزے سے ناول پڑھ رہی تھی "

مریم نے اپنی شرم کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔۔۔

اس کی ناول پڑھنے والی بات سن کر ساحل خان کو دھچکا لگا تھا۔۔

تم ناول پڑھتی ہو" ساحل خان کے سوال پر مریم" شاک ہوئی تھی۔۔۔۔

تو کیا میں ناول نہیں پڑھ سکتی کہاں لکھا ہوا ہے کہ " ساحل خان کی ہونے والی بیوی مریم ناول نہیں پڑھ

سکتی کون سی کتاب میں لکھا ہوا ہے یا کون سے دیوار پہ چھپا ہوا ہے یہ "مریم نے تپتے ہوئے یہ بات کہی تھی۔۔۔

اس کو غصے میں دیکھ کر ساحل خان کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

"جائیں میں نہیں بات کر رہی اب مجھے دوبارہ کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے "مریم نے یہ کہتے ساتھ ہی کال ڈس کنیکٹ کر دی تھی اور موبائل غصے سے بیڈ پر پھینکا تھا۔۔

دوسری طرف سائل خان مسکرانے لگا تھا۔۔

"ہائے میری معصوم سی بیوی میں تو تمہیں معصوم سمجھ رہا تھا لیکن تم تو ناول پڑھتی ہو اتنی بھی معصوم نہیں ہو اس کا مطلب مجھے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی "ساحل خان نے موبائل سائیڈ پر رکھا تھا اور بیڈ پر لیٹ کر مریم کے بارے میں سوچنے لگا

تھا۔۔۔

oooooooooooooooooo

ولیمہ کے ساری انتظامات ہو گئے تھے نکاح بھی آج ہی ہونا تھا آج میجر حسین ملک اور عیشل کا ولیمہ تھا۔۔۔

اور ساتھ میں مریم اور ساحل خان کا نکاح بھی تھا سب سے پہلے نکاح ہونا تھا۔۔۔

نکاح کے لیے انتظامات باہر کیے گئے تھے ولیمہ ہال میں رکھا گیا تھا اور نکاح ہال کے باہر رکھا گیا تھا۔۔۔

سب ہی لوگ وہاں پر موجود تھے ساحل خان نے مریم کو اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔۔۔

مریم نورالایمان کے ہمراہ بیٹھی تھی سائل خان نے اس کا دوپٹہ نہیں اٹھایا تھا نہ ہی وہ سب کے سامنے اٹھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا کہ اس کی بیوی اس کے لیے سجی ہے تو وہ

صرف اسے دیکھے اس کے سوا کوئی بھی اسے نہ دیکھے۔۔۔

سب لوگ اکٹھے بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے کھانا بھی کھل گیا تھا۔۔

"تم دونوں اندر چلو تم دونوں کا ولیمہ ہے نا تم دونوں کا انتظام تو اندر ہے تم لوگ یہاں بیٹھ کر کیا کرو گے"

کائزان شاہ نے میجر حسین ملک اور عیشل کو دیکھا تھا جو کہ وہاں پر ان لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

" یار یہاں پہ زیادہ اچھا ماحول لگ رہا ہے اندر جا کے ہم نے کیا کر لینا ہے" میجر حسین ملک نے کائزان شاہ کے کہنے پر کہا تھا۔۔۔

"لیکن تم دونوں کے ولیمے کا انتظام اندر ہے تم لوگوں کے مہمان بھی اندر ہیں یہاں پہ صرف اور صرف وہ

مہمان ہیں جو ساحل خان کی طرف سے انوائیٹڈ ہیں تو

تم لوگ جاؤ اپنے مہمانوں کو دیکھو تم نے یہاں کیا کرنا

ہے وہ الگ بات ہے اگر عیشل کو یہاں چھوڑ جاؤ تو"

کائزان شاہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

میجر حسین ملک منہ بناتے ہوئے اندر اپنے مہمانوں

سے ملنے چلا گیا تھا کیونکہ اس کے بہت سپیشل سپیشل

گیسٹ وہاں پر انوائیٹڈ تھے۔۔۔

سب لوگوں سے فری ہونے کے بعد وہ اسٹیج پر بیٹھ گیا

تھا۔۔۔۔

دعا اور نور الایمان ایشل کو لے کر آئی تھی میجر حسین

ملک نے اسٹیج سے اتر کر ایشل کو اپنے ساتھ اوپر لیا

تھا۔۔۔

وہ ایشل کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا سچ میں ایشل آج

اس کا قتل کرنے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ولیمہ اپنے اختتام کو پہنچا تھا نکاح پر موجود سب لوگ بھی وہاں سے جا چکے تھے۔

اب باری تھی میجر حسین ملک اور کائزان شاہ کے سرپرائز دینے کی ان سب لوگوں کو وہ یہ سرپرائز ان لوگوں کو گھر میں ہی دینا چاہتے تھے۔۔۔

خ میں تو بہت زیادہ تھک گئی ہوں جتنی جلدی ہو سکے بس حویلی چلیں میں نے سونا ہے" مریم نے اپنا بھاری لہنگا اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

محترمہ آپ حویلی نہیں جائیں گی بلکہ میرے ساتھ " جائیں گے" ساحل خان نے مریم کو دیکھ کر اس پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

جہاں تک اسے یاد تھا کہ صرف نکاح کی بات ہوئی تھی۔۔۔

ان کے درمیان رخصتی کی بات تو ہوئی ہی نہیں تھی باقی سب لوگ بھی سائل خان کو دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔۔

"لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے ساحل خان" میجر حسین ملک نے ساحل خان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

میری بیوی میری ملکیت ہے اور میں اسے اپنے پاس" رکھنا چاہتا ہوں کوئی بھی مجھے اسے اپنے پاس رکھنے سے نہیں روک سکتا" ساحل خان نے میجر حسین ملک کو دیکھ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔

اس کے جواب پر کائزان شاہ کو غصہ آیا تھا لیکن وہ اپنا غصہ ضبط کر کے خاموشی سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

تم اپنی زبان کو لگام دے کر بات کرو یہ دیکھو کہ کس " سے بات کر رہی ہو" کائزان شاہ نے پھر بھی اپنی

زبان کا جوہر دکھانا تھا جو کہ اس نے دکھایا۔۔

اسے غصہ تو حد کا آرہا تھا لیکن پھر بھی وہ میجر حسین ملک کے لیے خود پر ضبط کیے کھڑا تھا۔۔

"لیکن اس کی عمر ابھی چھوٹی ہے تم جانتے ہو وہ نور الایمان کی عمر کی ہے اور جب تک نور الایمان کی رخصتی نہیں ہو جاتی تب تک مریم کی بھی نہیں ہونی چاہیے" میجر حسین ملک نے ساحل خان کو دیکھ کر یہ بات کہی۔۔۔

"نور الایمان تمہاری بہن ہے تم اس پر حق رکھتے ہو اس کی زندگی کا کوئی بھی فیصلہ رکھنے کا تم حق رکھتے ہو لیکن مریم تمہاری بہن نہیں ہے وہ صرف اور صرف میری بیوی ہے اور ویسے بھی ایک طرح سے نور الایمان کی رخصتی ہو چکی ہے کیونکہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اس کی حویلی میں رہتی ہے فرق صرف اور

صرف اتنا ہے کہ وہ دونوں ایک کمرے میں نہیں

رہتے" ساحل خان کی بات پر کائزان شاہ آگے بڑھا

تھا۔۔۔

لیکن ان دونوں کے درمیان کیپٹن آیان ملک اگیا

تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بھائی یہ آپ کیا کر رہے ہیں" کیپٹن "

آیان ملک کائزان شاہ کو غصے میں دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

اسے بولو اپنی زبان کو لگام دیں کچھ زیادہ ہی چل رہی "

ہے میری بیوی کے بارے میں کوئی بھی بات کرنے

کی اسے کوئی بھی ضرورت نہیں ہے اور اسے کوئی بھی حق نہیں پہنچتا کہ یہ میری

بیوی کے بارے میں بات

کریں میری بیوی کا نام اپنے منہ سے لے" کائزان شاہ

انتہائی غصے میں آگیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا وہ کس طرح اپنے غصے کو قابو کیا وہاں

پر کھڑا ہے اگر میجر حسین ملک کی دوستی کا خیال اسے

نہ ہوتا تو وہ نہ جانے کب کا ساحل خان کو اس کی

اوقات یاد کروا چکا ہوتا۔۔۔

اگر تم ایسا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی تم مریم کو یہاں"

سے لے جا سکتے ہو وہ تمہاری بیوی ہے "میجر حسین

ملک نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے افسوس سے یہ

بات کہی تھی۔۔۔۔

مریم حیرانی سے ساحل خان کو دیکھ رہی تھی نور

الایمان کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔۔

میجر حسین ملک نے حامی بھر دی تھی اس کا مطلب

رخصتی ہونی تھی پہلے جو اسے کچھ امید تھی کہ اس کا

بھائی روک لے گا اب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔

نور الایمان مریم کے پاس آئی تھی مریم کے بالکل

پاس ہی ساحل خان کھڑا تھا کائزان شاہ کو یہ دیکھ کر

غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ فوراً سے نور الایمان کے پاس آیا تھا نور الایمان کا

بازو پکڑ کر اس نے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

نور الایمان پریشان ہو گئی تھی اسے سمجھ نہیں آئی تھی کائزان شاہ کے ایسے رویے

کی وجہ۔۔۔

اس نے نہ سمجھی سے کائزان شاہ کی طرف دیکھا

تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے کائزان آپ مجھے مریم سے ملنے

کیوں نہیں دے رہے" نور الایمان نے پریشانی سے

کائزان شاہ کو دیکھا تھا۔۔۔

"تم اس سے نہیں ملو گی اور آج سے تم اس سے بالکل

بھی نہیں ملو گی اب سے وہ صرف اور صرف ساح خان کی بیوی ہے ہمارا اس سے

کوئی بھی تعلق نہیں

ہے ہم نے جو بہن کا رشتہ اس سے بنایا تھا اس کا شوہر

اس رشتے سے منع کر چکا ہے تو اب سے مریم کے

ساتھ ہمارا کوئی بھی تعلق نہیں ہے وہ صرف اور

صرف ساحل خان کی بیوی ہے ہمارے لیے "کائزان

شاہ یہ بول کر نور الایمان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلا گیا

تھا۔۔۔

میجر حسین ملک پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کو غصے کو وہ اچھی طرح سے جانتا

تھا غصے میں نہ جانے وہ کیا کر

ڈالے۔۔۔

اسے خود پتہ نہیں چلتا تھا خیر میجر حسین ملک میں بھی مزید ساحل خوان کو وہاں

پہ روکنے کی کوشش نہیں کی

تھی ساحل خان نے مریم کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے اپنے

ساتھ وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔

پیچھے سعدیہ بیگم عیشل دعا میجر حسین ملک اور کیپٹن

آیان ملک رہ گئے تھے۔۔۔

"ہم بھی حویلی چلتے ہیں پھر اپنا خیال رکھنا تم دونوں"

سعدیہ بیگم نے میجر حسین ملک اور ایشل کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

یہ تو غلط ہے ممانی آپ نے مجھے تو کہا ہی نہیں کیا میں اپ کا بیٹا نہیں ہوں کیپٹن آیان ملک نے انہیں دیکھ کر شکوہ کیا تھا۔۔۔

اس کے شکوہ کرنے پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اور اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

اپ لوگ حویلی نہیں جائیں گے میرے ساتھ کہیں" اور جائیں گے اور کائزان بھی نورالایمان کو وہیں لے کر ائے گا۔۔

میجر حسین ملک نے ان لوگوں کو دیکھ کر یہ بات کی تو سب لوگ ہی حیران رہ گئے تھے۔۔۔

کہاں جانا ہے ہمیں "ایشل نے فورا اسے سوال کی"

اتھا۔۔۔

وہاں چل کر اپ سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا اب
بغیر کوئی سوال کیے وہاں چلے۔۔۔
اپ لوگ میجر حسین ملک نے سب کو ایک ہی دفعہ میں خاموش کروا دیا تھا تاکہ
کوئی بھی اس سے مزید کوئی سوال نہ کر سکے وہ انہیں لے کر اپنے ساتھ گیا
تھا۔۔۔

ختم شدہ